

تَسْبِيحُ الْبَارِي

تَرْجَمَهُ وَتَشْرِيحُ

صَحِيحُ جَارِي شَرِيف

حُزْرَتِ مَوْلَانَا



نُصْرَتِ كُتُبِ خَالِدِ

حَقِّ سَتُورِ ط  
اَرُو دِلدارِ لاهور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

## صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ فقیر الزمان رحمہ اللہ

اردو زبان میں مسیح بخاری کی تیسیر بڑی شریف ہے۔ ہر حدیث کے مقابلہ میں تیسیر بڑی جامعہ اور  
ترجمہ میں محالہ کیا گیا ہے، اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ جو معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب  
مربہ نہیں ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی بہتر شرح و تفسیر بخاری، کرمانی، عینی  
اور حلائی وغیرہ تشریح کے کئی کئی شے اور مذہب متبعین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

بہار ضعیف احسن پبلشرز

نغماتی کتب خانہ

حق ٹریڈ / اردو بازار / لاہور / پاکستان





نام کتاب	تبیہ الباری شرح صحیح بخاری
مؤلف	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم	علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ
تصحیح و تحقیق	مولانا عبدالصمد ریالومی
طابع	بشیر احمد نعمانی
ناشر	ضیاء احسان پبلش
جلد	ششم
صفحات	۸۳ (کاپیاں ۱۰۴)
تعداد	---
ایڈیشن	اول
تاریخ اشاعت	جون ۱۹۹۰ء
قیمت مکمل	---
مطبع	---





# فہرست ابواب جلد ششم تفسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح البخاری

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
۲۴	بلیغہ سکتا ہے	۲۴	۲۴	معانقہ کا بیان	۲۴
۳۵	لوگوں کے سامنے کا ناچھوسی کرنا	۱۵	۲۶	کوئی بلائے تو جواب میں بلیکٹ سعدیک کرنا	۲۶
"	چست لیٹنے کا بیان	۱۶	۲۷	کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔	۲۷
۳۶	تین آدمیوں میں سے دوسرے کو شہی نہ کہیں	۱۷	۲۸	جب مسلمانو! تم سے کہا جائے مجلس میں کھل بیٹھو تو تم کھل بیٹھو۔	۲۸
۳۷	دوسرے کا بھید چھپانا لازم ہے	۱۸	"	اگر کوئی شخص اپنے ساتھیوں کے بے اجازت اپنی مجلس یا گھر سے اٹھ کھڑا ہو۔	۲۸
۳۸	اگر کہیں تین سے زائد آدمی ہوں تو دُعا دی	۱۹	۲۹	سربین زمین پر لگا کر ہاتھوں کو پندلیوں پر جوڑ کر بیٹھنا۔	۲۹
۳۹	کا ناچھوسی کر سکتے ہیں	۲۰	"	اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھنا۔	۲۹
۴۰	بڑی دیر تک سرگوشی کرنا	۲۱	۳۰	جو شخص کسی ضرورت یا غرض سے جلدی جلدی چلے۔	۳۰
"	سوئے وقت آگ گھر میں نہ چھوڑنا	۲۲	"	چار پائی یا تخت کا بیان	۳۰
۴۱	رات کو دروازہ بند کر دینا	۲۳	۳۱	گادو تکیہ یا گدہ پھینکانا	۳۱
"	لوٹھا ہونے پر نکتہ کرنا اور بغل کے بال توچنا	۲۴	۳۲	جمہ کی نماز پڑھ کر قیلو کرنا	۳۲
۴۲	آدمی جس کام میں مصروف ہو کہ اللہ کی عبادت سے غافل ہو جائے وہ لہو میں داخل اور باطل ہے	۲۵	۳۳	مسجد میں قیلو کرنا	۳۳
۴۳	عمارت بنانا کیسا ہے	۲۶	"	اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کو جائے اور دوپہر کو وہیں آرام کرے۔	۳۳
(دعاؤں کا بیان)			۳۴	آسانی کے ساتھ آدمی جن طرح بیٹھ سکتا ہے	۳۴
۴۴	ہر پھر کی ایک دعا قبول ہوتی ہے	۲۷			
۴۵	استغفار کے یہ افضل دعا کا بیان	۲۸			
۴۶	آنحضرت کارات اور دن استغفار کرنا	۲۹			
۴۷	توبہ کا بیان	۳۰			
۴۸	داعی کر وٹ پر لینا	۳۱			
۴۹	وضو کر کے سونے کی فضیلت	۳۲			



باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۲	سو تھے وقت کیا دعا پڑھے	۴۷	باب ۵۱	دولت کی دعا کرنا	۴۶
باب ۳۳	سو نے میں دامنا ہاتھ دابنے رخسار سے	۴۸	باب ۵۲	سختی اور مصیبت کے وقت کیا دعا کرو	"
	کے تلے رکھنا	۴۹	باب ۵۳	بلا کی تکلیف سے پناہ مانگنا	۴۷
باب ۳۴	دابنے کروٹ پر سونا	۵۰	باب ۵۴	آنحضرتؐ کا یوں دعا کرنا یا اللہ میں ملندہ رفیقوں	"
باب ۳۵	اگر رات کو آدمی کی آنکھ کھل جائے تو کیا کہے	۵۱	باب ۵۵	کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں	"
باب ۳۶	سو تھے وقت اللہ اکبر سبحان اللہ کنسا	۵۲	باب ۵۶	موت یا زندگی کی دعا کرنا اچھا نہیں	۴۸
باب ۳۷	سو تھے وقت شیطان سے پناہ مانگنا اور	۵۳	باب ۵۷	بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا اور ان کے	"
	قرآن پڑھنا۔	۵۴	باب ۵۸	سر پر ہاتھ پھیرنا	۴۹
باب ۳۸	پہلے باب سے متعلق	۵۵	باب ۵۹	آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا	۵۰
باب ۳۹	آدھی رات کو دعا کرنا	۵۶	باب ۶۰	کیا آنحضرتؐ کے سوا کسی اور پر بھی درود	"
باب ۴۰	پاخانے جاتے وقت کیا کہے	۵۷	باب ۶۱	بھیج سکتے ہیں؟	۵۱
باب ۴۱	صبح کو کیا دعا پڑھے	۵۸	باب ۶۲	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا پروردگار جس کو میں کچھ	"
باب ۴۲	نماز میں کونسی دعا پڑھے	۵۹	باب ۶۳	ایذا دوں تو اس کے گناہ معاف کر دے اور	"
باب ۴۳	نماز کے بعد دعا کرنے کا بیان	۶۰	باب ۶۴	اس پر رحمت اتار	۵۳
باب ۴۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اُن کے لیے دعا کر	۶۱	باب ۶۵	فتنے اور فساد سے پناہ مانگنا	"
باب ۴۵	دعا میں سبح کا فائدہ لگانا مکروہ ہے۔	۶۲	باب ۶۶	دشمنوں کے نیلے سے پناہ مانگنا	۵۴
باب ۴۶	اللہ تعالیٰ سے اپنا مقصد قطعی طور سے مانگے اس	۶۳	باب ۶۷	قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۵
باب ۴۷	لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں	۶۴	باب ۶۸	بخیلی سے پناہ مانگنا	۵۶
باب ۴۸	بندے کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ	۶۵	باب ۶۹	زندگی اور موت دونوں کے فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۷
	جلدی نہ کرے۔	۶۶	باب ۷۰	گناہ اور ڈوڑھ سے پناہ مانگنا	۵۸
باب ۴۹	دعا میں ہاتھ اٹھانا	۶۷	باب ۷۱	نامردی اور سستی سے پناہ مانگنا	"
باب ۵۰	قبلہ کے سوا اور کسی طرف رخ کر کے دعا کرنا	۶۸	باب ۷۲	بخیلی سے پناہ مانگنا	۵۸
باب ۵۱	قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا کرنا	۶۹	باب ۷۳	نکمی عمر سے پناہ مانگنا	"
باب ۵۲	آنحضرتؐ کا اپنے خادم کے لیے درازی عمر اور	۷۰	باب ۷۴	وبا اور بیماری کے دفعیہ کے لیے دعا کرنا	"



باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۱	نکمی عمر سے پناہ مانگنا اور دنیا اور دوزخ سے	۷۸	باب ۱	لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت	۹۴
باب ۲	مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا	۸۱	باب ۲	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت	۹۷
باب ۳	حقا جی کے فتنے سے پناہ مانگنا	۸۲	باب ۳	اللہ تعالیٰ کی یاد کی فضیلت	۱۰۰
باب ۴	برکت کے ساتھ بہت مال کی دعا کرنا	۸۳	باب ۴	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت	۱۰۱
باب ۵	برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے کی دعا	۸۴	باب ۵	اللہ کے ایک کم سونام ہیں	۱۰۲
باب ۶	استغفار سے کی دعا کرنا	۸۵	باب ۶	ٹھیر ٹھیر کے وغلط کرنا	۱۰۳
باب ۷	وضو کے بعد دعا کرنا	۸۶	باب ۷	(دل کو نرم کرنے والی باتوں میں)	۱۰۴
باب ۸	ٹیلے پر چڑھتے وقت دعا کرنا	۸۷	باب ۸	صحت اور فراغت کا بیان	۱۰۵
باب ۹	جب نشیب میں اترے اس وقت دعا کرنا	۸۸	باب ۹	آخرت کے سامنے دنیا کی کیا حقیقت ہے	۱۰۶
باب ۱۰	سفر میں جاتے وقت یا سفر سے لوٹتے وقت دعا کرنا	۸۹	باب ۱۰	اس کا بیان	۱۰۷
باب ۱۱	دو لہا کر دعا دینا	۹۰	باب ۱۱	دنیا میں اس طرح بسر کرے جیسے کوئی پردیسی	۱۰۸
باب ۱۲	جب اپنی بورد سے محبت کرنے لگے کیا کہے	۹۱	باب ۱۲	ہو یا مسافر	۱۰۹
باب ۱۳	ربنا اتنا فی الدنیا حسنة سے دعا کرنا	۹۲	باب ۱۳	آرزو کی رسی لمبی ہونا	۱۱۰
باب ۱۴	دنیا کے فتنوں سے پناہ مانگنا	۹۳	باب ۱۴	جس کی ہر ساٹھ برس کی سوجائے تو اللہ تعالیٰ نے	۱۱۱
باب ۱۵	دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار عرض کرنا	۹۴	باب ۱۵	اس کے لیے غدر کا موقع باقی نہیں رکھا۔	۱۱۲
باب ۱۶	مشرکوں پر بد دعا کرنا	۹۵	باب ۱۶	جو عمل خالص خدا کی رضا مندی کے لیے کیا جائے	۱۱۳
باب ۱۷	مشرکوں کی بھلائی کی دعا کرنا	۹۶	باب ۱۷	دنیا کی مبار اور رونق سے اور اس کی ریجھ	۱۱۴
باب ۱۸	آنحضرتؐ کا یوں دعا کرنا یا اللہ میرے اگلے اور	۹۷	باب ۱۸	کرنے سے ڈرانا	۱۱۵
باب ۱۹	پچھلے سب گناہ معاف کر دے	۹۸	باب ۱۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا لوگو! اللہ کا وعدہ برحق ہے	۱۱۶
باب ۲۰	جمعہ کے دن جو ساعت ہے اس وقت دعا کرنا	۹۹	باب ۲۰	نیک لوگوں کا قیامت کے قریب دنیا سے	۱۱۷
باب ۲۱	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ہماری دعا یہودیوں پر	۱۰۰	باب ۲۱	اٹھ جانا	۱۱۸
باب ۲۲	قبول ہوتی ہے ان کی ہمارے حق میں نہیں	۱۰۱	باب ۲۲	مال کے حق سے ڈرتے رہنا	۱۱۹
باب ۲۳	قبول ہوتی	۱۰۲	باب ۲۳	یہ دنیا کا مال بیٹھا ہوا بھرا ہے	۱۲۰
باب ۲۴	آمین کا بیان	۱۰۳	باب ۲۴	آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے وہی اس کا مال ہے	۱۲۱



باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب نمبر ۱۰۹	جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں نادر ہوں گے	۱۱۷	باب ۱۱۷	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اگر اُحد پہاڑ برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھ کو یہ پسند نہیں	۱۱۹
باب ۱۱۸	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اگر اُحد پہاڑ برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھ کو یہ پسند نہیں	۱۱۹	باب ۱۱۹	مالدار وہ ہے جس کا دل غنی ہو	۱۲۱
باب ۱۲۰	فقیہ کی فضیلت	۱۲۲	باب ۱۲۰	آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کی گزراں کا بیان	۱۲۴
باب ۱۲۱	عبادت میں میانہ روی اور اس پر پیشگی کرنے کا بیان	۱۳۰	باب ۱۲۱	اللہ تعالیٰ سے امید اور ڈر دونوں رکھنا	۱۳۴
باب ۱۲۲	اللہ تعالیٰ سے امید اور ڈر دونوں رکھنا	۱۳۴	باب ۱۲۲	حرام کاموں سے بچے رہنا	۱۳۵
باب ۱۲۳	حرام کاموں سے بچے رہنا	۱۳۵	باب ۱۲۳	اللہ تعالیٰ پر جو بھروسہ کرے تو اللہ اس کو بس کرتا ہے۔	۱۳۶
باب ۱۲۴	بے فائدہ بک بک لگانا منع ہے	۱۳۷	باب ۱۲۴	زبان کو روکے رہنا	۱۳۸
باب ۱۲۵	اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت	۱۴۰	باب ۱۲۵	اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت	۱۴۱
باب ۱۲۶	اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت	۱۴۱	باب ۱۲۶	گناہوں سے باز رہنے کا بیان	۱۴۲
باب ۱۲۷	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم بہتے اکثر روتے رہتے	۱۴۳	باب ۱۲۷	دوزخ نفسانی خواہشوں سے ڈھنکی ہوئی ہے	۱۴۴
باب ۱۲۸	دوزخ نفسانی خواہشوں سے ڈھنکی ہوئی ہے	۱۴۴	باب ۱۲۸	دوزخ اور بہشت جوتی کے تسے سے زیادہ نزدیک ہیں	۱۴۵
باب ۱۲۹	دوزخ اور بہشت جوتی کے تسے سے زیادہ نزدیک ہیں	۱۴۵	باب ۱۲۹	آدمی دنیا میں ان لوگوں کو دیکھ جو اپنے سے کم ہیں اور ان کو نہ دیکھ جو اپنے سے بڑھ کر ہیں۔	۱۴۶
باب ۱۳۰	آدمی دنیا میں ان لوگوں کو دیکھ جو اپنے سے کم ہیں اور ان کو نہ دیکھ جو اپنے سے بڑھ کر ہیں۔	۱۴۶	باب ۱۳۰	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ	۱۴۷
باب ۱۳۱	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ	۱۴۷	باب ۱۳۱	صور پھرنے کا بیان	۱۴۸
باب ۱۳۲	صور پھرنے کا بیان	۱۴۸	باب ۱۳۲	اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا	۱۴۹
باب ۱۳۳	اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا	۱۴۹	باب ۱۳۳	حشر کا بیان	۱۵۰
باب ۱۳۴	حشر کا بیان	۱۵۰	باب ۱۳۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا قیامت کی بل چل ایک	۱۵۱
باب ۱۳۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا قیامت کی بل چل ایک	۱۵۱	باب ۱۳۵	بڑی مصیبت ہوگی	۱۵۲
باب ۱۳۶	بڑی مصیبت ہوگی	۱۵۲	باب ۱۳۶	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ	۱۵۳
باب ۱۳۷	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ	۱۵۳	باب ۱۳۷	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ	۱۵۴

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۱۲۳	ان کو ایک بڑے دن کے لیے پھراٹھا یا جائیگا	۱۷۳	باب ۱۲۳	بدقسمتی اور بد نصیبی سے پناہ مانگنا	۲۱۸
باب ۱۲۴	قیامت کے دن بدلہ دیا جانا	۱۷۴	باب ۱۲۳	اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے بیچ میں آٹا	۲۱۸
باب ۱۲۵	جس سے حساب میں ٹٹا ہو گا اسے عذاب ہو گا	۱۷۵	باب ۱۲۴	آتا ہے۔	۲۱۹
باب ۱۲۶	بہشت میں ستر ہزار آدمی بے حساب جائیں گے	۱۷۸	باب ۱۲۴	اسے پیغمبر اکرم دے ہم کو وہی درپیش آئے گا	۲۱۹
باب ۱۲۷	بہشت و دوزخ کے حالات	۱۸۱	باب ۱۲۵	جو اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں لکھ دیا ہے	۲۲۰
باب ۱۲۸	مراٹھ ایک پل ہے جو دوزخ پر بنایا گیا ہے	۱۹۴	باب ۱۲۶	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اگر اللہ تعالیٰ ہم کو رستہ نہ بتلاتا	۲۲۰
باب ۱۲۹	مومن کو شکر کا بیان	۱۹۸	باب ۱۲۷	تو ہم کبھی سیدھا رستہ نہ پاتے	۲۲۰
باب ۱۳۰	(تقدیر کا بیان)		باب ۱۲۸	(قسموں اور غم و دل کا بیان)	۲۲۱
باب ۱۳۱	اللہ تعالیٰ کے علم میں جو کچھ تھا وہ سب لکھا جا کر	۲۰۷	باب ۱۲۹	آنحضرت کا یہ فرمانا	۲۲۲
باب ۱۳۲	قلم سوکھ گیا	۲۰۷	باب ۱۳۰	آنحضرت صلعم اکثر کیونکر قسم کھاتے تھے	۲۲۵
باب ۱۳۳	مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے	۲۰۸	باب ۱۳۱	اپنے باپ دادوں کی قسمیں مت کھاؤ	۲۳۳
باب ۱۳۴	کہ اگر وہ بڑے ہوتے زندہ رہتے تو کیسے عمل کرتے	۲۰۸	باب ۱۳۲	لات اور عزی یا اور بتوں کی قسم کھانا کیسا ہے	۲۳۶
باب ۱۳۵	اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا وہ ضرور ہو کر رہے گا	۲۰۹	باب ۱۳۳	بن قسم دیے قسم کھانا	۲۳۷
باب ۱۳۶	اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے	۲۱۱	باب ۱۳۴	اسلام کے سوا اور کسی ملت پر ہونے کی قسم کھائے	۲۳۷
باب ۱۳۷	نذر کرنے سے تقدیر نہیں ملتی	۲۱۳	باب ۱۳۵	تو کیا حکم ہے	۲۳۷
باب ۱۳۸	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت	۲۱۴	باب ۱۳۶	یوں کہنا منع ہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں	۲۳۸
باب ۱۳۹	معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے	۲۱۵	باب ۱۳۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا یہ نفاق اللہ تعالیٰ کی بڑی بچی	۲۳۸
باب ۱۴۰	اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس بستی کو ہم ہلاک کریں	۲۱۵	باب ۱۳۸	قسمیں کھاتے ہیں	۲۳۹
باب ۱۴۱	اس کا رجوع محال ہے	۲۱۵	باب ۱۳۹	اشہد باللہ یا شہدت باللہ قسم ہوگی یا نہیں	۲۴۱
باب ۱۴۲	اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے جو تم کو دکھاوا دکھلایا	۲۱۶	باب ۱۴۰	جو شخص کہے تو کیا حکم ہے	۲۴۱
باب ۱۴۳	تو لوگوں کو آزمائے کے لیے	۲۱۶	باب ۱۴۱	اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی صفات اور کمالات	۲۴۲
باب ۱۴۴	حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں جو اللہ تعالیٰ کے	۲۱۶	باب ۱۴۲	کی قسم کھانا	۲۴۲
باب ۱۴۵	پاس بحث ہوئی اس کا بیان	۲۱۷	باب ۱۴۳	اللہ تعالیٰ کے بچا کی قسم کھانا	۲۴۳
باب ۱۴۶	اللہ تعالیٰ کے دین کو کوئی روک نہیں سکتا	۲۱۸	باب ۱۴۴	اللہ تعالیٰ تو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرنے کا	۲۴۳

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۱۷۹	بھوے سے قسم توڑ ڈالے تو کیا کرے؟	۲۴۴	باب ۱۷۸	غوس قسم کا بیان	۲۴۹
باب ۱۸۰	جو لوگ اللہ کا نام لے کر عہد کر کے قسمیں کھا کر تھوڑا		باب ۱۷۹	مول لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں	۲۵۰
باب ۱۸۱	ملک حاصل ہونے سے پہلے یا گناہ کی بات کے		باب ۱۸۲	یہ یا غصے کی حالت میں قسم کھانے کا حکم	۲۵۱
باب ۱۸۲	اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں آج بات نہیں		باب ۱۸۳	کردن کا پھر نماز پڑھی یا قرآن پڑھا وغیرہ تو اس	
باب ۱۸۳	کی نیت کے موافق حکم ہوگا	۲۵۳	باب ۱۸۴	اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے میں اپنی جو رو پاس	
باب ۱۸۴	ایک ہینہ تک نہیں کاؤں گا اور وہ ہینہ ۲۹		باب ۱۸۵	دن کا ہو۔	۲۵۵
باب ۱۸۵	اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں ہینہ نہیں پیوں گا		باب ۱۸۶	پھر اس نے طلایا سکھ یا عصیر پیاتو اس کی قسم نہیں	
باب ۱۸۶	ٹوٹنے کی۔		باب ۱۸۷	اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا پھر	
باب ۱۸۷	کھجور سے روٹی کھائی۔	۲۵۶	باب ۱۸۸	قسم میں نیت کا اعتبار ہوگا	۲۵۸
باب ۱۸۸	اگر کوئی شخص کوئی کھانا حرام کرے		باب ۱۸۹	اگر کوئی شخص نذر یا تو یہ کے طور پر اپنا مال خیرات	
باب ۱۸۹	نذر پوری کرنا واجب ہے	۲۶۰	باب ۱۹۰	کر دے	۲۵۹
باب ۱۹۰	نذر پوری نہ کرنے کا گناہ	۲۶۱	باب ۱۹۱	اگر کوئی شخص قسم میں ان شاء اللہ تعالیٰ کہے	۲۶۲
باب ۱۹۱	اسی نذر کا پورا کرنا واجب اور لازم ہے جو عبادت		باب ۱۹۲	اور طاعت کے کام کے لیے کی جائے	۲۶۲
باب ۱۹۲	ایک شخص نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر یا قسم		باب ۱۹۳	کھائی کہ فلاں شخص سے بات نہ کروں گا پھر مسلمان	
باب ۱۹۳	ہو گیا تو کیا حکم ہے۔		باب ۱۹۴	اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے اوپر کوئی نذر ہو	۲۶۳
باب ۱۹۴	اگر آدمی ایسی نذر کرے جس پر اس کی ملک نہیں		باب ۱۹۵	یا گناہ کی۔	۲۶۴
باب ۱۹۵	اگر کسی شخص نے چند دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر کی		باب ۱۹۶	اتفاق سے ان دنوں عید یا بقر عید ہو گئی	۲۶۶
باب ۱۹۶	اگر کسی نے ملک کی نذر کی تو کیا مال میں زمین اور بکریاں		باب ۱۹۷	اور دوسرے اسباب بھی داخل ہونگے۔	۲۶۷
باب ۱۹۷	قسم کے کفاروں کے بیان میں		باب ۱۹۸	قسم کے کفاروں کے بیان میں	۲۶۸
باب ۱۹۸	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اللہ تعالیٰ نے تم پر بھیہ ادا کیا ہے		باب ۱۹۹	اپنی قسموں کا اتار کرنا	۲۶۹
باب ۱۹۹	کفارہ ادا کرنے میں محتاج شخص کی ادا کرنا		باب ۲۰۰	قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہئے	۲۷۰
باب ۲۰۰	نزدیک کے رشتہ دار بہوں یا دور کے		باب ۲۰۱	مدینہ والوں کا ماع اور آنحضرت کے ماکا بیان	۲۷۱
باب ۲۰۱	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا ایک بردہ آزاد کرنا		باب ۲۰۲	کفارہ میں مدبر اور دام دلدار اور مکاتب اور ولد الزنا	۲۷۲
باب ۲۰۲	کا آزاد کرنا درست ہے۔		باب ۲۰۳	کی دلا کون لے گا؟	۲۷۳
باب ۲۰۳	اگر کوئی شخص قسم میں ان شاء اللہ تعالیٰ کہے		باب ۲۰۴	اگر کوئی شخص کوئی کھانا حرام کرے	۲۷۴
باب ۲۰۴	نذر پوری کرنا واجب ہے	۲۷۵	باب ۲۰۵	نذر پوری نہ کرنے کا گناہ	۲۷۵
باب ۲۰۵	اسی نذر کا پورا کرنا واجب اور لازم ہے جو عبادت		باب ۲۰۶	اگر کوئی شخص قسم میں ان شاء اللہ تعالیٰ کہے	۲۷۶

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۰	قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد دونوں طرح دے سکتا ہے	۲۷۵	باب ۲۱	قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد دونوں طرح دے سکتا ہے	۲۷۵
باب ۲۱	قرآن کا بیان ترکہ کے حصول کا بیان	۲۷۸	باب ۲۲	قرآن کا بیان ترکہ کے حصول کا بیان	۲۷۸
باب ۲۲	فرائض کا علم سکھانا	۲۷۹	باب ۲۳	فرائض کا علم سکھانا	۲۷۹
باب ۲۳	آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے	۲۸۰	باب ۲۴	آنحضرت کا یہ فرمانا جو شخص مال اسباب چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا	۲۸۵
باب ۲۴	ادلاء کو مال باپ کے مال میں سے کیا ملے گا؟	۲۸۵	باب ۲۵	ادلاء کو مال باپ کے مال میں سے کیا ملے گا؟	۲۸۵
باب ۲۵	بیٹیوں کے ترکہ کا بیان	۲۸۵	باب ۲۶	بیٹیوں کے ترکہ کا بیان	۲۸۵
باب ۲۶	پوتے کی میراث کا بیان جب میت کا بیٹا نہ ہو	۲۸۸	باب ۲۷	پوتے کی میراث کا بیان جب میت کا بیٹا نہ ہو	۲۸۸
باب ۲۷	اگر بیٹی کے ساتھ پوتی بھی ہو	۲۹۰	باب ۲۸	اگر بیٹی کے ساتھ پوتی بھی ہو	۲۹۰
باب ۲۸	باپ یا بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث کا بیان	۲۹۱	باب ۲۹	باپ یا بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث کا بیان	۲۹۱
باب ۲۹	ادلاء کے ساتھ خلوند کو کیا ملے گا؟	۲۹۱	باب ۳۰	ادلاء کے ساتھ خلوند کو کیا ملے گا؟	۲۹۱
باب ۳۰	جورو اور خاندن کو ادلاء وغیرہ کے ساتھ کیا ملے گا؟	۲۹۱	باب ۳۱	جورو اور خاندن کو ادلاء وغیرہ کے ساتھ کیا ملے گا؟	۲۹۱
باب ۳۱	بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ ہر بھاتی ہیں	۲۹۱	باب ۳۲	بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ ہر بھاتی ہیں	۲۹۱
باب ۳۲	بھائی بہنوں کو کیا ملے گا؟	۲۹۱	باب ۳۳	بھائی بہنوں کو کیا ملے گا؟	۲۹۱
باب ۳۳	کلام کے بیان میں	۲۹۱	باب ۳۴	کلام کے بیان میں	۲۹۱
باب ۳۴	اگر کوئی عورت مر جائے اور اپنے دو چچا زاد بھائی	۲۹۲	باب ۳۵	اگر کوئی عورت مر جائے اور اپنے دو چچا زاد بھائی	۲۹۲
باب ۳۵	چھوڑ جائے ایک تران میں اس کا اثباتی بھائی	۲۹۲	باب ۳۶	چھوڑ جائے ایک تران میں اس کا اثباتی بھائی	۲۹۲
باب ۳۶	ہمد و سرا اس کا خاندن ہو	۲۹۲	باب ۳۷	ہمد و سرا اس کا خاندن ہو	۲۹۲
باب ۳۷	زنا اور شراب خواری کا بیان	۳۰۰	باب ۳۸	زنا اور شراب خواری کا بیان	۳۰۰
باب ۳۸	شراب پینے والے کی سزا کا بیان	۳۰۰	باب ۳۹	شراب پینے والے کی سزا کا بیان	۳۰۰



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۳۰	جو شخص بے حیائی کے کام چھوڑ دے اس کی انفعیات	۲۵۵	۳۰۵	گھر کے اندر حد مارنا	۲۳۰
۳۲۱	زنا کرنے والوں کا گناہ	۲۵۵	"	شراب میں جوتی اور چھڑی سے مارنا	۲۳۱
۳۲۲	محسن کو زنا کی وجہ سے سنگسار کرنا	۲۵۵	۳۰۶	شراب پینے والے پر لعنت نہیں کرنی چاہیئے	۲۳۲
۳۲۳	اگر دیوانہ یا دیوانی زنا کرے تو اس کو رحم نہ	۲۵۵	۳۰۸	چور جب چوری کرتا ہے	۲۳۳
۳۲۴	کریں گے	"	"	چور پر مطلق بے نام لیے لعنت کرنا درست ہے	۲۳۴
۳۲۵	زنا کرنے والے کے لیے پتھروں کی سزا ہے	۲۵۵	۳۰۹	حد قائم ہونے سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے	۲۳۵
۳۲۶	باطل میں رجم کرنا	۲۵۶	"	مسلمان کی پشت محفوظ ہے ہاں جب کوئی حد کا	۲۳۶
۳۲۷	عید گاہ میں رجم کرنا	۲۵۶	"	کام کرے	"
۳۲۸	اگر کسی نے حد سے کم درجہ کا کوئی گناہ کیا الخ	۲۵۶	۳۱۰	حدوں کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حرمت جو کوئی	۲۳۷
۳۲۹	اگر کوئی شخص امام کے سامنے گول گول بیان کرنے	۲۵۶	"	توڑے اس سے بدلہ لینا	۲۳۸
۳۳۰	میں نے حدی جویم کیا ہے تو کیا امام اس کی پردہ	"	"	اشراف اور کم ذات سب لوگوں پر برابر حد قائم کرنا	۲۳۹
"	پوشی کر سکتا ہے	۲۵۶	۳۱۱	جب حدی نقد مر حاکم تک پہنچ جائے پھر سفارش	۲۴۰
۳۳۱	جو شخص زنا کا اقرار کرے تو حاکم کا اس سے	۲۵۶	"	کرنا منع ہے	"
۳۳۲	یوں پوچھنا نہیں توڑنے بوسہ لیا ہوگا یا مساس	۲۵۶	"	پور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو	۲۴۱
۳۳۳	کیا ہوگا	۲۵۶	۳۱۲	چور کی توبہ کا بیان	۲۴۲
۳۳۴	زنا کا اقرار کرنے والے سے یہ پوچھنا کیا تیرا	۲۵۶	اٹھائیسواں پارہ		
"	نکاح ہو چکا ہے؟ الخ	"			
۳۳۵	زنا کا اقرار کب معتبر ہوگا	۲۵۶	ان کا فرد اور مردوں کے احکام میں جو مسلمانوں سے ملتے ہیں		
۳۳۶	اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ پائی جائے اور وہ	۲۵۶			
۳۳۷	محسن ہو تو اس کو رجم کریں گے	۲۵۶	۳۱۸	آپ نے مرتد لڑنے والوں کے زخم داغے نہیں بیان	۲۴۳
۳۳۸	اگر کنوارا کنواری کے ساتھ زنا کرے تو دونوں	۲۵۶	"	تک کہ وہ مر گئے	۲۴۴
۳۳۹	بچہ کوڑے پڑیں دونوں کا ~ نکالا کیا جائے	۲۵۶	"	مرتد لڑنے والوں کو پانی بھی نہ دنیا یہاں تک کہ	۲۴۵
۳۴۰	بدکاروں اور ہیبتوں کو شہر بدر کرنا	۲۵۶	۳۱۹	پیسے سے مر جائیں	۲۴۶
۳۴۱	ایک شخص حاکم اسلام کے پاس نہ ہو لیکن اس کو	۲۵۶		مرتد لڑنے والوں کی آنکھوں میں سلائی پھر دانا	۲۴۷

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۲۷	حد لگانے کے لیے حکم دیا جائے	۳۴۲	باب ۲۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا مسلمانوں کو لوگ تم میں قتل کیے جائیں ان کا قصاص لینا تم پر فرض کیا گیا ہے	۳۵۷
باب ۲۸	آیت دین لم یستطع حکم طولا لآیتہ کی تفسیر	"	باب ۲۹	حاکم کا قاتل سے پرچھنا یہاں تک کہ وہ اقرار کرے	۳۶۰
باب ۲۹	اگر نوڈی زنا کرے	"	باب ۳۰	اگر کسی نے پتھر یا لکڑی سے خون کیا	"
باب ۳۰	نوڈی کو علامت نہ کرے نہ نوڈی جلا وطن کی جائے	۳۴۳	باب ۳۱	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم نے یہودیوں کے لیے تورات میں یہ حکم دیا تھا کہ جان کے بدلے جان لی جائے	۳۶۱
باب ۳۱	ذمی کا زنا کرنا کہیں	"	باب ۳۲	پتھر سے قصاص لینے کا بیان	۳۶۲
باب ۳۲	اگر حاکم کے اور لوگوں کے سامنے کوئی شخص اپنی عورت یا دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگائے	۳۴۴	باب ۳۳	جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے اس کو اختیار ہے دو باتوں میں جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرنے	"
باب ۳۳	اگر کوئی شخص بے حاکم کی اجازت کے اپنے گھر والوں کو تنبیہ کرے	۳۴۶	باب ۳۴	جو شخص ناحق خون کرنے کی فکر میں ہو اس کا گناہ قتل خطا میں مقتول کے مرجانے کے بعد اس کے وارث کا معاف کرنا	۳۶۵
باب ۳۴	جو اپنی جوہر کو کسی مرد کے ساتھ زنا کرتے دیکھے اور اس کو مار ڈالے	۳۴۷	باب ۳۵	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا مسلمان کو مسلمان کا مار ڈالنا درست نہیں مگر بھول چوک اور بات ہے	"
باب ۳۵	اشارے کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا	۳۴۸	باب ۳۶	قتل میں قاتل کا ایک بار اقرار کرنا کافی ہے	۳۶۶
باب ۳۶	تنبیہ اور تحریر کتنی ہونا چاہیے	"	باب ۳۷	عورت کے بدلہ مرد کو قتل کریں گے	"
باب ۳۷	اگر کسی شخص کی بے حیائی اور بے شرفی اور آلودگی پر گواہ نہ ہوں پرقرائن سے یہ امر مکمل جائے	۳۵۰	باب ۳۸	زخموں میں بھی مرد اور عورت میں قصاص لیا جائے گا۔	۳۶۷
باب ۳۸	پاکو اس عورتوں کو تہمت لگانا سخت گناہ ہے	۳۵۲	باب ۳۹	اگر کوئی شخص اپنا حق یا قصاص خود سے لے حاکم کے پاس فریاد نہ کرے	۳۶۸
باب ۳۹	غلام نوڈی کو زنا کی تہمت لگانا	۳۵۳	باب ۴۰	جب کوئی شخص ہجوم میں مرجائے یا مارا جائے تو اس کا کیا حکم ہے	"
باب ۴۰	اگر امام کسی شخص کو حکم کرے جانے شخص کو سزا دے گا جو غائب ہو	"	باب ۴۱	اگر کوئی شخص اپنے تئیں چوک سے مار ڈالے تو	۳۶۹
دیتوں کا بیان		۳۵۳			
باب ۴۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جس نے مرتے کو بچا لیا	۳۵۴			

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۱	اس کے وارثوں کو دیت نہ ملے گی	۳۷۰	باب ۳۱	مسلمان کو کافر کے بدل قتل ذکر کریں گے	۳۸۵
باب ۳۲	اگر کسی نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا پھر اس کے دانت نکل پڑے	۳۷۱	باب ۳۲	اگر مسلمان نے غصے میں یہودی کو طمانچہ لگایا	۳۸۶
باب ۳۳	دانت کے بدل دانت توڑا جائے	"	باب ۳۳	باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے ان سے بڑھنے کے بیان میں	۳۸۷
باب ۳۴	انگلیوں کی دیت کا بیان	"	باب ۳۴	مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم	۳۸۹
باب ۳۵	اگر کوئی آدمی مل کر ایک کو قتل کریں تو اس کے قصاص میں کیا سبقتل ہو سکتے ہیں	"	باب ۳۵	جو شخص اسلام کے فرض ادا کرنے سے انکار کرے	۳۹۲
باب ۳۶	قصاص کا بیان	۳۷۳	باب ۳۶	اور جو شخص مرتد ہو جاوے اس کا قتل کرنا	
باب ۳۷	اگر کسی شخص نے کسی کے گھر میں چھانکھا گھر والوں نے اس کی آنکھ بھونڈی تو اس کو دیت کا حق نہ ہوگا	۳۷۹	باب ۳۷	اگر ذی کافر اشارے کے لئے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے صاف نہ کہے جیسے السلام علیک کہے	۳۹۳
باب ۳۸	عائدہ کا بیان	۳۸۰	باب ۳۸	پہلے باب سے متعلق	۳۹۴
باب ۳۹	پیٹ کے پچر کا بیان	۳۸۱	باب ۳۹	خارجیوں اور بے دینوں سے ان پر دلیل قائم کر کے لڑنا	۳۹۵
باب ۴۰	پیٹ کے پچر کا بیان اور اگر کوئی عورت خون کرے تو دیت اس کی دو میال دالوں پر لازم ہوگی نہ اس کی اولاد پر	۳۸۲	باب ۴۰	دل ملانے کے لیے خارجیوں کو قتل نہ کرنا	۳۹۷
باب ۴۱	اگر کوئی شخص غلام یا چھوٹا مالک کرے	۳۸۳	باب ۴۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ لیے آپس میں نہ لڑیں جن کا دعویٰ ایک ہی ہو	۳۹۹
باب ۴۲	کان کا کام کرتے یا کنوئیں کا کام کرتے ہیں کوئی سرجائے تو اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔	"	باب ۴۲	تادیل کرنے والوں کا بیان	"
باب ۴۳	بے زبان جانور اگر کچھ نقصان کرے تو اس کا تادم نہیں	۳۸۴	باب ۴۳	زور زبردستی کرنے کا بیان	۴۰۴
باب ۴۴	اگر کوئی ذی کافر کہے گناہ مار ڈالے تو کنا بڑا گناہ ہوگا	"	باب ۴۴	کوئی شخص باوجود زور زبردستی کے کفر کی بات نہ کرے اور مار کھانا یا قتل ہو نہ یا ذلیل ہو نہ	
			باب ۴۵	گواہ کرے	۴۰۵
			باب ۴۶	مجبوری سے کوئی بیچ کھوپ کرے	۴۰۷
			باب ۴۷	زور زبردستی سے نکاح درست نہیں ہوتا	۴۰۸

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
۳۲۸	طاعون سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے	۳۲۸	۳۲۸	اگر کسی نے اپنا غلام زور زبردستی سے بیچ ڈالا یا بہرہ	۳۲۸
۳۲۹	بہرہ پھیر لینے یا شفعہ کا حق ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرنا مکروہ ہے۔	۳۲۹	۳۲۹	کر دیا تو نہ بہرہ صحیح ہوگا نہ بیع صحیح ہوگی	۳۲۹
۳۳۰	تحصیل دار کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا	۳۳۰	۳۳۰	اکراہ کی برائی	۳۳۰
۳۳۱	(خواب کی تعبیر کے بیان میں)	۳۳۱	۳۳۱	اگر کسی کے کسی عورت سے زنا بالجبر کی تو عورت پر حد نہ پڑے گی۔	۳۳۱
۳۳۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وحی پہلے پہل شروع ہوئی تو یہی اچھا خواب تھی	۳۳۲	۳۳۲	اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی کہے اور اس پر قسم کھاٹے اس ڈر سے کہ اگر قسم نہ کھاٹے	۳۳۲
۳۳۳	نیک لوگوں کا خواب اکثر سچا ہوتا ہے	۳۳۳	۳۳۳	گنا تو ایک ظالم اس کو مار ڈالے	۳۳۳
۳۳۴	اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے	۳۳۴	۳۳۴	(شرعی حیلوں کا بیان)	۳۳۴
۳۳۵	اچھا خواب نبوت کے چھیا لیس حصول میں سے ایک حصہ ہے	۳۳۵	۳۳۵	میل ترک کرنے کا بیان	۳۳۵
۳۳۶	اچھے خواب خوشخبریاں ہیں	۳۳۶	۳۳۶	نماز میں حیلہ کرنے کا بیان	۳۳۶
۳۳۷	حضرت یوسفؑ کے خواب کا بیان	۳۳۷	۳۳۷	زکوٰۃ میں حیلہ کرنے کا بیان	۳۳۷
۳۳۸	حضرت ابراہیمؑ کے خواب کا بیان	۳۳۸	۳۳۸	پہلے باب سے متعلق	۳۳۸
۳۳۹	خوابوں کا توارد	۳۳۹	۳۳۹	خرید و فروخت میں حیلہ و فریب کرنا منع ہے	۳۳۹
۳۴۰	قیدیوں اور مفسدوں اور مشرکوں کے خواب کا بیان	۳۴۰	۳۴۰	بخش کا منع ہونا	۳۴۰
۳۴۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا	۳۴۱	۳۴۱	خرید و فروخت میں فریب کرنے کی ممانعت	۳۴۱
۳۴۲	رات کو جو خواب دیکھے اس کا بیان	۳۴۲	۳۴۲	یتیم لڑکی سے جو مرغوب ہو اس کا دلی فریب دے کر نکاح کرے تو یہ منع ہے	۳۴۲
۳۴۳	دن کو جو خواب دیکھے اس کا بیان	۳۴۳	۳۴۳	اگر کسی شخص نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی اور کر دیا وہ مرگئی ہے تو کیا حکم ہے	۳۴۳
۳۴۴	عورتوں کے خواب کا بیان	۳۴۴	۳۴۴	پہلے باب سے متعلق	۳۴۴
۳۴۵	برا خواب شیطان کی طرف سے ہے	۳۴۵	۳۴۵	نکاح پر جھوٹی گواہی گوارہ جائے تو کیا حکم ہے	۳۴۵
۳۴۶	خواب میں دودھ دیکھنا	۳۴۶	۳۴۶	عورت کو اپنے خاوند یا سکرکوں سے چر کر کرنے کی ممانعت	۳۴۶
۳۴۷	اگر دودھ اعضا اور ناخنوں سے پھوٹ نکلے تو کیا تعبیر ہے؟	۳۴۷			



باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
۳۶۱	خواب میں قیص دیکھنا	۴۵۴	۳۶۱	خواب میں قیص دیکھنا	۴۶۹
۳۶۲	خواب میں کرتا گھسیٹنا	۴۵۵	۳۶۲	خواب میں پھونک مارتے دیکھنا	۴۷۰
۳۶۳	خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا	"	۳۶۳	اگر خواب میں یہ دیکھے ایک چیز کو ایک مقام سے نکال کر دوسری جگہ رکھا	"
۳۶۴	عورت کو کھول کر خواب میں دیکھنا	۴۵۶	۳۶۴	کالی عورت کا خواب میں دیکھنا	۴۷۱
۳۶۵	خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا	"	۳۶۵	پریشان عورت خواب میں دیکھنا	"
۳۶۶	خواب میں کنیوں کا ہاتھ میں دیکھنا	۴۵۷	۳۶۶	خواب میں تلوار ہلانا	"
۳۶۷	کڑی یا حلقے کو خواب میں پکڑ کر اس سے ٹک جانا	۴۵۸	۳۶۷	جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا	۴۷۲
۳۶۸	ڈیرے کا ستون تکیے کے متلے دیکھنا	"	۳۶۸	جب کوئی برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے	۴۷۳
۳۶۹	خواب میں سنگین ریشمی کپڑا دیکھنا یا بہشت میں جانا	۴۵۹	۳۶۹	اگر پہلا تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اس کی تعبیر سے کچھ نہ ہوگا	۴۷۴
۳۷۰	خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا	"	۳۷۰	صبح کی نماز کے بعد تعبیر دینا جائز ہے	۴۷۵
۳۷۱	خواب میں پانی کا بہتا چشمہ دیکھنا	۴۶۰			
۳۷۲	خواب میں کنوئیں سے پانی کھینچنا، لوگوں کو سیراب کرنا	۴۶۱			
۳۷۳	کروری کے ساتھ کنوئیں سے ایک یا دو ڈول کھینچنا۔	۴۶۲			
۳۷۴	خواب میں راحت لینا آرام کرنا	۴۶۳			
۳۷۵	خواب میں محل دیکھنا	۴۶۴			
۳۷۶	سوئے میں کسی کو وضو کرتے دیکھنا	"			
۳۷۷	سوئے میں کعبہ کا طواف کرتے دیکھنا	۴۶۵			
۳۷۸	سوئے میں اپنا بچا بہاد دوسرے شخص کو دینا	۴۶۶			
۳۷۹	سوئے میں آدمی اپنے تئیں بے ڈر دیکھے	"			
۳۸۰	خواب میں داہنے طرف لے جاتے دیکھنا	۴۶۷			
۳۸۱	خواب میں پیالہ دیکھنا	۴۶۸			
۳۸۲	خواب میں اڑتے ہوئے دیکھنا	۴۶۹			
<p>۲۹</p> <p>انتیسواں پارہ</p> <p>(کتاب فقہوں کے بیان میں)</p>					
۳۸۳	اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس نفل سے پھر جو ظالموں پر خاص نہیں رہتا	۴۷۳	۳۸۳	آنحضرت کا فرمانا تم میرے بعد ایسا ایسے کام دیکھو گے جو تم کو بُرے لگیں گے	۴۸۳
۳۸۴	آنحضرت کا فرمانا چند ہیوقوف چھو کر ان کی حکومت سے میری امت کی تباہی آئے گی	۴۷۴	۳۸۴	آنحضرت کا فرمانا ایک بلا سے جو نزدیک آن پہنچی عرب کی خرابی ہونے والی ہے	۴۸۷
۳۸۵	آنحضرت کا فرمانا ایک بلا سے جو نزدیک آن	۴۷۵	۳۸۵	فقہوں کا ظاہر ہونا	۴۸۸

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۳۹	ہر زمانہ کے بعد دوسرا زمانہ اُس سے بدتر آنا	۴۹۰	باب ۳۹	آنحضرت کا یہ فرمانا امام حسنؑ کے لیے کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے الخ	۵۱۶
باب ۴۰	آنحضرت کا یہ فرمانا جو شخص ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے	۴۹۲	باب ۴۰	کوئی شخص لوگوں کے سامنے ایک بات کہے پھر ان کے پاس سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے	۵۱۹
باب ۴۱	آنحضرت کا یہ فرمانا میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافریہ بن جانا	"	باب ۴۱	قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک لوگ قبر والوں پر رشک نہ کریں	۵۲۲
باب ۴۲	آنحضرت کا فرمانا جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے شخص سے بہتر ہوگا	۴۹۶	باب ۴۲	قیامت کے قریب زمانہ کا رنگ بدلنا پھر بت پرستی شروع ہونا	"
باب ۴۳	جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں	۴۹۷	باب ۴۳	ایک آگ بجھنا	۵۲۳
باب ۴۴	جب کسی شخص کی امامت پر اتفاق نہ ہو تو لوگ کیا کریں؟	۴۹۸	باب ۴۴	پہلے باب سے متعلق ہے	۵۲۵
باب ۴۵	مفسدوں اور ظالموں کی جماعت بڑھانا منع ہے	۵۰۰	باب ۴۵	دجال کا بیان	۵۲۷
باب ۴۶	اگر خواب لوگوں میں کوئی مسلمان رہ جائے تو کیا کرے؟	۵۰۱	باب ۴۶	دجال مدینہ طیبہ میں نہیں جانے کا	۵۳۱
باب ۴۷	فتنے فساد کے وقت جنگل میں جا رہنا	۵۰۲	باب ۴۷	یا بروج اور مارجوج کا بیان	۵۳۲
باب ۴۸	فتنوں سے پناہ مانگنا	۵۰۴	باب ۴۸	سکوتوں اور قضا کا بیان	۵۳۴
باب ۴۹	آنحضرت کا یہ فرمانا کہ فتنہ پورب کی طرف سے آئے گا۔	۵۰۵	باب ۴۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ تعالیٰ اور رسول کا اور	۵۳۶
باب ۵۰	اس فتنے کا بیان جو سمندر کی طرح موجیں مار کر اُٹھ آئے گا۔	۵۰۸	باب ۵۰	ساکنوں کا کہنا مانو	۵۳۸
باب ۵۱	پہلے باب سے متعلق	۵۱۲	باب ۵۱	امیر اور سردار ہمیشہ قریش قبیلے سے ہونا چاہیے	۵۳۵
باب ۵۲	پہلے باب سے متعلق	۵۱۴	باب ۵۲	جو شخص اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ کرے اس کا ثواب	۵۳۷
باب ۵۳	کسی قوم پر جب اللہ تعالیٰ عذاب اتارتا ہے	۵۱۶	باب ۵۳	امام اور بادشاہ اسلام کی بات سننا اور ماننا	"
				واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ کی بات کا حکم نہ کرے	"
				جس کو بن مانگے سرداری ملے تو اللہ اس کی مدد	۵۳۹

صفحہ	مطالب	باب نمبر	صفحہ	مطالب	باب نمبر
۵۵۰	یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو کیا اس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے۔	۵۳۹	کرے گا	۵۳۹	۵۳۹
۵۴۱	اگر بادشاہ دو شخصوں کو ایک ہی ملک کا حاکم کر کے بھیجے اور ان کو نصیحت کرے کہ مل کر رہنا ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرنا	۵۴۰	جو شخص مانگ کر حکومت اور سرداری لے اس کو اللہ تعالیٰ چھوڑ دے گا	۵۴۰	۵۴۰
۵۴۲	حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے	"	حکومت اور سرداری کی حوس کرنا منع ہے	"	۵۴۱
۵۴۳	حاکموں کو جو بدیہ تھے دیے جائیں اُن کا بیان	۵۴۱	جو شخص رعیت کا حاکم بنے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے اس کا عذاب	۵۴۱	۵۴۱
۵۴۴	آزاد شدہ غلام کو قاضی یا حاکم بنانا	۵۴۲	جو شخص رعیت کا حاکم بنے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے اس کا عذاب	۵۴۲	۵۴۲
"	جو بدیہ یا نقیب بنانا	۵۴۳	رہنے چلتے چلتے کوئی فیصلہ کرنا یا فتویٰ دینا	۵۴۳	۵۴۳
۵۴۵	بادشاہ کے سامنے ترنوشاہ کرنا، پیٹھ پیچھے	۵۴۴	آنحضرتؐ کا کوئی دربان نہ تھا	۵۴۴	۵۴۴
۵۴۶	اس کو بُرا کہنا یہ منع ہے	۵۴۵	ماتحت حاکم قصاص کا حکم دے سکتا ہے جڑے	۵۴۵	۵۴۵
۵۴۷	یک طرفہ فیصلہ کرنے کا بیان	"	حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں	"	۵۴۶
"	اگر کسی شخص کو حاکم دوسرے بھائی مسلمان کا مال دلا دے تو اس کو نہ لے	۵۴۶	غصے کی حالت میں قاضی یا حاکم کو فیصلہ کرنا درست ہے یا نہیں	۵۴۶	۵۴۶
۵۴۸	کنوئیں کا مقدمہ فیصلہ کرنا	۵۴۷	قاضی کو اپنے ذاتی علم کے رو سے معاملات میں حکم دینا درست ہے	۵۴۷	۵۴۷
۵۴۹	ناحق مال اڑانے میں مجرم عید ہے وہ تھوڑے اور بہت دونوں مالوں کو شامل ہے	۵۴۸	قہری خط پر گواہی دینے کا بیان	۵۴۸	۵۴۸
"	حاکم لوگوں کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ بیچ سکتا ہے	۵۴۹	قاضی بننے کے لیے کیا کیا شرطیں ہونا ضرور ہے	۵۴۹	۵۴۹
۵۵۰	کسی شخص کی سرداری میں نادانی سے لوگ طعنہ	۵۵۰	حاکموں اور عاملوں کو تنخواہ لینا درست ہے	۵۵۰	۵۵۰
۵۵۱	کریں اور حاکم ان کو طعنہ کی پرواہ نہ کرے	۵۵۱	مسجد میں فیصلہ کرنا اور لعان کرنا	۵۵۱	۵۵۱
۵۵۲	الد الخضم کا بیان	۵۵۲	سد کا مقدمہ مسجد میں سننا پھر جب حد لگانے کا وقت آئے تو جرم کو مسجد کے باہر لے جانا	۵۵۲	۵۵۲
"	اگر حاکم کا فیصلہ ظلمی یا علما کے خلاف ہو تو وہ رد کر دینا جائزے گا	۵۵۳	حاکم مدعی اور مدعی علیہ کو نصیحت کر سکتا ہے۔	۵۵۳	۵۵۳
"		۵۵۴	اگر قاضی خود مہدہ قضا حاصل ہونے کے بعد	۵۵۴	۵۵۴





باب نمبر	صفحہ	مطالب	باب نمبر	صفحہ	مطالب
باب ۴۹۵	۶۵۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے مرد اور عورتوں کو دہی باتیں سکھانا جو اللہ نے آپ کو سکھائی تھیں۔ باقی رائے اور تشیل آپ نے نہیں سکھائی	باب ۴۸۸	۶۱۹	ہے کہ اجازت کے لیے ایک شخص کا بھی اذن دینا کافی ہے۔ آنحضرت کا نابھوں اور الجھپوں کو ایک کے بعد ایک بھیجنا۔
باب ۴۹۵	۶۵۵	آنحضرت کا یہ فرمانا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب ہو کر ظر مار رہے گا	باب ۴۸۹	۶۲۰	آنحضرت کا عرب کے انبیوں کو یہ حکم کرنا کہ جن لوگوں کو تم ملے ملے ملک میں چھوڑ آئے ہر ان کو بھیجا دینا
باب ۴۹۵	۶۵۶	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا یا تمہارے کئی فرسے کر دے	باب ۴۹۰	۶۲۲	ایک عورت کی خبر کا بیان
باب ۴۹۵	۶۵۶	ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے تشبیہ دینا	باب ۴۹۱	۶۲۶	قرآن اور حدیث کی پیروی کرنے کے بیان میں
باب ۴۹۵	۶۵۸	تقاضیوں کو کرکشی کر کے اللہ کی کتاب کے موافق حکم دینا چاہیے	باب ۴۹۲	۶۲۷	آنحضرت کا یہ فرمانا میں جامع جہنم دے کر بھیجا گیا
باب ۴۹۵	۶۶۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تم لوگ اگلے لوگوں کی چال پر چلو گے	باب ۴۹۳	۶۲۵	آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا
باب ۴۹۵	۶۶۰	جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کا گناہ اسی طرح جو شخص بری رسم قائم کرے	باب ۴۹۴	۶۲۱	بے فائدہ اہمیت سہالوات کرنا منع ہے
تیسواں پارہ			باب ۴۹۵	۶۲۱	آنحضرت کے کاموں کی پیروی کرنا
			باب ۴۹۶	۶۲۲	کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا یا علم کی بات میں جھگڑا کرنا اور دین میں یا بدعتوں میں غلو کرنا
باب ۴۹۵	۶۵۰	جو شخص بدعتی کو ٹھکانا دے	باب ۴۹۷	۶۵۰	دین کے مسائل میں رائے پر عمل کرنے کی مذمت
باب ۴۹۵	۶۵۱	آنحضرت نے کوئی مسئلہ اپنی رائے یا قیاس سے نہیں بتلایا بلکہ حسب آپ سے کوئی ایسی بات پر بھی جاتی جس بات میں کوئی دھی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے میں نہیں جانتا۔ یا دھی اترنے تک خاموش رہنے کچھ جواب نہ دیتے	باب ۴۹۸	۶۵۱	آنحضرت نے کوئی مسئلہ اپنی رائے یا قیاس سے نہیں بتلایا بلکہ حسب آپ سے کوئی ایسی بات پر بھی جاتی جس بات میں کوئی دھی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے میں نہیں جانتا۔ یا دھی اترنے تک خاموش رہنے کچھ جواب نہ دیتے
باب ۴۹۵	۶۶۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالموں کے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے اس کی تعین دی ہے اور مکہ کے اور مدینہ کے عالموں کے اجماع کا بیان	باب ۴۹۹	۶۵۲	آنحضرت نے کوئی مسئلہ اپنی رائے یا قیاس سے نہیں بتلایا بلکہ حسب آپ سے کوئی ایسی بات پر بھی جاتی جس بات میں کوئی دھی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے میں نہیں جانتا۔ یا دھی اترنے تک خاموش رہنے کچھ جواب نہ دیتے
باب ۴۹۵	۶۶۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! تجھ کو اس کام میں کوئی دخل نہیں	باب ۵۰۰	۶۵۳	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا آدمی سب سے زیادہ

باب نمبر	مطالب	باب نمبر	صفحہ	مطالب	باب نمبر
	اور مشورے سے چلتا ہے		۶۷۳	جھگڑا لو ہے	
۶۹۲	(توحید کا بیان)			اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم سے تم کو اسے مسلمانوں	۵۰۹
	آنحضرتؐ کا اپنی امت کو توحید خداوندی کی	۵۱۵	۶۷۴	اس طرح بیچ کی ایک امت بنایا	
"	طرت بلانا			اگر قاضی یا حاکم یا اور کوئی عہدہ دار ایک مقدمہ	۵۱۰
	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ	۵۱۶		میں کوشش کر کے رائے دے لیکن کم علمی کی	
	دے اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو			دجہ سے وہ رائے حدیث کے خلاف نکالے تو منسوخ	
	جس نام سے پکارو اس کے تو سب نام		۶۷۵	کر دی جائے گی۔	
۶۹۵	اچھے میں			اگر کوئی حاکم حق کی کوشش کر کے غلطی بھی کرے	۵۱۱
	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا روزی دینے والا میں	۵۱۷	"	تب بھی اس کا ثواب	
۶۹۷	ہوں زوردار مضبوط			اس شخص کا رد جو یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرتؐ معلم	۵۱۲
	اللہ تعالیٰ کا فرمانا غیب کا جاننے والا وہ اپنا	۵۱۸		کے تمام احکام ہر ایک صحابی کو معلوم رہتے	
"	غیب کسی پر نہیں کھوتا		۶۷۶	تھے	
۶۹۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ سلام ہے اور مومن ہے	۵۱۹		آنحضرتؐ کے سامنے ایک بات کی جائے اور آپ	۵۱۳
۶۹۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا سب آدمیوں کا بادشاہ	۵۲۰		اس پر انکار نہ کریں تو یہ حجت ہے آنحضرتؐ کے سوا	
	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ پروردگار عزت والا ہے	۵۲۱	۶۷۸	اور کسی کی تقریر حجت نہیں	
"	حکمت والا			دلائل شرعیہ سے احکام کا نکالا جانا اور ولایت	۵۱۴
	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہی خدا ہے جس نے آسمانوں	۵۲۲	۶۷۹	کے کیا معنی ہیں	
۷۰۱	اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا			آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اہل کتاب سے دین کی کوئی	۵۱۵
۷۰۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ متنا دیکھتا ہے	۵۲۳	۶۸۴	بات نہ پوچھو	
	اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہہ دے وہ اللہ تعالیٰ	۵۲۴		احکام شرعیہ میں جھگڑا کرنے کی کراہت کا	۵۱۶
۷۰۴	قدرت والا ہے		۶۸۵	بیان	
	اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ بھی ہے تطلب الطوب	۵۲۵		آنحضرتؐ جس کام سے منع کریں وہ حرام ہو گا مگر	۵۱۷
۷۰۵	یعنی دلوں کا پھیرنے والا		۶۸۷	جس کا مباح ہونا معلوم ہو جائے۔	
۷۰۶	اللہ تعالیٰ کے ایک کم سونا نام ہیں	۵۲۶	۶۸۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا مسلمانوں کا کام آپس کی صلاح	۵۱۸

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۵۱	اللہ کے نام لے کر مانگنا ان کی پناہ چاہنا	۷۰۷	باب ۵۱	پروردگار تک ایک دن میں چڑھتے ہیں	۷۲۸
باب ۵۲	اللہ تعالیٰ کو ذات کہہ سکتے ہیں۔ اس کے صفات اور اسماء ہیں	۷۱۰	باب ۵۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا کچھ نہ اس دن ترو تازہ اور خوش خرم ہوں گے اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے	۷۳۲
باب ۵۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہر چیز سوائے پروردگار کے منہ کے ہلاک اور برباد ہونے والی ہے	۷۱۱	باب ۵۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے	۷۵۱
باب ۵۴	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مطلب یہ تھا کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے	۷۱۲	باب ۵۴	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا آسمانوں اور زمینوں کو اللہ ہی محتا ہے ہر نے ہے وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے۔	۷۵۳
باب ۵۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہی اللہ ہے ہر چیز کا بنانے والا، پیدا کرنے والا، نقشہ کھینچنے والا	۷۱۳	باب ۵۵	آسمان اور زمین اور دوسری مخلوقات کے پیدا کرنے کا بیان	"
باب ۵۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تو نے اس کو کیوں سجدہ نہیں کیا جس کو میں نے خاص اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا	"	باب ۵۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہم تو پہلے اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے باب میں ہی فرما چکے ہیں	۷۵۷
باب ۵۷	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی شخص غیرت والا نہیں ہے	۷۱۴	باب ۵۷	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم تو جب کوئی چیز بنانا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہر جا وہ ہر جاتی ہے۔	۷۵۸
باب ۵۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! ان سے پوچھ کس شے کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے۔	۷۱۵	باب ۵۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! کہہ دے اگر میرے مالک کی باتیں لکھنے کے لیے سارا سمندر روشن کر دیتا ہوں تو میرے مالک کی باتیں ختم نہ ہوں	۷۶۰
باب ۵۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اس کا عرش پانی پر تھا اور فرمایا وہ بڑے عرش کا مالک ہے	۷۲۱	باب ۵۹	مشیت اور ارادہ کا بیان	۷۶۱
باب ۶۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا فرشتے اور روح اس پاک	"	باب ۶۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اور خدا تم کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جس کو وہ حکم دے	۷۶۱

باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۵۱	اللہ تعالیٰ کا حضرت جبریل سے بات کرنا اور فرشتوں کو پکارنا	۷۷۴	باب ۵۱	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا تم آہستہ بات کرو یا پکار	۷۷۴
باب ۵۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو جان کر اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہ ہیں	۷۷۶	باب ۵۲	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن دیا ہے	۷۷۶
باب ۵۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا یہ گنوار لوگ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل ڈالیں	۷۷۸	باب ۵۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! تیرے پروردگار کی طرف سے جو تجھ پر اترا اس کو لوگوں کو پہنچا دے	۷۷۸
باب ۵۴	اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن پیغمبر اور دوسرے لوگوں سے باتیں کرنا	۷۸۷	باب ۵۴	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا اے پیغمبر! کہہ دے	۷۸۷
باب ۵۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ نے موسیٰ سے بول کر باتیں کیں	۷۹۳	باب ۵۵	اچھا تو ریت لاؤ۔ اس کو پڑھ کر سناؤ	۷۹۳
باب ۵۶	اللہ تعالیٰ کا بیشتیوں سے باتیں کرنا	۷۹۹	باب ۵۶	آنحضرتؐ نے نماز کو مکمل فرمایا	۷۹۹
باب ۵۷	اللہ اپنے بندوں کو حکم کر کے یاد کرتا ہے اور بندے اس سے دعا اور عاجزی کر کے اور اللہ کا پیغام دوسروں کو پہنچا کر اس کو یاد کرتے ہیں	۸۰۱	باب ۵۷	آنحضرتؐ کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا	۸۰۱
باب ۵۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ کے شریک نہ بناؤ	۸۰۲	باب ۵۸	توریت شریف یا اند دوسری آسمانی کتابوں مثلاً قرآن شریف کی تفسیر عربی زبان یا دوسری کسی زبان میں کرنا۔	۸۰۲
باب ۵۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تم جو دنیا میں چھپ کر گنہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چہرے تمہارے خلاف گواہی دیں گے	۸۰۲	باب ۵۹	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا جو قرآن کا جید حافظ ہو وہ لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہو گا	۸۰۲
باب ۶۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا پروردگار ہر دن ایک نیا کام کر رہا ہے	۸۰۲	باب ۶۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جتنا تم سے آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو	۸۰۲
باب ۶۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر! اپنی زبان نہ	۸۰۲	باب ۶۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہم نے تو قرآن آسان کر دیا	۸۰۲



باب نمبر	مطالب	صفحہ	باب نمبر	مطالب	صفحہ
باب ۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا قرآن بزرگی والا ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے	۸۲۵	باب ۵	فابروہ منافق کی قیامت کا بیان	۸۳۰
باب ۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو	۸۲۶	باب ۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو میں رکھیں گے	۸۳۲

## جلد ۶

## چھبیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

باب معانقہ (گلے ملنے) کے بیان میں اور ایک آدمی کا

دوسرے سے پوچھنا کیوں آج صبح کیسا مزاج رہا؟

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن شعیب نے خبر دی کہا مجھ کو میرے والد نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبد اللہ بن کعب نے ان سے عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مرض موت میں آپ کے) پاس سے حضرت علیؓ نکلے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عقیبہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب

باب اَمَّا نَقَّةٌ وَقَوْلِ الرَّجُلِ

كَيْفَ اصْبَحْتَ -

۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ حَدَّثَنَا

سلسلہ باب کی حدیث میں معانقہ کا ذکر نہیں ہے اور شاید امام بخاری اس حدیث کو جو کتاب البیوع میں گزر چکی ہے یہاں لکھنا چاہتے ہوں گے میں میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کو گلے لگایا مگر دوسری سند سے کیونکہ ایک ہی سند سے حدیث کو مکرر لانا امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے پراس کا موقع نہیں ملا اور باب خالی رہ گیا لیکن نسخوں میں المعانقہ کے بعد آؤ نہیں ہے اس صورت میں قول الرجل کیف اصبح علیہ باب ہو گا اور یہ باب حدیث سے خالی ہو گا اب معانقہ کا حکم یہ ہے کہ وہ جائز نہیں ہے مگر جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے معانقہ درست ہے کیونکہ جعفر جب حبش سے آئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیا لیکن ذہبی نے میزان میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور اس کی سند وہی ہے البتہ آدمی اپنے بچہ کو پیار کے طور پر گلے لگا سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کو لگایا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور امام احمد نے البوزر سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ان کو اپنے ساتھ چھایا اس کی سند میں ایک شخص بہم ہے طبرانی نے معجم اوسط میں اس شخص سے روایت کی کہ وہاں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے سفر سے آئے تو معانقہ کرتے اور ترمذی نے محاکا کہ زید بن حارثہ جب مدینہ میں آئے تو آنحضرت نے ان کو گلے لگایا پیار کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے بہر حال سفر سے جو لوٹ کر آئے اس سے معانقہ کرنا درست ہے لیکن جیدین وغیرہ میں معانقہ کا مصافحہ ہو لوگوں میں معمول ہے اسی طرح صبح یا عصر یا نماز جمعہ کے بعد اس کی شریعت سے کوئی اصل نہیں اور اکثر علماء نے اس کو بدعت اور نکرہ قرار دیا ہے ۱۲ منہ۔

يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ  
اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَدَجَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَصِيَّةِ الَّذِي  
كُوْنِي فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ  
كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحُكْمِ اللّٰهِ بَارِئًا  
فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَدْرَاهُ  
أَنْتَ وَلِلّٰهِ بَعْدُ الشَّلَاةُ عَبْدُ الْعَصَا وَ  
اللّٰهُ إِنِّي لَأُرَٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَيَتَوَفَّي فِي وَجْعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ  
فِي وَجْعِهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتُ فَادْهَبْ  
يَا أَلِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْأَلُهُ  
فَيَمُنَّ بِكَ كَوْنُ الْأَمْرِ إِنْ كَانَ فَيُنَا عَلَيْنَا  
ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمْرُنَا فَأَوْصِلِي  
بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهُ لَئِنْ سَأَلْنَا هَٰذَا رَسُولَ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَآ  
يُعْطِينَ هَٰذَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَأَسْأَلُهَا

زہری سے کہا مجھ کو عبد اللہ ابن کعب بن مالک نے خبر دی اُن کو عبد اللہ بن عباس نے جس بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اسی بیماری میں حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے لوگوں نے پوچھا ابوالحسن (یہ حضرت علی کی کنیت تھی) آج صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا رہا انہوں نے کہا اللہ کے فضل سے آج صبح کو تو مزاج اچھا رہا (اب صحت کی امید ہے) یہ سنتے ہی حضرت عباس نے حضرت علی کا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے خدا کی قسم تم آنحضرت کو نہیں دیکھتے تین دن کے بعد تم دوسرے کے تابعدار بنو گے میں تو اللہ کی قسم یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے گزر جائیں گے عبدالمطلب کی اولاد کا جب وہ مرنے والے ہوتے ہیں میں نہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں (کہ اب نہیں بچیں گے) بہتر یہ ہے کہ ہم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں اور آپ سے پوچھ لیں کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا اگر آپ ہم لوگوں (بنی ہاشم) کو خلافت دیتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جائے اگر کسی اور کو دیتے ہیں تو ہم آپ سے کہیں کہ جس کو دیتے ہیں اس کو ہمارا خیال رکھنے کی وصیت فرمادیں (تاکہ وہ ہم کو ستائے نہیں) حضرت علی نے کہا خدا کی قسم بات یہ ہے کہ اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھیں اور آپ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں تب تو (اور خرابی ہے) پھر تو لوگ کبھی ہم کو خلافت دینے والے نہیں اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی یہ بات نہیں

۱۱۔ غور نہیں کرتے آپ کی صحت کی امید نہیں ہے ۱۲۔ اس کوئی اور خلیفہ ہو جائے گا تم کو اس کی اطاعت کرنا ہوگی حدیث میں عبدالمطلب ہے جس کا لفظی ترجمہ لائٹھی کا غلام ہے مگر مطلب یہ ہے کہ دوسرا تم پر حکومت کرے گا تم اس کے تابعدار بنو گے ۱۳۔ اس سے ان کے دل ہماری طرف مائل نہیں ہیں اگر کہیں آنحضرت نے صاف فرمادیا کہ تم کو خلافت نہیں مل سکتی تو پھر قیامت تک لوگ ہم کو خلیفہ نہیں کرنے کے اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس بات کو گول ہی رہنے دو۔ اس میں یہ امید ہے کہ اگر اب کچھ عرصہ ہم کو خلافت نہ ملی تو آئندہ مل جائے گی۔ حضرت علیؑ کی اس کلام سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ کے دل ان کی طرف ایسے مائل تھے جتنے اور دل کی طرف تھے کیونکہ ہماری تو ابوجبر صدیق کو خلیفہ کرنا چاہتے تھے اور انصار اپنی قوم میں سے کسی کو چاہتے تھے وہ خلیفہ ہو۔ ۱۴۔ منہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا +  
بَابُ مَنْ أَجَابَ لِبَيْتِكَ وَ  
سَعْدِيكَ -

۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ تَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ  
مُعَاذٍ قَالَ أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ تُلْتُ لَبَيْكَ وَسَعْدِيكَ  
ثُمَّ قَالَ وَمِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ  
اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعَذِّبَهُ وَلَا يُشْرِكُوا  
بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَعَهُ فَقَالَ يَا مُعَاذُ  
تُلْتُ لَبَيْكَ وَسَعْدِيكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي  
مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ  
أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ +

۳- حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ  
حَدَّثَنَا تَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ  
يَهْلُا +  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّثَنَا الْأَعَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ

پورچھنے کا (کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہو۔)

باب کوئی بلائے تو جواب میں لبیک (حاضر) اور سعدیک (آپ  
کی خدمت کے لیے مستعد) کہنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے انہوں  
نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں  
نے کہا میں (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ  
پر سوار تھا آپ نے پکارا معاذ میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک پھر پکارا  
پھر میں نے یہی کہا اسی طرح تین بار ہوا بعد اس کے آپ نے فرمایا معاذ  
تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے یہ حق ہے کہ اللہ کو پوچھیں  
اس کے سوا کسی کو نہ پوچھیں پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد پکارا  
معاذ میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق  
اللہ پر کیا ہے جب وہ شرک نہ کرتے ہوں (موجود ہوں) یہ حق ہے کہ ان  
کو (دائم) عذاب نہ ہو۔

ہم سے ہدیر بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا  
ہم سے قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے معاذ سے  
یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ مجھ سے والد  
نے انہوں نے کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا

۱- ایسا پوچھنے میں ایک طرح کی بدنامی اور آنحضرت کو رنج دینا بھی تھا اس لیے حضرت علیؑ نے اس کو گوارا نہیں کیا اور اسی میں خدا کی حکمت اور مصلحت تھی کہ یہ مقدمہ گرل گئی  
رہے اور سلمان اپنے صلاح اور شہرے اور رضامندی سے جس کو چاہیں حاکم بنالیں یہ طرز آنحضرتؐ نے وہ قائم کیا جس کو اب سارے اہل سیاست بڑے تجربوں کے بعد عین  
دانائی اور عقلمندی سمجھتے ہیں اور بڑی بڑی مذہب سلطنتیں بادشاہی اور حکومت اسی طرح لینے رعایا کی مرضی اور شہرے سے قائم کرتی ہیں یہ نہیں کہ بادشاہ سلامت کئے ان کا بیٹیا  
بادشاہ ہر جوئے خواہ لائق ہو یا نالائق اور افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس عمدہ اصول کو جو سب سے پہلے ان کے پیغمبر نے قائم کیا تھا چھوڑ دیا تھا افسوس کا خیرازہ اٹھایا  
ان کے بادشاہ لیے ایسے نالائق لوگ بن گئے جنہوں نے مسلمانوں کی صدا برس کی دولتیں کا تئیں ہوئیں خاک میں ملا دیں آپ بھی تباہ ہوئے رعایا کو بھی تباہ کیا اب بھیک مانگ رہے ہیں  
اور دشمنوں کی خدمتگاری کر رہے ہیں ذلک جزا ہم بکا کار معلوم ۱۲۸۷ء جو کافروں اور مشرکوں کو ہر گاہ اللہ پر حق ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے  
ایسا وعدہ فرمایا ہے باقی اللہ پر واجب تو کوئی چیز نہیں ہے وہ جو چاہے کرے اس کی مرضی میں کوئی دم نہیں مار سکتا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعائیں یوں کہنا درست نہیں  
ہے بحق محمد والی محمد یا بحق اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام اور حق سے مراد یہی ہوگی۔ ۱۲۸۷ء عہ

عصافل مفرجہ و مروجہ کی برائے صبح نہیں، یہ طریقہ دعا غیر مستحسن ہے، صابر و باعلین سے کسمی بھی بحق فلاں وغیرہ کے الفاظ استعمال نہیں کئے عبد اللہ ربیع الہوی

حَدَّثَنَا وَاللَّهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ: كُنْتُ  
أَمْنِيَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عَشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أَحَدًا  
فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَحَبُّ أَنْ أَحَدًا إِلَيَّ  
ذَهَبًا يَأْتِي عَلَى لَيْلَةٍ أَوْ ثَلَاثٍ عِنْدِي  
مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا ارْصُدْهُ لِيذِينَ إِلَّا أَنْتَ  
أَقُولُ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَ  
أَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ  
لَكَ يَا سَعْدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
إِلَّا كَثُرُونَ هُمْ إِلَّا قَلِيلٌ إِلَّا مَنْ  
قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ  
لَا تُبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ نَأْطَلِقُ  
حَتَّى غَابَ عَنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا نَخِشِيئُ  
أَنْ يَكُونَ عَرْضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ  
ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْرَحْ فَكَثُرْتُ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيئُ أَنْ  
يَكُونَ عَرْضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ  
فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَاكَ جَبْرِيلُ أَنَا فِي خَيْرِي أَنَّهُ مَنْ  
مَاتَ مِنْ أُمَّي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْعًا دَخَلَ  
الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ سَرَفِي وَ  
إِنْ سَرَفِي قَالَ وَإِنْ زَنِي وَإِنْ سَرَفِي

ہم سے قسم خدا کی ابو ذر غفاری نے بیان کیا کہ جب وہ رنبہ میں تھے (جو  
ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر) انہوں نے کہا میں عشا کے وقت مدینہ  
کی پھر ملی زمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے  
میں احد کا پہاڑ سامنے آیا آپ نے فرمایا ابو ذر اگر اس پہاڑ برابر سونا میرے  
پاس آئے اور میں ایک رات یا تین راتوں تک اس میں سے ایک اشرفی  
بھی اپنے پاس رکھ چھوڑ دوں تو یہ مجھ کو پسند نہیں ہے البتہ اگر کسی کا فرض مجھ پر  
آتا ہو اس کے ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑ دوں یہ دوسری بات ہے میں  
چاہتا ہوں وہ سب سونا اللہ کے بندوں کو ادھر ادھر (داہنے بائیں سامنے)  
جو کوئی نظر آئے اس کو بانٹ دوں زید راوی نے کہا ابو ذر نے ہم کو ہاتھ  
سے اشارہ کر کے بتلایا (تینوں طرف) پھر آپ نے پکارا ابو ذر میں نے عرض  
کیا لیکر سعدیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا دیکھ دنیا میں جو مالدار  
میں آخرت میں وہی ناوار ہوں گے (ان کو بہت کم اجر ملے گا) مگر وہ مال  
بندے جو اپنے مال کو ادھر ادھر (غریبوں کو) بانٹ دیں پھر فرمایا ابو ذر جب  
تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہیں ٹھہرا میا اور آپ آگے بڑھ کر نظر سے  
غائب ہو گئے میں نے ایک آواز سنی مجھ کو ڈر ہو کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو اور میں نے قصد کیا آگے بڑھ کر دیکھوں لیکن آنحضرت  
کے ارشاد کا خیال آیا آپ نے فرمایا تھا یہیں ٹھہرا میا اس لیے وہیں  
ٹھہرا رہا (جب آپ لوٹ کر آئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے  
کچھ آواز سنی تھی میں ڈر کہیں آپ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو میں نے  
آگے بڑھ کر دیکھنا چاہا، لیکن آپ کا ارشاد یاد آیا میں اپنی جگہ کھڑا رہا  
آپ نے فرمایا جبریل کی آواز تھی وہ میرے پاس آئے کہنے لگے تمہاری  
امت کا جو شخص مر جائے وہ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا میں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ گودہ (دنیا میں) زنا اور چوری کرتا رہا ہو  
(ایک حق اللہ اور ایک حق العباد) آپ نے فرمایا گونا گونا اور چوری کرتا رہا ہو

لے جب بھی ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا ایک ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا ۱۲۸۸

قُلْتُ لَوْ يَدْرِي أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ  
فَقَالَ أَتَهْتَدُ بِحَدِّ ثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ يَا رَبِّ ذَرَّةٍ  
قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَخِيهِ وَقَالَ أَبُو شَهَابٍ عَنْ  
الْأَعْمَشِ يُكَتِّبُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ -

**باب ۵ - (الْمَقِيمُ الرَّجُلُ الْحَرَامُ مِنْ تَجْلِيسِهِ)**  
۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنَ تَجْلِيسِهِ  
ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ -

**باب ۶ - (إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَانْفَسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانْشُرُوا الْآيَةَ -)**

۶- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنَ تَجْلِيسِهِ  
وَيَجْلِسَ فِيهِ الْخَرُّ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا

نے کہا میں نے زید بن وہب سے کہا مجھ کو تو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث  
کے راوی ابو الدرداء (صحابی) میں زید نے کہا میں گرا ہی دیتا ہوں کہ ابو ذر  
نے یہ حدیث ربہ میں مجھ سے بیان کی اعمش نے کہا (اسی سند سے) اور  
مجھ سے ابو صالح روغن فروش نے ایسی ہی حدیث ابو الدرداء صحابی سے  
نقل کی اور ابو شہاب (عبد ربہ) نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت  
کیا اس میں یوں ہے تین دن سے زیادہ میرے پاس رہے۔

**باب ۵ - (الْمَقِيمُ الرَّجُلُ الْحَرَامُ مِنْ تَجْلِيسِهِ)**  
۵- (جہاں وہ بیٹھ گیا ہو)

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص کو اپنی جگہ سے اٹھا کر وہاں  
خود نہ بیٹھے۔

**باب ۶ - (إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَانْفَسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانْشُرُوا الْآيَةَ -)**  
باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ فتح میں) فرمانا مسلمانو جب تم سے کہا  
جائے مجلس میں کھل بیٹھو (دوسرے مسلمانوں کو جگہ دو) تو کھل بیٹھو اللہ تعالیٰ  
تم کو کشائش عطا فرمائے گا (دنیا اور آخرت میں) اور جب تم سے کہا جائے  
(دوسروں کو جگہ دینے کے لیے) ذرا اٹھو تو اٹھ کھڑے ہو۔

ہم سے خلا دین یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے  
انہوں نے عبد اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اس سے منع فرمایا کہ  
کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھایا جائے اور دوسرا شخص وہاں بیٹھے البتہ  
آپ نے یہ فرمایا کہ (جب جائے کی تنگی بہت کھل بیٹھو دوسروں کو جگہ دلو ایسی

۱۲ یعنی اس روایت میں مجھے اس فقرے کے برابر اگلی روایت میں تھا میں ایک رات یا تین رات تک اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں، یوں  
ہے میں تین دن سے زیادہ اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں یہ روایت موصولاً کتاب الاستقراض میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ بعضوں نے کہا  
ہے یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے لیکن صحیح یہ ہے کہ عام ہے ہر مجلس کو شامل ہے۔ اس باب کا امام بخاری اس لیے لائے کہ اگلے  
باب بیہود دوسرے کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت تھی وہ اس حالت میں ہے جب خالی جگہ ہوتے ہوئے کوئی ایسا کرے لیکن اگر جگہ کی تنگی ہو اور لوگ اپنی جگہ پر  
کھل بیٹھیں اس شخص کو جگہ دیں تو اس جگہ بیٹھنا منع نہیں ہے ۱۲ منہ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ -

**باب مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ هَيَاةَ الْيَقِيَامِ يَقُومُ النَّاسُ -**

۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي بَدْرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعَمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَآخَذَ كَأَنَّهُ يَهَيَأُ لِلْيَقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ ذَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ نَادَا الْقَوْمَ جُلُوسٌ ثُمَّ أَنَّهُمْ قَامُوا نَا نَطْلُقُوا قَالَ فَبِئْسَتْ فَاخْبَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ نَدَا نَطْلُقُوا جَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَلَا هَبِئْتَ ادْخُلْ نَارُ عِيَالِ الْجَعَا نَبِيِّ وَبَيْتِهِ وَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ

سند سے مروی ہے کہ (عبداللہ بن عمرؓ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور وہاں بیٹھے

باب اگر کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے بے اجازت اپنی مجلس یا گھر سے اٹھ کھڑا ہو یا اٹھنے کی تیاری کرے اس کی غرض یہ ہو کہ وہ لوگ برحمت کریں تو یہ جائز ہے

ہم سے حسن بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ہم سے معمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد سے سنا وہ ابو مجلز (لاحق بن حمید) سے روایت کرتے تھے وہ انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب سے نکاح کیا تو لوگوں کو دعوت دی انہوں نے کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے (اب کسی طرح اٹھتے ہی نہیں) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجبور ہو کر) ایسا کیا جیسے کوئی اٹھتا ہے جب بھی وہ نہ اٹھے اس وقت آپ یہ حال دیکھ کر خود اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ روک بھی آپ کے ساتھ اٹھ کر وہاں سے چل دیے۔ لیکن تین آدمی اب بھی نہیں اٹھے جب آپ باہر جا کر پھر لوٹ کر آئے دیکھا تو اب بھی وہ بیٹھے ہیں خیر اس کے بعد وہ کہیں اٹھے اور روانہ ہوئے میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی (آپ ان کو بھیٹا دیکھ کر پھر چلے گئے تھے) اس وقت آپ تشریف لائے اور (حضرت زینبؓ کے) حجرے میں گئے میں بھی اندر جانے لگا لیکن آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ احزاب کی) یہ آیت اتاری مسلمانو! تم پیغمبر کے گھروں میں اس وقت تک نہ گھسا کرو جب تک

سے بلکہ جب کوئی ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا تو وہاں بیٹھے ہی نہیں دوسری جگہ جا کر بیٹھ جاتے ۱۲ منہ ۱۳ جب کوئی شخص دوسرے شخص کی ملاقات کو جائے تو تہذیب یہ ہے کہ اپنی غرض بیان کر کے اٹھ کھڑا ہو البتہ اگر صاحب خانہ بیٹھے کے لیے کہے تو بیٹھے اس میں مضائقہ نہیں لیکن خواہ مخواہ بیٹھے رہنا اور دوسرے شخص کے کاموں میں مہرج ڈالنا تہذیب کے خلاف ہے اگر لوگ ایسا کریں تو صاحب خانہ کو بے ان کی اجازت کے اٹھ جانا یا اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے انہوں نے کہ ہمارے قوم دارے مسلمان اس تہذیب کے قاعدے کا بہت کم برتاؤ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ خود اپنا وقت بہرہ و لعب اور بیکاری میں صرف کرتے ہیں ان کو دوسرے کے وقت کی ہی قدر نہیں میں تو جس وقت حیدر آباد میں ایک جلیل خدمت پر مامور تھا میں نے ان غیر مہذب اشخاص سے تنگ آ کر اپنے حجرے کے دروازے پر چلی نظم سے ایک پرچہ لکھ کر دیا تھا کہ جو صاحب تشریف لائیں وہ مہربانی فرما کر پانچ منٹ سے زیادہ نہ بیٹھیں ۱۴ منہ

لَكُمْ إِلَى تَوْبِهِ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا۔

باب الإحتباء باليد وهو  
الفرصاء

٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَائِعٍ عَنْ زَيْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْتَنِمُ الْكَعْبَةَ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هَكَذَا -

بَابُ مَنْ اَتَمَّكَ بَيْنَ يَدَيِ اصْحَابِهِ  
 قَالَ خَبَابُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوسِدٌ بَرْدَةً قُلْتُ اَلَا تَدْعُو  
 اللَّهَ ؟ فَقَعَدَ -

٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْأَنْصَعَلِيِّ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ؛ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَشْعَثُ يَا لِلَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ -

١٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَثَلَةَ  
وَكَانَ مُتَكِيًا نَجَسَ ثَقَابَ: إِلَّا وَقَوْلُ  
الرَّؤُوفِ فَمَا زَالَ يَكِيدُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ  
سَكَتَ.

احادیث نہ لو اخیر آیت ان ذلکم کان عند اللہ عظیمیا تک۔

باب سرین زمین سے لگا کر ہاتھوں کو نپٹ لیں پر جوڑ کر  
بیٹھنا جائز ہے جس کو قرضہ کہتے ہیں۔

ہم سے محمد بن ابی غالب نے بیان کیا کہ ہم کو ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی کہ ہم سے محمد بن فلیح نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد فلیح بن سلیمان اسے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے صحن میں اسی طرح بیٹھے دیکھا یعنی بائقہ سے احتباء کیے ہوئے تھے

باب اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر (ٹیکا دسکن بیٹھنا  
 خباب بن ارتؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ  
 (مجھے کے پاس) ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا آپ اللہ  
 سے دعا نہیں فرماتے یہ سنتے ہی آپ سیدھے ہو بیٹھے؟

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ایاس جریسی نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد (لیث) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو وہ گناہ بتلاؤں جو بڑے سے بڑے گناہ ہیں ہم نے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور ماں باپ کو سستا نا۔

ہم سے مدد کرنے میں کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ آنحضرتؐ تکیہ لگاٹے تھے پھر آپؐ میرے ہونٹ بیٹھے اور فرمایا میں لو اور جھوٹ بولنا بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کاش آپؐ چپ ہو جائیں شے

۱۔ علی زبان میں اس کو اقباء کہتے ہیں یعنی دونوں زانو کھڑا کر کے سرس پر بیٹھے اور ہاتھوں کو پنڈلیوں پر جھک کر کے رانوں کو پرست سے ملا دے ۲۔ منہ ۳۔ بزار کی روایت میں یوں ہے ۴۔ دونوں ہاتھوں سے حقیقہ کے ہر ۱۲ منہ ۵۔ کم لوگوں کو کافروں سے نجات ۶۔ ۱۲ منہ ۷۔ یہ حدیث علامات نبوت میں موصوفہ لاکھڑی ہے ۸۔ منہ ۹۔ یہ حدیث کتاب الادب میں گزری ہے ۱۰۔ اور دوسری حدیث میں بھی آپ کا تکیہ لگا کر بیٹھا منقول ہے جسے ضیاء نامی تعلقہ اور سرہ کی حدیثوں میں منہ ۱۱۔ عام ۱۲۔ م کو لوگوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھا درست ہے خواہ استراحت کے لیے جو یا کسی عذر کی وجہ سے ۱۲۔ منہ



**باب** **مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ إِذَا دُقِصِدُ**  
**۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَعْيَدٍ**  
**عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ**  
**حَدَّثَهُ قَالَ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ لَبِيتَ.**

### باب السَّيْرِ

**۱۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ**  
**الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ**  
**عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ وَسْطَ السَّيْرِ بِنَا**  
**مُصْطَجِعَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ اِقْبَلَةٍ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ**  
**فَأَكْرَهُ أَنْ أَتُوْمَ فَأَسْتَقِيلُهُ فَأَسْأَلُ اسْتِلاَ**  
**بَاب مَنْ أَلْفَحَ رُسَادَةً**

**۱۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنِي**  
**عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ**  
**حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ**  
**أَخْبَرَنِي أَبُو مُلَيْكَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ**  
**عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْحِي فَدَخَلَ عَلَى**  
**فَالْقَيْتُ لَهُ رُسَادَةً مِنْ أَدَمَ حَشَوْهَا لَبَنٌ**  
**تَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الرُّسَادَةُ بَيْنِي**  
**وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ**  
**ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَسًا**

باب جو شخص کسی ضرورت یا غرض سے جلدی جلدی چلے  
 ہم سے ابو عامر نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے  
 ابن مکیہ سے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے عصر کی نماز پڑھائی پھر (نماز سے فارغ ہو کر) جلدی جلدی گھر میں تشریف  
 لے گئے۔

### باب چارپائی یا تخت کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے  
 اعمش سے انہوں نے ابو الفحی سے انہوں نے مسرود سے انہوں نے  
 حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر بیچ میں نماز  
 پڑھتے تھے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے لیٹی ہوتی مجھ کو کھڑے  
 ہو کر آپ کے سامنے آتا ہر معلوم ہوتا میں ایک طرف سے کھسک  
 جاتی۔

### باب کاؤتکیہ یا گدہ بچھانا

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے  
 دوسری سند اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد مہندی نے بیان کیا کہا ہم سے  
 عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ طحان نے انہوں نے خالد ہذا  
 سے انہوں نے البرقلاء سے کہا مجھ کو ابو الملیح (عامر یا زید بن اسامہ) نے  
 خبر دی انہوں نے کہا البرقلاء میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبد اللہ  
 بن عمرو بن عاص کے پاس گیا انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزے رکھنے کا حال بیان کر دیا میں  
 ہمیشہ روزہ رکھا کرتا ہوں (آپ یہ سن کر میرے پاس تشریف لائے  
 میں نے ایک چمڑے کا گدہ یا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی  
 آپ کے واسطے بچھایا آپ (خالی) زمین پر بیٹھے اور وہ گدہ میرے اوپر

لے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے لوگوں کو آپ کے خلاف معمول جلد جلد چلنے پر تعجب ہوا۔ فرمایا میں اپنے گھر میں سونے کا ایک ڈلا گھر بھول آیا تھا میں نے اس  
 کا گھر میں رہنا پسند نہیں کیا اس کے بانٹ دینے کا حکم دے دیا۔ ۱۲۰



قَالَ وَالَّذِي كَرِهْتُكَ أَكْرَهُتُهَا، فَقَالَ مَا زَالَ هُوَ لَا يَزَالُ  
حَتَّى كَادُوا يَشْتَكُونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

### بَابُ الْفَاتِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى  
بَعْدَ الْجُمُعَةِ

### بَابُ الْفَاتِلَةِ فِي الْمَجْلِدِ

۱۶- حَدَّثَنَا تَيْيِبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ إِذَا دُعِيَ  
إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تَرَابٍ دَانَ كَانَ يَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ  
بِمَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدِيتُ  
فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ نَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ  
فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
شَيْءٌ فَقَا صَبِيئِي نَحْرَجَ نَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِسَانَ  
أَنْظُرَ أَيْنَ هُوَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ  
فِي الْمَسْجِدِ رَأَيْتُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ  
رُقَّتِهِ مَا بَدَأَ تَرَابٌ فَبَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَيْسَجَهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ تَعَا بَا تَرَابُ  
تَعَا بَا تَرَابُ

علقہ نے کہا میں پڑھتے والے ذکر والا تھی ابو الدرداء کہنے لگے ان شام والوں  
نے تو مجھ کو دھوکا ہی دیا تھا قریب تھا مجھ کو شبہ آجائے میں نے بھی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی سنا تھا (والذکر والا تھی)

### باب جمعہ کی نماز کے بعد قیلو کہ کرنا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے  
انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعی سے انہوں نے  
کہا ہم جمعہ کے دن جبکہ نماز کے بعد آرام کیا کرتے اور دن کا کھانا کھایا  
کرتے۔

### باب مسجد میں قیلو کہ کرنا

ہم سے تئیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم  
نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعی سے  
انہوں نے کہا حضرت علیؑ کو اپنا نام ابو تراب سے زیادہ پسند تھا  
جب کوئی ان کو اس نام سے پکارتا تو خوش ہوتے۔ ہوا یہ کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو  
حضرت علیؑ کو نہ پایا حضرت فاطمہؑ سے پوچھا تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں  
انہوں نے کہا مجھ میں اور ان میں کچھ تکرار ہوئی وہ غصے ہو کر چلے گئے انہوں  
نے دوپہر کا قیلو کہ بھی میرے پاس نہیں کیا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا با ذرا جاؤ دیکھ تو علیؑ کہاں ہیں وہ  
گیا اور ان کو کہنے لگا یا رسول اللہ علیؑ یہاں مسجد میں سو رہے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ لیٹے ہوئے ہیں ان  
کی چادر ایک طرف کھسک کر بدن میں سب مٹی لگ گئی ہے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک ہاتھ سے مٹی پونچھنے اور فرمانے لگے ابو تراب  
اٹھ ابو تراب اٹھ۔

۱۷- مشہور قرات یوں ہے وما خلقنا الذکر والا تھی مگر عبد اللہ بن مسعود نے یوں ہی پڑھا ہے والذکر والا تھی ۱۸- قیلو کہ کہتے ہیں دن کے وقت دوپہر کے قریب  
یا اس کے بعد یا عین دوپہر کے وقت آرام کرنے کو ۱۹- حالانکہ حضرت علیؑ نے چچا کو دعا دی تھی مگر اب لوگ باپ کے چچا کو بھی چچا کہہ دیتے ہیں ۲۰-

**باب اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کو جائے اور دوپہر کو وہیں آرام کرے۔**

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے کہ امام سلیم (ان کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک چڑا بچھا آئیں آپ اسی چڑے پر ان کے پاس دن کو سو رہتے جب آپ سو جاتے تو امام سلیم کیا کرتیں آپ کے بدن کا پسینہ اور بال ان کو لے کر ایک شیشی میں ڈالتیں اور خوشبو میں ملا لیتیں (برکت کے لیے) آپ سوتے رہتے ثمامہ کہتے ہیں جب انس مرنے لگے تو انہوں نے وصیت کی ان کے کفن پر وہی خوشبو لگائی جائے آخر وہی خوشبو ان کے کفن پر لگائی گئی۔

ہم سے اسلمجیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے اسماعیل بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے جاتے (جو ایک مقام ہے مدینہ ہے) (دویل پر) تو امام حرام بنت طحان (انس کی خالہ) کچاںس جاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتیں امام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک بار جو آپ اپنی کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا آپ (کھانا کھا کر) وہیں سو رہے (دوپہر کا وقت تھا) پھر جاگے تو ہنس رہے تھے امام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنسے کیوں آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے بچا بیچ اس شان سے سوار ہو رہے ہیں جلیے بادشاہ لوگ تختوں پر سوار ہوتے ہیں امام حرام

**باب مَنْ زَاوَرَ تَوَمَّا فَنَقَالَ عِنْدَهُمْ**

۱۷۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْعًا يُقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّظْعِ قَالَ فَإِذَا تَأَمَّلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخَذْتُ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فُجَعْتُ فِي تَارِدَةٍ لَمْ أَجْعَلْهُ فِي سَلَكٍ، قَالَ فَلَمَّا أَحْضَرُ النَّسَ ابْنُ مَالِكٍ الْوَفَاةَ أَوْحَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنَوطٍ مِنْ ذَلِكَ السَّلَكِ قَالَ فُجِعِلَ فِي حَنَوطٍ -

۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قَبَائِدٍ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مَلْحَانَ فَتَطْمَعُ وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةِ بِنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّيْ عَرَضُوا عَلَيَّ عِزَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرُ مُلُوكًا عَلَى

سہ حافظ نے کہا یہ بال امام سلیم نے ابرطہ سے لیے تھے ابرطہ نے وہ بال اس وقت لے لیے تھے جب آپ نے منی میں ستر لایا تھا ایک روایت میں ہے کہ امام سلیم آپ کے بدن کا پسینہ جمع کر رہی تھیں اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا امام سلیم پر کیا کرتی ہے انہوں نے کہا ہم آپ کا پسینہ خوشبو میں ڈالنے کے لیے جمع کرتے ہیں وہ خود بھی نہایت خوشبودار ہے دوسری روایت میں ہے کہ ہم برکت کے لیے آپ کا پسینہ اپنے بچوں کے واسطے جمع کرتی ہیں اسلئے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور پسینہ ملا ہوا تھا ۱۲ منہ

الْأَسِرَةُ أَوْ قَالَ وَمِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَسِرَةِ شَكَّ  
إِسْحَاقُ قُلْتُ أَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي مِنْهُمْ نَدَا  
لَهُ وَصَمَّ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَعْصِيكَ -  
قُلْتُ مَا يُفْعِلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ  
فَأَنَّ مِنْ أُمَّتِي عُرْضُوا عَلَى عُرَاةٍ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَاجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلْكًا عَلَى  
الْأَسِرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَسِرَةِ - قُلْتُ  
أَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي مِنْهُمْ تَالِ أَنْتَ مِنْ  
أَكَاذِبِينَ تَرَكَيْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصَحَّحْتَ  
عُرَاةَ بَنِي هَاشِمٍ خَرَجْتَ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتَ -  
بَابُ الْجُلُوسِ خِفَافًا يَسْرًا

۱۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ  
الْقَدِيبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبَسَتَيْنِ وَغَنَ  
يَبْعَتَيْنِ ۱- إِنْ شِئْتُمْ أَلِ الْقَهْمَاءَ وَالْأَحْبَابَ فِي تَوْبٍ  
وَإِحَادٍ لَيْسَ عَلَى قَرْصٍ إِلَّا نَسَانٌ مِنْهُ شَيْءٌ ۲-  
وَالْمَلَأَسَةُ وَالْمَنَابَذَةُ تَابِعُوا مَعْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شامل کر  
دے آپ نے دعا فرمائی پھر آپ (تکبیر پر) سر رکھ کر سو گئے پھر جاگے تو منہ  
رہے تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے آپ نے فرمایا میری  
امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے  
کے لیے اس سمندر کے بیچا بیچ اس شان سے سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ  
تخت روانہ پر سوار ہوتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا  
فرمائیے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کر دے آپ نے فرمایا تو پہلے  
لوگوں میں شریک ہو چکی پھر وہاں ہوا ام حرام (مجاہدین کے ساتھ) سمندر پر  
سوار ہو میں جب سمندر پار ہو میں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر  
مر گئیں

باب آسانی کے ساتھ آدمی جس طرح بیٹھ سکے بیٹھ سکتا ہے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لشی سے انہوں نے ابو سعید  
خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے  
منع فرمایا ایک تو اشتغالِ صماء سے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے) دوسرے  
ایک کپڑے میں گوشت مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو اور  
دو بیچوں سے منع فرمایا ایک بیچ ملائم سے دوسرے بیچ مزاحمہ سے  
ان دونوں کی تفسیر بھی اوپر گزر چکی سفیان بن عیینہ کے ساتھ اس حدیث کو

سلحہ آنحضرت کی وفات کے بہت دنوں بعد معاویہ کی حکومت میں ۴۱ھ آنحضرت کی دعا قبول ہو گئی ام حرام مجاہدین میں شریک رہیں اور شہید ہوئیں اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا اس طرح من بیتہما جلال اللہ و رسولہم بدر کہ الموت نقد وقع اجرہ علی اللہ و جہاد کا حکم بھی ہجرت کی طرح ہے اس حدیث سے سمندر میں سفر کرنے کا ہوا  
بھی نکلا اور حضرت عمرؓ سے اس کی کراہت منقول ہے جب حج یا جہاد کے لیے یہ سفر نہ ہو اور امام مالک نے عورتوں کا سمندر میں سوار ہونا مکروہ رکھا ہے کہ اس خیال  
سے کہ سمندر میں ان کی نظر مردوں کے ستر پر پڑے ۳۱- اک نہایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت مار کر اس طرح بیٹھے  
سے منع فرمایا کہ آدمی ایک ہی کپڑے پہنے ہو اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو تو معلوم ہوا کہ گوشت مار کر بیٹھنا کچھ منع نہیں ہے بلکہ اسی حالت میں منع ہے جب بے تری کا ڈر ہو  
اس سے یہ حکم کہ کسی نشست میں بیٹھ کر نہ ہو وہ جائز ہے کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے بعضوں نے کہا صرف چار نانوں بیٹھنا مکروہ ہے۔ ابن ابی ہشام نے  
ابن طاہر سے نقل کیا کہ یہ نشست باک کرنے والی ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیوں کہ اس حدیث میں آنحضرت سے منقول ہے کہ آپؐ کی نماز پڑھ کر طواف  
آفتاب تک جائز اور بیٹھے رہتے اس کا امام مسلم نے جابر بن عمر سے نکالا ۳۲- امنہ

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ :

بَابُ مَنْ تَجَلَّى بِنُورٍ

وَمَنْ تَوَخَّجَ رُسُلَ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَهُ :

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوْنَةَ حَدَّثَنَا

فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُسْرُوقٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : إِنَّا كُنَّا أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمَّا تَعَادَرْنَا وَاحِدَةً

فَأْتَيْتُ فَاظْمَتُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَشْتِي لِرَأْيِ اللَّهِ

مَا تَخْنِي وَشَيْئَهَا مِنْ مَنِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَبَ قَالَ مَرْجَبًا

يَا بَدِيءُ ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ

لَعَسَا رَأَاهَا فَبَكَتُ بَكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا

سَرَاى حُرَّتْهَا سَأَرَهَا الثَّانِيَةَ إِذَا هِيَ

تَضَعُكَ فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِمْ تَخْصِيكَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَدِيءُ مِنْ

بَيْنِنَا لَمَّا أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْنَاهَا عَنْ سَأَلِكِ

قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُنَبِّئَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ قُلْتُ لَهَا

عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ

لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ : أَمَّا جِئِينَ سَأَلَنِي فِي

الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي جَابِرٌ بَلَّغَ

يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنَّهُ قَدْ

معمر اور محمد بن ابی حفص اور عبد اللہ بن بدیل نے بھی زہری سے روایت کیا ہے  
باب لوگوں کے سامنے کا نا چھوسی کرنا اور کسی شخص کا راز  
اس کی موت کے بعد معلوم کرنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو عوانہ و  
لیثی سے کہا ہم سے فراس بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے عامر شعبی  
انہوں نے مسروق سے کہا مجھ سے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نے بیان کیا  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیماری میں) ہم سب  
بی بیان اکٹھا تھے کوئی ایسی نہ تھی جو وہاں موجود نہ ہوتے تھے میں حضرت  
فاطمہ پاؤں سے چلتی ہوئی تشریف لائیں خدا کی قسم ان کی چال بالکل  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے ملتی تھی جب آپ نے ان کو  
دیکھا تو فرمایا <sup>عمر</sup> میری بیٹی پھر ان کو اپنے دلہنے یا بائیں طرف بٹھا  
لیا اُس کے بعد ان کے کان میں کچھ بات کہی وہ زور سے رونے  
لگیں رجب آپ نے ان کو رنجیدہ دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں ایک  
بات کہی اس وقت وہ ہنس دیں اب آپ کی بیبیوں میں صرف میں نے  
ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تم (پر اتنی عنایت فرمائی کہ اپنی  
راز کی بات تم سے کہہ دی) اور تم اس پر بھی رو رہی ہو خیر جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو میں نے ان سے <sup>یہ</sup> پوچھا تباؤ تو کیا ہے  
نہ تم سے چپکے سے کیا فرمایا انہوں نے کہا میں اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس راز کو طلب کرنے کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی وفات ہو گئی اس وقت میں نے ان سے کہا اب میں تم کو راز  
حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا غمیر ہے (آخر میں تمہاری ماں ہوں) مجھ کو تباؤ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے اس روز کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا  
اب اس کے بیان کرشمے میں کوئی نا مل نہیں پھر انہوں نے کہا جب آنحضرت

۱۔ معمر کی روایت کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں اور محمد بن ابی حفص کی روایت کو ابن عدی نے اور عبد اللہ بن بدیل کی روایت کو ذہبی نے زہریات  
میں وصل کیا اور ۲۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

عَاْرَضْنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْإِجَلَ  
إِلَّا قَدْ أَكْرَبَ نَأْتِي اللَّهَ وَاصْبِرْنِي فَإِنِّي  
نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لِكَ فَكَيْتُ بِكَ إِلَى الدُّنَى  
رَأَيْتُ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَأَلَنِي الشَّيْخُ  
قَالَ يَا خَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي  
سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ  
نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ -

### بَابُ الْأَسْتِغْنَاءِ

۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْسَةِ مُسْتَلْقِيَا  
وَأَضْمَعَا أَحَدَا رَجُلَيْهِ عَلَى الْآخَرَى -

### بَابُ لَا يَنْدَحِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يَتَلَبَّسُ

وَقَوْلُ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ  
فَلَا تَتَكَلَّمُوا بِآلِهَةٍ وَأَنْتُمْ وَاعِدُونَ دَعْصِيَّةَ  
الرَّسُولِ وَتَسَاجُدُوا لِلَّهِ وَالتَّقْوَى إِلَى قَوْلِهِ  
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ - وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ جُحُودِكُمْ  
صَدَقَ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَظْهَرُ لَكُمْ لَمْ يَجِدُوا فَإِنَّ  
اللَّهَ غَفُورٌ حَكِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ يَخْتَارُ بِمَا تَعْمَلُونَ

نے پہلی بار مجھ سے کان میں بات کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبریل  
ہر سال قرآن کا دور مجھ سے ایک بار کیا کرتے اس سال انہوں نے دوبار  
دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت قریب ہے تو اللہ سے ڈرتی  
رہ اور صبر کر میں تیرے لیے آخرت میں اچھا پیش خیمہ میں گا اس وقت  
میں ایسا (دور سے) رو دی جیسا تم نے دیکھا تھا جب آپ نے میری بیواری  
دیکھی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے خاتمہ کیا تو اس سے خوش نہیں  
ہے کہ تو سب مسلمانوں کی عورتوں کی یا یوں فرمایا اس امت کی عورتوں کی  
(پشت میں) سردار بنے ہے

### باب چیت لیٹنے کا بیان

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا ہم کو عباد بن تیم نے خبر دی انہوں  
نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید انصاری) سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چیت لیٹے ہوئے دیکھا پاؤں پر پاؤں  
رکھے ہوئے تھے

باب کہیں صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو اکیلا جھوڑ کر دو  
سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ قدس اللہ میں) فرمایا مسلمانو  
جب تم کا ناچھوسی کرو تو گناہ اور ظلم اور پیغمبر کی نافرمانی پر کا ناچھوسی نہ  
کرو بلکہ نیکی اور پر میر گامری پیدا خیر آیت و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون  
نیک اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانو جب تم پیغمبر سے  
کا ناچھوسی کرو تو کا ناچھوسی کرنے سے پہلے کچھ خیرات نکالو یہ تمہارے  
حق میں بہتر اور پاکیزہ ہے اگر تم کو خیرات کرنے کو کچھ نہ ملے تو خیر اللہ تعالیٰ  
بخشنے والا مہربان ہے۔ اخیر آیت واللہ خیر بما تعملون تک تھے

۱۔ اس حدیث کی فروع اور پرکھ چکی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۲۔ ایک حدیث میں اس کی مانند وارد ہے خطابی نے کہا وہ محمول ہے اس پر کہ جب  
منزل کھینے کا دور ہو ۳۔ یہ آیت بعد آیت سے منسوخ ہو گئی کہتے ہیں اس پر کسی نے عمل نہیں کیا سوا حضرت علیؓ کے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کا ناچھوسی  
کرنے سے پہلے کچھ خیرات نکالے ان دونوں آیتوں کے لائن سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جو کا ناچھوسی درست ہے وہ بھی اسی شرط سے کہ گ۔ اگر ظلم کی بات کے لیے نہ ہو ۴۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا بَعَثْنَا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ  
دُونَ الثَّلَاثِ ۝

### بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْبُوحٍ  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ تَالٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَسْرَأَ إِلَيَّ  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ  
أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَنِي أُمُّ سَلِيمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ  
بِأَبٍ إِذَا كَانُوا أَكْثَرًا مِنْ ثَلَاثَةٍ  
فَلَا بَأْسَ بِالْمَسَارَةِ وَالْمَتَاكِاتِ ۝

۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
مُتَشَوِّرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ  
الْأَخْرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَانِ  
يُخْبِرُهُ -

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسماعیل بن  
ابی اویس نے بیان کیا کہ امام بخاری نے انہوں نے نافع سے انہوں  
نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کہیں صرف  
تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ چھوڑ کر دو کا ناچھوسی نہ کریں (کیونکہ) اس  
میں تیسرے شخص کو رنج ہوگا۔

باب اگر کوئی شخص راز کی بات کہے تو اس کا چھپانا واجب ہے  
ہم سے عبد اللہ بن مسباح نے بیان کیا کہ ہم سے معمر بن سلیمان  
نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک راز کی بات بتائی میں نے وہ کسی  
سے آپ کی وفات کے بعد بھی نہیں کہی یہاں تک کہ ام سلیم میری والدہ نے  
مجھ سے پوچھی میں نے ان سے بھی نہیں کہی تھے  
باب اگر کہیں تین سے زائد آدمی ہوں تب دو آدمی  
کا ناچھوسی کر سکتے ہیں۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد اللہ  
نے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں  
عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب تم کہیں کل تین آدمی ہوں تب تو دو دل کو تیسرے کو الگ رکھ کر ناچھوسی  
نہ کرو اس لیے کہ اس کہ اس کو رنج ہوگا البتہ اگر دوسرے آدمی  
بھی ہوں تو مضائقہ نہیں ہے

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے جب کوئی کسی کی صحبت میں بیٹھ تو وہ امانت دار ہے یعنی اس کی باتیں دل میں رکھے دوسروں سے لگاتا نہ پھرے ملاوہی باتیں  
میں ہیں کے افشا میں اس شخص کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو ۱۲ منہ ۲۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا میں نے ناجی  
والہ پکاس جانے میں دیر لگائی انہوں نے دیر پوچھی میں نے کہا آنحضرت نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا تھا انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ ایک راز کی بات ہے جب  
انہوں نے کہا کہ آنحضرت کا راز کسی سے کہیں نہیں کہیں گے کسی مسلمان کی کراست یا مدح یا عیب ہو تو اس کا بیان کرنا درست ہے گویا کاراز ہے وہ  
اس کا افشا برا جائے البتہ اس راز کا کھولنا جس سے ایک مسلمان کو نقصان پہنچے حرام ہے ۱۲ منہ ۳۔ کم ہے کہ ایک ہی آدمی اور دو اور بھی کل چار آدمی ہوں مگر جب چار یا زیادہ  
آدمی ہوں اس وقت بھی یہ درست نہیں ہے کہ ایک ہی شخص کو ایک چھوڑ کر باقی سب کا ناچھوسی کریں کیونکہ اس میں بھی وہی علت موجود ہے یعنی اس کو رنج ہوگا ۱۲ منہ



۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ  
عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ شَيْبَتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ مَا قِسْمَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ  
هَذَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا رَجَاءُ اللَّهِ ثَلَاثُ أَمْثَلِ  
وَاللَّهُ لَا يَتَيْنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثَتُهُ رَهْوَ فِي مَلَأَ سَارِدُهُ فَعَصَبَ  
حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
عَلَى مُوسَى وَآدَمَ يَا لَأَثَمٍ مِنْ هَذَا  
فَصَبَرَ

بَابُ طَوْلِ النَّجْوَى وَإِذَا هُمْ  
يَجْزِي مَصْدَرُ مَنْ تَأْجِثُ، قَوْصَفَهُمْ  
بِهَذَا الْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ -

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ لَلَّوْ  
وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَنَازَلَ يُسَاحِدُهُ حَتَّى تَامَ مَا صَحِبَهُ  
ثُمَّ تَامَ فَصَلَّى -

بَابُ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّفْسِ  
۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ محمد بن میمون سے  
انہوں نے اعشش سے انہوں نے شعیب بن عبد اللہ سے  
مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ  
(یعنی خین) میں لڑتے ہوئے انصار میں سے ایک شخص (مستب)  
بول اٹھا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضا مندی کی غرض نہ تھی میں نے کہا  
خدا کی قسم میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤں گا پھر میں گیا  
دیکھا تو آپ بہت سے لوگوں میں بیٹھے ہیں میں نے چپکے سے آپ  
کے کان میں یہ بات نقل کی آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ  
سرخ ہو گیا پھر فرمایا موسیٰ پر خدا کی رحمت ان کو اس سے بھی زیادہ  
رنج دیا گیا لیکن انہوں نے صبر کیا۔

باب بڑی دیر تک سرگوشی کرنا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نبی اسرائیل میں) جو فرمایا وَاِذَا هُمْ  
يَجْزِي مَصْدَرُ مَنْ تَأْجِثُ، قَوْصَفَهُمْ  
بِهَذَا الْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ -

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے کہا  
ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد العزیز بن حبیب سے انہوں نے  
انس سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا (عشاک) نماز کی تکبیر ہوئی  
اور ایک شخص (نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرتا رہا  
برابر سرگوشی کیے گیا یہاں تک کہ آپ کے اصحاب سو گئے انہیں کے بعد  
آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھ بائی۔

باب سوتے وقت آگ (مثلاً چراغ وغیرہ) گھڑیں نہ چھوڑنا  
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں

سے بعض کتب و اسناد دینے والے آپ کو اس کی خبر کروں گا جو نے کہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ ہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ کسی کے عہد اللہ بن مسعود نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت سرگوشی کی جب دوسرے کو لڑکے موجود تھے یا شخص جس نے ایسی بے ادبی کی بات کہی تھی منافق تھا جسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ  
دوسری روایت میں یوں ہے کہ ۱۵ منہ کیوں کہ اس سے کہ نقصان پہنچتا ہے کبھی چو یا چراغ کی تہ گھسیٹ کر لے جاتا ہے اور گھر میں آگ لگا دیتا ہے یہ مفسدوں کو پرکھ چکا ہے

عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَكَلَّمُوا النَّارَ فَرَفَّ  
بُيُوتُكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ۝

۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ  
بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَخَدَّثَ  
بَشَلًا لَمْ يَلْبَسْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ هَذِهِ  
النَّارُ تَأْتِي عَذْرَاكُمْ فَإِذَا أَنْتُمْ قَاطِفُوهَا غَنِمُوا  
۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَادُّ عَنْ كَثِيرٍ

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْرُ الْأَيَّةِ وَأَجْمَعُ الْأَبْوَابِ وَأَظْفَرُ الْمَصَارِيمِ  
فَإِنَّ أَلْفَ لَيْسَةٍ رُبَّمَا جَعَلَتْ الْفَيْتَلَةَ فَأَحْرَقَتْ  
أَهْلَ الْبَيْتِ

بَابُ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ  
۳۰۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبْدٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَظْفَرُ الْمَصَارِيمِ بِاللَّيْلِ  
إِذَا رَقْدْتُمْ وَعَلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُوا الْأَسْقِيَةَ  
وَحَبَرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ - قَالَ هَمَّامٌ  
فَأَحْبَبُهُ قَالَ وَلَوْ بَعُودَ -

بَابُ الْخَنَائِكَ الْكَبِيرِ وَنَمَقِ الْأَبْطِ

نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب سونے لگے تو گھروں میں آگ  
نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو)۔

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں  
نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری  
سے انہوں نے کما مدینہ میں رات کو ایک گھر میں آگ لگ گئی وہ جل گیا (ان  
گھروالوں کا نام معلوم نہیں ہوا)۔ ان کا قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان  
کیا گیا آپ نے فرمایا یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگے اس کو  
بجھا دیا کرو۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں  
نے کثیر بن شفیق سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن  
عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے  
وقت) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو واز سے بند کر دیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو  
کیونکہ جو یہاں بجھتا کیا کرتی ہے کبھی بجی (منہ میں) گھسیٹ کر سارے گھروالوں  
کو جلا دیتی ہے۔

باب رات کو (سوتے وقت) دروازہ بند کر دینا

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے  
انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رات کو سونے لگو تو چراغ  
کو بجھا دو واز سے بند کر دو مشکوں کے منہ باندھ دو کھانا پانی ڈھانپ دو  
ہمام نے کہا میں یہ سمجھتا ہوں عطاء نے اس حدیث میں یہ بھی کہا اگر کھانا پانی ڈھانکنے  
کو برتن نہ ملے تو ایک (ٹوٹی) لکڑی جیسی اس پر رکھ دو۔

باب لکڑی بونٹے پر چھتہ کرنا اور نعل کے بالی نوچنا

لے اس باب کی مناسبت کتاب الاستئذان سے مشکل ہے کہ مانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ ختنے کی تقریب میں لوگ جمع ہوتے ہیں تو

استئذان کی ضرورت پڑتی ہے ۱۲ منہ

۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَرَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسُ أَلْفِ دِينَارٍ وَلَا يَتَعَدَّى وَنَقْتُ لِبَطْنِ وَنَقْتُ الشَّارِبِ وَنَقْتُ الْأُظْفَارِ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَبِي عَوَّجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَنَ بِالْقُدُومِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ بِالْقُدُومِ۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ مَثَلًا مِمَّنْ أَنْتَ حَمِينٌ قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ نَحْتُونَ۔ قَالَ وَكُنَّا نَوَالِي حَيْثُ نَوَالِي الرَّجُلِ حَتَّى يَذُرَكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبِضَ النَّبِيُّ

ہم سے یحییٰ بن قزاعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پیدائشی سنتیں پانچ ہیں ختنہ کرنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور نعل کے بال لڑھکا کرنا اور مونچھ کترانا اور ناخن تراشنا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے عروج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اسی برس کی عمر ہونے کے بعد تیرہ سے ختنہ کیا (یعنی کھائے سے) جس کو قدوم بہ تخفیف دال کہتے ہیں۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبد اللہ نے انہوں نے ابوالزناد سے یہی حدیث اس میں قدوم ہے بتشہید دال۔

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو عباد بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے (اپنے دادا) ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کس کی عمر کے تھے انہوں نے کہا آپ کی وفات کے وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا اور عرب لوگوں کی عادت تھی جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ پہنچتا اس کا ختنہ نہ کرتے اور عبد اللہ بن ادریس بن یزیدؒ نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

۱۔ الجہدین اور شافعیہ کے نزدیک ختنہ کرنا واجب ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ نے اس کو سنت کہا ہے اور امام بخاری کے ترجمہ باب سے بھی اس کا جواب نکلتا ہے کیونکہ بڑے ہونے کے بعد بھی ختنہ کرنا انہوں نے لازم رکھا ہے علامہ نے کہا ہے جب لڑکا اس عمر کو پہنچ جائے کہ اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے یعنی سات سے دس سال تک تو ختنہ میں جلدی میں کرنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے ختنہ کو پیدائشی سنت فرمایا اور عمر کی کوئی قید نہ کی تو معلوم ہوا کہ بڑے ہونے میں بھی ختنہ ہرگز نہیں ہے اور اس کے کی حدیث میں یہ مطلب صاف ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ-

**باب ۲۲** كُنْ لَهُوَ يَطْلُ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ إِلَى صَاحِبِهِ تَعَالَ أَنَا هَكَذَا وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ-

**۳۴** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ تَالِ أَخْبَرْتُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمَا كُنْتُ فِي خَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَنَا هَكَذَا فَلْيَتَصَدَّقْ-

**باب ۲۳** مَا جَاءَ فِي الْبَنَاءِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا نَظَرَ بَرَّ عَاذَ الْبُكْهِرِ فِي الْبُنْيَانِ-

سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

**باب آدمی جس کام میں مصروف ہو کہ اللہ کی عبادت سے غافل ہو جائے وہ لہو میں داخل اور باطل ہے اور جو شخص دوسرے سے کہے آمین تجھ سے بڑا کھیلوں اس کا کیا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ لقمان میں) فرمایا بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ سے ہرکا دینے کے لیے کھیل کر دو کی باتیں مول لیتے ہیں**

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مجھ کو حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے لات اور عزی (دبترن) کی قسم کھائے وہ پھر سے (تجدید ایمان کرے) کہے لا الہ الا اللہ اور جو شخص اپنے دوست سے کہے اؤ ہم تم بڑا کھیلے (تو وہ کفار سے کے طور پر) کچھ خیرات نکالے۔

**باب عمارت بنانا کیسا ہے ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ کالے اونٹوں کے پرانے والے لمبی لمبی عمارتیں بھونکیں گے (یہ حدیث کتاب الایمان میں موصول گزر چکی ہے)**

اس باب کی مناسبت بھی کتاب الاستئذان سے مشکل ہے اسی طرح حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بعضوں نے پہلے امر کی یہ توجیہ کی ہے کہ بڑا کھیلنے کے لیے جو بلائے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دینا چاہیے اور دوسرے کی یہ توجیہ کی ہے کہ لات اور عزی کے قسم کھانا بھی لہو الحدیث میں داخل ہے جو حرام ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۲ گروہ کام مباح ہو یا ثواب کا کام ہر شے کوئی شخص قرآن کی تلاوت یا تغیر یا امر قہر کرنا رہے اور فرض کا وقت نکل جائے اب ان دونوں میں کا کیا حال ہونا۔ پہلے جو سماعت اور مزامیر میں مشغول رہ کر نماز قضا کر دیتے ہیں معاذ اللہ ایسا سماعت سب کے نزدیک حرام اور ضیاعی کام ہے ۱۲ منہ ۱۲ ابن مسعودؓ نے کہا قسم اس پر درکار کی جس کے سوا کوئی سچا ضامن نہیں ہے اس سے گناہ مراد ہے ابن عباسؓ اور جابرؓ اور عکرمہؓ اور سعید بن جبیرؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے امام حسن بصریؒ نے کہا کہ یہ آیت غنا اور مزامیر کے باب میں آتی ہے ۱۲ منہ ۱۲ اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے برائش و کیا کہ بہت بہت لمبی لمبی اونچی عمارتیں جو انما کر وہ ہے اور اس باب میں ایک مرتب روایت بھی وارد ہے میں کو ابن ابی الدنیانے نکالا کہ جب آدمی سات ہاتھ سے زیادہ اپنی عمارت اونچی کرتا ہے تو اس کو یوں پکارتے ہیں او فاسق تو کہاں جاتا ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے دوسری موقوفہ نجاب کی صحیح (داتی برصغیر)

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَيْتُ بَيْدِي بَيْتًا يَكْنِي مِنِ  
الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا آعَانَنِي عَلَيْهِ  
أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ ۝

۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُمَرَ ۝  
رَأَى اللَّهَ مَا وَضَعَتْ لَبَنَةٌ عَلَى لَبَنَةٍ وَلَا  
عَرَسَتْ نَحْلَةٌ مُنْذُ فُيَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرَهُ لِبَعْضِ  
أَهْلِيهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى نَالَ سُفْيَانُ  
قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَلِينِي ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الدعوات

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ۝ اذْعُوفِ ۝  
اسْتَجِبْ لَكُمْ دَعَاۤتِ الْاٰیْدِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں  
نے اپنے والد سعید بن عمرو سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے  
کہا میں نے خود اپنا حال دیکھا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زمانہ میں (سہنے کے لیے) ایک جھونپڑا اپنے ہاتھ سے آپ بنایا  
تھا جو بارش اور دھوپ سے میرا سر اکرنا اس کے بنانے میں اللہ  
کے کسی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیسہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا عبد اللہ بن عمر کہتے تھے خدا کی قسم جب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی میں نے کوئی اینٹ دوسری  
اینٹ پر نہیں رکھی اور نہ کوئی کھجور کا درخت بٹھلا یا سفیان نے کہا  
میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کے گھروالوں میں کسی سے بیان  
کی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگا خدا کی قسم عبد اللہ بن عمر نے  
تو گھر بنوایا تھا سفیان نے کہا میں نے اس کو یہ جواب دیا شاید  
یہ ابن عمر نے اس وقت کہا ہو گا جب تک انہوں نے یہ گھر نہ  
بنوایا ہو گا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب دعاؤں کے بیان میں

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ مؤمن میں) فرمایا ہم سے دعا مانگو ہم  
قبول کریں گے جو لوگ ہماری عبادت سے کنیا میں (مغرو سے سرتابی کریں)

بقیہ صفحہ سابقہ حدیث میں ہیں کتر ذی وغیرہ نے نکال دیوں ہے کہ آدمی کو ہر ایک طرح کا ثواب ملتا ہے مگر عبادت کے خرچ کا ثواب نہیں ملتا بلکہ ان نے معجم اوسط میں نکالا جب اللہ  
کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا پیہر عبادت میں خرچ کرنا ہے مگر جم کتا ہے مراد ہی عبادت ہے جو مغر اور تکبر کے لیے بے ضرورت بنائی جائے جیسے اکثر دنیا  
ایروں کی عادت ہے لیکن وہ عبادت جو دین کے کاموں کے لیے یا عام مسلمانوں کے فائدہ کے لیے بنائی جائے جیسے مساجد مدارس سرائیں یتیم خانے ان میں تو بے حد ثواب  
ہے کہ ۱۲۸۸ (حواشی صفحہ ۱۲۸۸) لہذا میں کوئی عبادت نہیں بنائی ۱۲۸۸

عَنْ عِبَادَتِي سَيَدُ خُلُوقِ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ  
وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔

۳۷۔ حَكَمْتُ أَنَا سَمْعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَلِكٌ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يُدْعَوُ بِهَا وَارِيدُ أَنْ أُخْبِتَ  
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ  
فِي خِلْفَتِهِ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي  
عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ  
نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ  
قَدْ دَعَا بِهَا نَأْسُ حَيْبٍ فَجَعَلْتُ  
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

وہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے اور اس حدیث کا بیان  
ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک  
نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کے لیے ایک دعا ہوتی ہے  
جو وہ مانگتا ہے (اور اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرتا ہے) میں جانتا ہوں  
اپنی دعا کو چھوڑوں اور قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے  
کروں اور معتمر بن سلیمان نے کہا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا میں نے  
اپنے والد سے سنا انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر پیغمبر نے (حق تعالیٰ سے) ایک ایک سوال  
کیا ہے یا ہر پیغمبر نے ایک ایک دعا کی ہے جس کو حق تعالیٰ نے قبول فرمایا  
اور میں نے اپنی یہ دعا (جس کا قبول ہونا یقینی ہے) قیامت کے دن  
اپنی امت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھی ہے۔

بَابُ أَفْضَلِ الْإِسْتِغْفَارِ  
وَتَرَاهُ تَعَالَى اسْتَغْفَرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ  
غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُبَدِّلُ  
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلُ  
لَكُمْ أَنْهَارًا وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ  
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا  
لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَنْ يَنْجُو إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ  
يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ۔

باب استغفار کے لیے افضل دعا کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے  
(سورہ نوح میں) فرمایا اپنے مالک سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا  
ہے تم ایسا کرو گے تو آسمان کے دھانے تم پر کھول دے گا اور  
مال اور بیٹے تم کو سرفراز کرے گا اور باغ عطا فرماوے گا نہریں غنایت  
کرے گا (اور سورہ آل عمران میں) فرمایا بہشت ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی  
ہے جن سے کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے  
تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں (گناہ پر شرمندہ  
ہوتے ہیں) اور اللہ کے سوا ہے کون جو گناہوں کو بخشنے اور اپنے

۱۔ اس آیت کو اگر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ دعا بھی عبادت ہے اور اس باب میں ایک مرتبہ حدیث وارد ہے جس کو امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور  
ابن ماجہ نے نکالا کہ دعا بھی عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ادعوتی استجب لکم میں کت ہوں دوسری روایت میں یوں ہے دعا عبادت کا مغز ہے پس  
اب جو کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی سے دعا کرے اس سے اپنا مقصد مانگے یا مشکل کا رفع کرنا چاہے تو وہ حرام شرک ہوگا کیونکہ اس نے غیر اللہ کی عبادت کی اور اللہ  
تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے لا تعبدوا الاہ ۱۷ سورۃ ۱۷ اپنی خطاؤں کی بخشش چاہو گے ۱۸ سورۃ ۱۸ موسلا دھار مدینہ برساتے گا ۱۹ سورۃ

۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ

قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ

الْإِسْتِغْفَارِ إِنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي

إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ

وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَرِّ مَا صَنَعْتَ أَبُوءُ لَكَ

بِنِعْمِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ

لَا يَغْفِرُ الذَّنْوَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا

مِنْ أَنْهَارٍ مُؤْتِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ

يَمُوتَ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَ

مُؤْتِنًا بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصْبِحَ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ -

بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ -

۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنْ لَمْ اسْتَغْفِرْ

اللَّهُ وَأَتُوبَ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الْكَلْبَمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

(برے کام پر جان بوجھ کر ہٹ نہیں کرتے۔)

ہم سے ابو سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث بن سعید نے

کہا ہم سے حسین بن ذکوان معلم نے کہا ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے

انہوں نے بشیر بن کعب سے کہا مجھ سے شداد بن اوس انصاری

نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

سیّد الاستغفار یہ دعا ہے یا اللہ تو میرا مالک ہے تیرے سوا کوئی سچا خدا

نہیں تو ہی نے مجھ کو پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور

وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں میں نے جو (برے)

کام کیے ہیں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے اسان اور

اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں میری خطا میں بخش دے تیرے سوا کوئی گناہ

بخشے والا نہیں آپ نے فرمایا جو کوئی یہ دعا اس پر یقین رکھے کہ دن کو

پڑھے اور اس دن شام ہوئے سے پہلے مرجائے تو وہ بہشت والوں

میں ہوگا اور جو کوئی یہ دعائیں کو اس پر یقین رکھے کہ پڑھے اور

اسی رات کو صبح ہونے سے پہلے مرجائے وہ بھی بہشت والوں

میں ہوگا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات اور دن

استغفار کرنا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے زہری نے

نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ ابو ہریرہ نے کہا

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔

خدا کی قسم میں تو ہر روز ستر بار سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور

اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں لیہ

یہ استغفار اور توبہ آپ کا اظہار عبودیت کے لیے تھا یا امت کی تعلیم کے لیے یا بطریق تواضع یا اس لیے کہ آپ کی ترقی درجات ہر وقت ہوتی رہتی تو ہر مرتبہ اعلیٰ پر پہنچ کر مرتبہ اودنے سے استغفار کرتے ستر بار سے مراد خاص عدد ہے یا بہت ہو تا میرا کی عادت ہے جب کوئی چیز بہت بار کی جاتی ہے تو اس کو تریار کہتے ہیں امام مسلم کی روایت میں توبہ بار مذکور ہے ۱۲۷ منہ۔

بَابُ التَّوْبَةِ قَالَ تَسَادَّةُ  
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا الصَّادِقَةُ  
النَّاصِحَةُ

۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ  
عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ  
قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ  
تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنْ  
الْفَاجِرُ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مُزَعٍّ عَلَى  
أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُو شَهَابٍ  
يُبِيدُهُ نَوَقُ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَنْزَلَ بِرُؤُوسِ  
عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مِنْزِلًا وَبِهِ مَهْلِكَةٌ وَ  
مَعَهُ رَحِيلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ  
رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمًا فَاسْتَيْقَظَ فَقَدْ ذَهَبَتْ  
سَرَّاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ  
أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي فَرَجِعَ  
فَنَامَ نَوْمًا ثُمَّ دَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ  
عِنْدَهُ تَابِعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَبْرِ عَنْ  
الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ يَقُولُ  
شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ

باب توبہ کا بیان - قتادہ نے کہا یہ جو اللہ نے (سورہ توبہ  
میں) فرمایا مسلمانو! اللہ کی درگاہ میں توبہ نصوح کرو نصوح سے مراد  
سچی اخلاص کے ساتھ ہے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب نے  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے حارث  
بن سوید سے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے دو حدیثیں بیان کیں  
ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ایک اپنی طرف  
سے یہ کہا مسلمان کو اپنے گنہ کا اتنا ڈر ہوتا ہے جیسے کوئی پہاڑ کے  
تلمے بیٹھا ہوا اور وہ پہاڑ اس پر گرنے والا ہو اور بدکار شخص اپنے  
گنہ کو اتنا ہلکا سمجھتا ہے جیسے ناک پر سے مکھی چلی گئی اس نے ہاتھ  
سے اس طرح کیا ابو شہاب راوی نے میثاقہ ہاتھ کو ناک سے لگا کر بتلایا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ بیان کی اللہ تعالیٰ اپنے بند سے کی توبہ پر  
اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص خوش ہوتا ہے جو (سفر میں)  
ایک مقام پر اترے (جہاں کھانا پانی کچھ نہ ملتا ہو) ہلاکت کا مقام ہو  
اس کے ساتھ اس کی اونی بھی ہو جس پر اس کا کھانا پانی لدا ہو پھر وہ  
تکلیف پر سر رکھ کر سو جائے اٹھے تو اونٹنی غائب دیا اللہ اب میں کیا کروں  
اس کے ڈھونڈنے کے لیے چاروں طرف پھرے) پیاس اور گرمی  
کی شدت ہو یا اللہ چاہے (یہ راوی کی شک ہے) آخر (تھک کر مجبور زندگی  
سے مایوس ہو کر) اسی جگہ چلا آئے جہاں پیروہ لیا تھا اور (موت کا یقین کر  
کے) پھر سو جائے تھوڑی دیر میں آنکھ جو کھلے تو کیا دیکھتا ہے اس کی اونی  
(کھانا پانی لیے ہوئے) سامنے کھڑی ہے ابو شہاب کے ساتھ اس حدیث  
کو ابو عوانہ اور جبرین نے بھی اعمش سے روایت کیا اور ابو اسامہ (حماد بن  
اسامہ) نے کہا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا ہم

۱۷۔ یا جس کے بعد پھر گنہ دہر ۱۷ مندرجہ خیال کرو اس کو کیسی خوشی ہوگی بے انتہا خوشی ۱۷ مندرجہ ابو عوانہ کی روایت کو اسماعیل نے ابو جریج کی روایت  
کو بنارنے وصل کیا ۱۷ مندرجہ



فَقَالَ ابْنُ أَبِي هَالِيمَةَ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ - وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ -

عمارہ بن عبیر نے کہا میں نے حارث بن سويد سے سنا اور شعبہ اور ابوسلم (عبد اللہ بن سعید) نے اس کو اعمش سے روایت کیا انہوں نے ابوسلم تیمی سے انہوں حارث بن سويد سے اور ابو معاویہ نے یوں کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے عمارہ سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے اور ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابوسلم تیمی سے انہوں نے حارث بن سويد سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے۔

۴۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَنْفَرُ بِتُرْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدٍ كَمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّه فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ بَأَنْبِ الضَّجْجِ عَلَى الشَّيْءِ لَا يَبِينُ :

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن بلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ہم سے ہدیہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ ایک آدھو انہ جنگل میں گم ہو جائے گئے پھر ایک ہی ایک اوہ مل جائے۔

باب دابتنے کروٹ پر لیٹنا

۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلِي

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں (تہجد اور وتر کی) پڑھا کرتے

۱۷ انہوں نے ابن مسعود سے یہ حدیث ۱۷ سن ۱۷ شعبہ اور ابوسلم نے ابوشبابہ کا خاندان کیا یعنی اعمش کا شیخ بجائے عمارہ بن عبیر کے ابوسلم تیمی کو بیان کیا ۱۷ سن ۱۷ شعبہ اور ابو معاویہ نے علامہ اور عبد اللہ بن مسعود میں ایک اور شخص یعنی اسود بن یزید کا واسطہ شریک کیا حافظ نے یہ نہیں بیان کیا شعبہ اور ابوسلم کی روایتوں کو کس نے ۱۷ سن ۱۷ شعبہ اور ابو معاویہ کی روایت کی نسبت یہ بیان کیا کہ اس طریق پر مجھ کو کسی کتاب میں موصول نہیں مل ۱۷ سن ۱۷ شعبہ اور اسی پر کھانا پانی ضروریات ہوں ۱۷ سن ۱۷ شعبہ اس باب اور اس حدیث کی مناسبت جو اس باب میں مذکور ہے کتاب الدعوات سے معلوم نہیں ہوتی بعض نے کہا فجر کی سنتیں پڑھ کر دابتنے پر لیٹ جانا بھی مثل ایک ذکر یا دعا کے ہے جس میں ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے حافظ نے کہا اس باب کو اگر امام بخاری نے ان دعاؤں کی تہمید کی جو سوتے وقت پڑھی جاتی ہیں اور جن کو آگے چل کر بیان کیا ۱۷ سن

مِنْ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُغَةً كَذَا أَطْلَعَهُ الْكَبِيرُ  
صَلَّى رُغَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ أَطْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ  
الْأَيْمَنِ حَتَّى يَخْبِيَ الْمَوْزَنُ فَيُؤْذَنُ ۝

بَابُ إِذَا بَاتَ ظَاهِرًا ۝

۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ  
قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَتَيْتَ مَغْشَبَكَ فَتَوَضَّأْ وَتَوَضَّأْ  
لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَطْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ  
وَقُلْ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ لِنَفْسِي إِلَيْكَ وَتَوَضَّأْتُ  
أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجِئْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً  
وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مَوْلِيًا مَكَ إِلَّا إِلَيْكَ  
الْمُتُّ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ رِيبِيكَ  
الَّذِي أُرْسِلْتُ فَإِنْ مِتُّ مِتَّ عَلَى  
الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ الْإِخْرَ مَا تَقُولُ  
فَقُلْتُ أَسْتَدُّ كُرْهُنَّ دِرْيسُوكَ  
الَّذِي أُرْسِلْتُ قَالَ لَا وَبَيْتِكَ الَّذِي  
أُرْسِلْتُ -

بَابُ مَا يُقُولُ إِذَا أَتَاهُ

۴۴- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حَرَّاشٍ  
عَنْ حَذَافَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

جب صبح صادق نکل آتی تو آپ ہلکی ہلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت)  
پڑھتے پھر جب تک ٹوڑن آپ کو بلانے کے لیے آتا داپہنے  
کروٹ پر لیٹ رہتے۔

باب وضو کر کے سونے کی فضیلت

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے معمر بن سلیمان نے کہا میں  
نے منصور سے سنا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے کہا مجھ سے براء  
بن عازب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب  
تو اپنی خواب گاہ پر (سونے کے لیے) آئے تو نماز کا وضو کر لے  
پھر داپہنے کروٹ پر لیٹ اور یہ دعا پڑھا اللہم اسلمت نفسی اخیر تک  
یعنی یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا سارا کام بھی  
تجھ کو سونپ دیا اور تجھ ہی پر میں نے تیرے غدا سے ڈر کر اور  
تیرے ثواب کی امید کر کے بھروسہ کیا تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ یا چھٹکار  
کی جگہ تیرے ہی سوا نہیں ہے میں اس کتاب پر جو ترے اتار لی ایمان  
لایا اور ان پیغمبر (حضرت محمد) پر جن کو تو نے بھیجا۔ آپ نے فرمایا  
اس دعا کو پڑھ کر تو سو جائے اور پھر مرجائے تو اسلام پر رہے  
گا (ایمان سلامت رہے گا) اور ایسا کر کہ یہ دعا سب باتوں کے  
اخیر (جو تو اس رات میں کرے) اخیر میں پڑھ براء نے کہا  
یا رسول اللہ میں اس کو یاد کروں انہوں نے پڑھا تو یوں  
کہا و بر سو لک الذی ارسلت آپ نے فرمایا انہیں یوں پڑھ  
و بیک الذی ارسلت ۝

باب سوتے وقت کیا دعا پڑھے

ہم سے قبیسہ بن عقیقہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری  
نے انہوں نے عبد الملک بن عبیدہ سے انہوں نے ربیع بن حراش سے  
انہوں نے حذیفہ بن میمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لہ تراوات انجیل زبرد قرآن اور سارے صحیفہ الگ پیغمبروں کے ان سب پر ۱۸ منہ ۱۵ یہ حدیث کتاب الوضو میں گزر چکی ہے ۱۸ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى رَأَيْتَ فِيهِ إِشْبَهَ  
قَالَ يَا سَيِّدُ أَمْوَاتٍ وَأَحْيَا  
وَإِذَا تَمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ  
الْمُشُورُ۔

جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرا ہی مبارک نام لے کر  
جتیا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مرنا (سوتا) ہوں اور جب (سو کر) بیدار  
ہوتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے مارنے (سلانے) کے بعد پھر  
ہم کو جلایا (جگایا) اور قیامت کے دن بھی (اسی کے پاس (قبروں سے)  
اٹھ کر جانا ہے قرآن شریف میں جو "منتشر ہا" ہے اس کا معنی بھی یہی  
ہے یعنی اس کو نکال کر اٹھاتے ہیں۔

۲۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّرْبِيعِ وَ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَرْمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا  
أَلَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ  
أَلَمْ يَمْدِ أَيْ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا  
فَقَالَ إِذَا أَمَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ :  
اللَّهُمَّ اسْلُمْتُ لِنَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوْضْتُ أَمْرِي  
إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ رُجْمِي إِلَيْكَ، وَالْحَبَاتُ  
ظَهَرَتْ لِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ  
وَلَا مُنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكَ يَا  
اللَّهُ إِنِّي أُنْزِلْتُ وَبَنَيْتُكَ الَّذِي أَسْرَسْتُ  
فَإِنْ مِتُّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

ہم سے سعید بن ربیع اور محمد بن عروہ نے بیان کیا دونوں  
نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے براء  
بن عازب سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک انصاری)  
شخص کو حکم دیا (خود براء بن عازب کر) دوسری سند اور ہم سے  
آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابواسحاق  
سبیعی نے انہوں نے براء بن عازب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک شخص کو یوں وصیت کی فرمایا جب تو (سوئے کے لیے) اپنی خوابگاہ  
پر آئے تو یہ کہہ یا اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا سارا  
کار و بار بھی تجھ کو سونپتا ہوں اور اپنا منہ بھی تیرے ہی طرف اور تجھی  
پر بھروسہ کرتا ہوں تیرے ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کا ڈر رکھ  
کر تجھ سے بھاگ کر جانے کا ٹھکانہ اونپاہ بجز تیرے اور کہیں نہیں  
ہے میں اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس پیغمبر پر جس کو تو نے بھیجا  
ایمان لایا اگر یہ دعا پڑھ کر تو سوئے پھر مرجائے تو ایمان پر تیرا  
خاتمہ ہوگا۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخِدْيَةِ كَمَنْ  
۱۴۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ

باب سونے میں داہنا ہاتھ داہنے رخسارے کے تلے رکھنا  
مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عروانہ  
نے انہوں نے عبد الملک بن عبید سے انہوں نے ربیع سے انہوں نے

۱۵ باب کی حدیث میں داہنے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو  
امام احمد نے نکالا اس میں داہنے کی صراحت ہے امام احمد

حَدَّثَنَا رَفِيعُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَصَنَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

**بَابُ التَّوَكُّلِ عَلَى لَيْقِ الْأَيِّمِينَ -**

۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْلُمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَرَجَعْتُ رُجُوعِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَاثِ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ إِلَّا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَلْتُ بِكَ يَا ذَا الَّذِي أُنْزِلَتْ رُسُلُكَ وَالَّذِي أُرْسِلَتْ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَأَلَّهَتْ ثَلَاثُ مَوَاتٍ تَحْتَ كِبَلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ اسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوتٌ. مُلْكٌ. وَمِثْلُ رَهْبَتِ خَيْرٌ مِنَ رَحْمَتٍ. تَقُولُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ

## بَابُ الدَّعَاءِ إِذَا أَتَيْتَ بِاللَّيْلِ

خليفة سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو آرام فرماتے تو اپنا ہاتھ اپنی گال کے تلے رکھ لیتے پھر یوں کہتے یا اللہ میرا مرنا اور جینا دونوں تیرے مبارک نام سے ہیں اور جب سو کر جاگتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے ہم کو مار کر پھر حلا یا (سلا کر پھر جگایا) اور اسی کی طرف ہم کو (قیامت کے دن بھی) اٹھ کر جانا ہے۔

**باب دابہنے کروٹ پر سونا۔**

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے علاء بن مسیب نے کہا مجھ سے والد (مسیب بن رافع کا بی) نے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر جانے تو دابہنے کروٹ پر بیٹھتے پھر یہ دعا کرتے یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اپنا منہ پوری طرح تیری طرف کیا اپنا کام سب تجھ کو سونپ دیا تیرا ہی بھروسہ ہے تیری عنایت اور کرم کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھ سے بھاگ کر جانے کا ٹھکانا یا چٹکانا رے کا مقام بجز تیرے اور کہیں نہیں ہے میں تیری اس کتاب پر جو تو نے انامی اور تیرے اس پیغمبر پر جس کو تو نے بھیجا ایمان لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس دعا کو (سوئے وقت) پڑھ لے پھر اسی رات کو مر جائے تو اسلام پر اس کا خاتمہ ہوگا قرآن میں جو استر بہو ہم کا لفظ آیا ہے یہ بھی رہبت سے نکلا ہے (رہبت کا معنی ڈر) ملکوت کا معنی ملک یعنی سلطنت جیسے کہتے ہیں رہبت رحمت سے بہتر ہے یعنی ڈر انارحم کرنے سے بہتر ہے۔

## باب اگر رات کو آدمی کی آنکھ کھل جائے تو کیا کہے

۱۷- کہتے ہیں الزم اخلاوت اور قرآن میں بھی توفی کا لفظ سونے کے لیے آیا ہے فرمایا وہ الزم باللیل ولعل ما جرت بہ بالہار ۱۸ منسلک مطلب یہ ہے کہ سونا دابہنے کروٹ سے شروع کرتے ہیں اگر بائیں کروٹ اس کے بعد لے لے تو کچھ قیادت نہیں ۱۹ منسلک چونکہ حدیث میں رہبت کا لفظ آیا ہے تو امام بخاری نے اس کی مناسبت سے استر بہو ہم کی بھی تفسیر کر دی لیکن ان کو درود یا لیل لفظ سورہ اعراف میں ہے ۱۲ منہ

۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رُبْتُ  
عِنْدَ مَيْمُونَةَ نَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَنَّى حَاجَّتَهُ وَغَسَلَ رَجُلُهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَقَامَ  
ثُمَّ نَقَامَ فَأَنَّى الْقُرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِقَاقَهَا ثُمَّ  
تَوَضَّأَ وَضُوءَ آبَيْنِ وَضُوءَيْنِ لَمْ يَكُنْ يَرَوُ الْقِدْرَ  
أَبْلَغَ نَصْلِي فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى  
أَنِّي كُنْتُ أَتَقِيَهُ تَوَضَّأْتُ نَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ  
عَنْ يَسَارِهِ نَأْخُذُ بِإِذْنِي فَأَذَانِي عَزِيمِي  
فَتَنَامَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ  
اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى كَفَخَ وَقَامَ إِذَا نَامَ لَفَخَ  
فَإِذَا نَهَ بَلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ  
كَانَ يَفْعَلُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي  
نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَ  
عَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفِي  
نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَآمَامِي نُورًا وَخَلْفِي  
نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا - قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعُ  
فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَدَّ  
الْعَبَّاسِ نَحَدَثْنِي بِهَنْ فَذَكَرَ عَصْبِي  
وَلَحْيِي وَدَحْيِي وَشَعْرِي وَبَشِيرِي وَذَكَرَ  
خَصَلَتَيْنِ -

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرحمن  
بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سلمہ بن کریب سے  
انہوں نے کریب سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے  
کہا ایسا ہوا میں (ایک رات) ام المؤمنین میمونہ کے پاس رہ گیا (جو میری  
خالہ تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے حاجت کو گئے پھر منہ اور ہاتھ  
دھو کر سو رہے پھر اٹھے تو مشک پاس آئے اس کا سر بندھن کھول دیا  
پھر ایک پیچ کا وضو کیا نہ بہت پانی بہا یا (نہ بالکل کم) بلکہ پورا وضو کیا  
اس کے بعد (تہجد کی) نماز پڑھنے لگے میں بھی اٹھا اور انگڑاٹی لینے لگا  
میں اس کو برا سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال کریں میں آپ کو تک رہا تھا  
غیر میں نے بھی وضو کیا آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں آپ  
کے بائیں طرف جا کر کھڑا ہو گیا آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھ کو (پچھپچھے سے)  
گھما کر داہنے طرف کر لیا تیرہ رکعتیں پڑھ کر آپ نے نماز ختم کی اس  
کے بعد لیٹ رہے اور سو گئے خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت  
تھی سونے میں خراٹے لیتے پھر بلالؓ نے آن کر آپ کو خبر دی کہ نماز  
تیار ہے آپ نے (صبح کی) نماز پڑھائی (دنیا) وضو نہیں کیا  
آپ (رات کو) جو دعا کرتے تھے اس میں یوں فرماتے یا اللہ میرے  
دل میں روشنی دے میری آنکھ میں روشنی دے میرے کان میں روشنی  
میرے داہنے طرف روشنی میری بائیں طرف روشنی میرے اوپر روشنی  
میرے نیچے روشنی (یعنی بڑی روشنی) کریب راوی نے کہا آپ نے  
جسم کی سات چیزوں میں بھی روشنی مانگی پھر میں حضرت عبد اللہؓ کی اولاد  
میں سے ایک شخص (علی بن عبد اللہ بن عباسؓ) سے ملا تو اس  
نے ان چیزوں کو بیان کیا میرے پیٹھ میرے گشت میرے خون  
میرے بال میرے ہنڈے میں اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا

۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ  
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الشَّيْخُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ  
يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ تَوْرُ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ  
الْحَمْدُ أَنْتَ تَقِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ  
فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ  
وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَأُجْبَتُ حَقٌّ وَ  
التَّارُخُ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ  
مُحَمَّدٌ حَقٌّ- اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ  
وَبِكَ اَمَلْتُ وَإِلَيْكَ اَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ  
وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي وَمَا قَدَّمْتُ وَمَا  
أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ  
الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُوَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْلَا  
إِلَهَ غَيْرُكَ-

### بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْتِسْلِيمِ وَجَدِّ النَّاسِ

۵۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ  
أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى  
فِي يَدِهَا مِنَ الدُّخَانِ فَكَتَبَ إِلَيْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَسْلِيَةً خَادِمًا فَلَمْ يَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا، میں نے سلیمان بن ابی مسلم سے سنا، انھوں نے طائوس سے، انھوں نے ابن عباسؓ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے رات کو کھڑے ہوتے تو نماز شروع کرنے سے پہلے یوں دعا کرتے، یا اللہ ساری تعریف تجھ ہی کو سبھی ہے تو آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے سب کا روشن کرنے والا ہے، تجھ ہی کو تعریف اور ستائش دیتی ہے تو ہی آسمان اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے سب کا روشن کرنے والا ہے۔ تجھ ہی کو تعریف سبھی ہے اور تو سچا تیرا فرمودہ سچا، تجھ سے ملنا سچا بہشت سچ، دوزخ سچ، قیامت سچ۔ پیغمبر سچے، محمد سچے۔ یا اللہ میں نے تیرے حکم پر گردن رکھ دی، تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا تیری ہی طرف رجوع ہوا، تیری ہی مدد پر دشمنوں سے مقابلہ کیا، تیرے ہی سامنے اپنا قضیہ پیش کرتا ہوں، میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے سب گناہ بخش دے تو جس کو چاہے آگے کر دے جس کو چاہے پیچھے کھینچ کر دے دیا تو ہی نے دنیا میں مجھ کو اور پیغمبروں کے پیچھے بھیجا۔ آخرت میں سب کے اٹھائے گا، تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔

### بَابُ مَوْتِ وَقْتِ اللّٰهِ الْكَبْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوَّلًا وَالْحَمْدُ لَكَ اَكْبَرًا!

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعب بن حجاج نے انھوں نے حکم بن عیینہ سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت فاطمہ الزہراءؓ شہزادی عالم و عالیاں نے ایک کھوکھلا کر چکی پیسنے سے ان کے مبارک ہاتھ کو صدمہ پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس ایک لوندی مانگتے آئیں اتفاق سے آنحضرت

ابوہریرہؓ روایت میں ہے اور بخاری میں ہے میری چربی میری ہڈی میں ۱۲ منہ لے اگر تو نہ ہوتا تو نہ آسمان نہ زمین کچھ نہ ہوتا یا تو روشنی نہ دیتا تو سب اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا۔ ۱۲ منہ درجہ ۱۲ منہ اور کسی کے لیے تعریف نہیں جتنی جو کچھ اور سبائی اور کچھ نہ کچھ عیب رکھتے ہیں، بے عیب خدا کی ذات ہے ۱۲ منہ درجہ ۱۲ منہ یا تو اسی نے دنیا میں مجھ کو اور پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، آخرت میں سب کے اٹھائے گا۔ ۱۲ منہ

لِعَالِشَةِ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ نَجَّأْنَا وَكَدَّ  
أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقْدُمُ فَقَالَ مَكَانَكَ  
نَجَّسَ بَيْتَنَا حَتَّى رَجَدْتُ بَرَكًا قَدْ مَيِّدٍ  
هَلْكَ مَبْدَرِي فَقَالَ أَلَا أَدْنُكُمْ عَلَى مَا هُوَ  
خَيْرٌ لَّكُمْ مِمَّنْ خَادِمٍ إِذَا أَرَيْتُمَا إِلَى  
فَدَارِشِكُمَا أَرَأَيْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا  
فَكَيْفَ إِذَا لَيْتُمَا وَتَلَاوَيْنَا وَتَلَاوَيْنَا وَتَلَاوَيْنَا  
وَتَلَاوَيْنَا فَهَذَا خَيْرٌ لَّكُمْ مِمَّنْ خَادِمٍ  
وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ ابْنِ سَبْرِينَ  
قَالَ التَّسْلِيمُ أَرْبَعٌ وَتَلَاوُنٌ -

### بَابُ التَّعْوِذِ وَالْفِرَاقِ

عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ أَبِي شَرِبَابٍ  
أَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ

نطے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مطلب کہہ دیا اور چلی  
گئیں، جب آنحضرت تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے ذکر کیا حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت یہاں سے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے  
بستر پر سونے کے لیے جا چکے تھے، میں نے آپ کو دیکھ کر اٹھنا چاہا  
لیکن آپ نے فرمایا اٹھو نہیں، اپنی جگہ رہو۔ آپ تشریف لاکر ہم دونوں  
میان بی بی کے نیچے میں بیٹھ گئے، میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک  
دجو بالکل میرے سینے سے لگ گئی تھی، اپنے سینے میں پالی تھ  
آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو ایسی ترکیب بتلاؤں جو تمہارے لیے  
ایک خدمت گار سے بڑھ کر ہو جب تم دونوں اپنے بچپنوں پر جانے  
لگو یا اپنی خواجگاہ پر تو ۳۲ بار اللہ اکبر کہو ۲۲ بار سبحان اللہ ۳۲ بار الحمد للہ عجل  
ایک دنگار سے تمہارے لیے بہتر ہو گا اور اسی سند سے شعبہ نے خالد صداء سے  
انھوں نے ابن سیرین سے یہ حدیث روایت کی اس میں سبحان اللہ ۲۲ بار مذکور ہے۔

باب سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنا، قرآن پڑھنا!  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینبی نے بیان کیا، کہا ہم سے  
لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شریب سے کہا  
مجھ کو عروہ نے خبر دی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب خواجگاہ پر تشریف لے جاتے تو معجزات و سورۃ اخلاص اور  
غلغلی اور اس پر پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے، ان کو دس بار، بن

۱۵ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام تقطی سے منع فرمایا، ۱۲ مندرجہ ۱۵ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شہزادی صاحبہ سے پوچھا میں نے سنا ہے تو مجھ سے ملنے کو آئی تھیں لیکن میں نہیں تھا، کہو کیا کام ہے  
انھوں نے عرض کیا باوجود ان میں نے سنا ہے آپ کے پاس غلام اور لونڈی آئے ہیں ایک غلام یا لونڈی ہم کو بھی دیجئے جو آملوں تیار کرے، مجھ پر  
سخت شفقت ہو رہی ہے ۱۲ مندرجہ ۱۵ سبحان اللہ اس حدیث سے بڑھ کر دوسری دلیل آپ کے سچے پیغمبر ہونے کی کیا ہوگی، باوجودیکہ بڑا  
غلام لونڈی آپ کے پاس لائے اور اپنے اپنے خاص اپنے یا اپنی اکلوتی بیٹی کے لیے دنیا کی اتنی راحت بھی گوارا نہیں فرمائی اور آخرت کو اختیار کیا، دوسری حدیث  
میں یوں ہے، آپ نے فرمایا صفر کے لوگ بھوکے ہیں میں ان بردوں کو بیچ کر ان کو کھلاؤں گا تم کو نہیں دے سکتا۔ ۱۲ مندرجہ ۱۵

رَكَدَا بِأَمْعُودَاتٍ وَمَسَحَ بِهَا جَسَدَهُ -

### بَاب ۳۹

۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَقْضُ فِرَاشَهُ يَدَ إِخْلَافِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ يَا سَمِيكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنِيَّتِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاخْفِظْهَا بِمَا خَفِظْتَ بِهِ الصَّالِحِينَ تَابِعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### بَاب ۳۹ الدُّعَاءُ ضَرْفُ اللَّيْلِ

پر پھرتے۔

### بَاب ۳۹

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے کہا، ہم سے عبد اللہ بن عمر نے کہا، مجھ سے سعید بن ابی سعید نے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے، انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی دسوانے کے لیے اپنے بستر پر جائے تو اپنے ازار کا اندر کی طرف کے کپڑے سے (جو لٹکتا رہتا ہے)، بچھونا بچھاڑ دے، معلوم نہیں اس کے پیچھے بچھونے پر کوئی کیرا وغیرہ دھبے سانپ یا بچھو آگیا ہو، پھر یوں کہے، میرے پروردگار! تیرا مبارک نام لے کر میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرا ہی مبارک نام لے کر اُٹھتا ہوں گا، اگر تو میری جان اس عالم میں رک رکھے، دین مر جاؤں، تو اس پر رحم فرما اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کو (گناہوں سے) اس طرح بچائے رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو بچائے رکھتا ہے۔ زہیر بن معاویہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو ضمیرہ (النسائی) اور اسماعیل بن زکریا نے بھی عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن معقل نے اس حدیث کو عبد اللہ سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور امام اکاکہ اور محمد بن عجلان نے بھی اس طرح سعید سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، (ابو سعید کا ذکر نہیں کیا)۔

باب اسی کے بعد (صحیح صائق نکلنے تک) عاکر نیکی فضیلت

۱۔ پھر وہ بدن میں آتے ہیں منہ انھوں نے ابو ضمیرہ کی روایت کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور اسماعیل کی روایت کو ساریش بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے ۲۔ منہ ان دونوں کی روایت میں ابو سعید کا واسطہ نہیں ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان کی روایت کو امام نسائی نے ابو بشر کی روایت کو مسند دئے اپنی مسند میں وصل کیا ہے ۳۔ امام اکاکہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں اور ابن عجلان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے ۴۔ یہ وقت بڑی فضیلت کا ہے اور بندہ مومن کی دعا جو خالص نیت سے اس وقت کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اور تمام صلیاؤں اور ایماۃ اللہ نے اس وقت کو دعا اور مناجات کے لیے اختیار کیا ہے اور ہر ایک کی نے کچھ نہ کچھ قیام شب کیا، اور آنحضرتؐ نے تو اس پر باری عمر و اہلبیت کی ہے، الحمد للہ کہ کلام ہے کہ قیام شب ہرگز بہت کرنا اور ضروری اہمیت جو کچھ ہو سکے اس وقت بعد از نماز کا لازم ہے کہ اگر کوئی اس وقت اٹھ کر نماز نہ کر سکے تو بیٹھ ہی لیٹے کچھ استغفار اور دعا کرے ۵۔ منہ



ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے سلمان ابو عبداللہ افر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف سے، ان دونوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارا پروردگار تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب اخیر تہائی حصہ رات کا رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اترتا ہے جو ہم سے قریب ہے، اور فرماتا ہے کون مجھ سے ناکرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے میں اس کو دوں، کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے میں اس کے گناہ بخش دوں۔

### باب پاخانہ جاتے وقت کیا کہے!

ہم سے محمد بن عمر عروہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، انھوں نے عبدالعزیز بن صمیم سے، انھوں نے انس بن مالک سے۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ جانے لگتے تو یوں فرماتے یا اللہ میں دیوبھوت اور بھوتنیوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا بَارَكْ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي سَتَجِيبُ لَهُ مِنْ شَأْنِهِ نَأْطِيهِ وَمَنْ يَسْتَعِظُ مِنِّي فَأَغْفِرْ لَهُ۔

### باب الدعاء عند الخلاء

۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

۱۔ یعنی خود پروردگار جل شانہ اپنی ذات سے اترتا ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ذات کی صراحت ہے، اب یہ تادل کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا شفا تفتے ہیں محض فاسد ہے، اور تعجب۔ حافظ ابن حجر اور قسطلانی وغیرہ کے ان روایات کو نقل کیا اور مسکوت فرمایا۔ ہمارے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے خاص اس حدیث کی شرح میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام کتاب النزول ہے، اور اس میں مخالفین کے تمام شبہات اور اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نزول بھی پروردگار کی ایک صفت ہے جس کو ہم اور صفات کی طرح اپنے خاہری بننے پر محمول رکھتے ہیں لیکن اس کی کیفیت ہم نہیں جانتے اور یہ نزول اس کا مخلوقات کے نزول کی طرح نہیں۔ اب اہل حدیث نے اس میں اختلاف کیا ہے جس وقت یہ نزول ہوتا ہے اس وقت عرش خالی ہو جاتا ہے یا نہیں اکثر اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ عرش خالی نہیں ہوتا اور پروردگار عالم کے حق میں یہ محال نہیں ہے کہ وہ عرش پر بھی ہو اور آسمان دنیا پر بھی اور حافظ ابن منذر نے جو بڑے محدثین ہیں یہ اختیار کیا ہے کہ نزول کے وقت عرش خالی ہو جاتا ہے۔ ترجمہ باب میں نصف میل کا ذکر تھا اور حدیث میں آخری ثلث مذکور ہے۔ اس کا جواب حافظ صاحب نے یوں دیا ہے کہ امام بخاری نے اپنی مادہ کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا۔ جس کو دارقطنی نے نکالا اس میں شرط اللیل مذکور ہے۔ ابن بطال نے کہا امام بخاری نے قرآن کی آیت کو لیا جس میں نصف کا لفظ ہے یعنی تم اللیل الاصفیٰ اور اسی کی متابعت سے باب میں نصف کا لفظ ذکر کیا، ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث اور کتاب الطہارت میں گورچکی ہے مطلب یہ ہے کہ پاخانہ کے اندر گھسنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے اس لیے کہ پاخانہ میں ذکر الہی جائز نہیں ہے اور حنفیوں کے فتاویٰ فقہ میں یہ لکھا ہے کہ پاخانہ میں قرآن کی تلاوت جائز ہے۔ خدا کی پناہ ان پچھلے فقہیوں سے انھوں نے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا نام بدنام کر دیا ہے۔ اور معلوم نہیں کیا کیا لکھ رہا ہے۔ ۱۲ منہ۔

## باب مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ سَدَّادِ بْنِ أَدِيسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أُوذُّكَ بِبِعْثِكَ عَلَيَّ وَأُبْرِّئُكَ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ إِذَا نَالَ حَيَاتٍ يُسَوِّغَاتٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا نَالَ حَيَاتٍ يُعَذِّبُ فَمَاتَ مِنْكُمْ

۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُسَيْمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَازِمَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ نَوْشَةَ بِنْتِ الْحَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَقْعَةً مِنْ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتْ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ

## باب صبح کے وقت کیا دعا پڑھے

ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین نے کہا ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے انہوں نے بشیر بن کعب سے انہوں نے شداد بن ادیس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک و وعدک ما استطعت اوذک ببعثک علی و ابرئک بذنوبی فاعفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت اگر کوئی شام کو یہ دعا پڑھے پھر اسی رات کو مر جائے تو بہشت میں جائے گا یا یوں فرمایا وہ بہشت والوں میں ہو گا اور اگر کوئی صبح کو اس دعا کو پڑھے پھر اسی دن مر جائے وہ بھی بہشت میں جائے گا یا بہشت والوں میں ہو گا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبد الملک بن عسیم سے انہوں نے ربیع بن حراش سے انہوں نے خدیجہ بن میمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرا ہی مبارک نام لے کر مرتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر زندہ ہوں گا اور جب سو کر بیدار ہوتے تو فرماتے شکرا اس خدا کا جس نے مرنے کے بعد پھر ہم کو زندہ کیا اور اسی کی طرف ہم کو (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ربیع بن حراش سے انہوں نے خرشہ ابن حرس سے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر میں مرتا ہوں اور تیرے ہی نام پر جیوں گا پھر جب جاگتے تو فرماتے شکرا اس خدا کا جس نے مرنے کے بعد ہم کو جلایا اور اسی کے پاس ہم کو

الشُّوْرُ

## بَابُ الدَّعَا فِي الصَّلَاةِ

۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْتَنِي دُعَاءً دَعَوَيْهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُكَ لَكَ رَبُّ اِلَّا اَنْتَ نَاغْفِرُكَ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَقَالَ عَمْرُو عَنْ يَزِيدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِوٍ وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَّافَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافَتْ بِهَا أَنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ

۶۰۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَى اَللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا

اٹھ کر جانا ہے۔

## بَابُ نَمَازٍ مِّنْ كَوْنِ سَيِّدَةٍ دُعَايُهَا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنبہسی نے بیان کیا کہ ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہ امجد سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبد اللہ) سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عامر سے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی دعا ایسی بتلائیے جس کو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یوں کہا کہ یا اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے تو اپنی (خاص) مغفرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر میں کہ تو بخشنے والا مہربان ہے اور عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اخیر تک۔

ہم سے علی بن سلمہ بنقی نے بیان کیا کہ ہم سے مالک بن سعیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت ولا تجھروا بکلامکم ولا تخافوا بکلامکم باب میں اتاری ہے۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم پہلے نمازیں (شہد کے بعد) یوں کہا کرتے تھے اللہ کو سلام فلاں کے کو سلام ایک دن آنحضرت

۱۔ عمرو بن حارث کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب التزجید میں منقول کیا، ۱۲ منہ سے یعنی دعائے تہجد کی آواز سے کیا کرو نہ بہت پکار کر نہ بہت آہستہ۔ ابن عباس اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور یحییٰ اور یحییٰ اور عروہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن دوسرے لوگوں نے کہا نماز کی قسمات

مراد ہے۔ ۱۲ منہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا تو نام خود سلام ہے، تو یوں نہ کہو اللہ کو سلام، جب کوئی تم میں سے نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التیامت اخیر عباد اللہ الصالحین تک جہاں کسی نے یہ کہا تو اللہ کے بچنے نیک بندے آسمان یا زمین میں ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا، اس کے بعد یہ کہے، اللہ ان لا الہ الا اللہ واللہ ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ پھر اس کے بعد جو چاہے، اللہ تعالیٰ کی تعریف اس طرح کرے۔

باب نماز کے بعد درعام کرنے کا بیان!

۶۱- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا  
وَرَقَةُ عَنْ سَيِّعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

مجھ سے اسحاق بن منصور دیا اسحاق بن راجوہ نے بیان کیا کہ ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہ ہم کو قاتل نے اغوا کر کے اغواؤں سے

۱۔ ابو داؤد اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر آنحضرت پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے وہ دعا کرے حافظ نے کہا نمازیں پڑھ چکے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے پیلے بکھر قرآن کے بعد دوسرے رکوع سے سراٹھانے کے بعد تیسرے خود رکوع میں پڑھتے خود سجدے میں ان میں آپ یوں فرماتے اہم اغفر لی یا بنیوں دونوں سجدوں کے بیچ میں جیسے التجات کے بعد اسی طرح قنوت میں بھی دعا کرتے تھے اور قنوت کی حالت میں بھی جب رحمت کی آیت پڑھتے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اس کے عذاب سے پناہ مانگتے اب منیفوں نے اپنی نماز ایک نئی طرح کی نماز کر دی ہے وہ سوا التجات کے بعد کے اور کیں دعائیں مانگتے اس میں بھی یہ قید لگاتے ہیں کہ دعائے نافذہ ہو حالانکہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو چاہے وہ دعا مانگے اور اس کا بیان کتاب الصلوۃ میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ **۲۔** حافظ نے کہا یہ باب لا کر اہم بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے نماز کے بعد دعا کرنا مشروع نہیں ہے اور دلیل لیتا ہے مسلم کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اس جگہ نہ ٹھہرتے مگر اتنا کہ اہم انت السلام وکلمہ السلام تبارکت یا ذا الجلال والاكرام کہنے کے موافق یعنی یہ کہ کراٹھ جاتے اور اس حدیث کا یہ مطلب رکھا ہے کہ در بعد نماز کی کسی حالت پر آپ آخیری دیر ٹھہرتے لیکن صحابہ کی طرف مذکور کے دعا کرنے کی نفی اس سے نہیں نکلتی ہمارے شیخ امام ابن قیم نے کہا نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ ہی کی طرف منہ کیے ہوئے دعا کرنا کسی مجمع یا سخن سے ثابت نہیں ہے اور نہ آنحضرتؐ سے یہ منقول ہے نہ خلفاء راشدین میں سے حافظ نے کہا ابن قیم کا یہ قول مجمع نہیں آنحضرتؐ نے معاذ سے فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ کہتے رہیں اہم اعنی علی ذکرک وذلک حسن عبادتک اور الحمد اور ترمذی نے نکالا کہ آنحضرتؐ ہر نماز کے پیچھے یہ دعا کیا کرتے اہم انی اعوذ بک من الکفر والعقو وعذاب العبر اور سعد اور زید بن ارقم اور مصعب سے بھی اس باب میں روایتیں ہیں۔ اور ترمذی نے ابوامام سے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ دعا زیادہ مقبول ہے جو رات کو اور فرض نماز کے بعد جو اور طبری نے امام جعفر صادق سے نکالا کہ فرض نماز کے بعد دعا افضل ہے اس دعا سے جو فضل نماز کے بعد ہوائی جلدی فرض نماز سے افضل ہے میں کہتا ہوں ۱۸ ابن قیم کا کلام مجمع ہے اور حافظ صاحب کا اختصار صاف ہے اس وجہ سے کہ ان احادیث سے فرض نماز کے بعد دعا کرنے کا جواز نکلتا ہے اور وہ ممکن ہے کہ تشدد کے بعد ہر یا قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر دوسری طرف منہ کر کے اور امام ابن قیم نے جس کی نفی کی ہے وہ یہ ہے کہ قبلہ ہی کی طرف منہ کیے رہے اور دعا کرتا رہے جیسے ہمارے زمانہ میں لوگوں نے عوامیہ عادت کر لی ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد نماز ہی کی طرح بیٹھ بیٹھ بیٹھ رو قبلہ کیے لمبی لمبی دعائیں کرتے رہتے ہیں اس کی اصل حدیث شریف سے بالکل نہیں ہے اور تعجب تو ان جاہلوں پر ہوتا ہے جو ایسا کرنا لازم اور ضرور جانتے ہیں اور نہ جانتے والے کو ملعون کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرماوے۔ آمین! ۱۲ منہ

هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ  
الدُّثُرِ بِاللِّدْرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُتَعِيمِ، قَالَ  
كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ صَلُّوا كَمَا صَلَّيْنَا، وَ  
جَاهِدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَافْقُوا مِنْ فَضْلِ  
أَمْوَالِهِمْ وَكُنَيْتُ لَنَا أَمْوَالُ قَالَ أَفَلَا  
أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تَدْرِكُونَ مِنْ كُنَا  
قَبْلَكُمْ وَتَسْتَقُونَ مِنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ  
وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِشَيْءٍ مَا جِئْتُمُ الْأَمْرَ  
جَاءَ بِشَيْءٍ تَسْتَحُونَ فِي دُبُرِكُمْ صَلَوةَ  
عَشْرًا تَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ  
عَشْرًا تَأْبَعُهُ عَبْدُ اللَّهِ بِمِثْلِ عَمْرٍ  
سُيِّ قَرَوَاهُ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَيِّ وَ  
رَجَاءُ بْنُ حَيَوَةَ، وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سَهِيلٌ عَنْ أَبِي  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ  
عَنْ وَرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ  
الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ

ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے محتاج مہاجرین  
نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ دولت  
والے بڑے بڑے درجے اور ہمیشہ کا آرام لوٹ لے گئے آپ نے فرمایا  
کیوں (یہ کیا مطلب) انہوں نے کہا وہ نماز ہماری طرح پڑھتے ہیں جہاد وہ  
ہماری طرح کرتے ہیں اب وہ مال جو ان کی ضرورت سے زیادہ ہے اس کو  
(اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں ہمارے پاس مال کہاں ہے آپ نے فرمایا تم  
کو ایسی بات بتلاؤ جس کی وجہ سے تم اس امت کے اگلے لوگوں کے برابر ہو جاؤ  
اور پھلوں سے آگے بڑھ جاؤ اور (قیامت کے دن) تمہارے جوڑ کا عمل کوئی  
شخص نہ مل سکے البتہ وہی لائے گا جو یہ عمل کرتا ہو تم ایسا کرو دوسرے نماز کے بعد  
بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو اور قنات کے  
ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ عمری نے بھی سنی سے روایت کیا (اس کو امام  
مسلم نے نکالا) اور ابن عجلان نے اس کو سنی سے اور جہاد بن جہود دونوں سے  
روایت کیا (اس کو طبرانی نے نکالا) اور جریر بن عبد الحمید نے بھی اس کو عبد العزیز  
بن رفیع سے روایت کیا انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو الدرداء  
سے (اس کو ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں نکالا) اور سیل بن ابی صالح نے بھی  
اس کو اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم نے نکالا)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید  
نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مسیب بن رافع سے انہوں  
نے وراود سے جو مغیرہ بن شعبہ کے (منشی اور) غلام تھے انہوں نے کہا  
مغیرہ نے معاویہؓ کو ایک خط لکھا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز  
(فرض) کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں فرماتے لا الہ الا اللہ وحده۔

۱۔ سنائی نے ان میں سے ابو الدرداء کا نام ذکر کیا اور طبرانی نے اوسط میں ابو ذر غفاریؓ کا ۱۲ منہ ۱۳ تو ان نیکیوں میں تو ہمارے برابر ہو گئے ۱۲ منہ  
۲۔ تو ہم کو ان کا درجہ کسی طرح نہیں مل سکتا ۱۲ منہ ۱۳ معاویہؓ کے خط کے جواب میں انہوں نے مغیرہ سے کوئی حدیث دریافت کی  
تھی ۱۲ منہ۔

لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اللهم لا مانع لما أعطیت ولا معطل لما منعت ولا ینفع ذال الجبد منک الجبد  
میں گزر چکا ہے) اور (اسی سند سے) شعبہ نے منصور سے روایت کی کہا  
میں نے مسیب سے سنا

کُنْ صَلَوةً إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِصْمُ وَهُوَ عَلَى  
شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا  
مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبْدِ مِنْكَ الْجَدُّ  
وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ  
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّ عَلَيْهِمْ  
وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالْعَادِ دُونَ نَفْسِهِ وَقَالَ  
أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِي أَيُّ عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ  
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ.

۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا  
سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرِ  
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا عَامِرُ لَوْ أَمَعْنَا  
مِنْ هَلِيهِمَا نَكَ فَزَلَّ يَحْدُ وَبِهِمْ يَذْكُرُ  
تَاللَّهِ لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ  
شُعْبًا غَيْرَ هَذَا وَلَكِنِّي لَمَّا حَفَظْتُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ  
قَالَ يَرْحَمُهُمُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ  
الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَا مَتَعْنَا بِهِمْ فَلَمَّا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ برأت میں) یہ فرمانا اور ان کے  
لیے دعا کر کیونکہ تیری دعا سے ان کو تسلی ہوتی ہے اور یہ بیان ہے  
کہ آدمی اپنے تئیں چھوڑ کر دوسرے بھائی مسلمان کے لیے دعا کر سکتا  
ہے اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبیدہ  
عامر کیلئے دعا فرمایا یا اللہ اس کو بخش دے فرمایا یا اللہ عبید بن قیسؓ کو بخش  
ہم سے مسدّد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
انہوں نے یزید بن ابی عبیدہ سے جو سلمہ بن اکوعؓ کے غلام تھے کہا  
ہم سے سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے درستہ میں چل رہے تھے  
اتنے میں ایک شخص (میرے چچا) عامر سے کہنے لگا عامر تم اپنا کلام کچھ  
اس وقت سناتے تو کیا اچھا ہوتا (درستہ بھل جاتا) یہ سن کر عامر ادب  
پر سے اتر پڑے اور حدی گانے لوگوں کو نصیحت کرنے لگے انہوں نے  
یہ مصرع پڑھا اے خدا اگر تو نہ ہوتا تو نہ ملتی ہم کو راہ بھی قطان  
نے کہا یزید بن ابی عبیدہ نے اور بھی شعریں پڑھیں مگر وہ مجھ کو یاد  
نہیں رہیں غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کا گانا سن کر فرمایا  
یہ کون ہائیکنے والا ہے (جو گاکر ادبٹوں کو چلا رہا ہے) لوگوں نے  
کہا عامر بن اکوعؓ آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے ایک شخص

اس کو امام احمد نے اس سند کے لانے سے یہ مؤمن ہے کہ منصور کا سامع مسیب سے معلوم ہو جائے ۱۲۷ھ میں یہ ابو موسیٰ کے چچا تھے اس پر ابو موسیٰ نے کہا میرے  
لیے بھی دعا فرما یہ ۱۲۷ھ میں ایک حدیث کا کھلا ہے جو عزرة اوطاس میں موصولاً مذکور ہو چکی ہے۔ امام بخاری نے یہ باب لاکر اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس کو مکروہ  
کہا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لیے دعا کرے اپنے تئیں چھوڑ دے عبد اللہ بن عمرؓ اور ابیہم غرضی سے ایسی ہی منقول ہے ۱۲۷ھ میں شہرین اور کتاب المغازی میں گزری ہیں ۱۲۷ھ







عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَجُلٌ لَللَّهِ لَقَدْ أَذَكَّرَنِي كَذَا وَكَذَا أَيْتٌ اسْتَقَطَّهَا فِي سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۱-

۶۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَلِيمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيًا فَقَالَ نَجَلٌ إِنْ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَضِبَ ثُمَّ رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ هَذَا سُبْحَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَنْصَبَرُ-

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّجْعَلِ فِي الدُّعَاءِ ۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ أَبُو حَنِيفٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقَدَّرِيُّ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْحَزْرَتِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ مَحَلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَمِلْ النَّاسَ هَذَا ۱ لَقَدْ كَانَ

نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا (عبداللہ بن زید انصاری کو) آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے مجھ کو فلاں فلاں آیت یاد دلادی جو میں فلاں فلاں سورت میں بھول گیا تھا۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعب بن حجاج نے کہا مجھ کو سلیمان بن مہران نے خبر دی انہوں نے ابو دائل سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوٹ کا مال تقسیم کیا اس پر ایک شخص (معتب بن قیس منافق) کہنے لگا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی مقصود نہ تھی میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا (کہ معتب نے ایسا کیا) آپ سن کر بہت غصے ہوئے یہاں تک کہ غصے کا نشان میں نے آپ کے مبارک چہرے پر دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰؑ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی پر انہوں نے صبر کیا ۱-

باب دعائیں سبج قافیہ لگانا مکروہ ہے ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حنیفہ حبان ابن حلال نے کہا ہم سے ہارون مقری نے کہا ہم سے زبیر بن خریٹ نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے یہ حکم دیا ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو دعوت سنایا کہ اگر اس سے زیادہ چاہے تو غیر دو بار اس سے بھی زیادہ چاہے تو تین بار (بس اس سے زیادہ نہ کر) اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتانیں (نفرت مت دلا) اور ایسا بھی مت کہ کہ لوگ اپنے (کام کاج کی) باتوں میں مشغول ہوں اور توجہ کر

۱- حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا وہ کون کون سی آیتیں تھیں ۱۲ منہ ۱۲ یہ حدیث اوپر کہی بار گورچکی ہے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے موسیٰؑ پیغمبر کو دعویٰ فرمایا اللہ ان پر رحم کرے کہتے ہیں حضرت موسیٰؑ کو بہت بہت تکلیفیں دی گئیں قارون نے ایک فاحشہ عورت کو بھڑکا کر زمانا کی تہمت آپ پر لگائی بن اسرائیل نے کہا آپ کو قتل کا عارضہ ہے کسی نے کہا آپ نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا ۱۲ منہ

وَلَا الْفَيْتَنَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ  
حَدِيثِهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَلَمْ  
يَكُنْ أَنْصَتْ فَإِذَا أَمْرٌ وَكَفَّ عَنْهُمْ وَهُمْ يَتَّبِعُونَ  
لَا نَظَرَ لِسَجْمٍ مِنَ الدُّعَا وَفَاجْتَنِبَهُ وَالِي عَهْدٍ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا بَابُ لَا  
يَقْعَلُونَ إِلَّا ذَاكَ إِلَيْكَ يَعْنِي لَا يَعْلَمُونَ إِلَّا ذَاكَ إِنْ جِئْنَا

## بَابُ لِيَعْزِمَ الْمُسْلِمُ

فَلَا تَكْلَامُ لَهُ كَلِمَةً

۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا ادْعَا أَحَدُكُمْ فَلْيُعِزِّمْ الْمُسْلِمَ وَلَا يَقُولَنَّ  
اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكِرَّ لَهُ  
۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُكَةَ عَنْ  
هَلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمَ الْمُسْلِمُ

ان کو وعظ سنانے لگے ان کی باتیں بند ہو کر ان کو نفرت پیدا ہو گئی  
بلکہ تجھ کو خاموش رہنا چاہیے جب وہ خود کہیں (کہ کچھ فرمائیے) اس  
وقت ان کی خواہش کے موافق وعظ سنا اور دیکھ دعائیں سب سے اور  
تایید بندی سے پرہیز رکھیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ  
کے صحابہ کو دیکھا ہے وہ سب سے اور قافیہ بندی سے ہمیشہ پرہیز  
کرتے تھے

باب اللہ تعالیٰ سے اپنا مقصد قطعی طور سے  
مانگے اس لیے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

(پھر یوں مانگنا خلاف ادب ہے اگر تو چاہے)

ہم سے مسد نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن علی نے کہا  
ہم کو عبد العزیز ابن صہیب نے خبر دی انہوں نے اس سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے  
تو اللہ تعالیٰ سے قطعی طور سے مانگے (کہ یہ چیز مجھ کو عنایت فرما) یوں  
نہ کہے اگر تو چاہے تو عنایت فرما اس لیے کہ اللہ پر کوئی زبردستی نہیں  
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے  
انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں  
دعا نہ کرے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے یا اگر تو چاہے تو  
مجھ پر رحم کر بلکہ قطعی طور سے سوال کرے کیونکہ اللہ پر

۱- وہ تیری وعظ سے آگاہ ہیں ۲- منہ سے سیدھی سادھی دعا کیا کرتے بلا تکلف اور مختصر دوسری حدیث میں ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ  
ایسے پیدا ہوں گے جو دعا اور طہارت میں مبالغہ کریں گے حد سے بڑھ جائیں گے مومن کو چاہیے کہ سنت کی پیروی کرے اور مقصد اور وسیع دعاؤں سے  
جو پچھلے لوگوں نے نکالی ہیں پرہیز رکھے جو دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سند صحیح منقول ہیں وہ دنیا اور آخرت تمام مقاصد کے لیے کافی ہیں اب جو بعض  
ماثور دعائیں بھی سب سے جیسے اللہ منزل الکتاب مجری السحاب بازم الاحزاب یا صدق اللہ وعدہ داغر جندہ و نضر عبدہ و نزم الاحزاب و جدہ یا عوذ بک من  
عین لا تدفع و من نفس لا تشبع و من قلب لا تشبع وہ مستثنیٰ ہوں گی کیونکہ یہ بلا قصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہیں اگر بلا قصد سب سے  
توقاحت نہیں ۲- منہ سے وہ جو کما کرتا ہے اپنی مرضی اور اختیار سے کرتا ہے ایک رتی برابر بھی کسی کا دباؤ اس پر نہیں ہے دوسری حدیث میں ہے  
جب تم اللہ سے دعا کرو تو قبول ہونے کا یقین رکھ کر اور یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعا (باقی برصو آمینہ)

قَاتِلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ :

## بَابُ يُسَبِّحُ لِلْعَبْدِ الْمَعْجُزِ

۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْتَى  
ابْنِ أَرْهَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَبِّحُ  
بِحَدِّكَ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتُ  
فَلَمْ يُسَبِّحْ لِي :

## بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الشَّعْرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بِيَّاصَ  
إِبْطِيئَهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْتَئُكَ مَا صَنَعَ خَالِدٌ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ لَا وَبِئْسَتْ حَدِيثِي مُحَمَّدٌ

کسی کا زور توڑے ہے۔

باب بندے کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے  
جب وہ جلدی نہ کرے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام  
مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید  
عبدالرحمن بن ازہر کے غلام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک کی دعا جب تک قبول  
ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا  
کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

باب عابین ہاتھ اٹھانا (تتلیاں اوپر رکھنا۔ ابو داؤد) اور  
ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو دونوں  
ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی پسیدی دیکھی اور عبد اللہ  
بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور  
فرمایا اللہ میں خالد بن ولید کا م سے بزار ہوں (جب انہوں نے بنی حذیمہ کے  
لوگوں کو مار ڈالا تھا و صبا نا صبا نا کہہ رہے تھے) امام بخاریؒ نے کہا عبد العزیز بن عبد اللہ

(فقیر صفحہ ۱۲) قبول نہیں کرتا ۱۲ منہ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا اگر تو چاہے تو مجھ کو روزی دے کیونکہ ایسا کہنے میں ایک بے پروا ہی نکلتی ہے  
اور پروردگار کو یہ پسند نہیں ہے بندے کو لازم ہے کہ اپنے مالک کے پیچھے پڑ جائے اس کا حامن نہ چھوڑے نہایت عاجزی اور گریہ زاری سے دعا کرے  
ایک حدیث میں ہے کہ بندہ اپنے مالک کے قدروں پر سجدہ کرتا ہے تو سجدہ کر کے اپنے مالک سے یوں عرض کرنے میں تیرے قدم چھوڑے والا نہیں  
جب تک تو میرا مقدمہ پورا نہ کرے عرض جتنی گریہ زاری اور احتجاج اور بے قراری کرے اسی قدر مالک کو زیادہ پسند ہے اور اسی میں بہت جلد مطلب برآری  
کی امید ہے ۱۲ منہ میرا مقصد بلا کہیں تیری درگاہ سے میں محروم جاسکتا ہوں تو بادشاہوں کا بادشاہ اور سب سے زیادہ ہواد اور کریم ہے ۱۲ منہ  
(حواشی صفحہ ۱۲) یعنی یاس کا کلمہ منہ سے نہ نکالے اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو مسلم اور ترمذی کی روایت میں ہے جب تک  
نگاہ یا ناظرہ توڑنے کی دعا نہ کرے دعا خود ایک عبادت ہے اس لیے آدمی کو لازم ہے کہ دعا سے کبھی اکتائے نہیں اگر بالفرض جو مطلب چاہتا تھا وہ پورا  
نہ ہو تو یہ کیا کم ہے کہ دعا کا ثواب ملے دوسری حدیث میں ہے کہ کومن کی دعا مانع نہیں جاتی یا تو دنیا ہی میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا ثواب  
ملے گا اور دعا کے قبول ہونے میں دیر ہو تو جلدی نہ کرے ناامید نہ ہو جائے پیغمبر کی دعا چالیس چالیس برس بعد قبول ہوئی ہے ہر بات کا ایک وقت  
اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے وہ وقت آنا چاہیے کل امر ہوں یا وقتا مثل مشہور ہے اصل یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے لیے بڑی ضرورت اس بات  
کی ہے کہ آدمی کا کھانا پینا پہنا رہنا سستا سب حلال سے ہو حرام اور مشتبہ کثی سے بچا رہے اس کے ساتھ با طہارت ہو کر دہ بندہ خلوص دل  
سے دعا کرے اور اقل اور آخر اللہ کی تعریف اور ثناء بیان کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے ۱۲ منہ (باقی پر صفحہ ۶۵)

جَعْفَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكَ سَمْعًا  
أَنَّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ  
إِبْطِيئِهِ.

### باب الدُّعَاءِ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِ الْإِقْبَلَةِ

۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا  
الْبُوعَوَانَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَحْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَ فَنَعْمَتِ  
السَّمَاءُ وَمُطَرًا حَتَّى كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى  
مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُسْطَرُّ إِلَى جُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ  
فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ  
أَنْ يَهْمَ فَهُ عَنَّا فَقَدَّرْتَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ  
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَنْقَطِعُ  
حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُبْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

### باب الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلِ الْإِقْبَلَةِ

۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
دُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ  
بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمِصَلِّ  
لِيَسْتَسْقِيَ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْإِقْبَلَةَ

کما حجر سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید اور شریک  
بن ابی نمر سے ان دونوں نے انس سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے (دعا میں) اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے  
آپ کی ٹانگوں کی سپیدی دیکھی۔

### باب قبلہ کے سوا اور کسی طرف رخ کر کے دعا کرنا۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں  
نے قنادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں  
ایک گنوار (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ  
ہم پر پانی برسائے (آپ نے دعا کی) آسمان پر بار آیا پانی برسنے لگا۔  
لوگوں کو گھرنک پینپنا مشکل ہو گیا اور دوسرے جمعہ تک یکساں بارش  
ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ میں وہی شخص یا کوئی اور دوسرا کھڑا ہوا  
کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے یہ برسات موقوف کرے ہم  
لوگ ڈوب گئے اس وقت آپ نے یوں دعا کی یا اللہ ہمارے ارد گرد  
برسا ہم پر نہ برسا اسی وقت ابر پھٹ کر مدینہ کے گرد اگڑا دھیرا گیا اور  
مدینہ والوں پر بارش موقوف ہو گئی۔

### باب قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا کرنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد  
نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبد اللہ  
بن زید انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عید گاہ  
میں استنقاء (پانی مانگنے) کے لیے تشریف لائے آپ نے دعا کی اللہ  
تعالیٰ سے پانی مانگا پھر قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر

بقیہ منورہ ساری پھر دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرنا یہی البراد نے روایت کیا ۱۷۳  
۱۷۴ یہ بھی کتاب انصاری میں موصلاً گزر چکا ہے ۱۷۵ (حواشی صفحہ ۱۷۴) باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ آپ نے خطبے کی حالت میں دعا کی اور خطبہ میں  
قبلہ کی طرف پشت رہتی ہے ۱۷۶۔

وَقَلْبٌ رَدَّ آتَهُ -

بَابُ رَحْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِقَادِمِهِ بِطَوْلِ الْعُمْرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ

۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرْجِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَأَلَّفْتُ أُخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمًا مَلَكَ أَنَسٌ أَدْعُمَ اللَّهُ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

۴۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

النسائي

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادم کے لیے

دراز می عمر اور دولت کی دعا کرنا۔

ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہ ہم سے حرنی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میری والدہ (ام سلمہ) نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا نام آدم (نستہ) ہے اس کے لیے دعا فرمائیے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ اس کو مال، دولت اور اولاد بہت دے اور جو اس کو دیا ہے اس میں برکت عنایت فرما۔

باب سختی اور مصیبت کے وقت کیا دعا کرے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن قتادہ نے کہا ہم سے قنادہ نے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یوں دعا کرتے تھے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض رب العرش العظیم

ہم سے مسدد بن مسرور نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن ابی عبد اللہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یوں فرماتے تھے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض رب العرش العظیم

۱۔ یہ ظاہر یہ حدیث اس باب کے خلاف اور اگلے باب کے مطابق ہے کیونکہ اس میں فرقہ کی طرف دعا کرنے کا بیان ہے اور بعض نسخوں میں یہ حدیث اگلے ہی باب میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے یہ حدیث لاکرا اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طرح کی طرف اشارہ کیا ہو اس میں یوں ہے کہ جب آپ نے دعا کا ارادہ کیا تو قبل کی طرف من کیا اور چاروں طرف سے دعا کی اور یہ حدیث لاکرا چھپا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو بڑی عظمت اور بڑے علم والا ہے کوئی سچا مومن اللہ کے سوا جو آسمان اور زمین اور بڑے تخت کا مالک ہے کوئی سچا مومن نہیں ۱۲۷۔

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَقَالَ وَهَبُ،  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ نَتَادَةَ عَنْهُ

## بَابُ الْبُحْثِ فِي تَجَدُّدِ الْبَلَاءِ

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُكَيْنٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَذَا الْبَلَاءِ  
وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ  
الْأَعْدَاءِ قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ  
زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ

بَابُ رُكَاةِ النَّجْوَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى

۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُمَرَةُ بْنُ  
الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يَقْبُضَ

کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے پھر ایسی ہی حدیث  
بیان کی ہے

باب بلا کی تکلیف سے پناہ مانگنا (جیسے افلاس  
کے ساتھ عیال داری۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
کہا مجھ سے سہمی نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا کی شدت اور بدبختی کی  
آفت اور تقدیر کی رحمت اور دشمنوں کی فرحت سے پناہ مانگتے سفیان  
نے (اسی سند سے) کہا حدیث میں صرف تین باتوں کا ذکر تھا اور  
ایک چوتھی بات میں نے (اپنی طرف سے) بڑھادی تھی (پہلے مجھ کو یاد  
تھی) اب مجھ کو یاد نہیں رہا وہ چوتھی بات جو میں نے بڑھائی تھی  
کونسی تھی یہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں دعا کرنا یا اللہ میں بلند  
رفیقوں (ملائکہ اور انبیاء) کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے  
کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن  
مسیب نے اور عروہ بن زبیر اور کئی مالکوں نے خبر دی کہ حضرت عائشہ  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ صحت میں یوں فرماتے  
تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرتا جب تک بہشت میں  
اپنا ٹھکانا نہیں دیکھ لیتا اور اس کو اختیار دیا جاتا ہے (اگر چاہے۔

اسے اس حد کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض اس شخص کا یہ ہو کہتا ہے قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث ان چار میں  
نہیں ہے کیونکہ قتادہ نے یہ حدیث ابوالعالیہ سے سنی ہوئی ترشیدان سے یہ حدیث روایت نہ کرتے شعبہ تدیس کرنے والے سے روایت نہیں کرتے جب  
تک اس کا سماع اپنے شیخ سے ان کو معلوم نہ ہو جاتا اور مسلم کی روایت میں سعید بن ابی عروہ سے انہوں نے قتادہ سے اس حدیث میں سماع کی مراحت ہے  
کہ ابوالعالیہ نے ان سے بیان کیا ۱۲ منہ ۱۵ دشمنوں کی فرحت یہ شہادت ادا لو کا ترجمہ ہے یعنی آدمی پر مہیبت آنے کی وجہ سے اس کے دشمن خوشی کرتے ہیں  
۱۲ منہ ۱۵ اسماعیل کی روایت میں اس کی مراحت ہے کہ وہ چوتھی بات شہادت اداء تھی ۱۲ منہ

نَبِيٍّ قَطَّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ  
يُخَيَّرُ فَلَمْ تَنْزِلْ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى خَنْزِيرٍ غَشِيٍّ  
عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَتَانَا فَاشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى  
السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى قُلْتُ  
إِذَا لَمْ يُخَيَّرْنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي  
كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ  
آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ  
الْأَعْلَى ۝

**باب الدعاء بالموت والحياة ۝**

۸۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ إسماعيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا  
وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ لَوْلَا أَن رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ  
نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ إسماعيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ  
قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا  
فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَن النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو  
بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

تو اور دنیا میں رہے، پھر جب آپ بیمار ہوئے اور موت آن پہنچی اس  
وقت آپ کا مبارک سر میری ران پر تھا آپ ایک گھڑی تک بے ہوش  
رہے اس کے بعد ہوشیار ہوئے تو اپنی نگاہ چھت کی طرف لگائی اور  
فرمایا یا اللہ میں بلند رفیقوں میں رہنا چاہتا ہوں تب میں نے اپنے  
دل میں کہا آپ دنیا میں ہمارے پاس رہنا اب پسند نہیں فرمائیں  
گے اور مجھ کو معلوم ہوا کہ جو بات آپ نے (حالت صحت میں) فرمائی  
تھی وہ صحیح تھی حضرت عائشہ کہتی ہیں یہ اللہم الرفیق الاعلیٰ آخری کلمہ  
تھا جو آپ کی مبارک زبان سے نکلا ۝

**باب موت یا زندگی کی دعا کرنا اچھا نہیں ہے۔**

ہم سے مسدد بن مسرور نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی  
حازم سے انہوں نے کہا میں خباب بن ارت (صحابی مشہور) کو پاس آیا  
(بیماری کی وجہ سے) انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگائے تھے  
(آگ سے جلایا تھا) میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے اگر آنحضرت  
نے ہم لوگوں کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی  
دعا کرتا۔

ہم سے محمد بن شثلیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے  
انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں  
نے انہوں نے کہا میں خباب بن ارت کو پاس کیا انہوں نے اپنے پیٹ  
میں سات داغ لگائے تھے وہ کہتے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا  
کرتا

۱۔ کہ پیچیدہ وقت اختیار دیا جاتا ہے ۲۔ اس کے بعد وفات تک کوئی بات نہیں فرمائی ۳۔ اس لئے حکم اللہ کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیے یہ اس صورت  
میں ہے جب دعا کرنے والے کو معلوم ہو کہ وہ زندگی میں اور گنہگاروں کا جو بھلا پسندو پر لا دینا چاہتا ہے اور اس پر بھی تو زندگی کے لیے دعا کرے لیکن جس شخص کا یہ حال ہو  
بلکہ نیک کاموں میں معروف ہو وہ دعا کر سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دے اور جیسی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہ دعا کرے  
یعنی اللہم اھدینی ما کانت الیہا خیر الی تو فنی اذا کانت الوفاة خیر الی ۱۲۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ  
نَزْلُ يَوْمٍ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنَّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ  
اللَّهُمَّ احْبِسْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَ  
تَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ۝

بابُ الدُّعَاءِ لِلصَّبِيَّانِ بِالْبَرَكَةِ وَ  
مَسْحِ رُؤُسِهِمَا - وَقَالَ أَبُو مُوسَى وَدِدِي  
غُلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْبَرَكَةِ ۝

۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَاطِعٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ  
بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي  
وَجَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ  
ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوئِهِ ثُمَّ  
قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى  
خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زُرِّ  
الْحَجَلَةِ ۝

۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے  
انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی پر  
کوئی مصیبت آئے تو وہ موت کی آرزو نہ کرے اگر ایسا ہی لاچار ہو  
(مرنا ہی چاہتا ہی) تو یوں کہے یا اللہ جب تک دنیا کی زندگی میرے حق  
میں بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھ  
کو دنیا سے اٹھا لے۔

باب بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا  
ابو موسیٰ اشعری نے کہا (یہ حدیث کتاب العقیقة میں موصولاً گزر چکی ہے)  
میرا لڑکا پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برکت کی  
دعا دی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسماعیل نے  
انہوں نے جعد بن عبد الرحمن سے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ  
کہتے تھے میری خالہ (نام نامعلوم) مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں لے گئی آپ سے عرض کی یا رسول اللہ یہ میری بہن (علیہ نبت شریح)  
کا بیٹا ہے اور بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھ کو برکت  
کی دعا دی بعد اس کے آپ نے وضو کیا۔ میں آپ کے وضو کا  
(مستعمل یا بچا ہوا) پانی پی گیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا  
ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے دونوں مؤذنوں  
کے نیچے میں تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے دیا  
حجلہ کا (ٹٹا)۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم سے  
عبد اللہ بن وہب نے کہا ہم سے سعید بن ایوب نے انہوں نے ابی بکر

۱۷ بعض نسخوں میں بیان اتنی عبارت زائد ہے قال ابو عبد اللہ وبقی الحال جعد وجعد یعنی امام بخاری نے کہا اس راوی کا نام کسی نے جعد کہا ہے کسی نے جعد  
۱۸ اس مسئلہ جملہ ایک پرندہ ہوتا ہے ۱۷



إِلَى عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ  
 فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيُلْقَاهُ ابْنُ التَّيْبِيِّ وَابْنُ  
 عَمْرِو فَيَقُولَانِ اشْرُكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَاكَ بِالْبُرْكَ فَاسْرُبْمَا  
 أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبِيعُ بِهَا إِلَى  
 الْمَنْزِلِ

۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ  
 ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ  
 وَهُوَ الَّذِي يَحْمَدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بَيْتِهِمْ

۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
 هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِالْغُبَيَّانِ فَيَدْعُو لَهُمَا فَا فِي  
 بَصِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَا فَا تَبَعَا  
 آيَاهُ وَلَمْ يَعْلَمَا بِهِ

۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
 الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ  
 وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ  
 أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُؤْتِي بِرِدَائِهِ  
 بِأَبِي الصَّلَاحَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(زہرہ بن سعد) سے ان کے دادا عبداللہ بن ہشام ان کو بازار میں لے  
 جاتے وہاں غلہ خریدتے پھر عبداللہ بن زہرہ اور عبداللہ بن عمر ان سے  
 مل کر کہتے تم ہم کو بھی اپنی خرید میں شریک کر لو اس لیے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو برکت کی دعا دی ہے (تو ہر معاملہ میں تم  
 نفع کماتے ہو) عبداللہ بن ہشام ان کو شریک کر لیتے کبھی ایسا ہوتا  
 نفع میں ایک پورے اونٹ (کا غلہ) ان کو ملتا اور اس کو بجنسہ اسی طرح  
 گھر میں بھیج دیتے۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اسی نے بیان کیا کہا ہم سے  
 ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن  
 شہاب سے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی یہ محمود وہ شخص تھے  
 جن کے منہ پر انہی کے کنوئیں سے پانی لے کر پھینچنے میں آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے کلی کر دی تھی یہ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے  
 خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
 حضرت عائشہ سے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس بچے  
 لائے جاتے آپ ان کے لیے دعا کرتے ایک بچہ نے جس کو لے کر  
 آئے تھے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر  
 اس مقام پر بہا دیا اس کو دھو یا نہیں۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن خبیہ نے خبر دی انہوں  
 نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے خبر دی ان کی  
 (آنکھ یا منہ) پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا انہوں نے  
 سعد بن ابی وقاص کو در کی ایک رکعت پڑھتے دیکھا۔  
 باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

یہ کہ آپ نے شفقت کی راہ سے محمد پر کر دی تھی جب وہ بچہ تھے باب کی مناسبت اس طرح ہے کہ بچوں پر آپ کا شفقت کرنا اس سے بھلا ہے یہ کہ آپ  
 بھی گویا سر پر ہاتھ پھیرنے کی طرح ہے ۱۲ منہ سے یا امام حسن یا امام حسین یا ام تیس کے فرزند تھے۔ ۱۲ منہ

## بھیجنے کا بیان

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن ججاج نے کہا ہم سے حکم بن عقیبہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا انہوں نے یوں کہا کعب بن عجرہ (صحابی) مجھ سے ملنے کئے گئے میں مجھ کو ایک تحفہ دوں (ایک عمدہ حدیث سناؤں) ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں پر برآمد ہوئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہو گیا۔ لیکن ہم درود آپ پر کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ زبیری نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی حازم اور عبد العزیز درآوردی نے انہوں نے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے عبد اللہ بن نجاب سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنے تو ہم کو معلوم ہو گیا لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہم صل علی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ ثَلَاثُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عَجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنْ التَّبَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

۱۔ میچ حدیثوں میں جو درود کے پیچھے آئے ہیں وہ محدودے چند ہیں جو محض حصین میں جمع ہیں لیکن بعد کے لوگوں نے ہزاروں پیچھے بڑے بڑے مبالغہ اور تکبر کے ساتھ بنائے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہوگا بلکہ ڈر ہے کہ مواخذہ نہ ہو کہ آپ نے دعائیں مبالغہ کرنے اور سبج و تافہ لگانے کو منع فرمایا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے اقورہ درودوں پر قناعت نہ کر کے ہزار ہائی درودیں ایجاد کی ہیں منجملہ ان درود کی کتابوں کے ایک کتاب دلائل الخیرات بھی ہے جو بہت رواج ہے۔ یہاں تک کہ اس کے مؤلف تک میں نے بھی مدنیہ منورہ میں سند ملی تھی اس کے شروع ہی میں جو حدیثیں فضیلت درود میں مذکور ہیں وہ اکثر موضوع ہیں باقی درود کے صدا بھیجے جو اس کتاب میں بڑے مبالغہ اور تحسین الفاظ کے ساتھ لکھے گئے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل منقول نہیں ہیں بعد والوں کی ایجاد ہیں اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا بڑا ثواب اور اجر رکھتا ہے اور میچ حدیثیں اس کی فضیلت میں وارد ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ وہی پیچھے درود کے پڑھے جائیں جو حدیث سے ثابت ہیں اور جزو اتباع سنت میں مومن کو اتنا ہے وہ کسی چیز میں نہیں آتا ۱۲ منہ سلمہ السلام علیک ایہا البنی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۲ منہ سلمہ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا فرمایا صلوا علیہ ۱۲ منہ۔

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

بَابُ هَلْ يَصَلِّي عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ

۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ إِذَا اتَى رَجُلًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَإِنَّا كَأَنَّا بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ قَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ قَالَ أَلَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِمْ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

محمد عبدک در سولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم

باب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی پر بھی درود بھیج سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ میں اپنے پیغمبر سے) فرمایا ان پر درود بھیج (یعنی ان کے لیے دعا کر) کیونکہ تیر سی درود (دعا) سے ان کو تسلی ہوتی ہے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکس جب کوئی اپنی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ یوں فرماتے اللہم صل علیہمیرا باپ (ابو اوفی) بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آیا تو آپ نے یوں فرمایا اللہم صل علی آل ابی اوفی۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ بن سلیم سے زرقی سے کہا ہم کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید

۱۔ درود شریف میں ابراہیم کی تخصیص کی وجہ میں علماء نے کلام کیا ہے کہ صلیت علی ابراہیم فرمایا کہ صلیت علی موسیٰ نہ فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ کی تجلی سلاں تھی اور ابراہیم کی تجلی جمالی اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کی طرح درود پڑھنے کا حکم فرمایا کہ آپ کے لیے تجلی جمالی کا سوال ہو ۲۔ منہ ۳۔ یوں کہہ سکتے ہیں اللہم صل علی فلان ۱۲۔ منہ ۳۔ بعضوں نے غیر انبیاء کے لیے بھی استقلال لایوں کہنا درست رکھا ہے۔ اللہم صل علیہ اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے کیونکہ صلوة کے معنی رحمت کے ہیں تو اللہم صل کا معنی یہ ہوا کہ اس پر اپنی رحمت اتار اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اجعل صلوتک ورحمتک علی آل سعد بن جادۃ بعضوں نے کہا مطلقاً درست نہیں استقلالاً نہ تبعاً بعضوں نے کہا استقلالاً درست نہیں لیکن تبعاً اور ضناً درست ہے یعنی انبیاء کے بعد اور کسی کا بھی نام لیا جائے مثلاً یوں کہے اللہم صل علی محمد وعلی اماننا الحسن بن علی اور سی مختار ہے ۱۲۔ منہ ۳۔ امام بخاری نے اس باب میں دو حدیثیں بیان کیں ایک سے بالا استقلالاً غیر انبیاء پر صلوة بھیجنے کا جواز نکالا دوسری سے تبعاً اس کا جواز نکالا امام مالک سے یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجنا مکروہ ہے (باقی صفحہ ۷۳)

**باب ۹۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَذَيْتَهُ فَاَجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً**

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ نَايِبًا مُؤَمِّنًا سَبَبْتَهُ فَاَجْعَلْ ذَلِكْ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

**باب ۹۲**

۹۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرٍا حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْفَظَهُ الْمَسْئَلَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا پاک پروردگار جس (مسلمان) کو میں کچھ ایذا دوں (برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں) تو اس کے گناہ معاف کر دے اس پر رحمت اتارے

ہم سے احمد بن حنبل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں جس مسلمان کو برا کہوں تو اس کے لیے قیامت کے دن میرا برا کمن اپنی نزدیکی کا سبب کر دے۔

**باب فتنے اور فساد سے پناہ مانگنا**

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام و قتوای نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا شروع کیے آپ کو تنگ کر دیا

(بقصر صفحہ ۷۲) مگر صحیح یہ ہے کہ انہوں نے انبیاء کے سوا اوروں پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ غصہ میں میری زبان سے کچھ نکل جائے اور وہ درحقیقت لعنت اور برائی کا مستحق نہ ہو جیسے دوسری روایت میں اس کی مراد موجود ہے ۱۲ منہ ۲ دوسری روایت میں یوں ہے میں آدمی ہوں آدمیوں کی طرح غصہ بھی ہوتا ہے خوش بھی ہوتا ہے تو اس کے لیے گنہگاروں کی معافی اور رحمت کریں گے ان کا گناہ اور اجر سبحان اللہ ۱۲ منہ ۳ فتنے سے مراد آزمائش الہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بعض گمراہی کے اسباب کھڑے کر کے آزمائے کہ کون ان میں سے ایمان پر قائم رہتا ہے اور کون کفر اختیار کرتا ہے مثلاً دجال کا آنا یہ ایک بڑا فتنہ ہوگا جس میں بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اسی طرح دجال کے پیش خیمہ جو ہر وقت پیدا ہوتے رہتے ہیں ہمارے زمانہ میں ایک شخص سید احمد نامی پیدا ہوا جس نے ایمان کے تمام اصول اور ارکان میں باطنیہ کی طرح تاویلیں کر کے ہزاروں مسلمانوں کو خواب کر دیا مگر جن کو اللہ تعالیٰ نے بنیاد پر محض رہے ایک شخص قادیان میں اب بھی موجود ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے میں منیل مسیح ہوں یا مسیح علیہ السلام دنیا میں نہیں آئیں گے ایک شخص حیرت نامی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو کبر آپ کے تمام معجزات کو اڑا دیا ہے گویا آپ سے کوئی خرق عادت صادر ہی نہیں ہوا اور اس پر قرآن و حدیث کے ترجمے لکھتا ہے کیا خوب ایک شخص ثناء اللہ نامی ہے جس نے قرآن کی تفسیر عربی زبان میں لکھی ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ میں احمدیث میں سے ہوں حالانکہ اس کی ساری تفسیر کفر اور الحاد سے بھری ہوئی ہے ایک شخص عبد اللہ بن کرباؤی نکلا ہے جس نے نئے طور کی نماز ایجاد کی ہے اور حدیث شریف کو قابل اعتقاد نہیں جانتا یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ میں مسلمانوں کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیے اور قرآن اور صحیح بخاری کے خلاف جو کوئی کہے اس کو درود کفر اور کذاب اور فتنی سمجھنا چاہیے یہی دونوں کتابیں ہمارے دین میں اصلاً لاصول ہیں برکتا ہے کہ ان دونوں کتابوں سے ملا کر جانتا چلے جائے اگر موافق ہوں تو خیر ورنہ کالائے بدبریش خاندان ایسی کتاب کو اس کے مؤلف کے منہ پر پھینک دینا چاہئے ہمارے علم مولانا ثناء اللہ ترمذی کی تفسیر میں قابل اعتراض باتیں موجود ہیں۔ مگر لفظ الحاد کا فتویٰ لگانا درست نہیں۔ یہ تفسیر انتہائی مفید ہے۔ عبد الحمید ریالوی۔

نَغْضِبُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرُ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَأَذَاكُلُ رَجُلٍ لَأَفْتُ رَأْسَهُ فِي تَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَحَى الرَّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ حَذَاةُ ثُمَّ انْشَأَ عَمْرٍو فَقَالَ رَضِينَا يَا اللَّهُ رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَعُوذُ يَا اللَّهُ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُورَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دَرَاءَ الْحَاظِطِ وَكَانَ تَتَادَةٌ يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذِهِ الْآيَةُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْأَلُهُمْ.

**باب التَّعَوُّذِ مِنْ غَلْبَةِ الرِّجَالِ**  
**۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا**  
**إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو**  
**قَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّهُ**  
**سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنِي طَلَعَةُ الْقَمَسِ**  
**لَنَا غَلَامًا مِّنْ غُلَامِيكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ**

(اتنا پوچھا) آخر آپ غصے ہو گئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا آج جو تم مجھ سے پوچھو گے میں بیان کر دوں گا انہی کہتے ہیں میں داپٹے اور بائیں طرف دیکھنے لگا کیا دیکھتا ہوں ہر ایک شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے ایک شخص (عبداللہ نانی) جس کو لوگ جھگڑے اور تھوڑے کے وقت اس کے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بتلاتے (نطفہ حرام کہتے) عرض کرنے لگا یا رسول اللہ بتلائیے واقعی میرا باپ کون ہے میں کس کے نطفہ سے ہوں آپ نے فرمایا تیرا باپ خدا کا ہے اس وقت حضرت عمرؓ (آپ کے غصے کا حال دیکھ کر) اٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہم اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر بالکل راضی اور خوش ہیں اور ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح برائی اور بھلائی دونوں میں کوئی دن کبھی نہیں دیکھا ہوا یہ کہ بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر مجھ کو اس (محراب کی) دیوار کے پر سے دکھائی گئی فتادہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو (سورہ مائدہ) کی یہ آیت پڑھتے مسلمانوں ایسی باتیں پیغمبر سے (مت پوچھو کہ اگر وہ بتلائی جائیں تو تم کو بُری لگیں۔

باب دشمنوں کے غلبے سے پناہ مانگنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن حنطل کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے سنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب جنگ خیبر کے لیے جانے لگے) ابو طلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا ایسا ڈھونڈ جو (رستے میں) میرا کام کا ج کڑتا رہے یہ سن کر ابو طلحہ مجھ کو اپنے پیچھے دھوڑے پر

لے آنحضرت کے غصے کی وجہ سے سب ڈر گئے رونے لگے لڑکے لگے غلط کہتے ہیں جو مجھ کو دوسرے کا بیٹا بتلاتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ ہم کو دوسرے بے نامہ سوا اللہ کی اور امتحان لینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ گویا محراب کی دیوار بطریق خرق عادت مثل آئینہ کے جلا دار بن گئی ۱۲ منہ۔

لِي أَبْطَلَهُ يَدْرِفْنِي دَرَاءَةً فَكُنْتُ  
أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ  
يَقُولَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ  
الْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ  
وَضِلَعِ الدِّينِ وَغِلْبَةِ الرِّجَالِ فَلَمَّا أَزَلَ  
أَخْدَمُهُ حَتَّى أَقْبِلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَ  
أَقْبَلَ بِصِفِيَّةَ بِنْتِ حِثِّي تَدْحَانَهَا  
فَكُنْتُ أَنَا أَوْ يَحْوِي دَرَاءَةً بَعَاءَةً أَوْ  
كَسَاءً ثُمَّ يَرُدُّهَا وَدَرَاءَةً حَتَّى إِذَا كُنَّا  
بِالضَّرْبَاءِ صَنَعَ حَبْسًا فِي نَطْعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي  
فَدَعَوْتُ رَجُلًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ  
بِنَاءَةً بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَأَهُ أَحَدٌ  
قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ  
فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا  
حَرَّمَ بِأَبِي إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ  
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَ  
صَاعِهِمْ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
۹۵. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْ  
أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مُبَاشَرًا (خیر کی طرف) نکلے میں (رستے بھر) جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ٹھہرتے آپ کی خدمت کرتا رہا میں سنا کرتا تھا آپ اکثر یوں دعا  
فرماتے یا اللہ میں رنج اور غم و عاجزی اور سستی اور نجیلی اور نامردی  
اور کمزوری اور دشمنوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں  
خیر میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ خیر سے (لوٹ  
کر) مدینہ کی طرف چلے آنحضرت نے صیغہ نہ کر اپنے لیے جن لیا تھا۔ ان  
کو ساتھ لائے رستے میں میں دیکھتا تھا آپ ان کے لیے (سواری پر  
بیٹھنے کے لیے) چادر یا کھل سے ایک گول گردہ بنا دیتے اس پر اپنے پیچھے  
ان کو سوار کر لیتے جب ہم لوگ مہاجرین میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے)  
تو آپ نے حیس (یعنی ملیدہ کھجور گھی پیر ملا کر) ایک چمڑے کے دسترخوان  
پر تیار کیا اور مجھ کو دعوت دینے کے لیے بھیجا میں نے کئی آدمیوں  
کو بلایا انہوں نے کھایا بس یہی صغیرہ کے ساتھ محبت کرنے کی دعوت  
تھی پھر (آپ مدینہ کی طرف) روانہ ہوئے۔ اتنے قریب پہنچے کہ احد  
پہاڑ دکھائی دینے لگا آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑی ہے جو ہم سے  
محبت کرتی ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں جب بالکل مدینہ  
سامنے آگیا تو فرمایا یا اللہ میں اس شہر کو دونوں پہاڑیوں کے درمیان  
اس طرح حرمت والا کرتا ہوں جیسے ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرمت  
والا کیا تھا یا اللہ مدینہ والوں کے صانع اور مد میں برکت

دے۔

باب قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ام خالد بنت خالد  
بن سعید سے سنا موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ام خالد کے سوا اور  
کسی صحابی سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کچھ نہیں  
سنا ام خالد کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قبر کے

وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

**باب ۱۶۳ التَّعَوُّذُ مِنَ الْبُخْلِ:**

۹۶۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مَصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ بِأَمْرِ

بُخْمَسٍ ذَيْدٍ كَرِهْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَ: اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ

وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعَمَلِ وَأَعُوذُ

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَالِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۹۶۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَسِيٍّ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزٍ مِنْ

عَجَزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ

يَعْتَذِرُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذِّبْتُهُمْ وَلَمْ

أُفْعِمِمْ أَنْ أَصْلَحْتُ قُلُوبَهُمْ فَخَرَجْتُ وَدَخَلَ عَلَيَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزِينَ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ:

صَلِّتَ إِذَا تَهَضُّوْنَ يَعْتَذِرُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ

الْبَهَائِمُ كُلُّهَا، فَمَا رَأَيْتَهُ بَعْدَ فِي صَلَاةٍ

إِلَّا تَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

**باب ۱۶۴ التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ:**

۹۶۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ

كَعَذَابِ سَهْلٍ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

**باب ۱۶۵ التَّعَوُّذُ مِنَ الْبُخْلِ:**

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا

ہم سے عبد الملک بن عمیر نے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص

انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص پانچ باتوں کی دعا کا حکم دیا کرتے اور کہتے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دعا کا حکم دیا ہے یا اللہ میں بخلی

سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں نامردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں

یا اللہ میں نکمی عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ میں دنیا

کے فتنے یعنی دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں قبر کے

عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جبر بن عبد الحمید

نے انہوں نے منصور بن عمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے فرقہ

سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا مدینہ کے

یہودی بڑھیوں میں سے دو بڑھیاں (نام نامعلوم) میرے پاس آئیں

اور کہنے لگیں قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے میں نے کہا تم جھوٹی ہو مجھ کو

ان کی بات ماننا اچھا نہیں لگا خیر وہ چلی گئیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس

طرح دو (یہودی) بڑھیاں آئیں تجھیں وہ یہ کہتی تھیں آپ نے فرمایا وہ

سچ کہتی تھیں بیشک قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے ان کا عذاب سب

جانور سنتے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس کے بعد ہر نماز میں

آنحضرت کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا۔

**باب ۱۶۶ التَّعَوُّذُ مِنَ الْقَبْرِ:**

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے معمر بن سلیمان نے کہا میں نے

لے کئی عمراس یا سو سال کے بعد جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجائے عقل میں فتر پیدا ہوتا ہے اس لئے موت کا فتنہ قبر کا سوال اور وہاں کا عذاب ہے بعض نے

کہا مرتے وقت شیطان کا بکنا یا اللہ ہم کو اپنی پناہ میں رکھ اور شیطان کے اغوا سے بچا اور موت ہم پر آسان کر دے آمین۔

سَمِعْتُ ابْنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ  
الْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ :

**باب ۶۸ التَّعَوُّدُ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ :**

۹۹- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ  
هَاشِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَ  
الْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ  
النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى، وَ  
أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ  
السَّيْحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَا بَيْتِ  
النَّارِ وَالْبَرْدِ وَلِقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ  
الْقُبَّ الْأَمِينِ مِنَ الدَّنَسِ وَابْعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ  
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ :

**باب ۶۹ الاستعاذة مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ :**

۱۰۰- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ  
وَالْجُبْنِ وَالْغُلَّةِ الدَّيْنِ وَغُلَّةِ الرِّجَالِ :

اپنے والد (سلیمان بن طرخان) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس بن  
مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے  
یا اللہ میں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بے انتہا بڑھاپے سے  
تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں  
اور زندگی اور موت کے فتنوں سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

**باب گناہ اور ڈنڈ (سچی تاوان) سے پناہ مانگنا۔**

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے  
انہوں نے منہام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا  
کرتے تھے یا اللہ میں سستی اور بے انتہا بڑھاپے اور گناہ اور  
ڈنڈ اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے فتنے اور  
دوزخ کے عذاب اور مالدار کی فتنے سے تیری پناہ چاہتا  
ہوں اسی طرح محتاج کی فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے  
بھی یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں سے دھو ڈال اور میرا  
دل گناہوں سے الیا صاف پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو تو میل  
کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا  
فاصلہ کر دے جتنا پورب اور کچھم میں ناصلہ ہے۔

**باب نامردی اور سستی سے پناہ مانگنا۔**

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن  
بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے کہا میں نے انسؓ سے سنا  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں رنج  
اور غم اور عاجزی اور سستی اور نامردی اور نچیلی اور کمزور قرض  
اور دشمنوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۱- برف اور اولوں کا پانی بہت صاف اور ستھر ہوتا ہے ۱۲- بعضے نسخوں میں بیان اتنی عبارت زیادہ ہے کسائی او کسائی واحد یعنی  
قرآن میں جو آیا ہے و اذ اقاموا الى الصلوة قاموا کسالی - تو یہ بضم کاف اور بفتح کاف دونوں طرح مروی ہے دونوں قراوتیں ہیں ۱۳-



**باب التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ . الْبُخْلُ وَ**  
**الْبَخْلُ وَاحِدٌ . مَثَلُ الْخَنَزِ وَالْحَزْنِ :**  
 ۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ  
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ  
 مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَوْلِ الْخَمْسِ وَيَحْلِلُ ثَمَنَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
 بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ  
 أُرَدَّ إِلَى أَرْضِ الْعِصْيَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا  
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .  
**باب التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْدِ الْعِصْيَةِ**  
 أَرَادْنَا لَنَا أَسْقَاطًا :

۲. حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
 عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ  
 الْكُفْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ  
 الْهَمِّ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ :

**باب الدُّعَاءِ بِدَفْعِ الْوَبَاءِ**  
 وَالْوَجَعِ :

۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
 سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ

لَهُ آيَةٌ وَارِدَةٌ فِي حَدِيثٍ مِنْ هَذِهِ ۱۲

**باب بخلی سے پناہ مانگنا بخل اور بخل دونوں کے معنی ایک**  
 ہیں یعنی بخلی جیسے حزن اور حزن (دونوں کے معنی رنج)۔

ہم سے محمد بن ثنی نے بیان کیا کہ مجھ سے غندر (محمد بن جعفر)  
 نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک ابن عمیر سے انہوں نے  
 مصعب بن سعد سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ ان پانچ  
 چیزوں کی دعا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 بھی ان کی دعا فرماتے تھے یا اللہ میں بخلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں  
 اور نامردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور کمکی عمر تک پہنچنے سے تیری  
 پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر  
 کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

**باب کمکی عمر سے پناہ مانگنا (سورہ ہود میں جو) ارادنا لنا یغی ہمارے**  
 میں کے کہنے یا جی لوگ۔

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث بن سعید نے  
 انہوں نے عبد العزیز بن صہب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں  
 نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں پناہ مانگتے آپ فرماتے یا اللہ میں  
 سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور نامردی سے تیری پناہ مانگتا ہوں  
 اور بے انتہا بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بخلی سے تیری پناہ  
 مانگتا ہوں۔

**باب وبا اور بیماری کے دفعیہ کے لیے دعا**  
 کرنا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
 ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے  
 انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا یا اللہ مدینہ سے ہم کو ایسی محبت دے جیسی تو نے مکہ سے

حَبِّبَ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ  
أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ حَتَّى نَهَا إِلَى الْجُحْفَةِ اللَّهُمَّ  
بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَا وَصَاعِنَا

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ  
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: عَلِمْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى  
الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْ بِي  
مَا تَدْرِي مِنَ الْوَجْعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا  
يَرِيئُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَنَا تَصَدَّقُ  
بِشَلَّتِي مَالِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَيَسْطُلُ؟  
قَالَ: الثَّلَاثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ  
وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ  
عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ  
لِفَقْرَةٍ تَبْتَغِي بِهَا دَجَّةَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ  
حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي أُمَمَاتِكَ، قُلْتُ  
أَخْلَفْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي، قَالَ: إِنَّكَ  
لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ  
وَجْهَ اللَّهِ إِذَا أَرَدْتَ دَرَجَةً وَ  
رَفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى  
يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضْمِرُكَ آخِرُونَ  
اللَّهُمَّ آمِنْ لَا صَحَابِي هَجَرَتْهُمْ  
وَلَا تَذَرُهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنْ  
سَلِّمْ اسْ بِيَارِي سَ چنگا جو جائے گا ۱۱۲۔

دی ہے یا اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کا بخیر جحفہ میں بھیج دے  
(جو ایک مقام کا نام ہے مصر والوں کا مینقات) یا اللہ ہمارے بار آور  
ہمارے صاع میں برکت دے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن  
سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عامر بن سعد سے  
ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک بیماری کی وجہ سے جس میں مرنے  
کے قریب ہو گیا تھا میری عیادت کی میں نے کہا یا رسول اللہ میری  
بیماری کا جو حال ہے وہ آپ ملاحظہ فرماتے ہیں اور میں والدہ کے  
میرا وارث ایک بیٹی (ام حکم کبری) کے سوا کوئی نہیں کیا میں اپنا  
دو تہائی مال تصدق کر ڈالوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض  
کیا اچھا! دھما مال آپ نے فرمایا نہیں بس تمہاری مال بہت ہے  
تمہاری خیرات اسے بات یہ ہے کہ اگر تو وارثوں کو مال دار  
چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو فحشاء مغلص چھوڑ  
جائے وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے (بھیک مانگتے) پھر میں  
اور تو اللہ کی رضامندی کے لیے (تھوڑا یا بہت) جو خرچ کرے  
گا اس کا ثواب پائے گا یہاں تک کہ اپنی جو رو کے منہ میں جو  
نعمہ ڈالے گا (اس پر بھی ثواب پائے گا) میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے ہاجرین) سے پیچھے ہو کر  
مکہ میں رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا کیا ہو گا اگر پیچھے بھی رہ جائے گا۔  
اور کوئی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کرے گا تو اس کی وجہ  
سے تیز درجہ بڑھے گا بلند ہو گا اور شاید (ایسا معلوم ہو تا ہے)  
تو ابھی زندہ رہے گا تجھ سے کچھ لوگ (مسلمان) فائدہ اٹھائیں  
گے کچھ لوگ (کافر) نقصان اٹھائیں گے یا اللہ میرے اصحاب کی

الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ  
سَعْدُ رَفِيَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُؤْفَى  
بِسُكَّةٍ.

**بابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُصْرِ**  
وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ:  
۵. أَحَدُ ثَنَاءِ سَحَابِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ:  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ  
بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ  
أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُصْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

۶. أَحَدُ ثَنَاءِ يَحْيَى بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ  
وَالرَّهْرِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَ  
عَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَيْبِ وَشَرِّ

مہجرت پوری کر دے اور ان کی ایڑیوں کے بل اٹامت پھرا لیا  
افسوس ہے تو سعد بن خولہ کا ہے سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ پر افسوس کیا اس وجہ سے کہ وہ  
مکہ ہی میں مر گئے تھے یہ

**باب نمکی عمر سے پناہ مانگنا اور دنیا اور دوزخ  
کے فتنے سے۔**

ہم سے اسحاق بن راہویہ (مجتہد مشہور) نے بیان کیا کہ ہم  
کر حسین بن علی جعفی نے خبر دی انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے  
انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں مصعب بن سعد سے انہوں نے  
اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا پانچ چیزوں سے  
پناہ مانگا کر دآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان سے پناہ مانگتے تھے  
آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نامردی سے پناہ مانگتا ہوں اور بخلی سے  
تیری پناہ مانگتا ہوں اور نمکی عمر سے زندہ رہنے سے تیری پناہ مانگتا  
ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب  
سے۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے دکیع نے کہا ہم  
مہنام بن عمرو نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے یا اللہ میں سستی  
اور بے انتہا بڑھاپے اور ڈنڈ اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں  
یا اللہ میں دوزخ کے عذاب اور دوزخ کے فتنے اور قبر کے فتنے اور  
مال داری کے فتنے اور محتاجی کے فتنے اور مسیح و جلال کے  
فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرے گناہ برف اور

۱۔ کہ جس مقام سے ہجرت کر چکے ہیں وہ جائیں ۲۔ منہ ۳۔ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ۴۔ تو گویا ان کی ہجرت بکڑی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا وہی ہی ہوا سعد بن ابی وقاص اس پیادے سے چنگے ہو کر مدینہ میں آ گئے اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بعد زندہ رہے انہوں نے عراق فتح کیا اور مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچایا رضی اللہ عنہ ۱۲۔

فَتَنُوا الْفَقْرَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسْكِينِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطِيئَتِي بِمَاءٍ زَكَاةٍ وَأَبْرَدِ نَقِيٍّ تَلْبِيٍّ مِنَ الْخَطَايَا لِمَا يَنْتَقِي النَّوْبُ ابْنُ عَبَّاسٍ جَيْسَ سَفِيدٍ كِبْرَاسِ كَيْلٍ سَ بَاكٍ هُوَ جَانِبُهُ أَوْ مَجْمُوعٌ أَوْ مِيرَ سَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّسِ بَاعِدَ بَنِي يَمِينَ خَطَايَا كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب مال داری کے فتنے سے پناہ مانگنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے مشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی خالہ سے (حضرت عائشہ صدیقہؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں قبر کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں مال داری کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور محتاجی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

### باب محتاجی کے فتنے سے پناہ مانگنا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو ابو معاویہ نے خبری کہا ہم سے مشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مال داری کے فتنے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ برائی کے فتنے مسیح دجال کے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرا دل برف

بِأَيْكِ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغَنَى :

۷۰۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسْكِينِ الدَّجَالِ :

بِأَيْكِ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ :

۸۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْغِنَى وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسْكِينِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ

۱۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے بالکل میرا دل پھیر دے کہ مجھ کو ان کا خیال تک نہ آئے۔ جیسے پورب والوں کو کچھ والوں کا خیال تک نہیں آتا اور مال داری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی اپنی مال و دولت پر غور ہو جائے دوسرے فقیر کا خدا کو حقیر سمجھے عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول جائے مال کا ناذر کو آواز دے غریبوں کی خبر نہ لے محتاجی کا فتنہ یہ ہے کہ فکر معاش میں مبتلا ہو کر حرام ذریعوں سے مال کما لے گا پھر وہی طبع میں مشرک اور بدعتیوں سے مل رہا ہے ان کے برے کاموں پر سکوت کرے یا ان کی کسی کہنے کے معاذ اللہ ۱۱۸

قَلْبِي بِمَاءِ الْثَّلَاجِ وَالْبَرْدِ وَلِي قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا  
كَمَا نَقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَمِصَّ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ  
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ  
وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ  
وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۝

**باب الدعاء بكثرۃ المال مع البرکۃ ۝**  
۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُندُسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ ادْعُ اللَّهَ  
لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ  
وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا آعْطَيْتَهُ، وَعَنْ  
هَشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
قَالَ: ۝

**باب الدعاء بكثرۃ الولد مع  
البرکۃ ۝**  
۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ  
الزَّبَّاعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَنَسُ خَادِمُكَ  
قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَ  
بَارِكْ لَهُ فِيمَا آعْطَيْتَهُ ۝

اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل گناہوں سے الیا صاف اور  
پاک کر دے جیسے سپید کپڑا سیل کچیل سے تو صاف پاک کرتا ہے اور مجھ  
میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا پورب اور پچھم میں  
فاصلہ ہوتا ہے یا اللہ میں سستی اور گناہ اور ڈنڈے سے تیری پناہ  
چاہتا ہوں۔

**باب برکت کے ساتھ بہت مال ملنے کی دعا کرنا یہ**

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عند ر (محمد بن جعفر  
نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس  
بن مالک سے انہوں نے ام سلیم سے انہوں نے (آنحضرت صلی علیہ وسلم)  
عرض کیا یا رسول اللہ انس آپ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمائیے آپ  
نے دعا دی یا اللہ اس کو بہت مال اور اولاد عنایت فرما اور جو اس کو عنایت  
فرمائے اس میں برکت دے اور اسی سند سے ہشام بن زید بن انس  
سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا پھر مروی  
حدیث نقل کی۔

**باب برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے کی**

**دعا کرنا۔**

ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ  
نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ  
کہتے تھے ام سلیم (میری والدہ) نے (آنحضرت سے) عرض کیا انس  
آپ کا خادم ہے (اس کے لیے دعا فرمائیے آپ نے یوں دعا دی یا اللہ  
اس کو بہت مال اور بہت اولاد دے اور جو اس کو دے اس میں  
برکت عنایت فرما۔

۱۔ بعض نسخوں میں بكثرۃ المال کے بعد والہ کا لفظ ہے یعنی بہت مال اور بہت اولاد ملنے کی دعا کرنا۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ یہ دعا قبول ہوئی تمام صحابہ سے زیادہ  
انس کو اولاد ہوئی ابن قتیبہ نے معارف میں کہا بھرے میں تین آدمی ایسے نذر سے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں سوزا والادیں (مرد بچے) دیکھیں ابوبکر  
اور انس اور خلیفہ بن ہذیل ۱۱۲۔



عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ دَعَا لِي خَيْرًا حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِيَ بِيهِ وَيَسَّرَ لِي حَاجَتَهُ:

**بابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ:**

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ ابْنِي عَامٍ وَارَيْتُ بِيَاضَ ابْطِيهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ:

**بابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةٌ:** قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: خَيْرُ عُقْبَاءَ عَاقِبَةٌ وَعُقْبَاءٌ عَاقِبَةٌ وَاحِدٌ وَهُوَ الْآخِرَةُ.

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا إِذَا عَلَيْنَا كَبْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أُمَّتَكُمْ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ بَيْنَمَا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: وَأَنَا أَقُولُ فِي

جہاں جس کام میں میرے لیے بھلائی ہو وہ میرے حصے میں کرنے اور مجھ کو اس پر راضی بنا دے (راضی برضا رکھ) دعا کے وقت اس کام کو بیان کرے یہ

**باب وضو کے بعد دعا کرنا۔**

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے بريد بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ عامر بن ابی موسیٰ اشعری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی یا اللہ ابو عامر عبید کو بخش دے ابو موسیٰ کہتے ہیں آپ نے اتنے ہاتھ اٹھائے کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سپیدی دیکھی آپ نے فرمایا یا اللہ عبید ابو عامر کو قیامت کے دن اپنی بہت خلقت سے بڑھ چڑھ کر رکھ۔

**باب ٹیلے پر (بلندی پر) چڑھتے وقت دعا کرنا امام بخاری نے کہا قرآن میں جو آیات خیر عقبا تو عاقبت اور عقب کے ایک ہی معنی ہیں مراد آخرت ہے۔**

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب بن سنیعی سے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے (زور زور سے پکار کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اپنے اوپر آسانی کرو داتا چلا نا کیا ضرور ہے تم ایسے خدا کو پکارتے ہو جو بہرہ یا غائب نہیں ہے (رتی رتی) سنتا اور دیکھتا ہے اس کے بعد آپ میرے پاس تشریف

لے نہ بان سے یا دل میں اس کا خیال کرے۔ یعنی یہ کام کا نفل جو اس دعائیں ہے اس کی جگہ پر اس کام کا نام ہے مثلاً ملائی عورت سے نجات کرنا یا ملائی کو کوری یا سوداگری کرنا یا ملائے ملک کا سفر کرنا اس سنہ کی روایت میں یوں ہے کہ سات بار یہ دعا پڑھے پھر اس کے بعد جو خیال پیوے دل میں آئے وہ کرے اس کے حق میں بہتر ہو گا مگر اس کی سند ضعیف ہے اس لئے حافظ نے کہا معلوم نہیں کون سا سفر تھا اس لئے۔

فَقَبِيْ لِّلْاِحْلٰ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ  
تَبَيَّنْ قُلْ لِّلْاِحْلٰ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نَأْتِيْهَا كَتَرُ مِّنْ  
كُنُوْنِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالِ اِلَّا اَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَتَرُ مِّنْ  
كُنُوْنِ الْجَنَّةِ لِّلْاِحْلٰ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ -

**باب الدعاء اذا هبط واديا فيه**  
حَدِيْثُ جَابِرٍ

**باب الدعاء اذا اراد سفرا او**  
رجع

۴۱۱۱ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَا لِيْكَ  
عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا  
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا  
قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عَمْرَةٍ يَكْتَبُ عَلَى كُلِّ  
شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ  
يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ  
اٰمِيْنَ تَاكِيْبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِدِيْنِنَا حَامِدُوْنَ  
صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ  
الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ

**باب الدعاء للمتزوج**

لَا سُوِيَّ دِلِّ هِيَ مِيْنِ اَمْسَتْ لِحَوْلٍ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ طَرَهَ رَهَا خَتَّابُ  
نَعْنِ فَرَمَا لِحَوْلٍ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَمَا كَرِهَ بِهَشْتِ كَا اِيْكَ خَزَانَهْ يَا لِيْ  
فَرَمَا مِيْنِ تَحْجَهْ كَرِهَشْتِ كَا اِيْكَ خَزَانَهْ تَبْلَا دُوْلٍ وَهْ يَهِيْ كَلِمَهْ هِيَ لِحَوْلٍ وَّلَا  
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ -

**باب جب نشیب میں اترے اس وقت دعا کرنا۔**  
اس باب میں جابر کی حدیث (جو کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے) سے  
باب سفر میں جاتے وقت یا سفر سے لوٹتے وقت دعا کرنا  
اس باب میں یحییٰ بن ابی اسحق نے انس سے روایت کی ہے۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امّا مالک  
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ کر کے لوٹتے تو ہر بلندی (چڑھائی)  
پر چڑھتے وقت تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا  
کوئی سچا خدا نہیں ہے وہ اکیلہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی  
بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف زیب دیتی ہے اور وہ سب کچھ  
کر سکتا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والے ہیں اس کی دگاہ میں  
تو بہ کرنے والے اپنے پروردگار کے شکر گزار اللہ نے اپنا وعدہ پکا  
کیا اپنے بند سے (محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی ساری فوجوں کو  
اس نے اکیلے بھگا دیا۔

**باب دولہ کو دعا دینا**

۱۲ اس میں یوں ہے ہم جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو تیسیم کہتے ۱۲ اس باب الجہاد میں موصلاً گزر چکی اس میں  
یوں ہے جب مدینہ ہم کو دکھائی دینے لگا تو آپ نے یوں فرمایا اٰمِیْن تَاكِيْبُوْنَ عَابِدُوْنَ رَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۱۲ اس باب الامام بخاری نے سفر میں نکلتے وقت  
کی دعا اس باب میں بیان نہیں کی شاید ان کی کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ ملی ہوگی امام مسلم نے ابن عمر سے لکھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر  
سوار ہو جاتے سفر کو جاتے وقت تین بار تکبیر کہتے پھر یہ آیت پڑھتے۔ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا اَلْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَ مِنْ  
اَلْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اللّٰهُمَّ عَلَيْنَا سَفَرِنَا هٰذَا اَوْطَعْنَا بَعْدَهُ اَلدِّمَ اَنْتَ الصّٰلِحُ فِيْ السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِيْ الْاَهْلِ وَ الْوَلَدِ  
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَاْبَةِ الْمُنْظَرِ وَ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَ الْاَهْلِ وَ الْوَلَدِ ۱۲ منہ



۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْمٌ أَدَمَهُ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ؟

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ إِبْنِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا أَمْ شَيْبًا؟ قُلْتُ شَيْبًا، قَالَ: هَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ أَوْ تَضَاحِكُهَا وَتَضَاحِكُكَ؟ قُلْتُ هَلَكَ إِبْنِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَحْبِبَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقُلْ ابْنُ عَمِيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو، بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ؟

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اتَى أَهْلَهُ:

ہم سے مسدد بن مسرید نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف پر (ان کے بدن یا کپڑے پر) زرد دھبہ دیکھا پوچھا کہ تو کیا حال ہے (یہ زردی کیسی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے گھٹلی برابر سونا مہر مقرر کر کے ایک عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا باریک اللہ لک ولیہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی۔

ہم سے ابو الثعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے وہ کہتے تھے میرے والد (جنگ احد میں) شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) پھر میں نے ایک عورت سے نکاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر تو نے نکاح کیا میں نے عرض کیا جی فرمایا بارگاہ (کنواری) یا ثیبہ (شہزادیہ) سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپ نے فرمایا ارے کنواری چھو کر کی کیوں نہیں کی وہ تجھ سے کھیتی تو اس سے کھیتا وہ تجھ سے ہنستی بولتی تو اس سے ہنستا بولت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہوا یہ کہ میرے باپ شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ انہی کی سہی ایک اور (کم عمر) چھو کر بیابہ لاؤں اس لیے میں نے ایک جہانگیرہ عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی رکھے تب آپ نے فرمایا باریک اللہ علیک سفیان بن عیینہ اور محمد بن مسلم نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے روایت کیا ان کی روایتوں میں یہ فقرہ نہیں ہے باریک اللہ تعالیٰ علیک

باب جب اپنی حوروں سے صحبت کرنے لگے تو کیا کہے

۱۔ وہ بھی کھیل کود میں ان کی شریک ہو جائے ۲۔ منسلک خبر گیری کرے ان کو گھر داری کی تمیز سکھائے ۳۔ منسلک یہ دونوں روایتیں کتاب المغازی میں گزری ہیں ۴۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ كُؤَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا نَدْفُقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدِّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

باب التَّعَوُّذُ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا فَرُوقُ بْنُ أَبِي الْمَغْلَزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریم سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں اپنی جورو سے صحبت کرنے وقت (یعنی بوجہ صحبت کا ارادہ کرے) یوں کہے بسم اللہ یا اللہ ہم کو شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور جو بچہ ہم کو عنایت فرمائے شیطان کو اس سے الگ رکھ پھر اگر ان کے حصے میں بچہ لکھا ہے اور بچہ پیدا ہو تو شیطان اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

باب ربنا آتینا فی الدنیا حسنة یہ دعا کرنا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں دعا فرماتے اللہم ربنا آتینا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

باب دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا۔

ہم سے فردہ بن ابی المزار نے بیان کیا کہ ہم سے عبیدہ بن حمید نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ پانچ دعائیں اس طرح سکھاتے تھے جیسے کوئی کسی کو لکھنا سکھاتا

۱۔ یہ بڑی جامع دعا ہے دنیا اور آخرت دونوں کی سہولت کا اس میں سوال ہے اب باقی کیا رہا اس قسم کی جامع دعا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت منقول ہیں جیسے - اللہم انی اسألك خیر الدنیا والآخرۃ، یا - اللہم انی اسألك من الخیر کلہ و اعدوہ بک من الشر کلہ، یا - اللہم انی اسألك العفو والعافۃ : ۱۲۰

كَمَا تَعْلَمُ الْكِتَابَةُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْأَعْوَذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُصَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ:

باب تَسْكَرِيرِ الدُّعَاءِ

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ مُنْذَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبَّ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ وَاتَّهَ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتُ أَنْ اللَّهَ قَدْ أَتَانِي فِي نِيَمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا دَجَّ الرَّجُلُ؟ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّه؟ قَالَ كَيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ نِيْمَا ذَا؟ قَالَ فِي مَشْطٍ وَمُشَاطَةٍ دَجَفَتْ طَلْعَةً قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي ذُرْوَانٍ وَذُرْوَانٍ يَبْرُ فِي بَيْتِي زُرَيْقٌ قَالَتْ فَأَنَا هَارِسُ

ہے (بڑی محنت اور احتیاط کے ساتھ) یا اللہ بخیلی سے تیری پناہ یا اللہ نامردی سے تیری پناہ یا اللہ نکمی عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ یا اللہ دنیا کے فتنے سے تیری پناہ یا اللہ قبر کے عذاب سے تیری پناہ۔

باب دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار عرض کرنا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا آپ کو ایسا خیال پیدا ہوتا جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام آپ نے نہ کیا ہوتا آخر آپ نے (مجبور ہو کر) پروردگار سے دعا کی (مجھ سے) کہنے لگے عائشہ تجھ کو معلوم ہوا میں نے جو بات اللہ تعالیٰ سے پوچھی تھی وہ اس نے بتلا دی حضرت عائشہ نے عرض کیا کیوں کیسے بتلائیے آپ نے فرمایا ایسا ہوا میرے پاس دوسرا (دوسرا فرشتہ) آئے ایک تو میرے سر پر بیٹھ گیا ایک پانچویں ایک نے دوسرے سے پوچھا اجی یہ تو کہوں صاحب کو کیا ہو گیا ہے اس نے کہا ہر کیا گیا ہے ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرا ابولہبید بن اعصم نے پوچھا جادو کا سامان کیا ہے دوسرے نے کہا گنگھی اور مال (جو گنگھی کرنے میں جھپڑتے ہیں) اور زکھجور کے خوشے کا غلاف (انہی چیزوں میں جادو کیا) پوچھا اچھا یہ سارا سامان کہاں ہے دوسرے نے کہا ذروان میں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت

۱۔ اس باب میں امام بخاری جرحیث جادو کی لائے ہیں اس سے بابت کا مطلب نہیں نکلتا مگر انہوں نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے طبع اور بد الخلق میں نکالا اور امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے دعا کی پھر دعا کی اور اس باب میں صاف وہ روایت ہے جس کو ابو داؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن مسعود سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار دعا کرنا اور تین بار استعاذہ کرنا پسند تھا اور اس کے بعد کہ جادو کو یہ عارض ہو گیا ہے اس سے ذروان ایک کنواں تھا نبی زریق کے محل میں ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَ مَاءٌ هَا نَعَاةُ الْخِثَاءِ وَلَكَ أَنْ تَخْلُهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ - قَالَتْ فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ النَّبِيِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا أخرجته؟ قَالَ أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَعَنِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُشِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا أَنَا دَعَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَالتَّبْتُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَجَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا دَعَا وَ سَأَى الْحَدِيثُ ۞

**باب الدُّعَاءِ عَلَى الشُّرَكَائِ ۞**  
وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبٍ يُوسِفُ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا بَنِي جَهْلٍ - وَقَالَ ابْنُ عَسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَفَلَانًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا جَلِيًّا: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۞

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى

صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے تو رکھ کر آئے تو مجھ سے فرمانے لگے عائشہ خدا کی قسم اس کنویں کے پانی کا رنگ لیا تھا جیسے مہندی کا پانی اور وہاں پر جو کچھ رکے درخت تھے وہ ایسے بھینک جیسے سانپوں کے پسینے دیا بھگتنوں کے سر پر غرض آپ نے وہاں کا سب سال حضرت عائشہ کو سنایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس سامان کو کھلوایا کیوں نہیں دیا کنویں سے نکلوا یا کیوں نہیں یا جا دو کا توڑا کیوں نہیں آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ نے (اپنے فضل و کرم سے) مجھ کو تندرست کر دیا اب میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور بھیل اڑے عیسیٰ بن یونس اور لیث بن سعد کی روایت میں جو انہوں نے مہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کی ہے یوں ہی آپ نے دعا کی پھر دعا کی ۞

### باب مشرکوں پر بد دعا کرنے کا بیان

اور عبد اللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کیا اللہ مکہ کے مشرکوں پر حضرت یوسف کے زمانہ کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد کر اور آنحضرت نے یہ بھی فرمایا یا اللہ ابو جہل کی تباہی اپنے اوپر لازم کر لے اور عبد اللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یوں دعا کی یا اللہ فلا نے پر لعنت کر اور فلا نے پر لعنت کر اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران کی) یہ آیت اتاری تجھ کو کچھ اختیار نہیں ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے

۱۔ اسی روایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کیونکہ اس میں مکر دعا کرنا مذکور ہے امام مسلم کی روایت میں فلا ثَمَّ دعا تین بار مذکور ہے عیسیٰ بن یونس کی روایت کو کتاب الطب میں اور لیث بن سعد کی روایت کو بدو الخلق میں خود امام بخاری نے روایت کیا ہے ۲۔ منہ ۳۔ یہ روایت کتاب الاستقار میں موصوفہ لا ذکر کی ہے ۱۱۔ منہ ۱۲۔ یہ حدیث بھی کتاب الطہارۃ میں موصوفہ لا ذکر کی ہے ۱۳۔ منہ ۱۴۔ یہ حدیث بھی کتاب المتافیٰ اور تفسیر میں موصوفہ لا ذکر کی ہے ۱۵۔ منہ۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَخْزَابِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سِرِّيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَخْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْ لَهُمُ ۖ

۱۲۲ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَوةٍ الْغُشَاةَ قَتَلَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ ۖ

۱۲۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقَرَأَوْ فَمَا صَلَبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَتَلَ شَهْرًا فِي صَلَاحِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ: إِنَّ عَصِيَّةَ عَصَوْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ

۱۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں کافروں کے لشکروں پر بددعا کی فرمایا یا اللہ کتاب کے انار نے دالے حساب جلد لینے والے ان کافروں کی فوجوں کو بھگا دے ان کا پاؤں اکھڑ دے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام وطلحی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی انیسر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاکا کی اخیر رکعت میں جب رکوع سے سر اٹھا کر سبح اللہ من حمدہ کہہ چکے اس وقت دعائے قنوت پڑھتے آپ یوں فرماتے یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو (کافروں کے نیچے سے) چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے یا اللہ مکرم و مسلمانوں (مورثوں بچوں) کو چھڑا دے یا اللہ ان مضر کے کافروں (قریش) کو سخت عذاب اتار دے یا اللہ ان پر ایسے قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں قحط پڑا تھا۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص و سلام بن سلیم نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احوں سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرج کی ایک ٹکڑی روانہ کی جس کو قاریوں کی ٹکڑی کہتے تھے کیونکہ اس میں اکثر لوگ قرآن کے ماری تھے۔ یہ ساری ٹکڑی شہید کی گئی میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کا اتنا رنج ہوا کہ اتنا رنج کبھی نہیں ہوا تھا اور ایک مہینہ تک فجر کی نمازیں آپ قنوت پڑھتے رہے اور فرماتے تھے کہ عصیہ قبیلہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے

ہم سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں

سے یہ تمیز شمس کہیں کافروں کی قید میں تھے اور سخت تکلیفیں ان کے ہاتھ سے اٹھا رہے تھے ۱۲۵ منہ سے ناصی ان بیچارے قادیوں کو فریب سے مار ڈالا۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ أَيْمُودُ  
يَسْلُمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ:  
السَّامُ عَلَيْكَ فَفَظِنْتُ عَائِشَةَ إِلَى قَوْلِمُ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمْ  
السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا  
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: أَوَلَمْ  
تَسْمَعْ أَرَدْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ.  
۱۲۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ  
حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَدَنِيِّ  
فَقَالَ: مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيَوْتَهُمْ نَارًا كَمَا  
شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ  
وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ.

### بَابُ الدَّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

۱۲۶. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزَّيْنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ الطَّفِيلُ بْنُ عَمْرِوٍ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ دُوسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَأَدْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا  
فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو سلام کرتے تو (کجبت سلام کے بدل) سام کہتے حضرت عائشہ ان کا  
کنا سمجھ گئیں انہوں نے یوں جواب دیا تم ہی پر سام (حوت) اور لعنت  
پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ اللہ تعالیٰ ہر کام میں  
نرمی (خوش اخلاقی) کو پسند کرتا ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
کیا آپ نے ان کا کنا نہیں سنا سلام کے بدل انہوں نے سام کہا، آپ نے  
فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے جواب دیا علیکم لہ

ہم سے محمد بن منیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری  
نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے کہا ہم  
عبیدہ سلمانی سے کہا ہم سے علی بن ابی طالب نے انہوں نے کہا ہم خندق  
کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا اللہ ان  
کافروں کی قبروں اور گھروں کو انگار سے بھر دے جیسے ان کھیتوں نے  
ہم کو بیج والی نماز (عصر کی نماز) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب  
گیا۔

### بَابُ مُشْرِكُونَ كَيْفَ يَدْعُو لَهُ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے کہا طفیل بن عمرو (دوس قبیلے کا سردار) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ دوس کے لوگوں نے اللہ کی نافرمانی  
اور مسلمان ہونے سے انکار کیا آپ ان کے لیے بد دعا فرمائیے لوگ سمجھے  
کہ اب آپ ان پر بد دعا کریں گے لیکن آپ نے دعا کی اور فرمایا اللہ دوس والوں

اگلے باب کے مخالف مذہب کا کیونکہ اگلے باب میں جو بد دعا بیان ہے وہ اس

۱۲۷. ابی بنی قثم نے کہا وہ تم پر مبارک رہے ۱۲۸. اس باب کا مضمون

پر محمول ہے جب مشرکوں کے ایمان لانے کی امید نہ رہی ہو اور یہ اس حالت میں ہے جب ان کے ایمان کا دل لانا مقصود ہو بعضوں نے کہا مشرکوں  
کے لیے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھا اور ان کے لیے درست نہیں لیکن ہدایت کے لیے دعا تو کرتے نہ جاؤ رکھی ہے ۱۲۸

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ

۱۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنِ ابْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ:

رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي مَا سَرَّ فِي

فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمَلِي وَجَهْلِي

وَهْزَلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا

قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا

أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمَقْدُومُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ وَأَنْتَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مَعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَدْرَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

کو ہدایت کران کو میرے پاس لے آئیے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں دعا کرنا یا اللہ  
میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے۔

ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الملک بن صباح

نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو بردہ

بن ابی موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یوں دعا فرماتے تھے پاک پروردگار

میری خطا معاف کر دے اور میری جہالت اور زیادتی جو میں نے

سارے کاموں میں کی اور جس کو تو خراب جانتا ہے یا اللہ میری

بھول چوکوں کو اور جو کام میں نے قصداً کیا اور میری نادانی اور

لغویت کو معاف کر دے یہ سب باتیں مجھ میں موجود ہیں یا اللہ میرے

اگلے پچھلے چھپے اور کھلے سب گناہوں کو بخش دے تو جس کو چاہے

آگے کر دے جس کو چاہے پیچھے ڈال دے تو سب کچھ کر سکتا ہے اور

عبید اللہ بن معاذ نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) مجھ سے میرے

والد نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں

نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے محمد بن شثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبید اللہ بن

۱۲۷- پھر ایسا ہی ہر ادس دلوں نے اسلام قبول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے ۱۲ منسلک یہ دعا بطریق اظہار دعوت یعنی یا تعلیم امت کے لیے  
۱۲ منسلک یہ آپ نے براہ تواضع فرمایا جیسے بندہ اپنے مالک کے سامنے کتاب گرا سننے کو کوئی تصور نہ کیا مگر بندہ تو بال بال گنگار ہے سبحان اللہ ان دعائوں سے  
تو منافق ثبوت ہوتا ہے کہ آپ پیغمبر تھے مگر دشمنوں کا نہ کالاہ ہنر کو عیب سمجھتے ہیں اگر آپ چھوٹے ہوتے تو چھوٹوں کی طرح لوگوں میں اپنی تسلی کرتے کہ  
میں ایسا ہوں میں دیا ہوں ۱۲ منسلک میں استغفار الہی تو وہ چیز ہے جس سے بڑے بڑے پیغمبر اور مقرب بندے بھی ٹھہرتے اور رات دن بڑی عاجزی کے  
ساتھ اپنے تصور کا اقرار اور اعتراف کرتے رہتے ہیں اگر ذرا بھی انانیت کسی کے دل میں آئی تو پھر کہیں ٹھکانا نہ رہا حضرت شیخ شرف الدین بکلی منیری رحمہ اللہ  
اپنی مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ پاک پروردگار ایسا مستغنی اور بے پردہ ہے کہ اگر چاہے تو سر روز حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ کی طرح لاکھوں آدمیوں کو  
پیدا کر دے اور اگر چاہے تو دم بھر میں جتنے مقرب بندے ہیں ان سب کو راندہ درگاہ بنا دے جل جلالہ ۱۲ منسلک پھر ایسی ہی حدیث روایت  
کی ۱۲ منسلک۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ  
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى  
وَأَبِي بَرْدَةَ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ  
يَدْعُو: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي دَجْهِي  
وَأَسْرِ فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَرَبِي وَجِدِّي وَخَطَايَ وَ  
عَمْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي.

**بَابُ الدَّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي**

**فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ:**

۱۲۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
ثُمَّلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يَأْفِقُهَا  
مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ خَيْرًا  
إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا يَقْلِلُهَا  
يَنْهَدُهَا.

**بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

**وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا  
يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا:**

۱۳۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي  
مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
الْيَهُودَ اتَّعَلَقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالمجید نے کہا ہم سے اسرائیل نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں  
نے ابوبکر اور ابوبردہ سے (جو دونوں ابوموسیٰ اشعری کے بیٹے تھے) میں  
سمجھتا ہوں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ یوں دعا کرتے یا اللہ میری خطانا دانی حد سے  
بڑھ جانا ہر ایک کام میں اور جو جو قصور تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے  
وہ سب معاف کرے یا اللہ جو قصور میں نے ٹھٹھے کی راہ سے کیا یا  
سوچ سمجھ کر یا بھول چوک سے کیا یا جان بوجھ کر سب کو بخش دے  
میں نے سب طرح کے قصور کیے ہیں۔

**باب جمعہ کے دن جو (قبولیت کی) ساعت ہے  
اُس وقت دعا کرنا۔**

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا  
ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ  
میں ایک ساعت ایسی ہے جو کوئی مسلمان بندہ اس وقت کھڑا نماز پڑھ  
رہا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی بات مانگے تو اللہ اس کو غنایت  
فرمائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کرتے وقت  
ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہم اس کو مطلب یہ سمجھے کہ ساعت تھوڑی  
دیر تک رہتی ہے۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ہم لوگ جو یہودیوں  
کے لیے دعا مانگیں گے وہ قبول ہوگی اور ان کی دعا ہمارے حق میں  
قبول نہیں ہونے کی۔**

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوہاب  
بن عبدالمجید لقمی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابن ابی  
ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ پاس آئے اور کہنے لگے السام علیک



فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ وَعَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلَا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ يَا زَيْنُ وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفُ وَالْفُحْشُ، قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ فِيَّ ۝

### بَابُ التَّأْمِينِ ۝

۱۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوَمِّنُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَلَقَّى مِنْ ذَنْبِهِ ۝

### بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ ۝

(تم مروا) آپ نے یوں جواب دیا وعلیکم (تم ہی مرو) یا تم ہی مرو گے (حضرت عائشہ نے یوں جواب دیا تم مرو اللہ کی پھٹکاؤں پر اللہ کا غضب تم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ ذرا دم لے نرمی سے کام کرو اور سختی اور فحش گوئی سے بچی رہ انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے ان کم تجتوں کی بات نہیں سنی (انہوں نے آپ کو کوسا) آپ نے فرمایا تو نے کیا میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی تو ان کا کہنا انہی پر ڈال دیا اور میری بددعا ان کے حق میں (بارگاہ الہی سے) قبول ہوگی ان کی بددعا میرے حق میں قبول ہونے والی نہیں ہے

### بَابُ آمِنِ كَهْنَةِ كَابِيَانِ ۝

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا زہری نے ہم سے سعید بن مسیب سے نقل کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب پڑھنے والا نماز میں یا غیر نماز میں آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی اس کے اگلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے۔

### بَابُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَهْنَةِ كِي فَضِيلَتِهِ ۝

۱۳۲ حضرت عائشہؓ کو فہم آگیا یہ غصہ واجبی تھا کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ کو کونسا اسلام پھران کے کرنے کا ٹھنے سے کیا ہوتا ہے جیسا آپ نے فرمایا تھا دلیا ہی یہودی بڑی ذلت کے ساتھ مارے گئے جلا وطن کیے گئے ان کی اولاد مسلمانوں کی کوٹھی غلام نبی اسلامؐ ہر دعا کے بعد دعا کرنے والے اور سننے والوں سب کو آمین کہنا مستحب ہے ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے یہودی حقتا سلام اندر آمین پڑھتے ہیں جلتے ہیں اتنا کسی بات پر نہیں جلتے دوسری روایت میں ہے تو آمین بہت کہا کرو افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعض مسلمان بھی آمین سے جلتے گئے ہیں اور جب الحمد للہ پکار کر نماز میں آمین کہتے ہیں تو وہ برا مانتے ہیں مگر پرستند ہوتے ہیں گویا یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں۔ مسئلہ ایک حدیث میں یوں ہے افضل الذکر لاہ اللہ اور حضرت مرثیہؓ نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ ذکر تبارک میں صرف اللہ اللہ دل سے کہنا افضل ہے یا لا اللہ لا اللہ بعضوں نے کہا ابتداء میں لاہ اللہ اور انتہا میں اللہ کیونکہ جب نفی ماسوا دل میں جم گئی اب اثبات ہی اثبات کافی ہے حکیم سنائی فرماتے ہیں سہ تاجاروب لاہ ربی راہ کہ رسی در سرائے لا اللہ کا ذکر تجھ کو اس وقت نادرہ دے گا جب لا کہہ کر ماسوا لے اللہ کے نفی کرے اور غیر حق کا خیال تک چھوڑ دے ۱۲۷۔

۱۳۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
ثَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ يَوْمَ تَأْتِي مَรَّةٌ كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ عَشْرِ  
رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ يَأْتِي حَسَنَةٌ وَكُتِبَتْ عَنْهُ  
يَأْتِي سَيِّئَةٌ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزَاتُ الشَّيْطَانِ  
يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُبْسَى وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ  
بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَهُ ۖ

۱۳۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا  
عَمْرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ عَشْرًا  
كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ ذُلْدِ  
إِسْمَاعِيلَ، قَالَ عَمْرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قُلْتُ  
لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ  
مَيْمُونٍ، فَأَنْتِيتُ عَمْرُ بْنُ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ  
مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي كَيْلِي  
فَأَنْتِيتُ ابْنِ أَبِي كَيْلِي فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے  
انہوں نے سنی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لا الہ الا اللہ وحدہ  
لا شریک لہ لہ الملک ولا الحمد وہو علی کل شئی قدير ایک دن میں  
سویار کہے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا دس بردوں کو آزاد  
کرنے میں ملتا ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی  
اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جائیں گی اور سارے دن میں وہ  
شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس  
سے بڑھ کر کوئی عمل نہ لائے گا البتہ وہ شخص لائے گا جس نے اسی  
کلمہ کو سو بار سے بھی زیادہ پڑھا ہو

ہم سے عبد اللہ بن محمد سندہی نے بیان کیا کہ امام سے عبد الملک  
بن عمرو نے کہا ہم سے عمر بن ابی زائدہ نے انہوں نے ابو اسحاق تبلیغی  
سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا جو شخص یہ کلمہ لا الہ  
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولا الحمد وہو علی کل شئی قدير دس بار  
کہے اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے حضرت اسمعیل کی اولاد میں سے  
دس بردے آزاد کیے (اسی سند سے عمر بن ابی زائدہ نے کہا  
اور ہم سے عبد اللہ بن ابی السفر نے بھی شعبی سے روایت کی انہوں نے  
ربیع بن خثیم سے ہی مضمون میں ربیع بن خثیم سے بلا اور میں نے پوچھا تم نے  
یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا عمرو بن میمون عودی سے یہ سن کر  
میں عمرو بن میمون کے پاس گیا ان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے  
سنی انہوں نے کہا ابن ابی بلیل سے یہ سن کر میں ابن ابی بلیل کے پاس گیا  
میں نے کہا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا ابو ایوب

لہ سبحان اللہ کیا فضیلت والا کلمہ ہے بعض روایتوں میں ولا الحمد کے بعد بھی وصیت لکھی ہے بیدہ الخیر زیادہ ہے ایک روایت میں فجر کی نماز کے بعد کہ قید ہے  
لیکن اس میں دس بار پڑھنے کا ذکر ہے یہ کلمہ گناہ گاروں کے لیے اکسیر ہے خصوصاً ہم جیسے گناہ گاروں کے لیے جو ہر دن سیکڑوں گناہ کیا کرتے ہیں اگر سو  
بار اس کلمہ کو پڑھ لیا کرتے تو سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

فَقَالَ مِنْ إِلَى أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَحْيَى شُهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ  
أَبُورَاهِيمَ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي مَيْمُونٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ  
قَوْلُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ  
دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ التَّرْبِيعِ قَوْلُهُ، وَ  
قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هَلَالَ  
بْنَ يَسَافٍ عَنِ التَّرْبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، وَ  
عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ  
قَوْلُهُ، وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحْصَيْنٌ عَنْ  
هَلَالَ عَنِ التَّرْبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَوْلُهُ، وَسَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ  
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

انصاری سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور  
ابراہیم بن یونس نے اپنے والد (یونس بن اسحاق) سے روایت  
کی انہوں نے داد ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے کہا مجھ سے عمرو  
بن میمون اودی نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے  
انہوں نے ابوالیوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یہی حدیث اور موسیٰ بن اسماعیل (امام بخاری کے شیخ) نے کہا  
ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے  
انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں  
نے ابوالیوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اور اسماعیل بن ابی خالد نے اس کو شعبی سے انہوں نے ربیع سے  
موقوفان کا قول نقل کیا اور آدم بن ابی یاس (امام بخاری کے شیخ)  
نے کہا (اس کو دارقطنی نے وصل کیا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ ہم سے  
عبدالملک بن میسرہ نے کہا میں نے بلال بن لیثاف سے سنا انہوں  
نے ربیع بن خثیم اور عمرو بن میمون دونوں سے انہوں نے ابن  
مسعود سے ان کا قول نقل کیا اور اعش نے کہا (اس کو نسائی نے  
وصل کیا) اور حصین بن عبدالرحمن نے ان دونوں نے بلال بن  
لیثاف سے روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے انہوں نے  
عبداللہ بن مسعود سے موقوفان کا قول اور ابوالبر محمد حضرمی نے اس  
حدیث کو ابوالیوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے

۱۷۰۰ ترجمہ ابن زائدہ نے اس حدیث کو دو شیخوں سے سنا ایک ابواسحاق سے دوسرے عبداللہ بن ابی السفر سے پہلا طریق موقوف ہے اور دوسرا فروغ ۱۲۸  
۱۷۰۱ اس کو ابوبکر بن ابی نبیثہ نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲۸۷ اس کو حصین مرزبی نے زیادات زہد میں وصل کیا مگر زیادات میں پہلے یہ روایت موقوف ربیع  
سے نقل کی اس کے اخیر میں یہ ہے شعبی نے کہا میں نے ربیع سے پوچھا تم نے یہ کس سے سنا انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے میں ان سے ملا  
اور پوچھا انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا میں ان سے ملا اور پوچھا تم یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہو انہوں نے کہا ابوالیوب  
انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۲۸۷ اس کو محمد بن فضل نے کتاب الدعاء میں وصل کیا ۱۲۸۷ اس کو امام احمد و طبرانی نے وصل  
کیا بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال ابو عبد اللہ داہم صحیح قول عمرو یعنی امام بخاری (باقی بر صفحہ آئندہ)

## باب ۹۲

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ تَالِيفٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ۖ

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ۖ

## باب ۹۳

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو آسَمَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي يَقُولُ رَبُّهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مِثْلَ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ۖ

## باب سبحان اللہ کہنے کی فضیلت۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ تعفی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سنے سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سو بار سبحان اللہ و بحمدہ کہے اس کے گناہ کو سمندر کی جھاگ پر مین برابر ہوں جب بھی میٹ دیئے جائیں گے لے

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارۃ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر لکھے ہیں (ان کا کتنا آسان ہے) اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں بہت بھاری (وزن دار) ہوں گے پروردگار کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ العظیم۔

## اللہ تعالیٰ کی یاد کی فضیلت۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی یاد کرتا ہے اس کی مثال زندہ کی سی ہے اور جو یاد نہیں کرتا اس کی مثال مرے کی سی ہے ۛ

بقیہ صفحہ سابقہ) نے کہا غزو کی روایت صحیح ہے حالانکہ اوپر غزو کی روایت کوئی نہیں گزری بلکہ عمر بن ابی زائدہ کی حافظہ ابو ذر نے کہا عمر صحیح ہے اور داؤد مکشافہ غلط ہے میں کہتا ہوں بعض نسخوں میں یوں بھی ہے قال ابو عبد اللہ الصبیح قول عبد الملک بن عمرو انہ منہ معاف ہو جائیں گے بعضوں نے اس سے یہ نکالا ہے کہ تسبیح تہلیل سے افضل ہے حالانکہ تہلیل سبب ازکار سے افضل ہے اور اس میں مزید حدیث وارد ہے میں کہتا ہوں تسبیح تہلیل تکبیر تحمید سبب میں فضیلت ہی فضیلت ہے اور اللہ کی یاد کسی طرح ہو دنیا و دنیاویہ سے افضل اور موجب قرب اور کفارہ معاصی ہے ۱۲ منہ ۳ کیونکہ قیامت کے دن نیک اعمال اسی طرح بے اعمال جہنم کیڑ لیس کے جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے ۱۲ منہ ۳ اللہ کی یاد کو نواز زندگی ہے اور اللہ کو بھول جانا گویا غفلت موت ہے بعضوں نے کہا اللہ کی یاد کرنے والے سے دوسروں کو نواز داور دشمنوں کو نقصان پہنچتا ہے اور اللہ کی یاد کرنے والے سے کچھ نقصان نہیں پہنچتا تو وہ مردہ کی طرح ہوا یاں یا اسرار ذہر کا اللہ کے نیک بندوں کے ان کے مرتبے کے بعد باقی صفحہ ۹۸

۱۳۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الدِّكَرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَتَذَكَّرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْفَظُهُمْ بِأَجْنَحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ يَسُبِّحُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُبَجِّدُونَكَ قَالُوا فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالُوا فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْنَا قَالُوا فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا كُنَّا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَعَجُّبًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالُوا فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالُوا فَيَقُولُ وَهَلْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو رستوں میں پڑے پھرتے ہیں اور اللہ کی یاد کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں جہاں انہوں نے ایسے لوگ دیکھے جو اللہ کا ذکر کر رہے ہیں بس ایک دوسرے کو آواز دینے لگتے ہیں اچی ادھر آؤ تمہارا مطلب حاصل ہو گیا اور اللہ کی یاد کرنے والے مل گئے بس یہ فرشتے وہاں جمع ہو کر پہلے آسمان تک اپنے نیکوں (پروں) سے ان کی یاد کرنے والوں کے گرد امانڈتے رہتے ہیں (جب پروردگار پاس جاتے ہیں تو پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ ہر ایک بات کو جانتا ہے میرے بندے کیا کر رہے تھے وہ عرض کرتے ہیں تیری تسبیح اور تحمید اور تہلیل کر رہے تھے وہ عرض فرماتا ہے کیا ان بندوں نے مجھ کو دیکھا ہے وہ کہتے ہیں قسم تیری ذات پاک کی انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کہیں وہ مجھ کو دیکھا لیتے تو کیا ہوتا فرشتے کہتے ہیں پھر تو اس سے بھی زیادہ تیری عبادت کرتے تیری بڑائی بیان کرتے تیری تسبیح کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھا یہ تو کہو وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے

(اے شبہ صفحہ سابقہ) بھی فیوض اور برکات پہنچتے ہیں جیسے اس کا تجربہ بہت سے عالمین اور اولیاء اللہ نے کیا ہے کیونکہ یہ فیوض اور برکات ان کی ارواح مقدس سے پہنچتے ہیں وہ مردہ نہیں ہیں مردہ ان کا جسم ہے ہر گل مڑ کر خاک ہو جاتا ہے اور پیغیروں کے اجاگرمی مردہ نہیں وہ جسم صمیمیت اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے لیکن الحدیث کے ایک طائفہ علماء جیسے ابن تیم وغیرہ نے مردوں کے فیوض اور برکات زندوں کو پہنچنے کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ صحیح حدیث کے رو سے جہاں آدمی مر گیا اس کا عمل منتقل ہو گیا اور مردہ تو خود زندہ نہ کے کا محتاج ہے اس کی دعا اور ایصال ثواب وغیرہ کا امیدوار رہتا ہے ہم کہتے ہیں کہ گویا یہ خیال بالکل صحیح ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص بندہ کا اور حال ہے وہ مرنے کے بعد بھی جب حکم الہی ہوتا ہے تو اپنے زائر پر توجہ فرماتے ہیں اور ان کی روح سے زائر کو بہت سے فیوض پہنچتے ہیں اور یہ امر بدون تجربہ کے ہر مافی ظاہر پرست شخص پر نہیں کھل سکتا اور اگر مردوں میں عموماً احساس اور سمیع نہ ہوتا تو اہل قبر پر سلام کیوں مشروع ہوتا کیا لکڑی پتھر کو آنحضرت نے سلام کرنے کا حکم دیا اس کا دینی فائل نہ ہو گا جو نادان ہے ۱۲۰ (حواشی صفحہ ۱۲۰) اس کا سمیع اور بصر ہر جائے کام کر رہا ہے رقی رقی دیکھ رہا ہے ۱۲۱ (مسماں اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہے تھے آواز زیادہ ہے غرض یہ کہ ان سب باتوں کا (باقی صفحہ ۹۹)

رَأَوْهَا قَالِ يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا رَبُّ مَا  
رَأَوْهَا قَالِ يَقُولُونَ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ  
رَأَوْهَا قَالِ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا  
كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حُزْمًا دَ اشَدَّ  
لَهَا طَلِبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالِ  
فِيمَا يَتَعَوَّذُونَ قَالِ يَقُولُونَ مَنْ  
التَّارِ قَالِ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالِ  
يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا رَأَوْهَا قَالِ يَقُولُ  
فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالِ يَقُولُونَ لَوْ  
رَأَوْهَا كَانَ أَشَدَّ مِنْهَا فَرَسًا إِذَا أَشَدَّ  
لَهَا مَخَافَةً قَالِ فَيَقُولُ فَاشْهَدُكُمْ  
أَلَيْ تَدْعُوهُمْ لَكُمْ قَالِ يَقُولُ مَلَكٌ  
مِّنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَانِ لَّيْسَ مِنْهُمْ  
إِنَّمَا جَاءُوا لِحَاجَةٍ قَالِ هُمَا الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفِي  
بِهِمْ جَلِيسُهُمَا رِجَالٌ شُعْبَةٌ عَنِ  
الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَبْرَحْهُ دَرَاهُ سُهَيْلٌ عَنِ  
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

میں بہشت کا سوال کرتے ہیں اور کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہوں نے بہشت  
کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں قسم تیری پاک ذات کی انہوں نے  
بہشت نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کہیں بہشت انہوں نے دیکھی  
ہوتی تو کیا ہوتا وہ کہتے ہیں اگر بہشت دیکھی ہوتی تب تو اس کو حاصل کرنے کے  
لیے اس سے بھی زیادہ اس کی حرص کرتے اس پر جان دیتے اس کی بو  
لگی رہتی پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھا کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے  
ہیں قسم تیری پاک ذات کی دوزخ انہوں نے کہاں سے دیکھی ارشاد ہوتا  
ہے اگر کہیں دوزخ دیکھ لیتے تب کیا کیفیت ہوتی فرشتے کہتے ہیں اگر  
دوزخ دیکھ لیتے تب تو اور زیادہ اس سے بھاگتے رہتے اور بے انتہا  
ڈرتے رہتے اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں  
میں نے ان بندوں کو بخش دیا ایک فرشتہ عرض کرتا ہے پاک پروردگار  
ان یاد کرنے والے بندوں میں ایک شخص کسی کام کے لیے اگر دیاں بیٹھ  
گیا تھا وہ ان لوگوں میں شریک نہ تھا پروردگار ارشاد فرماتا ہے  
یہ ایسے بندے ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بذریعہ نہیں ہر گناہ  
اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا اسی سے سند جو اوپر  
گزر چکی ہے، لیکن اس کو مرفوع نہیں کیا اور سہیل نے بھی اس کو اپنے والد  
ابو صالح سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

البقیہ صفحہ سابقہ جامع ہے سبحان اللہ الحمد للہ والہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ منہ سلسلہ گوان میں شریک نہ ہو کسی کام یا مطلب سے ان کے پاس  
بیٹھ گیا ہو۔ تو ان کی برکت اور مغفرت سے وہ بھی بخش دیا گیا اسی حدیث سے اہل اللہ اور ذاکرین خدا کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی جو کسی  
ضرورت سے گیا ہو ان کے فیض اور برکت سے محروم نہیں رہتا اب انہوں سے ہے ان لوگوں پر جو غیر صاحب کے ساتھ بیٹھنے والوں اور سرفراز حضرات آپ کے ساتھ رہنے  
والوں کی نسبت سے محروم اور بذریعہ جلتے ہیں یہ کم بخت خود ہی محروم ہوں گے ایک بار امیر خسرو دہلوی طویل اور محزون تھے حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ نے  
پوچھا کہ کیا انہوں نے عرض کیا کہ یہ ہے کہ آپ کو آخرت میں مراتب عالیہ ملیں گے مڑے سے بہشت میں سد حایرین گے میں معلوم نہیں کہاں رہ جاتا ہوں اور کس کس بلا میں  
بٹکا ہوا ہوں حضرت نظام الدین نے فرمایا ارے خود تو اطمینان رکھ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے محمد کو سرفراز فرمایا محمد پر نوازش کی تو میں قسم کھاتا ہوں جب تک تجھ کو  
ساتھ نہ لے لں گا ہرگز بہشت میں نہ جاؤں گا اس وقت امیر خسرو خوش ہو گئے ان کی مائی نگر جاتی رہی ۱۲ حدیث بک ابو ہریرہ کا قول بیان کیا اس کو امام احمد نے منقول کیا ۱۲ منہ سلسلہ مرفوعاً  
اس کو امام مسلم نے امدام احمد نے منقول کیا ۱۲ منہ



يُحِبُّ الْوَسْرَ.

بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

۱۴۰. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ  
قَالَ كُنَّا نَعُظُّ عَبْدَ اللَّهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ  
مُعَاوِيَةَ فَقُلْنَا لَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلَكِنْ  
أَدْخُلُ فَأَخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَالْأَجَلُ  
أَنَا نَجَلِسُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ  
بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا إِنِّي أَخْبَرُ  
بِمَكَائِكُمْ وَلَكِنَّهُ يَنْعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَتَخَوَّنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْآيَاتِ وَكَرَاهِيَةِ  
السَّامَةِ عَلَيْنَا.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَأَنْ لَا

عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

۱۴۱. حَدَّثَنَا الْمَلِكُ بْنُ أَبِي آدَمَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

أورد اللہ تعالیٰ طاق ہے (ایک ہے) وہ طاق عدد کر پسند کرتا ہے یہ  
باب ٹھیک ٹھیک کر فاصلے سے وعظ نصیحت کرنا تاکہ لوگ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ مجھ سے والد  
نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے کہا ہم عبد اللہ  
بن مسعود کا انتظار کر رہے تھے اتنے میں یزید بن معاویہ کوئی (جو  
ایک تابعی تھے) آئے ہم نے ان سے کہا بیٹھو (تم ہی کچھ بیان کرو  
انہوں نے کہا میں اندر جاتا ہوں اگر ہو سکا تو عبد اللہ بن مسعود کو لانا ہوں  
ورنہ میں بیٹھ جاؤں گا) یہ کہہ کر وہ اندر گئے (عبد اللہ بن مسعود ان کا  
ہاتھ پکڑے ہوئے باہر آئے اور کھڑے کھڑے کہنے لگے مجھ کو معلوم  
ہو گیا تھا کہ تم یہاں موجود ہو پر میں نہ نکلا تو اس وجہ سے کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مفری دلوں میں ہم کو وعظ  
نصیحت کیا کرتے (فاصلہ دے کر) آپ کا مطلب یہ تھا کہ ہم  
اکتہ نہ جائیں یہ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

باب صحت اور فراغت کے بیان میں اور آنحضرت کا یہ فرمانا زندگی  
در حقیقت آخرت ہی کی زندگی ہے یہ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن سعید  
بن ابی ہند نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ  
بن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

تقریباً صفحہ سابقہ) دہرہ دہرہ لیکن کہو! احد بعضوں نے کہا رب رب کہو! لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعضوں نے کہا اللہ اللہ الذی لا اله الا هو  
رب العرش العظیم بعضوں نے کہا لا اله الا اللہ (دعاؤں میں صفحہ بڑا) یہی وجہ ہے کہ اس نے طاق بہت چیزیں رکھی ہیں جیسے اسان سات تین سات دن  
سات روز کے فرشتے دوزخ کے فرض نمازوں کی رکعتیں سترہ پانچ نمازیں وغیرہ ۱۲۷ سات کبریاں اور ہر روز شروع کرتے ہیں ۱۲ سات تو میں نے بھی آپ  
ہی کا طریقہ اختیار کیا اور روز روز کو وعظ نصیحت کرنا پسند نہ کیا ۱۲ سات باقی دنیا کی زندگی موت سے بدتر ہے ہر وقت مرنے کا کھٹکا غدا کا ڈر وان الہ الا وہ  
لہی الحیران مراد منزل جانان چہ اس وعظ چوں ہر دم جس فریاد میدار دکر یہ بندہ مجاہد۔ ۱۲



الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نِعْمَتَانِ مَعْبُودَتَانِ  
فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ - قَالَ  
عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ  
أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ :

۱۴۲ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
لَحْدَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ  
نَاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ  
فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۱۴۳ | حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقُدَامِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ  
السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے اور ان کو برباد کرتے  
ہیں ایک تو تندرستی دوسرے فرصت (فرغت بیفکری) عباس بن  
عبدالعظیم عنبری نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے صفوان بن  
عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے انہوں  
نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی۔

ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر  
نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے انس  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زندگی جو کچھ کہے  
وہ آخرت کی زندگی - نیک کر انصار اور پردیسوں کو اسے خدا ربہ حدیث  
اور جنگ خندق کے باب میں گزر چکی ہے۔

ہم سے احمد ابن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان  
نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے سہل بن  
سعد ساعدی نے انہوں نے کہا ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ

۱۵ یعنی جب اللہ تعالیٰ تندرستی اور فراغت دے تو جلدی جلدی بہت سے نیک کام کرے اور آخرت کا خوش بولے نعمت اور بحالت میں اپنی اوقات خواب نہ کرے وقت  
سے زیادہ عزیز دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے کوشش کرنا چاہیے کہ کوئی گھڑی ان تین باتوں سے خالی نہ گزرے یا تو دنیا کے کمالات اور ہزار معاش کی تحصیل کرنا ہو یا آخرت  
کے لیے خدا کی عبادت اور لوہا کے کاموں میں مصروف ہو بیان تک کہ سورہ ہود آرام کر ہا ہوا ۱۲۵ سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے مثل مشہور ہے تندرستی ہزار نعمت ہے۔  
اسی طرح فرصت اور دل کی فراغت میں سارے جہاں کی نعمتوں سے یہ بڑھ کر ہیں اگر آدمی تندرست نہ ہو اور ساری دنیا کا مال دولت مل جائے تو اس پر نعمت وہ کس کام کا  
اسی طرح اگر سب کچھ ہر ایک دل کو اطمینان نہ ہو تو کیا فائدہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں عطا فرمائی ہوں دنیا کی زندگی سے اسی نے خدا تعالیٰ افسوس جاہل اور  
ظاہر بین لوگ مالداروں اور امیروں کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی عیش میں ہیں حالانکہ عیش و عشرت کا کچھ نہیں ان کا دل ہی جانتا ہے جس عذاب میں گرفتار ہیں عیش و ہوی  
لوگ کرتے ہیں جن کی سمجھت اچھی ہے اور یہ قدر ضرورت اللہ تعالیٰ نے ان کو دولت بھی دی ہے نہ کسی کے قرض دار ہیں نہ کسی کے محتاج دل میں فساد اور تو گمراہی کا مائل ہوئی  
ہے بڑے سے بڑے دنیا کے بادشاہ اور رئیس کی بھی خوشامد کی ان کو ضرورت نہیں جو اپنے سے جھکا اس سے جبک جاتے ہیں جو اپنے سے رک کا اس سے رک جاتے ہیں کچھ محنت  
مشقت تجارت زراعت ہزار دستکاری سے اپنی دولت پیدا کر لیتے ہیں دنیا کے نوابوں کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوتے اور جبک کر کو عسکرام کرنے کو بہت برا جانتے ہیں  
اس سے پرہیز رکھتے ہیں اللہ کی محبت میں فرق نہیں جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ اس خالق کریم کے ارادہ اور مشیت سے ہو رہا ہے وہی ان کو پسند ہے راضی بہ رضا ان  
کے سارے کام پروردگار کے حوالے ہیں اس کی مرضی وہ مردہ بہت زندہ کی طرح اپنے مالک کی کاروائی سے ہر طرح راضی اور خوش ہیں رضی اللہ عنہم در ضوابطہ ۱۲۸

فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْدِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ الْقَوَابِ دِيَسْرًا  
يَا نَفَقَال: اَللّٰمُ لَا اَعِيشْ اِلَّا عِيشَ الْاٰخِرَةِ. فَاَغْفِرْ  
لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ. تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَاثَةٌ ۞

### باب ۹۸ مثل الدنيا في الآخرة

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ  
وَلَهُمْ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَ  
تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ  
غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارِ بِنَاتِهِ ثُمَّ يَهِيْجُ  
فَنُفْرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي  
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنَ  
اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا  
مَتَاعٌ الْغُرُوْرُ ۞

۱۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ  
مَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا  
فِيهَا وَ لَعْدَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ  
مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۞

باب ۹۹ قول النبي صلى الله عليه وسلم  
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِدٌ سَبِيْلٌ ۞  
۱۲۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ بنفس نفیس مٹی کھود رہے تھے اور ہم مٹی  
ڈھور رہے تھے آپ نے ہماری محنت کا حال کو دیکھ کر یہ شعر فرمایا  
مے زندگی جو کچھ کر ہے وہ آخرت کی زندگی ۛ بخش دے انصار اور  
پردیسوں کو لے خدا۔

باب آخرت کے سامنے دنیا کی کیا حقیقت ہے اس کا بیان  
اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حدید میں) فرمایا دنیا کی زندگی ہے کیا بس  
کھیل تماشا ہے اور کچھ نہیں اور بناؤ سنگار اترانا مال اولاد کی کثرت  
پر فخر کرنا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک مینہ برسے اور کھیتی ہری  
بھری ہو کر لہلہانے لگے کنبی (کاشتکار) اس کو دیکھ کر خوش ہوں پھر  
ایک ہی ایک (آفت آئے) زرد ہو جائے سوکھ کر چورہ چورہ بن  
جائے (یہ دنیا کی آفت تو سہل ہے) آخرت میں دو باتیں ہیں یا تو سخت  
عذاب ہونا ہے یا خدا کی طرف سے گناہوں کی معافی اور اس کی رضامندی  
غرض دنیا کی زندگی ایک دھوکے کی مٹی ہے اور کچھ نہیں

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قبلی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز  
بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد  
ساعدی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے بہشت میں اتنی جگہ جتنے میں کوڑا رکھا جائے دنیا وہاں  
سے بہتر ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ دنیا میں  
اس طرح بسر کرے جیسے کوئی پردیسی ہو یا راہ چلتا  
مسافر۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

۱۔ بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے تابعہ سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً مگر اوپر کا روایت تو سہل ہی کی ہے  
پھر متابعت کا مطلب نہیں بتا شاید یہ عبارت کتاب کی غلطی ہے یہاں درج ہو گئی اور صحیح تمام اس کا  
اگلی حدیث یعنی انس کی روایت کے بعد تھا قطعی ہے کہ اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطَّفَاوِيُّ عَنْ  
سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اخَذَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَكِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا  
كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ  
يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا  
أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ  
لِمَرَضِكَ وَ مِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ ۝

يَا بَنِي آدَمَ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ، وَقِيلَ اللَّهُ  
تَعَالَى: فَمَنْ نُخْرِجْ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلْ  
الْجَنَّةَ فَقَدْ نَازِمًا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا الْأَمْتَاعُ  
الْغُرُوبُ ذُرُوعِيَا كُلُّوْا وَيَتَتَعَوْا وَيُلْهِمُهُمُ  
الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ، وَقَالَ عَلِيٌّ: ارْتَحَلْتَ  
الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلْتَ الْآخِرَةَ مُقْبِلَةً  
وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا  
مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ  
أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا  
حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ،

بِسْمِ خُزَيْجِهِ : بِسْمَاعِدِهِ :

١٢٦ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ

۱۷ شاید عیاری میں عبادت نہ ہو سکے تو تندرستی میں خوب عبادت کر کہتے ہیں خواہشات نفس پر سے ہونے کی امید رکھنا ثنویہ خیال کرے کہ اگرچہ نے یہ نیک لاکر مسمیٰ آرزو نہیں کرنا نادانی ہے کیونکہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ یہ تفسیر نام بخاری نے اگلی آیت کی مناسبت سے ذکر کر دی اس میں زحزحہ میں ابن مبارک نے زہد میں وصلہ کا ۱۲ منہ۔

محمد بن عبد الرحمن ابو منذر طفاوسی نے انہوں نے سلیمان اعش سے کہا مجھ سے مجاہد بن جبر نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں مؤذہے تمام کر فرمایا دنیا میں پر دیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گزارہ کر ابن عمرؓ کہا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں مت رہہ جو نیک کام کرنا ہے وہ کر ڈال، اور جب صبح ہو تو شام کے انتظار میں مت رہہ اور ایسا کر کہ تندرستی میں اپنی بیماری کا گوشہ طیار کرے اور زندگی میں موت کا سامان کرے۔

باب آئرو کی رسی لمبی مہرنا اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں فرمایا جو شخص دوزخ سے بٹایا گیا اور بہشت میں بھیجا گیا وہی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے یہ سورہ بقرہ میں جو ہے بمنہ حذوہ اس کے معنی بٹانے والا (سورہ حجر میں فرمایا) ان کو کھاتا پیتا مزے اڑاتا آرزو میں غافل چھوڑ دے غنقریب (اس کا تیسرا) ان کو معلوم ہو جائے گا اور حضرت علیؑ نے کہا دنیا تو پیٹھ دیئے ہوئے بھاگے چلی جاتی ہے اور آخرت سامنے منہ کیے چلی آتی ہے اور دنیا اور آخرت کے ہر ایک کے الگ الگ بچے ہیں تو تم آخرت کے بچے بنو دنیا کے پٹھو مت بنو کیونکہ آج (دنیا میں) عمل کا دن ہے (محنت کا بیج بونے کا) حساب کتاب کچھ نہیں کل آخرت کے دن حساب کتاب ہے عمل نہیں۔

ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو کبھی بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے

۱۷ شاید بیماری میں عبادت نہ ہو سکے تو تندرستی میں خوب عبادت کرے ۱۲ منہ ۱۷ کیونکہ موت کے بعد تو کچھ کوئی عمل نہ ہو سکے گا ۱۲ منہ ۱۷ یہ اہل کا ترجمہ ہے اہل کہتے ہیں خواہشات نفس پر سے ہونے کی امید رکھنا خیال کر لے گا کبھی بہت گڑبڑ ہے جلدی کیا ہے اخیر کی عمر میں توبہ کر لیں ۱۲ منہ ۱۷ اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکال لیا کہ آدمی اگر نادانی ہے کیونکہ یہ کہاں سے معلوم ہو گا کہ تم ابھی زندہ رہو گے شاید موت آگئی ہو ایک دن کا بھی آدمی کو بھر دے نہیں بلکہ ایک منٹ کا بھی ۱۲ منہ ۱۷ یہ تعبیر امام بخاری نے اگلی آیت کی مناسبت سے ذکر کر دی اس میں نوح و ج کا نفا ہے ہر روز صبح اسی سے ہے اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۷ اس کا ابراہیم نے علیہ میں اہل مبارک نے نہ بد میں وصل کا ۱۲ منہ۔

بَعْنُ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
خَطَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا  
مَرَّتَيْنِ وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا وَمِنْهُ  
وَخَطَّ خَطًّا صَغِيرًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي  
الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ  
وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ  
يُحِيطُ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي  
هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذَا الْخُطُّ الصَّغِيرُ  
الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَا هَذَا فَهَشَّةٌ  
هَذَا إِنْ أَخْطَا هَذَا فَهَشَّةٌ  
هَذَا -

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ  
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ  
فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخُطُّ  
الْأَقْرَبُ -

بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً  
فَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمْرِ لِقَوْلِهِ أَوْ كَمْ

سے والد (سعید بن مسروق) نے انہوں نے منذر بن یعلیٰ سے انہوں سے  
ربیع بن خثیم سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین پر) ایک مربع بنایا اس کے بیچ  
میں ایک لکیر کی جو مربع سے باہر نکل گئی اور اس لکیر کے بازو جہاں  
سے لکیر شروع ہوئی چھوٹی چھوٹی لکیریں کیں اس کی شکل یہ ہے  
پھر فرمایا (یعنی مربع کے اندر) آدمی ہے اور مربع  
اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے ہے اور یہ  
لمبی لکیر جو مربع سے باہر نکل گئی ہے آدمی کی آرزو (امید ہے) اور یہ  
چھوٹی چھوٹی لکیریں عارضی اور آفات ہیں اگر ایک آفت سے بچ گیا تو دوسری  
نے آدیا اگر اس سے بھی بچ گیا تو تیسری نے دلوچ لیا دیہ آفتیں ترصد ہا ہیں  
بکرے کی ماں کی ننگ خیر نہائیگی

ہم سے مسلم بن ابراہیم فرمایدی نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام  
بن یحییٰ نے انہوں نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے  
انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ  
لکیریں (زمین پر) کیں اور فرمایا یہ آدمی کی آرزو ہے یا اس کی عمر ہے  
اور وہ اپنی لمبی آرزو کے پھیر میں رہتا ہے اتنے میں نزدیک کی لکیر  
یعنی موت آپہنچتی ہے۔

جس کی عمر ساٹھ برس کی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس  
کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

۱۵۔ آخر ایک دن آفت میں تشریف لے جایا اور آرزو کی رسمی طاق رہ جائے گی آرزو کی لکیر اپنے اجل کے خطوط سے یعنی مربع کی چاروں لکیروں سے باہر کر دی  
اس میں یہ اشارہ ہے کہ انسان وہ آرزوئیں لگا تہ ہے جن کو اس کی عمر بھی کافی نہیں ہو سکتی اور انہی آرزوئیں میں گم رہت ہو ایک ہی ایسا اگر اپنے پیچھے سے دلوچ لیتی ہے  
ساری آرزوئیں دل ہی دل میں رہ جاتی ہیں چل چھٹی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ فقیہ کی دکر و زمین قبیل ایک تو قرآن شریف کا ترجمہ عام فہم اور صحیح موافق تفسیر صحابہ اور تابعین  
کے مرتب ہو جانا دوسری صحیح بخاری کا بھی ترجمہ اسی طرح اقصا کے ساتھ تیار ہو جائے دونوں آرزوئیں حق تعالیٰ نے انعام کے قریب پہنچائی ہیں تفسیر ترجمہ تو پوری طرح  
طبع بھی ہو گئی ہے اور ترجمہ صحیح بخاری بیان تک مرتب ہو گیا اور کیا وہ پائے چھپ بھی گئے ہیں اللہ سے امید ہے کہ میری زندگی ہی میں پوری چھپ جائے گی اب ان آرزوئیں  
کے بعد مجھ کو کوئی آرزو ایسی ام نہیں ہے یوں تو مختلف بشریت خیال آبی جاتے ہیں مگر میں موت کے لیے تیار بیٹھا ہوں اگر حضرت موت تشریف لائیں تو میرے دل میں  
کوئی حسرت نہیں اس لئے کہ اب بھی اگر نہ چھوڑے تو سخت تاسف کے قابل ہے ۱۶۔

نُعَمِّرُكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ  
وَجَاءَكُمْ التَّذْيِيرُ ۝

۱۴۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطْعَرٍ  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنٍ بْنِ مُحَمَّدٍ  
الْغَفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَعَدَّ اللَّهُ إِلَى أَمْرِ حَيٍّ آخِرًا أَجَلَهُ حَتَّى  
يَأْتِيَهُ سِتِّينَ سَنَةً تَابِعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَمَا بَنُو  
عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ۝

۱۴۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَافِرِ شَاثًا فِي اثْنَتَيْنِ  
فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ  
وَأَبُو سَلَمَةَ ۝

۱۵۰. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ

(سورہ فاطر میں) فرمایا کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی کہ سمجھنے والا اس  
میں خود (حق بات کی) سمجھ سکتا تھا اور (الطیف یہ ہے کہ) ڈرانے والا پیغمبر  
بھی تمہارے پاس آچکا ہے

مجھ سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی بن  
عطاف نے انہوں نے معن بن محمد سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا اللہ نے اس آدمی کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی  
نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس تک دنیا میں مہلت دی۔ معن بن محمد  
کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عجلان اور ابو حازم سلمہ بن دینار نے بھی  
مقبری سے روایت کیا ہے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان  
عبداللہ بن سعید نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب  
سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی بڑھا ہوتا  
جاتا ہے مگر دو چیزوں کی محبت میں اس کا دل جوان رہتا ہے ایک تو  
دنیا کی محبت میں دوسرے طول عمر کی خواہش میں اور لیث بن سعد  
نے کہا (اس کو اسماعیلی نے وصل کیا) مجھ سے یونس بن سعید نے بیان  
کیا اور عبداللہ بن وہب نے بھی (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) یونس  
سے روایت کی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب  
اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا کہا ہم سے  
شہام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک

۱۔ اس عریضہ میں مفسرین کا اختلاف ہے کسی نے چالیس برس کہیں کسی نے چھیالیس کسی نے ساٹھ کسی نے ستر انہوں نے روایت میں فرق عاریوں ہے جس میں  
اولی کو عمر کی جگہ نہیں رہتی وہ ساٹھ سال ہیں ۱۲۷ھ جب بھی تم نے کفر اور شرک نہ چھوڑا ۱۷۷ھ محمد بن عجلان کی روایت کو بطرانی نے صحیح اوسط میں اور ابو حازم  
کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲۷ھ پھر یہی حدیث نقل کی اس روایت میں دنیا کے بدل مال کا لفظ ہے ۱۲۷ھ۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَكْبُرُ بْنُ أَدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ  
النَّالِ وَطَوْلُ الْعُمَرَاءِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ  
تَنَادَةَ \*

**بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ**

وَجْهَ اللَّهِ فِيهِ سَعْدٌ \*

۱۵۱- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ التَّرْبِيعِ وَزَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ  
عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
وَعَقَلَ حَبَّةُ فَجْهًا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ  
قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ  
أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يَمُوتَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُبْتَغَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ  
الْأَحْرَمِ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارُ \*

۱۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ  
الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا  
لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا تَبَضُّتْ  
صَفِيَّتُهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ أَحْتَسِبُهُ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بڑھا ہوتا  
جانتا ہے اور دو باتیں اس میں زیادہ ہوتی جاتی ہیں ایک تو مال کی  
محبت دوسرے طول عمر کی خواہش اس حدیث کو شعبہ نے بھی قنادہ  
سے روایت کیا ہے

**باب جو عمل خالص خدا کی رضامندی کے لیے کیا جائے اس**

**باب میں سعد بن ابی وقاص کی حدیث ہے آنحضرت سے ہے**

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو محمود بن  
ربیع انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مجھ کو یاد ہیں اور آپ کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ نے ہمارے گھر  
کے دُور سے لے کر (مجھ پر) کر دی تھی یہ محمود عتبان بن مالک  
سے نقل کرتے ہیں جو بنی سالم قبیلے کے تھے میں نے ان سے سنا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو میرے پاس تشریف لائے اور  
کہنے لگے قیامت کے دن جو کوئی بندہ الیا اے گا جس نے دنیا میں  
خالص اللہ کی رضامندی کے لیے مالہ الا اللہ کہا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس  
پر دوزخ حرام کر دے گا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن

عبد الرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید قبری  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے اس مسلمان بندے کا بدلہ جس کے دنیا  
کے پیار سے کو میں اٹھاؤں (جیسے بیٹے بھائی وغیرہ کو) اور وہ صبر  
کرے (راضی برضا رہے کوئی ناشکری کا کلمہ نہ بان سے

۱۵۱ یا جو ایسا ہو جاتی ہے (الروان) ۱۲ منہ ۱۵ اس کو لاہم نے دیکھا اس سنہ ذکر کرنے سے امام بخاری کا فرض یہ ہے کہ قنادہ کی تدوین کا شمار نفع ہو کیونکہ شعبہ تدوین  
کرنے والوں سے اسی وقت روایت کرتے ہیں جب ان کے سامع کا قیاس ہو جاتا ہے ۱۵ جو بخاری وغیرہ میں اور کئی بار ذکر ہو چکا ہے اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان سے فرمایا تو اگر مجھے بھی روہا ہے پھر کوئی عمل خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرے تو تیرا درجہ بلند ہو گا ۱۲ منہ۔

إِلَّا الْجَنَّةُ ۖ

**باب مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا ۖ**

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوِّمَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ حَلِيفُ لَبْنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِيدًا بِرَأْيِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَأْتِي بِحِزْبِيهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخُولًا لِمَنْ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ مِنَ الْخَضِرِ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَهْلِ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَ الْأَنْصَارَ يَقْرَأُونَ نِوَاظِئَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَنَبِذَتْهُمُ حَتَّى رَأَوْهُمْ فَقَالَ أَطْلَعْتُكُمْ سَمِعْتُمْ يَقْرَأُونَ ابْنِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الْجَلُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَابِشُوا وَأَوْقُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَقَالَ اللَّهُ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتُوهُمَا كَمَا تَنَّا فُتُوهُمَا وَتَلْهِيكُمْ كَمَا أَلْهَيْنَاهُمْ ۖ

نہ نکالے) یہی ہے کہ اس کو بہشت دون۔

**باب دنیا کی بہار اور رونق سے اور اس کی ریچھہ کرنے سے ڈرانا۔**

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقیقہ نے انہوں نے (اپنے چچا) موسیٰ بن عقیقہ سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے مسویر بن مخرمہ نے ان کو عمر بن عوف نے خبر دی جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو عمر بن کا جزیر لانے کے لیے بھیجا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے یہ صلح کر لی تھی اور وہاں کا حاکم علاء بن حضرمی کو مقرر کیا تھا خبر ابو عبیدہ بحرین سے یہ روپیہ لے کر آئے (ایک لاکھ اسی ہزار درہم) انصار نے بوسنا کہ آنحضرت پاس اتنا روپیہ آیا ہے تو صبح کی نماز میں (سب دور دور سے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور سلام پھیرتے ہی آپ کے سامنے آئے (حسن طلب کے طور پر) آپ ان کو دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمانے لگے شاید تم ابو عبیدہ کے آنے کی اور روپیہ لانے کی خبر سن کر آئے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو تم کو اس روپیہ میں سے ضرور ملے گا) خدا کی قسم مجھ کو تمہاری محتاجی کا کچھ ڈر نہیں ہے بلکہ مجھ کو تو یہ ڈر ہے کہ میں تم کو دنیا کی فراغت الکی امتوں کی طرح نہ ہو جائے پھر تم بھی اس کی محبت میں دلو انے ہو کہ آخرت کو بھول جاؤ جیسے وہ بھول گئے تھے ۛ

سہ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ مہر کرنا اور رافعی برقرار نہا بھی ایک عمل ہے جو خاص خدا کے لیے کیا جاتا ہے اور اس کو کہہ لائق کیلئے بہشت کے لیے اس حدیث میں آپ کا منہج معجزہ مذکور ہے آپ نے جیسے خبر دی تھی ویسا ہی ہر مسلمان کو بڑی دولت اور حکومت ملی اور آخراہوں نے دنیا میں فرق جو کر دیا (باقی برصفا آئے)

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ  
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى  
أَهْلِ أَحَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ  
إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدُ  
عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظِرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ  
وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ  
أَوْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ  
عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ  
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافِسُوا فِيهَا؛

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ نَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَكُمْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ  
مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ  
وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ نَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ  
بُجَلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ يَا شَرِّ فَصَمَّتِ النَّبِيُّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد  
نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں  
نے عقبہ بن عامر سے ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ  
سے نکل کر احرام کے شہیدوں پاس گئے اور جیسے خازنہ کی نمازیں  
دعا کرتے ہیں اس طرح ان شہیدوں کے لیے دعا کی پھر لوٹ کر مدینہ  
میں منبر پر آئے اور فرمایا لوگو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور قیامت  
کے دن تمہارے اعمال کی گواہی دوں گا اور خدا کی قسم میں تو جیسے  
اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں (یعنی حوض کوثر کی) اور اللہ تعالیٰ  
نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی یا زمین کی کنیاں غایت فرمائیں اور میں  
خدا کی قسم اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے مگر مجھ  
کو (بڑا) ڈر اس بات کا ہے کہ تم کہیں دنیا کی ترجمانہ نہ کرنے لگو۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ انہوں نے مالک سے  
انہوں نے نید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید  
خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جو  
تم پر بڑا ڈر رکھتا ہوں وہ ان برکتوں کا جو اللہ تمہارے لیے زمین سے  
نکالے گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ زمین کی برکتوں سے کیا مراد ہے  
آپ نے فرمایا دنیا کا ساز و سامان اس وقت ایک شخص کہنے لگا دنیا  
نامعلوم، کیا اچھی چیز ہے بھی برائی پیدا ہوتی ہے یہ سن کر آنحضرت

(بقیہ صفحہ سابقہ) اللہ کو معلوم دیا اہل گئے آپس میں لڑنے جھگڑنے رشک اور حسد کرنے جس کا نتیجہ ہوا کہ پھر دشمنان پر غالب ہو گئے اور ان کی دولت اور حکومت جیسی  
ایکایک خال خال جرمسلاؤں کی حکومت رہ گئی وہ بھی تباہ حال میں ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو گرانے اور اپنے جانے کی فکر میں ہے دولت کے استحکام اور تقویت کی  
اس کو قوت دیتی نہیں مگر مسلمانوں اور بادشاہوں کا عجیب حال ہے دیکھتے جاتے ہیں کہ نصاریٰ اپنے ملک میں ایک جھوٹا مساجد بھی مسلمان کو نہیں دیتے لیکن  
یہ ہیں کو لائق اور ذی علم مسلمان موجود ہوتے ہیں نصاریٰ کو بلا بلا کر اپنے ملک کے عہدے اور خدمات دے رہے ہیں باوجودیکہ ان کو مسلمان رئیس سے ذرا بھی عہدہ دی اور  
محبت نہیں برتی وہ تو اپنی حکومت کی غیر خرابی اور تقویت کی فکر میں رہتے ہیں ان اللہ دانا الیہ راجعون ۱۲۰ھ حواشی صفحہ ۱۲۰ یہ واقعہ جنگ احد سے آٹھ برس  
بعد کا ہے ۱۲۰ھ یعنی ان ملکوں کی جن کو آپ کی امت نے فتح کیا ۱۲۰ھ کیر کہ ایمان تمہارے دونوں میں جم گیا ہے اب شرک اختیار کرنا ناممکن ہے ۱۲۰ھ  
۱۲۰ھ زراعت جانور سونا چاندی ۱۲۰ھ یعنی مال دولت اللہ کی نعمت سے برائی کیسے پیدا ہوگی ۱۲۰ھ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ  
يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَسْمُ عَنْ جَبِينِهِ  
فَقَالَ آيِنَ السَّائِلِ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو  
سَعِيدٍ لَقَدْ حَمَدْنَاهُ حِينَ ظَلَمَ ذَلِكَ  
قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا  
الْمَالُ خَصْرَةٌ حُلُوةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا  
أَنْبَتَ التَّرْبِيعُ يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يُبْلَحُ  
إِلَّا أَكَلَتِ الْخَصْرَةُ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا  
امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ  
فَاجْتَرَتْ وَتَلَطَّتْ وَبَاَلَتْ ثُمَّ عَادَتْ  
فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالُ حُلُوةٌ  
مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي  
حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ  
أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ  
وَلَا يَشْبَعُ ۝

۱۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّاسٍ حَدَّثَنَا  
عُندُ رَحَدْنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي زُهْدَمُ بْنُ مَضْرُوبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامُوشٌ مَبْرُورٌ هُمْ سَمِعُوا أَبَاحَ رُوحِي أَمْرٌ هِيَ  
پھر آپ پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور فرمایا وہ پونچھنے والا شخص کہاں  
گیا اس نے عرض کیا حاضر ہوں ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں ہم اس کی تعریف  
کرنے لگے جب ہم کو یہ حال معلوم ہوا خیر آپ نے فرمایا دیکھو اچھی چیز  
سے تو اچھا ہی (بھلائی) بھی پیدا ہوتی ہے یہ دنیا کا ساز و سامان (ظاہر  
میں) ترقی و تازہ اور شیریں ہے (جیسے ربیع کی فصل جو گھاس چارہ  
اگاتی ہے کسی جانور کا پیٹ پھلا کر بدبھنی کر کر) مار ڈالتی ہے کسی  
کو مرنے کے قریب کر دیتی ہے البتہ جو جانور (اعتدال کے ساتھ) ہری  
ہری دھب چرے اور کوئیں تنٹے ہی دھوپ میں جا کر کھڑا ہو چکا لی  
کرے پتلا گئے پیشاب کرے (جب یہ غذا ہضم ہو جائے اس وقت) پھر  
اگر چرے تو ایسا جانور ہلاک نہ ہوگا) اسی طرح دنیا کے مال کو سمجھ  
لو ظاہر میں تو بہت شیریں (اور خوشنما) ہے مگر جو ایمان داری سے اس  
کو کھائے اور اچھے کاموں میں صرف کرے اس کے لیے تو یہ مال ثواب  
کمانے کا عمدہ ذریعہ ہوگا لیکن جو کوئی بے ایمانی سے ناحق (لوگوں کا)  
مال مار لے اس کی ایسی مثال ہوگی جیسے اس شخص کی جو کھا تا ہے پر اس  
کا پیٹ نہیں بھرتا اس کو جوع البقر کا عارضہ ہوگا

مجھ سے محمد بن بشیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر  
نے کہا ہم سے شعب بن حجاج نے کہا میں نے ابو جمرہ سے سنا کہ مجھ سے زید  
بن مضر نے بیان کیا کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے سنا انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں بہتر میرے زمانہ

۱۵۷. پہلے تو ہم نے اس کے پونچھنے کو سمجھا تھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے شاید غصہ دلایا پھر ۱۲۸ھ میں کہ آنحضرت اس کے پونچھنے  
سے ناراض نہیں ہوئے تو رفیق کی جبریت تھی کہ اس نے سبب سے دین کی ایک بات معلوم ہوئی صحابہ کو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ باہر والا کوئی شخص آئے اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے دین کی باتیں پونچھنے سے دوسری روایت میں ہے ۱۲۸ھ میں دوسرے کسی عارضہ کی وجہ سے برائی آن پڑتی ہے ۱۲۸ھ میں اس کا انجام کبھی  
خواب ہوتا ہے ۱۲۸ھ میں پیدا کر کے عودہ ہوتی ہے مگر ۱۲۸ھ میں اس کا حق ادا کرے زکوٰۃ دینے لگے ۱۲۸ھ میں آخر ہو کا ہو کر وہ مرحوم ہے  
ایسے ہی جس شخص کے دل میں دنیا کی طمع ہو جائے حلال حرام کی قید نہ رکھے وہ ایک دن اسی طمع کی بدولت اپنی عزت یا جان کھوتا ہے اور مال سب کا سب ہزارہ جاتا  
ہے ہزاروں آدمیوں کو اس پر مال دینا نے اسی مکر و فریب سے ہلاک کیا ہے ۱۲۸ھ

وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قُرْنِي ثَمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ  
ثَمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ  
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثَمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ  
يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهِدُونَ وَيُخَوَّلُونَ  
وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذَرُونَ وَلَا يُفُونَ وَيُظْهِرُونَ  
فِيهِمُ السَّمَنُ

۱۵۷۰ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قُرْنِي ثَمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ  
ثَمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثَمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ  
قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيَّمَانُهُمْ وَ  
أَيَّمَانُهُمْ شَهَادَتُهُمْ

۱۵۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى  
حَدَّثَنَا دَكِيقٌ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ عَنْ  
قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خُبَابًا وَقَدْ أَلْتَوَى  
يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَأْنَا  
أَن نَدْعُو بِالْمَوْتِ كَدَعَوْتَ  
بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضُوا وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ

کے لوگ ہیں (صحابہ) پھر جو ان کے بعد والے ہیں (تابعین) پھر جو ان  
کے بعد والے ہیں (تابعین) عمران کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ  
نے دوبار فرمایا (ثم الذين يلوونهم) یا تین بار پھر ان کے بعد ایسے لوگ  
پیدا ہوں گے جو بن بلائے گواہی دینے کو ان موجود ہوں گے اور مات  
میں خیانت کریں گے ان کا کوئی بھروسہ انہیں کرنے کا اور نذر اور  
منت مانیں گے لیکن اس کو پورا انہیں کرنے کے اور (خوب کھا پی کر)  
موتے نہیں گے (ہٹے گئے)۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں  
نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں  
نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
نے فرمایا تم لوگوں میں بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد  
والے ہیں پھر جو ان کے بعد والے ہیں پھر ان کے بعد ایسے لوگ  
پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے کبھی گواہی سے پہلے  
قسم کھائیں گے

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے دیکھ نے کہا  
ہم سے اسماعیل بن ابی خالد کوئی نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے  
سے انہوں نے کہا میں نے جب ابی حازم (صحابی مشہور) سے سنا  
انہوں نے (بیماری کی وجہ سے) اسی دن اپنے پیٹ پر سات داغ  
لگائے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو موت کی دعا  
کرنے سے منع فرمایا اگر آپ نے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی  
دعا کرتا (تاکہ اس تکلیف سے چھٹ جاؤں) دیکھو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب دنیا سے گور گئے اور دنیا ان کا کچھ بگاڑ

۱۵۸۱ اگر تین بار فرمایا ہر توابع تابع تابع تابع بھی آگے جیسے امام بخاری وغیرہ ۱۲۰۰۰ یا جس بات کو انہوں نے نہیں دیکھا اس کی جھوٹی گواہی دیں گے کہ ہم  
نے دیکھا ہے ۱۲۰۰۰ سبب یہ ہے کہ ان کو گواہی دینے میں کچھ باک ہو گا نہ قسم کھانے میں کوئی تامل ہو گا کبھی گواہی دے کر قسین کھائیں گے کبھی  
قسین کھا کر اس کے بعد گواہی دیں گے ۱۲۰۰۰

الدُّنْيَا بِشَيْءٍ ذَرَأْنَا أَصْبَحْنَا مِنَ الدُّنْيَا  
مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا  
التَّرَابَ ۝

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي  
قَبِيصٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِي  
حَاطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ  
مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا شَيْئًا وَ إِنَّا  
أَصْبَحْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ  
مَوْضِعًا إِلَّا التَّرَابَ ۝

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ  
خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ  
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ  
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا  
إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ  
السَّعِيرِ ۝ جَمَعَهُ سَعُورٌ قَالَ مُجَاهِدٌ  
الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ ۝

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

نہ کر سکی (بلکہ انہوں نے دنیا کو آخرت کا ترشہ بنایا) اور ہم کو دنیا کی دولت  
انتہی ملی کہ ہم نے اس کو مٹی کے سوا اور کسی کام میں خرچ کرنے کا موقع  
نہیں پایا۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید ظن  
نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے قیس  
بن ابی حازم نے بیان کیا میں خباب بن ارت کے پاس گیا وہ اپنے مکان  
کی دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے ہمارے ساتھی (دوسرے صحابہ)  
تو دنیا سے گزر گئے اور دنیا ان کا کچھ بگاڑ نہ کر سکی ان کے بعد ہم کو اتنا  
پیسہ ملا اس کو کہاں خرچ کریں اس مٹی (پانی یعنی عمارت میں) ہم کو  
خرچ کرنے کا موقع ملا۔

مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ  
سے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے خباب  
بن ارت سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
ہجرت کی تھی اور اس کا قصہ بیان کیا۔

اللہ تعالیٰ کا (سورہ فاطر میں) فرمانا لوگو! اللہ کا وعدہ  
(قیامت) برحق ہے ایسا نہ ہو کہ دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں بچاؤ  
دے اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو بھلا دے دیکھو شیطان تمہارا (بچا)  
دشمن ہے اس کو دشمن سمجھو رہنا وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس مطلب  
سے (بڑے کاموں کی طرف) بلاتا ہے کہ وہ دوزخی بن جائیں آیت  
میں سعیر کا لفظ ہے اس کی جمع سَعُورَ اُی ہے مجاہد نے کہا (اس کو  
فریابی نے وصل کیا) غرور سے شیطان مراد ہے۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبد الرحمن

۱۔ یعنی یہ ضرورت عمارتیں بنوائیں جب آدمی کسی ضرورت سے زیادہ روپیہ ہوتا ہے تو اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ کوٹھیاں بنگلے عمارات بنواؤں اور ۱۲۰ جو  
ادب پر کتاب الحجۃ میں گزر چکا ہے اور آئندہ بھی باب نفل الفقر میں ان شاء اللہ مذکور ہو گا اور ۱۲۱ بعضوں نے کہا ہے ایک بھکا دینے والی چیز جو خدا سے  
غافل کر دے ۱۲۰۔

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَرَبٍ الْقُرَشِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَانَ  
أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بِطُحُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى  
الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَاحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا  
الْمَجْلِسِ فَاحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ  
هَذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ كَلِمَتَيْنِ ثُمَّ  
جَلَسَ غُضِرَ لَهُ مَا لَقِئْتُمْ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ وَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا بِهِ

**بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ**

۱۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ قَلْبِسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ  
عَنْ قُرَيْشٍ وَابْنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَقْلُ مَا الْأَقْلُ  
وَيَبْقَى حِفَالَةٌ كَحِفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا  
يَبَالِيَهُمُ اللَّهُ بِأَلَّةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ  
حِفَالَةٌ وَحِفَالَةٌ

**بَابُ مَا يَنْتَفَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ**  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ  
فِتْنَةٌ

۱۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ  
أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

نے انہوں نے محمد بن ابراہیم قرشی سے کہا مجھ کو معاذ بن عبد الرحمن  
نے خبر دی ان کو حران بن ابان نے انہوں نے کہا میں حضرت عثمان  
پاس وضو کا پانی لے کر آیا وہ مقام میں بیٹھے تھے (جو مدینہ میں ایک  
جگہ ہے) انہوں نے اچھی طرح وضو کیا پھر کھٹے لگے میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ اچھی طرح وضو کرنے دیکھا وضو کے بعد  
آپ نے یہ فرمایا جو شخص اس طرح (پورا وضو کرے) پھر مسجد میں آکر  
(تیمم المسجد کی) دو رکعتیں پڑھے پھر بیٹھے دوسری نماز کا انتظار کرتا  
رہے تو اس کے اگلے کئی بخش دیئے جائیں گے حضرت عثمان نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اس پر مغرور نہ ہو جاؤ

**باب نیک لوگوں کی قیامت کے قریب دنیا سے اٹھ جانا**  
ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں  
نے بیان بن بشر سے انہوں نے قلیس بن ابی حازم سے انہوں نے  
مرد اس اسلمی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
(قیامت کے قریب) نیک لوگ دنیا سے اٹھ جائیں گے ایک کے بعد ایک  
اور جو کہ بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں  
گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ ذرا بھی پروا نہ ہوگی امام بخاری نے  
کہا حفالہ اور حفالہ دونوں کے معنی ایک ہیں

**باب مال کے فتنے سے ڈرتے رہنا اور اللہ تعالیٰ کا (دوسرا)**  
تقابن میں فرمانا تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے فتنہ ہیں (خدا کی)  
آزمائش ہیں۔

مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر بن  
عباش نے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے

۱- مسلم کی روایت میں یوں ہے فرض نماز اگر لوگوں کے ساتھ پڑھے ۱۲۷- نہ کہ سب کچھ بخش دیے گئے اب کیا فکر ہے کیونکہ تم کو کیا معلوم ہے کہ یہ نماز مقبول ہوئی یا نہیں؟ گناہی نماز  
بخشے جائیں گے جو قبول ہوئی دوسرے یہ بھی معلوم نہیں کہ کون سے گناہ بخشے میغیرہ اور کبیرہ دونوں یا صرف میغیرہ ۱۲۸- نہ کہ یعنی بھوسہ کو ذرا کچرا بعضی روایتوں میں مقام کا لفظ ہے  
انھوں میں خاں کا اس لیے امام بخاری نے ان کی تعمیر کردی کہ دونوں کا معنی ایک ہے بعض نسخوں میں یہ عبارت تالی ابو عبد اللہ یقال۔ خالہ و خالہ نہیں ہے۔ ۱۲۹-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ عُبَيْدُ اللَّهِ بَنِيَّ الدَّيْهِمِ وَالْقُطَيْفَةَ وَالْخَيْصَةَ إِنَّ أُعْطِيَ رَحِيًّا إِنَّ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ دَايَانٌ مِنْ مَالٍ لَأُبْتَغِيَ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ دَايِمًا لَأَحَبَّ أَنْ لَهُ إِلَيَّ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ

الواصلح ذکر ان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور چادر کا بندہ اور سیاہ کلمی کا بندہ یہ سب بناہ ہوئے (انہوں نے اپنی آخرت پر باد کی اگر ان کو ملا تو خوش نہ ملا تو ناخوش یہ

ہم سے عاصم بنیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریر سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی کی تو حرم (کا یہ حال ہے اگر اس کے پاس جنگل بھر مال (یا سونا) ہو تو (اس پر بھی قناعت نہ کرے گا) تیسرا جنگل ڈھونڈے گا اور آدمی کا پیٹ (جب مرے گا جب ہی) مٹی سے بھرے گا اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف (دل سے) رجوع ہو (دنیا کی حرص چھوڑ دے)۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن یزید نے خبر دی کہ ہم کو ابن جریر سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر آدمی کے پاس ایک جنگل بھر مال اسباب ہو جب بھی دوسرے جنگل کی آرزو کرے گا اور آدمی کی آنکھ اسی وقت بھرے گی جب مٹی میں گڑے گا اور اللہ اسی شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع ہو ابن عباسؓ نے کہا میں نہیں جانتا یہ قرآن کی آیت ہے (جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی) یا قرآن

۱۔ یعنی ان میں حبیبی اللہ کا نام نہیں جو ایمان کی نشانی ہے بلکہ دنیاوی غرض کے بندے ہیں جس سے کچھ دنیا کا فائدہ ہو اس کے دوست بن گئے نہیں تو دشمن بر لکھے کو موجد خدا ایسے لوگوں سے پناہ میں رکھے اگرچہ حبیبی اللہ اس وقت اکثر ملکوں میں کم ہو گیا ہے خواص اللہ کے لیے کسی عالم یا درویش سے محبت رکھنے والے بہت نادر اور پائے جاتے ہیں مگر حیدر آباد میں تو اس کا قوط ہے یہاں جیسے عالم اور علما کے دین کی ناقدری ہے دیکھیں ان میں کسی ملک میں نہیں دیکھی نہیں اند نواب اور باغیہ تو غیر ممالک کے عوام مسلمانوں کو بھی عالم کی طرف ذرا بھی التفات نہیں بڑا جو کوئی ان کو دنیا کا کچھ فائدہ پہنچائے گو وہ کتنا ہی ملحد اور بے دین ہو اس کے خدام بنے رہتے ہیں اس کی تعریفوں کے بل پانہ دیتے ہیں اللہ پناہ میں رکھے ۱۲۷۔

هُوَ أَمْلًا. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ  
ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ

۱۶۶. حَدَّثَنَا أَبُو لَعْلَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

سُلَيْمٍ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ

سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى النَّبِيِّ يَمْلِكُ فِي

خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ

وَادِيًا مَلَأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا ذَا لَوْ

أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِفًا وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ

آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

۱۶۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ

أَبْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ

أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ

إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي

قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْفُقَرَاءِ حَتَّى

نَزَلَتْ أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ هَذَا الْمَالَ خِصْرَةٌ خُلِقَتْ قَالَ اللَّهُ

کی آیت نہیں (بلکہ حدیث) ہے عطا کرنے کا میں نے عبد اللہ بن زبیر  
کو حدیث منبر پر بیان کرتے سنی (یعنی مکہ میں)۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرحمن بن سلیمان

بن غفیل نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے کہا میں

نے عبد اللہ بن زبیر کو مکہ جب وہ خطبہ پڑھ رہے تھے یہ کہتے سنا

لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمی کو ایک جنگل بھر سونا

مل جائے (جب بھی فتانت نہیں کرنے کا) دوسرا جنگل چاہے گا۔

اگر دوسرا بھی مل جائے تو تیسرا چاہے گا بات یہ ہے کہ آدمی کا پیٹ

مٹی ہی بھرتی ہے (یعنی موت) اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے

جو اس کی طرف رجوع ہو۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن

شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اگر آدمی پاس سونے کا ایک جنگل ہو تو پھر یہ چاہے گا

کہ دوسرے دو جنگل ہوں اس کے (حرص کے) منہ کو مٹی (موت) کے سوا

اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس

کی طرف رجوع ہو۔ امام بخاری نے کہا ہم سے ابو الولید (ہشام بن المنکدر)

نے کہا جو امام بخاری کے شیخ ہیں کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انہوں

نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں

نے کہا ہم تو یہ قرآن کی عبارت سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورہ المائد تک

اتری

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا یہ دنیا کا مال ظاہر

میں (بہت شیرین ہر ابھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران

۱۷۲ اس وقت سے اس عبارت کی تلاوت جاری رہے اور سورہ التکاثر کی تلاوت شروع ہوئی سورہ التکاثر میں بھی یہی معنی

ہے کہ انسان کی حرص اور طمع کا بیان ہے ۱۷۲

تَعَالَى اَرْزَيْنِ لِلنَّاسِ حُبَّ الْقَهْمَاكِ مِنَ  
النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرَ الْمُقَنْطَرَةَ  
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلَ الْمُسَوَّمَةَ  
وَالْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا قَالَتْ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ  
إِلَّا أَنْ نَقْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ أَنْ تُفْقَهُ فِي حَقِّهِ ۝

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ  
حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ  
سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَدُبُّهَا  
قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ  
خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهَا بِطَيْبِ نَفْسٍ  
بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهَا بِإِشْرَافِ نَفْسٍ  
لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ  
وَالْبِدَاُ الْعُلَبَاءُ خَيْرٌ مِنَ الْبِدَاِ السُّقَلَى ۝

باب مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ  
لَهُ ۝

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي هَرِيمَةَ  
الْقِشْبِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمُ مَالُ

میں فرمایا لوگوں کو تم کو خواہشوں کی محبت اچھی معلوم ہوتی ہے جیسے عورتیں  
مرد بیٹے سونے چاندی کے ڈھیر کے ڈھیر عمدہ نشان کیے ہوئے  
گھوڑے بیل و کھیت یہ سب چیزیں دنیا کے ساز و سامان ہیں  
اور حضرت عمرؓ نے کہا (اس کو دارقطنی نے غرائب مالک میں وصل کیا)  
یا اللہ ہم سے تو بن نہیں پڑتا ان چیزوں کے ملنے سے خوش ہوتے  
ہیں جن کی محبت تو نے ہمارے دل میں ڈال دی ہے یا اللہ میں یہ  
چاہتا ہوں ان چیزوں کو اپنی کاموں میں خرچ کروں جن میں خرچ کرنا چاہیے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیف نے کہا میں نے زہری سے وہ کہتے تھے مجھ کو عروہ بن زہیر اور  
سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کچھ روپیہ مانگا آپ  
نے عنایت فرمایا پھر سوال کیا پھر سوال کیا تو پھر دیا پھر فرمانے  
لگے یہ مال کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا  
مال (ظاہر میں) تو ہر بھرا شیریں (اور خوشنما) ہے لیکن جو کوئی اس کو  
سیر چشمی سے لے گا زیادہ حرص نہ کرے گا اس کو تو برکت ہوگی اور  
جو کوئی اسی میں نیت لگا کر (حرص اور طمع کے ساتھ) لے گا اس کو برکت  
نہ ہوگی اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں بہننا اور یہ بھی  
سمجھ رکھ کہ اوپر والا (دینے والا) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے  
باب آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے وہی اس کا  
مال ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد  
نے کہا ہم سے عشاء عشاء نے کہا مجھ سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے  
حارث بن سويد سے عبد اللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال خود

لہ یعنی دنیا کے مال اسباب اولاد وغیرہ کی مانند ۱۷۰ یعنی نیک اور ثواب کے کاموں میں ۱۷۱

وَارِثَهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِثْلُ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثَهُ مَا آخَرَ.

**بَابُ الْمَكْثُورِينَ هُمُ الْمُفْقُونَ**  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥

۱۰۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ دُهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيْلِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَأَنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَى

اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو لوگوں نے عرض کیا ایسا تو کوئی نہیں ہے ہر ایک کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا پھر تو دیکھ سمجھ لو کہ آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا اور بقینا مال چھوڑ گیا اس کے وارثوں کا ہے

باب جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں نادار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ ہود میں) فرمایا جو شخص (نیکیاں کر کے) دنیا کا ساز و سامان اور اس کی زندگی کا طلب گار ہوگا ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں ان کو پورا دے دیں گے اور وہ دنیا میں گھانا نہیں اٹھانے کے پران لوگوں کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے دنیا میں جتنے نیک کام کیے وہ آخرت میں کچھ کام نہیں آنے کے سب (حرف غلط کی طرح) مٹ جائیں گے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے زید بن دہب سے انہوں نے ابو ذر سے انہوں نے کہا میں ایک رات (اپنے گھر سے) باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے جا رہے ہیں ایک آدمی بھی آپ کے ساتھ نہیں ہے میں یہ سمجھ کر کہ شاید آپ نے کسی کو اپنے ساتھ لے چلا ہے نہ کیا (آپ کے پاس نہیں گیا) اور رہی دور چاندنی سے الگ سایہ میں چھنے لگا ایک بارگی آپ نے نکاح جو پھیری تو مجھ کو دیکھ لیا پوچھا کہ میں نے کہا میں ہوں ابو ذر اللہ مجھ کو آپ سے قربان کرے فرمایا ابو ذر ادھر اس وقت میں ایک

۱۰۱. یعنی ہر ایک یہ پسند کر رہا ہے کہ اپنے مال سے آپ نفع اٹھانے میں نہیں کہ مال تو اس کا بیرون ہو اور دوسرے دوسرے لوگ اڑا رہے ہیں ۱۲۰ منہ ۱۲۰ اللہ کی راہ میں دیا آخرت کے لیے دنیا ہو ۱۲۰ منہ ۱۲۰ وہ اس کا مال درحقیقت نہیں ہے بلکہ منہ ۱۲۰ ایک صاحب اپنا مال فقروں میں تقسیم کر رہے تھے ہذا جو جم تھا ان سے کسی نے پوچھا اے تم نے کیا کر لوگ پوچھا کہ ہے انہوں نے کہا بھائی میں انتہا کا خیال ہوں مال کی محبت میں غرق ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنا سامان اپنے ساتھ لے جاؤں اسی کا بندوبست کر رہا ہوں میں ان لوگوں کی ہی سخاوت کہاں سے لاؤں جو پھر ہمارا قسمت مشقت اٹھا کر پھر اپنا سامان دوسروں کو دے جاتے ہیں ۱۲۰ منہ ۱۲۰ کہہ نہ انہوں نے اللہ کی رضا مندی اور یہودی آخرت کے لیے تو کر لی کیا کا کیا یہی تھا بلکہ اس کے انہی زندگی میں کے ساتھ گزرنے کو تعریف اور توصیف کریں پھر ایسی ہی کا آخرت میں کیوں ثواب ملے گا منہ ۱۲۰ اس سے یہ عرض تھی کہ آپ مجھ کو نہ دیکھیں ۱۲۰ منہ ۱۲۰



تَالَمْ شِئْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ  
الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمُتَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَفَخَّرَ فِيهِ سَيِّدِي  
وَسَمَّاهُ دِينَ يَدِيهِ دَوَائِدُ وَعَمِلَ فِيهِ  
خَيْرًا قَالَ فَمَشِيتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي  
اجْلِسْ هَهُنَا قَالَ فَاَجْلَسْتُ فِي قَاعٍ حَوْلَهُ  
حِجَابَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى  
أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى  
لَا أَرَاهُ فَلَبِثْتُ عِنْدِي نَاطِلًا اللَّبْثُ ثُمَّ لَمَّا  
سَمِعْتُهُ دَهُومًا قِيلٌ وَهُوَ يَقُولُ : وَإِنْ  
سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمَّا أَصْبُرُ  
حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ  
مَنْ تَكَلَّمَ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا  
سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ  
ذَلِكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي  
فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ  
أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا  
دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جَبْرِيلُ وَإِنْ  
سَرَقَ وَإِنْ زَنَى ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ  
وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى ؟ قَالَ نَعَمْ  
وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّصْرُ  
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ  
إِسْحَاقَ ثَابِتٌ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ

گھڑی تک آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہا پھر آپ نے فرمایا جو لوگ  
دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے  
البتہ وہ شخص جس کو اللہ نے دولت دی ہو پھر وہ دہنے اور بائیں اور  
سلنے اور پیچھے (چاروں طرف) اس کو لٹائے (محتاجوں کو دے) اور  
دولت کو نیک کام میں خرچ کرے وہ آخرت میں نادار نہ ہوگا ابو ذرؓ فرم  
کہتے ہیں پھر آنحضرتؐ نے مجھ کو ایک صاف ہموار میدان میں بٹھلادیا  
جس کے گرد اگر دپتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں لوٹ کر آؤں  
تو یہیں بیٹھا رہو ابو ذرؓ کہتے ہیں یہ فرما کر آپ پتھر ملی زمین میں  
تشریف لے گئے اتنے دور چلے گئے کہ میری نظر سے غائب ہو گئے  
اور بہت دیر لگائی اس کے بعد میں نے دیکھا آپ تشریف لارہے  
ہیں اور یہ فرما رہے ہیں گونا گونا اور چوری کرے جب آپ  
آن پہنچے تو مجھ سے رہا نہیں گیا میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ مجھ  
کو آپ پر سے حدفہ کرے آپ اس پتھر ملی زمین کے کنارے پر  
کس سے باتیں کر رہے تھے میں نے تو کسی شخص کی آواز نہیں سنی  
جو آپ کو کچھ جواب دیتا ہو فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اس کالی پتھر ملی  
زمین کے کنارے میں مجھ سے ملے کہنے لگے تم اپنی امت کو میری خوشخبری  
سنا دو جو کوئی تمہاری امت میں سے ایسی حالت میں مر جائے  
کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو دگر دوسرے گناہوں میں  
گرفتار ہو وہ (ایک نہ ایک دن) ضرور بہشت میں جائے گا  
اس وقت میں نے کہا جبریلؑ گو وہ زنا اور چوری کرے۔ انہوں  
نے کہا ہاں (گو وہ زنا اور چوری کرے) پھر میں نے کہا گو وہ زنا  
اور چوری کرے انہوں نے کہا ہاں پھر میں نے کہا گو وہ زنا اور چوری  
کرے انہوں نے کہا ہاں نصر بن سمیل نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی

۱۔ در سردی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے گو وہ شراب پئے اس حدیث کی شریعت اور کئی بار گزر چکی ہے اہل سنت کا مذہب ہے کہ اگر کسی کے بعد میں جرم تو یہ کیے مر جائے یہی ہے  
کہ اس کا امر اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے خواہ گناہ معاف کر کے اس کو بلا عذاب بہشت میں لے جائے یا چند روز عذاب کر کے اس کے بعد بہشت عطا فرمائے (باقی بسنوا اللہ)

بْنُ رَفِيعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ  
بِهَذَا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ  
لَا يُصَحِّحُهُ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ  
حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي  
الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصَحِّحُهُ  
وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ  
أَضْرِبُوا عَلَيَّ حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ  
هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
عِنْدَ الْمَوْتِ ۞

بَابُ تَقْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ أَنْ يُقَالَ  
أَحَدٌ ذَهَبًا ۞  
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

انہوں نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت اور اعمش اور عبد العزیز  
بن رفیع نے بیان کیا ان تینوں نے کہا ہم سے زید بن وہب نے  
(پھر یہی حدیث نقل کی) امام بخاری نے کہا ابوصالح نے جو اس  
باب میں ابوالدرداء سے روایت کی وہ منقطع ہے (ابوصالح نے  
ابوالدرداء سے نہیں سنا) اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا تاکہ  
اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح ابو ذر کی حدیث ہے جو  
اوپر مذکور ہوئی کسی شخص نے امام بخاری سے پوچھا عطاء بن یسار نے  
بھی تو یہ حدیث ابوالدرداء سے روایت کی ہے انہوں نے کہا وہ  
بھی منقطع ہے اور صحیح نہیں ہے آخر صحیح وہی ابو ذر کی حدیث  
نکلے امام بخاری نے کہا ابو ذر کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مرتے  
وقت لا الہ الا اللہ کہے (توحید پر خاتمہ ہو) امام بخاری نے  
کہا ابوالدرداء کی حدیث چھوڑو وہ سند لینے کے لائق نہیں کیونکہ وہ منقطع ہے  
باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر احد پہاڑ  
برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھ کو یہ پسند نہیں اخیر حدیث  
تک۔

ہم سے حسن بن رفیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام  
بن سلیم) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے

(یعنی صفحہ سابقہ) لیکن مرجع اور معتزل نے اس میں غلط کیا ہے مرجع تو کہتے ہیں جب آدمی مومن ہو تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہ دے گا وہ بلا غدا بہشت میں جائے گا اور معتزل کہتے ہیں اگر بن تو ہر مائے تو عیشہ و درغ میں رہے گا ۱۲۷۸ حواشی صفحہ ۱۲۷۸ اس سند کے بیان سے امام بخاری نے عبد العزیز کا ساتھ زید بن وہب سے کھول دیا اور اگلی روایت میں جو شیعہ تفسیر کا ہوتا تھا اس کو رفع کر دیا ۱۲۷۹ اس میں بھی یہ معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے پروردگار کے سامنے جائے گا وہ رکھتا ہے اس کو بہشت طے ابوالدرداء نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ زندہ اور چرہ ری کرتا ہوا ابوالدرداء نے پھر یہی کہا آپ نے پھر وہی جواب دیا تیسری بار میں یوں فرمایا ابوالدرداء کی ناک کو ٹھکے ۱۲۸۰ کیونکہ عطاء بن یسار نے بھی ابوالدرداء سے نہیں سنا مگر حافظ نے کہا کہ ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی کی روایتوں میں اس کی صراحت ہے کہ عطاء نے ابوالدرداء سے سنا ہے ۱۲۸۱ وہ ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا گو گناہ گار ہو بعضے نسخوں میں یوں ہے قال ابو عبد اللہ بنما ازہاب وقال لا الہ الا اللہ عند الموت یعنی ابو ذر کی حدیث حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو گناہ سے تو بہ کرے اور مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے ۱۲۸۲

وَهَبَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةٍ  
الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ  
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا يَسْرُنِي  
أَنْ عِنْدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا أَذْهَبًا تَمْضِي  
عَلَى ثَالِثَةِ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا  
أَرُودُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي  
عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا  
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ  
ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ  
الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ  
هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ  
وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَّا  
هُمُ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى  
أَتِيكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى  
تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدْ ارْتَفَعَ  
فَتَحَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ  
أَنْ أَتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا  
تَبْرَحْ حَتَّى أَتِيكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ  
صَوْتًا تَحَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ  
فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ  
قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ

انہوں نے کہا ابو ذر غفاری کہتے تھے میں مدینہ کی کالی پتھر والی زمین  
پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں سہلے  
سے احد کا پہاڑ دکھلائی دیا آپ نے فرمایا ابو ذر میں نے عرض کیا  
حاضر ہوں میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگر اس پہاڑ برابر سونا  
میرے پاس ہو اور میں تین دن سے زیادہ اس میں ایک اشتر فی برابر  
سونا اپنے پاس رہنے دوں تو یہ مجھ کو اچھا نہیں لگتا بلکہ تین دن کے  
اندر سب بانٹ دوں البتہ اگر کسی کا قرض مجھ پر آتا ہو اس کے  
ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے میں سارا  
سونا اللہ کے بندوں کو بانٹ دوں دہانے بائیں پیچھے دینوں  
طرف والوں کی یہ فرما کر آپ چلنے لگے پھر فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت  
مال دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی ٹٹ پونجیے ہوں گے البتہ  
جو شخص اپنے مال دولت کو دہانے بائیں پیچھے تینوں طرف والوں  
کو تقسیم کرتا رہے (جوڑ کر نہ رکھے) وہ ٹٹ پونجیا نہ ہو گا اس قسم  
کے (سخی لوگ کم ہیں ابو ذر کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے مجھ  
سے فرمایا جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو میں ٹھہر رہا ہوں یہاں سے  
سرکنا نہیں یہ فرما کر آپ اندھیری رات میں اتنے دور نکل گئے  
کہ نظر سے غائب ہو گئے پھر میرے کان میں کچھ آواز آئی اور  
آواز بھی بکار سے گی میں ڈرا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو کوئی واقعہ نہ پیش آیا ہوں کسی دشمن نے حملہ کیا ہو اور میں نے  
قصہ کیا آگے بڑھ کر دیکھوں تو لیکن مجھ کو آپ کا یہ ارشاد یاد  
آگیا کہ آپ نے فرمایا تھا جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہاں  
سے نہ سرکیو آخر میں اسی جگہ ٹھہرا رہا پھر آنحضرت تشریف لائے  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی تو ڈر ہو گیا  
تھا کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچا ہو اور میرے دل میں جو آیا تھا وہ آپ بیان کر دیا

اے کریں آگے بڑھ کر دیکھنے ہی کو تھا لیکن آپ کا ارشاد یاد آگیا اور میں اسی جگہ ٹھہرا رہا ۱۲۰

مَا تَمَنَّيْتُ مِنْ أُمَّتِكَ لَأَيُّ شَرِّكَ يَا لَدِي  
شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَ  
إِنْ زَنِي وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنِي  
وَإِنْ سَرَقَ +

۱۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ  
ذَهَبًا لَسَرَفْتِي إِنْ لَأَقَمْتُ عَلَى ثَلَاثٍ لِيَالٍ  
وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا ارْصُدْ  
لِدَيْنٍ +

بَابُ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ وَ  
قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَيْحَسِبُونَ أَنَّمَا نُطْعِمُهُمْ  
بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى  
مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُم لَهَا يَعْمَلُونَ قَالَ  
ابْنُ عِيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُهَا إِلَّا بَدَأَ مِنْ  
أَن يَعْمَلُوهَا +  
۱۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

آپ نے پوچھا ابوذرؓ تو نے یہ آواز سنی تھی میں نے کہا جی ہاں آپ  
نے فرمایا وہ جبریلؑ کی آواز تھی جبریلؑ میرے پاس آئے کتنے لگے تمہاری  
امت میں سے جو کوئی اس سال میں مرجائے کہ وہ اللہ کے ساتھ  
شرک نہ کرنا ہو تو بہشت میں جائے گا میں نے کہا گو وہ زنا  
اور چوری کرے انہوں نے کہا گو وہ زنا اور چوری کرے۔

ہم سے احمد بن شعیب نے بیان کیا کہا ہم سے والد  
رشیب بن سعید نے انہوں نے یونس سے اور لیث بن سعد نے  
کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب زہری سے  
انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے  
کہا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے  
پاس اُحد پہاڑ برابر سونا ہو تو بھی میں اس پر خوش ہوں گا کہ تین دن  
گزرنے سے پہلے اس میں سے کچھ میرے پاس باقی نہ رہے سب  
تقسیم کروں البتہ اگر کسی کا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں  
تو یہ اور بات ہے۔

باب مالدار وہ ہے جس کا دل غنی ہو

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مؤمنون میں فرمایا کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں۔  
کہ ہم جو مال اور اولاد دے کر ان کی مدد کیے چلے جاتے ہیں۔ البتہ  
آیت ولھم اعمال من دون ذلك ہم لہا عالمون تک سفیان بن  
عینہ نے اپنی تفسیر میں کہا ہم لہا عالمون سے مراد ہے کہ ابھی  
وہ اعمال انہوں نے نہیں کیے لیکن ضرور ان کو کرنے والے ہیں۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن

سہ اس کو ذہبی نے زہر بات میں وصل کیا ۱۲ منہ سہ یعنی دل میں طبع اور حرص نہ ہو گو اس کے پاس روپیہ مقبوض ہو اگر روپیہ بہت ہو لیکن دل میں بخشی  
اور طبع اور لالچ ہے تو وہ درحقیقت غنی نہیں ہے بلکہ محتاج ہے انا کہ غنی تر اند محتاج تر اند ۱۲ منہ سہ اس آیت کو لاکر بخاری نے یہ ثابت کیا کہ  
مطلق مالدار کی آدمی کے لیے کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ وہی مالدار ہی بہتر ہے جو اللہ کی اطاعت اور پرہیزگاری کے ساتھ ہو ورنہ استدراج اور  
کراہی ہے جیسے اس آیت سے نکلتا ہے ۱۲ منہ سہ کیونکہ ان کی نعمت میں دوزخ لکھی گئی ہے وہ خواہ مخواہ برے اعمال کریں گے ۱۲ منہ۔

أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغَنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ  
وَلَكِنَّ الْغَنَى غِنَى النَّفْسِ ۝

بَابُ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ ۝

۴۴۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ  
مَرَّ جُلٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ  
مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ  
أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا أَوَّلُ اللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ  
خُطِبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ  
قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ جُلٌّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَرَجُلٌ مِّنْ  
فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ  
خُطِبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا

عیاش نے کہا ہم سے ابو حصین نے انہوں نے ابو صالح ذکوان  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ نے فرمایا امیری اور تو نگری بہت مال اور اسباب  
ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ دل کے غنی ہونے سے۔

باب فقیری کی فضیلت

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد العزیز  
بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد  
ساعدی سے انہوں نے کہا ایک شخص زام نامعلوم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اس وقت آپ کے پاس ایک  
شخص (ابوذر غفاری) بیٹھے تھے آپ نے ان سے فرمایا تم اس شخص  
کے باب میں کی کہتے ہو انہوں نے کہا یہ شریف رمال اور لوگوں میں  
سے ہے خدا کی قسم یہ شخص ایسا ہے اگر کسی عورت کو نکاح کا پیغام  
بھیجے تو اس کا پیغام منظور ہو گا اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ  
اس کی سفارش سنیں گے یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے پھر اور  
ایک شخص رجیل بن سراقة یا اور کوئی آپ کے سامنے سے گزرا  
آپ نے انہی شخص (ابوذر) سے پوچھا اس شخص کو تم کیسا سمجھتے  
ہو انہوں نے کہا یہ تو ایک مسلمان غریب آدمی ہے یہ بیچارہ  
اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو کون منظور کرنا ہے اگر کسی کی سفارش  
کرے تو اس کی سفارش کون سنتا ہے آپ نے فرمایا واللہ تعالیٰ

سلف فقیری سے مراد مال دولت کی کمی ہے لیکن دل کے غنا کے ساتھ رزق پر محروم اور مسنت ہے انبیاء اور اولیاء کی لیکن دل میں اگر محنتی اور طبع اور ریس ہو  
تو اس فقیری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے شاہ غلام علی فرماتے ہیں فقیر وہی ہے جس میں فائدہ نشی اور رقاعت اور یقین اور  
ریاضت ہو ایسے فقیر کی پہچان بہت سہل ہے اور روزے سے صحبت میں قلعہ آدمی سے فقیر کو پہچان لیتا ہے اگر یہ دیکھو کہ اس کو دنیا داروں  
کی طرف اور مالداروں کی طرف برابر توجہ ہے کسی امیر یا دنیا دار کی طرف بہ نسبت فقر کے زیادہ التفات نہیں کرتا نہ اپنی ذاتی حوائج کے لیے دنیا  
داروں پاس جاتا ہے نہ بادشاہ نہ وزیر سے ملنے کی یا ان کے اپنے پاس آنے کی آرزو رکھتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کی ملاقات سے اس کو کرامت  
ہوتی ہے تب تو وہ بجا فقیر ہے ورنہ مکار جو فروش گندم نما ہے اس سے وہ لوگ ہر انتہا بہتر ہیں جو اپنے تئیں دنیا دار کہتے ہیں اور  
فقیری کا دم نہیں بھرتے ۱۲ منہ۔

يَسْمَعُ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يَسْمَعُ لِقَوْلِهِ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ

۱۴۵. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا دَاوُدَ قَالَ عُدْنَا خَبَأَ فَقَالَ هَاجَرْنَا

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ

وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ

فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ

وَمِنْهُمْ مُضَعَبٌ بْنُ عَمِيْرٍ قَتَلَ

يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نِسْرَةً فَإِذَا غَطَيْنَا

رَأْسَهُ بَدَأَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا

رِجْلَيْهِ بَدَأَ رَأْسُهُ فَأَمَرْنَا النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لُغِطَ

رَأْسُهُ وَتَجَعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ

الْأَذْخَرِ وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ

فَهُو يَهْدُ بِهَا

۱۴۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

سَلَمٌ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ

عَمْرِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ

فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَ

أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ

أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْتُ

کے نزدیک ایہ پھیلنا محتاج (شخص) اگلے مال دار شخص سے گویا  
آدمی زمین بھر کر ہوں بہتر ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے  
سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعش نے کہا میں نے ابو داؤد

سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیاب بن ارت کی بیمار پرسی کے لیے گئے۔

تو کہنے لگے ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

ہجرت کی راہِ وطن چھوڑا اخص اللہ کی رضا مندی کے یہاں

ہم میں کوئی کوئی تو دنیا سے گزر گئے انہوں نے دنیا کا کوئی فائدہ

ہی نہیں اٹھایا جیسے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی لڑائی میں شہید

ہوئے ان کے پاس ایک چادر کے سوا کچھ نہ تھا وہی ان کا کفن

ہوئی جب اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں

ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایسا کرو ان کا سر چادر سے، ڈھانپ دو اور پاؤں پر اندر لگاؤ

ڈال دو ہم نے ایسا ہی کیا اور کوئی ہم میں ایسے ہوئے جن

کے پھل خوب پکے وہ رمز سے، چن چن کر کھا رہے

ہیں تھے۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے سلم بن زبیر

نے کہا ہم سے ابو رجاء و عمران بن نفیم نے انہوں نے عمران بن حصین

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں

نے بہشت میں جہانکا کیا دیکھتا ہوں وہاں وہ لوگ زیادہ ہیں جو

دنیا میں فقیر اور محتاج تھے اور دوزخ میں بھی جہانکا وہاں

عورتیں بہت تھیں ابو رجاء کے ساتھ اس حدیث کو

ایوب سختیانی اور عوف اعرابی نے بھی روایت

۱۴۵ یعنی اگلے شخص کی طرح مالداروں سے اگر ساری دنیا پر جو تو اکیلا یہ محتاج شخص ان سب سے بہتر ہے ۱۲ منہ

۱۴۶ یعنی ان کو دنیا کی فتوحات ہوئیں خوب مال دولت علاوہ مزے اٹھا رہے ہیں ۱۳ منہ :

وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ عَمِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

۱۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّسِّ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَ مَا أَكَلَ خُبْزًا مُرْتَفَقًا حَتَّى مَاتَ :

۱۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمًا فِي رَقِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رَقِيٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَى فِكَلَتِهِ فَنَفَيْتُ :

بَابُ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلُّفِهِمْ مِنَ الدُّنْيَا :

۱۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ يَنْحُو عَنْ نَيْصِفٍ هَذَا الْحَدِيثُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةً كَانَ يَقُولُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَا عَتَمِدُ

کیا اور ضحری بن جوبیر یہ اور حماد بن یحییٰ دونوں نے اس حدیث کو ابو رجاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے دم تک کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا نہ باریک چپاتی کبھی تناول فرمائی۔

ہم سے ابو بکر عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور میرے توشہ خانہ میں کوئی غلہ نہ تھا جس کو کوئی جاندار کھانا البتہ کچھ جوڑے ہوئے تھے میں وہی ایک مدت تک کھاتی رہی آخر اکتا کر جب بہت دن گزرے وہ جو ختم نہیں ہوتے تھے تو میں نے ان کو پاپا جب وہ ختم ہو گئے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی گزران کا بیان اور دنیا کے مڑوں سے ان کا علیحدہ رہنا۔

مجھ سے ابو نعیم نے یہ حدیث آدھی کے قریب بیان کی اور آدھی دوسرے شخص نے کہا ہم سے عمر بن ذر نے کہا ہم سے مجاہد نے ابو ہریرہؓ کہا کرتے تھے قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے میں را آنحضرت کے زمانہ میں مارے

۱۔ ایوب کی روایت کو سائی نے اور عوف کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ان دونوں روایتوں کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا اناج پاپو اس میں برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ بیع اور شرا کے وقت پاپ لینا بہتر ہے لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت پاپ تول ضروری نہیں اللہ کا نام لے کر پزیر لیتا جائے اور خرچ کرے اللہ

يَكِيدُ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ  
كُنْتُ لَا شَدَّ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ  
وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ  
الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ  
فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا  
سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ  
مَرَّتْ عُمَرُو فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ  
اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ  
يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّتْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيْتُ وَ  
عَرَفْتُ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِهِ ثُمَّ  
قَالَ أَبَاهُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ  
فَأَسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا  
فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا  
أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ قَالَ أَبَاهُ  
قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ إِلَى  
أَهْلِ الصَّقْفَةِ فَأَدْعُهُمْ لِي قَالَ وَ  
أَهْلُ الصَّقْفَةِ أَضْيَافُ الْأَسْلَافِ لَا  
يَأْتُونَ إِلَى أَهْلِ دِمَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ  
إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ  
وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا آتَتْهُ

بھوک کے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیتا کبھی ایسا ہوتا بھوک کی  
شدت میں ایک پتھر پیٹ پر باندھ لیتا ایک دن میں سہراہ جہاں  
پر سے لوگ گزرا کرتے تھے بیٹھا اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق گزرے  
میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت پوچھی میرا مطلب یہ تھا کہ وہ  
مجھ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں یا اپنے ساتھ کھلانے کے لیے  
جہاں سے لیکن وہ چل دیئے کھانے دانے کی تواضع نہیں کی پھر  
حضرت عمر ادھر سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن کی ایک  
آیت پوچھی میری عرض یہی تھی کہ مجھ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا  
دیں (یا اپنے ساتھ لے جائیں) پر انہوں نے کچھ نہیں کیا  
چلتے نظر آئے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے  
گزرے آپ مجھ کو دیکھتے ہی مسکرا دیئے میرے دل کی کیفیت  
پہچان گئے میرے چہرے کی حالت سے سمجھ گئے کہ میں بہت  
بھوکا ہوں آپ نے پکارا ابابہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول  
اللہ آپ نے فرمایا او میرے ساتھ او یہ فرما کہ آپ چلے ہیں بھی آپ  
کے پیچھے ہو اگر پر پیچھے اور اجازت دے کر اندر گئے پھر مجھ کو بھی  
اجازت دی میں بھی اندر گیا وہاں ایک پیالہ دودھ بھر کر کھا  
تھا آپ نے (گھر والوں سے) پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا انہوں  
نے کہا فلاں مرد یا عورت نے آپ کو تحفہ بھیجا ہے آپ نے  
فرمایا ابابہ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا جا ساجان  
کے فقیروں کو بلا لا ابو ہریرہ کہتے ہیں یہ ساجان کے فقیر مسلمانوں  
کے ہمان تھے نہ ان کا گھر تھا نہ مال اسباب نہ کوئی دوست آشنا  
جس کے گھر جا کر رہتے آپ کے پاس جب صدقہ کی کوئی چیز آتی

۱۔ ذرا زمین کی سر دی سے بھوک کی ترارت کم ہو یا مراد یہ ہے کہ میں بھوک کے مارے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ۱۲ منہ ۲۰ یعنی آیت کا پوچھنا  
بہانہ تھا اصل میں مطلب سعدی دیگر سنت یہ خواہش تھی کہ وہ میری صورت دیکھ کر کھانے کی تواضع کریں ۱۳ منہ ۲۰ سبحان اللہ صدقے آپ  
کی دانائی اور فرست اور کرم اور رحم اور اخلاق کے ۱۴ منہ ۲۰ جو مسجد نبوی کے ساجان میں پڑے رہتے تھے ان کا گھر تھا نہ بار ۱۲ منہ -



هَدَيْتُهُ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا  
وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَ فِي ذَٰلِكَ نَقَلْتُ  
وَمَا هَٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَةِ كُنْتُ  
أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَٰذَا اللَّبَنِ  
شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرِي  
نَكَلْتُ أَنَا أُعْطِيَهُمْ وَمَا عَسَى أَنْ  
يَبْلُغَنِي مِنْ هَٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ  
طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ فَاتَيْنَهُمْ فَدَعَوْهُمْ  
فَأَقْبَلُوا فَأَسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَ  
أَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا  
أَبَاهُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خُذْ  
فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ  
أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدِّي  
ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ  
فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدِّي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ  
فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدِّي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ  
حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ  
الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ  
فَتَبَسَّمَ فَقَالَ أَبَاهُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ  
صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَقْعُدْ  
فَأَشْرَبْ فَفَعَلْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ

تو ان لوگوں کو بھیج دیتے خود اس میں سے تناول نہ کرتے کیونکہ صدقہ  
آپ پر حرام تھا، اگر تحفہ کے طور پر کوئی چیز آتی تو ان کو بلا بھیجتے خود بھی  
کھاتے ان کو بھی کھلانے ابوہریرہ کہتے ہیں جب آنحضرتؐ نے  
یہ فرمایا جاسا لبان کے فقیروں کو بلا لا تو مجھ کو برا لگایں نے اپنے  
دل میں کہا بھلا یہ اتنا سادہ و دھسا لبان کے فقیروں میں کیا بسر آئیگا  
اس دودھ کا حق دار میں تھا میں اس میں سے کچھ پیتا تو ذرا مجھ میں  
طاقت آتی اور اگر یہ سا لبان کے فقیر آئیں گے تو آنحضرتؐ مجھی  
کو حکم دیں گے کہ ان کو دودھ پلا جب وہ پینا شروع کر دیں گے  
تو اس کی امید نہیں کہ اخیر میں کچھ دودھ مجھ کو بھی ملے مگر کرتا کیا اللہ  
اور اس کے رسولؐ کا حکم ماننا ضرور تھا چار و ناچار میں ان کے  
پاس گیا ان کو بلایا وہ ان پہنچے اندر آئے کی اجازت چاہی آپ  
نے اجازت دی وہ سب اپنی اپنی جگہ ان کرگھر میں بیٹھ گئے اس  
وقت آپؐ نے فرمایا ابابہؓ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ  
آپؐ نے فرمایا بے پیالہ لے ان لوگوں کو دے میں نے پیالہ اٹھا  
کر ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا جب وہ سیر ہو کر پی چکے تو پیالہ  
مجھ کو پھیر دیتا میں دوسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا پھر  
پیالہ مجھ کو پھیر دیتا پھر تیسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا  
اس کے بعد پیالہ مجھ کو پھیر دیتا اسی طرح سب کے بعد میں  
آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اس وقت سا لبان ولے  
خوب چھک کر پی چکے تھے آنحضرتؐ نے پیالہ لے کر اپنے ہاتھ  
پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے فرماتے گے ابابہؓ میں  
نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا اب میں اور تو  
دو آدمی باقی ہیں میں نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپؐ سچ فرماتے  
میں فرمایا اب تو بیٹھ جا اور دودھ پی میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا

اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ  
حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعْثَكَ  
بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا  
قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ  
فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ  
الْفَضْلَةَ :

١٨٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَلْبُ  
قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ إِنِّي  
لَأَدُلُّ الْعَرَبَ رَمَى بِسَهْمِي فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَالَنَا طَعَامُ  
إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ  
وَإِن أَحَدَنَا لِيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ  
مَالَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو  
أَسَدٍ يُعَذِّرُونِي عَلَى الْإِسْلَامِ  
خَبْتُ إِذَا دَاوَلَ سَعِي

١٨١ حَدَّثَنَا ثُنَيْيُ عُمَرُ بْنُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شِيعَ إِلَّا  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ

شروع کیا آپ نے فرمایا اور پی میں نے اور پیا پھر فرمایا اور پی آپ  
یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اب تو اس پروگرام  
کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میرے پیٹ میں جگہ  
ہی نہیں ہی کہاں اتاروں فرمایا اچھا اب مجھ کو دے دے  
پھر آپ نے اللہ کا شکر کیا اور بسم اللہ کہہ کر وہ بچا ہوا دودھ  
پی لیا۔

ہم سے مسد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا میں نے سعید بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم نے اپنے تئیں اس وقت جاہل کہتے پایا جب ہم کو سوا قبلہ اور سر (دکانے دار درخت) کے پتوں کے اور کوئی خوراک نہ ملتی ہم لوگوں کو اس وقت بکری کی طرح سوکھی میٹکنیاں آیا کرتی ان میں نہ ہی نانا نام نہ ہوتا اب بنی اسد کے لوگ مجھ کو اسلام کے احکام سکھلا کر درست کرنا چاہتے ہیں اگر میں اتنی مدت گزرنے پر بھی اسلام کے مسائل سے واقف نہ ہوا تو پھر میری کوشش سب برباد گئی میں بڑا کم نصیب ٹھہرا۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ میں تشریف

۱۷۔ سبحان اللہ اس حدیث میں آپ کا کھلا ہوا معجزہ ہے آپ نے جو دوسری بار ابو ہریرہؓ کو دیکھ کر مبسم فرمایا وہ اس سے تھا کہ ابو ہریرہؓ نے جو بے صبری کا خیال کیا تھا کہ دیکھیے دودھ میرے لیے پچتا ہے یا نہیں اس پر آپ مسکرائے ۱۲ منہ ۱۷ باوجود اتنے قدیم السلام ہونے کے ۱۲ منہ ۱۷ حالانکہ یہ بنو اسد کینخت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے کچھ گئے تھے اور طلحہ بن زبید کے سین نے یحییٰ بن ۱۵ غوثی کیا تھا پیر وہ بن گئے تھے لیکن خالد بن ولید نے ان کو مار کر چھ مسلمان بنایا ان لوگوں نے سعد بن ابی وقاصؓ کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی تھی سعد کو نہ کے حاکم تھے یہ قصہ اور پڑھیں گے جو خوش کل تو مسلمان ہوئے ہیں اور میری تعلیم کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷۔

قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامٍ بَيِّنٌ ثَلَاثَ  
لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ ۝

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ  
الْأَزْرَقِيُّ عَنْ قُسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ  
هَلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا  
أَكَلَ الْإِسْحَاقُ مَعَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَكَلْتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدَهُمَا تَمَرٌ ۝

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَجَاءٍ  
حَدَّثَنَا التَّضَمُّرِيُّ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لَبَنٍ ۝

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا هُدَبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا  
نَأْكُلُ الْبُسْبُوسَ مَعَ الْإِسْحَاقِ قَالِمٌ وَ  
قَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مَرَّقًا حَتَّى  
لَحِقَ يَا لَللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا  
رَبْعَيْنِهِ قَطُّ ۝

لائے وفات تک کبھی تین رات برابر گیسوں کی روٹی پیٹ بھر  
کر نہیں کھائی ۝

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن لغوی نے بیان  
کیا کہ ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے انہوں نے مسعر بن  
کدام سے انہوں نے ہلال ابن حمید سے انہوں نے عروہ بن زبیر  
سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی آل نے ایک دن میں جب دو بار کھانا کھا یا تو ایک  
کھانا کھجور کھا ۝

مجھ سے احمد بن ابی رجا نے بیان کیا کہ ہم سے نضر  
بن شمیم نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ  
کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توشک چمڑے کی تھی اس  
میں کھجور کی چھال رچائے روٹی کے ابھری ہوئی تھی۔

ہم سے ہدیر بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن  
یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ  
پاس جایا کرتے ان کا نان بائی زنام نامعلوم اکھڑا رہتا (جور وٹیاں  
پکایا کر دیتا جاتا) انسؓ لوگوں سے کہتے کھاؤ میں نے تو دنیا  
تک بھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باریک چپاتی کھاتے  
نہیں دیکھا نہ آپ نے کبھی سموچی بھنی ہوئی بکری اپنی آنکھ سے  
دیکھی یہاں تک کہ آپ کا دھال ہو گیا۔

۱۵۔ ایک روایت میں یوں ہے جو کی روٹی سے بھی دو دن پہلے در پہے پر نہیں ہوئے یعنی ایک دن روٹی ملی تو دوسرے دن نہ ملی یا پیٹ بھر کر نہ  
ملی ایک روایت میں ہے کہ ایک ایک ماہ تک آپ کے گھر میں چولہا نہ سلگتا کھجور اور پانی پر اکتفا کرتے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی یہ نہیں ہوا کہ دونوں  
وقت کھانا لگ سے پکا ہوا اور تازہ ہو بلکہ ایک وقت اگر ایسا کھانا ملا تو دوسرے وقت کھجور پر اکتفا کی مجھ کو یاد ہے جب میں اور والد مغفور  
۱۳ منہ ہجری میں مدینہ منورہ گئے تھے تو والد صبح کو تو کھانا پکواتے اور شام کو آپ بھی کھجور کھاتے تھے مجھ کو بھی کھجور کھاتے مگر مدینہ منورہ  
کی کھجوریں سجان اللہ ایسی عمدہ اور خوش ذائقہ تھیں کہ تمام کھانوں سے بہتر تھیں اگرچہ پیش کا در نہ ہوتا تو شاید دونوں وقت ہم کھجور  
ہی کھایا کرتے ۱۲ منہ ۝

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا تَوَقَّدُ فِيهِ نَارُ الْإِنَّمَاءِ وَالتَّمْرِ وَالْمَاءِ إِلَّا أَنْ تَوَفَّى بِاللَّحِيمِ ۝

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْثِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ بِنْتُ أَخِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ دَمَا أَدْقِدْتُ فِي آبِيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارُ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَازِحٌ مَّكَانُوا يَبْنَحُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آبِيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ ۝

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم نے محمد بن شہنہ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ کہتی تھیں ایک ایک مہینہ ہم پر سے گزر جاتا اور ہم گھر میں آگ نہ سلگاتے دکھانا نہ پکاتے ہمارا کھانا بس یہی کھجور اور پانی ہوتا البتہ کہیں سے کچھ تھوڑا سا گوشت آجاتا تو اس کو بھی کھا لیتے

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن زومان سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے عروہ سے کہا میرے بھائی نے دو مہینے میں تین نئے چاند دیکھتے تھے اور اس مدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ سلگانی جاتی دکھانا نہ پکایا جاتا عروہ کہتے ہیں میں نے پوچھا پھر تمہاری گزر کس پر ہوئی تھی کیا کھا کر رہتے تھے انہوں نے کہا یہی دو کالی چیزیں پانی اور کھجور پر سنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی انصاری لوگ یرطوسی تھے ران کے نام معلوم نہیں ہوئے ان کے پاس دو ہیل اونٹنیاں تھیں وہ اپنے گھروں سے آپ کے لیے دودھ بھیجتے تھے آپ ہم کو بھی دودھ پلاتے تھے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے محمد فضیل نے انہوں نے اپنے والد فضیل بن غزوان سے انہوں نے عمارہ بن قحطاع سے انہوں نے ابو زرہؓ (ہرم بن عمرو) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

ﷺ حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ ایک کا نام یا وصف دوسری چیز پر بھی رکھ کر دیتے ہیں جیسے شمسین اور قرین چاند اور سورج دونوں کو ۱۲ مہ

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا ۝

بَابُ الْقَصْدِ وَالْمَدَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ ۝

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا أُمِّي الْعَمَلُ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ حَيٍّ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ۝

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدْعُو عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ۝

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ ۝

وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے یا اللہ محمد کی آل کو اتنی ہی روزی دے جتنی ضرور ہے ۝

باب عبادت میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی کرنے کا بیان ۝

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد عثمان بن حیلہ نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اشعث سے کہا میں نے والد ابو الشعثا سلیم بن اسود سے سنا کہا میں نے مسروق سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی عبادت پسند تھی انہوں نے کہا جو ہمیشہ کی جائے ہیں نے پوچھا آپ رات کو (تہجد کے لیے) اکیس اٹھتے انہوں نے کہا جب مرغ کی آواز سنتے (مرغ آدھی رات کے بعد دو تین بجے بانگ دیتا ہے) ۝

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نیک کام بہت پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرتا رہے ۝

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی

۱۔ جتنے پر زندگی قائم رہ سکتی ہے باقی غنا اور تو لگی اور عزت مال کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی آپ کی وفات کے بعد آپ کی آل پر ہمیشہ دنیا کی تکلیفیں گزرتی رہیں حضرت فاطمہؓ آپ کی اطوئی صاحبہ اسی نے تو تو لگی اور دولت کا زمانہ ہی نہیں دیکھا وہ اس سے پہلے ہی رگڑے عالم جاودانی ہوئیں اور ساری عمر تنگی اور تکلیف ہی میں گزرائی اس کے بعد امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو گود دنیا کی تنگی نہ تھی مگر ہمیشہ ان دونوں تنگدست نے فقیرانہ بسر کی اور کئی بار اپنا سارا مال اسباب اللہ کی راہ میں لٹا دیا پھر امام حسنؑ کو زہر دے دیا گیا اور امام حسینؑ کس سختی کے ساتھ مع اپنے عزیز و اقربا کے شہید کیے گئے ان کے بعد جتنے امام ان دونوں اماموں کی اولاد میں گزرے وہ بنی امیہ اور عباسیہ حاکموں کے ہاتھوں ساری عمر تکلیف ہی میں رہے کوئی قید کیے گئے کوئی قتل کیے گئے کوئی چھپے رہے عرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اب تک دنیا کی حکومت اور دولت اور راحت نہ مل دوسرے ان سے خوب چین کرتے رہے اخیر زمانہ میں مولانا اسماعیل صاحب دہلوی نے بیا ہاتھا کہ بنی فاطمہؓ کو امیر المومنین بنائیں اور سید احمد صاحب بریلوی سے بیعت بھی کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا سید صاحب مع اپنے رفقاء کے کفار سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے اب جو کچھ امید ہے وہ امام مہدی کے ظہور پر ہے اللہ المستعان ۱۲ منہ ۱۵ یہ نہیں کہ سچا ر دن کی چھ چھوٹی دی ۱۲ منہ ۱۵

عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ  
قَالُوا أَوَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا  
أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ  
سَدَّدُوا دَقَارَ بُؤَادِ غَدَادِ رُوحُوا  
وَشَيْءٌ مِّنَ الدَّلْجَةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدِ  
تَبَلَّغُوا ۝

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ سَدَّدُوا دَقَارَ بُؤَادِ أَعْلَمُوا  
أَنْ كُنْ يُدْخِلُ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ  
وَأَنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ

ذُئِبَ نَے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو اپنے عملوں  
کی وجہ سے نجات نہ ہوگی (بلکہ پروردگار کے فضل و کرم سے) ،  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو فرمایا مجھ کو بھی نہ ہوگی  
مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے تم کو چاہیے  
کہ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو صبح اور شام  
اسی طرح رات کو ذرا چل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو تم  
منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے ۝

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے  
سلیمان بن بلال نے انہوں نے موسیٰ بن عقیبہ سے انہوں نے  
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ  
صدیقہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درستی کے  
ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور یہ سمجھ لو کہ اپنے اعمال  
کی وجہ سے کوئی بہشت میں نہیں جائے گا بلکہ پروردگار کے  
فضل و کرم سے ، اور اللہ کو سب عملوں سے وہ عمل بہت

۱۔ قرآن شریف میں جو ہے وَلَکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُورَثْتُمْ بِمَا کُنتُمْ تَعْمَلُونَ اس کے معارض نہیں ہے کیونکہ عمل صالح بھی منجملہ اسباب دخول جنت ایک  
سبب ہے لیکن اصلی سبب رحمت اور عنایت الہی ہے بعضوں نے کہا آیت میں ترقی درجات مراد ہے نہ محض دخول جنت اور ترقی درجات  
اعمال صالحہ کے لحاظ سے ہوگی اس حدیث سے معزز کہ کار دہوتا ہے جو کہتے ہیں اعمال صالحہ کرنے والے کو بہشت میں ے جانا اللہ پر واجب  
ہے معاذ اللہ ۱۲ منہ ۱۵ سجان اللہ کیا عمدہ اور حکیمانہ تعلیم ہے مطلب یہ ہے کہ دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھا کر گرتا ہے پھر ایک قدم بھی  
چلنے کے قابل نہیں رہتا اور منزل مقصود پر نہیں پہنچتا لیکن آہستہ ہر روز چلنے والا جو ٹھوڑا صبح شام ٹھوڑا رات کو بطور تفریح چلا کر ے ہارڈ  
کوس کو طے کر لیتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے صبح اور شام اور رات کو ٹھوڑا چلنے سے مقصود یہ ہے کہ آدمی صبح اور شام کو اسی طرح  
رات کو ٹھوڑی سے عبادت کر لیا کرے اور ہمیشہ کرتا رہے بس اتنی عبادت اس کی نجات اور نازا المرام ہونے کے لیے کافی ہے یہ تین وقت  
نہایت متبرک وقت ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنا بہت فائدہ دیتا ہے حضرت جنیدؒ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ کیا حال ہوا انہوں نے  
وہ سب لطائف ظرائف عشقیہ باتیں ہوا ہو گئیں کچھ کام نہ آئیں سحر کے قریب جو ہم تنہا کی کچھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے وہ کام آئیں اتنی کی بدولت  
خات پائی اور گزر چکا ہے کہ تمام صالحین اور اولیاء اللہ نے قیام شب نہیں چھوڑا رات کو ٹھوڑی بہت عبادت سب نے کی ہے اور جو دریش شب بیداری  
نہیں کرتا اور ساری رات پڑا سو تا رہتا ہے وہ دریش نہیں ہے اہل حدیث کو لازم ہے کہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو کر جس قدر ہو سکے نماز اور  
تلاوت قرآن میں مصروف رہا کرے ۱۲ منہ یعنی سنت کے مطابق خلوص نیت سے ۱۲ منہ عرصہ بہت محنت نہ اٹھاؤ کہ طبیعت اکٹھا کرے اور نیک عمل چھوڑ دے

وَأَنَّ قُلَّ ۝

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُورَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدَوُّهُمَا إِنَّ قُلَّ وَقَالَ اكْفُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ۝

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً دَائِمًا يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ ۝

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا دَوَّارَ بَوَادِ أَبْشُرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ

پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے گو تھوڑا ہو۔

ہم سے محمد بن عروہ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کو کونسا نیک عمل پسند ہے آپ نے فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے گو تھوڑا ہو اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نیک کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت ہے (جو ہمیشہ نبھ سکے)

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم غنی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر عبادت کیا کرتے تھے کیا کوئی خاص دن عبادت کیا کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں آپ کی عبادت مدامی تھی اور کون تم میں سے ایسی عبادت کر سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کر سکتے تھے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن زبرقان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو جو نیک کام کرو وہ ٹھیک طور سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو میانہ روی کرو نہ افراط نہ تفريط، اور خوش رہو

۱۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل و جگر تھا کہ نو بہنیاں ان کے سوا حرمین ہاں نیچے خانگی نگر میں سب رکھ کر بچہ تعلیم امت اور تکمیل عموم خلق اور دعوت عام کے کل کام اس پر فوجی اور ملکی کام اس پر انتظامی اور سیاسی امور اس پر عبادت الہی یہ سب چیزیں نہایت اعتدال اور انتظام اور ہمیشگی کے ساتھ بجالاتے تھے اور پھر خوش مزاج اور مہمل مکھڑ ایک سے بڑی خوش اخلاقی اور مہربانی کے ساتھ ملاقات کرتے تھے کیا کسی فقیر اور درویش کی مجال ہے کہ آنحضرت کی سی نگر میں ایک عالم کی اپنے سرے کر ایک دن بھی اس خوبی کے ساتھ گزار سکے ان مددے فقیروں اور درویشوں کی عبادت آنحضرت کی ایک گھنٹہ کی عبادت کے برابر نہ تھی یہ بہت سہل ہے کہ ایک سونٹا لے کر ٹکڑے کر بانڈھ کر سب سے الگ ایک پہاڑ پر جا بیٹھے اور درویش بن گئے ۱۲ منہ سنت کے موافق خلوص کے ساتھ تاکہ قبول ہو۔ ۱۲ منہ ۝

أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا  
أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا  
إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ  
وَرَحْمَةٍ قَالَ أَخْلَتْهُ عَنْ أَبِي  
النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبُ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّ دُ  
وَالْبَشِيرُ أَدَّ قَالَ مُجَاهِدٌ سَدَّ أَدَّ  
سَدِيدٌ صَدَقًا

❖ ❖ ❖

۱۹۵- حَدَّثَنَا ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَمًا  
الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفَعِي الْيَنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ  
قَبْلَ قِبْلَتِهِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ  
الْآنَ مِنْهُ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ

اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھو اس کی حرمت سے مایوس نہ ہو اس لیے کہ  
عمدہ اعمال کسی کو بہشت میں نہیں لے جا سکتے بلکہ کارِ عنایتِ ست باقی ہمہ  
حکایت انگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بھی عمدہ اعمال بہشت میں  
نہیں لے جائیں گے فرمایا مجھ کو بھی یہ اعمال بہشت میں نہیں لے جانے کے  
بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی بخشش اور کرم سے لے جائے تو اور بات ہے علی بن عبد اللہ  
مدینی نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰ بن عقبہ نے یہ حدیث ابوسلمہ سے ابو النضر  
رسالم بن ابی امیہ کے واسطے سے سنی ہے ابوسلمہ نے حضرت عائشہ سے اور  
عفان بن مسلم نے کہا ہم سے وہیہ نے بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے  
انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا درستی کے ساتھ عمل کرو اور خوش رہو مجاہد  
نے کہا اس کو فریابی اور طبرانی نے وصل کیا اقرآن میں (سورہ اعراب میں)  
جو آیا ہے تو لاسدیدہ تو سدید اور سداد کے معنی سچی اٹھیک

بات ہے۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا  
کہا ہم سے محمد بن خلیج نے، کہا ہم سے والد  
(خلیج بن سلیمان) نے انہوں نے ہلال بن علی سے  
انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک دن  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز  
پڑھائی، اس کے بعد آپ منبر پر چڑھ گئے اور مسجد  
میں ہاتھ سے قبلے کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا  
ابھی جب میں تم کو نماز پڑھا چکا، اس

۱۔ مسلمانوں رونے کا مقام ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اعمال کا بھروسہ نہ تھا تو تمہاری عبادت اور پیہر گاری کیا چیز ہے  
جس پر تاز کرو اور اللہ کے دوسرے بندوں کو تحیر سمجھو ہم کیا ہمارے اعمال کیا ۱۲ منہ ۱۵ جو امام بخاری کے شیخ تھے اس کو امام احمد نے وصل  
کیا اس سنہ کو لا کر امام بخاری نے علی بن مرثی کا یہ گمان رفع کیا کہ اگلی روایت منقطع ہے کیونکہ اس میں موسیٰ کے سماع کی ابوسلمہ سے مراحت ہے ۱۲ منہ  
۱۵ حدیث میں سداد کا لفظ آیا تھا سدید اور سداد کا بھی وہی مادہ ہے اس منابت سے امام بخاری نے اس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ۱۲ منہ



وَالْتَارَ مُثَلَّثِينَ فِي قُبُلِ هَذَا الْجِدَارِ  
فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ  
أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

بِأَهْلِ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ  
وَقَالَ سَفِينٌ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ  
عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا  
التَّوَلَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ  
مِنْ رَبِّكُمْ

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقُفَيْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ  
رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً  
وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّ رَحْمَةٍ إِحْدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ  
الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمَيَّاسٌ  
مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ  
اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمَيَّاسٌ مِنَ النَّارِ

دیوار کی طرف مجھ کو بہشت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی میں نے  
رساری عمر میں آج کی طرح نہ کوئی بہشت کی سی خوبصورت چیز دیکھی  
نہ دوزخ کی سی ڈرادی لے

باب اللہ تعالیٰ سے امید اور ڈر دونوں رکھنا  
سفیان بن عیینہ نے کہا قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں،  
گزری جتنی (سورہ مائدہ کی) یہ آیت ہے اے پیغمبر کہہ دے  
تمہارا طریق (مذہب) کوئی چیز نہیں ہے جب تک توراۃ اور  
انجیل اور ان کتابوں پر جو تم پر اتنے پورا عمل نہ کرو۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن  
عبدالرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی سے انہوں نے سعید  
بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،  
آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو بنایا  
اس کے سو حصے کیے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ  
چھوڑے ایک حصہ اپنی تمام مخلوقات کو عنایت فرمایا اگر کافر کو  
اللہ تعالیٰ کا پورا رحم معلوم ہو جائے تو دوبارہ کفر کے  
بہشت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کا  
پورا عذاب معلوم ہو جائے تو کبھی دوزخ سے نڈر نہ ہو

۱۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا مقصود یہ ہے کہ آدمی بہشت اور دوزخ کا ہمیشہ دھیان رکھے اور  
اس دھیان کی وجہ سے نیک عمل ہمیشہ کرتا رہے تو باب کی مطابقت ہوگئی ۱۲ منہ ۱۱۔ یہی ایمان ہے اگر امید باقی رہی اور بالکل ناامیدی تب بھی خرابی  
ہے نہ ایمان میں روح اللہ الا القوم الکافرین اگر اپنے نیک اعمال کے مجھو سے پر امید ہی امید رہ گئی ڈر جانا ناہاجب بھی خرابی ہے فلا تخشوم  
واخشونی ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ اثر کتاب التفسیر میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ اس آیت کی سمجھی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ فرمایا کہ جب  
تک کتاب الہی پر پورا پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کوئی چیز نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ اسی حصہ کا اثر ہے کہ آدمی ایک دوسرے پر رحم  
کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱۔ مومن کتنے بھی نیک اعمال کرتا ہو لیکن ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے شاید میری نیکیاں بارگاہ الہی میں قبول نہ ہوئی ہوں اور  
شاید میرا خاتمہ برا ہو جائے ابو عثمان نے کہا کہ نہ کرنے جانا اور پھر نجات کی امید رکھنا بد بختی کی نشانی ہے علماء نے کہا ہے کہ حالت صحت میں  
اپنے دل پر خوف غالب رکھے اور مرتے وقت اس کے کرم و رحم کی زیادہ امید رکھے ۱۲ منہ ۱۱۔

بَابُ الصَّبْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرٍو جَدْنَا خَيْرَ  
عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ  
بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا  
مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ  
إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَهَدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ  
حِينَ نَهَدَ كُلُّ شَيْءٍ أَلْفَقَ بِيَدِهِ مَا يَكُنْ  
عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ إِلَّا أَخَذَهُ عَنْهُمْ وَاتَّهَ  
مَنْ يَسْتَعِثُّ يَعْثُفُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ  
يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ  
وَلَنْ تَعْطُوا عَطَاءَ خَيْرًا وَاسِعًا مِنَ  
الصَّبْرِ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
الْبَغِيَّةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرْمُوهُ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ

باب حرام کاموں سے بچے رہنا ان سے صبر کیے رہنا  
اللہ تعالیٰ نے سورہ زمر میں، فرمایا صبر کرنے والوں کو ان کا پورا  
ثواب بے حساب ملے گا اور حضرت عمرؓ نے کہا ہم نے تو عمدہ  
عیش صبری میں پایا۔

ہم سے ابو ایمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیشی نے خبر دی ان  
کو ابو سعید خدری نے انصار کے کئی لوگوں نے جن کے نام  
معلوم نہیں ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا روپیہ  
پیسہ مانگا، جس نے مانگا آپؐ نے اس کو دیا یہاں تک کہ آپؐ پاس  
جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا جب آپؐ نے دونوں ہاتھوں سے جو کچھ تھا وہ  
خرچ کر ڈالا اس وقت فرمایا دیکھو میرے پاس جو آئے گا میں اس  
کو تم سے اٹھا کر رکھنے والا نہیں بات یہ ہے کہ جو کوئی رستے المقدور  
سوال سے بچنا چاہے گا اللہ بھی اس کو غیب سے دے گا سوال  
بچائے گا اور جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرنا چاہے گا اللہ اس  
کو صبر دے گا اور جو شخص بے پروا رہنا پسند کرے گا اللہ کو بے پروا کر  
دیگا اور اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت صبر سے بڑھ کر تم کو نہیں ملی۔

ہم سے بخالد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے مسعر بن کدام  
نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے  
سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو، اتنی نماز پڑھتے  
آپؐ کے پاؤں سوچ یا پھول جاتے لوگ آپؐ سے کہتے تو آپؐ

سے صبر کہتے میں بری بات سے نفس کو روکنا اور زبان سے کوئی کلمہ شکوہ اور شکایت کا نہ نکالنا اللہ کے رحم و کرم کا منتظر رہنا ذوالنونؒ نے کہا  
صبر کیا ہے بری باتوں سے دور رہنا بلا کے وقت اطمینان رکھنا کتنی ہی محتاجی آئے مگر بے راہہ رہنا ابن عطاء نے کہا صبر کیا ہے بلائے  
آئی پر ادب کے ساتھ سکوت کرنا ۱۲ منہ اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ لوگوں کا محتاج نہیں کرنے کا ۱۲  
منہ ۱۲ صبر تلخ است و لیکن بر شیرین دارد صبر عجیب نعمت ہے صابر آدمی کی طرف اخیر میں سب کے دل مائل ہو  
جاتے ہیں سب اس کی مدد دی کرنے لگتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ آپؐ کیوں اتنی عبادت کرتے ہیں اللہ نے تو آپؐ کے اگلے اور  
پچھلے سب قصور بخش دیئے ہیں ۱۲ منہ

فَيَقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُودًا؟  
بَابُكَالِ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ  
فَهُوَ حَسْبُهُ -

قَالَ التَّيْبِيُّ عَنْ بَنِي حُشَيْمٍ قَالُوا  
كَلَّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ ۝

۱۹۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ بَنِي  
عَبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ  
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا  
يُغْفَرُ حِسَابُ هُمَا الدِّينَ لَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا  
يَنْتَظِرُونَ عَلَى رَيْبِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝

بَابُكَالِ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ ۝  
۲۰۰- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةَ  
وَقُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ ابْنُ أَبِي الشَّعْبِيِّ  
عَنْ قَدَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بَنِي شُعْبَةَ  
أَنَّ مُغِيرَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنْ  
اُكْتُبَ إِلَيَّ بِحَدِيثِ سَمِعْتَهُ مِنْ

فرماتے کیا میں حق تعالیٰ کا شکر یہ نہ ادا کروں  
باب اللہ پر جو بھروسہ کرے تو اللہ اس کو پس  
کرتا ہے۔

اور ربیع بن خثیم (تابعی) نے کہا یہ جو اللہ فرماتا ہے جو اللہ سے  
ڈرے اللہ اس کے لیے ایک نہ ایک نکلنے کی صورت بنا دے  
گا یعنی ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلے گی۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن  
عبادہ نے خیر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا میں نے حصین  
بن عبد الرحمن سے سنا وہ کہتے تھے میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا  
انہوں نے ابن عباس سے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب  
بہشت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ منتر کرتے ہیں  
نہ براشگون بولتے ہیں اپنے پروردگار پر (ہر کام میں) بھروسہ  
کرتے ہیں۔

باب بے فائدہ بیک لگانا منع ہے ،  
ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا مجھ  
سے کئی آدمیوں نے جیسے مغیرہ بن مقسم اور فلان (مجاہد بن سعید  
ان کی روایت کو ابن خزیمہ نے نکالا) اور ایک اور تیسرے  
شخص (داؤد بن ابی ہند) نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے  
اور اسے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے کہ معاویہ بن ابی سفیان  
نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا مجھ کو ایک حدیث لکھ بھیجو جو تم نے

۱۷۱- اس کی اس غایت و نوازش ۱۲ منہ ۱۷ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آپ نے عبادت الہی کے لیے محنت اور تکلیف اٹھانے  
پر صبر کیا اور نفس کو اپنی خواہش یعنی آرام و راحت سے باز رکھا ۱۷ اس کو طبرانی اور سابقین ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ بھروسے  
کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اسباب کا حاصل کرنا چھوڑ دے نہیں اسباب حاصل کرے لیکن مقصود کا حاصل ہونا پروردگار کی مرضی اور  
ارادے پر منحصر سمجھے اور اگر مقصود حاصل ہو جائے تو یہ خیال نہ کرے کہ اسباب کی وجہ سے حاصل ہوا بلکہ پروردگار کی غنایت اور نوازش  
سمجھے ۱۲ منہ ۱۷ ان کی روایت کو ابن حبان نے نکالا یا زکریا اسماعیل نے جن کی روایتوں کو طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ ۱۷ سورہ طلاق میں ۱۲ منہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فَلْتَكَلِّبْ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةَ إِنْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ  
عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ  
لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قَبْلِ  
وَقَالَ وَكَثَّرَ السُّؤَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ  
وَمَنْعَ وَهَاتٍ وَعُقُوقَ الْأُمَهَاتِ  
دَوَارِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هَشِيمٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
وَرَادًا يَحْدِثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ  
الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

### باب ۱۹ حفظ اللسان -

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ نے جواب میں یہ لکھوایا  
میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز سے فارغ  
ہوتے تو تین بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد  
وہو علی کل شیء قدیر کہتے مغیرہ نے یہ بھی لکھوایا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم (بیفائدہ) ایک ایک سے منع فرماتے اسی طرح بہت  
سوال کرنے سے (بے ضرورت مسئلے پوچھنے سے) اسی طرح پیسہ  
برباد کرنے سے اسی طرح جو دینا چاہیے اس کو نہ دینے اور جو نہ  
لینا چاہیے اس کو مانگنے سے اسی طرح ماؤں کی نافرمانی ایذا دہی سے  
اسی طرح لڑکیوں کو زندہ کاٹنے سے اور (اسی سند سے)  
ہشیم سے روایت ہے کہا ہم کو عبد الملک بن عمیر نے خبر دی کہا  
میں نے وراد سے سنا (جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے) وہ یہی حدیث  
مغیرہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے تھے۔

### باب ۲۰ زبان کو روکے رہنا۔

اور آنحضرت کا یہ فرمانا جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا  
ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے اور  
اللہ تعالیٰ نے (سورہ قاف میں) فرمایا جہاں اس نے کوئی بات

سلہ یعنی ان باتوں سے جن میں دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا ہمارے زمانہ میں بہت لوگوں نے اس حدیث کا خیال چھوڑ دیا ہے اور بیفائدہ غیب شیب کھانا  
اچھا سمجھتے ہیں کہتے اس میں دل بہتا ہے اسے کم بخود دل بہلانے کے لیے دوسرے مفید کام کی کم میں کوئی علم و ہنر سپاہ گری کے فنون  
سیکو صنعت اور زراعت اور کیمیا کے تجربے کو کیمیا سے وہ مراد نہیں ہے کہ تانبا یا رنگہ یا پیتل سے سونا چاندی بنانا یہ تو ایک  
حرکت لغو اور ضاعت مال اور ضاعت وقت ہے بلکہ کیمیا کا علم مراد ہے یعنی ہر چیز کی تحلیل اور ترکیب کا علم اسی طرح عمدہ  
عمدہ آلات اور مشین طیار کرو اور الفراع و اقسام کے ظروف اور اشیاء اور روشنی کے سامان ان میں ہم دنیاوی فائدہ ہے۔  
ہم دین کی قوت ہے ۱۲ منہ ۱۳ پیسہ بر باد کرنا یعنی امرا کے ناصی کا ذکر اوپر گزر چکا ہے جو دینا چاہیے مثلاً جو سامان عاریت مانگا  
کرتے ہیں جیسے تو انفاری پانی آگ برتن باسن وغیرہ اس کو روکنا نہ دینا جو نہ لینا چاہیے مثلاً مال حرام سود وغیرہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ  
عرب کے مشترک کیا کرتے تھے ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ  
چکی ہے آگے ہی آتی ہے ۱۲ منہ۔

عَتِيدٌ ۝

منہ سے نکالی ایک چوکیدار فرشتہ اس کے لکھنے کو تیار ہے۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ ۝

۲۰۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْغَزِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيُصْمِتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ ضَيْفَهُ ۝

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ أَذْنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ قِيلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَكِيلُهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے سنا۔ انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ضمانت دے۔ اس چیز کی جو اس کے دونوں جڑوں کے بیچ میں ہے (یعنی زبان کی) اور جو اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (یعنی شرکاء کی) تو میں اس کے لیے بہشت کی ضمانت کرتا ہوں۔

مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ ایسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے (بلکہ اس سے اچھا سلوک کرے) اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابو شریح خزاعی سے انہوں نے کہا میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میافت (مہمانداری) تین دن تک ہے مگر جو لازمی ہے وہ تو پوری کرو صحابہ نے عرض کیا لازمی کتنی ہے آپ نے فرمایا ایک دن رات اور جو شخص اللہ اور

اللہ زبان کی ضمانت یہ ہے کہ کفر اور شرک کا لہر زبان سے نہ نکلے غیبت اور جھوٹ سے پرہیز رکھے شرکاء کی ضمانت یہ ہے کہ زنا اور لواطت اور ہمکاری نہ کرے ۱۳ منہ میں دو وقت صبح و شام کھانا کھلاں اس دن کھانے میں تکلیف نہ کرنا چاہیے اور معمول سے اچھا کھانا چاہیے باقی دونوں میں جو اس صفر ہو وہ سامنے رکھنا چاہیے

وَالْيَوْمَ الْآخِرَ فَلْيُكَلِّمُ ضَيْفَهُ وَمَنْ  
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمُ  
خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ ۖ

۲۰۴۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُن فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي  
النَّارِ أَلْعَدُّ مَتَابَيْنَ الْمَشْرِقِ ۖ

۲۰۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ  
أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ  
مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَأٌ لَا  
يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ  
لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ  
لَا يُلْقَى لَهَا بَأٌ لَا يَهْوِي بِهَا فِي  
جَهَنَّمَ ۖ

پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کسے اور جو شخص  
اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات منہ  
سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی  
حازم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن عبد اللہ سے انہوں نے  
محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ تمیمی سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ فرماتے تھے آدمی ایک بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے اس  
کو سوچتا نہیں اس کی وجہ سے دوزخ میں اتنی دور گر پڑتا ہے  
(اتنا گڑھے میں چلا جاتا ہے) جتنی دور پورب ہے (پچھم سے)  
مجھ سے عبد اللہ بن میسر نے بیان کیا انہوں نے ابو النضر  
سے کہا ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے  
اپنے والد (عبد اللہ بن دینار) سے انہوں نے ابو صالح روغن  
فروش سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بندہ کبھی ایسی بات منہ سے نکالتا  
ہے جس میں اللہ کی رضا مندی ہوتی ہے وہ اس پر کچھ خیال نہیں کرتا  
(اس کو کوئی بڑی نیکی نہیں سمجھتا) حالانکہ اس کی وجہ سے اللہ  
اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور کبھی بندہ اللہ کی ناراضگی کی  
بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے وہ اس کو کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا لیکن  
اس کی وجہ سے دوزخ میں گر جاتا ہے۔

۱۔ منہ سے گالی گلوچ غیبت جھوٹ کفر شرک کی باتیں نکالنے سے خاموش رہنا بہتر ہے یہ نیا موزد بہائم از تو گفتار: تو خاموشی بیا موزاز بہائم  
۲۔ منہ سے کلمہ کہیں کفر اور بے ادبی کی بات ہے ۱۲ منہ سے قسطلانی نے کہا اللہ کی رضا مندی کی بات یہ ہے کہ کسی مسلمان کی بھلائی کی بات کہے  
جس سے اس کو فائدہ پہنچے اور تاراضی کی بات یہ ہے کہ مثلاً ظالم بادشاہ یا حاکم سے مسلمان بھائی کی برائی کرے اس نیت سے کہ اس کو مزہ دینے  
ابن عبد البر سے ایسا ہی منقول ہے ابن عبد السلام نے کہا ناراضی کی بات سے وہ بات مراد ہے جس کا حسن اور قبح معلوم نہ ہو ایسی بات منہ سے  
نکالنا حرام ہے تمام حکمت اور اخلاق کا خلاصہ اور اصل الاصول یہ ہے کہ آدمی سوچ کر بات کہے بن سوچے جو منہ پر آئے وہ کہہ دینا نادانوں  
کا کام ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ یہ بات جان کر بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور ٹوٹے ٹوٹے باتیں کہے جاتے ہیں ایسا علم غیر عمل کی کیا یاد دیکھا ہر

بَابُ الْإِسْكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ -

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي حُبَيْبُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ رَجُلٌ  
ذَكَرَ اللَّهَ نَفَاذَتْ عَيْنَاهُ ۖ

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ -

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ  
حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسَمَّى  
الظَّنَّ يَعْمَلُهُ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ  
فَخُذُوا فِيَّ خَذُوعِي فِي الْبَحْرِ فِي  
يَوْمٍ صَالِحٍ فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللَّهُ  
ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَك عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ  
قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ  
لَهُ ۖ

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ  
سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ  
بْنِ عَبْدِ الْغَاوِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا  
يَمِينٌ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ أَنَا هُ

بَابُ اللَّهِ كَيْ دُرِّ سَ رُونِ كِي فَضِيلَتِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے عبید اللہ غری سے کہا مجھ سے غیبیہ بن  
عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ شتر کے دن اپنے سایہ میں  
رکھے گا جو دہنہالی میں اللہ کی یاد کرے اس کی آنکھیں بند نکلیں۔

بَابُ اللَّهِ سَ دُرِّ سَ رُونِ كِي فَضِيلَتِ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن  
عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ربیع بن  
حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگلی امتوں (بنی اسرائیل میں ایک  
شخص کو اپنے برے اعمال کا ڈر تھا وہ مرتے وقت ) اپنے لوگوں  
سے کہنے لگا جب میں سر جادوں تو میرا لاشہ لے کر اس کو دریا دریا کر کے  
سخت گرمی کے دن میں وجہ زور کی ہوا چلتی ہے ) سمندر میں بکھر  
دینا اس کے وارثوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے بدن  
کے سب اجزاء جمع کئے اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے  
عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے معتمر نے کہا  
میں نے والد سلیمان تبی سے سنا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں  
نے عقبہ بن عبد الغافر سے انہوں نے ابوسعید سعد بن مالک خدری  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک  
اگلی زمانہ کے یا تم سے پہلے کے ایک شخص کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ

۵۔ یہاں میں سے ایک وہ شخص بیان کیا کہ اس کا ڈر تا پروردگار جل شانہ کو پسند آگیا وہ عجیب نکتہ نواز ہے دوسری روایت میں  
ہیں ہے میرا لاشہ ہلا کر میں کر ادھی را کھ بنٹل میں اور آدمی سمندر میں بکھر دینا ۱۱ منہ۔

اللَّهُ مَا لَوْ وَكَدَّ يَعْنِي أَعْطَاكَ قَالَ  
فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيْ أَبِ كُنْتُ قَالُوا  
خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَرُ عِنْدَ  
اللَّهِ خَيْرًا فَسَرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدْخُرْ  
وَأَنْ يَقْدَمَ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ فَاظْطَرُّوا  
فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا  
صُرْتُ نَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ  
فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ  
فَاذْرُونِي فِيهَا فَآخِذَ مَوَاتِيئَهُمْ عَلَى  
ذَلِكَ وَرَيْتُ فَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ  
فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي  
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ فَمَا فَعَلْتُ  
أَوْ فَرَّقْتُ بَيْنَكَ فَمَا تَلَا فَاكَ أَنْ تَحِمَّهُ  
اللَّهُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ  
سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ نَادَى فَآذَرُونِي رِيحُ  
الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ  
عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۝

بَابُ الْإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي -

۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ  
عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ

نہ اس کو مال اور اولاد دی تھی جب وہ مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے  
کہنے لگا میں تمہارا کیسا باپ تھا انہوں نے کہا بہت اچھا و شفیق باپ  
تب اس نے کہا دیکھو میں نے اللہ کی درگاہ میں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں  
کی قتادہ نے اس کی تفسیروں کی یعنی کوئی نیکی اللہ کے پاس جمع نہیں  
رکھی اور اگر میں کہیں خدا کے سامنے پہنچ گیا تو ضرور مجھ کو عذاب ہو  
گا تم ایسا کرنا جب میں مر جاؤں تو میرا لاشہ جلاؤ ان جب جل کر کوئلہ ہو  
جاؤں تو خوب پینا ریزہ ریزہ کرنا اور جس دن تیز آندھی ہو یہ  
راکھ ہوا میں بکھر دینا (اڑا دینا) اس نے اپنی اولاد سے قسم دے  
کر یہ وعدہ پیمان لیا پھر دنیا سے رخصت ہوا اس کی اولاد نے ایسا  
ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ایک لکھ فرمایا کہ وہ شخص دسا منے، کھڑا ہو گیا  
پروردگار نے پوچھا میرے بندے تو نے یہ حرکت کیوں کی اس نے  
عرض کیا پروردگار فقط تیرے ڈر یا خوف سے اللہ تعالیٰ نے اس  
کا بدلہ یہ کیا اس پر رحم کیا (سارے گناہ بخش دیئے) سلیمان تیمی یا  
قتادہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابو عثمان ہندی سے بیان کی انہوں  
نے کہا میں نے سلمان فارسی سے سنا وہ بھی ایسی ہی حدیث  
روایت کرتے تھے اس میں اتنا زیادہ رہے کہ میری راکھ سمندر  
میں بکھر دینا یا کچھ ایسا ہی دوسرا لکھ اور معاذ بن معاذ تیمی نے کہا  
ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ  
بن عبد الغفار سے سنا کہا میں نے ابو سعیدؓ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

باب گناہوں سے باز رہنے کا بیان

نحب سے محمد بن علا نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں  
نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں  
نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سہ دن کیا دیر ہے کہ زمانے ہی سب اجزا جمع ہو گئے ۱۳ منہ ۱۵ اس کو نام مسلم نے وصل کیا ۱۴ منہ۔



اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا  
بَعَيْتُ اللَّهَ كَمَثَلِ رَجُلٍ آتَى قَوْمًا  
فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ يَبْعِي وَيَأْتِي أَنَا  
النَّدِيرُ الْعَرِيكَ فَالْتَجَأَ إِلَى تَجَاوَزَ طَاعَتَهُ  
طَائِفَةً فَأَذْجَأَ عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَذَجُوا  
وَكَذَبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَحَهُمُ الْجَيْشُ  
فَاجْتَنَحَهُمْ

۲۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ  
حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هِرَقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ  
اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ  
الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّكَّابُ الَّتِي تَقَعُ فِي  
النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَيُحْمَلْنَ يَنْزِعُ عَصَنَ وَيَغْلِبَنَّهُ  
فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا اخْتُدُّ بِحُجَّتِكُمْ عَنِ  
النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا

۲۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا  
عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَ فَرِيَا لَ اللَّهِ تَعَالَى نَ مَحَبَّ كُ وَ تَمَّ هَارِي طَرَف مَحَبَّ هَارِي اُور وَ كَلَام دَس  
كُ مَحَبَّ هَارِي كُ مِثَال اِيسِي هِي هِي كُ مِثَل اِشْخَص اِپْنِي قَوْم دَالُوں پَاس  
اَسَّ اُور كَسِي مِيں دَشْمَنُوں كُ فُوج اِپْنِي اَنَكْه سِي دِكْه كُ اِيَا هُوں  
مِيں نِشْكَا دُرَانِي دَالُوں مَحَبَّ هَارِي كُ اِپْنِي جَان بِيْجَاوُ، اَب كُھ لُوك  
تُو اِس كُ بَات مَان لِيں اُور رَاسْت هِي رَاسْت اَطْمِيْنَان سِي نَكْل حَاطِيں  
اَنُوں نِي تُو اِپْنِي جَان بِيْجَال اُور كُھ لُوك اِس كُ بَات نِي مَانِيں مَحَبَّ هَارِي  
هِي فُوج دَشْمَن كُ فُوج اُن كُرَان كُوتِيَا كُ دُاسِي

اُم سِي اِلُو اِيْمَان نِي بِيَان كِيَا كِيَا مَحَبَّ كُوشَعِيْب نِي خَبَرِي  
كِيَا مَحَبَّ سِي اِلُو اَزْنَاد نِي اَنُوں نِي عِبْد الرَحْمَن اِعْرَاج سِي اَنُوں نِي  
اَبُو هِرَقَةَ سِي سَنَا اَنُوں نِي اَنُخْرَت صَلِي اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِي اَب  
نِي فَرِيَا مِيرِي اُور لُوكُوں كُ مِثَال اِيسِي هِي هِي كُ مِثَل اِشْخَص  
كُ مِثَل اِيسِي هِي هِي كُ مِثَل اِشْخَص اِپْنِي قَوْم دَالُوں پَاس  
اِس كُ بَات مَان لِيں اُور رَاسْت هِي رَاسْت اَطْمِيْنَان سِي نَكْل حَاطِيں  
اَنُوں نِي تُو اِپْنِي جَان بِيْجَال اُور كُھ لُوك اِس كُ بَات نِي مَانِيں مَحَبَّ هَارِي  
هِي فُوج دَشْمَن كُ فُوج اُن كُرَان كُوتِيَا كُ دُاسِي

اُم سِي اِلُو اِيْمَان نِي بِيَان كِيَا كِيَا مَحَبَّ كُوشَعِيْب نِي خَبَرِي  
كِيَا مَحَبَّ سِي اِلُو اَزْنَاد نِي اَنُوں نِي عِبْد الرَحْمَن اِعْرَاج سِي اَنُوں نِي  
اَبُو هِرَقَةَ سِي سَنَا اَنُوں نِي اَنُخْرَت صَلِي اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِي اَب  
نِي فَرِيَا مِيرِي اُور لُوكُوں كُ مِثَال اِيسِي هِي هِي كُ مِثَل اِشْخَص  
كُ مِثَل اِيسِي هِي هِي كُ مِثَل اِشْخَص اِپْنِي قَوْم دَالُوں پَاس  
اِس كُ بَات مَان لِيں اُور رَاسْت هِي رَاسْت اَطْمِيْنَان سِي نَكْل حَاطِيں  
اَنُوں نِي تُو اِپْنِي جَان بِيْجَال اُور كُھ لُوك اِس كُ بَات نِي مَانِيں مَحَبَّ هَارِي  
هِي فُوج دَشْمَن كُ فُوج اُن كُرَان كُوتِيَا كُ دُاسِي

سِي عَرَب مِيں اِيك شَل هُو گئی هِي هُو اِيه تَاك كُ مِيں دَشْمَن كُ فُوج اِس كُ بَات مَان لِيں اُور رَاسْت هِي رَاسْت اَطْمِيْنَان سِي نَكْل حَاطِيں  
اَنُوں نِي تُو اِپْنِي جَان بِيْجَال اُور كُھ لُوك اِس كُ بَات نِي مَانِيں مَحَبَّ هَارِي  
هِي فُوج دَشْمَن كُ فُوج اُن كُرَان كُوتِيَا كُ دُاسِي

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ  
وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ  
عَنْهُ ۝

باب ۲۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ  
قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ۝

۲۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيٍّ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُمْ يَدْعُوهُ كَانَ  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ  
قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ۝

۲۲۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ الْكَلْبِ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ  
قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ۝

باب ۲۲۴ حُجَبَتِ النَّارُ وَالشَّهَوَاتُ  
۲۲۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان  
بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن کو اللہ نے  
منع کیا ہے ۱۴

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر تم وہ باتیں  
جانتے ہو جن میں جاننا ہوش تو تم (بہت) کم ہنستے اکثر روتے  
رہتے۔

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا ہم سے امام لیث بن  
سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے  
انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ابو ہریرہؓ کہتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تم لوگ وہ باتیں  
جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے  
بہت۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے  
شعبہ نے انہوں نے موسیٰ بن انس سے انہوں نے اپنے والد  
انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اگر تم وہ باتیں جانتے ہوتے جن کو میں جانتا ہوں تو ہنستے  
کم روتے بہت۔

باب دوزخ نفسانی خواہشوں سے ملنی ہوتی ہے ۱۵

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام  
مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ جب کفر ہو گیا تو ہجرت کا حکم جاتا رہا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں کو جو کہ کے بعد اسلام لائے خوش کرنے کے لیے  
یہ فرمایا کہ جو کوئی گنہگار یا بظاہر کو چھوڑ دے وہ بھی مہاجر ہے اس قسم کے مہاجرین قیامت تک باقی رہیں گے ۱۶ مندرجہ اللہ کے جلال اور غضب  
اور دوزخ کے عذابات کو ۱۷ مندرجہ جو شخص نفسانی خواہشوں میں پڑ گیا اس نے گویا دوزخ کا حجاب اٹھا دیا باوجود دوزخ میں پڑ جائے گا قرآن شریف  
میں بھی یہی مضمون ہے ناما من طغی و آخر الحیوة الدنیا فان الحییم بھی المادی واما من خاف مقام ربہ ونبی النفس من العوے فان الجنة ہی المادوی ۱۸ مندرجہ۔

وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَ  
حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ ۝

**باب ۱۱۱** الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ  
مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ ۝  
۲۱۵۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ  
حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ مَنصُورٍ وَ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى  
أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَ النَّارُ  
مِثْلُ ذَلِكَ ۝

۲۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
حَدَّثَنَا عُذْرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَدَّقُ بَلَيَّةَ قَالَهُ الشَّاعِرُ  
أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ ۝

**باب ۱۱۲** لَيْنُظَرُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ  
مِنْهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ ۝

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

نے فرمایا دوزخ کا حجاب نفسانی خواہشیں ہیں اور بہشت کا حجاب  
وہ باتیں ہیں جو نفس کو بری معلوم ہوتی ہیں۔

**باب ۱۱۱** دوزخ اور بہشت جوتے کے تسمے سے بھی،  
زیادہ نزدیک ہیں۔

مجھ سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری  
سے انہوں نے منصور بن معتمر اور اعمش سے انہوں نے  
ابو دائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں تقویٰ اور پرہیزگاری  
کرتا ہے تو یہ سمجھ لے کہ بہشت جوتے کے تسمے سے زیادہ نزدیک  
ہے اسی طرح جب گناہ اور نافرمانی کرے تو  
دوزخ بھی۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر و محمد  
بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر  
سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوسریحہ  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہت سچا  
کلام جو ایک شاعر ربیعہ بن ربیعہ نے کہا ہے یہ مصرع ہے۔ غانی  
ہے جو کچھ کہ ہے غیر خدا۔

**باب ۱۱۲** آدمی کو دنیا میں ان لوگوں کو دیکھنا چاہیے جو اپنے  
سے کم ہیں اور ان کو نہیں دیکھنا چاہیے جو اپنے سے بڑھ کر ہیں۔  
ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک  
نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے عبد الرحمن اعرجی

۱۔ جیسے زناچوری شراب خوری وغیرہ ۱۲ منہ ۱۳ جیسے عبادت تقویٰ پر سرگامی وغیرہ ۱۴ منہ ۱۵ مطلب یہ ہے کہ آدمی ثواب کی بات کو گواہ دینے  
درجہ کی جو چیز نہ سمجھے شاید وہی اندر مل جلا رکھے پسند آجائے اور اس کو نجات دہانے اسی طرح بری اور گناہ کی بات کو چھوٹی اور حقیر نہ سمجھے شاید اللہ تعالیٰ  
کو ناپسند آئے اور دوزخ میں اس کا ٹھکانا بنائے ۱۶ منہ ۱۷ اس کا دوسرا مصرع یہ ہے کوئی مزہ رہتا نہیں ہرگز سدا ۱۸ منہ ۱۹ مال و دولت دنیاوی  
شوکت میں ۲۰ منہ ۲۱ تاکہ اللہ کا شکر دل میں پیدا ہو ۲۲ منہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْظَرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ ۖ

بَابُ كَلِّ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ لَيْسَتْ بِهَا ۚ  
۲۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الطَّائِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٍّ يَرُورِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضَعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً ۚ

بَابُ مَا يَتَّقِي مِنْ تَحْقِيقِ آتِ الدُّنْيَا ۚ  
۲۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غِيلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالَ هِي أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ أَنْ كُنَّا نَعُدُّ عَلَى عَهْدِ

سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا، جب آدمی کی نگاہ اس شخص پر پڑے جو مال اور جمال (حسن صورت) میں اپنے سے بڑھ کر ہو تو ان لوگوں کو دیکھ جو ان باتوں میں اس سے کم ہوں۔

باب بھلائی یا برائی کا قصد کرنا۔

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث بن سعید نے، کہا ہم سے جعد بن دینار نے کہا ہم سے ابو عثمان رازی نے کہا ہم سے ابو رجاء عطارودی نے انھوں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے اپنے پروردگار سے روایت کی، پروردگار نے بھلائیاں اور برائیاں سب لکھ لیں، پھر اس کی تفصیل یوں بیان کی، جو شخص کسی بھلائی کا قصد کرے لیکن اس کو بجا نہ لائے، جب بھی اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھی جائے گی، اگر قصد کرے اس کو بجا بھی لائے تو ایک نیکی کے بدل دس نیکیاں سات سو گئے تک لکھی جائیں گی۔ بہت گنے زیادہ تک اور جو شخص برائی کا قصد کرے لیکن (اللہ سے ڈر کر) باز رہے تو اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھی جائیگی، اگر قصد کے بعد اس کو کر ڈالے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی۔

باب چھوٹے اور حقیر گناہوں سے بھی بچے رہنا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے ہمدی بن میمون نے انھوں نے غیلان بن جریر سے، انھوں نے انس سے انھوں نے کہا تم ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بڑھ کر باریک ہیں (تم ان کو حقیر جانتے ہو بڑا گناہ نہیں سمجھتے) اور ہم لوگ

۱۔ جتنا اخلاص زیادہ ہوگا، اتنی ہی نیکیوں میں تضعیف زیادہ ہوگی، ایک کے بدل دس آدے درجہ ہے اس سے زیادہ سات سو تک لکھی جاسکتی ہیں ۱۲ منہ ۱۳ اگر بڑا کام کر ڈالے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی، یہ پروردگار کا فضل و کرم ہے اپنے بندوں پر ۱۲ منہ ۱۳ ان کو حقیر نہ سمجھنا گناہ ہر حال میں برا ہے، چھوٹا ہو یا بڑا اور بندے کو کیا معلوم ہے، شاید اللہ تعالیٰ اسی پر مواخذہ کر بیٹھے ۱۲ منہ ۱۳

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوَاقِبِ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْزِي بِذَلِكَ  
الْمَهْلَكَاتِ ۝

بَاب ۲۹۹ الْأَعْمَالُ بِالْخَاتِمِ وَمَا  
يَخْتَصُّ مِنْهَا ۝

۲۲۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ  
بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ  
الشُّرُكِينَ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ الْمُسْلِمِينَ  
غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ  
إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا  
فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمَّا يَزِلُّ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُورِحَ  
فَاسْتَجَبَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ يَدُ بَابَةٍ سَيْفِهِ  
فَوَضَعَهُ بَيْنَ شَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى  
خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ  
عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَ  
يَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِمِهَا ۝

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان کالوں کو ہلاک کر دینے  
والا سمجھتے تھے۔ امام بخاری نے کہا حدیث میں جو مویقات کا لفظ  
ہے۔ اس کا معنی ہلاک کرنے والے۔

باب عملوں میں خاتمہ کا اعتبار ہے اور خاتمہ سے  
ڈرتے رہنا (ایسا نہ ہو اخیر وقت برا عمل سرزد ہو)

ہم سے علی بن عیاشؒ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو غسان  
(محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انھوں  
نے سہل بن سعد ساعدیؒ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے (جنگ خیبر میں) ایک شخص (قزمان) کو دیکھا وہ مشرکوں سے  
خوب لڑ رہا تھا اور مسلمانوں کے بڑا کام آ رہا تھا۔ فرمایا جس شخص کو  
کوئی دوزخی آدمی دیکھنا منظور ہو وہ اس کو دیکھ لے یہ سن کر  
ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) اس کے پیچھے ہوا، برابر اس کے ساتھ  
رہا، یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی قزمان) زخمی ہوا اور (زخموں کی تکلیف  
پر صبر نہ کر کے) یہ چاہا کہ جلدی سے مر جاؤں، اس نے کیا کیا، تلوار  
کی نوک اپنی چھاتیوں کے نیچے میں رکھی، اس پر لاتا بوجھ ڈالا کہ تلوار  
دونوں مونڈھوں کے درمیان پانچل آئی۔ اس وقت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھو بعض آدمی لوگوں کے خیال میں تو بہشتیوں  
کے سے کام کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور بعض آدمی لوگوں کی  
نظر میں تو دوزخیوں کے سے کام رہتا کرتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی  
بات یہ ہے کہ عملوں میں خاتمہ کا اعتبار ہے۔

لے اس طرح اپنے تئیں حرام موت، ۱۲۰۰ منہ لے یعنی آخر مرتے وقت جس نے جیسا کام کیا اس کا اعتبار ہوگا اگر ساری عمر عبادت اور تقویٰ میں گزاری لیکن مرتے وقت  
گناہ میں گرفتار ہوا تو پچھلے نیک اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سو خاتمہ سے بچائے رکھے اس حدیث سے یہ نکلا کہ کسی مسلمان کو گودہ فاسق و  
فاجر جو باصلاح اور پرہیزگار ہو قطعاً طور سے دوزخی یا بہشتی نہیں کہہ سکتے معلوم نہیں اس کا خاتمہ کیا ہوتا ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا نام کن لوگوں میں لکھا گیا۔ حدیث  
یہ بھی نکلا کہ مسلمان کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور نہ ہو اور غیور نہ ہو چاہیے اور اللہ جل جلالہ عواقب امرنا بالخیر تجربہ سے یہ معلوم ہوا  
۱۲۰۰ حدیث اور ان لوگوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے عشق اور محبت رکھتے ہیں اکثر عہد خاتمہ ہوتا ہے ۱۲ منہ

## بَابُ الْغُزَلَةِ رَاحَةً مِّنْ خُلَاطٍ

السُّنَنِ

۲۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ

الذَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ

أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي النَّاسَ خَيْرٌ قَالَ

رَجُلٌ جَاهِدْ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي

شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدْعُو

النَّاسَ مِنْ شِعْرِهِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَ

مُسْلِمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالثَّعْمَانِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ أَوْ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْنَسُ دَابْنُ مُسْلَمٍ

وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ

عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا

الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ

## بَابُ

## بُرَى مُجْتَمَعَةٍ سَمْتَهَا بِيْهْتَرِيْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عطاء بن یزید نے خبر دی، ان سے

ابوسعید خدری نے بیان کیا دوسری سند اور محمد بن یوسف فریابی

نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا

کہ ہم سے زہری نے انہوں نے عطاء بن یزید لیشی سے انہوں نے

ابوسعید خدری سے ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پاس آیا۔ پوچھنے لگا یا رسول اللہ لوگوں میں کونسا شخص بہتر (افضل)

ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں

جہاد کرے اور وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھوہ میں بیٹھ کر پروردگار کی

عبادت کرے لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے شعیب کے ساتھ

محمد بن ولید زبیدی اور سلیمان بن کثیر اور نعمان بن راشد نے بھی زہری

سے روایت کیا اور معمر بن راشد نے اس کو زہری سے انہوں نے

عطاء سے یا عبید اللہ سے (شک کے ساتھ) انہوں نے ابوسعید

خدری سے روایت کیا (اس کو امام احمد نے وصل کیا) اور یونس

اور عبد الرحمن بن خالد بن مسافر اور یحییٰ بن سعید انصاری نے

بھی اس کو ابن شہاب سے روایت کیا، انہوں نے عطاء بن

یزید لیشی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک

صحابی سے (صحابی کا نام نہ لیا)

ہم سے ابونعیم فضل بن وکین نے بیان کیا کہ ہم سے

عبد العزیز ماجشون نے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی صَعْصَعَةَ

سے

۱۔ ہر جگہ میں ایک گوشہ تنہائی میں ۱۲ منہ ۱۲ منہ کسی کی غیبت کرے نہ کسی کو ستائے امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے نماز و سنتی سے ادا کرے

زکوٰۃ دیتا رہے بیان کہ کہ موت آن پہنچے ۱۲ منہ ۱۲ منہ زبیدی کی روایت کو امام مسلم نے اور سلیمان کی روایت کو ابوداؤد نے اور نعمان کی روایت

کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ ان تینوں روایتوں کو ذہبی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ -

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا قِيَّ عَلَى النَّاسِ نَمَانٌ خَيْرٌ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَتِ الْجِبَالُ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْتَرِدُ مِنْهُ مِنَ الْفِتَنِ ۝

بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ ۝

۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَيَّعَتِ الْأَمَانَةُ فَاَنْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ أَضَاعَتْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَاَنْتَظِرِ السَّاعَةَ ۝

انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن ابی صعبہ) سے، انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، ایک زمانہ (آئندہ) ایسا آئے گا مسلمان کا اچھا مال (جس میں اس کا دین آفتوں سے بچا رہے، یہ ہوگا، چند بکریاں جن کو وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور نالوں اور کھڈوں میں چراتا رہے، اپنے دین ایمان کو لے کر فسادوں سے ڈر کر وہاں بھاگ جائے۔

باب (اخیر زمانہ میں) دنیا سے ایمانداری اٹھ جانا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم نے فیلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایمانداری (دنیا سے) جاتی رہے تو قیامت کا منتظر رہ، ایک گنوار (نام نامعلوم) یہ سن کر کہنے لگا یا رسول اللہ ایمانداری کیونکر اٹھ جائے گی (یہ کیونکر ہوگا کہ سب بے ایمان ہو جائیں، آپ نے فرمایا ایمانداری اٹھ جانے سے مراد یہ ہے، کہ حکومت (اور خدمت) ان لوگوں کو دی جائے گی جو اس کے لائق نہ ہوں ایسے وقت میں قیامت کا انتظار کرتا رہو۔

۱۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو عزت کو فضل جانتے ہیں اور حق یہ ہے کہ جیسا موقع ہو ویسا حکم دینا چاہیے کبھی عزت افضل ہوتی ہے کبھی لوگوں سے مل کر رہنا افضل ہوتا ہے۔ اور باختلاف اشخاص بھی یہ حکم مختلف ہوتا ہے بعضوں کے لیے عزت افضل ہے، بعضوں کے لیے اختلاط اور یہ بھی ضرور ہے کہ عزت کرنے والا شخص شہرت اور دنیا کی نیت سے عزت نہ کرے بلکہ گناہوں سے بچنے کی نیت ہو اور جمعہ اور جماعت اور حقوق اسلام ترک نہ کرے اور تفصیل اس کی امام غزالی نے احیاء العلوم میں کی ہے ۱۲۳ منہ ۱۲۵ ابن البطلان نے کہا اللہ تعالیٰ نے بادشاہوں اور حاکموں کو اپنی امانت سپرد کی ہے اپنے بندوں پر ان کو اس لیے حاکم بنایا ہے کہ وہ ہر ایک ایماندار لائق شخص کو حکومت دیں، جب یہ لوگ بے ایمانوں اور نالائقوں کو حکومت دینے لگیں گے تو خدا کی امانت کو انہوں نے ضائع کر دیا اس میں خیانت کی، مترجم کہتا ہے جو بادشاہ یا حاکم نالائقوں کو اپنے ملک کی خدمات دیتا ہے یا ذی علم اور لائق لوگوں کی قدر دانی نہیں کرتا تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی حکومت آج ہی مکمل میں جانے والی ہے اور عجیب نہیں کہ قیامت سے آپ کی مراد یہی ہو یعنی حکومت جس میں قیامت کی طرح بڑے بڑے انقلاب ہوتے ہیں، افسوس اولیٰ تو مسلمان بادشاہتیں اس زمانہ میں بہت کم رہ گئی ہیں اور جو کہیں خال خال باقی ہیں ان میں ہی شکایت سی جاتی ہے کہ لائق اور ذی علم اور شریف اور فاضلانی لوگ خدمت سے علوہ کیے جاتے ہیں اور جاہل و جمل و النسب کم ذات لوگ بڑی بڑی خدمات پر مامور کیے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ تحصیل علوم اور کمالات میں مستحق کرتے ہیں اور سارے (باقی صفحہ ۱۲۹)

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حَذِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَنِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَبْنَاهُ الرَّجُلُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظِلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَأْمُرُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَبِّ دَحْرَجَتِهِ عَلَى رِجْلِكَ فَتَفُوتُ أَهْلُ مُنْتَهَى أَدْلَى فِيهِ شَيْءٌ فَيُصِيبُ النَّاسَ يَتَّبِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَعْضِ فَلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْفَرَهُ وَمَا أَجَلَّهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ وَثِقَالُ حَبَّةٍ خَرَدٍ مَنَ يُؤْمِنُ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ قَمَاءُ أَبَايَ آيَتُكُمْ بَايَعْتُ لَكُنْ كَانَ مُسْلِمًا زَادَهُ الْإِسْلَامُ وَإِنْ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم نے سفیان ثوری نے خبر دی کہ ہم سے اعمش نے انھوں نے زید بن وہب سے کہا ہم سے حذیفہ بن یمان نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک (کا ظہور) تو میں دیکھ چکا اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ایماننداری اللہ کی طرف سے لوگوں کے دلوں کی تہ پر اترتی ہے پھر قرآن شریف سے پھر حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہوتی جاتی ہے اور آپ نے اس ایماننداری کے اٹھ جانے کا بھی حال بیان کیا۔ فرمایا آدمی ایک نیند لے گا اور (سوتے میں) ایماننداری اس کے دل پر سے اٹھالی جائے گی اور بے ایمانی کا دم داغ (ہلکا نشان) پڑ جائے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو (یہ بے ایمانی کا داغ مضبوط ہو جائے گا) اب اس کا نشان چھالنے کی طرح ہو جائے گا، جیسے تو پاؤں پر چنگاری لڑھکائے تو ایک چھال لاپھول آتا ہے (ظاہر میں) اس کو پھولا دیکھتا ہے پر اندر کچھ نہیں ہوتا۔ صبح کو ایسا ہوگا لوگ بیچ کھوچ (معاملہ) کرتے ہو گئے، مگر ایک شخص بھی ان میں ایماندار نہ ہوگا جو امانت ادا کرے۔ اخیر میں یہ نوبت پہنچے گی (ایماندار ایسے کم ہو جائیں گے، لوگ کہیں گے فلاں قوم کے لوگوں میں فلاں شخص ایماندار ہے اور لوگ کسی شخص کی نسبت یوں کہیں گے کیا عقل مند خوش مزاج جیوٹ آدمی ہے (اس کی تعریفیں کریں گے)، حالانکہ (وہ محض بے ایمان ہوگا) اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ حذیفہ کہتے ہیں ایک زمانہ مجھ پر ایسا گر چکا ہے، جب مجھ کو کچھ پرواہ نہ تھی کوئی شخص ہو کسی سے بھی معاملہ کروں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا

(بقیہ صفحہ ۱۴۸) مک میں جالت اور بے تمیزی پھیل جاتی ہے اخیر میں دفعۃً منجانب اللہ توفیق حکومت کا حکم ہوتا ہے اصدا شاہ سلامت معزول ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتے ہیں اب آنکھ کھلی تو کیا فائدہ ۳۳ منہ لے مطلب یہ ہے کہ پہلی نیند میں تو ایماننداری کا نور اٹھ کر بے ایمانی کی ظلمت اور تاریکی ایک دم ہم بلکے داغ کی طرح نمود ہوگی پھر دوسری نیند پر یہ ظلمت زیادہ ہو کر چھالے کے داغ کی طرح ہو جائیگی جو مدت تک قائم رہتا ہے مٹتا نہیں ۱۲ منہ



كَانَ نَصْرِيًّا زَادَهُ عَلَى سَاعِيهِ  
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا  
فُلَانًا وَ فُلَانًا ۝

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْأَيْلِ الْيَاسَةِ  
لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً ۝

بَابُ الرِّيَاءِ وَالتَّسَعُّعِ ۝

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهْمَلٍ  
وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ

تو اسلام کا دین اس کو حق کی طرف پھیر لایا۔ اگر کافر نصرانی ہوتا  
تو اس کے حاکم لوگ (اس کو مجبور کر کے) میرا حق اس سے دلا دیتے  
اب آج کے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ میں کسی سے معاملہ ہی نہیں  
کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں فلاں فلاں شخص سے۔

ہم سے ابو الیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہ ہم کو  
شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن  
عبد اللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا۔ میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے آدمیوں کا  
حال اونٹوں کی طرح ہے سوا اونٹ میں ایک اونٹ بھی تیز سواری کے  
قابل نہیں ملتا۔

باب ریا اور شہرت چاہنے کی برائی۔

ہم سے مسدد بن مسرید نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن  
سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے سلمہ بن  
کیمل نے بیان کیا دو مری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابو نعیم  
نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سلمہ بن کیمل  
سے کہا میں نے جندب بن عبد اللہ بجلی سے سنا اور جندب  
سے یہ حدیث سننے کے بعد پھر میں نے کسی صحابی سے یہ کہنے

لے وہ خدا سے ڈر کر میرا حق ادا کرتا ۱۲ منہ ۱۵ کوئی اعتبار کے قابل ہی نہیں ہے جودھو کہیو بے ایمان کا نرغہ ہے ۱۲ منہ ۱۵ چند ہی آدمی اس قلم

ہیں کہ ان سے معاملہ کروں۔ تہن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت اور زیادہ ہے قال الفریدی قال ابو جعفر حدثنا ابو عبد اللہ فقال سمعت ابا احمد بن عاصم

یقول سمعت ابا عبد یقول قال الامصی والبرعد وغیرہما جندب لطلب الرجال المذرا لاصل من کل شیء و اوت اثر الشیء الیسیر منہ والجل اثر العمل فی الکف افانط  
یعنی محمد بن یوسف فرمیں نے کہا ابو جعفر محمد بن خاتم جو امام بخاری کے منشی تھے ان کا کتابیں لکھا کرتے تھے، کہتے تھے میں نے امام بخاری کو حدیث  
سنائی تو وہ کہنے لگے میں نے ابواحمد بن عاصم یعنی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو سعید سے سنا وہ کہتے تھے عبد الملک بن قریب اصمعی اور ابو عمرو  
بن علاء قاری وغیرہ لوگوں نے (سفیان ثوری نے) کہا جندب کا لفظ جو حدیث میں ہے اس کا معنی بڑا اور وکت کہتے ہیں بلکہ خفیف داغ کو اور محمل دم  
موٹا پھال جو کام کرنے سے پھیلی میں پڑ جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ سب مدوی لہو وجہ لادنے کے قابل یعنی ایماندار اور لائق اور ہوشیار سو آدمیوں میں  
ایک بھی نہیں نکلتا تو باب کی مناسبت حاصل ہو گئی ۱۲ منہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُدَآئِي  
يُدَآئِي اللَّهُ بِهِ \*

بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي

طَاعَةِ اللَّهِ \*

۲۲۷. حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا إِبْنُ مَالِكٍ  
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي  
وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّجُلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ  
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ  
ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ!

نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔ خیر میں جندرب  
کے نزدیک گیا میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (خلقت کو) سنانے کے لیے نیک کام کرے  
اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کی بدینتی سب کو سناوے گا اسی  
طرح جو کوئی (لوگوں کو) دکھانے کے لیے نیک کام کرے اللہ تعالیٰ  
بھی (قیامت کے دن) اس کو سب لوگوں کو دکھاوے گا۔  
باب جو اللہ کی اطاعت کرنے کے لیے اپنے نفس  
کو دباوے اس کی فضیلت۔

ہم سے بدر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ  
نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انھوں  
نے معاذ بن جبل سے انھوں نے کہا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ (گدھے پر) سوار تھا میرے اور آپ کے بیچ میں  
زمین کی کچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی، آپ نے فرمایا معاذ  
میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! تعمیل ارشاد کے لیے مستعد  
ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ معاذ!

لہ کرمانی نے کہا سلمہ بن کہیل کی کلام کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت جندب کے سوا اور کوئی صحابی وہاں باقی نہیں رہا تھا حافظ نے کہا کرمانی کا کلام غلط ہے  
اس وقت کوفہ میں کئی صحابہ موجود تھے جیسے ابو جحیفہ سولے اور عبداللہ بن ابی وغیرہ وغیرہ ۱۲ منہ ۱۲ کہ یہ ریا کار کا اس لیے نیک عمل چھپا کر کرنا  
بتر ہے مگر جہاں انما کے بغیر عمار نہ ہو جیسے فرض نماز جماعت سے ادا کرنا یا دین کی کتابیں تالیف اور شائع کرنا۔ اکثر علماء نے کہا ہے کہ جو شخص  
پیشوا ہو اس کو اپنا نیک عمل ظاہر کرنا چاہیے۔ تاکہ دوسرے لوگ اس کی پیروی کریں ہر حال اصل یہ ہے انما الاعمال بالنیات اگر نیک عمل سے نیت  
اللہ کی رضا مندی کی ہے تب اگر ظاہر بھی ہو تو کوئی قیاحت نہیں۔ اور جو شہرت اور ریا کی نیت ہے تو وہ عمل نامقبول بلکہ اور باعث وبال ہوگا۔  
رنگناہ کا چھپانا تو وہ ریا نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے ریا کی جڑ اس وقت کٹی ہے جب آدمی کو فنا فی اللہ کا مزہ حاصل ہوتا  
ہے اس وقت اس کی نگاہ میں اللہ کے سوا اور کوئی نظر ہی نہیں آتا۔ پھر ریا کس کے لیے کرے گا دوسری حدیث میں ہے کہ میں تم پر سب چیزوں سے  
زیادہ شرک غفلت سے ڈرتا ہوں صحابہ نے پوچھا شرک غفلت کیا ہے آپ نے فرمایا ریا۔ قرآن میں ہے فن کانیر جو القادر بہ فلیعلیٰ علما صالحا ولا یشکر بعبادہ  
رہ احدًا تو عل صالح سے وہی عمل مراد ہے جو خالص اللہ کی رضا مندی کے لیے کیا جائے اس میں ریا یا شرع کی نیت نہ ہو اور شرک سے بھی  
وہاں ہی مراد رکھی ہے کہ ریا کی نیت ۱۲ منہ ۱۲ نفس دو باتیں چاہتا ہے ایک تو شہوت اور غضب یعنی کھانے پینے، جماع، غصہ چلانے کی خواہش۔  
دوسرے عبادت نہ کرنا آرام طلبی، عبادہ نفس یہی ہے کہ اس کے شہوت اور غضب کو توڑے عبادت کی محنت اٹھائے بغیر مجاہدہ کے قرب الہی مشکل ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم شہوتا ۱۲ منہ

قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ  
ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مَعْزُ بْنُ  
جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ  
قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى  
عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا  
يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ  
قَالَ يَا مَعْزُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ  
رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي  
مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى  
اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ ۝

بَابُ ۳۲ التَّوَاضُّعِ ۝

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ  
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ  
قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ  
وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةً لِلرَّسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَقَّى  
الْعُضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ فَجَاءَ

میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں  
پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا، معاذ! میں نے کہا حاضر ہوں یا  
رسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں۔ فرمایا تو جانتا  
ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے۔ میں نے کہا، اللہ  
اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں  
پر یہ ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو  
شریک نہ بنائیں۔ پھر تھوڑی دیر چل کر فرمایا معاذ! میں نے عرض  
کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں  
فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے۔ جب بندے  
یہ بات بجالائیں۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب  
جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ ان کو  
عذاب نہ کرے۔

باب تواضع (یعنی عاجزی کرنے) کے بیان میں۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے زبیر بن  
معاویہ نے کہا ہم سے حمید طویل نے انھوں نے انس بن مالک سے  
انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک  
اونٹنی تھی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن  
سلام نے بیان کیا کہ ہم کو مروان بن معاویہ قزازی اور ابو خالد الاحمر  
نے خبر دی، ان دونوں نے حمید طویل سے انھوں نے انس سے  
انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس ایک اونٹنی تھی  
اس کو عضباء کہا کرتے تھے وہ ایسی تیز تھی کسی اونٹ سے پیچھے

لے اللہ کی پر جا کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں ۱۲ منہ ۱۵ عمرو بن میمون کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان کو کینش سے، ابوعثمان کی روایت  
میں یوں ہے ان کو بہشت میں لے جائے قسطلانی نے کہا یعنی جب کبیرہ گناہوں سے باز رہیں اور انصاف بجالائیں ۱۲ منہ ۱۵ یہ اصل الاصل ہے تمام  
اخلاق حصہ کا اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت کام نہیں آنے کی دوسری حدیث میں ہے جو کوئی اللہ کی رضامندی کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اس کا اجر تیرہ بلند  
کر دیتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ وحی بھیجی کہ تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے ۱۲ منہ۔

أَعْرَبِيٌّ عَلَى تَعْوِذٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ  
ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سُبِقَتِ  
الْعَضَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُدْفَعَ شَيْئًا  
مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ ۖ

۲۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَيْكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي نُمَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى  
لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ وَمَا  
تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ  
مِمَّا أَتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ

نہیں رہتی تھی پھر ایسا ہوا ایک گنوار نام نامعلوم، ایک جوان اونٹ پر  
سوار آیا اور عضا سے آگے نکل گیا مسلمانوں کو یہ امر ناگوار گذرا، کہنے  
لگے (ہم نے افسوس) عضا ہیچھے رہ گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے، دنیا  
میں جس کو بڑھاتا ہے اس کو (کبھی نہ کبھی) گھٹاتا بھی ہے۔

مجھ سے محمد بن عثمان بن کرامہ نے بیان کیا کہا ہم سے خالد  
بن مخلد نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے شریک بن عبد اللہ  
نے انھوں نے عطار بن یسار سے انھوں نے ابوسریہ سے انھوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔  
جو شخص میرے کسی دلی سے دشمنی رکھے میں اس کو یہ خبر کیے دیتا  
ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا  
قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند  
نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند  
ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے

لے ترقی کے ساتھ تنزل اور اقبال کے ساتھ ادا لگا ہوا ہے، آدمی کو کبھی اپنے اقبال پر مغرور نہ بننا چاہیے و تک الایام ندولما بین الناس جو لوگ حدیث اور قرآن  
شریف کا مطالعہ غور کے ساتھ کرتے رہتے ہیں ان کے دل پر دنیاوی تغیرات اور انقلابات کا اثر بہت کم ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت دنیا میں  
یوں ہی جاری ہے کہ کوئی شے ہمیشہ ایک حال میں کبھی نہ بے اور جن لوگوں کو حدیث اور قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا صرف اپنی تدریسات پر مائل رہتے ہیں ان کی  
تو حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ذرا سے تغیر اور انقلاب میں قریب بہ ہلاکت ہو جاتے ہیں بعضے خود کشی کر لیتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا حیدرآباد میں تین دیر پہلے درو  
جب ان کی وزارت گئی مارے سچ و غم کے چند ہی روز میں گدھے لاکھوں دلاؤۃ الالبانہ ۱۲ منہ ۵۰ اس کو تیارہ کوں گا، قسطلانی نے کہا دل گن ہوں سے  
محفوظ رہتا ہے جیسے پیغمبر معصوم رہتا ہے اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہو تو وہ ملی نہیں ہے بلکہ خود کار ہے، قشیری نے کہا دل کو اللہ تعالیٰ اس سے بچاتا  
ہے کہ گناہ اور فسق و فجور میں پڑا رہے اگر کبھی اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کرتا ہے۔ بہر حال گناہ صادر ہونے سے ولایت میں خلل نہیں آتا، ولایت دو قسم کی  
ہے ایک ولایت عامہ اس میں تو تمام مومنین صحیح الاعتقاد و کتاب اور سنت پر عمل کرنے والے داخل ہیں دوسری ولایت خاصہ محمدیہ یا ابراہیمیہ یا موسویہ  
یا عیسیٰ یا آدمیہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پیغمبر کے نمونہ ہوتے ہیں اور کرامات اور ولایت میں اس پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں ۱۲ منہ  
۵۰ ہمارے مرشد شیخ احمد مجدد سرہندی فرماتے ہیں فرائض کے ادا کرنے میں جو قرب الہی حاصل ہوتا ہے فرائض میں اس کا عشر عشر بھی نہیں ہوتا اس لیے  
پہلے فرائض کو بہت ادب اور احتیاط سے بجالانا چاہیے ان سے فراغت ہو تو پھر فرائض کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ۱۲ منہ۔

عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى  
أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ  
الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي  
يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَ  
رِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي  
لَا أُعْطِيْتَهُ وَلَكِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيْذَنَّهُ  
وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ  
تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِي أَلَمْ أَوْفِ  
بِعَهْدِي أَلَمْ أَوْفِ وَأَنَا أَكْرَهُ  
مَسَاءَتَهُ ۝

**باب ۳۵ قول النبی صلی اللہ علیہ**  
وَسَلَّمَ بُوْثْتُ أَنَا وَالتَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَا  
أَمْرُ التَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هَوَا قَرْبٍ  
إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے  
محبت کرنے لگتا ہوں پھر توبہ حال ہوتا ہے کہ میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں  
جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور  
اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے  
وہ چلتا ہے وہ اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں وہ اگر کسی  
(دشمن یا شیطان) سے میری پناہ چاہتا ہے تو اس کو محفوظ رکھتا ہوں۔  
اور مجھ کو کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد (پس و پیش)  
نہیں ہوتا جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکلنے میں ہوتا ہے۔ وہ  
تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے) برا سمجھتا ہے اور مجھ کو بھی اس کو  
تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

**باب ۳۵ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میں اور قیامت**  
دونوں ایسے نزدیک ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں (کھلی کی انگلی اور  
بیچ کی انگلی) اور قیامت کا واقع ہونا تو بس ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا  
بلکہ وہ (اس سے بھی) جلد تر ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۔ دوسری روایت میں امام احمد و بیہقی کے اتنا زیادہ ہے اور اس کا دل ہوتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے  
اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بندہ عین خدا ہوتا ہے جیسے معاذ اللہ حلیہ اور اتحاد یہ کا دعویٰ ہے کہ اس خدا اور کسان بندہ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے  
کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور میری محبت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری اور باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں وہ ہاتھ  
پاؤں کان آنکھ سے وہی کام لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے خلاف شریعت کوئی کام اس سے سرزد نہیں ہوتا ۱۲ منہ ۱۵ اس فقرے سے حلیہ اور اتحاد کو یاد  
ہو گیا اگر بندہ عین خدا ہو جاتا تو پھر دعا قبول کرنے اور پناہ دینے کے معنی نہیں بنتے ۱۳ منہ ۱۵ مگر اس تکلیف کا انجام اس کے لیے نہایت عمدہ ہے اس لیے  
اس کو راحت ابی دینے کے لیے اس کی اس تھوڑی سی تکلیف کا لحاظ نہیں کرتا اس کو مار ڈالتا ہوں یہ بعینہ ایسا ہے جیسے باپ اپنے محبوب بیٹے کو کڑوی تلخ  
دوا پلاتا ہے۔ اور گو بیٹے کے رونے پیٹنے پر اس کو بھی ایک گونہ مٹا ہوا ہے مگر اس کے آئندہ کی فائدہ پر خیال کر کے اس مٹاؤ کا خیال نہیں کرتا اور جبراً مار پیٹ کر وہ  
دوا پلا دیتا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں اولیاء اللہ سے محبت رکھنے کا ان کی تعلیم کرنے کا حکم ہے اور یہ مستلزم  
ہے قرائع کو کمینہ اکثر اولیاء اللہ غریب اور پریشان حال ہوتے ہیں اس حدیث میں محدثین نے کلام کیا ہے اور اس کے راویوں میں سے خالد بن مخلد کو منکر الحدیث کہا ہے اور  
کہا ہے کہ شریک اس حدیث سے منفرد ہوا وہ حافظ نہیں ہے ابن عدی نے کہا یہ حدیث اگر جامع صحیح میں نہ ہوتی تو منکر لگتی جاتی مگر اس میں حافظ نے اس کے دوسرے  
طریق بھی بیان کیے ہیں اور گو وہ اکثر ضعیف ہیں پر سب طرق مل کر حدیث حسن ہو جاتی ہے اور خالد بن مخلد کو ابو داؤد نے صدق کہا ہے ۱۴ منہ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا أَوْ يَشِيرُ بِأَصْبَعِيهِ فَبِمَدِّ يَهْمَا ۝

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا هَبِيبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَابْنِ اللَّيْثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ هَكَذَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ ۝

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي أَصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَاطِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ ۝

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو مازم نے انھوں نے سہل بن سعد ساعی سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے آپ نے اپنی دو انگلیوں (کھلے اور بیچ کی انگلی) کو لمبا کر کے بتلایا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد سندہی نے بیان کیا کہ ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے قتادہ اور ابو التیاح (یزید) سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے ہیں۔

مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی انھوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انھوں نے ابو صالح سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اور قیامت دونوں (اتنے نزدیک بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں)۔ ابو بکر بن عیاش کے ساتھ اس حدیث کو اسرائیل نے بھی ابو حصین سے روایت کیا (اس کو اسماعیل نے وصل کیا)۔

لے حالانکہ آنحضرت کی وفات کو تیرہ سو برس سے زیادہ گزر چکے مگر اب تک قیامت نہیں آئی تو مطلب یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں اب کوئی نئے بیڑہ صاحبِ ثبوت کا فاصلہ نہیں ہے اور میری امت آخری امت ہے اسی پر قیامت آئے گی ۱۲۰۰ سالہ شعبہ اس حدیث کے راوی نے کلر کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملا کر بتلایا: مطلب یہ ہے کہ میرا بھیجنا جانا یہی ایک قیامت کی نشانی ہے تو میں گویا قیامت سے ملا ہوا ہوں۔ ۱۲۰۰ سالہ آپ نے کلر کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا ۱۲۰۰ لمبر۔ ۱۲۰۰ سالہ بعضوں نے کہا کہ امت اسلامیہ کی مدت ہزار برس سے زائد ہوگی لیکن ہزار پر پانسو برس سے زیادہ نہ گزریں گے کیونکہ دنیا کی مدت سات ہزار برس ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے ہزار کے آخر میں بھیجے گئے تھے۔ میں کہتا ہوں یہ سب قیاسی باتیں ہیں اور اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اب تو تیرہ سو سے نو سو سال ہجرت پر گزر چکے ہیں اور ابھی تک نہ دجال نکلا نہ امام مہدی نکلے نہ حضرت عیسیٰؑ آئے اور دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ دجال آخری صدی پر آئے گا تو چودھویں صدی کا اب شروع ہے یعنی ۱۲۰۰ سالہ ہے اس کے آخر ہرگز دجال اترے اور چالیس برس تک حضرت عیسیٰؑ زمین میں رہے اس کے بعد آفتاب بجھ کر طرف سے نکلا تو پھر دنیا ایک سو بیس برس اور ہے گی جیسے دوسری حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر پہلے اور دوسرے نغمہ صو میں چالیس برس کا فاصلہ ہونا چاہیے یہ سب حساب کر دو تو ایک ہزار پانسو برس سے زائد ہو گئے اور یہ کلام غلط نکلا اسی طرح یہ بھی ہوشیار رہنا (باقی صفحہ ۱۵۶ پر)۔

## باب ۳۳

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى  
تُطْلَعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ  
فَرَأَاهَا النَّاسُ أَمِنُوا أَجْمَعُونَ ذَلِكَ  
حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا كَمَا تَكُنُ  
أَمِنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ رِجْزًا  
إِيْمَانُهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ  
نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا  
يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطُويَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَوَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ  
لِقَحْتِهِ فَلَا يَطْعُمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ  
وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَكْلَتُهُ إِلَى فِيهِ

## باب ۳۴

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
کہ ہم سے ابو الزناد نے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک  
قائم نہ ہوگی جب تک سورج پچھم کی طرف سے نہ نکلے گا۔ جب  
سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا اور لوگ اللہ کی قدرت کی، یہ  
نشانی دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے۔ مگر یہ  
وہ وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے  
پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا اس نے ایمان کے ساتھ ثواب کے کام نہ کر لیے  
ہوں گے۔ اور قیامت کے قریب ایسا ہوگا کہ آدمی اپنا کپڑا بچھائے  
بیٹھے ہوں گے وہ اس کی بیچ کھوچ اور لپٹنے سے ابھی فارغ نہ ہوئے  
کہ قیامت آجائے گی اور آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلے  
گا ابھی اس کو پیے گا نہیں کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی اپنا حوض  
لیپ پوت رہا ہوگا تاکہ اس میں پانی بھرے، پھر ابھی اس کا پانی پیا  
نہیں جائے گا کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی زالہ (کھانے کے  
لیے) اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا، ابھی کھایا نہ ہوگا کہ قیامت

(بقیہ صفحہ ۱۵۵) کہ آنحضرت اپنی بزرگوں میں ایک ہزار برس سے دائرہ نہیں رہیں گے اس کی بھی غلطی کھل گئی، بالجمہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کی شریعت سے  
کوئی اصل نہیں ہے اور علامات کبریٰ کے ظہور کا ٹھیک وقت بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ دیں درکہ شتی فوشہ ہزارہ کہ پیدا شد تختہ برکنارہ  
ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابھی امت اسلامہ اور کتنے ہزار برس باقی رہے گی، شاید ابھی دجال اور امام مہدی کے ظہور میں ہزاروں برس باقی ہوں۔ ان باتوں  
کو اللہ ہی خوب جانتا ہے اسی طرح یہ کشف بھی بعض اولیاء کا غلط نکلنا جو کہتے تھے جو دہویں صدی شروع ہونے سے پہلے قیامت کے علامات کبریٰ  
ظاہر ہو جائیں گے اور چودہویں یا پندرہویں صدی میں قیامت منور قائم ہو جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث کہ دنیا کی مدت سات ہزار برس ہے گو مرفوعاً اور  
اہل عباس اور بعض سلف سے منقول ہے مگر اس کی سند وہابی اور ضعیف ہے اور اعتقاد کے لائق نہیں ہے اہل چین کی اور اہل ہند کی تواریخ سے معلوم  
ہوتا ہے کہ دنیا لاکھوں برس سے قائم ہے اور اسی طرح قرن کے قرن گزرے جاتے ہیں اور کسی کو بجز خداوند کریم کے اس کی ٹھیک میعاد معلوم نہیں ہے۔ مگر یہ  
منقول ہے کہ دنیا کی مدت پچاس ہزار برس ہے واللہ اعلم ۱۲ منسلہ اس میں کوئی ترجمہ منقول نہیں ہے گویا لکھ باب کی فصل ہے ۱۲ منسلہ بعضوں نے  
کہا یہ سورج کا پچھم سے نکلنا پہلی نشانی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ دجال کا نکلنا پہلی نشانی ہے۔ ۱۲ منسلہ

فَلَا يَطْعَمُهَا

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ  
أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ  
بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ  
أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ  
اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ، قَالَتْ  
عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَوْدَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ  
الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ  
إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ  
اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ  
إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ  
وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا  
حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ  
فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا  
أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَ  
كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ اخْتَصَرَهُ

آجائے گی۔

باب جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی  
اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے  
کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے عبادہ بن  
صامت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے  
فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا  
پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے، اللہ بھی  
اس سے ملنا پسند کرتا ہے یہ حدیث سن کر حضرت عائشہؓ یا اور  
کوئی بی بی بولیں یا رسول اللہ! موت کو تو ہم بھی برا جانتی ہیں آپ  
نے فرمایا (اللہ سے ملنے سے) موت مراد نہیں ہے (بلکہ) بات یہ  
ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آگتی ہے (مرنے کے قریب  
ہوتا ہے) تو اس کو اللہ کی رضا مندی اور اس کی سرفرازی کی  
خوشخبری دی جاتی ہے وہ اس وقت ان باتوں سے زیادہ  
آگے اس کو ملنے والی ہیں کوئی بات پسند نہیں کرتا اور اللہ سے  
ملنے کی (جلد) آرزو کرتا ہے اور کافر بے ایمان پر جب موت  
آپڑتی ہے اس کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ اب اللہ کا عذاب اور اس کی  
سزا چکھنے کا وقت آن پہنچا تو وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے  
کبھی دنیا میں رہنا چاہتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت ایک ہی ایسا ناگہانی آئے گی لوگوں کو خبر نہ ہوگی وہ اپنے اپنے حصوں میں مصروف ہوں گے یعنی عوام لوگوں کو کیونکہ  
خاص خاص ذی علم لوگ تو علامات کو بھی یعنی وہاں ہمدی عیسیٰ کے نکلنے سے اور سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے قیامت کا قریب پہچان لیں گے۔  
گو ممکن ہے کہ قیامت کے قریب یہ سب لوگ گزر جائیں اور زے جابل جی جابل رہ جائیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین  
میں اللہ اللہ کہنے والوں کوئی نہ رہے گا ۱۲۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کا مطلب بیان فرما دیا اب یہ اعتراض کا موقع نہ رہا کہ صحت اور  
تندرستی کی حالت میں تو ہر کوئی مرنا پسند کرتا ہے اور دوسری حدیث میں موت کی آرزو کرنا منع آیا ہے وہ بھی اس حدیث کے خلاف نہ رہے۔ جیسے لوگ ایسے  
بھی ہیں جو صحت کی حالت میں بھی موت کو پسند نہیں کرتے بلکہ موت ان کو نہایت شیریں اور خوشگوار معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں، الموت جبرئیل العجیب  
الی العجیب اور کہتے کہ اگر دنیا میں موت نہ ہوتی تو پھر دنیا کے برابر تلخ اور ناگوار کوئی چیز نہ ہوتی موت ہی تو وہ شئی ہے جو زندہ کو عالم تدریس (باقی صفحہ ۱۵۸ پر)



أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرُو عَنْ شُعْبَةَ وَ  
قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۖ

۳۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ  
أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ  
لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ  
لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ۖ

۳۳۶. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَدُوَّةُ بْنُ الزُّبَيْرِ  
فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْوُلَدِ أَنَّ عَائِشَةَ  
نَدِمَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيِهِ لَمْ يَقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ  
حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَبِّرُ  
فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى الْخِذْيِ غُشِيَ عَلَيْهِ  
سَاعَةً ثُمَّ أَتَانَا فَاشْتَصَّ بِصُورِهِ إِلَى السَّقْفِ  
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ انْزِلْنِي الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَا

ابو داؤد طالیسی اور عمرو بن مزیق نے اس حدیث کو شعبہ سے  
مختصراً روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عمرو نے اس کو قتادہ  
سے روایت کیا انھوں نے زرارہ بن ابی اوفیٰ سے انھوں  
نے سعد بن ہشام سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے  
انھوں نے برید بن عبد اللہ سے انھوں نے ابورہ سے انھوں  
نے ابو موسیٰ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔  
آپؐ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ بھی اس  
سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا  
اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا۔

مجھ سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث  
بن سعد نے انھوں نے عقیل بن خالد سے انھوں نے ابن شہاب  
میں سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور عدوہ بن زبیر اور کئی عالموں نے  
خبر دی کہ حضرت عائشہؓ ام المؤمنین کہتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم جب اچھے خاصے تندرست تھے تو فرماتے تھے  
کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا جب تک بہشت میں اس  
کا ٹھکانا اس کو نہیں دکھلایا گیا اور اس کو اختیار نہیں دیا گیا۔  
جب آپؐ کی وفات قریب پہنچی تو آپؐ کا سر میری ران پر تھا  
ایک گھڑی تک آپؐ بے ہوش رہے اس کے بعد ہوش آیا  
تو چھت کی طرف ٹٹکی لگا دی (نظر جمادی) دعا کرنے لگے  
یا اللہ بلند رفیعوں کے سامنے رکھیو تب میں نے اپنے

(بقیہ صفحہ ۱۵) کہ سیر کر گئے گی اللہ کے مقرب بندوں اولیاء اللہ اور غیروں سے ملائے گی مگر ہم نہیں سمجھتے کہ ان کی یہ باتیں محمیں قلب سے ہیں یا صرف منہ  
سے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں سے خوب واقف ہے ۱۲ منہ ابو داؤد کی روایت کو ترمذی نے اور عرو کی روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ  
۱۵ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ چاہے دنیا میں اور زندہ رہے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے ۱۲ منہ۔

لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَوِيثُ الَّذِي كَانَ  
يَحْدِثُنَا بِهِ قَالَتْ لَمَّا كُنْتَ تُلْكُ أُخْرَى كَلِمَةً  
تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ  
اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ۝

باب ۳۳۷ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ۝

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو  
ذَكَوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ  
تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ رُكُوعٌ أَوْ غَلِيَّةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشْتُكُ عَمْرٍو  
فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا  
وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ  
سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي  
الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَا لَتْ يَدُهُ ۝

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْدَاءِ جُفَاءً  
يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ  
إِلَى أَصْغَرِهِمْ يَقُولُ إِنْ يَعْشَى هَذَا  
لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ  
عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي

دل میں کہا۔ اب آپ ہم لوگوں کے ساتھ رہنا پسند نہیں کریں گے۔  
اور مجھ کو اس حدیث کی تصدیق ہوئی جو آپ نے تندرستی کی حالت میں  
فرمائی تھی یہ بس یہی آخری کلام تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کا یعنی اللہ الرفیق الاعلیٰ ۝

باب موت کی بیہوشیوں (سختیوں) کا بیان۔

مجھ سے محمد بن عبد بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ  
بن یونس نے انھوں نے عمرو بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ  
نے خبر دی، ان سے ابو عمرو ذکوان نے بیان کیا جو حضرت عائشہ  
کے غلام تھے کہ حضرت عائشہ کتنی تھیں (وفات کے وقت)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک پیالہ یا کڑی  
کا کوٹار کھا تھا۔ (یہ عمرو بن سعید رادی کو شک ہوئی) آپ اپنے دونوں  
ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیرتے، فرماتے لا الہ الا اللہ، موت  
میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں، اخیر میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھ  
اٹھائے (دعا کی) یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھیو، اس حالت میں  
آپ کی وفات ہو گئی اور ہاتھ جھک پڑا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن  
سلمان نے خبر دی، انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے  
والدہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے عرب کے کچھ  
گنوار لٹ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے اور  
پوچھتے، قیامت کب ہوگی، آپ دیکھتے، ان لوگوں میں جو  
بہت کم عمر ہوتا، فرماتے اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے  
ہونے سے پہلے تمہاری قیامت آ جائے گی۔ (تم مر جاؤ  
گے، مرنا بھی قیامت ہے) ہشام نے کہا، حدیث میں جو اس کا حکم

لے کر ہر پوچھ کر مرتے وقت اختیار دیا جاتا ہے ۱۲ منہ ۳۰ معلوم ہوا کہ موت کی سختی کوئی بری نشانی نہیں ہے بلکہ اچھے بندوں پر اس لیے ہوتی ہے  
کہ ان کے درجات میں ترقی ہو یا ان کے قصوروں کا کفارہ ہو جائے ۱۲ منہ۔

مَوْتَهُمْ

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رُبَيْعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَحٌ وَهُوَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَحُّ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا إِذَا هَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي أَبُو كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَحٌّ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ

کالفظ ہے اس کے معنی موت ہیں۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالکؒ نے انھوں نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے انھوں نے معبد بن کعب بن مالک سے انھوں نے ابوقتادہ انصاریؒ سے وہ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ نے فرمایا آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا (یعنی نیک بخت ہے یا بد بخت) صحابہ نے پوچھا آرام پانے والا یا آرام دینے والا اس کے کیا معنی ہیں فرمایا ایماندار بندہ تو مر کر دنیا کے تکالیف اور مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور بے ایمان بدکار کے مرنے سے دوسرے بندے اور ملک اور دولت اور چھپانے جانور سب آرام پاتے ہیں۔

ہم سے مسدد بن مسرید نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے عبد رب بن سعید انصاری سے انھوں نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے کہ مجھ سے معبد بن کعب نے بیان کیا انھوں نے ابوقتادہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (جب ایک جنازہ سامنے سے گزرا) یا تو یہ آرام پانے والا ہے یا دوسرے بندوں کو آرام دینے والا ہے۔

۱۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کا وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اس کے دریافت کرنے سے کوئی خوش خلق ہے اپنی اپنی فکر و ہر آدمی کی موت میں اسکی قیامت ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب میں مشکل ہے میں کتاہوں مناسبت اس طرح سے ہو سکتی ہے کہ موت کو آپ نے قیامت قرار دیا اور قیامت میں سب لوگ ہوش ہو جائیں گے جیسے فرمایا فصق من فی السموات ومن فی الارض ہیں معلوم ہوا کہ موت میں بھی ہوش ہوتی ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ من سئل ہندے اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے ظلم اور ستم سے چھوٹ جاتے ہیں یا وہ جو برے کام کیا کرتا تھا اگر اس کو منع کرتے تو نہ دیتے ہیں کیسے تھامے نہیں اگر نہ منع کریں تو گناہ گار ہوتے ہیں اس آفت سے نجات پاتے ہیں۔ ملک اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے گناہوں اور ظلم و تعدی کی نحوست سے ملک میں بیماری پھیلی تھی قحط ہوتا تھا اب غس کم جہاں پاک ہوا۔ اور دولت اس طرح سے کہ وہ ظالم و جور کو کاٹتا تھا، لوگوں کے باغات ویران کرتا تھا، رات دن ہانڈا مارنے کے لیے درختوں پہ پتھروں کو لپیٹ چھوڑ کر بوجھاڑ کیا کرتا تھا، چوپائے جانور اس طرح سے کہ بے زبان جانوروں سے ان کی طاقت سے زیادہ محنت و مشقت لیا کرتا تھا ۱۲ من۔

يَسْتَرِيحُ ۝

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ  
الْبَيْتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ  
وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ دِمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ  
أَهْلُهُ وَدِمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ -

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارْفَعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرِضَ  
عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدُوَّةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ  
وَلَوْ أَنَّ الْجَنَّةَ قِيلَ هَذَا مَقْعَدُكَ  
حَتَّى تَبْعَثَ ۝

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ  
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ

ایماندار بندہ تو درمگر آرام پاتا ہے۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے  
انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، میت کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس  
کے گھروالے اس کی لونڈی غلام جانورو وغیرہ مال اسباب، اس  
کے اعمال، پھر دو تولوٹ آتے ہیں گھروالے اور مال اسباب  
اور اعمال اس کے ساتھ رہ جاتے ہیں۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن  
زید نے انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے  
نافع سے، انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام (جب  
تک وہ برزخ میں رہتا ہے) اس کا ٹھکانا اس کو بتلایا جاتا ہے۔  
یا تو بہشت میں یا دوزخ میں اور اس سے (فرشتے) کہتے ہیں یہ  
تیرا ٹھکانا ہے یعنی حشر کے بعد۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ بن  
حجاج نے خبر دی۔ انھوں نے اعمش سے، انھوں نے

۱۵۔ ان دونوں حدیث کی مناسبت بھی ترجمہ باب سے مشکل ہے قسطلانی نے کہا میت ان دو قسموں سے خالی نہیں اور ہر ایک پر موت کی سختی ہو سکتی ہے  
گویا موت کی سختی اس سے خاص نہیں ہے جو فاسق اور فاجر ہو بلکہ نیک بندے پر بھی ہوتی ہے اور اسی لیے اس کو آرام پانے والا فرمایا ۱۲ منہ۔

۱۶۔ پس آدمی کو نیک اعمال ہی کی فکر رکھنا چاہیے یہی قبر میں ساتھ آئیں گے باقی جو بچے لونڈی غلام نوکر خدمت کار دوست آشنا سب زندگی  
کے ساتھی ہیں مرتے ہی قبر میں اکیلا ڈال کر چل دیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے اس کا نیک عمل اچھے خوب صورت شخص کی صورت میں بن کر اس کے  
پاس آتا ہے اور کہتا ہے خوش ہو جا، میت پوچھتا ہے تو کہن ہے وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ میت کے

ساتھ لوگ اسی وجہ سے جاتے ہیں کہ موت کی سختی اس پر مل ہی میں گزری ہوتی ہے تو اس کی تسکین اور تسلی کے لیے ہمراہ رہتے ہیں ۱۲ منہ  
۱۷۔ اس حدیث کی مناسبت مشکل ہے بعضوں نے کہا موت کی سختی میں ایک سختی یہ بھی ہے کہ صبح و شام اس کا ٹھکانا بتلا کر اس کو رنج دیا جاتا ہے پہلے ہی  
سے ڈرتے رہتے ہیں البتہ نیک بندوں کے لیے خوشی ہے کہ ان کا بہشت میں ٹھکانا بتلایا جاتا ہے۔ ۱۳ منہ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا ۖ

مجاہد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مر گئے ان کو برا نہ کہو، انھوں نے جیسے علیؑ کیے تھے (برے یا بھلے) ویسا بدلہ پا لیا (اب برا کہنے سے کیا فائدہ)۔

۱۔ اس حدیث کی بھی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے، بعضوں نے کہا لوگ انہی مردوں کو برا کہا کرتے تھے جو موت کے وقت بہت سختی اٹھاتے تھے، یا حدیث میں یہ ہے اپنے کیے ہوئے کو پہنچ گئے اس سے یہی مراد ہے کہ موت کی تکلیف اور سختی اٹھا چکے اپنے کیفر کو وار کو پہنچ چکے۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَ

اللہ کا شکر ہے پھبیسواں پارہ تمام ہوا اب ستائیسواں پارہ اس کے فضل و

الْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - ۖ

کرم کے بھر دے پر شروع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۖ

# سُورَةُ الْيُونُسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

باب ۳۹ تَفْخِ الصُّوْرُ  
باب صُور پھونکنے کا بیان۔

مجاہد نے کہا اس کو فریابی نے وصل کیا، صور ایک سینک کی طرح ہے اور سورہ لیس میں ہے ”فانما ہی زجرة واحدة“ تو زجرہ کے معنی پیرچہ اور ابن عباس نے کہا ناکورہ صور کو کہتے ہیں۔ الواجفہ (جو سورہ والنازعات میں ہے) پہلے بار صور کا پھونکنا المرادفہ (جو اسی سورت میں ہے) دوسرے بار کا پھونکنا۔

مجھ سے عبد العزیز ابن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا۔  
کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف اور عبد الرحمن بن ہریرہ زاعرج سے، ان دونوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ کہتے تھے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمدؐ کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا۔ یہودی کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا یہ سنتے ہی مسلمان کو غصہ آگیا، اس نے یہودی کو ایک طمانچہ رسید کیا، یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّورُ كَهَيْئَةِ الْبُوقِ زَجْرَةٌ صَيْحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاقُورُ الصُّورُ الرَّاجِفَةُ التَّفْخَةُ الْأُولَى وَالرَّادِفَةُ التَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ

۲۴۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّتْ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ دَجَّةَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

۱۔ صور ایک جہم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے حضرت اسرافیلؑ کے حوالہ کیا ہے اس میں اتنے سوراخ ہیں جتنی موصی ہیں اس صور کے پھونکنے ہی وہ موصی نکل کر اپنے اپنے دنوں میں داخل ہوں گی یہ دوسرا پھونکنا ہے اور پہلے بار کے پھونکنے میں بدنوں سے نکل کر صور میں آجائیں گی واللہ اعلم ۱۲۔ دوسرے بار پھونکنا اور میرے پہلے بار پھونکنا ۱۲۔ سورہ مدثر میں ہے ۱۲۔ اس کو طمرانی اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ  
أَمْرِ مَا مَرَّ النَّسْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى  
فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ  
فِي أَدَلِّ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ  
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي لَكَانَ مُوسَى  
فِيمَنْ صَعِقَ فَأَنَاقَ تَبْلِي أَوْ كَانَ مَسْتَنٍ  
أَسْتَنْتَنِي اللَّهُ

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ  
النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ

پاس گیا اور سارا قصہ مسلمان نے جو کیا تھا آپ سے عرض  
کیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو مجھ کو موسیٰ پر فضیلت  
مت دو۔ قیامت کے دن ایسا ہوگا (صور پھونکتے ہی)  
لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، مجھ کو سب سے پہلے ہوش  
آئے گا، میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونا تھا مے ہوئے  
ہیں اب میں یہ نہیں جانتا کہ موسیٰ بھی، بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے  
ہوش میں آجائیں گے یا وہ ان لوگوں میں ہوں گے، جن کو  
اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر  
دی کہ ہم سے ابوالزناد نے انھوں نے اعرج سے انھوں نے  
ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت  
بیہوش ہونے کا وقت آئے گا لوگ بیہوش ہو جائیں گے۔

۱۵۔ اس وقت شاید آپ کو یہ بتلایا گیا ہو کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا آپ نے بطریق تراویح فرمایا مطلب یہ ہے کہ اس طرح سے فضیلت مت دو کہ حضرت موسیٰ کی  
تخیر یا تو میں نکلے یا ایسی فضیلت مت دو کہ جس سے اڑاں ٹھکڑا پیدا ہو اب یہاں سے عقلمند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ باوجودیکہ آنحضرت تمام پیغمبروں سے افضل تھے مگر آپ نے  
دوسرے پیغمبروں پر اپنے تئیں فضیلت دینے سے منع فرمایا تو جن لوگوں کی فضیلت ایک دوسرے پر نص قطعی سے ثابت نہ ہو ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا وہ بھی اسی  
طرح سے کہ دوسرے کی تخیر نکلے کیونکہ جائز ہوگا افسوس ہمارے زمانہ میں نام کے کسی جاوہ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں وہ شیخین کو حضرت علیؓ پر اس طرح سے فضیلت  
دیتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی توہین نہایت ہے چنانچہ مولوی لطف اللہ نامی ایک شخص نے برشیوں کا رویا کیا کرتے تھے شیخین کے فضائل ذکر کر کے پھریوں لکھا ہے۔ برخلاف  
جناب رابع کہ دریں وقت ہشیری در راہ خدا صوف نہ گردیدہ، معاذ اللہ اس نام کے کسی نے حضرت علیؓ کو بخیر قرار دیا حالانکہ آپ کی سخاوت اس درجہ تھی کہ خود نہ کھاتے غارت  
پر فاقہ کرتے اور مسکینوں کو کھلاتے۔ میں کتابوں میں مسئلہ تفضیل شیخین کا اوپر ذکر ہو چکا اور اگر اہل سنت کے ایک جم غفیر اس طرف گئے ہیں کہ شیخین حضرت علیؓ سے افضل ہیں مگر اگر  
پچہ پچھے تو اس تفضیل پر کوئی نص قطعی نہیں ہے جب احادیث میں غور کیجیے تو ہر ایک کے فضائل بشمار نکلتے ہیں بلکہ حضرت علیؓ کے فضائل اوروں سے زیادہ نکلتے ہیں اس لیے خواہ  
معاذ اس پر اڑے رہنا کہ شیخین ہر بات میں حضرت علیؓ سے افضل ہیں محض مکارو اور تعصب معلوم ہوتا ہے۔ جمہور اہل سنت نے اگر اس کو اختیار کیا ہے تو امتیاز کیا کریں ہم  
دلیل کے تابع ہیں نہ آرائی و جہانی کے اور دلیل اس کو نقصتی ہے کہ ہم آنحضرت کے بعد ان چاروں کو صاحب فضیلت قرار دیں اور ہر ایک میں بعض فضائل کے قائل ہوں جو دوسرے  
میں نہ ملتے لیکن فضیلت کلی من جمیع الوجہ یہ ایک گھڑی ہوئی بات ہے گوشاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں اس کو بہت زور سے ثابت کیا ہے مگر سب اشارات اور  
استنباطات اور اس قسم کے صد اشارات ایسے بھی موجود ہیں جن سے حضرت علیؓ کی فضیلت شیخین پر معلوم ہوتی ہے فالق احق بالاتباع ۱۲ منہ فرمایا الا من شاء اللہ جبریل  
اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام اور صالحی عرش اور ملائکہ بیہوش نہ ہو گئے بعضوں نے کہا بہشت کے نور غلام بھی بیہوش نہ ہوں گے ۱۲ منہ۔

أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى  
أَخَذَ بِأَلْعَرْشِ نَمًا أَدْوَى  
أَكَانَ فِيمَنْ صَبَقَ رَوَاهُ أَبُو  
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ :

بَابُ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ  
رَوَاهُ نَافِعُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ دَيْطُوسِ  
السَّمَاءَ بِمِثْلِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ  
أَيُّ مَلُوكِ الْأَرْضِ :

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيٍّ حَدَّثَنَا  
الْكَبَيْتُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

میں سب سے پہلے ہوش میں آکر کھڑا ہوں گا کیا دیکھوں گا ،  
موسیٰ عرش کا کونا اٹھائے (کھڑے) ہوئے ہیں اب میں نہیں باتنا  
وہ بیہوش بھی ہوں گے یا نہیں! اس حدیث کو ابو سعید خدری نے  
بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے (یہ اوپر کتاب الاشخاص  
میں موصولاً گزر چکی ہے)۔

باب اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا۔

اس امر کو نافع نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کیا ہے (جو کتاب التوحید میں موصولاً آئے گا)۔

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن  
مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایللی نے انھوں نے  
زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا انھوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے  
فرمایا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین اپنی مٹھی میں لے لے گا۔  
اور آسمانوں کو (مٹھی کی طرح) دباہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے  
گا۔ میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے!

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد  
نے انھوں نے خالد بن زید سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے  
انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں

لہ تسلطانی نے کہا اس خاص بات میں افضلیت کی وجہ سے حضرت موسیٰ کی فضیلت مطلقہ ہمارے پیغمبرؐ پر ثابت نہیں ہوتی مترجم کہتا ہے یہی انصاف کی بات ہے  
پھر اسی قاعدے کو تفضیل شیخین اور صحابی میں بھی کیوں نہیں بستے۔ حالانکہ ہمارے پیغمبرؐ کے تفضیل کے لیے نص موجود ہے اناسید ولد آدم ولا فخر آدموں کوئی نص  
قطع بھی ایسا نہیں ہے۔ راہ حضرت علیؓ کا یہ قول کہ جو کوئی مجھ کو شیخین پر فضیلت دے گا۔ میں اس کو منتری کی طرح کوڑے ماروں گا اہل تو اس کی صحت سند  
ثابت کرنا چاہیے۔ دوسرے ممکن ہے کہ یہ قول بسبیل تراضع ہو، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تفضلونی علی موسیٰ تیسرے ممکن ہے کہ مراد حضرت علیؓ کی یہ  
ہو کہ اس طرح سے جو فضیلت دے کہ شیخین کی اہانت یا تحقیر نہ لگے، چوتھے یہ کہ طلب یہ ہو کہ جو کوئی مجھ کو فضیلت مطلقہ دے یعنی من جمیع الاولیاء پانچویں یہ کہ یہ قول تو  
ہماری دلیل ہے نہ دفعہ کی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت علیؓ شیخین سے افضل ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں باجی کسی کو دوسرے سے افضل نہ کہہ سکیں کہ ہر ایک میں ایسے  
فضائل موجود ہیں جو دوسرے میں نہیں ہیں پس اس کا علم اللہ اور اس کے رسولؐ پر چھوڑ دے ۱۲ منہ ۱۵ جو دنیا میں اپنی بادشاہت پر نازاں ہے ۱۲ منہ۔



أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّوْهَا الْجَبَّارُ بَيْدًا ۖ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّهْرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَيُّ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِلَّا أَخْبِرُكَ بِنَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَخْبِرُكَ بِأَدَامِهِمْ قَالَ إِذَا أَمُّهُمْ بِالْأَمِّ وَذُنُوقُوا وَمَا هَذَا قَالَ ثَوْدَوْ ذُنُوقُوا يَا مُكَلِّ مِنْ ذَائِدَةٍ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا ۖ

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقَهْرَصَةِ نَعْقٍ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ ۖ

نے ابو سعید خدری سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے ہشتیوں کی مہانی کرنے کے لیے اس کو لٹے پٹے گا، جیسا کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی الٹ پٹت کرتا ہے۔ اس کے بعد ایک یہودی شخص آیا (نام نامعلوم)، وہ کہنے لگا ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ تم کو برکت دیوے میں بیان کروں قیامت کے دن ہشتیوں کی جو مہانی ہوگی، آپ نے فرمایا اچھا بیان کرو وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح یہی کہنے لگا، زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، آنحضرت نے (یہودی سے) یہ سن کر ہماری طرف دیکھا اور اتنا ہنسے کہ آپ کے پچھلے دانت کھل گئے (دانتیں یا کچلیاں)، پھر وہ یہودی کہنے لگا ابوالقاسم! میں تم سے وہ بھی بیان کروں، ہشتیوں کا سالن کیا ہوگا۔ ان کا سالن بالام اور نون ہوگا، صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا؟ اس نے کہا بیل اور مچھلی۔ یہ بیل اور مچھلی اتنے بڑے ہوں گے کہ ان کے کلیجے کا لگتا برا کھڑا (وہ) ستر ہزار آدمی کھا میں گئے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ سے ابو حازم (مسلم بن دینار) نے بیان کیا، کہا میں نے سہل بن سعد سعدی سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، قیامت کے دن لوگوں کا حشر ایک سفید سرخی آمیز زمین پر ہوگا۔ جیسے مہیے کی روٹی (صاف سفید) ہوتی ہے، سہل بن سعد یا کسی اور نے کہا یہ زمین بے نشان ہوگی۔

لہ بالام عربی لفظ ہے، اس کے معنی بیل بھی صحیح ہے اور نون تو مچھلی کو کہتے ہیں یہ عربی زبان کا لفظ ہے ۱۲ منہ ۵۰ جو ہشت میں بلا حساب و کتاب جائیں گے ۱۲ منہ ۵۰ یہ راوی کی شک ہے، حافظ نے کہا مجھ کو اس دوسرے شخص کا نام معلوم نہیں جو ۱۲ منہ ۵۰ یعنی اس میں کوئی مکان یا ٹیلہ یا پھاڑ نہ ہوگا بلکہ صاف ہموار ہوگی۔ ۱۲ منہ۔

## بَابُ كَيْفِ الْحَشْرِ

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا  
 وَهْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ  
 رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَ  
 ثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَارْبَعَةً عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةً  
 عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشَرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّاسُ  
 لِقِيلٍ مَعَهُمْ حَيْثُ تَأَلَّوْا وَتَبَيَّتْ مَعَهُمْ  
 حَيْثُ بَاتُوا وَتَصَبَّعُ مَعَهُمْ حَيْثُ  
 أَصْبَحُوا وَتَمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ  
 أَمْسَوْا

## بَابُ حَشْرِ كَابِيَانِ

ہم سے معنی بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب  
 بن خالد نے انھوں نے عبد اللہ بن طاووس سے انھوں نے اپنے  
 والد طاووس سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا (قیامت سے پہلے) لوگوں  
 کے تین فرقے ہوں گے جو (شام کی طرف) حشر کیے جاویں گے۔  
 ایک فرقہ تو رغبت کے ساتھ انجام سے دڑتا ہوگا۔ دوسرا فرقہ تو ایک  
 ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار بلکہ دس دس آدمی بیٹھ کر نکلیں  
 گے اور تیسرے فرقے کو آگ لے کر چلے گی وہ آگ (عجیب آگ  
 ہوگی) جہاں پر یہ لوگ دوپہر کو آرام کرنے کے لیے ٹھہریں گے  
 آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جہاں رات کو ٹھہریں گے یہ آگ بھی وہیں  
 ٹھہری رہے گی، صبح کو بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی یہ

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرک زمین دوسری ہوگی جیسے آج ہیں ہے یوم تہیل الارض غیر الارض، عبد اللہ بن مسعود سے توفیقاً عبد الرزاق اور یحییٰ دیرغی نے باسناد  
 صحیح ایسا ہی نکالا کہ یہ زمین چاندی کی طرح ہوگی اس پر نہ کوئی خون ہوا ہوگا نہ گناہ ایک حیثیت میں ہے کہ قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی۔ نبی  
 کریم نے فرمایا تم لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں بن خضہ حشر کیے جاؤ گے حشر چار ہیں دو دنیا میں ایک وہ جس کا ذکر سورہ حشر میں ہے جو الذین کفروا میں اہل الکتاب میں دیا رہم  
 لاطل الحشر۔ دوسرے جو قیامت کے قریب ہوگا جس کا ذکر حدیث میں ہے کہ عدن سے یا حضرات سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو شام کی طرف ہانک کر لے جائے  
 گی۔ ایک حدیث میں ہے، قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچم کی طرف ہانک لے جائے گی۔ جہاں لوگ ٹھہرائیں گے وہ بھی ٹھہر  
 جائیں گے ہمارے اگلے علماء اس آگ کی تفسیر میں بہت متروک ہوئے ہیں اور کسی نے کچھ کہا ہے کسی نے کچھ تم کہتے ہیں کہ اس آگ سے بیل مراد ہے اور آپ کا مطلب یہ ہے  
 کہ قیامت سے پہلے بیل گاڑی تمام دنیا میں پھیل جائے گی مشرق سے لوگوں کو لے کر مغرب تک ہائے گی۔ یہ جو فرمایا شام کے ملک کی طرف یہ بھی صحیح ہے اب شام سے ایک  
 بیل بجانب حجاز میں رہی ہے یہ جو فرمایا قعر عدن یا حضرات سے یہ بھی صحیح ہے، مغرب عدن کے حوالی اور حضرات میں سے ایک بیل نکلے گی جو حجاز پر لے سے مل  
 جائے گی اور لوگوں کو شام تک پہنچائے گی یہ بھی ممکن ہے کہ آگ سے کفر اور ضلالت کا فتنہ مراد ہو، یہ جو فرمایا پورب سے پچم کی طرف ہانک لے جائے گی تو پورب میں ایشیا  
 ہے اور پچم میں یورپ مطلب یہ ہوگا کہ ایشیا والے گمراہ ہو کر یورپ کا طریق اختیار کریں گے جیسے اس زمانہ میں ہو رہا ہے اب رہے آخرت کے دو مشرک تو قبروں سے  
 مشرک کی طرف دوسرا مشرک سے بہشت اور دوزخ کی طرف ۱۲ منسلک یہ تو مزے سے اس وقت چلے جائیں گے جب نہ سوار یوں کی قلت ہوگی نہ زوارہ کی ۱۲ منسلک اس  
 وقت نکلے گا جب سوار یوں کی قلت ہو جائے گی ۱۲ منسلک بعضوں نے کہا اس حدیث سے آخرت کا مشرک مراد ہے جو قبروں سے ہوگا، طبعی اور غزالی اور ترمذی  
 نے یہی کہا ہے مگر میں کہتا ہوں اگر آخرت کا مشرک مراد ہو تو وہاں اونٹ کہاں سے آئیں گے دوسرے امام احمد اور نسائی اور بیہقی کی روایت میں (باقی صفحہ ۱۶۸)

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا السُّبَيْنُ مَالِكٌ أَنَّ نَجْلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْتَسَمُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ الْيَسَّ الَّذِي أَمَّشَاهُ عَلَى التَّجْلِبِينَ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يَمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةٌ رَبَّنَا

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَيْتُمُ مَلَأُوا اللَّهَ حُفَاةً عُمَاةً مُمَاشَةً غُرًّا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس بن محمد بغدادی نے کہا ہم سے شیبان بخاری نے، انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے ایک شخص (نام نامعلوم) نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کافر اپنے منہ کے بل کیونکر حشر کیا جائے گا (آدمی منہ کے بل کیونکر چلے گا، آپ نے فرمایا جو خدا اس کو دو پاؤں پر چلاتا ہے کیا وہ قیامت کے دن اس کو منہ کے بل نہیں چلا سکتا، قتادہ نے یہ حدیث روایت کر کے کہا کیوں نہیں ہمارے مالک کی عزت کی قسم (بیشک وہ منہ کے بل چلا سکتا ہے)

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، تم لوگ (قیامت کے دن، اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن تبدیل چلتے ہوئے بن ختمہ ملو گے، سفیان بن عیینہ نے کہا یہ حدیث بھی ان (نویادس) حدیثوں میں سے ہے جن کو ابن عباسؓ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

(تفسیر صفحہ ۱۶۷) یوں ہے کہ اس وقت سواروں کی بڑی قوت ہوئی آدمی ایک عموہ باغ ایک اونٹ کے بلے سے ڈالے گا تو قیامت کے دن یہ باغ کہاں سے اس لیے اور فرید و فرشتہ کیونکہ ہوائی کراسی رایت میں قیامت کا لفظ موجود ہے یعنی قیامت کے دن لوگوں کا شتر تین طرح کے گرد ہوں گی ہوگا، یہ فلا مشکل پڑتا ہے، میں کہتا ہوں قیامت کے دن سے قیامت کا قرب مراد ہے یا اس دن کو بھی مجازاً قیامت کا دن فرمایا کہ نکر اس قسم کی بھاگل اور پریشانی کے دن کو قیامت کہا کرتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ میں ہندوستان میں ۱۹۴۷ء میں جو غدر ہوا تھا اس میں لوگ جان کے ڈر سے ایسا ہی بھاگے تھے اس کو لوگ قیامت ہی کا اندازہ کرتے تھے ۱۲ منہ یہ سوال اس شخص نے اس وقت کیا ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہوگا کہ کافرانہ منہ مشرک کیا جائے گا کہتے ہیں کافر کو منہ اس لیے ملے گی کہ اس نے دنیا میں پودہ کا کوکچہ نہیں کیا تو آخرت میں منہ کے بل اس کو چلائیں گے تاکہ برابر اس کا منہ زمین سے رگڑتا رہے ۱۲ منہ یعنی بلا واسطہ دوسرے صحابہ کے ابن عباسؓ کی اکثر حدیثیں دوسرے صحابہ کے واسطہ سے سنی ہوئی ہیں کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت کم سن تھے ۱۲ منہ

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جَبْرِ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ  
إِنَّكُمْ مَلَاقُوا اللَّهَ حُفَاةً عُرَاةً غُرُلًا ۖ

۲۵۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ  
حَدَّثَنَا غُنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْغُبَيْرِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فَيْتَا  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ  
إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا  
بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعْبِدُهُ الْآيَةَ وَالَّتِ أَوَّلَ  
الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ  
وَأَنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ  
بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ  
أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا  
أَحَدٌ نَّوَأُ بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ  
الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكَذُتْ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا  
مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ  
قَالَ فَيَقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ

بن عبیدہ نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے سعید بن جبیر  
سے انھوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ بنا رہے تھے، فرماتے،  
تھے تم اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ لو گے!

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن  
جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انھوں نے مغیرہ بن نعمان  
سے انھوں نے سعید بن جبیرؓ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کو خطبہ بنانے کھڑے ہوئے  
آپ نے فرمایا، تم لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن حشر کیے جاؤ گے۔  
جیسے (قرآن میں) فرمایا جس طرح ہم نے تم کو شروع میں پیدا کیا اسی  
طرح دوبارہ بھی پیدا کریں گے اور سب سے پہلے نام نسلقت  
میں حضرت ابراہیمؑ کو (ہستی جوڑا)، پہنایا جاوے گا اور ایسا ہو  
گا فرشتے میری امت کے کچھ لوگوں کو لا کر بائیں طرف والوں میں  
(دور رخ کی طرف) لے جائیں گے۔ میں (پروردگار سے) عرض  
کروں گا، پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں (میری امت ہیں)، ارشاد ہو  
گا تم کو نہیں معلوم انھوں نے جو جو نبی باتیں تمھارے بعد نکالیں۔ اس  
وقت میں وہی فقرہ کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ)  
نے کہا ہے وَكَذُتْ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ اَلْحَكِيمُ  
آیت العزیز الحکیمؑ پھر فرستے کیں گے یہ لوگ ہمیشہ

۱۵۔ یہ حدیث ابوسعید کی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس کو ابو داؤد نے نکالا کہ انھوں نے مرتے وقت نے کپڑے ننگا کر پنے اور کہا میں نے آنحضرت سے سنا آپ نے  
فرمایا امت انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے کیونکہ قبر سے اٹھتے وقت لوگ اپنے اپنے کپڑوں میں باہر آئیں گے پھر حشر میں وہ سب گلے کر دیں گے جہاں وہ جائیں گے  
اس لیے کہ حشر کا دن ایک ہزار برس کا ہوگا لوگ ننگے رہ جائیں گے اس حدیث سے بھی ثابت ہوگا کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث جو ابھی اوپر گزری جس میں حشر کے تین فرقوں کا ذکر ہے  
وہ دنیا کے حشر کے متعلق ہے کس لیے کہ آخرت کے حشر میں تو سب باپا دہ ہوں گے ۱۲ منہ ۱۵ کے بعد حضرت محمدؐ کو جیسے ابن مہاک نے زہد میں نکالا ۱۲ منہ ۱۵ کفر یا دین میں  
طرح طرح کے بدعات معاذ اللہ بدعت ایسا ہی گناہ ہے جس کا نتیجہ دوزخ میں جانا ہے ہر مسلمان آدمی کو لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تلاش کر لے، اور  
جہاں تک ہو سکے سنت کی پیروی کرے اور بدعت سے پرہیز کرے ۱۲ منہ ۱۵ یہ آیت سورہ مائدہ کے اخیر میں ہے ۱۲ منہ

عَلَى أَعْقَابِهِمْ ۚ

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا خَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ ابْنَ بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْشَرُونَ حَفَاةَ عَرَاءٍ غُرْلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَهْتَبَهُمْ ذَلِكَ ۚ

۲۵۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا

اپنی ایڑیوں کے بل پھرے ہی رہے۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے خاتم بن ابی صغیرہ نے انھوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہا مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے بیان کیا، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ (قیامت کے دن) ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت سب ایک دوسرے کے ستر کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ اس کا خیال بھی کوئی نہیں کرے گا۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابواسحاق سبیعی سے انھوں نے عمرو بن مایون سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا ایسا ہوا ہم ایک (چمڑے کے) ڈیرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہو (یعنی مسلمان) ہم نے کہا ہم اس پر راضی اور خوش ہیں پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں تہائی تم لوگ ہو ہم نے کہا ہم راضی ہیں، پھر فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں آدھے تم ہو۔ ہم نے کہا ہم راضی ہیں، پھر فرمایا قسم اس پر و و گار کہ جس کے

۱۔ یعنی اسلام سے پھر گئے مرتد ہو گئے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے تھے، حضرت ابوبکر نے ان کو قتل کیا وہ کفر پر مہرے اور یہی ہو سکتا ہے کہ قیامت تک جتنے بدعتی اور گمراہ ہوتے جاتے ہیں وہ سب مراد ہوں، مطلب یہ ہوگا کہ ان کو ہر چند سمجھاتے رہے کہ حدیث و قرآن پر عمل کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلو مگر انھوں نے ایک نہ مانا اپنی ہی ٹیٹن پر قائم رہے اور بدعات کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ ۱۷ کہ دوسرے کا ستر دیکھے وہاں جان پر مبنی ہوگی ۱۲ منہ۔

لَصِفَ أَهْلَ الْجَنَّةِ ذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْمَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ ۝

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْدَلُ مَنْ يَدْخُلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَدَمٌ فَتَرَأَى ذُرِّيَّتَهُ فَيَقَالُ هَذَا أَبُوكُمْ أَدَمٌ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْبِرْ بَعَثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ كَمْ أَخْبِرْ فَيَقُولُ أَخْبِرْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتَسْعِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَخَذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتَسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ ۝

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ زَلْزَلَةَ

ہاتھ میں محمد کی جان ہے مجھ کو تو یہ امید ہے کہ سارے بہشت والوں میں آدھم تم لوگ ہو گے (آدھم میں دوسری سب امتیں) اس لیے کہ بہشت میں وہی جائے گا جو اللہ کو ایک ماننا ہو، شرک نہ کرتا ہو اور پتھارا (یعنی موصوں کا) شمار مشرکوں کے مقابل ایسا ہے جیسے کالا بیل ہو، اس کا ایک بال سفید ہو یا لال بیل ہو اس کا ایک بال کالا ہو ۝

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے انھوں نے ثور بن زید دہلی سے انھوں نے ابو الغیث (سالم) سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی یاد ہوگی ان کی اولاد سامنے ہوگی ان سے کہا جائے گا یہ تمہارے باپ آدم ہیں، خیر آدم عرض کریں گے پروردگار حاضر ہوں بواشاد، حکم ہوگا، اپنی اولاد میں سے دوزخ کا گروہ نکال، وہ عرض کریں گے پروردگار کہنے آدمیوں کو نکالوں حکم ہوگا فیصدی ننانوے نکال (فیصدی ایک بہشتی ہوگا، یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم میں رہا کیا جب ننانوے فیصدی ہم میں سے دوزخ میں گئے۔ آپ نے فرمایا (تم میں سے کچھ ہے کہ) بات یہ ہے کہ میری امت کی تعداد دوسری (کافرا و مشرک) امتوں کے سامنے ایسی ہے جیسے کالے بیل میں ایک بال سفید ہو ۝

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ حج میں، فرمانا۔ قیامت کی

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے جیسے سفید بیل میں ایک بال کالا ہو مقصود یہ ہے کہ دنیا میں مشرکوں کی تعداد بہت بڑی ہے اور اللہ کے موحد بندے ان مشرکوں سے فی ہزار یا فیصدی ایک یا دو کی نسبت رکھتے ہیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں اگر تم سارے بہشت والوں کا نصف حصہ ہو کہ نہ کمالی امتیں گو بہت گندہ چکی ہیں پر ان میں بھی مشرک بہت تھے اور مومناں غلام ہیں جتنے مسلمان موصداہ سے قیامت تک پیدا ہوں گے وہ ان امتوں کے موحدین کے برابر ہو سکتے ہیں ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اس لیے اگر وہ فیصدی بھی دوزخ میں جائیں گے تو تم کو فکر نہ کرنا چاہیے ایک فیصدی آدم کی اولاد میں سارے مسلمان آجائیں گے بلکہ دوسری امتوں کے (باقی ص ۱۷۱)

السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ. أَزِفَتِ الْأَزِفَةُ  
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ.

۲۵۷۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ  
فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي  
يَدَيْكَ قَالَ يَقُولُ أُخْرِجْ بَعَثَ النَّارَ  
قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ  
تَسَعُ مِائَةً وَتَسْعَةُ وَتَسْعِينَ فَذَاكَ  
حِينَ لَيْسَ لِلصَّغِيرِ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ  
حَمْلُهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَى  
وَمَا هُمْ بِسُكَرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ  
شَدِيدٌ فَاشْهَدْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ آيُنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ  
أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ  
أَلْفَ وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي  
نَفْسِي فِي يَدِي إِنْ لَأَطْعَمُ أَنْ تَكُونُوا  
ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا  
اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي  
نَفْسِي فِي يَدِي إِنْ لَأَطْعَمُ أَنْ تَكُونُوا

بل چل ایک بڑی مصیبت ہوگی اور (سورہ نجم میں) ازفت لازفہ  
یعنی قیامت قریب آن پہنچی۔

مجھ سے یوسف بن موسیٰ قطان نے بیان کیا کہا ہم سے  
جریر بن عبد الحمید نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو صالح  
سے انھوں نے ابو سعید خدریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا۔  
آدم، وہ عرض کریں گے حاضر ہوں جو ارشاد ساری بھلائی تیرے  
اختیار میں ہے۔ حکم ہوگا دوزخ کا لشکر نکال آدم عرض کریں گے  
دوزخ کا لشکر کتنا نکالوں فرمائے گا ہر ہزار میں نو سو ننانوے۔ یہی  
وہ (پریشانی کا) وقت ہوگا جب (مارے ہول کے) بچہ بڑھا ہو  
جلئے گا۔ پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا اور لوگ دیکھنے میں  
ایسے معلوم ہوں گے جیسے بدمست (بے ہوش) ہیں۔ حالانکہ  
وہ بدمست نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ جب  
یہ حدیث آنحضرتؐ نے فرمائی تو صحابہ بہت گھبرائے، کہنے  
لگے یا رسول اللہ اب کیا امید ہے، بھلا ہزار میں ایک شخص معلوم  
نہیں وہ کون ہوگا، آپ نے فرمایا (گھبراؤ نہیں) خوش ہو جاؤ!  
یا جوج ماجوج کے کافروں کا شمار کرو تو تم میں سے ایک کے  
مقابل ان میں سے ہزار پڑتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا قسم اس  
پر درودگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو تو یہ امید ہے  
کہ سارے بہشت والوں کی تسائی تم لوگ ہو گے، ابو سعیدؓ کہتے  
ہیں یہ سن کر ہم نے اللہ کی تعریف کی اللہ اکبر کہا پھر آپ نے

(بقیہ حدیث) اور شخص بھی اس حدیث سے یہ حکاکہ دوزخ کی آبادی یعنی مردم شمار بہ نسبت بہشت کے صد چند ہوگی یا اللہ تو دوزخ سے اور اپنے عذاب سے بچاؤ ۱۲ منہ (حواشی  
صفحہ ۱۷۱) حالانکہ برائی بھی اسی کے اختیار میں ہے مگر ادب کی وجہ سے اس کو بیان نہیں کیا جیسے حدیث میں ہے الفیڑ منک و لیک و الشریس ایک ۱۲ منہ  
۱۷۱ یہ اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں فیصدی ۹۹ کا ذکر ہے کیونکہ عدو اس مقصود نہیں ہے بلکہ دوزخیوں کا شمار زائد ہونا بعضوں نے کہا وہ حدیث اس  
امت والوں سے متعلق تھی اور یہ حدیث اگلی امت والوں سے واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۷۱ اس کے در سے ہے جو اس معلوم ہوں گے ۱۲ منہ

شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ مَثَلَكُمْ  
فِي الْأَمْوِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ  
فِي جُلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ الرُّقْمَةِ  
فِي ذِرَاعِ الْخِمَارِ۔

❖ ❖ ❖

باب ۲۵۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَلَّا  
يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُودُونَ يَوْمَ  
عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ  
الْعَالَمِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ  
تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ قَالَ  
الْوَصَلَاتُ فِي الدُّنْيَا: ❖

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا  
عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ  
تَارْفَعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ  
الْعَالَمِينَ. قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي  
رُشْحِهِ إِلَى الْإِنصَافِ أَذْنِيهِ ❖

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ  
عَنِ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَذْهَبَ  
عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَ  
يُلْجِئُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانَهُمْ ❖

فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو  
قریب امید ہے کہ سارے بہشت والوں کے آدھے تم لوگ ہو  
گے کیونکہ تمہاری نسبت دوسری امتوں کے ساتھ ایسی ہے  
جیسے گلے بیل کی کھال میں ایک بال سفید یا جیسے ٹیکہ (داغ)  
گدھے کے ہاتھ میں۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مطففین میں) یہ فرمانا، کیا یہ  
لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ ان کو ایک بڑے دن کے لیے پھراٹھایا  
جائے گا جس دن سب لوگ سارے جہان کے مالک کے  
سامنے کھڑے ہوں گے۔ اور ابن عباسؓ نے کہا: و تقطعت  
بہم الاسباب (جو سورہ بقرہ میں ہے) اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا کے  
رشتے علاقے سب قطع ہو جائیں گے۔

ہم سے اسمعیل ابن ابان نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن  
یونس نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انھوں نے نافع  
سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں یوم یقوم الناس  
لرب العالمین کہ لوگ اپنے پسینوں میں ڈوبے کھڑے ہوں گے  
جو آدھے کانوں تک پہنچے گا۔

مجھ سے عبد العزیز ابن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ  
سے سلیمان بن بلال نے انھوں نے ثور بن زید سے۔ انھوں  
نے ابوالغیث سے انھوں نے ابوسریعہؓ سے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا  
کہ زمین پر پھیلے گا پھر زمین میں ستر ہاتھ تک پہنچے گا (اتنی دور  
تک زمین اندر سے تر ہو جاوے گی، اور لوگ منہ تک اس پسینے  
میں غرق ہوں گے بلکہ آدھے کانوں تک)۔

۱۵ اس کو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے نقل کیا ۱۲ منہ ۱۵ دوسری روایت میں یوں ہے کسی کے اٹریں تک پسینہ پہنچے گا کسی کے آدھی پٹلی تک (باقی صفحہ ۱۵ پر)



بِالْأَقْصَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا النُّوَابَ وَ  
حَوَاتِي الْأُمُورِ الْمُتَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ  
وَأَجَدُّ وَالْقَارِعَةُ وَالْغَايِبَةُ وَ  
الْمُصَاحَّةُ وَالْتَّخَابُنُ غِبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
أَهْلُ النَّارِ ۝

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ  
اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ  
مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَحْلِلْهُ  
مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثُمَّ دَيْنًا وَلَا دَرَهُمْ  
مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ  
سَيِّئَاتِهِ فُطِرَتْ عَلَيْهِ ۝

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَحْمُودٍ

باب قیامت کے دن بدلہ لیا جانا۔

قیامت کو حاقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس دن بدلہ ملے گا اور وہ کام  
ہوں گے جو ثابت اور حق ہیں، حقہ اور حاقہ کے ایک ہی معنی  
ہیں اور قارعہ اور غاشیہ اور صاخرہ بھی قیامت کو کہتے ہیں۔  
اسی طرح یوم التغابن بھی کیونکہ اس دن بشتی لوگ کافروں کی  
جانداؤں والیں گے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد  
نے کہا ہم سے اعش نے کہا مجھ سے شقیق بن سلمہ نے کہا میں نے  
عبداللہ بن مسعود سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا قیامت کے دن پہلے فیصلہ خون خرابے کا ہوگا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے  
امام مالک نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کسی بھائی مسلمان  
کا کچھ حق نکلتا ہو تو وہ (آج دنیا میں) اس کا فیصلہ کر لے اس لیے  
کہ قیامت کے دن نہ روپیہ ہوگا نہ اشرفی بلکہ اس کی نیکیاں لے  
کر اس کے بھائی کو (جس کا حق نکلتا تھا) دی جائیں گی۔ اگر  
اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے بھائی کی برائیاں اس  
پر ڈال دی جائیں گی۔

مجھ سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن

(بقیہ صفحہ ۱۷۵) کسی کے گھٹے تک کسی کے رانوں تک کسی کے کمر تک کسی کے منہ تک کوئی باطل پہننے سے ڈھنپ جائے گا آپ نے اپنا ہاتھ سر پر مارا تیسری  
روایت میں ہیں ہے لوگوں نے پوچھا پھر میں لڑک کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا سونے کی کرسیوں پر اور بار کا ان پر سایہ ہوگا ۱۲ منہ (دواشی مضر بن ابی) جیسے  
قرآن میں ہے الحاقۃ ما الحاقۃ ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ سب لفظ قرآن میں درویش قارعہ یعنی دلوں کو بلا دینے والی ٹھونکنے والی غاشیہ اپنی سختیوں سے لوگوں کو ڈھانپ لینے  
والی صاخرہ ہرگز دینے والی ۱۲ منہ ۱۲ منہ کے گھر پر بشت میں بنے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ مقتول قاتل کو کپڑا کہہ دو روگا کہ سانس لے لے گا اور اپنے خون کا دعویٰ کرے  
گا۔ دوسری حدیث میں جو ہے کہ پہلے نازکی پرش ہرگز وہ اس کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ حقوق العباد میں پہلے خون کی اور حقوق اللہ میں پہلے ناز  
کی پرش ہرگز۔ معزز شکر جان گزار ہو وہ اولین پرش ناز ہو ۱۲ منہ ۱۲ منہ یا تو ادا کرے یا معاف کر لے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعَنَا مَا فِي صَدْرِهِمْ عَنْ غُلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَتَوَكِّلِ التَّائِي أَنَّهُ قَالَ سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُجَبُّونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقْصُ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِبُوا وَنُقِدَ أَذِنَ لَهُمْ فِي حُجُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحْدَهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا ۝

باب من نُوقِشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ ۝  
۲۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ

زریرح نے انھوں نے یہ آیت (سورہ اعراف کی) پڑھی۔ اور ہم ہشتی لوگوں کے دلوں میں سے سیر (سدا و بغض) نکال لیں گے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبر نے بیان کیا انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابو المتوکل (علی بن داؤد) ناجی سے انھوں نے ابو سعید خدری سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایہذا لوگ دوزخ سے پار ہو کر پھر ایک پہل پر اٹکائے جائیں گے۔ جو دوزخ اور بہشت کے بیچ میں ہوگا۔ اب ان میں آپس میں جو حقوق ایک کے دوسرے پر رہ گئے تھے، ان کا تصفیہ کیا جائے گا، مظلوم کو ظالم سے بدلہ ملے گا۔ جب صاف پاک ہو جائیں گے (کسی کا حق دوسرے پر نہیں رہے گا)، اس وقت ان کو بہشت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی، قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے تم میں سے ہر ایک اپنا مکان بہشت میں اس سے زیادہ پہچان لے گا جتنا وہ دنیا میں اپنا مکان پہچانتا تھا ۝

باب جس شخص سے حساب میں ٹنٹا ہوگا (یعنی خوب جانچ اور پڑتال) ہم سے سعید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انھوں نے عثمان بن اسود سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس سے حساب میں ٹنٹا کیا جاوے گا اس کو عذاب ہوگا حضرت عائشہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو (سورہ انفقاق میں) فرماتا ہے پھر اس سے آسانی سے حساب لیا جاوے گا آپ نے

لے شاید یہ پلہراط کے سوا دوسرے کوئی ہی ہوگا بعضوں نے کہا اسی کا ایک کنارہ جو بہشت کے قریب ہوگا ۱۲ منہ ۵۰ دینا میں ان کا فیصلہ نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ ۵۰ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ذبح میں ہر ایک آدمی کو صبح اور شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے اب یہ جو عبداللہ بن مبارک نے زہد میں نکالا، کہ فرشتے ان کو دہانے بائیں بہشت کے رستے بتلائیں گے یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ اپنا مکان پہچان لینے سے یہ ضرور نہیں کہ شہر کے سب رستے بھی معلوم ہوں اور بہشت تو بہت بڑا شہر ہوگا اللہ اکبر کہ اس کے سامنے ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے ۱۲ منہ

يُحَاسَبُ حَسَابًا يَحْمِرُ قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ ۝

۲۶۴۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسودِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالِيُوبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۶۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَسِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَهْلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَمَا مَنَ أَوْفَى كِتَابَهُ بِمِثْلِهِ فُسُوفَ يُحَاسَبُ حَسَابًا تَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَنَاقِشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أُعْذِبَ ۝

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا

فرمایا اس حساب سے اعمال کا پیش کردہ (اعمال نامہ دکھا دینا، مرا ہے۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انھوں نے عثمان بن اسود سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی سنا، عثمان بن اسود کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریرؒ اور محمد بن سلیم اور ایوب سختیانی اور صالح بن رستم نے بھی ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے کہا ہم سے عبد اللہ ابن ابی ملیکہ نے کہا مجھ سے قاسم بن محمد نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس سے (کھینچ تان کر) حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہوگا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تو فرماتا ہے جس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا، آپ نے فرمایا اس حساب سے عملوں کا پیش کرنا مرا ہے۔ اور جس سے کھینچ تان کر حساب لیا جائے گا اس کو تو عذاب ہوگا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد ہشام دستوائی نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، دوسری سند اور مجھ سے محمد بن معمر نے بیان کیا، کہا ہم

۱۔ ابن جریرؒ اور محمد بن سلیم کی روایتوں کو ابو حواری نے اپنی صحیح میں اور ایوب سختیانی کی روایت کو امام بخاری نے تغیر میں اور صالح کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ  
لَكَ مِنَ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَقْتَدِي  
بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ  
سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ ۖ

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي  
خَيْثَمَةُ عَنْ عَبْدِ بَنِي حَارِثٍ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ  
أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تَرْجَمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ  
فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ آمَنَ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَتَسْقِبُهُ النَّارُ فَمِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ  
يَتَّبِقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَرَسٍ قَالَ الْأَعْمَشُ  
حَدَّثَنِي عَمْرُو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بَنِي  
حَارِثٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ

سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں  
نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے دن کافر کو لے کر آئیں گے  
اس سے کہیں گے بھلا بتا تو سہی اگر تیرے پاس (اس وقت) زمین  
بھر سونا ہو کیا تو اپنے چھڑائی میں دے دے وہ کہے گا بیشک  
دیدوں پھر فرشتے اس سے کہیں گے دنیا میں تو ایک بہت سہل  
بات تجھ سے کہی گئی تھی ۛ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے  
والد نے کہا مجھ سے اعمش نے کہا مجھ سے خثیمہ نے انہوں نے  
عدی بن حاتم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی  
شخص ایسا نہیں ہے جس سے اللہ قیامت کے دن (اپنی ذات سے)  
بے ترجمان (درمیانی) کے بات نہ کرے پھر وہ دیکھے گا تو اپنے سامنے  
(سوا اپنے اعمال کے) اور کچھ نہ پائے گا۔ پھر سامنے دیکھے گا تو  
دوزخ دکھائی دے گی اب تم میں جو کوئی دوزخ سے بچ سکے وہ  
بچے گا۔ گویا ایک ٹکڑا ہی (اللہ کی راہ میں) دے کر اسی سند سے  
اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے خثیمہ بن  
عبدالرحمن سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے بچو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور  
دوزخ سے ڈرایا (گویا دوزخ کی آگ دیکھ رہے تھے) پھر فرمایا۔

۱۔ کہ تو اللہ کو کیلا سمجھ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کر لیکن تو نے نہ مانا نہ شکر پر اڑا اور اب زمین بھر کر سونا دینے کو تیار ہے ۱۲ من ۱۵ دوسری روایت  
میں ہے بے حجاب کے اور بے ترجمان کے یعنی کلمہ کلام اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات سے بات کہے گا۔ یہ نہیں کہ اس کی  
طرف سے کوئی مترجم بات کرے اب یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں مدبرانہ زبانیں ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر زبان میں کلام کرے گا اور یہ کلام حرف اور صوت کے ساتھ  
ہوگا اور آدمی اس کی بات کیسے سمجھیں گے اور کیسے نہ سنیں گے اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں آواز اور حروف  
نہیں ہیں بلکہ معتزلہ اور جہتہ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ کلام ہی نہیں ہے کسی دوسری چیز میں کلام کرنے کی قوت پہلے ہے خدا تعالیٰ والہم لعن اکابرہ۔  
۱۲ من ۱۵ امام مسلم کی روایت میں یوں ہے وہ اپنی طرف دیکھے گا۔ تو اپنے اعمال نظر آئیں گے ہاں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال سامنے نظر کرے گا تو منہ کے  
سامنے دوزخ نظر آئے گی ۱۲ من ۱۵ کیونکہ دوزخ ہی پر سے رستہ ہوگا اسی پر سے جانا ہوگا پہل صراط اسی پر بنا ہے ۱۲ من

الْقَوَا تَارْتَمَحُ اَعْرَضَ دَاثَا حَ ثَلَا حَتَّى  
ظَنَنَّا اَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ الْقَوَا  
التَّارِدَ لَوْ يَشِئُ تَسْرِعُ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ  
فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

باب ۱۷۸ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ

اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ  
وَحَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا  
هَشِيمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ فَاَخَذَ  
النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ  
مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشِيرَةُ  
وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ  
يَمُرُّ وَحْدَهُ فَانْظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ  
قُلْتُ يَا جُبَيْرُ هَؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا  
وَلَكِنْ اَنْظُرِي اِلَى الْاُفْقِ فَانْظَرْتُ فَاِذَا  
سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَ  
هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ اَلْفًا قَدْ اَمَّهُمْ لِاحِبَابٍ  
لَهُمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ  
كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ

دوزخ سے بچو پھر منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا تین بار ایسا  
ہی کیا یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ دوزخ کو دیکھ رہے ہیں اس کے  
بعد فرمایا دوزخ سے بچو گو کھجور کا ایک ٹکڑا (اللہ کی راہ میں صدقہ)  
دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر لے

باب بہشت میں ستر ہزار آدمی بے حساب  
جائیں گے۔

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن  
فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبد الرحمن نے دوسری سند  
اور مجھ سے اسید بن زید نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر  
واسطی نے انھوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انھوں نے کہا  
میں سعید ابن جبیر پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا مجھ سے ابن عباسؓ  
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی امتیں  
(مہراج کی رات کو) میرے سامنے لائی گئیں کسی پیغمبر کے ساتھ تو  
ایک امت تھی (بہت سے آدمی) اور کسی پیغمبر کے ساتھ تھوڑے  
سے آدمی کسی پیغمبر کے ساتھ دس ہی آدمی کسی کے ساتھ پانچ ہی  
آدمی کوئی پیغمبر کیلئے بھی گزرا (اس کا ایک بھی امتی نہ تھا) اور میں نے  
دیکھا تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ  
میری امت ہے انھوں نے کہا نہیں تم آسمان کے کنارے پر  
دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جبریلؑ نے کہا یہ  
تمہاری امت ہے ان کے آگے آگے جو ستر ہزار آدمی ہیں یہ  
وہ لوگ ہیں جس سے نہ حساب لیا جاوے گا نہ ان کو عذاب ہو  
گا (بے حساب و کتاب بہشت میں داخل ہوں گے) میں نے  
پوچھا اس کی وجہ کیا انھوں نے کہا یہ دنیا میں نہ انکار سے دلغ

ماہ جس سے کسی کو ہدایت ہو مثلاً خدا رسول کی بات یا جس سے کوئی جھگڑا رفع ہو لوگوں میں ملاپ ہو جائے یا جس سے کسی کا غصہ دور ہو جائے معلوم  
ہو ایسی عمدہ بات کہنے میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ۔

وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَىٰ رِيحِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ  
فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ  
فَقَالَ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ  
قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ  
تَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ اذْعُ  
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ  
بِهَا عُكَّاشَةُ ۖ

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ  
سَبْعُونَ أَلْفًا تُضَيُّ وَجُوهُهُمْ ضَاءُ  
النَّفَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ الْأَسَدِيُّ  
يَذْفَعُ زُمْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ  
اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ تَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي  
مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ ۖ

لگاتے تھے نہ کوئی منتر کرتے تھے (جھاڑ پھونک) نہ براسگون  
لیتے تھے (ہر حال میں) اپنے پروردگار پر ان کو اعتماد تھا۔ یہ حدیث  
سن کر عکاشہ بن محسن (ایک صحابی) کھڑے ہوئے انھوں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ  
نے فرمایا یا اللہ عکاشہ کو ان لوگوں میں کر دے۔ پھر ایک اور  
شخص (سعد بن عبادہ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میرے  
لیے بھی دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا  
بس عکاشہ ان لوگوں میں سے ہو چکا۔

ہم سے معاذ بن اسد مروزی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ  
بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو یونس بن یزید اہلی نے انھوں نے  
زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ان سے  
ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،  
آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ (بہشت  
میں) جائے گا جن کے منہ ایسے چمکتے (اور روشن) ہوں گے  
جیسے چودھریں رات کا چاند۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں یہ حدیث سن کر  
عکاشہ بن محسن اسدی اپنی دھاری دار کلی جو اوڑھے تھے اٹھاتے  
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ خدا سے دعا فرمائیے مجھ  
کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے دعا کی یا اللہ عکاشہ کو ان  
لوگوں میں سے کر دے اس کے بعد انصار میں کے ایک اور شخص  
(سعد بن عبادہ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ! میرے  
لیے بھی دعا فرمائیے آپ نے فرمایا عکاشہ تجھ سے پہلے دعا کرا چکا  
(اب دعا کا موقع نہیں رہا)

لہٰذا ان اور حدیث کے سوا ۱۲۱۱۷ اب ہر روز عید نیست کہ عطرہ خورد کئے اگر ہر شخص کے لیے یہی دعا فرماتے جاتے تو پھر سارے دن تک لمبی  
یہ سلسلہ ختم نہ ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دور ہونے کی وجہ سے اپنی امت کو نہ پہچانا ہو گا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور  
ہے کہ میں وضو کے نشان دیکھ کر اپنی امت کو پہچان لوں گا ۱۲۱۱۷

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْدُ خَلَنَ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ شَكَ فِي أَحَدِهِمَا مَعًا سَبْكَيْنِ أَخَذَ بَعْضُهُمْ بَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَقْلُهُمْ وَأَخْرَجَهُمُ الْجَنَّةَ وَوَجَّهَهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۝

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثَمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ ۝

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ ۝

بَابُ كَيْفِ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انھوں نے سہل بن سعد سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ اس طرح سے بہشت میں جائیں گے ایک کو ایک مقامے ہوئے (یعنی برابر برابر صفیں باندھ کر ہاتھ میں ہاتھ لیے یعنی آگے پیچھے نہ ہوں گے) یہاں تک کہ اگلے اور پچھلے سب بہشت میں پہنچ جائیں گے ان کے منہ ایسے روشن ہوں گے جیسے چود ہویں رات کا چاند۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد ابراہیم بن سعد نے انھوں نے صالح بن کیسان سے کہا ہم سے نافع نے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جب بہشت والے بہشت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جا چکیں گے اس وقت ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) دوزخ اور بہشت کے بیچ میں کھڑا ہو کر یوں منادی کرے گا دوزخیو اب تم کو موت نہیں ملے، بہشتیو اب تم کو موت نہیں ملے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوان ناد نے بیان کیا انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشتیوں سے کہا جائے گا تم کو ہمیشہ بہشت میں رہنا ہے اب موت نہیں آنے کی اور دوزخیوں سے کہا جائے گا تم کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہیں آنے کی۔

باب بہشت اور دوزخ کے حالات۔  
اور ابو سعید خدریؓ نے کہا (یہ حدیث) اوپر موصول گذر چکی ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ  
أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حَوْثٍ  
عَدْنٌ خُلِدَتْ عَدْنَتْ بِأَرْضٍ أَقَمْتُ وَ  
مِنْهُ الْمَعْدَنُ فِي مَعْدَنٍ صَدَقِي فِي  
مَنْبِتِ صَدَقِي ۝

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ  
فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَ  
أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا  
النِّسَاءَ ۝

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ  
أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ  
عَنْ أُسَامَةَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ  
الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةٌ مِنْ مَخْلُوقِ الْمَسْكِينِ  
وَأَصْحَابِ الْجَنَّةِ مُحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ  
أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أَصْرَحُوا بِمَعْرِفَةِ  
النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا کھانا جس کو ہشتی لوگ  
کھائیں گے جمیل کے کھینے کی طرحی ہوئی لوگ ہوگی عدن کے معنی  
ہمیشہ رہنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں عدنت بارض یعنی میں نے  
اس سرزمین میں قیام کیا اسی سے ہے معدن فی معدن صدق (یا فی  
معدن صدق) ہوسورہ قمر میں ہے، یعنی سچائی پیدا ہونے کی جگہ۔

ہم سے عثمان بن ہشیم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف بن  
ابی جمیل نے انہوں نے ابو رجاء عمران عطاردی سے انہوں نے  
عمران بن حصین سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا میں نے (شب معراج میں یا خواب میں) بہشت  
کو جھانکا کیا دیکھتا ہوں وہاں کے اکثر لوگ وہ ہیں جو دنیا میں  
فقیر اور محتاج تھے اور میں نے دوزخ کو جھانکا کیا دیکھتا ہوں  
وہاں عورتیں بہت ہیں۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن  
ابراہیم نے کہا ہم سے سلیمان بن ابی ہشیم نے انہوں نے ابو عثمان  
ہندی سے انہوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے، انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں بہشت  
کے دروازے پر کھڑا ہوا تو کیا دیکھا، اس میں اکثر وہ لوگ گئے  
جو دنیا میں محتاج تھے اور مال دار لوگ (ایک طرف) روکے  
گئے ہیں (ان سے حساب لیے جانے کو) باقی جو لوگ  
دوزخی تھے وہ تو دوزخ میں بھیج دیئے گئے اور میں دوزخ کے

لے چونکہ یہ بات بہشت کے بیان میں ہے اور قرآن مجید میں بہشت کا نام جنہ عدن آیا ہے اس لیے امام بخاری نے عدن کے لفظ کی تفسیر کر دی ۱۲۷۱ھ میں یعنی کان  
جس میں چاندی سونا لے کر وہ دوزخ پر کھڑا ہے ۱۲۷۲ھ میں مطلب یہ ہے کہ یہ الدار جو بہشت کے دروازے پر روکے گئے تھے وہ لوگ تھے جو ایسا نادر اور بہشت  
میں جانے کے قابل تھے لیکن دنیا کی دولت مندی کی وجہ سے وہ روکے گئے اور فقیر لوگ جہٹ بہشت میں پہنچ گئے باقی جو لوگ کافر تھے تو وہ دوزخ میں بھجوا  
دیئے گئے یہ حدیث بظاہر مشکل ہے کیونکہ ابھی دوزخ اور بہشت میں جانے کا وقت کمال سے آیا گیا ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ماضی اور مستقبل اور حال سب  
واقعات ایک سان میں موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ واقعہ اس طرح دکھلادیا جیسے اب ہو رہا ہے ۱۲۷۱ھ



مَنْ دَخَلَهَا السَّاءُ:

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى  
النَّارِ جِيءَ بِأَهْلِ الْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ  
وَالنَّارِ ثَمِيذٌ بَعْثٌ ثُمَّ يُنَادَى مُنَادِيًا أَهْلُ  
الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَأْهُلُ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدُّ  
أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدُّ  
أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ:

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ  
بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ  
يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لِيَبِّكَ رَبَّنَا  
وَسَعْدِيكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ  
وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نُعْطِ  
أَحَدًا مِمَّنْ خَلَقَكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيتُكُمْ  
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَآيُ شَيْءٍ  
أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَهْلُ عَلَيْكُمْ  
رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ

دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں اس میں عورتیں بہت گئیں۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن  
مبارک نے خبر دی کہ ہم کو عمر بن محمد بن زید نے انھوں نے اپنے  
والد محمد بن زید بن عبد اللہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عمرؓ (اپنے  
دادا) سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب  
بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے  
اس وقت موت کو لے کر آئیں گے اور دوزخ اور بہشت کے  
بیچ میں اس کو ذبح کر دیں گے پھر ایک پکارنے والا (فرشتہ)  
یوں پکارے گا، بہشتیو! اب تم کو موت نہیں ہے دوزخیو! تم کو  
موت نہیں ہے اس وقت بہشتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی، اور  
دوزخیوں کو رنج پر رنج ہوگا۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن  
مبارک نے خبر دی کہ ہم کو امام مالکؒ نے انھوں نے زید بن  
اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابو سعید  
خدریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو پکارے گا فرمائے گا بہشتیو، وہ عرض  
کریں گے پروردگار حاضر ہوا ارشاد، فرمائے گا اب تم خوش ہوئے  
عرض کریں گے اب بھی خوش نہ ہوں گے تو نے ایسی ایسی  
نعمتیں ہم کو عطا فرمائیں جو اپنی ساری خلقت میں کسی کو  
نہیں دیں، ارشاد ہوگا، اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر  
ایک نعمت سے تم کو سرفراز کرتا ہوں، عرض کریں گے اب  
ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی یا اللہ! ارشاد ہو  
گا میں اپنی رضا مندی تم پر اتارتا ہوں اب میں کبھی تم پر

۱۔ یہ موت ایک میٹھکے کی شکل میں جسم ہو کر آئے گی اس لیے اس کا ذبح کیا جانا عقل کے خلاف نہیں ہے بعضوں نے کہا ذبح سے معنی مجازی یعنی موت کا فنا  
ہو جانا مراد ہے اب اختلاف ہے کہ کون ذبح کرے گا بعضوں نے کہا حضرت یحییٰ علیہ السلام بعضوں نے کہا حضرت جبریل علیہ السلام واللہ اعلم ۱۲ منہ

ابن ۱۱

غصے نہ ہوں گا۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ثَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَوِيَّةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنَّ يَدَكَ فِي الْجَنَّةِ أَصِيبُ وَأَحْتَسِبُ دَانَ تَكُنِ الْآخِرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيَحْيَاكِ أَوْ هَيْلَتِ أَوْ جَنَّةٌ وَآحِدَةٌ هِيَ أَهْلُهَا جَنَّاتٌ كَثِيرَةٌ وَلَئِنَّهُ لَكَفِي جَنَّةٌ الْفَرْدُوسِ ۝

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبِي الْكَافِرِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَوْلَا كِبِ الْمُسْرِعِ وَقَالَ لَا تُسْحَقُ بْنُ إِدْرِاهِيمَ أَخْبَرَنَا

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق فزاری نے انھوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے حارثہ بن سراقہ جو ایک کم سن بچہ تھا بدر کے دن شہید ہوا (اس کو) ایک تیرا لگا، تب اس کی ماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اگر وہ (دنیا سے اللہ کر) بہشت میں گیا ہے تو خیر میں صبر کروں، اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر دوسری کیفیت ہو (وہ بہشت میں نہ گیا ہو) کسی تکلیف میں مبتلا ہو، تو آپ دیکھیں میں کیسا اس کے لیے روتی ہوں (تڑپتی ہوں)، آپ نے فرمایا اسے دیوانی کیا وہاں ایک ہی بہشت ہے، بہت سی بہشتیں ہیں اور حارثہ (تیرا لگا) تو سب سے بلند، اور اونچی بہشت (فردوس) میں ہے۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہ ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی کہ ہم کو فضیل بن غزوہ نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کافر (دوزخ میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس) کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اچھے تیز سوار کی تین دن کی راہ ہوگی۔ امام بخاری نے کہا اسحاق بن راہویہ نے کہا (جو امام بخاری

لے سلمان اللہ و رضوان من اللہ اکبر یہ سب نعمتوں سے بڑھ چڑھ کر ہے جو قہور موقی علی وغیرہ سب اس پر سے تصدیق ہیں بندے کا کوئی شرف اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کا آقا اس سے راضی اور خوش ہو جائے یا اللہ ہم نے تو ساری عمر تیری نافرمانی اور گناہ میں خرچ کی ہم کس منہ سے تیرے یہ مرزا دی مانگیں۔ مگر تیرے رحم و کرم کے سب امیدوار ہیں ہم گناہ گار بھی اسی کے امیدوار ہیں اپنی مغفرت اور رحمت پر ہمارا اور اپنی رضا مندی عنایت فرما آئین یارب العالمین ۱۲ منہ ۱۵ ربیع بنت نضر جو انس کی بھوپھی تھیں ۱۲ منہ ۱۵۔ بلا سے مجھ سے چھٹ گیا آرام میں تو ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس جش کے بڑھ جانے سے یہ غرض ہوگی کہ اور زیادہ غلب کا احساس ہو جس بن سفیان کی مسند میں پانچ دن کی راہ مذکور ہے اور امام احمد نے ابن عمر سے مرفوعاً نکالا کہ دوزخ میں دوزخی بڑے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ کان کی لوسے ان کے مونڈھے تک سات سو برس کی راہ ہوگی۔ ابن المبارک نے زہد میں نکالا کہ کافر کا وادف قیامت کے دن احد پھاڑ سے بڑا ہوگا ۱۲ منہ

الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ التَّارِكُ فِي  
ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو  
حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ التَّعْمَنَ بْنَ أَبِي  
عِيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي  
الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ التَّارِكُ فِي  
الْجَوَادِ الْمَضْمَرِ السَّرِيعِ مِائَةَ عَامٍ  
مَا يَقْطَعُهَا ۝

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي  
سَبْعُونَ أَوْ سَبْعُ مِائَةٍ أَلْفٍ لَا يَدْرِي  
أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مَتَى يَسْكُونُ  
أَخِذْ بَعْضَهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلَهُمْ  
حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى  
صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۝

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ  
فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ

کے شیخ ہیں) ہم کو مغیرہ بن سلمہ نے خیرہ کی کہ ہم سے وہیب بن  
خالد نے بیان کیا انھوں نے ابو حازم سے انھوں نے سہل بن سعد  
سعدیؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے (سدرۃ المنتقی یا طوبی) جس  
کے سایہ میں اگر سو برس تک سوار چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔  
ابو حازم نے (اسی سند سے) کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش  
سے بیان کی تو انھوں نے کہا مجھ سے ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا انھوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک  
درخت ہے جس کے سایہ میں اگر اچھے چالاک گھوڑ دوڑ کے لیے  
تیار کیے ہوئے یا تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلتا رہے جب  
بھی اس کو ختم نہ کر سکے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالعزیز  
بن ابی حازم نے انھوں نے اپنے والد (سلم بن دینار) سے انھوں  
نے سہل بن سعد سعدیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار ایسا ت لاکھ ابو حازم نے  
شک کی سہل نے کو نسا لفظ کہا ایک دوسرے کو قہقہے ہوئے  
بہشت میں داخل ہوں گے اگلا شخص اس وقت تک بہشت  
میں نہیں جائے گا جب تک پچھلا (سب سے اخیر والا) شخص بھی  
داخل نہ ہو، ان کے منہ چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے  
ہوں گے۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے  
عبدالعزیز بن ابی حازم نے انھوں نے اپنے والد سے انھوں  
نے سہل بن سعد سعدیؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ نے فرمایا بہشتی لوگ بہشت میں اپنے سے  
اوپر والے محلوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں

فِي السَّمَاءِ قَالَ اِنِّي فَحَذَّثْتُ الْتَّحْمَنَ  
بْنِ اِنِّي عَيَّاشٍ فَقَالَ اَشْهَدُ لِسَمْعَتِ  
اَبَا سَعِيدٍ يَحْدِثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا  
تَدَّاءُونَ الْكُذْبَ الْغَارِبَ فِي الْاُفُقِ  
الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ ۝

۲۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ  
حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِنِّي  
عُمَرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَاهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ  
عَدَا بَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي  
الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ  
فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ  
مِنْ هَذَا أَدَأْتَنِي فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ  
لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ  
تُشْرِكَ بِي ۝

۲۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمْ  
الْثَّغَارِيُّ قُلْتُ مَا الثَّغَارِيُّ يُقَالُ  
الْثَّغَارِيُّ يَسُودُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ

کو دیکھتے ہو عبدالعزیز نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی  
عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے  
ابوسعید خدریؓ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا وہ اتنا زیادہ بیان  
کرتے تھے جیسے تم دہوتے ستارے کو آسمان کے پوربی یا  
پچھلی کنارے میں دیکھتے ہو ۱۰

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن  
جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بنی انھوں نے ابو عمران جوہری سے کہا  
میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا  
جس کو سب دوزخیوں سے ہلکا عذاب ہوگا (یعنی ابوطالب کو)  
اگر تیرے پاس اس وقت ساری زمین کا مال اسباب ہو، کیا تو  
اپنی چھڑائی میں دے دے گا وہ کہے گا بیشک دیدوں گا (جان  
ہے تو جہان) اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ارے میں  
نے تو تجھ سے اس کے بہ نسبت بہت سہل بات چاہی تھی۔ جب  
تو آدم کی پشت میں تھا۔ میں نے یہ کہا تھا (تو دنیا میں جا کر) شرک  
نہ کیجو، لیکن تو نے نہ مانا آخر شرک کیا۔

ہم سے ابو النعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا  
کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں  
نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے اس  
طرح نکلیں گے جیسے ثعالب (ثائے مثلث سے) حاد کہتے ہیں میں  
نے عمرو بن دینار سے پوچھا ثعالب کسے کہتے ہیں انھوں نے کہا

لہ بعضوں نے عازب کے بدل اس حدیث میں ثعالب پڑھا ہے، یعنی اس ستارے کو جو باقی رہ گیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے  
ستارہ بہت دور اور چمکتا نظر آتا ہے ویسے ہی بہشت میں بلند درجہ والوں کے مکانات بہت دور سے نظر آئیں

فَمِنْهُ فَقُلْتُ لِعَمْرُو بْنِ دِينَارٍ أَبَا  
مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُخْرِجُ  
بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ  
نَعَمْ ۝

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يُخْرِجُ تَوْمَاتٍ تَذَرُ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا  
سَقَمٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْتَحْيِيهِمْ أَهْلُ  
الْجَنَّةِ الْجَنَّةِيِّينَ ۝

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا دُهَيْبٌ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ  
الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ

چھوٹی لکڑیاں اور ہوا یہ تھا کہ (افیر عمریں) عمرو کے دانت گر پڑے  
تھے۔ حماد نے یہ بھی کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا ابو محمد (یہ عمرو  
بن دینار کی کنیت ہے) کیا تم نے جابر بن عبد اللہ سے یہ سنا ہے  
وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کچھ  
لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکالے جائیں گے انھوں  
نے کہا ہاں (بے شک میں نے سنا ہے)

ہم سے بدر بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے حمام بن  
یحییٰ نے انھوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک  
نے بیان کیا، انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ میں جل کر کالے پیلے  
ہونے کے بعد وہاں سے نکلیں گے ان کو بہشت والے  
جہنمی پکاریں گے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے دہیب  
نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انھوں نے اپنے والد یحییٰ بن عمارہ  
سے انھوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم سے فرمایا۔ جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ  
دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ یہ حکم دے گا جس

۱۔ بعضوں نے کہا تعاریر ایک قسم کی دوسری زبان ہے جو سفید ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ پہلے دوزخ میں جل کر کوئلہ کی طرح کالے پڑ جائیں گے۔ پھر  
جب شفاعت کے سبب سے دوزخ سے نکلیں گے اور ماہ الحیاة میں تھلائے جائیں گے تو تعاریر کی طرح سپید ہو جائیں گے اس حدیث سے ان لوگوں کا مد  
ہوا جو کہتے ہیں مومن دوزخ میں نہیں جاتے کا اسی طرح ان لوگوں کا جو کہتے ہیں شفاعت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا جیسے معتزلہ اور خوارج کا قتل ہے یہ بتی نے  
حضرت عمرؓ سے نکالا انھوں نے خطبہ سنا یا فرمایا عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جرم کا انکار کریں گے وصال کا انکار کریں گے، قبر  
کے عذاب کا انکار کریں گے شفاعت کا انکار کریں گے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت ان لوگوں کے  
واسطے ہوگی جو میری امت میں سے بکیر و گناہوں میں مبتلا ہوں اللہ عزوجل ان سے توبہ فرمائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ ۱۱ منہ ان سے "ث" کا حرف  
نہیں نکلتا تھا تو وہ تعاریر کے بدلے شاعر کہتے ۱۲ منہ ۱۱ منہ ابن حبان اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے ان کی گردن میں پھر لکھ دیا جائے گا یہ دوزخ سے  
اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں امام مسلم کی روایت میں ہے پھر وہ لوگ اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر سے یہ نام مٹا کر دے گا ۱۲ منہ ۔

۱۱۔ ایک روایت کے بعد جو اللہ کو منظور ہوگی ۱۲ منہ

اللَّهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ  
مِنْ خُرْدٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجُوهُ  
فَيَخْرُجُونَ قَدْ اُمْتُحِشُوا وَعَادُوا  
حُمَاً فَيَلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ  
كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ أَوْ  
قَالَ حِمِيَّةُ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَدْرُوا اَنَّهُمَا  
تَنْبُتُ صَفْرَاءً مُلْتَوِيَةً ۝

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ  
حَدَّثَنَا غَدْرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
لَرَجُلٌ تَوَضَّعَ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ حُمْرَةً  
يَغْلِي مِنْهَا دِمَاعُهُ ۝

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ  
حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ  
الثُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ  
النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ عَلَى  
أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ حُمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا  
دِمَاعُهُ كَمَا يَغْلِي الْبُرْجُلُ وَالْقَمْقَمُ ۝

شخص کے دل میں رتی برابر (رائی کے دانے برابر) ایمان ہو اس  
کو بھی دوزخ سے نکال لو یہ لوگ نکالے جائیں گے لیکن جل کر کوئلہ  
ہو رہے ہوں گے۔ پھر ان کو چشمہ حیات میں ڈالا جائے گا۔ تو  
اس طرح سے ابھر آئیں گے جیسے بھیا کے کچرے کوڑے میں دانہ  
ابھر آتا ہے (خوب زور سے مددی اگتا ہے، بعضے راویوں نے  
حمیل السیل کے بدل حمیۃ السیل کہا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، تم نہیں دیکھتے ایسا دانہ زرد زرد جھکا  
ہوا کیسا (بارونق) اگتا ہے۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غدر نے  
کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ابواسحاق سبیعی سے سنا۔ وہ  
کہتے تھے، میں نے ثعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے  
بلکا عذاب قیامت میں اس شخص کو (ابوطالب کو مسلم) ہوگا  
جس کے تلواروں پر انگارے رکھ دیا جائے گا اس کی گرمی سے بھیج  
ہواغ، ابلتا رہے گا۔

ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے  
اسرائیل نے انھوں نے ابواسحاق سبیعی سے، انھوں نے  
ثعمان بن بشیر سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سب  
سے بلکا عذاب ایک شخص کو ہوگا (ابوطالب کو) اس کے تلواروں  
پر دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا بھیج  
یتیلی یا کیتی کی طرح ابلے گا۔

۱۷ یعنی جہاں پر بھیا کا دوسرا ہوا ۱۲ منہ ۱۵ ہو بھیا کے کنارے کوڑے کچرے پر جم جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ مسلم کی  
روایت میں یوں ہے آگ کی دھواں اس کو پہنایا جائے گا ۱۲ منہ ۱۵ کیتی سے چائے دان مرا ہے جس میں پانی کو جوش دیتے ہیں، بعض نسخوں میں بجائے  
والققم کے بالققم ہے۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح والققم ہے یہ داؤد عطف اسماعیلی کی روایت میں ادا الققم ہے ۱۲ منہ

۲۸۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ عِدِّي بْنِ حَارِثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَارَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَارَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۝

۲۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو هَيْثَمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْأَوْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَنْهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّاهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَجْعَلُ فِي مَضْجَعِهِ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيَّةَ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاحٍ ۝

۲۸۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يَبْرِئَنَا مِنْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے خثیمہ بن عبد الرحمن جعفی سے انھوں نے عدی بن حاتم طائی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور منہ پھیر کر اس سے پناہ مانگی پھر ذکر کیا اور منہ پھیر کر اس سے پناہ مانگی پھر فرمایا دیکھو دوزخ سے بچو (صدقہ دے کہ) گو ایک کھجور کا ٹکڑا اسی اگر کسی سے یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات ہی کہہ کر۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن ابی حازم اور در اوروی نے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن ہاد سے۔ انھوں نے عبد اللہ بن خباب سے انھوں نے ابو سعید خدریؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا امید تو ہوتی ہے کہ میری سفارش سے قیامت کے دن ان کو کچھ فائدہ ہو۔ وہ دوزخ میں ایک اُٹھلے دپایاب، مقام میں رہیں گے جہاں ٹخنوں تک آگ ہو مگر اس سے بھی ان کا اصلی بھیجا پکتا رہے گا۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عوانہ نے خبروی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا کرے گا۔ آخر حیران ہو کر، صلاح کریں گے بھائی ایسا تو بھی کہو کسی کی سفارش پر ورنہ گار سپاس کراؤ وہ اس آفت

لہ مالاکہ قرآن میں ہے فما تنفعهم شفاعة الشافعين لیکن آیت میں نفع سے یہ مراد ہے کہ دوزخ سے نکال لیے جائیں یہ فائدہ کافروں اور مشرکوں کے لیے نہیں ہو سکتا، اس صورت میں حدیث اور آیت میں اختلاف نہیں رہے گا مگر دوسری آیت میں یوں ہے فلا یخفف عنهم العذاب، اس کا جواب بھی یوں دے سکتے ہیں کہ جو عذاب ان پر شروع ہو گا وہ ہلکا نہیں ہو گا یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ بعضے کافروں پر شروع ہی سے ہلکا عذاب مقرر کیا جائے، بعضوں کے لیے سخت تجویز ہو ۱۲ منہ ۱۵ وہ سب ایک میدان میں کھڑے دھوپ اور گرمی سے تکلیف اٹھا رہے ہوں گے ۱۳ منہ۔

مَكَانَنَا فَيَا تُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ  
أَنْتَ الَّذِي خَلَقْتَ اللَّهُ بِسْمِهِ وَ  
نَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَ أَمَرَ  
السَّمَلَ شَكَّةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ  
لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ  
وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ  
بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَا تُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ  
اِئْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ  
خَلِيلًا فَيَا تُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ  
اِئْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ  
فَيَا تُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ  
فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ اِئْتُوا عِيسَى  
فَيَا تُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ  
اِئْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
وَمَا تَأَخَّرَ فَيَا تُونِي فَأَسْتَأْذِنُ  
عَلَى رَبِّي فَأِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ

کی جگہ سے ہم کو نجات دلائے یہ صلاح کر کے آدم پیغمبر کپاس جائیں  
گے کہیں گے تم وہ شخص ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے  
بنایا اور تم میں اپنی (بنائی ہوئی خاص) روح پھونکی اور فرشتوں کو  
حکم دیا کہ وہ تم کو سجدہ کریں انھوں نے سجدہ کیا اب اتنا تو کرو،  
پروردگار پاس ہماری سفارش کرو۔ وہ کہیں گے میں اس لائق  
نہیں اور اپنی خطایا دکر میں گئے کہیں گے تم ایسا کرو نوح پیغمبر  
پاس جاؤ وہ پہلے (شریعت والے) پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے  
بھیجا یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے (سفارش چاہیں گے) وہ  
کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطایا دکر میں گئے کہیں گے  
ایسا کرو تم لوگ ابراہیمؑ پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل (دوست) ہیں  
لوگ یہ سن کر ان کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق  
نہیں اور اپنی خطائیں یاد کریں گئے کہیں گے تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر کپاس  
جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا، یہ لوگ ان کے پاس جائیں  
گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطایا دکر میں گئے کہیں گے  
قبطی کا خون، لیکن تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر کپاس جاؤ آخر لوگ ان  
کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو، محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اللہ نے ان کی اگلی پچھلی سب  
خطائیں معاف کر دی ہیں۔ خیر یہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں  
(اللہ کا ہوں گا) اور پروردگار پاس باکر (محسوری کی) اجازت  
چاہوں گا (اجازت ملے گی) جب میں پروردگار کو دیکھوں گا۔

۱۷ یعنی اس درخت میں سے کھانا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا ۱۲ من ۱۷ من حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے شیثؑ اور ادریسؑ آچکے  
تھے مگر شاید ان کی کوئی جدید شریعت نہ ہوگی بلکہ حضرت آدمؑ کی شریعت پر عمل کرتے ہوں گے تو حضرت آدمؑ کے بعد صاحب شریعت بنتے پیغمبر آئے  
ان میں حضرت نوحؑ سب سے اول ہوئے ۱۲ من ۱۷ من یعنی اپنے کافر بیٹے کے لیے دعا کرنا ۱۲ من ۱۷ من جھوٹ جو دنیا میں انھوں نے بولے تھے ۱۲ من  
۱۷ حضرت عیسیٰؑ اپنی کوئی خطایا بیان نہیں کریں گے لیکن امام مسلم کی روایت میں ابو سعیدؓ سے ہے اللہ کے سوا لوگ مجھ کو پوجتے رہے ۱۲ من  
۱۷ سب جگہوں سے مالوس ہو کر ۱۲ من



سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ  
ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ  
تُعْطَهُ ذَقْلٌ يُسَمَّى وَاشْفَعُ  
تُشَفِّعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ  
رَبِّي بِتَحِيِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ  
أَشْفَعُ فَيَحْذَرُنِي حَدًّا ثُمَّ  
أُخْرِجُهُمُ مِنَ النَّارِ وَ  
أُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ  
فَأَقْعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي  
الثَّالِثَةِ أَوِ التَّارِيعَةِ حَتَّى مَا  
بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ  
الْقُرْآنُ وَكَانَ قِتَادَةً يَقُولُ  
عِنْدَ هَذَا آيٌ وَجَبَ عَلَيْهِ  
الْخُلُودُ

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ  
مِنَ النَّارِ يَشْفَاعَ عَنْهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تو اسی وقت، سجدے میں گر پڑوں گا پوروں کا رجب تک اس کو  
منظور ہوگا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا پھر فرمائے گا محمدؐ اپنا  
سراٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے ہم تجھ کو دیں گے کہہ کیا کہتا ہے۔ ہم  
تیری بات سنیں گے سفارش کرتا ہے تو کہہ ہم قبول کریں گے۔ میں  
حسب الارشاد، سراٹھاؤں گا اور پوروں کا رجب تک وہ ثنا و صفت کروں  
گا جو اس وقت مجھ کو سکھائے گا۔ اس کے بعد سفارش کروں گا  
تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں اس حد کے اندر جو لوگ  
ہوں گے ان کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤں گا پھر میں  
لوٹ کر اپنے پوروں کا رجب اس آؤں گا اور اول بار کی طرح سجدے میں  
گر پڑوں گا۔ غرض اس طرح تیسری یا چوتھی بار میں (راوی کو شک  
ہے، میں عرض کروں گا پوروں کا رجب تو دوزخ میں وہی لوگ رہ  
گئے ہیں جو قرآن کے بموجب ہمیشہ وہاں رہنے کے قابل ہیں (یعنی  
کافرا و مشرک، قتادہ (من حبسہ کی تفسیر میں) کہا کرتے تھے یعنی جن  
لوگوں پر ہمیشہ دوزخ میں رہنا واجب ہوا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انھوں نے حسن بن ذکوان سے کہا ہم سے ابو جعفر نے بیان  
کیا کہا مجھ سے عمران بن حصین نے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے، آپ نے فرمایا کچھ (مسلمان، لوگ میری سفارش سے دوزخ  
میں سے نکالے جائیں گے وہ بھی بہشت میں داخل ہوں گے لوگ

۱۔ میرے دل میں ڈالے گا دوسری روایت میں یوں ہے ایسی ثنا و صفت کروں گا کہ دیکھی کسی نے مجھ سے پیشتر نہیں کی اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا ۱۲ منہ ۵۰ مثلاً  
ان لوگوں کی سفارش کر سکتا ہے جنھوں نے اکثر ناز پڑھی لیکن جماعت سے نہیں پڑھی پھر اس کے بعد یہ حد ہوگی کہ ان لوگوں کی سفارش کر سکتا ہے جنھوں نے  
اکثر ناز پڑھی کبھی نافرمانی پھر یہ حد ہوگی جنھوں نے ایمان کے ساتھ شراب خوری اور زنا نہیں کی۔ علیٰ ہذا القیاس ۱۲ منہ ۵۰ باقی گناہگار وہیں پڑے  
رہیں گے ۱۲ منہ ۵۰ پھر ایک حد مقرر ہوگی ۱۲ منہ ۵۰ ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے ۱۰ اب مشرک لوگ موصوں سے کہیں گے تم کو تھاری توحید سے کیا  
فائدہ ہوا ہم تم یکساں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے اس وقت غیرتِ خداوندی جوش میں آسکی اور پوروں کا رجب عالم بذاتِ خاص ان موصوں کو بھی  
دوزخ سے نکال لے گا اور صرف مشرک اس میں رہ جائیں گے ۱۲ منہ

مَسَلَمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَسْمُونَ الْجَهَنَّمِينَ ۖ  
 ۲۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
 جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ  
 أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ  
 غَرَبٌ سَهْمٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ  
 مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي  
 الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ وَلَا أَسُوفَ تَرَى  
 مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا هَبْلَيْتِ أَجَنَّةً وَاحِدَةً  
 هِيَ إِثْمَا جَنَانٌ كَثِيرَةٌ وَارْتَهَ فِي الْفِرْدَوْسِ  
 الْأَعْلَى وَقَالَ غَدَمَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ  
 رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَلْفُهَا دَلْفَابُ  
 قَوْسٍ أَحَدُكُمُ أَوْ مَوْضِعٌ قَدِمَ مِنَ الْجَنَّةِ  
 خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَلْفُهَا وَلَوْ أَنَّ أُمَّرَأَةً  
 مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ  
 لَأَضَاعَتْ مَا بَيْنَهَا وَلِمَلَّتْ مَا بَيْنَهُمَا  
 رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ  
 الدُّنْيَا وَمَلْفُهَا ۖ

ان کو جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن  
 جعفر نے انھوں نے حمید طویل سے انھوں نے انسؓ سے کہ حارثہ بن  
 سراقہ بن حارثہ بن عدی کی ماں (ریح بنت نصر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 پاس آئی یہ حارثہ بدر کے دن ایک ناگمانی تیر سے مارے گئے تھے۔  
 (یعنی جس کا مارنے والا معلوم نہیں ہوا) خیر انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 آپ جانتے ہیں حارثہ کی محبت میرے دل میں کیسی تھی اب اگر حارثہ (دنیا  
 سے اٹھ کر) بہشت میں گیا ہے (میں سے ہے) تو میں نہیں روؤں گی۔  
 (میرے دل کو تسلی ہو سکی) ورنہ آپ دیکھتے ہیں کیا کرتی ہوں۔ آپ  
 نے فرمایا اسی نادان کیا دلوں (اللہ کے پاس) ایک بہشت تھوڑی ہے  
 بہت سی بہشتیں ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اونچی بہشت (فردوس) میں  
 ہے آپ نے یہ بھی فرمایا اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں صبح کو ذرا سا چلنا یا  
 شام کو ذرا سا چلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور دیکھو بہشت میں  
 ایک کمان برابر یا کوڑے (یا قدم) برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔  
 اور اگر بہشت کی کوئی عورت بہشت میں سے زمین پر جھانکے (اپنا  
 مکھڑا زمین کی طرف کرے) تو آسمان سے لے کر زمین تک روشنی ہو  
 جائے اور آسمان سے لے کر زمین تک سب خوشبو پھیل جائے اور  
 اس کی اڑھنی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

۱۔ ان کا بیٹا ہی تھا ماں کی محبت بیٹے سے بعد ہوتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ روز کو اپنا مال کیسا خراب کرتی ہوں ۱۳ منہ ۱۵ دوسری روایت میں لیل ہے کہ سورج اور چاند  
 کی روشنی ماند پڑ جائے ابن عباسؓ کی روایت میں ہے اس کی اڑھنی کے سامنے سورج کی روشنی ایسے ماند ہو جائے جیسے جی کی روشنی سورج کے سامنے ماند پڑ  
 جاتی ہے اگر اپنی جھیلی دکھائے تو سامری خلقت اس کے حسن کی شیفہ ہو جائے۔ بعضے طہودوں نے اس قسم کی حدیثوں پر شبہ کیا ہے کہ جب جھوک روشنی سورج  
 سے بھی زیادہ ہے یا وہ اتنی معطر ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک اس کی خوشبو پہنچتی ہے تو بہشتی لوگ اس کے پاس کیونکر جا سکیں گے اور اتنی خوشبو اور روشنی کی تاب  
 کیونکر لاسکیں گے ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت میں ہم لوگوں کی زندگی اور طاقت اور قسم کی ہوگی جو ان سب باتوں کا تحمل کر سکیں گے جیسے دوسری آیتوں اور حدیثوں میں  
 دوزخیوں کے ایسے عذاب بیان ہوئے ہیں کہ دنیا میں اس کا عشرِ شیر بھی عذاب اگر کسی کو دیا جائے تو وہ فوراً مر جائے لیکن دوزخی ان عذابوں کا تحمل  
 کریں گے اور زندہ رہیں گے ہر حال آخرت کے حالات کو دنیا کے حالات پر قیاس کرنا اور ہر ایک بات میں استبعاد کرنا صریح نامذافی ہے ۱۴ منہ

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدُ الْجَنَّةِ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ ۖ

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ يَشْفَاعُكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَقْلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حُرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ يَشْفَاعُنِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ ۖ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوبریرہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بہشت میں جائیگا اس کو دوزخ میں بھی اس کا ٹھکانا بتلایا جائیگا۔ یعنی اگر وہ بے کام کرتا تو اس میں جاتا اس سے یہ غرض ہے کہ وہ اور زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے۔ اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا اس کو بہشت میں اس کا ٹھکانا دکھلایا جائے گا یعنی اگر وہ اچھے کام کرتا تو اس میں رہتا تاکہ اور زیادہ رنج اور افسوس کرے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے اسحیل بن جعفر نے انھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انھوں نے سعید بن ابی سعید سے انھوں نے ابوبریرہؓ سے انھوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا زیادہ حق دار کون ہوگا، آپ نے فرمایا ابوبریرہؓ میں سمجھ چکا تھا تجھ سے پہلے یہ بات مجھ سے کوئی نہیں پوچھنے کا۔ کیونکہ تجھ کو میری حدیث سننے کا سب سے زیادہ شوق ہے۔ اب سن لے، سب سے زیادہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حق دار وہ ہوگا (اس کو یہ سعادت ملے گی) جس نے اپنی خوشی سے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا۔

۱۔ یعنی خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی آفت اور بلا سے بچا یا بعضوں نے کہا یہ دکھانا قبر میں ہوگا سوال کے بعد بعضوں نے کہا شخص کے لیے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں ۱۲ منہ ۱۵ سال شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ والوں کی قبر میں کرامتی امتی فراہم کرے پھر ان سب لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا، لیکن وہ شفاعت جو میدانِ حشر سے بہشت میں لے جانے کے لیے ہوگی وہ پہلے ان لوگوں کو نصیب ہوگی جو بلا حساب و کتاب بہشت میں جائیں گے پھر ان کے بعد ان لوگوں کو جو حساب کے بعد بہشت میں جائیں گے قاضی عیاض نے کہا شفاعتیں پانچ ہوں گی ایک تو مشرک نکالینے سے نجات دلانے کے لیے یہ ہمارے پیغمبر سے خاص ہے اسی کو شفاعتِ عظمیٰ کہتے ہیں اور مقامِ محمود بھی اسی مرتبہ کا نام ہے دوسرے بعض لوگوں کو بے حساب بہشت میں لے جانے کے لیے تیسرے حساب کے بعد ان لوگوں کو جو عذاب کے لائق تھے گے بے عذاب بہشت میں لے جانے کو۔ چوتھے ان گناہگاروں کے لیے جو دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے ان کے نکالنے کے لیے پانچویں بہشت والوں کو ترقی درجات کے لیے ۱۲ منہ

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَيَّيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ التَّبَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَهْلَ النَّارِ عُرُوًّا جَانِبَهَا وَآخِرَ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا يَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلُ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى فَيَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلُ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى فَيَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلُ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا فَمَنْ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَصْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ بَدَتْ لَوَاحِظُهُ دَكَانَ يَقَالُ ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ۝

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ قَالَ لِلتَّبَيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَفَعَتْ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انھوں نے منصور بن معتمر سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے عییدہ سلیمانی سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب کے بعد دوزخ سے نکلے گا اور سب کے بعد بہشت میں جائے گا۔ سب سے اخیر دوزخ میں گئے سے ایک شخص نکلے گا گھٹنوں پر گھٹتے ہوئے، اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اب جا بہشت میں جا وہ جا کر دیکھے گا ساری بہشت بھری ہوئی ہے (کوئی مکان اس کو خالی نہیں ملے گا، تب لوٹ کر پروردگار پاس آئے گا عرض کرے گا پروردگار بہشت تو ساری بھری ہوئی ہے کوئی مکان میں نہ خالی نہیں پایا حکم ہوگا تو بہشت میں داخل ہو جا وہ جا کر دیکھے گا ساری بہشت بھری ہوئی ہے تب (پھر) لوٹ کر پروردگار پاس جا کر عرض کرے گا پروردگار بہشت تو ساری بھری ہوئی ہے حکم ہوگا تو جا تو تجھ کو دنیا اور اس کے دس گئے اور برابر جائے ملے گی وہ عرض کرے گا پروردگار کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹھا کرتا ہے۔ یا ہنسی کرتا ہے عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث بیان کر کے اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت کھل گئے آنحضرت کے زمانہ میں لوگ کہتے تھے یہ شخص سارے بہشتیوں میں کم درجہ کا ہوگا ۝

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انھوں نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث بن توفل سے انھوں نے عباس بن عبد المطلب سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا ابوطالب کو آپ سے کچھ

لے کہیں چاہے گا کہی گئے گا اسی طرح کہ تا پڑتا دوزخ سے پار ہو جائے گا ۱۲ منسلقہ تو بلند درجہ والا کیا کہنا ان کو کیسے کیسے وسیع مکان میں گے حافظ نے کہا یہ کلام بھی دوسری روایت سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اس کو امام مسلم نے ابوسعید سے نکالا۔



يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ لَعُودُ  
 يَا لِلّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا  
 رَبُّنَا فَاِذَا اَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَا فَيَاۤتِيهِمْ  
 اللّٰهُ فِي الصُّورِۃِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ  
 اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ اَنْتَ رَبُّنَا  
 فَيَتَّبِعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ جَسَدُ هَٰصِمَ قَالَ  
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَاَکُوْنُ  
 اَوَّلُ مَنْ يُخَيَّرُ وُدُّ عَاۤمَ الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ  
 سَلِّمْ سَلِّمْ وَیْہِ کَلَالِیْبُ مِثْلَ شَوْکِ  
 السَّعْدَانِ اَمَّا رَاٰیْتُمْ شَوْکَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوْا  
 بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِتَمَّ مِثْلَ شَوْکِ  
 السَّعْدَانِ غَیْرَ اَنَّهَُا لَا یَعْلَمُ قَدْرَ  
 عَظَمٰہَا اِلَّا اللّٰهُ فَتَحَطَّطُ النَّاسُ  
 بِاَعْمَالِهِمْ مِنْہُمْ الْمُوْبِقُ یَعْمَلُہِ  
 وَ مِنْہُمْ الْمُخْرَدُ ثُمَّ یَنْجُو حَتّٰى  
 اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَیْنَ  
 عِبَادِہٖ وَ ارَادَ اَنْ یُّخْرِجَ مِنَ التَّارِ  
 مَنْ ارَادَ اَنْ یُّخْرِجَ مِمَّنْ کَانَ یَشْہَدُ  
 اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَّا الْمَلْعٰکَۃُ  
 اَنْ یُّخْرِجُوْہُمْ فَيَعْرِفُوْہُمْ بِعِلَامَۃٍ

جس کو وہ نہ پہچانتے ہوں گے فرمائے گائیں تمہارا پروردگار ہوں۔ وہ  
 کہیں گے ہم تجھ سے الشک پناہ چاہتے ہیں ہم تو ہیں ٹھہرے ہیں گے  
 جب تک ہمارا پروردگار نہیں آئے گا جب ہمارا پروردگار تشریف لائے  
 گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے (کیونکہ حشر میں اس کو ایک بار دیکھ چکے  
 ہوں گے پھر حق تعالیٰ اسی صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں  
 گے اور ان سے کہے گا راؤ میرے ساتھ ہوں میں تمہارا پروردگار ہوں  
 یہ دیکھتے ہی سارے مسلمان اس کے ساتھ ہوں گے اور ایسا ہوگا کہ  
 دوزخ کی پشت پر صراط کا پل رکھا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں سب سے پہلے میں اس پل کے پار ہو جاؤں گا۔ اس دن  
 پیغمبر بھی یہی دعا کریں گے یا اللہ بجا مویا اللہ بجا مویا اس پل پر آنکڑے  
 ہوں گے اس صورت کے جیسے سعدان کے کانٹے ہوتے ہیں۔ تم نے  
 سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں دیکھے ہیں۔  
 آپ نے فرمایا بس اسی صورت کے (ٹپڑھے منہ کے) دوزخ کے آنکڑے  
 (اکوڑے) ہوں گے اتنی بات ہے کہ یہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے  
 یہ اللہ ہی کو معلوم ہے۔ خیر یہ آنکڑے لوگوں کو کپکپا کر ان کے اعمال  
 کے لحاظ سے دوزخ میں گھسیٹ لیں گے کوئی تو بالکل ہی ہلاک ہو جائے  
 گا۔ کوئی چھل چھلا کر گرتے گرتے بچ جائے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے  
 بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور یہ چاہے گا کہ دوزخ میں  
 سے اپنے بندوں کو نکالنا چاہے گا نکال لے، یہ ان میں سے ہوں  
 گے جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا

۱۔ یعنی مشرکین جو صورت دیکھی ہوگی اس کے سوا دوسری صورت میں۔ اس حدیث میں پروردگار ملک و صفوں کا اثبات ہے ایک آنے کا دوسرے صورت کا پچھلے متکلمین  
 تامل پر مرتے جاتے ہیں اور ایسی صفات کی دو راہ قیاس تاویل کرتے ہیں اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسکتا ہے جا سکتا ہے اتر سکتا ہے، چڑھ  
 سکتا ہے اسی طرح جس صورت میں چاہے جلی فرما سکتا ہے اس کو سب طرح کی قدرت ہے بس اتنی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو ہم مخلوقات کی صفات  
 سے مشابہت نہیں دے سکتے جیسے اس کی ذات کو مخلوق سے مشابہت نہیں دے سکتے ۲۔ منزلہ دوسری روایت میں یوں ہے میں اور میری امت سب سے  
 پہلے اس پل پر سے پار ہوگی ۱۲۔ منزلہ یعنی سعدان کے کانٹوں سے صورت میں مشابہ ہوں گے نہ مقدار میں، مقدار تو ابی کا بہت بڑا ہوگا، سعدان ایک  
 گھاس کا نام ہے جس میں ٹپڑھے منہ کے کانٹے ہوتے ہیں ۱۲۔ منزلہ دوزخ میں گر جائے گا جیسے منافق دغیر ۱۲۔ منزلہ

أَشَارَ السُّجُودَ وَحَدَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ  
 أَنْ تَأْكُلَ مِنْ ابْنِ آدَمَ أَثَرًا السُّجُودَ  
 فَيُخْرِجُوهُمْ قَدْ أُمْنِحُوا فَيُصَبُّ  
 عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَوةِ  
 فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحَبَةِ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ  
 فَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ يُوْجِّهُهُ عَلَى النَّارِ  
 فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَشَبْنِي رِيحَهَا وَ  
 أَحْرَقْنِي ذِكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ  
 النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ  
 إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ  
 فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ  
 فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ  
 يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ قَدْ بَنَيْتُ  
 إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ  
 زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَبَيْتُكَ  
 ابْنُ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو  
 فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي  
 غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ  
 غَيْرَهُ فَيُعْطِي اللَّهُ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَاقِفُ  
 أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيَقْرَبُهُ

معبود نہیں ہے تو فرشتوں کو ان کے نکالنے کا حکم دیکھا وہ (دوزخ میں جا کر) ان لوگوں کو مسجد کے کی نشانی سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر مسجد کے مقام کا پھلا حرام کر دیا ہے۔ اور دوزخ سے ان کو نکال لائیں گے وہ جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے ان پر حیات کے پتے کا پانی ڈالا جائے گا یہ پانی ڈالتے ہی ایسے جلد ابھر آئیں گے دھڑلے اعضا وغیرہ سب سالم نکل آئیں گے) جیسے دانہ ہبیا کے کوڑے کچرے میں جلاگ آتا ہے۔ اور ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ وہ عرض کرے گا پروردگار دوزخ کی بدبو نے مجھ کو پریشان کر دیا ہے اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا مارا ہے ذرا میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھراوے، برابر یہی دعا کرتا رہے گا آخر پروردگار فرمائے گا دیکھ اگر میں یہ تیرا مطلب پورا کر دوں تو پھر تو مجھ سے کچھ نہیں مانگنے کا۔ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم، اب اور کوئی درخواست نہیں کرنے کا۔ پروردگار اس کا منہ (دوزخ کی طرف سے) پھراوے گا۔ پھر یوں عرض کرے گا پروردگار مجھ کو بہشت کے دروازے پر ڈال دے پروردگار فرمائے گا تو نے یہ اقرار نہیں کیا کہ اب کوئی درخواست نہیں کرنے کا ارے آدمی تو کیسا دغا باز ہے وہ برابر یہی دعا کرتا رہے گا۔ آخر ارشاد ہوگا اچھا اگر یہ مطلب بھی تیرا پورا کر دیں تو پھر تو کچھ نہیں مانگنے کا (اس کا اقرار کر) وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب اور کچھ درخواست نہیں کر دوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات پر (بڑے بڑے) عہد اور اقرار کرے گا تب اللہ تعالیٰ

لہ مسجد کے مقام پر نشانی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں قدم یا صرف پیشانی مراد ہے مطلب یہ ہے کہ اور سارا بدن جل کر کوئلہ ہو گیا ہوگا مگر یہ مقام سالم ہوں گے اسی سے فرشتے پہچان لیں گے کہ یہ مسلمان ہے ۱۲ منہ ۱۵ ہی شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اور گزرجکا ہے کہ وہ کفن چڑھتا، جس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا تھا مجھ کو جلا دینا اور دارقطنی نے غراب مالک میں نکالا کہ اخیر شخص جو بہشت میں جائے گا وہ جہیز کا ایک شخص ہوگا۔ سیلی نے کہا اس کا نام مہنا ہوگا حکیم نے نوادر الاصول میں بسند ضعیف نکالا کہ سب سے زیادہ مدت تک جو شخص دوزخ میں رہے گا وہ وہ ہوگا جو سات ہزار برس تک وہیں رہے گا اس کے بعد نکل کر بہشت میں جائے گا ۱۲ منہ ۱۵ میں تجھ سے اتنا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں ۱۲ منہ ۱۵ بہشت کی طرف اس کا منہ کر دے گا اب وہاں کی ہمارا دیکھ کر لپچائے گا ۱۲ منہ

إِلَىٰ بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَىٰ مَا فِيهَا  
سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ  
يَقُولُ رَبِّ ادْخُلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ  
أَوَّلَ لَيْلٍ قَدْ نَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَ لَيْلِي  
غَيْرَهُ وَيَلِكُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ  
فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقَىٰ خَلْقِكَ  
فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّىٰ يَصْحَكَ فَإِذَا  
صَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالْدُخُولِ  
فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَمَنَّ مِنْ  
كَذَا فَيَتَمَنَّىٰ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ  
مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّىٰ حَتَّىٰ تَنْقُطَ بِهِ  
الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ  
مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ  
أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالَ وَ  
أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي جَالِسٌ مَعَ  
أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا  
مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ قَوْلِهِ  
هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو  
سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا لَكَ وَ  
عَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
حَفِظْتُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ ۝

اس کو بہشت کے دروازے پر ڈال دے گا وہاں پر سے وہ بہشت کی  
نعمتیں دیکھ کر ایک مدت تک جب تک اللہ کو منظور ہوگا خاموش رہے  
گا اس کے بعد یوں دعا کرے گا پروردگار مجھ کو بہشت میں جہانے دے  
پروردگار فرمائے گا ارے کیا تو نے اقرار نہیں کیا تھا کہ اب اور کچھ درخواست  
نہیں کرنے کا ارے آدم زاد تو کیسا دغا باز ہے وہ کہے گا پروردگار اپنی  
ساری خلقت میں مجھ کو بد نصیب مت کر (سب تیری رحمت سے  
سرفراز ہیں کیا ایک میں ہی محروم رہوں، اور برابر ہی دعا کرتا رہے گا  
یہاں تک کہ پروردگار ہنس دے گا۔) کہتے ہی اس کو بہشت میں جانے  
کی پروا لگی ملے گی جب بہشت میں جائیگا تو اس سے کہا جائیگا اب آرزو  
کر (فلانی چیز مانگ فلانی چیز مانگ، وہ آرزو کرے گا) ایسا محل ہونا ایسا  
سامان ہونا، پھر کہا جائے گا اور آرزو کر یہ تو مانگ یہ تو مانگ، وہ  
برابر آرزو میں کرتا رہے گا (یہ ہنوادہ ہونا) یہاں تک کہ اس کی آرزو میں  
ختم ہو جائیں گے، اس وقت ارشاد ہوگا یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور  
ہم نے تجھ کو دیں۔ ابو ہریرہؓ نے (اسی سند سے) کہا یہ شخص وہ  
ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جائے گا عطاء بن ینید کہتے ہیں  
جب ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی تو ابو سعید خدریؓ (صحابی)  
وہاں بیٹھے تھے انھوں نے کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا اخیر  
میں جب ابو ہریرہؓ نے یہ کہا یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور ہم نے  
تجھ کو دیں تو ابو سعیدؓ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یوں سنا تھا۔ ہم نے یہ سب چیزیں تجھ کو دیں اور ان کی  
دس گنی اور ابو ہریرہؓ نے کہا نہیں میں نے یوں ہی سنا ہے۔ یہ  
سب چیزیں اور اتنی ہی اور۔

لے لپٹے گا لیکن اپنا عہد اور اقرار خیال کر کے ۱۲ منہ ۱۷ قربان اس پاک پروردگار کے رحم و کرم کے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یعنی  
ہنسنے کا اثبات ہے اور جہیہ اور معتزلہ اور کچھ متکلمین نے اس کا انکار کیا ہے ان کی قسمت میں رونا لکھا ہے اہل حرث خوشی خوشی اس صفت کو تسلیم  
کرتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے نہ اس کو مخلوق کی ہنسی سے مشابہت دیتے ہیں ۱۲ منہ



## باب ۱۴۹ فی الحَوْضِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنَسِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي  
عَلَى الْحَوْضِ ۝

۲۹۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَا فَرَطُكُمُ عَلَى الْحَوْضِ -

وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْمُخَيْرِقِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى  
الْحَوْضِ وَلَيْزَنَعَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ ثُمَّ  
لِيُخْتَلَجَنَّ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ احْكُمَا بِي  
فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

## باب حوض کوثر کے بیان میں ۱۵۰

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ کوثر میں) فرمایا ہم نے تجھ کو کوثر دیا اور عبد اللہ  
بن زید مازنی نے کہا (یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گذر چکی  
ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) فرمایا اس وقت تک  
ممبر کیے رہنا کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملو۔

مجھ سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انھوں  
نے سلیمان اعمش سے انھوں نے شقیق سے عبد اللہ بن  
مسعود سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

اور مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے محمد ابن  
جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے مغیرہ بن مقسم سے انھوں  
نے کہا میں نے ابوداؤد سے سنا انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے  
انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا۔ میں  
حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور کچھ لوگ تم میں سے ایسے  
ہوں گے جو حوض کوثر پر لائے جائیں گے اتنے میں وہ بٹا دیے جائیں  
گے۔ میں کہوں گا پروردگار یہ تم میرے لوگ ہیں (میری امت والے  
ہیں) اس وقت فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے انھوں نے جو تمہارے

۱۵۰ حوض کوثر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا آپ ک امت کے لوگ اس میں سے پانی پئیں گے اب اختلاف ہے کہ اس حوض کا پانی پھر اطر پر گرنے سے  
پہلے پئیں گے یا اس کے بعد صبح ہی ہے کہ پہلے کیونکر قبروں سے پہلے اٹھیں گے لیکن امام بخاری حرماس باب کو پھر اطر کے بعد لائے اس سے یہ نکلتا ہے کہ پھر اطر پر  
سے گرنے کے بعد اس میں سے پئیں گے اور ترمذی نے جہنم سے روایت کی ہے اس سے بھی یہی نکلتا ہے اس میں یہ ہے کہ انفس نے آپ سے شفاعت چاہی  
آپ نے وعدہ فرمایا انفس نے کہا آپ اس دن کہاں ملیں گے فرمایا پہلے مجھ کو پھر اطر پاس دیکھو انھوں نے کہا اگر آپ وہاں نہ ملیں فرمایا ترازو کے پاس دیکھنا۔  
انھوں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملیں فرمایا حوض کے پاس دیکھنا، ایک حدیث میں ہے کہ ہر پیغمبر کو ایک حوض ملے گا جس میں سے وہ اپنی امت والوں کو پانی پلانے  
گا۔ اور کثریٰ یلے وہاں کھڑا رہے گا ۱۲ من ۱۵ یعنی حوض کوثر جو ایک نہر ہے بہشت میں یہی معنی کوثر کا صحیح اور مشہور اور حدیث سے ثابت ہے، بعضوں نے کہ  
اولاد بعضوں نے کہا غیر تشریح مراد ہے ۱۲ من ۱۵ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے سب سامان تیار رکھ لیں ۱۲ من ۱۵ میں چاہوں گا ان کو پانی پلاؤں ۱۲ من  
۱۵ فرشتے ان کو دھکیل دیں گے ۱۲ من۔

تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ  
قَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ  
حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ:

۲۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَمَّا مَكْمُوحُضٌ كَمَا بَيْنَ جَرِيَاءٍ  
وَأَذْرَحٍ:

۲۹۹- حَدَّثَنَا ثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
أَسْكَوْتُ الْخَيْرَ الْكَثِيرَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ  
قَالَ أَبُو بَشِيرٍ قُلْتُ لِسَعِيدٍ إِنَّ أَسَاكِيذَ عُمَوْنَ  
أَنَّهُ لَمَرٌّ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ التَّهْمُ الَّذِي  
فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ  
۳۰۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَوْضٌ مَسِيرَةٌ تَنْهَرُ مَاءَهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ رِيحُهُ

بعد نبی باتیں نکالیں۔ اس حدیث کو اعمش کے ساتھ عاصم بن ابی النجود  
نے بھی ابوداؤد سے روایت کیا اور حصین بن عبدالرحمن نے ابوداؤد  
سے اس کو روایت کیا انھوں نے حذیفہ سے انھوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم نے وصل کیا)

ہم سے مسدد بن مسرور نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے انھوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا  
انھوں نے عبداللہ بن عمر سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا تمھارے سامنے (قیامت کے دن) میرا حوض ہوگا  
وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرہاء سے اذرح تک فاصلہ ہے۔

مجھ سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو  
ابو بشر اور عطاء بن سائب نے خبر دی انھوں نے سعید بن جبیر سے  
انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا کوثر سے غیر کثیر (بہت بھلائی)  
مراد ہے جو اللہ نے آپ کو عنایت فرمائی ابو بشر کہتے ہیں میں نے سعید بن  
جبیر سے کہا لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت میں۔ انھوں  
نے کہا بہشت میں جو نہر ہے وہ بھی اس غیر کثیر میں داخل ہے۔ جو  
اللہ نے آپ کو عنایت فرمائی۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو نافع نے خبر  
دی۔ انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا حوض ایک مینہ کی راہ ہے۔ اس کا  
پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار اس

لے اس کو مارت بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ جرہاء اور اذرح شام کے ملک میں دو گاؤں ہیں جن میں تین دن کی فاصلہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ کثیر  
حوض ایک مینہ کی راہ ہے دوسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلا اور صفار میں ہے تیسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ مدینہ اور صفار میں ہے چوتھی حدیث میں ہے جتنا  
فاصلہ ایلا سے عن تک ہے پانچویں میں جتنا فاصلہ ایلا سے تحفہ تک ہے یہ سب آپ نے تقریباً لوگوں کو سمجھانے کے لیے بیان فرمایا جو مقام وہ چھاننے لگے  
ان کا ذکر کیا اس سے حقیقی طول و عرض کا بیان منظور نہیں ہے وہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے اس لیے یہ اختلاف ضرر نہیں کرتا اور ممکن ہے کہ کسم روایت میں طول کا بیان ہو،  
کسی میں عرض کا قسطنطینی نے کہا یہ سب مقام قریب قریب ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں یعنی آدھے مینہ کی مسافت یا اس سے کچھ زیادہ ۱۲ منہ

أَطِيبٌ مِنَ الْمُسْكِ وَكَيْزَانُهُ كَجُجْمِ السَّمَاءِ  
مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا ۝

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ  
حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةٍ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ  
فِيهِ مِنَ الْآبَارِ نَبِيَّ كَعَدَدِ جُجْمِ السَّمَاءِ ۝

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدَبَةُ بْنُ خَالِدٍ  
حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُسِيرُ فِي  
الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قَبَابُ  
الدَّرِّ الْمَجُوفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ  
قَالَ هَذَا الْكُوثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ  
رَبُّكَ فَإِذَا أَطِيبُنُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ  
أَوْ فَرْشُكَ هُدَبَةُ ۝

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ  
حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ  
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَى نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضُ  
حَتَّى عَرَفْتَهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ

پر آسمان کے ستاروں کے شمار میں کوزے (آبخورے) رکھے ہوئے  
ہیں جو کوئی اس حوض کا پانی پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن  
وہب نے انھوں نے یونس بن یزید اعلیٰ سے کہ ابن شہاب نے  
کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ سے صنعاء (یہ دونوں بستیوں  
یمن کے ملک میں ہیں، اور اس پر آسمان کے تاروں کی گنتی میں یعنی  
بے انتہاء) آبخورے رکھے ہوئے ہیں۔

ہم سے ابو الولید مبشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے  
ہمام بن یحییٰ نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے انھوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند امام بخاریؒ نے  
کہا اور ہم سے ہدیر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم  
سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انھوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا میں بہشت میں جا رہا تھا۔  
(یعنی شب معراج میں، اتنے میں ایک نہر دکھلائی دی جس کے کناروں  
پر نولدار موتیوں کے گنبد بنے تھے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کیا ہے  
انھوں نے کہا یہی تودہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا  
پھر میں نے دیکھا اس کی کچھڑیا اس کی خوشبو (یہ ہدیر راوی کی شک ہے)  
تیز مشک کی سی ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب  
بن خالد نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صیب نے انھوں نے انسؒ  
سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا  
میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر آئیں گے۔ میں ان کو  
پہچان لوں گا۔ لیکن اسی وقت وہ ہٹا دیے جائیں گے میں کہوں گا

أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا  
بَعْدَكَ ۝

۳۴۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ حَدَّثَنِي  
أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاقِي  
فَرَطَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَى  
شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا  
لِيَرِدَنَّ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْمَى فَهُمْ يَحْمِلُونَ نَوْحِي  
ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو  
حَازِمٍ فَمَسَعَنِي التَّمَعُّنُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ  
فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ فَقُلْتُ  
نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَاذْكُلُوا لَهُمْ  
مَتْنِي نِيْقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا  
بَعْدَكَ فَاذْكُلُوا سَمْعًا سَمْعًا لِمَنْ غَيْرَ  
بَعْدِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمْعًا بُعْدًا  
يُقَالُ سَمِعْتُ بَعِيدًا وَاسْمُهُ الْبَعْدَةُ وَ  
قَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بِنِ سَعِيدٍ الْحَبِطِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ  
كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَرُدُّ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَهْطٌ  
مِنْ أَصْحَابِي فَيَحْكُمُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَاذْكُلُوا

دیا اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہو گا تم نہیں جانتے انہوں نے  
تمہارے بعد جو کچھ کئے (یعنی گناہ)۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن مرقن  
نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سعدی نے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تہا را پیش خمیر  
ہوں گا جو شخص (مسلمان) مجھ پر سے گزرے گا وہ اس حوض میں سے پیئے  
گا اور جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پھر پیسا نہ ہو گا دیکھو کچھ دیاں  
میرے پاس ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں وہ مجھ کو پہچانتے  
ہیں لیکن میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی ابو حازم  
نے (اسی سند سے) کہا نعان بن ابی عیاش نے مجھ کو یہ حدیث بیان  
کرتے سنا تو پوچھنے لگے کیا تم نے یہ حدیث سہل بن سعد سے اسی  
طرح سنی ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو  
سعید خدی سے میں نے یہ حدیث سنی وہ اس میں اتنا بڑھاتے تھے  
میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں جو اب ملے گا تم نہیں جانتے انہوں نے  
تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں اس وقت میں کہوں گا ہاں ایسا  
ہے تو پھر دور ہوں دور ہوں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد (اپنا دین)  
بدل ڈالا (اسلام سے پھر گئے) اور ابن عباس نے کہا سمعنا کا معنی دوری  
اسی سے ہے (سورہ حج میں) فی مکان سمیع یعنی دور دراز جگہ میں سمعہ  
اور اسمعہ (مجدد اور زید) دونوں کے معنی یہ ہیں اس کو دور کیا اور احمد  
بن شعیب بن سعید حبشی نے کہا (اس کو ابو ہریرہ نے وصل کیا) ہم سے  
والد نے بیان کیا انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب  
سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے  
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگ میرے  
اصحاب میں سے میرے سامنے آئیں گے لیکن حوض کوثر پر سے ہٹا دیئے

۱۷ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۷۱۔

يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيَقُولُ اِنَّكَ لَا عَلِمَ لَكَ  
بِمَا اَحَدُنَا بَعْدَكَ اِلَّا هُمُ ارْتَدُّوا عَلٰى  
اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ۝

۳۰۵. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنْ ابْنِ  
شَهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَحْدِثُ  
عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى  
الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِي فَيُحَلُّونَ عَنْهُ  
فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيَقُولُ اِنَّكَ لَا عَلِمَ  
لَكَ بِمَا اَحَدُنَا بَعْدَكَ اِلَّا هُمُ ارْتَدُّوا  
عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى وَقَالَ شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ الْبُهْرِيُّ يَحْدِثُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُحَلُّونَ وَقَالَ  
عُقَيْلٌ فَيُحَلُّونَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي  
رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۳۰۶. حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبُو  
قَال حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَّارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا قَائِمًا اِذَا

جائیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد  
ہو گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئے کُن کیے تھے  
یہ پیٹھ پھیر کر اٹھ کر لوٹ گئے تھے (اسلام سے پھر گئے تھے)۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن  
وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب  
سے انہوں نے سعید بن مسیب سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
صحابہ سے روایت کرنے تھے (ابو ہریرہؓ کا نام نہیں لیا) کہ آپ نے  
فرمایا میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے  
اتنے میں فرستے ان کو ٹھادیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے  
اصحاب ہیں ارشاد ہو گا تم کو نہیں معلوم جو نئے نئے کُن انہوں نے تمہارے  
بعد کیے یہ تو پیٹھ پھیر کر اٹھ گئے (اسلام سے) پھر گئے تھے اور شعیب بن ابی  
حمزہ نے زہری سے روایت کی (اس کو ذہبی نے زہریات میں وصل کیا) کہ  
ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے وہ نکال  
دیے جاویں گے اور عقیل نے زہری سے فیعلون نقل کیا ہے یعنی بائیں  
جائیں گے اور محمد بن ولید زہری نے بھی اس حدیث کو زہری سے  
انہوں نے امام باقرؑ سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی رافع سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (اس کو دارقطنی  
نے افراد میں وصل کیا)۔

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح  
نے کہا ہم سے خالد بن فلیح بن سلیمان نے کہا مجھ سے ہلال بن ابی میمون نے  
انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب میں رقیامت کے  
دن، حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا تو ایک گروہ میرے سامنے آئے گا میں ان کو

۱۔ ان حشروں سے یہ سمجھتا ہے کہ آپ کو نام نام ہر ایک کے اہل نہیں ننا گئے جاتے بلکہ مجملہ امت کے اہل آپ پر پیش کیے جاتے ہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے  
کہ پیادہ تجارت کے مدبر مجبوراً امت کے اہل پر پیش کیے جاتے ہیں ۱۲۰

زُمرَةً حَتَّى إِذَا عَرَفْتَهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ  
مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ  
أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ وَمَا  
شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ  
عَلَى أَدْبَارِهِمْ أَتَقْتَمِرُونَ ثُمَّ إِذَا  
زُمرَةً حَتَّى إِذَا عَرَفْتَهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ  
مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ  
قُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ  
مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا  
بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمْ أَتَقْتَمِرُونَ  
فَلَا أَرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ  
هَهِلِ التَّعَمُّدِ

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ أَبِيهِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ  
مُنْبَرِجِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ  
وَمِنْ بَرِي عَلَى حَوْضِي

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جَنْدَبًا  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

پہچان لوں گا اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا وہ  
اللہ کا فرشتہ ہوگا اس گروہ سے کہنے لگے گا ادھر آؤ میں پوچھوں گا کیوں  
ان کو کدھر لے چلے وہ کہے گا دوزخ کی طرف اور کہاں خدا کی قسم دوزخ کی  
طرف میں پوچھوں گا وجہ کیا ان سے کیا تصور ہوا وہ کہے گا یہ لوگ تمہاری  
وفات کے بعد لٹے پاؤں پلٹ گئے تھے خیر اس کے بعد ایک اور گروہ  
نمودار ہوگا میں ان کو بھی پہچان لوں گا دیکھ میری امت کے مسلمان لوگ  
ہیں اتنے میں میرے اور ان کے بیچ میں سے ایک شخص نکلے گا وہ ان  
سے کہے گا دوزخ کی طرف اللہ کی قسم دوزخ کی طرف میں پوچھوں گا ان کی  
کہے گا دوزخ کی طرف اللہ کی قسم دوزخ کی طرف میں پوچھوں گا ان کی  
خطا دیکھے گا تمہاری وفات کے بعد یہ لوگ لٹے پاؤں (اسلام سے)  
پھر گئے تھے میں سمجھتا ہوں ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچنے  
کا سب کو دوزخ میں لے جائیں گے۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر جزائی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض  
نے انہوں نے عبد اللہ عمری سے انہوں نے خبیب بن عبد الرحمن سے انہوں  
نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے بیچ میں (جو زمین کا ٹکڑا  
ہے) یہ نبیہت کے چمنوں میں سے ایک چمن ہوگا (اکھیر کر نبیہت میں  
رکھ دیا جائے گا) اور میرا یہ جو منبر (دنیا میں) ہے یہ (قیامت کے دن  
میرے حوض پر رکھا جائے گا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد عثمان بن جبہ نے  
خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبد الملک بن عبید سے کہا میں نے  
جندب بن عبد اللہ بجلی سے سنا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ فرماتے تھے میں حوض کرثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوگا۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

الْثَّيْبُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ  
عُقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ  
صَلَوْتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى  
الْمُنْبِرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطْتُ لَكُمْ وَأَنَا  
شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ  
إِلَى حَوْضِي الْأَنْوَاعِ وَأِنِّي أُعْطِيْتُ  
بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ  
وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ  
تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ  
أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا ۝

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا حَرِثُ بْنُ عَمَّارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
حَارِثَةَ بْنَ هَبِيبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ  
فَقَالَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ وَ  
زَادَ بَنُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ  
بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا  
بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوِدُّ  
أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ أَلَا وَنَحْنُ قَالُ لَأَقَالَ

انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابو الخیر (مرشد) سے انہوں نے  
عقبہ بن عامر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر  
نکلے اور احد والوں کے لیے (جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) اس  
طرح دعا کی جیسے میت کے لیے (خنازے کی نمازیں) دعا کرتے ہیں  
اس کے بعد لوٹ کر منبر پر آئے فرمایا (لوگو) میں تمہارا پیش خیر ہوں  
اور میں تمہارے اعمال کو دیکھتا رہوں گا اور خدا کی قسم میں تو اپنے حوض  
کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زمین کی کنجیاں یا  
زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یہ راوی کو شک ہے) عنایت فرمائیں اور خدا کی  
قسم مجھ کو اب یہ ڈر نہیں رہا کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے مگر میں  
ڈر رہا ہوں کہیں تم دنیا کے لالچ میں نہ پڑ جاؤ (اور ایک دوسرے سے  
رشتہ اور حسد کرنے لگو۔)

ہم سے علی ابن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے حرمی بن  
عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معبد بن خالد سے انہوں نے  
حارث بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ نے حوض کوثر کا ذکر کیا تو فرمایا وہ اتنا بڑا ہے جیسے مدینہ سے  
صنعا (جو نیندرہ دن کی راہ ہے) اور محمد بن ابراہیم بن ابی عدی نے بھی  
اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا انہوں نے معبد بن خالد سے انہوں  
نے حارث بن وہب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حارثہ نے آنحضرت صلی علیہ  
وسلم کا یہ قول بیان کیا کہ آپ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا صنعا سے مدینہ  
تو مستور و بن شداد صحابی نے ان سے کہا کیا تم نے اس کے برتنوں  
کے باب میں آنحضرت سے کچھ نہیں سنا حارثہ نے کہا نہیں مستور و نے

۱۔ اس لیے آگے جا تا ہوں گویا اپنے استاد کیا کہ میری وفات تربیہ ہے ۱۲۷ھ یعنی وفات کے بعد بھی تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوتے رہیں گے جیسے دوسری حدیث میں آگے  
۱۲۷ھ میں ارشاد تھا دم اور ایران دیوہ کو فتح کا ۱۲۷ھ کیونکہ توحید تھا اسے دلوں میں رچ گئی ہے شرک سے نفرت ہو گئی ہے ۱۲۷ھ میں معنایں کا پانے کا تختہ ہے یہ شہر اب  
مکہ قائم ہے ۱۲۷ھ اس کو امام سلم اور اسماعیل نے مل کیا ۱۲۷ھ

الْمُسْتَوْدَعُ تُرَى فِيهِ الْإِنِّيَّةُ مِثْلُ

الْكَوْكَبِ \*

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

عَنْ تَارِفِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

أَبِي مَلِكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي

بَكْرِ تَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْخَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ

مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤَخِّدُنَا مَنْ

دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَتَى وَهِيَ أَمَتِي

فَيَقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ

وَاللَّهُ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ

فَكَانَ ابْنُ أَبِي مَلِكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ

إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا

أَوْ نَفْتَنَ عَنْ دِينِنَا أَعْقَابُكُمْ تَكْلُصُونَ

تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقَبِ \*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب التقدير

### باب تقدير کے بیان میں

### بَابُ الْقَدَرِ فِي الْقَدَرِ \*

ابن ابی ملیک کا یہ قول اسی سند سے مروی ہے تعلق نہیں ہے ۱۲۷۱ھ میں تقدیر پر ایمان لانا فرض اور جزا ایمان ہے لیکن جو کچھ بوجہ بھلا چھوٹا بڑا دنیا میں قیامت تک جو نہ والا قصہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں نظر رکھتا ہے اسی کے مطابق ظاہر ہو گا اور بندے کو ایک ظاہری اختیار دیا گیا ہے جس کو کسب کہتے ہیں حاصل ہے کہ نہ بندہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل مختار ہے اہل سنت اور صحابہ کرام اور سلف صالحین کا یہی اعتقاد تھا پھر قدر یہ اور جبر یہ پیدا ہوئے قدر یہ کہنے لگے کہ بندے کے افعال میں اللہ کو کچھ دخل نہیں ہے وہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اور جو کرتا ہے سچے اختیار سے کرتا ہے جبر یہ کہنے لگے کہ بندہ جماعت کا طرح بالکل مجبور ہے اس کو اپنے کسی فعل میں کوئی اختیار نہیں ہے ایک نے انفرادی طور سے تقریباً اہل سنت بیچ بیچ میں ہیں امام جعفر صادق نے فرمایا لا جبر ولا تفویض ولكن امرین امرین ای معنی نے کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کا سر ہے جو دنیا میں کسی پر ظاہر نہیں ہوا ایمان تک کہ پیغمبروں پر بھی ۱۲۷۱ھ۔

کہ اس پر اتنے برتن رکھے دکھائی دیں گے جیسے آسمان کے تارے (یعنی بے شمار)۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے نافع بن عمر سے کہا مجھ سے ابن ابی ملیک نے بیان کیا انہوں نے اسحاق بن ابی بکر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رہ کر تم میں سے آنے والوں کو دیکھتا رہوں گا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے نزدیک آ جانے کے بعد پکڑ لیے جائیں گے میں کہوں گا پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں میری امت ہیں فرشتے کہیں گے تم کیا جانو انہوں نے جو تمہارے بعد گن کیے خدا کی قسم یہ برابر اٹھنے پاؤں، ایڑیوں کے بل اسلام سے پھرے رہے ابن ابی ملیک یہ حدیث بیان کر کے یوں دعا کرتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا دین کے قسطن میں مبتلا ہو جائیں۔ امام بخاری نے کہا (سورہ مومن میں جو ہے علی اعتقادکم تخلصون اس کا معنی یہی ہے اپنی ایڑیوں کے بل اٹھتے پھرتے تھے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان



۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنْ أَحَدَكُمُ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عُلِقَ قَتْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً قَتْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيَوْمِرُ بِأَرْبَعِ بَيْتِهِ وَأَجْلِيهِ وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ أَحَدَكُمُ أَدَّ الرَّجُلُ يَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ أَدَمُ إِلَّا ذِرَاعًا ۝

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو سلیمان اعش نے خبر دی میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آپ مجھے تھے ادرا اللہ نے جو وعدہ کیا تھا وہ سچا تھا فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں نطفہ رہتا ہے پھر خون کی پھٹکی بن جاتا ہے چالیس دن تک یہی رہتا ہے (پھر چار مہینے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کو چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے اس کی روزی اس کی عمر اس کی نیک بختی اس کی بد بختی تو خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص اس کا اس کی روزی اس کی عمر اس کی نیک بختی اس کی بد بختی تو خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص یا کوئی آدمی (دساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے ایک ہاتھ یا ایک باغ رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے وہ بہشتیوں کا سا کام کرتا ہے اور بہشت میں جاتا ہے اور کوئی آدمی (دساری عمر) بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے بہشت اس سے ایک ہاتھ یا دو ہاتھ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے آخر دوزخ میں جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں یوں کہا ایک ہاتھ پر رہ جاتی ہے۔

۱۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے تو روح چار مہینے کے بعد پھونکی جاتی ہے ابن عباس کی روایت میں یوں ہے چار مہینے دس دن بعد جانفے لے کر تاقیہ عیاض لے کر اس پر عطا کا تاق ہے کہ روح ایک سو بیس دن کے بعد پھونکی جاتی ہے اور شاہدہ اور خیمین کی حرکت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے میں کہتا ہوں اس زمانہ کے ڈاکروں اور حکیموں نے مشاہدہ اور تجربہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ چار مہینے گزرنے کے پیشتر ہی جنین میں جان پڑ جاتی ہے اب جن روایتوں میں روح پھونکنے کا ذکر نہیں ہے جیسے امام بخاری کی اس روایت میں ان میں تو کوئی اشکال ہی نہ ہوگا لیکن جن روایتوں میں اس کا ذکر ہے تو حدیث غلط نہیں ہو سکتی بلکہ ڈاکروں اور حکیموں کا دعویٰ غلط کہنا چاہیے شاید ان کو دھوکا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ روح حیوانی چار مہینے سے پیشتر جنین میں پڑ جاتی ہو لیکن حدیث میں روح سے مراد روح انسانی یعنی نفس ناقصہ ہے وہ چار مہینے دس دن کے بعد ہی بدن سے متعلق ہوتا ہوگا ۱۲ منہ ۵ اور شک نہیں کی اس کا امام بخاری نے توجیہ میں دہل کیا ۱۲ منہ۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
خَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
بَكْرٍ بَيْنَ الْأَسَنِ عَنْ الْأَسَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَ  
اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ  
نُطْفَةٍ أَيُّ رَبِّ عِلْقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ  
فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَفْضِي خَلْقَهَا قَالَ أَيُّ  
رَبِّ ذَكَرْتُ أَمْ أَنْثَى أَشَقِي أَمْ سَعِيدٌ  
فَمَا التَّرِيقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ  
فِي بَطْنِ أُمِّهِ ۝

بَابُ الْإِسْمِ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عَلِيٍّ  
اللَّهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عَلِيٍّ وَ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ قَالَ  
أَبْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَاقُونَ سَبَقَتْ لَهُمْ  
السَّعَادَةُ ۝

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّشَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَطْرَفَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ يَحْدِثُ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَعْرِفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ  
أَهْلِ النَّارِ قَالَ لَعَمْرُكَ قَالِ فَيَعْمَلُ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید  
نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے انہوں نے اپنے دادا  
انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ پروردگار سے  
(سب سال) عرض کرتا رہتا ہے پروردگار ابھی نطفہ ہے اب پھنکی  
ہو اب گوشت کا مچھڑا جب اللہ تعالیٰ بچہ کی پیدائش پروری کرنا  
چاہتا ہے تو وہ پوچھتا ہے پروردگار یہ مرد ہو گا یا عورت نیک نجات  
ہو گا یا بد نجات اور اس کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے پھر جیسا  
حکم ہوتا ہے (دلیا ہی جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے لکھ  
دیا جاتا ہے۔

بَابُ الْإِسْمِ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عَلِيٍّ  
اللَّهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عَلِيٍّ وَ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ قَالَ  
أَبْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَاقُونَ سَبَقَتْ لَهُمْ  
السَّعَادَةُ ۝

ہم سے آدم بن ابی یاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا  
ہم سے یزید رشک نے کہا میں نے مطرف بن عبد اللہ سے سنا وہ عمران  
بن حصین سے روایت کرتے تھے ایک شخص (خود عمران بن حصین نے) کہا  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بہشتی اور دوزخی لوگ پہچانے جا چکے  
ہیں (یعنی اللہ کے علم میں الگ الگ ہو چکے ہیں) آپ نے فرمایا  
بیشک اس شخص نے کہا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں آپ نے

۱۔ یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث میں ذکر ہے جس کو امام احمد اور ابن حبان نے نکالا اس میں یوں ہے اسی لیے میں کتاب میں علم اللہ تعالیٰ قول عبد اللہ بن عمر کا ہے ۱۲۸  
۲۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲۸۷۸ رشک برکسر اور ان کا لقب ہے چونکہ ان کی داڑھی بہت لمبی تھی کہتے ہیں ان کی داڑھی میں ایک بچہ گھس گیا تھا تین دن اسی میں با  
ان کو خبر نہیں ہوئی ۱۲۸۷۸ لے فائدہ منہج میں جو تقدیر میں ہے وہ ہرگز ۱۲۸۔

أَبَا مِلُونٍ قَالَ كُلُّ يَحْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ  
أَوْ لِمَا يُسْرَلُ لَهُ ۖ

**بَابُ ۱۵۱** اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا  
عَمِلِينَ ۖ

۳۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ  
أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۖ

۳۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الَلَيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ  
وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَدَائِعِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ  
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۖ

۳۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الَّتَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

فرمایا بات یہ ہے کہ جو جس کے لیے پیدا ہوا ہے اس کی تقدیر میں ہے (بہشت  
یا دوزخ) اسی کے موافق اس کو اعمال کرنے کی توفیق دی جاتی ہے

باب اس بیان میں کہ مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ ہی  
کو معلوم تھا کہ اگر وہ بڑے ہوتے زندہ رہتے تو کیسے عمل کرتے۔

ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے غندر بن محمد جعفر  
نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو ہریرہ (جعفر بن ابی وحشہ) سے انہوں  
نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کہاں جائے گی (بہشت میں  
یا دوزخ میں) فرمایا اللہ خوب جانتا تھا جو وہ (بڑے ہو کر) عمل  
کرتے تھے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن اشہاب سے (انہوں نے  
کچھ اور بیان کیا) اور کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیشی نے خبر دی انہوں نے  
ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا  
گیا مشرکوں کی اولاد کا کیا حال ہو گا آپ نے فرمایا اللہ ہی خوب  
جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد المذراق  
نے خبر دی کہ ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے  
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ پیدائشی دین اسلام پر پھر اس

۱۵۱- آپ کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا ہم بندہ کو نہیں ہے نہ بندہ کو اس سے کوئی غرض ہونا چاہیے نہ شخص کو لازم ہے کہ نیک اعمال کے لیے کوشش کرے اب جس شخص کی تقدیر  
میں بہشتی ہی لکھا ہے اس کو نیک اعمال کی اور جس کی تقدیر میں دوزخی ہونا لکھا ہے اس کو برے اعمال کی توفیق ہوگی ۱۵۲- تو اپنے علم کے موافق ان کا فیصلہ کرے گا جو اگر بڑے  
ہوتے تو اچھے عمل کرتے ان کو بہشت میں لے جائے گا جو بڑے ہو کر برا عمل کرتے ان کو دوزخ میں لے جائے گا مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جرم کرنے سے پہلے مقرر دینا  
عدل اور انصاف کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مالک کا کوئی فعل عدل کے خلاف نہیں ہے سب اس کی ملک میں اپنے ملک میں تعارف کرنا ظلم نہیں ہو سکتا مشرکین کی اولاد  
میں بہشت سے قول میں بعضوں نے اس مسئلہ میں توفیق کیلئے اور اللہ خوب جانتا ہے جو جو نہ والا ہے۔ رہنا لاعلم ان الا ما علمتنا انک انت العزیز الحکیم ۱۵۳- اس میں  
اسلام کی قابلیت ہو رہی ہے۔ ۱۲- منہ۔

کے ماں باپ (یار دوست بہاؤ) اس کو یہودی یا نصرانی (یا بدھ یا ہندو یا پاک) بنا ڈالتے ہیں جیسے تم اپنے جانور (گائے بکری اونٹنی) کو جتا تے ہو کوئی بچہ کن کٹا بھی دیکھتے ہو (کوئی نہیں سب اچھے پورے اعضا کے پیدا ہوتے ہیں، پھر تم ہی ان کو کن کٹا بنا تے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ کم سنی میں مر جائے اس کا کیا حال ہو تمسے آپ نے فرمایا اللہ عز و جل جانتا تھا (بڑا ہو کر) جیسا ٹل والا وہ تھا۔

باب اللہ نے جو حکم دیا ہے (تقدیر میں لکھ دیا ہے) وہ ضرور ہو  
 کر رہے گا (اس سے بچاؤ ممکن نہیں)۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی اہن سوکن کا حصہ بھی مار لینے کے لیے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ وہ اس کو طلاق دے دے بلکہ یوں ہی دینا شدہ نکاح کو جو اس کے نصیب میں ہے اتنا ہی اس کو ملے گا۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ اہم سے اسرائیل نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں آپ کی صاحبزادی حضرت زینب کی طرف سے ایک شخص (نام نامعلوم) آپ کے بلانے کو آیا اس وقت آپ کے پاس سعد بن عبدہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل بیٹھے ہوئے تھے وہ شخص کہتے لگا ان کا بیٹا (علی بن ابوالعاص) دم چھوڑ رہا تھا آپ نے (اسی آدمی کے ہاتھ پر سلام کہلا بھیجا اللہ ہی کا مال ہے جو وہ لے لے اور جو وہ عنایت فرمائے اور ہر چیز کی ایک مدت مقرر

فَأَبَااهُ يَهُودَايَهٗ وَيَنْصَرَانِهٖ كَمَا  
تُنَجُّونَ الْبَرِيَّةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا  
مَنْ جَدَّعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ  
وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَكُونُوا  
عَامِلِينَ ۝

بِاسْمِهِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا  
مَّقْدُورًا ۝

٣١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةَ طَلَاقَ أُخْتَيْهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَعْفَتَهَا وَتَتَنَكَّحُ فَإِنْ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا:

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَمْعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدُ وَ أَبُو بَنِي كَعْبٍ وَمُعَاذٌ ابْنَاهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا إِلَهُ مَا أَخَذَ وَ إِلَهُ مَا أُعْطِيَ كُلُّ بِأَحِلٍّ فَلْتَصِبِرْ

۳۲۰۔ کہ سو گن کہ طلاق ہو جتنے سے زیادہ نہیں مل سکتا ۱۲۱۔

۱۔ سو کن کو طلاق ہو جانے سے زیادہ نہیں مل سکتا ۱۲ منہ۔

وَلْتَحْتَسِبْ ۝

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْرٍ أَنَّ الْحُجَّاجِيَّ ابْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبِيًّا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْرَاكُمُ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ لِأَعْلَانِكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسْمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تُخْرِجَ إِلَّا هِيَ كَأَمْنَةٌ ۝

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَتَبُ خُطْبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلَيْهِ مِنْ عَلَيْهِ وَجْهَهُ مَنْ جَوَّهَهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ لَسَيْتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ النَّجْلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَاهُ فَعَرَفَهُ ۝

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُمَيْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي

دلت مقرر ہے مبر کرو اور اللہ ہی سے ثواب چاہو گے

ہم سے جہان بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم سے یونس بن یزید نے بیان کیا انہوں نے نہری سے کہا مجھ کو عبد اللہ بن حمر بن جحجی سے خبر دی ان کو ابو سعید خدری نے وہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک انصاری شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہم کو باندیان قید میں ملتی ہیں مگر ہم ان کے کوڑے کرنا چاہتے ہیں یعنی بیچ کر تو آپ کیا فرماتے ہیں اگر ہم ان سے عزل کر سکیں آپ نے فرمایا تم ایسا کرتے ہو کچھ قباحت نہیں اگر تم ایسا نہ کرو کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔

ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے حذیفہ بن بیان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا اور قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں وہ سب بیان فرمائیں اب جس کو یاد رہیں اس کو یاد رہیں اور جس کو بھول گئیں اس کو بھول گئیں بعضی بات ایسی تھی جب وہ ظاہر ہوتی تو میں پہچان لیتا کہ آنحضرت نے اس کا ذکر کیا تھا جیسے کوئی شخص کسی کو پہچاننا ہو مگر وہ غائب ہو پھر سامنے آئے تو اس کو پہچان لے۔

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبد الرحمن

۱۔ یہ حدیث ابو ذر غفاری سے بیان نام بخاری اس لیے لائے کہ اس سے ہر چیز کی مدت مقرر ہونا اور ہر کام کا اپنے وقت پر فروز ظاہر ہونا انکلی ہے ۱۲ منہ ۱۲ ابو حمزہ بن قیس یا ابو سعید یا حمزہ بن عمرو رضی ۱۲ منہ یعنی انزال کے وقت ذکر باہر نکال لیں ۱۲ منہ ۱۲ اس کی صورت اس کے دل میں نقش ہو ۱۲ منہ ۱۲

عَبْدُ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ عَنْ عِيٍّ قَالَ كُنَّا  
جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُوْدٌ يَنْكُتُ فِي  
الْأَرْضِ وَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا  
قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ  
الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَا  
تَشْكِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَعْمَلُوا  
فَكُلٌّ مُّيسِرٌ ثُمَّ قَدَأَ فَاثْمًا مِّنْ أَعْطَى  
وَأَتَقَى الْآيَةَ ۝

### باب العمل بالخواتم ۝

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنْ مَّعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ  
هَذَا أَوَّلُ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ  
مِنَ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ فُجَاءَ  
رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحْدِثُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ  
قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ  
الْجِرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ  
أَهْلِ النَّارِ فَكَأَدَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَدْرَأُ بِفَيْئِهِمَا هُوَ  
عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ الْمَرْجُوحَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ  
إِلَى كِنَانَتِهِ فَأَنْزَعَهَا مِنْهَا سَهْمًا فَأَنْزَعَهَا فَاثْمًا  
رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلی سے انہوں نے حضرت علیؑ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس  
کو زمین پر مار رہے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کا  
ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے خواہ دوزخ میں خواہ بہشت میں یہ سن کر ایک  
شخص (سراقہ بن مالک بن جیشم) کہنے لگا یا رسول اللہ کیا ہم اس تقدیر  
کے سکے پر بھروسہ کر لیں (دعوت کرنا چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا انہیں  
عمل کیے جاؤ ہر ایک کو وہی راستہ آسان کیا جائیگا (اسی کی توفیق ملے  
گی جس کے لیے پیدا کیا گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کَمَا مَنَ اسطی  
وَاتَّقَى اخیر تک۔

### باب اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے۔

ہم سے حبان ابن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید  
بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ایک شخص کے  
حق میں جو (بظاہر) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا دوزخی ہے خیر جب  
جنگ شروع ہوئی تو یہ شخص خوب لڑا ایسا لڑا کہ سخت زخمی ہو گیا  
اور حرکت کے قابل نہ رہا اس وقت ایک شخص آپ کے صحابہ میں سے  
آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے جس شخص کو فرمایا تھا کہ وہ دوزخی  
ہے وہ تو اللہ کی راہ میں لڑا اور خوب لڑا اور سخت زخمی ہوا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کچھ ہو) وہ دوزخی ہے یہ سن کر بعض  
صحابہ کو شک پیدا ہونے کو تھی اسی اثنا میں وہ شخص جو بہت زخمی  
ہو گیا تھا اس کو تکلیف ہونے لگی اس نے کہا کیا اپنی ترکش کی طرف  
ہاتھ بڑھا کر ایک تیر نکالا اور اپنے تئیں مار لیا (ہلاک کر ڈالا)  
یہ حال دیکھتے ہی کئی مسلمان دوڑنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ اللہ نے آپ کا فرمایا سچ کیا اس شخص

فَقَالُوا يَا رَسُولُ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ قَدْ انْتَحَرَ فَلَانٌ  
فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَإِنَّ اللَّهَ  
لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِي ۝

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ  
أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً  
عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ  
يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ  
إِلَى هَذَا فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَهُوَ  
عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى  
الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَجَلَ الْمَوْتَ  
فَجَعَلَ ذُبَابَةً سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى  
خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ  
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا  
ذَلِكَ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَّنْ أَحَبَّ أَنْ  
يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ  
وَكَانَ مِّنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ

نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! اٹھ  
اور لوگوں میں منادی کرنے بہشت میں وہی جائے گا جو دل سے  
ایمان دار ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار (منافق) شخص سے بھی اس دین  
کی مدد کرے گا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو غسان محمد  
بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے  
انہوں نے کہا (قرمان نامی) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ ایک جہاد میں مسلمانوں کے بہت کام آیا (مسلمانوں کی طرف  
سے خوب لڑ رہا تھا کافروں کو خوب مار رہا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا جو کوئی یہ چاہتا ہو دوزخ والوں میں سے کسی کو  
دیکھے وہ اس شخص کو دیکھے آپ کا یہ ارشاد سن کر مسلمانوں میں سے ایک  
شخص (انتم بن ابی الجون خزاعی) اس کے پیچھے ہوا (ساتھ ساتھ چلا)  
اس شخص (یعنی قرمان) کا یہ حال تھا کافروں پر سخت حملے کر رہا تھا یہاں تک  
کہ خود بھی زخمی ہو گیا اور جلدی مرنے کے لیے اس نے تلوار کی نوک  
اپنی چھاتیوں کے بیچ میں رکھی (اس پر زور ڈالا) تلوار منہ بند ہون کے  
بیچ میں پار نکلی آئی (اور مر گیا) یہ حال دیکھتے ہی وہ شخص جو اس کے ساتھ  
ساتھ جا رہا تھا (یعنی انتم) دڑماتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا  
اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے  
پوچھا کہہ تو کیا قصہ ہے وہ کہنے لگا آپ نے فلاں شخص (قرمان) کی نسبت  
یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھے حالانکہ  
وہ مسلمانوں کی طرف سے (اس جنگ میں) بڑا کام کر رہا تھا میں سمجھا وہ تو

۱۔ جیسے اس منافق شخص سے کرائی جو اپنی ناموری کے لیے لڑ رہا تھا اس کے دل میں ایمان نہ تھا خدا کی رضا مندی مقصود نہ تھی اس لیے اس نے زخموں  
کی تکلیف پر صبر نہ کیا اور خود کشی کی ۱۲ منہ سے اعلیٰ روایت میں یوں ہے کہ اس نے تیرے اپنے تئیں ہلاک کیا اس میں یہ ہے کہ تلوار کی نوک سے شاید یہ الگ  
الگ قصے ہوں یا تیرا اور تلوار دونوں سے مارا ہو ۱۲ منہ۔

فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا جَوَّحَرْتُ  
أَسْتَعَجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ  
لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ  
أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّوْآتِيهِ ۖ

**بَابُ إِقْقَاءِ التَّذْرِ الْعَبْدَ**

إِلَى الْقَدْرِ ۖ

۳۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّذْرِ قَالَ  
إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ  
بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ۖ

۳۲۶- حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَتَامِ بْنِ مَنِيعٍ عَنْ  
إِبْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوزخی ہو کر مرنے والا نہیں غیر جب زخمی ہو گیا تو اس نے کیا کیا جلدی  
مرنے کے لیے خودکشی کی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
دیکھو ایک بندہ (ساری عمر) دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ  
بہشتی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ بالآخر ہوتا ہے) اور ایک بندہ (ساری عمر)  
بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے اس کا خاتمہ  
برا ہوتا ہے تو اعتبار خاتمہ ہی کا ہے ۱۷

**باب نذر کرنے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی (وہی ہو  
گا جو تقدیر میں ہے)۔**

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دین) نے بیان کیا کہ اہم سے سفیان بن  
عیینہ نے انہوں نے منصور بن معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مرہ ہمدانی  
سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نذر کرنے سے (منت ماننے سے) منع فرمایا اور یہ ارشاد کیا  
کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی بلکہ نذر بخیل کے دل سے پیسہ  
نکالتی ہے ۱۷

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہ اہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خبر دی کہ اہم کو معمر نے انہوں نے ہمام ابن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے

۱۷ یا اللہ ہمارا اور سب بچے مسلمانوں کا خاتمہ بالآخر کو ۱۷ منہ ۱۷ اکثر لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا پیسہ نہیں خرچتے جب کوئی مصیبت آن  
پڑتی ہے اس وقت طرح طرح کی منتیں اور نذریں مانتے ہیں باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر اور منت ماننے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی ہوتا  
وہی ہے جو تقدیر میں ہے سلم کی روایت میں صاف یوں ہے کہ نذر نہ مانا کر اس لیے کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی حالانکہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے مگر آپ نے جو  
نذر سے منع فرمایا وہ اسی نذر سے جس میں یہ اعتقاد ہو کہ نذر کرنے سے بلائ جاسے گی جیسے اکثر جاہلوں کا اعتقاد ہوتا ہے لیکن اگر یہ سمجھ کر نذر کرے کہ نافع  
اور ضرار اللہ ہی ہے اور جو اس نے تقدیر میں لکھا ہے وہی ہوگا تو ایسی نذر منع نہیں بلکہ اس کا پورا کرنا ایک عبادت اور واجب ہے مگر ہم کہتے ہیں جب اللہ کی نذر ماننے  
سے آپ نے منع فرمایا اور یہ جملہ دیکر نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی تو دوسرے بحال ان لوگوں کے جو خدا کو چھوڑ کر دوسرے بزرگوں یا دوسروں کی نذر مانتے وہ تو  
علاوہ گناہ گار ہونے کے اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور غیر اللہ کی نذر کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۷ یوں تو اس کے دل سے  
پیسہ نکلتا نہیں جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو نذر مانتا ہے اور اتفاق سے اس کا مطلب پورا ہو گیا تو اب پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے جسک مار کر اس وقت خرچنا  
ہے ۱۲ منہ ۱۷





الْجَنَّةَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
بَابُ كَيْفِ الْمَعْصُومِ مَنْ عَصَمَ  
اللَّهُ ۞

عَاصِمٌ مَّا نَحْنُ قَالَ مُجَاهِدٌ  
سَدَّ عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُونَ فِي  
الضَّلَالَةِ دَسَاهَا أَعْدَاهَا -

۳۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْحُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا اسْتَخْلَفَ خَلِيفَةً إِلَّا لَهُ  
بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَ  
تَحُصُّهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ  
بِالشَّرِّ وَتَحُصُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ  
مَنْ عَصَمَ اللَّهُ ۞

بَابُ كَيْفِ وَحَرَامِ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلُكُنَّهَا  
أَلَمْ يَأْتِ بِجُحُودٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

وہ کیا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
باب معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ (گناہوں سے)  
بچائے رکھے۔

سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا اعاصم الیوم من امر اللہ عاصم کے معنی روکنے  
والا مجاہد نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ جو (سورہ یس میں) فرمایا واصلنا  
من بین الیدیم سدا یعنی ہم نے حق بات ماننے سے ان پر اثر کر دی ہے وہ گمراہی میں  
ڈلگے رہے ہیں (سورہ دلشاس میں جو) دشمن (ہے) اس کا معنی گمراہ کیا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم  
سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید  
خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
نے فرمایا جب کوئی شخص حاکم ہوتا ہے تو اس کے صلاح کار  
اور مشیر در طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اچھی اور نیک باتیں کرنے کے لیے یہی  
کہتے ہیں ایسی ہی باتوں کی ترغیب دیتے رہتے ہیں دوسرے وہ جو بری باتیں  
کرنے کے لیے کہتے ہیں ایسی ہی باتوں کی ترغیب دیتے رہتے ہیں اب بری باتوں  
سے معصوم وہی رہتا ہے جس کو اللہ بچائے رکھے ۞

باب اللہ نے (سورہ انبیاء میں) فرمایا وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكُنَّهَا  
أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ اور (سورہ ہود میں) فرمایا لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ

۱۔ امام بخاری کی عادت ہے کہ وہ ترجہ اباب میں کوئی آیت یا حدیث نہیں نقل کرتے ہیں اور درمیان میں کوئی نیا لفظ آجائے تو تفسیر کرتے کرتے حل لغت شروع  
کر دیتے ہیں معنی کی مناسبت سے سدا کی بھی تفسیر بیان کر دی کیونکہ عاصم کے معنی مانع کے برعکس اور سد بھی مانع ہوتی ہے اب سدا کی مناسبت سے و سدا کی بھی تفسیر کی کیونکہ سدا اور  
دس دونوں کے حروف یک ہی ہیں تقدیم و تاخیر کا فرق ہے ۲۔ نہ سدا بکایا خواہ کیا یہی فرمائی نے مجاہد سے نہ ۱۱۔ نہ سدا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کے دل میں دو طرح  
کی قوتیں (یعنی صفیوں) ہوتی ہیں ایک تو یہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت شیطانیہ ۱۲۔ نہ سدا جیسے ظلم اسراف فسق  
فجور وغیرہ ۱۳۔ نہ سدا اللہ جس حاکم اور بادشاہ کو بچا یا چاہتا ہے وہ تو ان پر کار اور خوشامدی مساجروں کے دم میں نہیں آتا تاہی اکثر بادشاہ ان پر کار مساجروں کی وجہ  
سے تباہ ہو جاتے ہیں فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور غفلت میں پڑ جاتے ہیں آخر ان کی سلطنت برباد ہو جاتی ہے ۱۴۔ نہ سدا ابوبکر اور حمزہ اور کسا  
نے و جرم پڑا ہے ۱۵۔ نہ -

الْأَمِنْ قَدْ آمَنَ وَلَا يَلِدُ وَلَا يُولَدُ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا  
 وَقَالَ مَسْئُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ وَجُمُومًا بِالْحَبَشِيَّةِ وَجَبَ ۖ  
 ۳۲۹ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ غَيْلَانَ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ  
 عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ  
 هَمَّةً أَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ  
 آدَمَ حِفْظَهُ مِنَ الزَّنا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا  
 مَحَالَةَ فِزْنَا أَلْعَيْنَ النَّظْرُ، وَزْنَا  
 اللِّسَانَ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَ  
 لَشَّتْهُي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَ  
 يُكَذِّبُهُ وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ  
 عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ ۖ

بَابُ مَا جَعَلَ الزُّنْيَا الْكَتْبَ  
 أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ ۖ

اور (سورہ نوح میں) فرمایا دلائلہ الا فاجر الکفار اور منصور بن نعمان بٹکری (یا  
 منصور بن معتمر) نے عکرمہ سے نقل کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے  
 کہا جُمُومًا حبشی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ضرور اور واجب سے

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق بن  
 ہمام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن طاووس سے انہوں  
 نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا یہ جو لفظ کا لفظ  
 قرآن میں آیا ہے تو میں لہم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی بات  
 نہیں پاتا جو ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ  
 سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کی قسمت میں جو زنا (حرام کاری) کا حصہ  
 لکھ دیا ہے اس میں وہ خواہ مخواہ مبتلا ہوگا (تقدیر کا لکھا پورا ہوگا) آنکھ  
 کی زنا دیکھنا ہے (یعنی بیگانی مرد یا عورت کو بذہنی سے) اور زبان کی  
 زنا (فحش اور شہوت) کی بات کرنا ہے اور نفس (کجغت) آرزو کرتا ہے اس  
 شرمگاہ آنکھ اور زبان اور نفس کو کبھی سچا کرتی ہے (اگر زنا کر لی) کبھی جھوٹا  
 کرتی ہے (اگر خدا کے ڈر سے باز رہا) شبابہ بن سوا نے اس حدیث  
 کو یوں روایت کیا ہم سے ورقاء بن عمر نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ  
 بن طاووس سے انہوں نے طاووس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں  
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

باب اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ہم نے  
 جو تجھ کو دکھاوا وہ کھلایا تو لوگوں کو آزمانے کے لیے اس کا بیان

۱۷۰ کا لفظ پہلی آیت میں ہے ۱۷۱ اس کو عبد بن حمید نے واصل کیا تو ترجمہ آیت کا یوں برآ جا رہی کہ ہم کھپانا چاہتے ہیں یہ بات ضرور ہے کہ ان کے لوگ اللہ کی طرف رجوع  
 نہیں کرتے یعنی شرارت اور کفر میں جھومتے اس آیت کی تفسیر اور کئی طرح پر بھی کی گئی ہے دیکھو تفسیر وحیدی ۱۲۷۷ سنہ ۱۳۷۷ھ الذین یجتنبون کبار الذم لعلوا حش الا ظم ۱۲۷۷ سنہ ۱۳۷۷ھ  
 اہی مسود کی مدایت میں یوں ہے ہمیں زنا کرتی ہیں دیکھو کہ مرث زنا کرتے ہیں جو ہم کو بوسہ دے کہ ہاتھ زنا کرتے ہیں چھو کر چپا کر پاؤں زنا کرتے ہیں چل کر ۱۲۷۷ھ  
 اسی میں خواہش پیدا ہوتی ہے ۱۲۷۷ سنہ ۱۳۷۷ھ اس سنہ کے بیان کرنے سے اہم بخاری کی غرض یہ ہے کہ طاووس نے یہ حدیث خود ابو ہریرہ سے سنی ہے جیسے اہل روایت  
 سے یہ ممکن ہے کہ ابن عباس کے واسطے سے سنی حافظ نے کہا شبابہ کی روایت محمد کو وصول نہیں ملی۔ اس حدیث کی مناسبت تقدیر کے باب سے ظاہر ہے کیونکہ اس میں یہ  
 بیان ہے کہ آدمی کی تقدیر میں جتنی زنا لکھ دی گئی ہے اس میں وہ ضرور مبتلا ہوگا ۱۲۷۷ سنہ ۱۳۷۷ھ یعنی آنکھ کا دکھاوا بعضوں نے کہا خواب ۱۲۷۷ سنہ ۱۳۷۷ھ

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الزُّوْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ زُؤْيَا عَيْنٍ أَرِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَهُ أُسْرِى بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدِّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ ۝

باب تَحَاَجَّرَ آدَمُ وَمُوسَى

عِنْدَ اللَّهِ ۝

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَبَرَ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَوَّلُنَا خَبِئْتَنَا وَآخِرُجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بَيْدَهُ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرِ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي يَا رُبَّ عَيْنٍ سَنَةَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا اس آیت وما جعلنا الزُّوْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ میں زُؤْيَا سے ایک کھڑا مراد ہے (یعنی معراج جو حالت بیداری میں ہوا تھا) رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ تک لے گئے تھے اور شجرہ ملعونہ سے تھوڑے کا درخت مراد ہے یہ

باب حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں اللہ کے

پاس جو بحث ہوئی اس کا بیان ۝

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد رکھی انہوں نے طاووس سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا آدم تم ہمارے باپ ہو تم ہی نے ہم کو بد نصیب بنایا اور (منوع درخت سے کھا کر) ہم سب کو بہشت سے نکلوا یا۔ حضرت آدم نے کہا اچھی موسیٰ تم ہی تو وہ شخص ہو کہ اللہ نے اپنی کلام کے لیے تم کو برگزیدہ کیا اور تمہارے لیے (توراة کی تختیاں) اپنے ہاتھ سے لکھیں تم مجھ کو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس برس پہلے میری قسمت میں لکھ دیا تھا آخر

۱۔ اس باب کی مشابہت کتاب القدر سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے تزیین توحید کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی تقدیر میں یہ بات لکھ دی تھی کہ وہ معراج کا قعر جہنم میں گئے ۲۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ بحث اس وقت ہوئی تھی جب حضرت موسیٰ دنیا میں تھے بعضوں نے کہا قیامت کے دن یہ بحث ہوگی اور امام بخاری نے خدا اللہ کے کسمی طرف اشارہ کیا حافظ نے کہا خدا اللہ کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ بحث قیامت میں ہو اور ابو داؤد نے ابن عمر سے جو روایت کی اس میں صاف یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے اللہ سے درخواست کی کہ تم رب ہم کو آدم و کھ جس نے ہم کو بہشت سے نکالا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو آدم کو دکھایا اور تک ۱۱ منہ ۳۔ ورنہ آج کیسے چین میں ہوتے نہ موت کی نگرہ مشرک و عہد ۴۔ تاں علم اور قضا مرتبہ ہونے پر ایسا کیلک اعتراض کرتے ہو ۱۱ منہ ۵۔ یہیں سے کتاب القدر کی مشابہت بھی دوسری روایت میں یوں ہے آسمان زمین پیدا کرنے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا ۱۲ منہ۔

ثَلَاثًا قَالَ سَفِينٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ  
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُهُ ۖ

بَابُ ۱۶۱ لَا مَا نَعْلَمَا أَعْطَى اللَّهُ ۖ

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا  
فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَهَابٍ  
مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ  
مُعَوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ الْكُتُبَ إِلَى مَا سَمِعْتَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ  
الصَّلَاةِ فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ لَا مَا نَعْلَمَا أَعْطَيْتَ وَلَا  
مُعْطَى لِيَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُكَ الْجَدُّ مِنْكَ  
الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ  
وَهَابًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدَتْ بَعْدَ إِلَى  
مُعَوِيَةَ فَمَسَمَعَتْهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ ۖ

بَابُ ۱۶۲ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ

الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ -

وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِدَبِّ

الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۖ

حضرت آدمؑ (بحث میں) حضرت موسیٰؑ پر غالب آئے (وہ کچھ جواب نہ دے سکے) سفیان نے (اسی اسناد سے) کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

باب اللہ تعالیٰ کے دین کو کوئی روک نہیں سکتا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے عبدہ بن ابی لبابہ نے انہوں نے وہاب سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے انہوں نے کہا معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ کو لکھا تم مجھ کو وہ دعا لکھ بیجو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فرض) نماز کے بعد کیا کرتے تھے جو تم نے سنی ہے مغیرہ نے جواب میں مجھ سے لکھو یا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یوں دعا مانگتے سنا اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی سا جھی نہیں یا اللہ جو تو دے (عنایت فرمائے) اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روک دے اس کو کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے سامنے دولت والے کی دولت کچھ کام نہیں آسکتی اور ابن جریر نے کہا مجھ کو عبدہ بن ابی لبابہ نے خبر دی اور ان کو دراد نے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے پھر یہی حدیث نقل کی عبدہ نے کہا پھر میں پیغام لے کر معاویہ پاس گیا (شام کے ملک میں رہیں) خود ان سے سنا وہ لوگوں کو نماز کے بعد یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے تھے

باب بدقسمتی اور بد نصیبی سے پناہ مانگنا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر کہ میں صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوقات کی بدی سے ۵۱

۱۷۔ میں سے کہ اب القدر کی مناسبت نکلی ۱۲ھ ۳۵۱ یا تدبیر کرنے والے کی تدبیر کچھ کارگر نہیں ہو سکتی ۱۲ھ ۳۵۱ اس کو امام احمد اور امام مسلم نے اصل کیا ۱۲ھ ۳۵۱ اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عبدہ کا سماع و راوی سے مناسبت کریں کیونکہ اگر اگلے راویت عن عن کے ساتھ ہے اس میں اس سماع کی مراحت نہیں ۱۲ھ ۳۵۱ یہ آیت لاکر امام بخاری نے متوال اور تدبیر کا رد کیا پھر کتب میں بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے کس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کے افعال سے اللہ کی پناہ لینا بے معنی ہو جاتا ۱۲ھ ۳۵۱ عطا ۱۲ھ ۳۵۱

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا  
بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَ  
سُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ۖ  
بَابُ ۱۶ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ

وَقَلْبِهِ ۖ

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو  
الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى  
بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَثِيرٌ أَمْتًا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَحْلِفُ لَا وَمَقْلِبِ الْقُلُوبِ ۖ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ صَيَاذٍ خَبَأَتْ لَكَ خَيْبَةً  
قَالَ الدُّخْتُ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعُدَّ  
قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ أَئِذَا نَفَى فَاخْزَبَ  
عُنُقَهُ قَالَ دَعَهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا  
تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ  
لَكَ فِي قَتْلِهِ ۖ

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انہوں نے سہمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسہیر سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (لوگو) بلا اور  
آفت کی شدت اور بد بختی سے اور تقدیر کی خرابی اور دشمنوں کی ہنسی  
اللہ کی پناہ چاہو۔

باب اس آیت کا بیان کہ اللہ تعالیٰ بندے اور  
اس کے دل کے بیچ میں اڑا کرتا ہے۔

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن مروزی نے بیان کیا کہ ہم کو  
عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم  
سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اکثر لوگوں قسم کھایا کرتے تھے مقلب القلوب (یعنی دلوں کو پھرنے  
والے) کی قسم۔

ہم سے علی بن حفص ابولشبر بن محمد نے بیان کیا دونوں نے کہا  
ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو عمر نے انہوں نے نہیری سے  
انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا (یہ قصہ اوپر کوڑھ چکے بتلا میرے  
دل میں کیا ہے) میں نے تیرے (آزمانے کے لیے) دل میں ایک بات ٹھکانے  
لی ہے ابن صیاد نے کہا دفع ہے آپ نے فرمایا چل دت بس تو اپنی بساط سے  
تھوڑے بڑھ سکتے حضرت عمر نے عرض کیا حکم ہو تو اس کی گردن اڑا دوں  
آپ نے فرمایا نہیں جانے دے اگر یہ کجغت (دجال ہے تب تو تو اس کو مار  
ہی نہیں سکے گا اور دجال نہیں ہے) (یہ دوسرا شخص ہے) تو اس کا مار  
ڈالنا (ناحق خون کرنا) تیرے لیے اچھا نہیں لگے

۱۔ یعنی کافر کو ایمان اور لامعت کی طرف مائل نہیں ہونے دیتا اور مسلمان کو کفر اور معصیت کی طرف اس سے بھی تقدیر الہی کا ثبوت ہوتا ہے کہ کفر اور ایمان سب  
اس کے ارادے اور تقدیر سے ہیں ۲۔ آپ نے اس آیت کو شامتا بخیر تو اتانی السماء بدخان میں ۳۔ جس کو جہاں پاک آئندہ دجال کا اندیشہ  
ہی نہ رہے ۴۔ اس حدیث کی مناسبت کتاب القدر سے یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تب تو (باقی حاشیہ صفحہ ۲۱۸)

**باب ۶۸۲** قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا  
كَتَبَ اللَّهُ لَنَا قَضَىٰ قَالُ مَجَاهِدٌ بِفَاتِنَيْنِ  
بِضَلِيلَيْنِ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ  
يَصْلَى الْجَحِيمَ قَدْ رَفَعْدَى قَدْ رَسَا  
الْشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى الْأَنْعَامَ  
لِمَرَاتِحِهَا ۝

۳۳۶ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ  
أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَدَّادٍ أَخْبَرَنَا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
يَعْمَرٍ أَنَّ عَائِشَةَ ۞ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ  
فَقَالَ كَانَ عَدَايَا بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ  
لِيَجْعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ  
فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمُوتُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنْ  
الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا  
كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ مِنْ أَجْرِ شَرِّهِ ۝

**باب ۶۸۵** وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا  
اللَّهُ لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَقِينَ ۝

**باب (سورہ توبہ کی) اس آیت کا بیان اسے پیغمبر کہہ کر ہم کو دہی**  
در پیش آئے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں لکھ دیا ہے اور مجاہد  
نے بغاوتین کی تفسیر میں کہا تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اس کو جس کی قسمت  
میں اللہ نے دوزخ لکھ دی ہے اور (مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں)  
کہا والذی قدر فہدی یعنی جس نے نیک نجاتی اور بد نجاتی سب تقدیر میں لکھ  
دی اور جس نے جانوروں کو ان کی چراگاہ بتلائی۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنفی نے بیان کیا کہ ہم کو نصر بن  
شمیل نے خبر دی کہ ہم سے داؤد بن ابی القزاع نے بیان کیا انہوں  
نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے یحییٰ بن یسر سے ان سے حضرت  
عائشہ نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا طاعون  
کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب تھا وہ اپنے بہن  
بندوں پر چاہتا تھا اتارنا تھا لیکن مومنوں کے لیے اس کو رحمت  
کر دیا ہے جو مومن بندہ ایسے شہر میں ہو جہاں طاعون آئے بھروہ صبر کر  
کے توبہ کی امید پر وہیں ٹھہرا رہے اور اس کو یقین ہو کہ قسمت کا لکھا  
ضرور پورا ہو گا اگر وہ طاعون میں مبتلا نہ ہو گا۔

**باب اللہ کا سورہ اعراف میں یہ فرمانا اگر اللہ تعالیٰ ہم کو ستہ**  
نہ بتلاتا تو ہم کبھی سیدھا راستہ (ہدایت کا) نہ پاتے اور (سورہ زمر  
میں یہ فرمانا اگر اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگار ہوتا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) تو اس کو ماری نہ سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نہ تقدیر میں لکھ دی ہے کہ وہ جہاں قیامت کے قریب نکلے گا لوگوں کو گمراہ کرے گا اس کی تقدیر کے خلاف  
تو نہیں کر سکتا (حاشیہ صفحہ ۱۸) سورہ الصافات میں ہے اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا سورہ ۵۷ جو سورہ اعلیٰ میں ہے اس کو فریابی نے وصل کیا سورہ ۵۷  
میں کیا ہے یا رب ہے طاعون کا ذکر پروردگار پر کیا ہے وہ ایک دم ہے جو بھلی یا گمراہی میں ظاہر ہوتا ہے پچھلے سخت نارا لاختم ہوتا ہے دوسرے یا تیسرے روز  
درم خود اور جو جاتا ہے اس میں سخت سرش ہوتی ہے اور ریش اسی دن یا ایک روز بعد دیکھتے دیکھتے جو جاتا ہے آج کل یہ عارضہ جس کو عذاب الہی یا رحمت الہی کہنا چاہیے  
ہمارے ملک میں پھیل ہوا ہے ۱۲ سورہ ان آیاتوں کو لاکر امام بخاری نے معتزل اور تقدیر کے مذہب کا رد کیا ہے کیونکہ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے  
کہ ہدایت اور گمراہی دونوں خدا کی طرف سے ہیں امام ابو منصور نے کہا معتزل سے تو کافر بہتر ہو گا جو آخرت میں یوں کہے گا ان اللہ ہدائی لکنت من  
المتقین ۱۲ سورہ۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَنِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ  
هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ  
الْبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ  
مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ:

لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا صُفْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزَلُنَّ سَكِينَةً عَلَيْنَا

وَوَيْتَ الْأَقْدَامَ إِنَّ لَنَا قَبِيْنَا

وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبِينَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الایمان والندور

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ  
بِالْغُفْوِ فِي آيَاتِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا  
عَقَّدْتُمُ الْآيَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ  
مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ  
أَوْ كِسْفَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم کو جریر بن عازم نے خبر دی  
انہوں نے ابو اسحاق سلیمی سے انہوں نے برابر بن عازب سے انہوں  
نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خندق کے دن ہمارے  
ساتھ مل کر بنفس نفیس مٹی ڈھورے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے  
تھے۔

اے خدا اگر تو نہ ہوتا تو نہ ملتی ہم کو راہ

اور نہ رونے رکھتے ہوتے اور نہ پڑھتے ہم صلاۃ

اب آتا رہم پر تسلی اے شہ عالی صفات

پاؤں جو اے لڑائی میں عنایت کربات

بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آئے ہیں

کہتے ہیں کافر بنو سنتے نہیں ہم ان کی بات

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

## کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں

اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا اللہ قسم کو لغو اور بایعین قسمیں  
پر نہیں پکڑنے کا بلکہ ان قسموں پر پکڑے گا جو تم کی طور سے کھاؤ اس کا  
آثار اگر تم قسم توڑنا میں دس مسکینوں کو معمولی کھانا کھلانا ہے جو تم  
اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنا دیا ایک بردہ  
آراؤ کرنا جس سے یہ کوئی بات نہ ہو سکے وہ تین روز سے رکھے تمہاری قسم کا

اس حدیث اور غزوہ خندق میں گورچکی ہے اس حدیث سے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہیے کہ قومی کاموں میں ادنیٰ اعلیٰ سب برابر ہیں بادشاہ سے لے کر ایک غریب  
تک سب کو اپنے ہاتھ پاؤں سے محنت کرنا چاہیے اور دینی کاموں میں شیعہ کرنا اسلام کا شیعہ نہیں دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنات خورو صحابہ کے ساتھ مٹی  
ڈھوئی اب ان میں پرچھے دنیا کے بادشاہوں کی کیا حقیقت یہی ہوا اپنی شان بلند بھی اس شہنشاہ کے سامنے دنیا کے بادشاہ اور غریب سب یکساں ہیں اس حدیث کی مناسبت کتاب  
القدر سے ظاہر ہے کیونکہ حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک کی طرف سے ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے سلسلہ جو بے قصور اور بے ارادہ عادت  
کے طور پر زبان سے مل جاتی ہیں امام ابو حنیفہ نے کہا لغو قسم وہ ہے کہ ادنیٰ ایک بات کو سچ سمجھ کر اس پر قسم کھالے پھر وہ جھوٹ نکلا۔ نیز سلسلہ یعنی قسم کی نیت سے آئندہ  
کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے لیے ۱۲۔



فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ إِيمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرََنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا كَانَ فِي يَمِينٍ قَطَعَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ وَقَالَ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي

۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُمْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ النَّعْمَنِ بْنِ سُمْرَةَ لَا تَسْأَلِ الْأَمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَذَبْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيَتْهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلَقِرْ عَنْ يَمِينِكَ دَائِمَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۳۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْمَلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْبَبُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْبَبُكُمْ

یہی کفارہ (ادتار) ہے اور ایسا کرو اپنی قسموں کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ اپنے حکم تم پر اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم اس کا شکر کرو۔

ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عمرو نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (میرے والد ابو بکر صدیق) کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے (بلکہ اس کو پورا کرتے تھے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ اتارا اس وقت کہنے لگے اب اگر میں کسی بات کی قسم کھا دوں گا اور اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھوں گا تو جو کام بہتر ہے وہ کروں گا قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سندوسی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے امام حسن بصری نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن سمرہ نے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد الرحمن حکومت (عہدے خدمت) کی درخواست نہ کر اگر درخواست پر تجھ کو ملے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد تجھ سے اٹھائے گا تو جان تیرا کام جانے اور جو بن درخواست کے ملے گی تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام جس کو اچھا سمجھے کرے

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے غیلان بن جریر سے انہوں نے ابو بردہ بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں اور کئی اشعری آدمیوں کے ساتھ سواری مانگنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تو تم کو سواری نہیں دوں گا

اس حدیث سے یہ ملتا ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے بھی کفارہ دے سکتا ہے کفارہ دے کر قسم توڑے جیسے قسم توڑ کر کفارہ دینا بھی درست ہے اہل حدیث کو امام مالک اور شافعی اور جہر و ملا کا یہی قول ہے کہ کسی امام بر حنیف کہتے ہیں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا کافی نہیں ۱۲ من ۱۳۰۰ آپ سے سواری مانگی یہ زورہ تبرک کا ذکر ہے ۱۲ من

عَلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ لَيْسَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
تَكُنْتُ ثُمَّ أَتَى بِثَلَاثِ ذَوْدِ غَيْرِ الدُّسْرَى  
فَحَمَلْنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ  
بَعْضُنَا وَاللَّهِ لَا يَبَارِكُ لَنَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ  
أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَنْجَعُوا بَنَاءً  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرَهُ  
فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ  
اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا  
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَكْفَرْتُ عَنْ يَمِينِي  
وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ  
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ  
يَمِينِي ۝

۳۴۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ  
بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ  
الْأَخْرُودُ وَالسَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ  
لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَثَمٌ  
لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الْيَمِينُ

پھر حنفی دیر اللہ کو منظور تھا ہم ٹھہرے رہے اس کے بعد آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم پاس تین اونٹ عمدہ سفید کو بان والے آئے آپ نے  
وہ اونٹ ہم کو عنایت فرمائے جب ہم وہ اونٹ لے کر چلے تو آپ  
میں کہنے لگے اللہ کی قسم یہ اونٹ تو ہمارے لیے اس نہ آئیں گے (بارگاہ  
نہروں گے) کیونکہ جب ہم نے آپ سے سواری مانگی تھی تو آپ  
نے قسم کھا کر فرمایا تھا میں تم کو سواری نہیں دینے کا باوجود اس کے  
آپ نے ہم کو سواری دی (شاہین غفلت میں آپ کو اپنی قسم یاد نہ رہی  
بھائی لوٹ چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال عرض کر دو  
خیر ہم لوٹ کر آئے فرمایا (میرے قسم سچ رہی تو نہیں) کیونکہ میں  
نے یہ سواری تم کو نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی اور میرا تو  
یہ حال ہے خدا کی قسم اگر اللہ کو منظور ہو تا تو میں ایک بات کی قسم  
کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو قسم کا کفارہ دے  
دیتا ہوں اور وہ کام کرنا ہوں جو بہتر معلوم ہوتا ہے یا وہ کام کرنا ہوں  
جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں ۝

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبدالرزاق نے  
خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے کہا یہ حدیث  
وہ ہے جو ابو ہریرہؓ نے ہم سے بیان کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ نے فرمایا ہم مسلمان لوگ دنیا میں تو اگلی امتوں کے بعد آئے  
ہیں لیکن نیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اور آپ نے یہ بھی  
فرمایا اگر کوئی اپنے گھروالوں کے باب میں اپنی قسم پر اڑا رہے جس  
سے اس کے گھروالوں کو نقصان ہو تا ہو، تو وہ خدا کے نزدیک  
اس سے زیادہ گناہ کار ہو گا اگر اپنی قسم توڑ کر اس کا

۱۔ اور آپ سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی قسم کھائی تھی ۱۲ منہ ۱۵۔ یہ راوی کی شک ہے کہ یوں فرمایا یوں فرمایا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن  
طرح فرمایا مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں طرح جائز ہے پہلے کفارہ دے پھر قسم توڑے یا پہلے قسم توڑے پھر کفارہ دے جیسے ادھر گن رہا ۱۲ منہ ۱۵۔ سب  
سے پہلے بشت میں جائیں گے ۱۷ منہ۔

اَفْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ ۖ

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَعْنَى بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
مُعْوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَ فِي أَهْلِهِ  
بِمَكِينٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَكْرَ يَعْنِي  
الْكَفَّارَةَ ۖ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا بُدِ اللَّهُ ۖ

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ  
عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاسْتَمَرَّ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ  
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ  
كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ

کفارہ ادا کرے جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔

ہم سے اسحاق (بن راہویہ یا بن منصور) نے بیان کیا کہ ہم سے  
یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی  
کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھروالوں کے  
مقدمہ میں اپنی قسم پراٹھا رہے اور اس سے گھروالوں کو تکلیف پہنچتی  
ہو تو یہ گناہ اس سے گھروالوں کو تکلیف توڑ ڈالے اور کفارہ دے  
اس کو چاہیے کہ قسم توڑ ڈالے لوگوں کے ساتھ جھلائی کرے ۵

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا وَاَيُّمُ  
اللَّهِ ۵

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے اسماعیل بن جعفر  
سے انہوں نے عبداللہ ابن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار  
اسامہ بن زید کو مقرر کیا اب بعض لوگ (عیاش بن ابی ریحہ وغیرہ)  
اسامہ کی سرداری پر اعتراض کرنے لگے یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا) فرمایا تم لوگ اگر اسامہ کی سرداری  
پر اعتراض کرتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس سے پہلے

۱۔ یہ کہ میں آزدون دل دوستان چل دکھار میں سب طلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی نصر میں آن کر کسی بات کی قسم کھاے جس سے اس کے گھروالوں یا دوست  
آشتا کو غم نہ پہنچا ہو تو ایسی قسم توڑ ڈالنا بہتر ہے اس میں اتنا گناہ نہ ہو گا جتنی اس قسم پراڑے رہنے میں گناہ ہو گا کیونکہ قسم توڑنے میں جو گناہ ہوتا ہے وہ کفارہ سے  
اتر جاتا ہے اور قسم پراڑے رہنے میں اپنے گھروالوں یا صحابہ کی مساکینوں کو تکلیف دینا ہے وہ سخت گناہ ہے۔ مباشر در ہے آزاد ہو کر خواہی کن کو در شریعت با غیر  
انہیں گناہے نیست ۲۔ منہ ۵۔ بعض نسخوں میں یوں ہے فہو اعظم انما لیس لکھی اللہ تعالیٰ تو ترجمہ یوں ہو گا یہ قسم پراڑے رہنا بڑا گناہ ہے جس کا اتنا نہیں  
۱۰۔ منہ ۵۔ یہ بھی قسم کا لفظ ہے اکیلا و ضعیف کا یہی قول ہے امام احمد سے بھی صحیح روایت یہی ہے شافعی کہتے ہیں اگر قسم کی نیت ہو تب قسم ہوگی ورنہ قسم نہ ہوگی ۱۱  
۱۲۔ یہ وہی لشکر تھا جو عیش اسامہ کھاتا ہے جس کو آپ نے وفات کے قریب بھیجا تھا حالانکہ اس لشکر میں ابو بکر اور عمر اور بڑے بڑے صحابہ شریک تھے مگر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو سردار بنایا تھا یہ قصہ کتاب الجہاد میں گزر چکا ہے ۱۲۔ منہ ۵۔ کہنے لگے بوڑھے بوڑھے لوگ ہوتے ہو آپ نے  
ایک نوجوان کو سردار بنایا ۱۲۔ منہ ۵۔ اللہ اعظم انما لیس لکھی لکھی معنی فیہ والہیم جمعیں ۱۲۔

تَطْمَئِنُّ فِي امْرَةٍ اَيْمَةٍ مِنْ قَبْلُ وَ اَيْمَةُ  
اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَا مَارِقَةَ وَاِنْ كَانَ  
لِمَنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ وَاِنْ هَذَا الْمِنْ اَحَبَّ  
النَّاسِ اِلَيْهِ بَعْدَهُ ۝

باب ۱۶۱ کيف كانت يمين النبي  
صلى الله عليه وسلم وقال سعد قال  
النبي صلى الله عليه وسلم والذي  
نفسى بيده وقال ابو قتادة قال  
ابو بكر عن النبي صلى الله عليه  
وسلم لا هاهنا الله اذ ايقال والله  
يا لله وتالله

۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمَقْلِبِ الْقُلُوبِ ۝  
۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اِذَا اَهْلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَاِذَا  
هَلَكَ كَيْسَرِي فَلَا كَيْسَرِي بَعْدَهُ وَ الَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا

تم اس کے باپ (زید بن حارثہ) کی سرداری پر اعتراض کرتے رہے  
و ايم اللہ زید سرداری کے لائق تھا اور سب سے زیادہ میرے پسندیدہ  
لوگوں میں سے تھا اب اس کے بعد اسامہ (اس کا بیٹا) ان لوگوں میں  
ہے جو مجھ کو بہت پسند ہیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیونکر قسم کھاتے  
تھے۔

اور سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم  
اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور ابو قتادہ نے کہا  
ابو بکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوں کہا اے اللہ  
اذا امام بخاری نے قسم میں واللہ باللہ تالہ سب طرح سے کہتے  
ہیں۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان  
ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم سے انہوں نے  
عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم  
کھایا کرتے تھے نہیں متقلب القلوب (دلوں کو پھیننے والے) کی قسم کیے  
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابووانہ (وضاح  
یشکری) نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمور سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اب جو قصیر (روم  
کا بادشاہ) ہے وہ مرا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور اب جو کسری  
دیران کا بادشاہ ہے وہ مرا تو اس کے بعد دوسرا کوئی کسری نہ ہوگا  
قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں (ملکوں

۱۵ یہ حدیث اور سابقہ میں موصول ہو چکی ہے ہذا ۱۵ یہ حدیث اور جنگ خین کے قصے میں موصول ہو چکی ہے جس میں یہ بیان تھا کہ ابو قتادہ ۷ نے ایک کافر کو مارتا تھا ایک ایسی  
کے ہتھیار سامان جیو ایک دوسرا شخص مانگ رہا تھا اس وقت حضرت البرک نے قسم کھا کر عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرنے والے نہیں کہ اللہ کے ایک شریک کو جرات دے اس کے رسول  
کی طرف سے لڑے عزم کر دیں اور مجھ کو اس کا سامان و ہار دیں ۱۵ اس حدیث سے یہ ظاہر ہوا کہ مسلمان اللہ کی قسم کوئی کھاتے تو بھی شرعاً قہر ہوگی نیز اس میں کفارہ لازم ہوگا بعض  
نے کہا یہ ان صفات میں ہے جو اللہ تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے متقلب القلوب خا جی السموات والارض وغیرہ ۱۲۷۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۳۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۳۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَتَضَعْتُمْ قَلِيلًا

۳۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخْتَدَى بِيَدِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ

کو فتح کرو گے ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ خرچ کر دے گا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں یہ کسریٰ مرا تو اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جہاں یہ قیصر مرا تو اس کے بعد دوسرا قیصر نہ ہوگا اب دونوں سلطنتوں کا خاتمہ ہے اقسام اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے گا۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا محمد کی امت والو خدا کی قسم اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں کہ آخرت میں آدمی پر جو جو مصیبتیں آئے والی ہیں تو تم بہت کم ہنسے اکثر روتے رہتے۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیوہ بن شریح نے کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے سنا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں ایک میرے نفس سے زیادہ تو میں نہیں کہہ سکتا آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہارا ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے نفس سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھو یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا اگر یہ بات ہے تو اب تو

اس میں ایک بڑا معجزہ ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تھا وہی ہی ہوا اور دونوں مسلمانوں نے فتح کر لیے ان کے خزانے سب ہاتھ آئے

فَاتَهُ الْآنَ مَا لِلَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي  
فَعَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ بِأَعْمَرُ  
۳۲۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهَا  
أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا  
اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ  
دَهْوًا فَتَقَهَّمَا أَجَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ  
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاذْنُ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ  
قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنْ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ  
هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ زَنِي  
بِأَهْلِيهِمْ فَاخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنِي الرَّجْمِ  
فَاقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ  
لِي ثُمَّ لَفِي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَاخْبَرُونِي  
أَنَّ مَا عَلَيَّ ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ  
عَامٍ ذَرَأْنَا الرَّجْمَ عَلَى أَمْرَاتِهِمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ میرے نفس سے بھی زیادہ مجھ کو محبوب ہیں آپ نے فرمایا ہاں  
عمر اب تیرا ایمان پورا ہوا ہے  
ہم سے اسمعیل بن ابی اوس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک  
نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ  
بن مسعود سے انہوں نے ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے ان  
دونوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص نامعلوم  
جھگڑتے آئے ایک کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب  
کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے دوسرا جو زیادہ سمجھدار تھا وہ کہنے  
لگا جی ہاں یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے  
آپ نے فرمایا اچھا کرنے کی اجازت دیجئے بلکہ آپ نے فرمایا اچھا  
بیان کر اس نے بیان کیا کہنے لگا میرا بیٹا اس شخص کے پاس  
نوکر تھا امام مالک نے کہا حدیث میں عسیف کا لفظ ہے اس کا  
معنی وہی ہے نوکر اس نے کیا کیا جو رو سے زنا کی اب عالم لوگوں  
نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ میرا بیٹا سنگسار کیا جائے میں نے سو بکریاں  
اور ایک لونڈی (اس شخص کو) دے کر اپنے بیٹے کی جان بچالی پھر اس  
کے بعد جو میں نے (دوسرے) عالموں سے پوچھا تو انہوں نے کہا تیرے  
بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہئیں اور ایک سال تک دیس نکالا البتہ  
اس کی جو رو سنگسار ہوئی چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہ سن کر (اور فریق ثانی کا بھی اقبال معلوم کر کے) یوں ارشاد فرمایا

۱۷ مسلمانوں اس حدیث میں غور کرو اگر اپنا ایمان پورا کرنا چاہتے ہو تو تمام جہان عزیز و اقربا و استاد پیر یا مرشد امام یا مجتہد بیان تک کہ اپنی ذات سے بھی زیادہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھو۔ محبت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ زبان سے کہہ لیا یا انگلیاں آپ کا نام آتے وقت چوم لیں یا تعقیقہ کر تعصیف کر دیجئے یا مجلس میں  
پڑھو ادبیہ و ادوات کا ذکر آتے وقت تعلیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے یہ سب رسمی اور ادعا ہے۔ پروہ دو گار کے سامنے کچھ کام نہیں آئے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان نہ کام آئے گی وہ یہ کہ آپ کے ارشاد پر جان مال اولاد عزیز و اقربا پیر و مرشد مجتہد امام سب کو نکال کر کے جہاں یہ معلوم ہو گیا کہ  
آپ نے الیا فرمایا یا الیا کیا ہیں آپ کے قول کا تالیف دار بن جائے اسی پر عمل کرے اس کے مخالف جو قول یا فعل ہو اس کو چھپر پھینک مائے گوزشتہ کی  
طرح بلکہ وقت اور نہ سمجھے اس وقت ایمان پورا ہو گا اور ۱۷  
مسجد دار کہا ۱۷

أَمَّا وَالَّذِي لَفِئِي يَدِهِ لَا قُضِيَتْ  
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ  
وَجَارِيَّتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ وَجَدَّ ابْنَهُ  
مِائَةَ دَعْرَبَةٍ عَامًا وَأُمِّرَ أُنَيْسُ  
الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ أَمْرَأَةَ الْاُخْرَيْنِ  
اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَأَعْتَرَفَتْ  
فَرَجَمَهَا ۝

۳۵۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ اسْلَمٌ دَغْفَارًا  
وَمَرْبُتَةً وَجَهَنَّةٌ خَيْرًا مِنْ تَيْمِيمٍ وَ  
عَامِرِ بْنِ صُصْعَةَ وَغُطْفَانَ دَأْسِدٍ  
خَابِرًا وَخَيْرُهَا قَالُوا لَعَنَ فَقَالَ وَالَّذِي  
لَفِئِي يَدِهِ لَأَتَمُّ خَيْرٍ قَوْلُهُمْ ۝

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي  
حُسَيْنٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ  
عَامِلًا فَبَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَعَهُ مِنْ  
عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ  
هَذَا الْهُدْيُ لِي فَقَالَ لَهُ أَفَلَا تَعَدَّتْ فِي  
بَيْتِ أَبِيكَ دَأْسُكَ فَتَنْظَرْتَ أَيُّهُدَى

لَكَ رَجَمَ بَابِ يَدِهِ سَعَةً مِائَةً ۝

قسم اس پر دروغ گاری جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ  
اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا اپنی بکریاں اور لڑکی تو واپس لے لے  
پھر آپ نے اس کے بیٹے کو سوکڑے گوشتے ایک سال تک واپس  
پاہر رہنے کا حکم دیا اور انیس بن ضحاک اسلمی سے فرمایا تو اس دوسرے  
شخص کی جرد کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقبال کرے تو اس کو سنگسار کر ڈال  
انیس اس کے پاس گئے (اس سے پوچھا) اس نے زنا کا اقبال کیا تب  
انہوں نے اس کو سنگسار کر ڈالا۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ مجھ سے وہب بن  
جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے انہوں  
نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بھلا تبتلو اگر اسلم اور غفار اور مزینہ  
اور جہینہ کے قبیلے والے تميم اور عامر اور غطفان اور اسد والے گھٹے  
میں رہے اور نقصان میں پڑے (یا نہیں) انہوں نے کہا بے شک آپ نے  
فرمایا قسم اس پر دروغ گاری جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک اسلم اور غفار  
اور مزینہ اور جہینہ والے ان سے بہتر ہیں۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو ابو حمید ساعدی نے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے ایک تحصیلدار بھیجا ابوبکر  
بن بکیر (اس کا نام تھا) وہ اپنا کام پورا کر کے آنحضرتؐ پاس لوٹ کر آیا  
اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ تو آپ کا ہے اور مسلمانوں کا یعنی زکوٰۃ کا مال  
ہے، اور یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا تو اپنے ماں یا  
یا باؤا کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا پھر دیکھتا کوئی تجھ کو تحفہ دیتا  
ہے یا نہیں اس کے بعد شام کو نماز کے بعد آپ خطبہ سنانے کو

لَكَ أَمْرًا لَمْ تَحْمَرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشْهَدُوا أَتَيْتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أَهْدَى إِلَيَّ أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَآمَهُ فَتَنْظُرَهُلْ يُضْهِى لَهُ أَمْ لَا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَخْلُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيدًا جَاءَ بِهِ لَهُ رِغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةٌ جَاءَ بِهَا لَهَا حَوَارِ وَ إِنْ كَانَتْ شَاةٌ جَاءَ بِهَا تَعْبَرُ فَقَدْ بَلَغْتُ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ كُنْتُ رَفَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى إِذَا تَأْتَانَا لَنَنْظُرَ إِلَى عَفْرِهِ إِبْطِيهِ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ وَ قَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُّوهُ ۝

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ كَوُتَلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَكُمْ كَثِيرًا وَ كَضِحًا قَلِيلًا ۝

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ

کھڑے ہوئے پہلے تشہد پڑھا اللہ تعالیٰ کی مجلسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد تحصیل رسوں کا عجیب حال ہے ہم ان کو مقرر کرتے ہیں پھر تحصیل کر کے لوٹ کر آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال تو سرکاری تحصیل کا ہے اور یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا بھلا یہ لوگ اپنے مینا بادا کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہتے دیکھیں اس وقت ان کو کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جو کوئی تم میں سے زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ چرائے گا تو قیامت کے دن اس کو اپنی گردن پر لادے ہوئے آئے گا اگر اونٹ ہو گا وہ بڑ بڑ کر رہا ہو گا اس کو لے کر آئے گا اگر گائے ہوگی وہ نہیں نہیں کر رہی ہوگی اس کو لے کر آئے گا دیکھو اگر کبری ہوگی وہ میں میں کر رہی ہوگی اس کو لے کر آئے گا دیکھو میں تو پروردگار کا حکم تم کو پہنچا چکا ابو حمید ساعدی کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اتنے اٹھائے کہ ہم کو آپ کی نعلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی ابو حمید کہتے ہیں یہ حدیث میرے ساتھ زید بن ثابت نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ان سے پوچھ لو۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو شہام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے عمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم لوگوں کو وہ باتیں (دو مشکلات جو آخرت میں پیش آئیں گی) معلوم ہو جائیں تو بہت روادار کم ہنسو۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معمر بن سواد سے انہوں نے ابو ذر سے انہوں نے کہا میں آنحضرتؐ پاس پہنچا آپ اس وقت



الْكُفَّةَ هُمْ الْخَسِرُونَ وَرَبِّ الْكُفَّةِ  
هُمْ الْخَسِرُونَ وَرَبِّ الْكُفَّةِ قُلْتُ  
مَا شَأْنِي أَيُّدِي فِي شَيْءٍ مَا شَأْنِي  
فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فَمَا  
اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ وَتَغَشَّيْتُ  
مَا شَاءَ اللَّهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ يَا بَنِي آدَمَ  
وَأُخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَافِرُونَ  
أَمْوَالُ الْإِيمَانِ قَالَ هَكَذَا هَكَذَا  
وَهَكَذَا ۝

۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلِمْنَ الْأَطْوَفُ الْيَكْلَةَ  
عَلَى تَسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِمَنَارٍ  
يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَتْ  
عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً  
وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَابْنِ الدُّنْيِ  
نَفْسٌ مَحْتَمِلَةٌ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ ۝

۳۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ  
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ  
قَالَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ  
يَتَذَلُّونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا

کچھ کے سامنے میں بیٹھے ہوئے تھے فرما رہے تھے کچھ کے مالک  
کی قسم یہ لوگ ٹوٹے میں آگئے (تباہ ہوئے) کچھ کے مالک کی قسم یہ  
لوگ ٹوٹے میں آگئے میں نے پوچھا میرا حال تو فرمائیے مجھ میں بھی کوئی  
نقصان کی بات ہے میرا حال تو فرمائیے آخر میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپ یہی  
فرما رہے تھے مجھ سے چپ نہ رہا گیا اللہ کو جو منظور تھا یعنی بیقراری اور  
اضطراب (وہ مجھ پر طاری ہو گیا میں پوچھ اٹھا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں  
آپ نے فرمایا وہی لوگ جن کے پاس مال دولت بہت ہے البتہ ان میں  
سے یہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو اپنے مال کو ادھر ادھر (سامنے دابھنے بائیں خرچ  
کرتے رہیں) اللہ کی راہ میں دیتے رہیں)۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم سے  
ابو الزناد سے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان پیغمبر نے  
کہا (خدا کی قسم میں آج رات کو نو عورتوں کو پاس جاؤں گا ان سے صحبت  
کروں گا) ہر ایک عورت ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد  
کرے گا ان کا رفقہ کہنے لگا انشاء اللہ کہہ (وہ بھول گئے) انشاء اللہ انہیں  
کہا اور رات ان سب نو عورتوں کو پاس گئے مگر کسی کو پیٹ نہیں رہا  
ایک عورت کو پیٹ رہا وہ بھی ادھر لڑکچہ بنی قسم اس پروردگار کی جس  
کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر ان شاء اللہ کہتے تو (سب عورتیں ایک  
ایک لڑکچہ بنتیں اور (سب) بچے بڑے ہو کر) گھوڑے پر سوار رہ کر  
اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے ابو الاحوص نے  
انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ  
بھیجا گیا لوگ اس کو دست بدست لینے لگے اور اس کی  
زرق اور خوش نمائی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا

وَلِيْنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ  
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَّا دُوِلَ سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ  
قِنْهَا لَمَّا يُقَالُ شُعْبَةٌ مَّا سُرَّائِلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ۝

۳۵۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْتُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَعَابٍ حَدَّثَنِي  
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ ۞ قَالَتْ  
إِنِّي هَذَا بِلَيْتِ عُثْبَةَ بِنِ رَيْبَعَةَ قَالَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ  
أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذْكَوْا  
مِنْ أَهْلِ أَخْبَاءِكَ أَوْ خَبَاءِكَ شَكَ يَحْيَى  
ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ  
خَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعْزُوا مِنْ أَهْلِ  
أَخْبَائِكَ أَوْ خَبَائِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْتَغَا الَّذِي نَفْسُ  
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
أَبَا سَفِينٍ رَجُلٌ مَسِيئٌ فَعَلْ عَلَى  
حَرْجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا  
إِلَّا بِأَلْعَرُوفِ ۝

۳۵۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا

کیا تعجب کرتے ہو اس پر انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا  
قسم اس پر دروغ کار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے سعد بن معاذ  
کے منہ پر چھنے کے رومال بہشت میں اس سے عمدہ ہیں اس حدیث  
کو شعبہ ادسا سرائیل نے بھی ابواسحاق سے روایت کیا اس میں یہ نہیں  
ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ  
ابن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ نے کہا ہند بنت عتبہ بن ربیعہ  
(معاویہ کی ماں) نے عرض کیا یا رسول اللہ ساری زمین پر چھنے ڈیرے  
والے ہیں (یعنی عرب لوگ جو اکثر ڈیروں اور خیموں میں رہا کرتے) ان  
میں کسی کا ذلیل اور خوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپ کا یحییٰ  
بن بکر راوی کو شک ہے ذکر ڈیرے کا لفظ بے صیغہ مفرد کہا یا بے صیغہ  
جمع (اب کوئی ڈیرے والا یا ڈیرے والے ان کو عزت اور آبرو حاصل  
ہونا مجھ کو آپ کے ڈیرے والوں سے زیادہ پسند نہیں ہے (یعنی  
اب آپ کو اور مسلمانوں کی سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں) آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی کیا ہے تو اور زیادہ خیر خواہ بنے گی قسم اس  
کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے پھر منہ کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان  
تو ایک ہی بخیل آدمی ہے مجھ پر گناہ تو نہیں ہونے کا اگر میں اس کے  
مال میں سے (اپنے بال بچوں کو کھلاؤں) آپ نے فرمایا نہیں اگر  
تو دستور کے موافق خرچ کرے گی

ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہ ہم سے شریح بن

لہ شعبہ کی روایت کو امام بخاری نے مناقب میں اور اسرائیل کی روایت کو لباس میں درج کیا ۱۲۸۵ھ کیونکہ ہند کا باپ عتبہ جنگ بدر میں حضرت امیر حمزہ کے ہاتھ  
سے مارا گیا تھا ہند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت تھی یہاں تک کہ جب حمزہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہند نے ان کا جگر نکال کر چایا بعد اس کے  
جبکہ فتح ہوا تو اسلام لائی ۱۲۸۵ھ اسلام کی محبت تیرے دل میں اور زیادہ ہوتی چلنے کی ۱۲۸۵ھ یہ حدیث ابوہریرہ کتاب الغنقات میں گزر چکی

شَدِيدٌ مِنْ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اَسْحَقَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصِيفٌ ظَهَرَهُ إِلَى قَبْتِهِ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِيهِ أَتَرَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ أَفَلَمْ تَرْضَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا لَصَفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۝

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُعِيدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّمَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ ۝

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَابُ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلِمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

مسلم نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے (دادا) ابراہیم سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے عمرو ابن میمون سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن مسعود نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چڑے کے مینی ڈیر سے پر ٹیکا دیے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم اس بات پر خوش ہو کہ بہشت والوں میں چوتھی نم لوگ ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم اس بات پر خوش ہو کہ بہشت والوں کی تہائی تم لوگ ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اس پر دروگاہ کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے مجھ کو امید ہے کہ بہشت والوں کے آدھے لوگ تم ہو گئے

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ تبلی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعبہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے رات کو (ایک شخص (خود ابو سعید نے دوسرے شخص قتادہ بن نومان کو بار بار قل ہو اللہ پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو ابو سعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا گویا انہوں نے اس صورت کا پڑھنا کم درجہ خیال کیا (کیونکہ مختصر صورت ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پر دروگاہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ صورت تو تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی اجر اور ثواب میں)

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ بن دعام نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دیکھو رکوع اور سجدے کو پورا کرو

سہ پہر بہشت میں آدھے آدمی مسلمان ہو گئے آدھے میں دوسری باقی امتیں ۱۱ منہ لے تو جس نے تین بار یہ سورت پڑھی گویا اس نے سارا قرآن شریف پڑھا اتنا اتنا پاپ گئے گا ۱۱ منہ۔

فَمَا لَذِيْ لَفْصِيْهِ يَبْدِيْهِ اِلَآ اِنَّ لَآ اِسْمَ  
مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا  
مَا سَجَدْتُمْ ۝

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
بْنُ جَرِيْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَمْرَاةً مِّنَ  
الْاَنْصَارِ اَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَهَا اَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ لَفْصِيْهِ يَبْدِيْكُمْ اِنَّكُمْ  
لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ قَالَا ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ ۝

باب لَا تَحْلِفُوْا بِاَبَائِكُمْ

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ  
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَحَدَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُسِرُّ فِي رَكْبٍ  
يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ  
تَحْلِفُوْا بِاَبَائِكُمْ مِّنْ كَانَ حَالًا فَلْيَحْلِفْ

اچھی طرح سے ادا کرو) قسم اس (پر دروغ گار) کی جس کے ہاتھ میں میری  
جان ہے میں تم کو (نمازیں) جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو پیٹھ کے  
پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن  
جریر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید سے  
انہوں نے (اپنے دادا) انس بن مالک سے انہوں نے کہا انصار کی  
ایک عورت (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی  
اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ تھی آپ نے فرمایا قسم اس (پر دروغ گار)  
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم انصاری لوگ سب لوگوں سے  
زیادہ میرے محبوب ہوتین بار آپ نے یہی ارشاد  
فرمایا۔

باب باپ دادا کی قسم کھانا منع ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک  
سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ سے ملے وہ چند سواروں  
میں جا رہے تھے اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آپ نے  
فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع  
کرتا ہے جو شخص قسم کھانا چاہے یا تو اللہ کی قسم کھائے یا

۱۔ یہ حدیث اگرچہ رکھی ہے یہ آپ کی خصوصیت تھی حق تعالیٰ نے کہنے کو پیشہ کے پیچھے سے بھی دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی ۱۲ منہ سلمہ انصاری لوگوں نے کام ہی ایسا  
کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے زیادہ ان کو چاہتے تھے انہی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ملک میں جگہ دی آپ کے ساتھ ہرگز اسلام  
کے دشمنوں سے رشتے اسلام کو جو کچھ قوت حاصل ہوئی وہ حسب انصاریوں کی طبعیت سے پھر آپ کی وفات کے بعد بھی انصاری ہی لوگوں نے آپ کے اہل بیت سے محبت  
رکھی اولیٰ محبت پران کا خاتمہ ہوا رضی اللہ عنہم ۱۱ منہ سلمہ ابن ابی شیبہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں عیسائی مسیح علیہ السلام کی قسم کھائے تو مجھ  
تباہ ہو گا اور عیسائی تم سے باپ دادا سے بہتر ہیں اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں داہیر ان صدق تو ابین عبد البر نے کہا یہ لفظ  
شکر ہے صحیح روایتوں میں نہیں ہے میں کہتا ہوں صحیح مسلم میں ایک حدیث میں ہے فَاَبِيْكَ لَا تُحْلِفُكَ وَلَا تَحْلِفُكَ اور ابید مجر مجر بنی نے کہا دایک مایکک یلیٰ را  
اب اس کا ہر ابوں دیا ہے کہ بے اختیار ہی میں یہ لفظ زبان سے نکل گئے محمد اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانا منع ہے بعضوں نے کہا یہ حدیثیں عادت سے  
کی ہیں ۱۲ منہ۔

بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْنَعْتُ ۖ

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ثُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ قَالَ سَيِّدُنَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمَا أَنْ تَخْلِفُوا  
بَابَايَاكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا خَلَفْتُ بِهَا  
مَنْدُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَاكَ أَوْ لَا أَشْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ  
أَوْ أَثَرَةٍ مِنْ عِلْمٍ يَأْتِيهِمْ تَابَعَهُ  
عُقَيْلٌ وَالثَّوْبِيُّ وَرَأْسُ الْكَلْبِيِّ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عَمِيْنَةَ وَمَحْمَرٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عُمَرَ ۖ

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

خاموش رہے (اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے) بلکہ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب  
نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ سالم نے کہا  
عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کو باپ دادا کی قسم کھانے سے  
منع کرتا ہے حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی میں نے نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی  
نہ کسی دوسرے کی زبانی نقل کی مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے  
وصل کیا) (سورہ احقاف میں جو) تارۃ من علم ہے اس کا معنی یہ ہے  
کہ علم کی کوئی بات نقل کرتا ہو یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور  
محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے روایت  
کیا اور سفیان بن عیینہ اور معمر نے اس کو زہری سے روایت کیا انہوں  
نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کہ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو (غیر اللہ کی) قسم کھاتے  
سنا

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن  
مسلم نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ

۱۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائے وہ کافر یا مشرک ہو گیا اس کو زندی نے نکالا اور کہا حق ہے حاکم نے کہا صحیح ہے یہ حدیث آپؐ نے  
اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے کچھ کی قسم کھائی تھی اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ نہی تحریری ہے یا تنزیہی مالکیہ اس کو مکروہ کہتے ہیں حنابلہ حرام کہتے ہیں جہوہ رشاد فیہ کراہت تنزیہی  
کے قائل ہیں میں کہتا ہوں یہ اختلاف اس میں ہے جب عادت کے طور پر زبان سے سوا دوسرے کسی کی قسم کھل جائے جیسے ہمارے ملک میں بھی لوگ کہتے ہیں آپؐ کے سر کی  
قسم باوا کی قسم دانا کی قسم پیر شہ کی قسم ساخانے کی قسم اگر غیر اللہ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی طرح دل میں رکھ کر اس کی قسم کھائے تب تو حرام ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور اگر  
یہ اعتقاد نہ ہو بلکہ قسم اس کی واقعی عظمت ہے اتنا ہی اعتقاد رکھ کر قسم کھائے تو کافر نہ ہوگا اور نہ یہ قسم منع ہوگی یعنی اس کے توڑنے میں کفارہ واجب ہوگا اور نہ یے کہا اگر  
حاکم کسی غیر اللہ کی دے تو اس کا معزول کرنا واجب ہے کہ مکروہ جاہل ہے حکومت کے لائق نہیں ۱۱۔ یعنی کسی اور نے جو غیر اللہ کی قسم کھائے میں نے اس کا کلام حکایت  
کے طور پر بھی نقل نہیں کیا ۱۲۔ حدیث میں میں جو اثر کا لفظ آیا تو امام بخاری نے اس کی مناسبت سے اُتانے کی تعمیر بیان کر دی اس لیے کہ دونوں کا مادہ ایک ہے  
۱۲۔ حدیث عقیل کی روایت کو ابونعیم نے اور زبیدی کی روایت کو نسائی نے اور کلبی کی روایت کو ان کے مشیخ میں وصل کیا ۱۳۔ سفیان بن عیینہ کی روایت  
کو حمید بن عساکر میں اور معمر کی روایت کو ابوداؤد نے وصل کیا ۱۴۔

سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم مت کھاؤ۔

ہم سے قیدی نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے انہوں نے الیوب سختیانی سے انہوں ابو قلابہ اور قاسم تمیمی سے انہوں نے زہد سے (جو جرم قبیلہ کے تھے) انہوں نے کہا جرم قبیلہ والوں اور اشعری لوگوں میں دوستی اور برادری تھی ایک بار الیسا ہوا ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں کھانا ان کے سامنے لایا گیا اس میں مرغی کا گوشت تھا وہاں نبی تیم قبیلہ کا بھی ایک شخص سرخ رنگ والا موجود تھا شاید وہ غلاموں میں سے تھا خیر ابو موسیٰ نے اس کو بھی کھانے کے لیے بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا اس لیے مجھ کو اس سے نفرت آئی میں نے قسم کھائی کہ اب مرغی کا گوشت نہیں کھانے کا ابو موسیٰ نے کہا ارے اٹھ تو میں تجھ سے اس مقدمہ میں (یعنی قسم کا علاج کرنے میں) ایک حدیث بیان کروں گا ہوا یہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے گیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو سواری نہیں دینے کا میرے پاس سواری نہیں ہے اس کے بعد کیا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کے کچھ اونٹ آئے آپ نے پوچھا وہ اشعری لوگ کہاں گئے (جو مجھ سے سواری مانگتے تھے) یہ سن کر ہم لوگ حاضر ہوئے آپ نے (نہایت عمدہ) سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہمارے حوالے کیے جب ہم اونٹ لے کر آپ کے پاس سے چلے تو آپس میں یوں کہنے لگے یہ ہم نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری نہیں دینے کے باوجود اس کے آپ نے ہم کو سواری دی ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غفلت میں رکھا آپ کو قسم یاد نہیں دلائی خدا کی قسم ہم کبھی مراد والے نہیں ہونے کے (کیونکہ اللہ کے پیغمبر کو دھوکا دیا یا یہ گفتگو

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْلِفُوا يَا أَبَا عُرْمَةَ ۖ ۳۶۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَ الْفُضَمِ التَّيْمِيِّ عَنْ زُهْدِهِ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا النِّجْمِيِّ مِنْ جَرَمِ بَيْنِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَّ قَرِاحَاءُ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا طَعَامَ فِيهِ لَحْمُ حِمَارٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْلَمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ كَانَتْهُ مِنَ الْمَرَالِي فَدَعَا هُ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذَرْتُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهُ فَقَالَ قُمْ فَلَا حُدُوثَ لَكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُصَبِ إِبِلٍ فَسَالَ عَنَّا فَقَالَ آيِنَ الْتَفَرُّ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غَوِ الدُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلْنَا تَغَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا لُفْلِحَ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ

فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَنبَاكَ لَنَحْمِلَنَّ  
فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا  
عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ إِنِّي  
لَسْتُ أَنَا حَمِلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ  
حَمَلَكُمْ وَاللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى  
يَمِينٍ نَأْرَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا  
إِلَّا أَنِّي أَنْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ  
تَحَلَّلْتُمَا ۝

بَاب ۶۹ لَا يَحْلِفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ  
وَلَا يَأْتِطَوْنَ غَيْبًا ۝

۳۶۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ  
فَقَالَ فِي حَلْفِهِ يَا لَلَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَىٰ

ہوئے پر ہم پھر روٹ کر آئے اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم  
آپ کے پاس اس لیے آئے تھے کہ آپ ہم کو سواری غنائت فرمائیں لیکن  
آپ نے قسم کھائی تھی میں سواری نہیں دیتے گا اور آپ کے پاس سواری  
تھی بھی نہیں اب جو آپ نے ہم کو سواری دی تو شاید غفلت میں آپ  
کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا آپ نے (ہم کے جواب میں) فرمایا (انہیں  
مجھ کو قسم یاد تھی) بات یہ ہے کہ میں نے تم کو یہ سواری نہیں دی بلکہ  
اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور خدا کی قسم میں تو جب کسی بات کی قسم کھا  
لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو بہتر بات کر لیتا ہوں قسم  
کا کفارہ دے دیتا ہوں یہ

باب لات اور عزیٰ یا بتوں کی قسم کھانا کیسا  
ہے یہ

مجھ سے عبد اللہ بن محمد سند نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام  
بن یوسف نے کہا ہم کو عمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں  
نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص  
(اللہ کے سوا اور کسی کی) قسم کھائے جیسے لات اور عزیٰ کی  
تو وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جو شخص اپنے دوست سے کہے کہ تم ہم

۱۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے بیان امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانے کا اس میں ذکر ہے بلکہ دو بار ذکر ہے ایک بار تو پیسے  
غصے میں دوسری بار غرضی میں اور دونوں بار آپ نے اللہ کی قسم کھائی ۱۲ منہ ۱۵ ہر چند غیر اللہ کی مطلق قسم کھانا منع ہے مگر لات اور عزیٰ یا دوسرے بتوں اور اوتاروں  
اور ٹھاکروں کی جن کو شرک پر جتے ہیں اور زیادہ منع بلکہ سخت حرام ہے کیونکہ اس میں کفار کی شابت ہوتی ہے بعضوں نے کہا اگر ان کی تعظیم کی نیت سے کھائے گا  
تو وہ کافر ہو جائے گا اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جو کوئی ایسا کرے وہ پھر سے تجدید ایمان کرے یعنی مکرر توبہ کرے قسطلانی نے کہا لات اور عزیٰ  
اور بتوں کی قسم کھانے والے کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور وہ کافر ہو جائے گا۔ اس کا قتل درست ہو گا یا نہیں اس میں کلام ہے حافظ نے کہا اسی طرح جو کوئی  
یوں قسم کھائے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بیزار ہوں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزار ہوں (یا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو تو اس کو بھی استغفار کرنا چاہیے اور ایسی قسم لغو ہوگی اس میں کوئی کفارہ واجب نہ ہو گا ۱۲ منہ ۱۵ آپ دیتے  
کیا۔

أَقَامَ رُكَّ فَلْيَتَصَدَّقْ ۝

بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَرَأَى  
لَهُ يَحْلِفُ ۝

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ تَارِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ  
وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ قَصَّةً فِي بَاطِنِ  
كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثَمَرَاتَهُ جَلَسَ عَلَى  
الْيَنْبَرِ فَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ الْبَسُّ هَذَا  
الْخَاتَمُ وَأَجْعَلُ قَصَّةً مِنْ دَاخِلِ فَرَعِي  
يَهْ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا الْبَسَّ أَبَدًا فَخَبَدَ  
النَّاسُ حَوَاتِيَهُمْ ۝

بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمَلَكٍ سِوَى  
مَلَكِ الْإِسْلَامِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ  
وَالْعُزَّى فَلَيْقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَلْبَسْهُ إِلَى الْكُفْرِ

جو اکیلے تودہ خیرات نکالے (کفارہ) کے طور پر کچھ صدقہ دے۔

باب بن قسم میے قسم کھانا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی آپ اس کو پہنا کرتے تھے اور نگینہ اندر  
بہتیلی کی طرف رکھتے لوگوں نے بھی آپ کے دیکھا دیکھی سونے کی  
انگوٹھیاں، بنائیں اس کے بعد آپ منبر پر بیٹھے اور انگوٹھی اتار  
ڈالی فرمایا میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا تھا اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا  
پھر وہ انگوٹھی پھینک دی فرمانے لگے خدا کی قسم اب میں اس کو  
کبھی نہیں پہنے گا لوگوں نے بھی یہ دیکھ کر اپنی اپنی انگوٹھیاں (اتار  
کر) پھینک دیں ۝

باب جو شخص اسلام کے سوا اور کسی (مذہب) ملت  
پر ہونے کی قسم کھائے تو کیا حکم ہے ۝

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث) بھی موصول اگر زچکی ہے  
جو شخص لات اور عزی کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے لیکن کو کا نہیں فرمایا

۱۔ یہ بخاری اور کئی حدیثوں میں سے ملتا ہے۔ لیکن شافعی نے اس کو بھی مکروہ جانا ہے لیکن ان کا قول صحیح نہیں ہے امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ۲۔ اس سے  
ترجمہ باب اس سے نکلا کہ اپنے قسم کھانے کا فرمایا اب میں انگوٹھی نہیں پہنے گا حالانکہ آپ کو کسی نے قسم نہ دی تھی قطلاً نے کہا شافعی نے جو بغیر قسم دیکھے قسم کھانا مکروہ  
رکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں کوئی ضرورت اور مصلحت نہ ہو ۱۲۔ اس سے منکر یوں کہے اگر میں یہ کام کروں تو ہر دی ہوں بالعدانی یا پارسی یا آریہ یا برم سماج  
یا بدھ و غیرہ پھر وہ کام کہ باب کی حدیث سے تو یہ ملتا ہے کہ کافر ہو جائے گا بعضوں نے کہا یہ لہو و تہمد بیکے آپ نے فرمایا اگر اس کی نیت میں اس دین کی  
تعلیم نہ ہو تو کافر ہوگا لیکن اگر قسم کھاتے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ میں جب یہ کام کروں تو اس مذہب کو خوشی سے اختیار کروں گا اس صورت میں فرما کافر ہو جائے گا  
اور صحیح یہ ہے کہ ایسا کہنے سے قسم منع نہ ہوگی نہ کفارہ لازم ہوگا لیکن امام ادناعی اور ثوری اور ضحیفہ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک قسم منع ہو جائے گی اور کفارہ  
لازم ہوگا ۱۲۔ اس سے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لات اور عزی کی قسم کھانے والے کو بھی آنحضرتؐ نے مباح قرار نہیں فرمایا اور نہ پورے طور سے ایمان لانے  
کا حکم دیتے صرف یہ فرمایا کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے پس معلوم ہوا کہ جب تک غیر اللہ کی تعلیم مثل اللہ کے اس کی نیت میں نہ ہو آدمی غیر اللہ کی قسم کھانے سے کافر نہیں  
ہوتا اس طرح اس قسم میں بھی کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں کافر نہ ہوگا جب تک اس کی نیت میں یہ نہ ہو کہ اسلام کے سوا دوسرا کوئی دین حق ہے امام بخاریؒ  
کے ایسا کہنے سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں حلف بغیر اللہ مطلقاً شرک اور کفر ہے جیسے ہمارے زمانہ میں بعض غلو کرنے والوں نے اختیار کیا  
ہے ۱۲۔



۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا  
 وَهَبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ  
 بْنِ الضَّمَّانِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ  
 فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ  
 بِشَيْءٍ عَدَبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ  
 الْمُؤْمِنِينَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَفَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ  
 فَهُوَ كَقَتْلِهِ \*

بَابُ لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ د  
 شَدْتُ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا بِاللَّهِ تَحَدُّثُكَ  
 وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
 حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَهُ  
 أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ  
 يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فِي الْأَرْضِ فَقَالَ  
 تَقَطَّعْتَ فِي الْجِبَالِ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا يَا اللَّهَ  
 تَحَدُّثُكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ \*

ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہب بن خالد  
 نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ثابت  
 بن ضحاک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
 شخص اسلام کے سوا اور کسی مذہب ملت پر ہو جانے کی قسم کھا  
 تو وہ ایسا ہی جائیگا اور جو شخص کسی چیز سے اپنے تئیں مار ڈالے (مثلاً  
 ہتھیر سے یا زہر سے) تو دوزخ میں اسی چیز سے عذاب دیا جائیگا  
 اور مسلمان پر لعنت کرنا اس کو مار ڈالنے کے برابر ہے اسی طرح  
 مسلمان کو کافر کہنا بھی اس کو مار ڈالنے کے برابر ہے۔

باب یوں کہنا منع ہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں اور کیا  
 کوئی شخص یوں کہہ سکتا ہے مجھ کو اللہ ہی کا آسر ہے پھر آپ کا اور عمرو  
 بن عاصم نے کہا یہ حدیث موصولاً اخبار بنی اسرائیل میں گزر چکی ہے  
 ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے اسحاق بن عبد اللہ نے کہا ہم  
 عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے ان سے ابوہریرہ نے بیان کیا انہوں نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین  
 شخص تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا (پھر سارا قصہ بیان کیا)  
 فرشتے کو کوڑھی پاس بھیجا وہ اس سے کہنے لگا میری روزی کے  
 سارے ذریعے کٹ گئے ہیں۔ اب اللہ ہی کا آسر ہے پھر تیرا دیاب  
 اللہ ہی کی مدد و کار ہے پھر تیری۔

۱۔ یعنی اسلام سے نکل کر اسی ملت کا ہو جائے گا ۲۔ یعنی آخرت کی سزا اور عذاب میں ۳۔ امام بخاری پہلے مطلب کے لیے کوئی حدیث نہیں لائے حالانکہ اس  
 باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں کہ مکرہ ان کی شرط پر نہ ہوں گی نہ فی احوالین مکرہ وغیرہ سے روایت کی یوں کوئی نہ کہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں بلکہ یوں کہے اللہ  
 چاہے پھر آپ چاہیں ایک روایت میں یوں ہے ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا تم مسلمان شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو جو اللہ نے چاہا اور تو نے چاہا  
 اور کہتے ہو کہ جب کی قسم اس وقت آپ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہو جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں اور یوں کہو کہ جس کے مالک کی قسم ایک روایت میں ہے ایک شخص نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کا برابر والا کر دیا یوں کہو اللہ چاہے بس بعد از ان کے ابراہیم نخعی سے نکالا  
 وہ یوں کہنا برا نہیں جانتے تھے جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں اور یوں کہنا مکرہ جانتے تھے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی التبریر کہنے میں قباحیت  
 نہیں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر آپ کی ۱۲۷۸

## باب البیہ تعالیٰ کا (سورہ نور میں) فرمانا یہ منافق الشدکی بڑی کی قسمیں کھاتے ہیں؛

اور ابن عباس نے کہا یہ حدیث کتاب التبعیر میں آگے موصولاً مذکور ہوگی ابو بکر صدیق نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ مجھ سے بیان فرمائیے میں نے تعبیر دینے میں کیا غلطی کی آپ نے فرمایا قسم مت کھائیے ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براد بن عازب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھانے والے کو سچا کرنے کا حکم فرمایا

ہم سے حفص بن عمر وحشی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن جراح نے کہا ہم کو عاصم احوال نے خبر دی کہ امیں نے ابو عثمان ہندی سے سنا وہ اسامہ بن زید سے نقل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) نے آپ کو بلا بھیجا اس وقت آپ کے پاس میں تھا اور سعد بن عبادہؓ اور ابی بن کعب یہ بھی بیٹھے تھے صاحبزادی صاحبہ نے کہا بھیجا کہ ان کا بچہ مرنے کے قریب ہے آپ تشریف لائیے آپ نے ان کے جواب میں یوں کہا بھیجا میرا اسلام کہو اور کہو سب اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور جو

باب ۳۶۸ قول اللہ تعالیٰ وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتَحْدِثَنِيْ بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ فِيْ الرَّيْآ قَالَ لَا تُفْسِدُمْ

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَانَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَانَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبْرَارِ الْمُقْسِمِ

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اخْبَرَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْسَلَتْ اِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَابْنُ اَبِيٍّ اَنَّ ابْنِيْ قَدْ احْتَضَرَ فَاَشْهَدُ نَا فَارْسَلْ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ

اسے یہ حدیث لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتے ہیں کہ ہم دینے سے قسم منع ہو جاتی ہے کیونکہ اگر قسم منع ہو جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان کرتے کہ ابو بکر نے فلاں بات میں غلطی کی ہے اس لیے کہ آپ نے قسم کو سچا کرنے کا حکم دیا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مصیبت سے ابو بکر کی قسم پوری نہیں کی اور پورا کرنا وہاں واجب ہے جہاں کوئی مفسدہ نہ ہو ۱۲ منہ ۱۵ یعنی جو بات وہ چاہے اس کو پورا کرنے کا تاکہ اس کو قسم سچی ہو ۱۲ منہ ۱۵ علی بن ابی الحاص یا عبد اللہ بن عثمان جو حضرت رقیہ کے بیٹ سے تھے یا محسن بن حضرت فاطمہؓ زہرا یا امامہ بنت زینب

إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ  
عِنْدَهُ مُبْتَلًى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ  
فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ يُقْسِمُ عَلَيْهِ فَنَقَامَ وَ  
قُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رَفَعُ إِلَيْهِ فَاثْقَدَهُ  
فِي حَجَرِهِ وَنَفْسُ الصَّيْرِ تَقَعَّقُ  
فَنَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ مَا هَذَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا  
اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ  
وَأَنَا بَرَحِمُ اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ  
الرَّحِمَاءُ ۝

٣٤٠- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ  
أَوْ لَوْ تَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحَلَّاهُ النَّفِيمُ .  
٣٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي  
عُذْرَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ  
سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا  
أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ صَغِيرٍ مُتَصَعِّقٍ  
لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَدَةَ وَ أَهْلِ النَّارِ كُلِّ  
جَوَاطِ عَتِلٍ مُسْتَكْبِرٍ .

عنایت فرمایا اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے صبر کرو اللہ سے ثواب کی امید رکھو صاحبزادی صاحبہ نے قسم دے کر پھر کہا بھیجا نہیں آپ ضرور تشریف لائیے اس وقت آپ اٹھے ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھے جب آپ (صاحبزادی صاحبہ کے گھر پہنچے وہاں جاکر) بیٹھے تو بچہ کو اٹھا کر آپ کے پاس لائے آپ نے اس کو گود میں بٹھالیا وہ دم توڑ رہا تھا یہ حال (پر ملاں) دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے (آپ رونے لگے) سعد بن عباد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ روزنا کیسا (یہ تو آپ کی شان کے برخلاف ہے) آپ نے فرمایا یہ روزنا رحم کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے رحم رکھتا ہے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے ، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں تو اس کو دوزخ کی آگ چھوٹے گی بھی انہیں مگر صرف قسم اتارنے کے لیے ہے

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہ اچھ سے غنڈہ (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شیعہ نے انہوں نے معبد بن خالد سے کہا میں نے حارث بن دہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں تم لوگوں کو بتلاؤں بہشتی کون لوگ ہیں ہر ایک مغرب ناتوان جو اگر اللہ کے فضل و کرم کے (بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے) (اس کا مطلب پورا کرے) اور دوزخی کون لوگ ہیں ہر ایک موٹا لڑکا (انھٹو (مغرور)

**باب ۱۱۱۱ اِذَا قَالَ اشْهَدْ بِاللّٰهِ اَوْ شَهِدْتُ بِاللّٰهِ**

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى النَّاسَ خَيْرٌ قَالَ قَوْلِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِيحُ شَهَادَةِ اَحَدِهِمْ يَمِيْنُهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتُهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ اصْحَابَنَا يَهْمُونَا وَنَحْنُ غُلَامَانُ اَنْ تَحْلِفَ بِاللّٰهِ مَادَّةٍ وَالْعَهْدِ :

**باب ۱۱۱۲ عَهْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :**

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٍ وَ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لَيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَوْ قَالَ اَخِيهِ لَيَقِيَّ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيْقَةً اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ عَهْدَ اللَّهِ قَالَ سُلَيْمٌ فِي

**باب ۱۱۱۱ اگر کسی نے کہا اشد باللہ یا شہدت باللہ (تو یہ قسم ہوگی یا نہیں؟)**

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نحوی نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون لوگ بہترین آپ نے فرمایا میرے زمانہ کے (یعنی صحابہ) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے ابراہیم نخعی نے (اسی سند سے) کہا جب ہم بچے تھے تو ہمارے بزرگ ہم کو منع کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں گے

**باب جو شخص علی محمد اللہ کے تو کیا حکم ہے**

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن اعلمش اور منصور بن معتمر سے ان دونوں نے ابو داؤد اکل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے کسی مسلمان کا مال (یا حق) مار لینے کو یا یوں فرمایا اپنے بھائی کا مال (یا حق) مار لینے کو تو وہ جب اللہ سے (حشر کے دن) ملے گا اللہ اس پر نکتے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی اس کی تصدیق فرمادی (رسو آل عمران میں) فرمایا ان الذین یبشرون بعہد اللہ وایمانہم ثمّا علیہم

**۱۱۱۱** خفیہ اور غائب کچھ ہیں قسم ہوگی اور شافعی نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱۱۲ اس کی شرح اور بڑی جگہ ہے مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے میں ان کو کوئی باک نہ ہوگا نہ جھوٹ برتنے سے ڈریں گے جلدی میں پہلے قسم کھائیں گے پھر گواہی دیں گے کبھی گواہی دینے لگیں گے پھر قسم کھائیں گے ۱۲ منہ ۱۱۱۳ یعنی یوں کہیں اشد باللہ یا شہدت باللہ کیونکہ ایسے کلمے منہ سے نکالنے سے کہیں قسم کھانے کی عادت نہ ہو جائے ۱۲ منہ ۱۱۱۴ یعنی اللہ کا عہد محمد پر ہے میں فلاں کام کروں گا امام اوزاعی اور امام احمد اہل کوفہ کے نزدیک یہ قسم ہے اگر توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا اور شافعی اور اسحاق اور ابو عبیدہ نے کہ قسم نہیں ہے مگر جب نیت کرے قسم کی ۱۲ منہ ۱۱۱۵ آیت میں عہد اللہ کا لفظ ہے اس سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا ۱۲ منہ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ قَالَ مَا  
يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا لَهُ فَقَالَ  
الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي فِي  
بَيْتٍ كَانَتْ بَيْنَنَا ۝

بَابُ الْحَلْفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ  
وَكَلِمَاتِهِ ۝

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِي رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ  
وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ  
وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا دَعْدَتِكَ لَا  
أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ  
وَقَالَ أَيُّوبُ دَعَرْتُكَ لَا غِنَى لِي عَنْ  
بِرِّكَتِكَ ۝

۳۷۴ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْرَأُ لِحَبْلِهِمْ تَقُولُ هَلْ مِنْ  
مَنْبِي حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعَرْشِ فِيهَا قَدَمَهُ

نے اپنی روایت میں یوں کہا اس کے بعد اشعث بن قیس (صحابی) ادھر  
سے گزرے انہوں نے لوگوں سے پوچھا عبد اللہ تم سے کیا حدیث بیان  
کر رہے تھے انہوں نے بیان کیا اشعث نے یہ کہا کہ یہ آیت تو میرے اور میرے  
ساتھی کے باب میں اتری ایک کٹوئیں کا ہم دونوں میں جھگڑا تھا۔

باب اللہ کی عزت اور عظمت اور اس کی صفات اور کلام  
کی قسم کھانا ۝

اور ابن عباس نے کہا (اس کو خود امام بخاری نے توحید میں وصل کیا)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری عزت کی پناہ  
لیتا ہوں اور ابوسریہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کی ایک شخص دو نرخ اور بہشت کے بیچ میں رہ جائے گا وہ یوں دعا  
کرے گا پروردگار (اے خدا) میرا مذہب (دین) کی طرف سے پھرنے لے  
قسم تیری عزت کی میں اور کوئی سوال نہیں کرنے کا اور ابوسعید نے  
کہا (یہ روایت بھی اسی حدیث میں گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لے اور اس کا دس گنا اور  
اور ایوب پیغمبر نے کہا (یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں موصولاً گزر  
چکی ہے) پروردگار تیری عزت کی قسم میں تیری برکت سے محفوظ  
ہے پر وہ ہو سکتا ہوں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے  
کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دو نرخ برابر یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور  
کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا۔

۱۷ عبد اللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر رہے تھے ۱۸ منہ ۱۹ ان چیزوں کی قسم کا یہی حکم ہے جو اللہ تعالیٰ کی قسم کا ہے کیونکہ صفات ذات سے جدا نہیں ہیں صفات  
میں سب صفات آگئے ذاتی ہوں جیسے علم قدرت عزت عفت جلال وغیرہ یا فعلی ہوں جیسے اترنا چڑھنا آنا جانا بعضوں نے صفات ذاتی اور فعلی میں فرق کیا ہے  
اور یہ کہا ہے کہ صفات فعلی کی قسم جب منعقد ہوگی جب قسم کی نیت ۲۰ منہ ۲۱ یہ حدیث کتاب الرقاق میں موصولاً گزر چکی ہے ۲۲ منہ

تَقُولُ قَطَا قَطَا وَعَزَّتِكَ وَيَزِي بَعْضُهَا إِلَى  
بَعْضٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ۝

بابُ بَعْضِ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللَّهِ -

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَعَمْرُكَ

لَعَيْشُكَ ۝

۳۷۵- حَدَّثَنَا الْأَدِيبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ۝ وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْأُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ  
الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ  
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ  
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا  
أَهْلُ الْإِنْفِكِ مَا قَالُوا فَبَرَّهَا اللَّهُ وَكُلُّ حَدَّثٍ فِي  
طَائِفَةٍ مِنَ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاسْتَعْدَسَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَامٍ  
أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ  
لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتَلَنَّهُ ۝

بابُ لَا يُؤَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ  
فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ  
قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

اس وقت کہنے لگے گی بس بس (میں بھر گئی) تیری عزت کی قسم اور سمجھ  
جائے گی اس حدیث کو شعبہ نے بھی قنادہ سے روایت کیا ہے ۛ

باب اللہ کے بقا کی قسم کھانا ۛ

ابن عباسؓ نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ جو (سورہ حجر میں) فرمایا  
لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون یہاں عمار سے آنحضرتؐ کی زندگی مرلو ہے (اللہ نے کسی قسم کھائی)

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم  
بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے  
دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے  
عبد اللہ بن عمر غیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ابلی نے کہا میں نے زہری  
سے سنا کہ میں نے عروہ ابن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص  
اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے ان سب نے حضرت عائشہؓ پر جو طوفان لگایا  
کیا تھا اس کا قصہ بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو ان کی پاک و امنی ظاہر کی  
ان میں سے ہر شخص نے حدیث کا ایک ایک ٹکڑا انجھ سے نقل کیا آخر آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) کے  
مقابلہ میں لوگوں سے مدد چاہی یہ سن کر اسید بن حضیر (صحابی) کھڑے  
ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے اللہ کے بقا کی قسم ہم اس  
کو مار ڈالیں گے ۛ

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں فرمانا اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر  
تم سے مواخذہ نہیں کرنے کا لیکن اس پر مواخذہ کرے گا جو تم اپنے  
دل سے قصد کرو اور اللہ بخشنے والا مہلک والا ہے۔

۱- اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے قدم کا اثبات ہے اہل حدیث اس کو تسلیم کرتے ہیں اور یہاں وجہ کی طرح اس کو اپنی ظاہری معنی پر معمول رکھتے ہیں لیکن مخلوقات کے  
قدم سے مشابہت نہیں دینے اور پچھلے متکلمین نے اور صفات کی طرح اس کی بھی تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں قدم سے اس کا حکم راہ ہے یا اس کا جوش بھاد یا ۱۲ منہ ۛ  
یہ امام بخاریؒ نے قنادہ کی تدریس کا اثر رفع کرنے کے لیے بیان کیا کیونکہ شعبہ اپنی لوگوں سے روایت کرتے تھے جن کے سماع کا حال ان پر کھل جاتا ۱۲ منہ ۛ ضعیف  
اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ قسم منعقد ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے نزدیک نیت شرط ہے ۱۲ منہ ۛ یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ کتاب المغازی وغیرہ میں ذکر ہو چکی  
ہے ۱۲ منہ ۛ لغو قسم وہ ہے جو عادیہ کی طرح لگا کر کے طور پر زبان سے نکل جائے بھائی واللہ باللہ تالہ جیسے بعض لوگوں کا طریقہ ہوتا ہے یا توں میں واللہ  
باللہ کہتے جاتے ہیں ان کی نیت قسم کھانے کی نہیں ہوتی امام ابو حنیفہؒ نے کہا لغوہ قسم ہے کہ ایک بات کو ایک آدمی پچھ کر اس پر قسم کھائے یا باقی حاشیہ بر صوفیہ ۛ

مجھ سے محمد ابن ثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا لا یؤخذ کم اللہ باللغو فی ایمانکم میں لغو قسم سے یہ مراد ہے آدمی کا (باتوں میں) لاؤ اللہ علی واللہ کہنا۔

باب اگر قسم کھانے کے بعد بھولے سے اس کو توڑ ڈالے (تو کفارہ لازم ہوگا یا نہیں) <sup>۱</sup>

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم نے خطا کی اس میں تم پر گناہ نہیں اور فرمایا بھول چوک میں مجھ پر مواخذہ نہ کرو۔

ہم سے خلد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کرام نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے زرارہ بن اوفیٰ نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دل کا دوسرہ یا دل میں جو خطرہ آئے وہ معاف کر دیا ہے (اس پر مواخذہ نہ ہوگا) جب تک اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نکالے <sup>۲</sup>

ہم سے عثمان بن شیم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ مدلی نے عثمان بن شیم سے (یہ امام بخاری کو شک ہے) انہوں نے ابن جریر سے کہا میں نے ابن شہاب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسویں سال حج ذی الحجہ کو خطرہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (نام معلوم) کھڑا

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ لَا يُؤْخَذُ كَمُ اللَّهِ بِاللَّغْوِ قَالَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبَلَىٰ وَاللَّهِ ۝

باب ۱۹۱۔ إِذَا حَنَفَ تَائِسِيًّا فِي الْإِيمَانِ -

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَكَانَ لَا تَوَلَّى فِي بِمَا لَسَيْتُمْ ۝

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْرُوحٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ أَدَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأَمَّتِي عَمَّا دَسَّوْستُ وَأُحْدَثَتْ بِهِ الْفُسْهَاءُ مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمَ ۝

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شَهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَيْبِيُّ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُخْطَبُ يَوْمَ الْفَجْرِ إِذْ قَامَ

القیہ صفحہ ۱۹۱ پر جو غلط نقطہ تو یہ کہ شتہ زمانہ سے خاص ہوئی بعضوں نے کہا مستقبل میں بھی لغو قسم ہو سکتی ہے ربیعہ اور مالک اور داؤد زاعی کا یہ قول ہے امام احمدؒ سے اس باب میں دو روایتیں ہیں بعضوں نے کہا لغوہ قسم ہے جو غصہ میں کھائی جائے اب گزشتہ بات پر عمداً جھوٹی قسم کھائے یعنی اس کو جھوٹ جان کر تو اس کو عین غصہ سے کہتے ہیں یہ بہت سخت گناہ ہے اور حنفیہ اور اکثر علماء کے نزدیک اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا لیکن شافعیہ کے نزدیک اس میں بھی کفارہ ہے عائشہؓ جو اشیاء صفحہ ۱۹۱ میں اس اختلاف ہے حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک کفارہ دینا ہوگا اور امام احمد اور شافعی اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے رامنہ ۱۹۱ امام بخاری نے بھول چوک کو بھی دوسرے پر قیاس کیا ایک روایت میں صاف اس کی مراحات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو بھول چوک معاف کر دی اس کو ابن ماجہ نے کمالاً امام بخاری شافعی شرط پر نہ ہونے سے اس حدیث کو نہ لائے ۱۲۔

إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ  
 قَامَ أَخْرَفَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ  
 كَذَا وَكَذَا الطُّوَلَاءُ الثَّلَاثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُ وَلَا حَرَجَ لَهْنٍ  
 كُلِّمَن يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ  
 إِلَّا قَالَ أَفْعَلُ وَلَا حَرَجَ :

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَطَاءٍ  
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ  
 لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ  
 قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى  
 قَالَ لَا حَرَجَ :

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
 أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ  
 بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ  
 الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
 فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعْ  
 فَصَلِّ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ  
 لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ فَأَعْلَمَنِي قَالَ إِذَا  
 قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ

ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے سمجھا کہ (رجح کا) فلا نا کام فلا نے کام سے پہلے  
 کرنا چاہیے (اور میں نے ویسا ہی کر لیا) پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا  
 یا رسول اللہ میں سمجھا یہ کام اس سے پہلے کرنا چاہیے ان تین کاموں  
 کی نسبت دونوں شخصوں نے پوچھا (یعنی حلق اور تحر اور رمی کی نسبت)  
 آپ نے فرمایا اب کرے کچھ حرج نہیں ان تینوں کاموں کی نسبت اس  
 دن بھی حرج دیا اور اس دن جو بات آپ سے پوچھی آپ نے یہی  
 فرمایا اب کرے کچھ حرج نہیں ہے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر بن عیاش  
 نے انہوں نے عبد العزیز بن رافع سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح  
 سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارتہ کر لیا  
 آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں دوسرا شخص بولا میں نے ذبح سے پہلے سر  
 منڈا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں تیسرا شخص بولا میں نے رمی سے پہلے  
 ذبح کر لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم سے ابواسامہ نے  
 کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں  
 نے ابو ہریرہؓ سے ایک شخص (خلاد بن رافع) مسجد (نبوی) میں آیا نماز پڑھنے  
 لگا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف رکھتے  
 تھے نماز پڑھ کر اس نے ان کو آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا لوٹ جا  
 پھر نماز پڑھ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں وہ پھر گیا دوبارہ نماز پڑھی اور  
 لوٹ کر آیا آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا فرمایا جا لوٹ  
 جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی آخر تیسری بار میں اس  
 نے کہا مجھ کو بتلائیے تو بھی (میں) کیسے نماز پڑھوں آپ نے فرمایا

۱۔ امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ حج کے کاموں میں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کفار سے حکم نہیں دیا نہ مذہب کا تو اسی طرح اگر قسم بھی چونکہ یہ  
 توڑ دے تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔ ۱۰۱۰



الْقِبْلَةَ فَلَمَّا قَرَأُوا قُرْآنًا تَسْمَعُكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ  
ارْكَبْ حَتَّى تَطْلُبَ رَأْسَ الْكَأْسِ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْبُدَ  
قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْلُبَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ  
حَتَّى تَكُنْ تَوْبَى وَتَطْلُبَ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى  
تَطْلُبَ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا  
ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا فَرْدَوْسُ بْنُ أَبِي الْمَغْدَاءِ  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ هُوَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً  
تَعْرِفُ فِيهِمْ فَصَرَخَ ابْنُ لَيْسٍ أَيْ عِبَادَ  
اللَّهِ أَخْرَاكُمْ فَجَعَلَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ  
حَتَّى دَاخَرَاهُمْ فَنَظَرَ حَدِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ  
فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَيْ أَيْ قَالَتْ فَوَ  
اللَّهُ مَا أَنْحَجَرُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ  
حَدِيفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ  
فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ فِي حَدِيفَةٍ مِنْهَا يَقِينَةُ  
حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پورا دو نوکرا اچھی طرح سے پھر قبیلے کی طرف منہ  
کر کے اللہ اکبر کہہ اور جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکے اتنا قرآن پڑھا اس  
کے بعد اطمینان کے ساتھ رکوع کہ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا پھر  
اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا اطمینان سے سیدھا بیٹھ پھر دوسرا  
سجدہ بھی اطمینان سے کر پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا اسی طرح ساری  
نماز میں کر لے

ہم سے فروہ ابن ابی المغیرا نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے  
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ہوا یہ کہ جنگ احد میں (پہلے پہل) کافروں  
کو نمایاں شکست ہوئی اس وقت ابلیس ملعون نے یوں آواز دی خدا  
کے بندو پیچھے جو لوگ آ رہے ہیں ان سے بچو یہ سنتے ہی آگے والے  
مسلمان پیچھے والوں پر پلٹ پڑے اور آپس ہی میں جنگ ہونے  
لگی محمد بن یحییٰ (صحابی) نے دیکھا لوگ ان کے والد کو دکان  
سمجھ کر مار ڈال رہے ہیں انہوں نے پکارا ابھی اسے بھائی میرے والد  
ہیں ان کو نہ مارو مگر نہ کون تھا حضرت عائشہ کہتی ہیں مسلمانوں نے ان کو  
نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا کام تمام کیا آخر حدیفہ کہنے لگے اللہ تمہیں بخشے خدا کی قسم  
حدیفہ جب تک زندہ رہے ان کے دل میں اس کا یعنی اپنے باپ کے اسے  
جانے کا رنج اور افسوس ہی رہا یہ

۳۸۲۔ حدیث اور کتاب الصلوٰۃ میں لایا ہے اس کا مطابقت ترجمہ باہم شکل ہے مگر شاید امام بخاری نے یہ روایت لاکر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ  
کیا جو کتاب الصلوٰۃ میں گوراس میں یوں ہے کہ تیسری بار میں وہ شخص کہنے لگا قسم اس پر دروغ کار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ جیسا میں تو اس سے اچھی نماز  
نہیں پڑھ سکتا ۱۸ من سہ ابلیس ملعون نے دھوکا دیا پیچھے سے مسلمان آ رہے تھے ان کو کافر بتلادیا اور آگے والے مسلمانوں کو ان سے ڈرایا کہ گھبراہٹ  
میں اپنے ہیلوگوں پر پلٹ پڑے جنگ میں ایسے اوقات بہت ہوتے ہیں ۱۸ من سہ ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو قتل کیا تھا ۱۸ من سہ ایک روایت  
میں بقیہ غیر کا لفظ ہے نہ ترجمہ یہ ہوگا کہ حدیفہ میں مرنے تک اس خیر و برکت کا اثر رہا یعنی اس دعا کا جو انہوں نے مسلمانوں کے لیے کی تھی کہ اللہ تمہیں بخشے اس  
روایت کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ حضرت عائشہ نے قسم کھا کر کیا نوازش مال اللہ فی حدیفہ بعضوں نے کہا مطابقت اس طرح پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے ان مسلمانوں سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جنہوں نے حدیفہ کے باپ کو چوک سے مار ڈالا تھا تو اسی طرح عہد چوک سے اگر قسم توڑے تو بھی کفارہ واجب  
نہ ہوگا ۱۸

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ خَلَّاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَلِمَةَ صَوْمِهِ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ ۝

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَهَرَ النَّاسَ تَسْلِيمَهُ فَلَكَرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ ۝

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهَؤُلَاءِ الظُّهْرِ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ مَنْصُورٌ لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهُمْ أَمْ عَلْقَمَةُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا ۝

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ کہا مجھ سے عوف اعرابی نے انہوں نے خلاص بن عمر اور محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے میں بھول کر کچھ کھالے وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ (اس نے خود نہیں کھایا بلکہ) اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ۝

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابی ذؤیب بن ابی ذؤیب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبد اللہ بن بھینہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ظہر کی) نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے نہیں بھولے سے اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نماز پڑھے گئے جب نماز پوری کر چکا اس وقت لوگ سلام کے منتظر تھے اتنے میں آپ نے سلام سے پہلے اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر سلام پھیرا ۝

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے عبد العزیز بن عبد الصمد سے سنا کہ ہم سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اس میں (بھولے سے) کچھ کمی یا بیشی ہو گئی منصور بن معتمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا یہ شک (کہ نماز میں کمی ہوئی یا بیشی) ابراہیم نخعی کو ہوئی یا علقمہ کو خیر (نماز کے بعد) لوگوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا یہ کیا بات انہوں نے بیان کیا آپ نے اتنی رکعتیں پڑھیں ابن مسعودؓ

۱۔ اس حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ بھول کر کھان لینے سے جب روزہ نہیں پڑھا تو اسی قیاس پر بھول کر قسم کے خلاف کرنے سے قسم بھی نہیں ٹٹنے گی ۲۔ وجہ مناسبت وہی ہے کہ بھول کر قعدہ اولیٰ چھوڑ جانے سے نماز نہیں ٹٹتی پس یہی حکم قسم میں ہوگا ۱۲۔

قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ لَقُصِّ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ لِيَسْجُدَ سَجْدَتَيْنِ ۖ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَلَّخْ فِي يَمَانِئِهِ وَلَا تَرْهَقِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ كَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا

۳۸۶۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَمْ يَفُتَّ قَامَ أَهْلُهُ أَنْ يَذَّابَحُوا قَبْلَ أَنْ يَجْعَ لِيَا كُلَّ ضَيْفِهِمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَّا جَذَعٌ عَنَّا كَبِيرٌ هِيَ خَيْرٌ مِنِّي شَأْنٌ لِحُمْرِ نَكَاحِ ابْنِ عَوْنٍ يَفْقَهُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَبْقُلُ هَذَا الْحَدِيثَ وَيَقِفُ فِي

کہتے ہیں پھر آپ نے (سہو کے) دو سجدے کیے اور فرمایا یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جس کو یاد نہ رہے کہ اس نے نماز میں کمی کی یا بیشی کی اس کو چاہیئے سوچ کر جو بھیک معلوم ہو اس حساب سے نماز پوری کر لے پھر (سہو کے) دو سجدے کر لے

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی کہا میں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہا ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورہ کہف میں ہے) لَا تَوَلَّخْ فِي يَمَانِئِهِ وَلَا تَرْهَقِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ پہلا سوال جو موسیٰ نے کیا تھا وہ بھولے سے تھا امام بخاری نے کہا محمد بن بشر نے مجھ کو لکھ بھیجا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عون نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے کہا براء بن عازب پاس ایک مہمان اترے تھے انہوں نے (بقرب عید کے دن) اپنے لوگوں سے کہا میں جب تک عید کی نماز پڑھ کر لوٹوں تم اس سے پہلے ہی قربانی کر لینا تاکہ مہمان کو کھانا مل جائے آخر انہوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر لینا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا پھر قربانی کرو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب تو میرے پاس ایک حلوان ہے (ابھی دودھ پیتی ہے) مگر وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے ابن عون راوی شعبی سے یہ حدیث نقل کر کے یہاں پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین سے بھی ایسی ہی حدیث نقل کرتے تھے اور اس جگہ پر ٹھہر جاتے تھے پھر کہتے تھے میں نہیں جانتا کہ یہ اجازت

۱۔ وجہ مناسبت وہی ہے جو اوپر گورجل ہے یہ حدیث کتاب الصلاۃ میں مذکور ہے ۱۳ منہ ۱۵۵ ذی کمال کہتا ہے کہ موسیٰ خضر کے ساتھ رہے تھے وہ موسیٰ یعنی اسرائیل والے نہ تھے بلکہ دوسرے موسیٰ تھے ۱۲ منہ ۱۵۵ حضرت موسیٰ کو اس شرط کا خیال نہیں رہا تھا جو انہوں نے خضر سے کی تھی وہ مناسبت وہی ہے کہ سہو اور نسیان کو حضرت موسیٰ نے مواخذہ کے قابل نہیں سمجھا ۱۲ منہ ۱۵۵ یعنی ان کے گھر والوں نے ۱۲ منہ۔

هَذَا الْمَكَانَ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَبْلَغَتِ الرَّحْمَةُ  
غَيْثَهُ أَمْ لَا رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ سَيْرِينَ عَنْ  
أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى يَوْمٍ عُمِدٌ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ  
ذُبِحَ فَلْيَبْدِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ  
فَلْيَذْبَحْ يَا سَمِ اللَّهُ ۖ

بَابُ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ  
فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا  
الشُّوْعَرَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ  
اللَّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ دَخَلًا  
مَكْرًا وَجَبَانَةً ۖ

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا  
النَّضَرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فَرَّاسٌ قَالَ

(جو آنحضرتؐ نے اس پٹھیا کی قربانی کی دی) صرف براء کے لیے تھی یا  
اوروں کو بھی ہے اس حدیث کو ایوب سختیانی نے بھی ابن سیرین سے  
انہوں نے انس سے روایت کیا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے  
اسود بن قیس سے انہوں نے کہا میں نے جندب سے سنا وہ کہتے تھے  
میں بقرہ عید کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ  
نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا بعد اس کے فرمایا جس نے نماز سے  
پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو وہ اب  
اللہ کے نام پر قربانی کرے۔

باب غموس قسم کا بیان ۱۷۷

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نمل میں) فرمایا اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا لکرو  
فریب کا) ذریعہ مت بناؤ اس لیے کہ اسلام پر لوگوں کا قدم جمے پھر اکھڑ  
جائے اور خدا کی راہ سے روکنے کے بدل تم کو دوزخ کا عذاب چکھنا  
پڑے تم کو سخت سزا دی جائے۔ اس آیت میں جو دخلا کا لفظ ہے  
اس کا معنی دغا اور فریب ہے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو نصر بن شمس نے  
نجدی کہا ہم کو شعبہ بن ججاج نے کہا ہم سے فراس بن یحییٰ نے

۱۔ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاضاحی میں وصل کیا دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ابو بردہ بن نيار پر گذرنا تھا جو براءؓ کے ماہوں تھے اب  
یہ شاید دوسرا دفعہ ہو گا حافظ نے کہا سناؤ دفعہ دیگر سب ایک ہے اس لیے دوسرا دفعہ کہنا مشکل ہے شاید اس روایت میں مادی سے سہرہ جو ابو بردہ کے  
بدل براء کا نام ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ براء نے ابو بردہ کے ساتھ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ہو اس لیے راوی نے ان کا نام لے دیا  
خیر یہ تو اختلاف روایت اب اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے سمجھ نہیں آتی۔ کہ مانی نے کہا دجر مناسبت یہ ہے کہ آپ نے براء کو معذور رکھا جو جہالت کے کیونکہ  
ان کو قربانی کا عید وقت معلوم نہ تھا اس لیے ایک۔ یہ کہ پٹھیا قربانی کرنے کی ان کو اجازت دی تو نسیان بھی معذور کی مثل آئی اور جندب کی حدیث جو  
آگے مذکور ہوئی ہے اس کی بھی وجہ مناسبت یہی ہے ۲۔ منہ ۱۷۷ یعنی گزشتہ باب پر عمداً جموئی قسم کھانا اس کو غموس اس لیے کہتے ہیں کہ غموس کے معنی ڈبا  
دنیا یہ قسم بھی قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دے گی ۱۷۸۔ منہ ۱۷۸ اس آیت کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اگر دفریب کی قسم پراس میں سخت عذاب  
کی وعید ہے ایسا ہی غموس قسم میں بھی سمجھنا چاہیے ۱۷۹۔ منہ ۱۷۹ یہ بعد از راقی نے قتادہ سے مقلد ۱۷۹۔

سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمَكْبَأُ عِزُّ  
الْأَمْرِكُ يَا لَللَّهِ دَعَوَتِي الْوَالِدَيْنِ وَكَتْلُ  
النَّفْسِ وَالْيَحْيَيْنِ الْغَمُوسُ ۝

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ  
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا  
أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ  
اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمْ  
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا تَجْعَلُوا  
الْبَهَّةَ عُرْصَةً لِّلْإِيمَانِ لَكُمْ أَنْ تَبْزُوا وَتَتَّقُوا وَ  
تُصَلُّوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ  
جَلَّ ذِكْرُهُ لَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا  
إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ  
تَعْلَمُونَ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ  
لَا تَنْقُضُوا الْإِيمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ  
جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۝

۳۸۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ  
يَقْطَعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ  
عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ  
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ  
أَيْمَانَهُمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

بیان کیا کہ میں نے شعبی سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن عمر بن عاص سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے گناہ یہ  
میں اللہ کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کرستانا ناحق خون کرنا غموس  
(مجبوری قسم کھانا)

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں) فرمانا جو لوگ اللہ کا  
نام لے کر عہد کر کے قسمیں کھا کر غمخوار ہوں لیتے ہیں ان کا آخرت میں  
کوئی حصہ نہیں اللہ تعالیٰ ان سے بات تک نہیں کرنے کا نہ رحمت کی  
نگاہ سے قیامت کے دن ان کو دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا ان کو  
مکلیف کا عذاب ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اللہ  
کو قسمیں کھا کر نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں میل کر دینے کی روک  
نہ بناؤ اور اللہ سنتا ہے جانتا ہے اور سورہ نحل میں فرمایا اللہ  
کا عہد کر کے دنیا کا غمخوار ہوں مت اور اللہ کے پاس جو کچھ (ثواب  
اور اجر) ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو اور (اسی سورت  
میں) فرمایا اور اللہ کا نام لے کر جو عہد کرو اس کو پورا کرو اور قسموں کو  
پکا کرنے کے بعد پھر نہ توڑو (کیسے توڑو گے) تم اللہ کی ضمانت اپنی  
بات پر نہ چکے لیے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو حواریہ (رضی اللہ  
عنه) نے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں  
نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص مجبور ہو کر (یعنی حاکم کے حکم سے جس کی تعمیل کرنا ناگزیر  
ہو) قسم کھائے اور قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال (یا حق) مارے تو وہ  
جب اللہ سے (آخرت میں) ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا پھر اللہ  
تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی کتاب میں اتاری اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ  
بِعَهْدِ اللّٰهِ اَيْمَانَهُمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (جو سورہ آل عمران میں ہے) عبد اللہ بن مسعود

۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس بات کا شہادہ اور رقیب بنا چکے ۱۲

فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا  
حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذَا  
وَكَذَا أَتَالَ فِي الْأَنْلَتِ كَانَتْ لِي يَمْرُ فِي  
أَرْضِ بْنِ عَجْجَى فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنْتَكَ أَوْ  
يَمِينُهُ قُلْتُ إِذَا يَحِلُّتُ عَلَيْهَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا  
هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ أَهْلِي  
مُسْلِمًا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَهُوَ  
عَلَيْهِ غَضَبَانُ ۝

بَابُ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَ  
فِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ ۝  
۳۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي  
أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسْأَلُهُ الْخُمْلَانَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا  
أَحْبِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَدَأَّقْتُهُ وَهُوَ  
غَضَبَانُ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ أَنْطَلِقْ

بیان کر چکے تھے اسنے میں اشعث بن قیس (دوسرے صحابی) آن پہنچے انہوں  
نے لوگوں سے پوچھا کیوں عبداللہ بن مسعود نے تم سے کیا حدیث  
بیان کی انہوں نے کہا ایسی ایسی (اس حدیث کا ذکر کیا) اشعث  
نے کہا اجماع یہ آیت تو میرے ہی مقدمہ میں اتری ہے ہوا یہ مختار میرے  
ایک چچا زاد بھائی تھے ان کی زمین پر میرا ایک کنواں تھا میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (اپنے کنوئیں کا دعویٰ کیا) آپ  
نے فرمایا گواہ لاؤ یا مدعی علیہ سے قسم لے میں نے کہا یا رسول اللہ  
وہ تو قسم کھائے گا (مجھ کو ڈبا دے گا) آپ نے فرمایا دیکھو جو کوئی  
مجبور ہو کر (یعنی بہ حکم حاکم) جھوٹی قسم اس غرض سے کھائے کہ کسی مسلمان  
کا مال مار لے تو جب اللہ سے قیامت کے دن ملے گا اللہ تعالیٰ اس  
پر غصے ہو گا۔

باب ملک حاصل ہونے سے پہلے یا گناہ کی بات کے  
لیے یا غصے کی حالت میں قسم کھانے کا حکم ۱۷

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں  
نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو ہریرہ سے انہوں  
نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میری قوم والوں  
(اشعری لوگوں) نے مجھ کو سواریاں مانگنے کے لیے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا میں آپ پاس گیا اتفاق سے آپ اس  
وقت غصے میں تھے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تو تم کو کوئی سواری  
نہیں دوں گا (میں یہ سن کر لوٹ گیا اور اپنی قوم والوں کو خبر کر دی

۱۷ معدان یا جریران کا لقب جنشیش تھا۔ دوسری روایت میں یوں ہے میرے اور ایک یہودی میں زمین کی ٹکڑا تھی شاید یہ چچا زاد بھائی پہلے یہودی ہوں گے پھر مسلمان ہو گئے  
ہوں گے ۱۸ اسلئے لیکن بھائی نے اس پر قبضہ کر لیا تھا ۱۹ اسلئے ملک حاصل ہونے سے پہلے اس کی مثال یہ ہے مثلاً گوئی قسم کھائے میں لوڈی کو آزاد نہیں کرنے کا یا یا عورت  
کو طلاق نہیں دینے کا اور اجماع اس کے پاس نہ کوئی لوڈی ہو نہ کوئی عورت نکاح میں ہو اس کے بعد لوڈی خریدے یا کسی عورت سے نکاح کرے پھر لوڈی کو آزاد کرے یا  
عورت کو طلاق دے تو قسم کا کفارہ لازم نہ ہو گا اسی طرح اگر کوئی کسی عورت کی نسبت کہے اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا اگر میں یہ لوڈی خرید دوں تو وہ آزاد  
ہے پھر اس عورت نکاح کرے یا وہ لوڈی خریدے تو نہ طلاق چاہے نہ لوڈی آزاد ہوگی اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اس کے خلاف  
کہا ہے ۱۲

إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَدْرَأَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَحْمِلُكُمْ ۝

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ۚ وَحَدَّثَنَا الْحَبَّاجُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْإِيُّنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ  
قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ  
اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا  
اللَّهُ مِمَّا قَالُوا كُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِّنَ  
الْحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا  
بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ  
لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهُ لَا يُفْنِي عَلَى مِسْطَحٍ  
شَيْئًا أَبَدًا أَبَدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ وَلَا يَأْتِلُ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ  
أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِبُ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ  
إِلَى مِسْطَحٍ التَّفَقُّةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا  
وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا ۝

کو خبر کر دی تھوڑی ہی دیر میں بھلا نے مجھ کو چکارا میں آنحضرتؐ پاس حاضر  
ہوا آپؐ نے فرمایا اپنی قوم والوں کے پاس جا اور کہہ اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کما  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو سواریاں دیتا ہے ۱۰

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم  
بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے  
دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے حجاج بن منال نے بیان کیا  
کہ ہم سے عبد اللہ بن عمر میری نے کہا ہم سے یونس بن یزید اہلی نے  
کہا میں نے زہری سے سنا کہ میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن  
مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں  
نے حضرت عائشہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب  
طوفان والوں نے ان کی نسبت طوفان اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے ان  
کی پاکدامنی اتاری یہ قصہ ان چاروں میں سے ہر ایک نے بیان کیا  
پھر اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور کی) یہ آیت اتاری ان الذین جاؤا بالافک  
انجیر دس آیتوں تک اور ان میں میری پاکدامنی بیان فرمائی واقعہ کے بعد ابوبکر  
صدیق نے جو رشتہ داری کی وجہ مسطح بن اثاثہ سے (جو ان کا خالہ زاد بھائی  
تھا) کچھ سلوک کیا کرتے تھے یہ کہا خدا کی قسم اب میں مسطح سے کبھی  
کچھ سلوک نہیں کرنے کا جب اس نے احسان کا بدلہ، یہ کیا کہ عائشہ  
پر (جو خود مسطح کی بھتیجی ہوتی تھیں) یہ طوفان جوڑا اس وقت اللہ تعالیٰ  
نے یہ آیت اتاری ولا یاتل اولا الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القری  
انجیر تک ابوبکر صدیق نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم میں تو یہ جانتا ہوں  
کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بخش دے اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے  
وہ پھر جاری کر دیا اور کہنے لگے خدا کی قسم میں کبھی یہ سلوک بند نہیں  
کرنے کا ۱۱

۱۰۔ آپؐ نے جس وقت سواریاں دینے کی قسم کھائی تھی اس وقت وہ سواریاں آپؐ کے ملک میں دو تھیں جب ملک میں آپؐ اس وقت دینے سے قسم نہیں ٹوٹی تہ  
کہ وہ لازم ہوا۔ یہ حدیث انصاریں قسم کھانے کی بھی مثال ہو سکتی ہے ۱۱۔ ۱۲۔ سبحان اللہ ایمان داری اور خدا ترسی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیر ختم بھی دیا جی ہرگز اللہ

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ الْقِسْمِ عَنْ زُهْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَنَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانُ فَأَسْتَحَمْنَا نَاهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا يَحْبِلَنَا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْبِلُ عَلَى يَمِينٍ فَأَدَى غَيْرَهَا خَيْرَ أَقْنُمَا إِلَّا أَتَيْتُ الْكَذِبِي هُوَ خَيْرٌ تَحَلَّيْنَاهَا

بَابُ إِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلِّ أَوْ قُمْ أَوْ سَلِّمْ أَوْ كَبِّرْ أَوْ حَمِدْ أَوْ هَلَلْ فَهُوَ عَلَى نَيْتِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ تَعَالَى إِلَى كَلِمَةٍ سِوَا بَيْنَنَا

ہم سے ابو معمر (عبد اللہ بن عمرو مقداد) نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نعمانی نے انہوں نے قاسم بن عاصم سے انہوں نے زہد بن مضر بن جرمی سے انہوں نے کہا ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا میں اور کئی اشعری شخصوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس آیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے قسم کھالی ہیں تم کو سواریاں نہیں دینے کا پھر فرمایا خدا کی قسم اللہ نے چاہا تو میں جس بات پر قسم کھاؤں گا اور اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں گا تو جو کام بہتر ہے وہ کروں گا اور قسم (کفارہ ہے) کرنا تار دوں گا

باب اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں آج بات نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا قرآن پڑھا یا تسبیح اور تکبیر اور تہلیل کی تو اس کی نیت کے موافق حکم ہو گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کلاموں سے افضل چار کلام ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (اس کو امام نسائی نے ابو ہریرہ سے وصل کیا) اور ابو سفیان نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قتل (شاہ روم) کو یہ لکھا کہ کتاب والو اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں برابر مانی جاتی

(بقیہ صفحہ سابق) باوجودیکہ مسلح نے ایسا برا تصور کیا تھا کہ ان کی پیادری بیٹی پر جو خود مسلح کی بھی بھتیجی ہوتی تھیں اس قسم کا طوفان جوڑا اور قطع نظر اس سلوک کے جو ابو بکر صدیق ان سے کیا کرتے تھے اور قطع نظر احسان فراموشی کے انہوں نے قرابت کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا حضرت عائشہ کی بیٹا ہی خود مسلح کی بھی ذلت اور خواری تھی مگر شیعان کے جگر میں آگے شیعان اسی طرح آدمی کو ذلیل کرتا ہے اس کی قتل اور فہم بھی سب ہو جاتی ہے اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو مسلح نے یہ حرکت ایسی کی تھی کہ ساری عمر سلوک کرتا تو کچھ بھی ان کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا مگر ان فریق حضرت ابو بکر کی خدا ترسی پر اور مہربانی اور شفقت پر کہ انہوں نے مسلح کا معمول بدستور جاری کر دیا اور ان کے قصور سے چشم پوشی کی ترجیح باب میں سے نکلتا ہے کیونکہ ابو بکر صدیق نے ایک لیل کی بات یعنی عزیزوں سے سلوک کرنے کے ترک پر قسم کھالی تھی تو اس قسم کو توڑ ڈالنے کا حکم بلا پھر جو کوئی کسی نہ کرنے پر قسم کھائے اس کو تو بطریق اولیٰ یہ قسم توڑ ڈالنا ضرور ہو گا یہ فہم میں قسم کھانے کی بھی مثال ہو سکتی ہے کیونکہ ابو بکر صدیق نے پہلے غصہ میں قسم کھالی تھی کہ میں مسلح سے سلوک نہ کروں گا ۱۲۷ (رواضی مؤخر) اس کے بعد سواریاں آپ پاس آئیں تو آپ نے ہم کو بھی عافیت فرمائی ۱۲۸ اس حدیث سے فہم میں قسم کھانا اور اس کا کفارہ دینا ثابت ہوا میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے اس شخص کا رد ہو جاتا ہے فہم میں قسم کھانا لغو ہے اس کا کفارہ ضروری نہیں ۱۲۹ اس سے اگر بات سے اس نے دنیاوی باتیں لکھ دی تھیں تب تو نماز یا قرآن کا تلاوت یا ذکر الہی سے اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر بات سے مطلق کلام مراد رکھا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کفارہ لازم ہو گا امام بخاری اس باب میں جو حدیثیں لائے ان سے یہ ثابت کیا کہ کلام ان کو بھی شامل ہے ۱۳۰



وَبَيِّنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوَى  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
النُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا حَضَرْتُ  
أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ  
اللَّهِ ۝

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ نَصِيفٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي  
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ  
ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝  
۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقَلْتُ أُخْرَى  
مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ نِدًّا أَدْخَلَ النَّارَ

ہیں (تو توحید الہی کو بات فرمایا) اور مجاہد نے کہا (اس کو عبد بن حمید نے وصل  
کیا) تقویٰ یعنی پرہیزگاری کا کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے اپنے والد  
مسیب ہی (زن) سے انہوں نے کہا جب ابو طالب مرنے کے قریب  
پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے فرمایا (چچا)  
تم لا الہ الا اللہ یہ کلمہ کہو لو بس میں (قیامت کے دن) اللہ کے پاس  
تمہارے لیے حجت کروں گا (یعنی تمہاری بخشش کے لیے سفارش  
کروں گا)۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن فضیل نے  
کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے خبر دی انہوں نے ابو زرہ سے انہوں  
نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے  
ہیں کہ زبان پر ہلکے (یعنی مختصر) ہیں اور قیامت کے دن اعمال کے  
ترازو میں بھاری نکلیں گے اللہ کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ و بحمدہ  
سبحان اللہ العظیم۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن  
زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں  
نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ایک کلمہ تو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی جو کوئی اس حالت میں مرے  
گیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو گا وہ دوزخ میں

۱۔ یہ حدیث اور شروع کتاب پنے پارے میں موصو لاگزریچل ہے خفیہ کا یہ قول ہے کہ ہر حال میں قسم ٹوٹ جائے گی کیونکہ ذکر الہی بھی بات کرنے میں داخل ہے لیکن چہرہ  
کا یہ قول ہے کہ مطلقاً حادث نہ ہو گا اس لیے کہ بات نہ صرف میں اسی کو کہتے ہیں کہ دنیا کی بات کسی آدمی سے کرے اور قرآن میں ہے کہ حضرت مرثی نے یہ روزہ رکھا تھا کہ میں آج  
کسی سے بات نہیں کرنے کی یاد دہاؤں اس کے وہ اس روز عبادت اور ذکر الہی میں مصروف رہیں خفیہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت مرثی نے مطلقاً کلام نہ کرنے کا روزہ نہیں  
رکھا تھا بلکہ کسی آدمی سے بات نہ کرنے کا خفیہ اس وجہ سے امام کے خلیفہ پڑھتے وقت ہر طرح کا کلام منع جانتے ہیں اور اہل حدیث ذکر الہی اس وقت جائز رکھتے ہیں ۱۲  
۲۔ جس کا ذکر سورہ فتح میں ہے والزمہم کلمۃ التقویٰ ۱۲۰

وَقُلْتُ أَخْرَجِي مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلَّهِ  
خِدَةً أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۖ

باب ۱۸۴ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ  
عَلَىٰ أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا  
وَعِشْرِينَ ۖ

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ  
النَّسَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ لَسَّ أَهْلَهُ وَكَانَتْ الْفَلَكَتُ رَجُلُهُ  
فَأَقَامَ فِي مَشْرِيقِ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً  
ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ  
شَهْرًا فَقَالَ إِنْ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا  
وَعِشْرِينَ ۖ

باب ۱۸۵ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ  
نَبِيذًا فَشَرِبَ طَلَاءً أَوْ سَكْرًا أَوْ عَصِيرًا  
لَمْ يَحْنُثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَكِنَّ  
هَذِهِ بِإِثْبَاتٍ عِنْدَهُ ۖ

جائے گا اور ایک کلمہ میں اپنی طرف سے کتا ہوں یعنی جو کوئی اس حالت  
میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو گا (بلکہ موحّد ہو گا) تو وہ (ایک  
نہ ایک دن ضرور) بہشت میں جائے گا۔

باب اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے میں اپنی جو روپاس  
ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا اور (اتفاق سے) وہ مہینہ تیس  
دن کا ہو سکے

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان  
ابن بلال نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس سے انہوں نے  
کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں سے (ایک مہینہ کا) ایلا  
کیا آپ کے پاؤں میں مویج بھی آگئی تھی آپ ان تیس راتوں تک  
ایک (ماڑی) یا بالاحانے میں رہے اس کے بعد اترے (بیٹیوں  
پاس تشریف لے گئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ  
نے تو ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا فہا یا ہاں مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا  
ہے۔

باب اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں نبید نہیں پریں گا  
پھر اس نے طلا یا سکر یا عصیر پیا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹنے کی۔  
بعض لوگوں (یعنی خفیہ) کا یہی قول ہے اس لیے کہ یہ چیزیں ان کے  
نزدیک نبید نہیں ہیں۔

۱۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے میں نے محالہ ۱۲۷ھ منہ ۱۵۷ھ انیس دن کے بعد اپنی جو روپاس جائے تو حاشا نہ ہو گا یہ اس صورت میں ہے جب  
مہینہ کے شروع پر اس نے یہ قسم کھائی ہو لیکن اگر مہینہ کے درمیان میں ایسی قسم کھائے تب بھی حکم ہے یا پورے تیس دن کو ناچائیں اس میں اختلاف ہے  
اگر علماء نے پہلا قول اختیار کیا ہے ۱۲۷ھ عرب لوگوں میں نبید کے دو معنی ہیں ایک تو ہر قسم کا شراب جس میں نشہ ہو دوسرے کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو کر  
اس کا میٹھا شربت بنانا جس میں نشہ نہیں ہوتا اور طلا کہتے ہیں انگور کے شیرے کو جو پکایا جائے خفیہ کہتے ہیں جب ایک تہائی چل جائے اگر دو تہائی چل جائے تو وہ شلت  
ہے آدھا چل جائے تو نصف ہے تھوڑا سا چلے تو وہ باذن یعنی بادہ ہے سکر کہتے ہیں انگور کے شراب کو عصیر کہتے ہیں انگور یا کھجور کے شیرے کو حاشا نہ ہو گا یہ  
کو آٹا پکائیں کہ وہ جم جائے تو اس کو دس اور رب کہتے ہیں اس وقت اس کو نبید نہیں کہیں گے اگر بتلا رہے تو البتہ عرف میں نبید کہیں گے خیر یہ تو ہوا اب  
امام بخاری کا مطلب یہ معلوم ہو تا ہے کہ خفیہ کا قول صحیح ہے نبید نہ پینے کی قسم کھائے تو طلا یا سکر یا عصیر پینے سے حاشا نہ ہو گا کیونکہ ان تینوں کے علاوہ میٹھو  
نام زبان عرب میں ہیں اور نبید اور لقیع تو اسی کہتے ہیں جو کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں اس کا شربت لیں اور سہل اور سودہ کی حدیث سے اس (باقی بر صفر ۱۲۷ھ)

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ الْعُرُوسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ قَالَ انْفَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ قَرْنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۚ

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَقْنَا مَسْكَمَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَتْ شَتَاةً ۚ

باب إِذَا حَلَفْتَ أَنْ لَا يَأْتِيَنَّكَ فَاكُلْ تَمْرًا يَخْبِرُكَ مَا يَكُونُ مِنَ الْأُمُورِ ۚ

مجھ سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے عبد العزیز بن ابی حازم سے سنا انہوں نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے سہل بن سعد سے کہ ابواسید ساعدی کی شادی ہوئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی اور ان کی دہن رام سید بنت وہب بن سلامہ خود کام کاج کرتی تھیں سہل نے لوگوں سے کہا (جن سے یہ حدیث بیان کی تم جانتے ہو ام اسید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دیا تھا انہوں نے کہا کیا تھا رات کو ایک کوڑے میں کھجوریں بھگو دی تھیں صبح کو یہی شربت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو اسماعیل بن ابی خالد نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے انہوں نے کہا ہماری ایک بکری مر گئی تھی ہم نے اس کی کھال کی وباغت کر لی اس میں بنیند بنایا کرتے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

باب اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا پھر کھجور سے روٹی کھائی لیے

(بقیہ صفحہ سابقہ) مطلب پر استدلال کیا کیونکہ سہل کی حدیث میں نفی سے اور سودہ کی حدیث میں بنیند سے یہی مراد ہے اس لیے کہ طلاء اور سکر وغیرہ وصال نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استعمال کیے نہ اتنے میرے نزدیک امام بخاری کا صحیح مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیثیں لا کر تنفیہ کے قول کی تائید کی لیکن ابن ابی حاتم وغیرہ اکثر شارحین نے یہ کہا کہ امام بخاری کو حنفیہ کا رد منظور ہے حافظ نے اس کی توجیہ یوں کی کہ سہل کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو کھجور یا انگور ابھی تھوڑے عرصے سے بھگوئے جائیں تو اس کے پانی کو بنیند کہتے ہیں گواں کا پینا درست ہے اور سودہ کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مگر یہ توجیہ میری سمجھ میں نہیں آتی اس لیے کہ سہل اور سودہ کی حدیثوں میں یہ مراد نکالنا کہ طلاء یا سکر کو بھی بنیند کہتے ہیں پھر حنفیہ کا رد کیونکہ جو کا حافظ نے کہا اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ ایسی قسم میں جس شراب کو عرف میں بنیند کہتے ہیں اس کے پینے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ البتہ اگر کسی خاص شراب کی نیت کرے تو اس کی نیت کے موافق حکم ہوگا ۱۲ من (حواشی صفحہ ہذا) ۱۲ من تو اس کی قسم ٹوٹے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے بعضوں نے سالن کے معنی عام رکھے ہیں یعنی جو روٹی کے ساتھ ملا کر کھائیں تو یہ کھجور اور نمک اور دی اور بالائی وغیرہ سب کو شامل ہے بعضوں نے کہا کھجور یا سالن نہیں ہے ۱۲ من۔

۳۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَهِدَ إِلَيَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَبَرٍ مِمَّا دُرِيَ ثَلَاثَةٌ  
أَيُّهَا حَتَّى يَحْقُقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
قَالَ لِعَائِشَةَ يَهَذَا

۴۰۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأَمْ سَلِمٌ لَقَدْ  
سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَحْمَرُ فِيهِ الْجُوعُ فَهَلْ عِنْدَكَ  
مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَبَ مَا قَدْ  
شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ حِمَارًا لَهَا فَلَفَتِ الْخَبَرَ بَعْضُ  
ثُمَّ أَرْسَلَتْ بَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَ النَّاسِ  
فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَعَ قَوْمًا  
فَانْطَلِقُوا وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيِّدِيهِمْ حَتَّى رَحَلْتُ أَبَا  
طَلْحَةَ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَمْرُ سَلِمٍ قَدْ  
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا

ہم سے محمد بن یوسف بکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے عبد الرحمن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد عابس  
بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی آل نے کبھی تین دن برابر گیموں کی روٹی سائیں کھا نہ بیٹ بھڑک  
نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ اور محمد بن کثیر نے کہا ہم کو  
سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے عبد الرحمن بن عابس نے بیان کیا انہوں  
نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا (پھر یہی حدیث نقل کی)  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں  
اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا  
انہوں نے کہا ابو طلحہ نے ام سلمہ (اپنی بی بی) سے کہا (آج) میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ضعف پایا میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں  
تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے (تو دے) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو پہنچا دوں (ام سلمہ نے کہا ہاں ہے پھر انہوں نے جو کی بند روٹیاں لائیں  
اپنی اور تھنی لی۔ اس میں یہ روٹیاں پلیٹ دیں اور مجھ کو دے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجیں میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں۔ آپ کے ساتھ کئی لوگ بیٹھے  
ہوئے ہیں میں وہاں جا کر چپکا کھڑا ہوا آخر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خود ہی مجھ سے پوچھا کیا ابو طلحہ نے تجھ کو بھیجا ہے  
میں نے عرض کیا جی ہاں یہ سنتے ہی آپ نے اپنے ساتھ والوں سے  
فرمایا چلو اٹھو وہ چلے میں نے ان کے آگے آگے (جلدی سے) جا کر ابو طلحہ کو  
خبر دے دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے آدمیوں کو لیے ہوئے  
تشریف لا رہے ہیں انہوں نے ام سلمہ سے کہا (کیا کہنا) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم تو آن پہنچے اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو

۱۷ اس سے امام بخاری نے یہ نکال لاکہ کچھ رسالین نہیں ہے کیونکہ کچھ زہر وقت آنحضرت کے گھر میں موجود رہتی ۱۲ من گھڑا جو امام بخاری کے شیخ  
ہیں ۱۲ من گھڑا اس سند کے بیان کرنے سے یہ فرض ہے کہ عابس کی ملاقات حضرت عائشہ سے ثابت ہو جائے کیونکہ اگلی روایت عن عن کے ساتھ ہے ۱۲ من

مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
 أَعْلَمُ فَأَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكْتُ  
 يَا أُمِّ سَلَمَةَ فَأَعْزَدْتُ فَأَنْتَ يَا إِلَهَ الْخَيْرِ قَالَ  
 فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ  
 الْخَيْرِ فَنُتِ وَعَصَوْتُ أُمِّ سَلَمَةَ عِلَّةً لَهَا  
 فَأَدَمْتُهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ  
 الَّذِينَ لِعَشْرَةٍ فَإِذَا نَ كُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ  
 خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ لِعَشْرَةٍ فَإِذَا نَ كُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ  
 كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا  
**بَابُ الْبَيْتَةِ فِي الْأَجَانِ**

۴۱۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ  
 يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْفَةَ بْنَ  
 قَاصِرٍ الْبَيْتِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ  
 بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِأَمْرِئٍ مِمَّا عَمِلَ مُجْرَدًا وَاللَّهُ يَبْطِلُ

ان لوگوں کو کافی ہوا ام سلیم نے کہا (تم کو کیا فکر) اللہ اور رسول (اپنی مصلحت)  
 خوب جانتے ہیں خیر ابو طلحہ (گھر سے نکل کر) چلے اور (رستہ ہی میں) آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر ابو طلحہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 دونوں مل کر آئے اور گھر میں گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ام سلیم سے فرمایا جو کچھ کھانا تیرے پاس ہے وہ حاضر کرام سلیم وہی روٹیاں  
 لے کر آئیں آپ نے حکم دیا روٹیاں توڑی گئیں۔ ام سلیم نے اور سے  
 (گھی کی کچی ان پر چوڑ دی سی گویا سالن تھا۔ پھر جو دعا اللہ کو منظور تھی  
 وہ آپ نے اس کھانے پر کی (فرمایا بسم اللہ یا اللہ اس میں بہت  
 برکت دے) اور ابو طلحہ سے فرمایا باہر سے دس آدمیوں کو بلا لے انہوں  
 نے دس آدمیوں کو اجازت دی وہ (آئے) پیٹ بھر کر کھا کر چلتے ہوئے  
 پھر فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لے ابو طلحہ نے ان کو بھی اجازت  
 دی انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا غرض اسی طرح سب آدمیوں نے  
 سیر ہو کر کھایا یہ سب لوگ شمار میں تشریا انسی آدمی تھے۔

### باب قسم میں نیت کا اعتبار ہوگا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے  
 کہا میں نے یحییٰ بن سعید الضاری سے وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن ابراہیم  
 تیمی نے خبر دی انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے  
 حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 فرماتے تھے۔ اعمال میں نیت کا اعتبار ہے اور ہر ایک آدمی کو وہی لے  
 گا جیسی اس کی نیت ہو پھر جو کوئی اللہ اور رسول کے لیے دیس چھوڑے

۱۰۰ میں سے ترجمہ باب نکلا معلوم ہوا کہ گھی سالن ہے ۱۲ منہ ۱۰۰ اس کو امام احمد نے نکالا ۱۲ منہ ۳۰ یعنی قسم کھانے والے کی نیت کا مثلاً کسی نے قسم  
 کھانی میں زید کے گھر نہیں جازن گا اس کی نیت یہ تھی کہ ایک سال یا ایک ماہ تک اس کے بعد اگر جائے گا تو حائض نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ قسم کھانی میں زید  
 سے بات نہیں کروں گا اور نیت یہ تھی کہ اس کے مکان میں جا کر تو دوسری جگہ بات کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جس کے  
 لیے قسم کھائے اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جس صورت میں کہ ساکم کسی کو قسم کا حکم دے تو قسم حاکم ہی کی نیت کے موافق ہوگی اور  
 وہاں توریہ بالاتفاق کچھ مفید نہ ہوگا ۱۲ منہ

فَهَجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ  
هَجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ مَدْرَاقَةٌ  
بَيْنَ رَجْعِهَا وَهَجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ  
إِلَيْهِ

**باب ۱۸۸** إِذَا أَهْرَأَ الْعَبْدُ نَفْسَهُ لِلنَّذْرِ وَالنَّوَائِزِ

۴۰۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَنُو  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بَنِي  
مَالِكٍ وَكَانَ قَاتِلًا كَعْبٍ مِّنْ بَنِي عَمْرِو

حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ  
فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا

فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّهُ مِنْ تَوْبَتِي إِلَى  
أَتَخْلَعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ  
عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ

**باب ۱۸۹** إِذَا أَهْرَأَ طَعَامَكَ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ  
اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَحْضًا أَزْوَاجَكَ وَاللَّهُ

عَفُوفٌ رَّحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ  
أَيْمَانِكُمْ وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتٍ  
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

۴۰۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی ہجرت کا ثواب ملے گا اور جو  
کوئی کسی عورت کے بیاہنے یا دنیا کا مال کمانے کی نیت سے دوس  
پھوڑے اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (اس کو کچھ ثواب نہیں  
ملنے کا)

**باب ۱۸۸** اگر کوئی شخص نذریا توبہ کے طور پر اپنا مال خیرات کر دے  
ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے

کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن  
عبد اللہ بن کعب بن مالک نے (انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن کعب سے)

یہ عبد اللہ کعب کو لے کر چلا کرتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے  
انہوں نے کہا میں نے کعب (اپنے والد) سے سنا وہ اس آیت (جو سورہ)

توبہ میں ہے) وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا قَاتِلًا كَعْبٍ مِّنْ بَنِي عَمْرِو  
کعب نے یہ کہا یا رسول اللہ میں اپنی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں یہ

کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں خیرات کر دیتا  
ہوں آپ نے فرمایا نہیں تھوڑا مال اپنے لیے بھی رکھ لے یہ تیرے

حق میں بہتر ہوگا

**باب ۱۸۹** اگر کوئی شخص کوئی کھانا حرام کر لے اور اللہ تعالیٰ  
نے (سورہ تحریم میں) فرمایا اسے پیغمبر تو ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا

ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کی ہیں تو اپنی بی بیوں کی خوشی چاہتا  
ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور تم پر قسموں کا کھول ڈالنا لازم کیا ہے

اور (سورہ مائدہ میں) فرمایا اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال  
کی ہیں ان کو حرام نہ کرو۔

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن  
سہ یہ قصہ بڑے طول کے ساتھ غزوہ تبوک میں گزرتا تھا کہ ایک گویا بطریق ندری کے تھا گو اس میں نذر کے لغوی صراحت نہیں ہے  
اب اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی سارا مال صدقہ کرنے کی منت مانے تو کیا سارا مال خیرات کر دینا ہوگا یا ایک ثلث کافی ہوگا اکثر علما نے یہ کہا ہے  
ایک ثلث خیرات کر دینا کافی ہوگا لیکن حنفیہ کے نزدیک سارا مال خیرات کرنا لازم ہوگا ۱۲۰

الْحَبَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ  
 أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
 تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ  
 عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَتَرَبَّعُ عِنْدَهَا عَسَا  
 فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ ابْنَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَجِدُ  
 مِنْكَ رِيحَ مَغَافِرٍ أَكَلْتَ مَغَافِرَ فَدَخَلَ عَلَى  
 أَحَدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ  
 عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ  
 فَزَلْتُ يَا نَبِيَّ النَّبِيُّ لَمْ يَخْزُمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ  
 إِنْ تَوْبًا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا  
 أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ  
 بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 مُوسَى عَنْ هِشَامٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ  
 حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا

## باب ۱۹ الوفاء بالذکر

وَقَوْلُهُ يُؤْفُونَ بِالذِّكْرِ  
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
 فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ  
 أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَوْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

محمد نے انہوں نے ابن جریر سے انہوں نے کہا عطاء بن ابی رباح نے کہا  
 میں نے عبید بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا  
 انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش  
 کے پاس ٹھہر کر تے وہاں شہدیا کرتے (اس پر ہم کو رشک ہوتی) میں  
 نے اور حفصہؓ نے مل کر یہ صلاح کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں  
 میں سے جس کے پاس جائیں وہ یوں کہے آپ کے منہ سے گوند کی بو  
 آتی ہے شاید آپ نے مغافیر ایک قسم کا بدبودار گوند کھایا ہے نیز آپ  
 ہم میں سے ایک کے پاس گئے اس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں (میں)  
 نے گوند نہیں کھایا بلکہ زینب بنت جحش کے پاس شہدیا تھا اب آئندہ  
 سے میں شہد نہیں پینے کا بلکہ اس وقت یہ آیت اتری یا ایہا النبی لم تحرم  
 ما اهل اللہ لک اس آیت تک ان توبہ الی اللہ یہ حضرت عائشہؓ اور  
 حضرت حفصہؓ کی طرف خطاب ہے یہ جو فرمایا پیغمبر نے اپنی ایک بی بی  
 سے راز کی بات کہی اس سے یہی مراد ہے کہ میں نے شہدیا تھا اب  
 نہیں پینے کا) ابراہیم بن موسیٰ نے بھی اس حدیث کو ہشام بن یوسفؓ  
 سے روایت کیا (انہوں نے ابن جریر سے) اس میں یوں ہے میں اب  
 شہد نہیں پیوں گا اس کی قسم کھا چکا تو اس بات کا ذکر کسی سے نہ کیجیو  
 باب نذر و منت پوری کرنا واجب ہے اللہ تعالیٰ نے  
 سورۃ دہر میں فرمایا اپنی منت پوری کرتے ہیں۔

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلمانؓ نے  
 کہا ہم سے سعید بن حارثؓ نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ  
 کہتے تھے کیا تم کو نذر کرنے سے ممانعت نہیں ہوئی تم پھر کہنے لگے

سے آپ کے مزاج مبارک میں بدرجہ غایت نفاسا و نفاست تھی آپ کے پسند نہیں تھا کہ آپ کے کپڑے یا بدن میں کسی قسم کی بری بو آئے ۱۲ منہ سے یہ  
 روایت طلاق میں موصول گذر چکی ہے ۱۲ منہ سے پورا قصہ اس کا حکم نے مسترک میں نکالا۔ سعید بن حارثؓ سے انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن عمرؓ  
 کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں بنی کعب کا ایک شخص مسعود بن عمروؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا ابو عبد الرحمن میرا بیٹا ایران کے ملک میں عمر بن عبد اللہ بن ممر کے  
 ساتھ تھا وہاں سخت وبا پڑی میں نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو سلامت لائے گا تو میں پیدل بیت اللہ کراچ کر دوں گا آخر میرا بیٹا ایران  
 سے اس حالت میں آیا کہ بیمار تھا اور میں اگر مر گیا اب آپ کیا حکم دیتے ہیں اس وقت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کیا تم کو منت ماننے کی ممانعت نہیں ہوئی پھر

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
النَّذْرَ لَا يَقْدَمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ وَإِنَّمَا  
يُستَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ  
۴۰۵ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سَعْلَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا  
يَرُدُّ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ  
الْبَخِيلِ-

۴۰۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي  
ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَوْ لَيْكُنْ قَدْرُكَ وَلَكِنْ  
يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدْرِ قَدْ قَدَّرَ لَهُ فَيُسْتَخْرَجُ  
اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ  
يَرْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ-

بَابُ الْإِسْقَاةِ بِاللَّذْرِ  
۴۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر (یعنی منت ماننے سے)  
کوئی بات (جو تقدیر میں لکھی ہے) آگے پیچھے نہیں ہوتی بلکہ نذر کی وجہ  
سے اتنا ہوتا ہے کہ بغیر کے دل سے کچھ مال نکالا جاتا ہے۔  
ہم سے خلا بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے  
انہوں نے منصور بن مشر سے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن مرہ نے خبر  
دی انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نذر (منت) ماننے سے منع فرمایا اور کہا کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا جو نذر  
تقدیر میں ہے وہ نہیں ملتی۔ صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بغیر  
کے دل سے کچھ روپیہ نکالا جاتا ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم  
سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر ماننے سے آدمی کو کوئی فائدہ  
نہیں ملتا جو اس کی تقدیر میں نہیں ہے بلکہ نذر آدمی کو اسی امر کی طرف لے  
جاتی ہے جو اس کی تقدیر میں ہے اور اللہ تعالیٰ نذر کی وجہ سے بغیر کے  
ہاتھ سے کچھ مال نکالتا ہے اللہ فرماتا ہے آدمی نذر کر کے مجھ کو وہ  
دیتا ہے جو نذر سے پہلے نہیں دیتا۔

باب نذر پورا نہ کرنے کا گناہ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان سے انہوں نے

۱۔ وہ ہوں تو اللہ کی راہ میں دیتا نہیں مصیبت کے وقت منت مانتا ہے اسی بہانہ سے اس کا مال خرچ ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ بھی بطور کراہت کے ہے نہ  
بوجہ صحت کے اگر نذر کرنا حرام ہوتا تو پھر اس کے پورا کرنے کا کیوں حکم دیا جاتا ۱۲ منہ ۱۳ منہ جب اللہ تعالیٰ کی نذر ماننا کچھ مفید ہو بلکہ مکروہ ہو تو دینے پر  
ان لوگوں کے جو اللہ کے سوا دوسروں کی نذر نیا ذکر یا بھلا وہ کیا فائدہ کی توقع کر سکتے ہیں بلکہ غیر اللہ کی نذر ماننے سے کافر ہو جاتے ہیں اپنا ایمان بھی  
کھوتے ہیں اگر نذر سے شرعی نذر جو عبادت ہے مراد کر سکتے ہیں اگر نذر نیا زائد اللہ کی ہو لیکن ایصال ثواب کسی کی روح کو ہو تو یہ اور بات ہے اس  
سے کافر نہ ہوں گے مگر اس صورت میں یوں کہنا چاہیے نذر اللہ ہے اور ثواب بر روح فلاں۔ انہوں سے ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے اپنے ایمان کا  
بھی خیال چھوڑ دیا ہے اور نذر و نیاز میں ایسے مہر و ہر گئے ہیں کہ فرض عبادت نذر و نیاز سے کم بھی ان کو خیال نہیں ہے مگر سال میں کم سے کم دو  
چار نیازیں کرنا ضرور جانتے ہیں وہ بھی غیر اللہ کی معاذ اللہ ثواب تو کجا ایمان بھی چٹ ہو جاتا ہے اب اختلاف اس میں ہے کہ اگر کوئی جانور کے سوا اور  
کسی چیز کی نسبت کہے کہ یہ فلاں بزرگ کی نذر یا نیاز ہے مثلاً شیرینی دیر کو تو اس کا کھا نا حرام ہے یا نہیں اکثر علماء نے حرام کہا ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)



قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَرَّةٍ حَدَّثَنَا زُهْدُ بْنُ  
مُطَوَّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ  
يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ  
الَّذِينَ يُلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي ذَكَرَ  
الثَّلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ ثُمَّ يَحْيَى قَوْمٌ يَنْبِرُونَ  
وَلَا يَقُونَ وَلَا يَكُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ  
وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيُظْهَرُونَ  
فِيهِمُ السَّمَنُ -

باب ۱۹۲ النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ  
وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مَعْرَظًا  
وَمَا اللَّهُ يَعْلَمُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ  
أَنْصَارٍ ۲۰۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ كَلْبَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ  
وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ -

شعبہ بن حجاج سے کہا مجھ سے ابو جرہؓ نے کہا ہم سے زہد بن مفریؓ نے  
کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں یعنی صحابہؓ  
پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تبع تابعین)  
عمران کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے اپنے زمانہ کے بعد تم الذین  
یونسم دوبار فرمایا یا تین بار پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تدریس نہیں  
کے پھر پوری نہیں کریں گے اور خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے اور  
بن گواہی چاہے گواہی دیں گے اور ان میں مٹا پا پھوٹ پڑے گا (حرام  
کا مال کھا کھا کر کے خوب سٹھے بنیں گے۔

باب اسی نذر کا پورا کرنا لازم ہے جو عبادت اور اطاعت  
کے کام کے لیے کی جائے نہ کہ گناہ کے لیے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ  
بقرہ میں) فرمایا جو تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو (یا شیطان کی راہ میں) اللہ  
کو اس کی خبر ہے اسی طرح جو نذر تم مانو اخیر آیت تک۔  
ہم سے ابو نعیمؒ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے  
طلحہ بن عبد الملکؓ انہوں نے قاسم بن محمدؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی  
اطاعت کے کام کی نذر کرے وہ پوری کرے اور جو شخص گناہ کے  
کام کی نذر کرے وہ گناہ کا کام نہ کرے (ایسی نذر پوری نہ کرے)

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور اس کو مال پہ بغیر اللہ میں داخل کیا ہے بعضوں نے کہا وہ مال پہ بغیر اللہ جانور سے خاص ہے اور شیرینی وغیرہ جو کسی بزرگ کی قبر پر چڑھائی  
جائے وہ حرام نہیں ہے سب حال مشتبہ ہونے میں تو شک نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وقع فی الشبهات یوشک ان یتقی ان الحرام ۱۲ منہ  
(جو اشیاء صفحہ ہذا) ۱۲ اگر تین بار فرمایا ہو تو امام بخاری اور ترمذی بھی غیر القرون میں داخل ہوں گے کیوں کہ انہوں نے تبع تابعین کو دیکھا ہے جب صحابہؓ  
کا زمانہ غیر القرون مٹھا تو اب رافضیوں کا یہ خیال کہ صحابہؓ باسنتنا معدودے چند عالم اور قاصب تھے معاذ اللہ کیوں کر صحیح ہو گا اگر ایسا ہو تو ان کا  
زمانہ غیر القرون ہو تا ہے نہ غیر القرون ۱۲ منہ ۱۲ مثلاً نماز روزہ حج یا صدقہ کی کوئی نذر کرے اگر گناہ کے کام کی کوئی نذر مانے مثلاً بدعات وغیرہ  
کی جیسے قبروں پر چراغ منسلک لگانے کی تو اس کو ہرگز پورا نہ کرے ایسی نذر نعو اور باطلی ہے بعضوں نے کہا اس  
میں کفارہ لازم ہو گا ۱۲ منہ

## باب ۱۹۳ اِنْ اَنْذَرْتُمْ خَلْقًا لَّا يَكْفُرُ

اِنْ اَنْتَا نَافِعٌ اِلَّا بِمَا هَلَكَ بِهِ

ثُمَّ اِسْلَمَ

۴۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ اِنِّي نَذَرْتُ فِي الْحَجِّ هَلِيَّةً اَنْ اَتَخَنَكَ

لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ -

## باب ۱۹۴ مَنْ مَنَعَ عَنْكَ نَذْرَهُ

وَأَمَرَ ابْنَ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أَهْمَهَا عَلَى

نَفْسِهَا صَلَوةً يُعْبَأُ فَقَالَ صَلَّى عَنْهَا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوُهُ -

۴۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ

اسْتَفْلَحَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ

أَمَّهُ فَمَوَّيَّتٌ بَلَّانٌ لَقَضِيَّةً فَأَنَاءَهُ اَنْ يَقْبِيَهُ عَنْهَا

۴۱۱ حَدَّثَنَا اَدُمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ

لَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ایک شخص نے جاہلیت کے زمانہ میں (جب)  
کا فرقا نذر کی یا قسم کھائی کہ فلاں شخص سے بات نہ کروں گا پھر مسلمان  
ہو گیا تو کیا حکم ہے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہا ہم کو عبد اللہ بن عمرؓ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ  
بن عمرؓ سے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ

میں یہ منت مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا (اب  
آپ کیا فرماتے ہیں) فرمایا اپنی منت پوری کر۔

باب اگر کوئی شخص مرجائے اس کے اوپر کوئی نذر ہو (تو  
اس کا وارث اس کی طرف سے پورا کرے) اور عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک

عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی منت مانی تھی  
کہ تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے (اور ابن عباسؓ نے بھی ایسا

ہی کہا ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے

زہری سے کہا مجھ کو عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی ان کو عبد اللہ بن عباسؓ

نے کہ سعد بن عبادہ انصاریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ

پوچھا ان کی ماں پر ایک نذر تھی وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے مر گئیں

آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر پھر یہی طریقہ قائم ہو گیا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں

نے ابو بکرؓ سے کہا میں نے سعید بن جبیرؓ سے سنا وہ ابن عباسؓ کو روایت

کرتے تھے ایک شخص (عقبة بن عامر جہنی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی نذر جمع ہے ہر پرہم کا بھی قیاس کیا گیا ہے تو جو اسلام لانے سے پہلے نذر مانے یا قسم کھانے اس کا پورا کرنا واجب ہے

گاشانی اور ابو ثور کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں خفیہ کہ یہ کسی قول ہے اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں طبری نے کہا ان کے نزدیک بھی پورا کرنا واجب

ہے ۱۲ منہ یہ اثر مولانا نہیں دیکھا امام نے مواہم ابن عمرؓ سے اس کے خلاف نکلا کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نماز پڑھے نہ روزہ رکھے ۱۲ منہ

اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مگر سنی نے ابن عباسؓ سے یوں نکلا کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے ابے دونوں

قولوں میں جمع اس طور سے کیا گیا ہے کہ زندہ زندہ کی طرف سے نماز روزہ نہیں پڑھ سکتا لیکن زندہ مردہ کی طرف سے پڑھ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخِيَّ نَذَرْتُ أَنْ تَحْبَرَ  
وَأَتَاهَا مَا تَنْتَقِلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دِينَ أَكُنْتُ تَابِعِيَهُ قَالَ لَمْ قَالَ  
فَأَقِضِ اللَّهُ تَهْمُوا حَقَّ الْقَضَاءِ

### باب ۱۹۵ التَّذَرُّعُ بِالْإِيمَانِ

وَفِي مَعْصِيَةٍ

۴۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ،

عَنْ كَلْحَدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ  
اللَّهُ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَهِ فَلَا يُعْصِهِ  
۴۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْدِيْبِ هَذَا الْقَسَةِ  
وَرَأَاهُ يَتَشَبَّهُ بِبَيْنِ أَبْنَيْهِ وَكَانَ  
الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ  
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

پاس آیا کس نے لگا میری ہن (نام نامعلوم) نے حج کرنے کی منت مانی  
تھی لیکن وہ (منت پوری کرنے سے پہلے) مر گئی آپ نے فرمایا  
اگر اس پر کچھ قرضہ ہوتا تو ادا کرتا یا نہیں وہ شخص بولا جی ہاں ادا کرتا آپ  
نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی ادا کر اس کا ادا کرنا تو اور زیادہ مقدم ہے  
باب اگر آدمی ایسی نذر کرے جس پر اس کی ملک نہیں یا  
گناہ کی سزا

ہم سے ابو عامر نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے  
انہوں نے طلحہ بن عبد الملک سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص اللہ کی اطاعت (نیک کام) کی نذر کرے وہ اس کو بجالائے  
اور جو شخص اللہ کی نافرمانی (گناہ) کی نذر کرے وہ ہرگز وہ کام نہ کرے  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
انہوں نے حمید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک بڑے (ابو اسراہیل)  
کو فرمایا اللہ کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنے تئیں تکلیف دے  
یہ بڑھا اپنے دو بیٹوں پر ٹیکا لگائے ہوئے (پیدل حج کے لیے)  
جا رہا تھا۔ اور مروان بن معاویہ فزاری نے اس حدیث کو حمید  
سے روایت کیا اس میں یوں ہے مجھ سے ثابت نے بیان  
کیا انہوں نے انس سے ہے

سلسلہ یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۷ امام بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں ان سے ترجمہ باب کا جزو ثانی یعنی گناہ  
کی نذر کا حکم مفہوم ہوتا ہے مگر جزو اول یعنی نذر فیما لایملک کا نہیں حکم نکلتا ہے اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ نذر معصیت کے حکم نکلتے سے نذر فیما  
لا یملک بھی حکم نکلتا ہے کیونکہ وہ دوسرے کے ملک میں تصرف کرنا بھی معصیت میں داخل ہے ۱۲ منہ ۱۷ اب ایسے کام کی نذر بھی لغو ہوگی مثلاً کوئی عید کے دن  
روزہ رکھنے کی یا کسی بزرگ یا دلی کی قبر پر جانزداری کرنے کی یا بچہ کا سر منڈانے کی یا دواں عرس یا چڑھان یا منڈل مالی یا شمیرنی یا روپیہ چڑھانے کی نذر کو  
امام مالک اور شافعی اور حنبلی اور مالکی کا یہ قول ہے بعضوں نے کہا گناہ واجب ہوگا ۱۲ منہ ۱۷ اب آپ نے وجہ پوچھی تو معلوم ہوا اس نے پیدل حج کرنے  
کی منت مانی تھی پھر یہ حدیث فرمائی اس کو سوار ہو جانے کا حکم دیا ۱۲ منہ ۱۷ اس سند کے ذکر کرنے سے حمید کا مسند ثابت سے ثابت کرنا  
منظور ہے اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ۔

۲۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَارِسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يَفْزَعُ أَذْغِيرَهُ فَقَطَعَهُ -

۲۱۵ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

وِثَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَارِسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدَّ هُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُولُ سَنَاءُ بِخِزَامٍ مَدْنِي فِي أَفْنِهِ نَقَطَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ -

۲۱۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِلٍ فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوا

أَبُو سَلَمَةَ لَيْلَ نَذَرْنَا أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَتَطَلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلَيْسَ تَكَلَّمَ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَعَدُّ وَلَا يَتَعَرَّ صَوْمَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ہم سے ابو عاصم ثمال نے بیان کیا انہوں نے ابن جریر سے

انہوں نے سلیمان الاحول سے انہوں نے طاروس سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کعبہ شریف کا طواف

کر رہا تھا باگ ڈور یا اور کسی چیز سے بندھا ہوا آپ نے وہ رسی کاٹ ڈالی

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے

خبر دی ان کو ابن جریر نے کہا مجھ سے سلیمان الاحول نے بیان کیا ان سے طاروس نے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف

کرتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو اس کی ناک میں

ایک رسی ڈال کر طواف کر رہا ہے آپ نے وہ رسی کاٹ دی فرمایا ہاتھ

پکڑ کر اس کو طواف کرا -

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے

کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اسنے میں

ایک آدمی کو دیکھا (دھوپ میں) کھڑا ہوا ہے اپنے اس حال پوچھا لوگوں نے

کہا یہ شخص ابواسریریل ہے (قیصر البصر یا قیصر) اس نے یہ منت مانی ہے کہ

کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا نہ سایہ میں آئیگا نہ بات کرے گا نہ کھائے گا نہ

پئے گا (کہ) روزہ رکھے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کہو

بات کرے سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے عبدالوہاب ثقفی نے

اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسل ابن عباس کا ذکر نہیں کیا)

۱۷ ان دونوں آدمیوں کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا یہ بعض اور ان کے بیٹے طلق تھے طہرانی کی روایت میں ایسا ہی مذکور ہے ۱۲ منہ ۱۷ آپ نے یہ نذر نذر کر دی کہ دھوپ میں دن بھر کھڑا رہے گا کسی سے بات نہ کرے گا معلوم ہوا کہ ان کاموں میں ہماری تشریف دہی کوئی ثواب نہیں تو فضل لغز ہوا اور فعل لغز میں یہ لفظ متین تکلیف ہوا اور ثواب نہ لے گا کہ کی طرح ہے کیونکہ بے فائدہ نفس کو ستانا ہے باقی مباح کاموں کی نذر کرنے میں کوئی قباحت نہیں جیسے داؤد اور یسعی نے نکالا کہ ایک عورت نے نذر مانی تھی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنگ سے صبح سلامت تشریف لائیں گے تو آپ کے سر پر دفن مجاذل کی آپ نے اس سے فرمایا اپنی نذر پوری کر بعضوں نے کہا مباح کاموں کی نذر جائز نہیں اور دفن بجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی خوشی کے لیے قاعدہ ثواب کے کاموں میں داخل ہے ۱۲ منہ -

باب ۱۹۶ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ

أَيَّامًا فَأَتَى النَّحْرَ وَالْفِطْرَ

۴۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ

حَدَّثَنَا فَصِيلُ بْنُ سَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حَرَّةٍ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَوَّلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ

يَوْمَ الْأَصَامِ نَوَاقِ يَوْمٍ أَصْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ

كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ

يَصُومُ يَوْمَ الْأَصْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرَى صِيَامَهَا -

۴۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا

بِزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ

قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ

نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا

مَا عَشَيْتُ فَوَاقِ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ

فَقَالَ أَمَّا اللَّهُ لَوْ فَاقَا النَّذْرَ وَنَهَيْتَا أَنْ

تَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَاعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ

لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ -

باب ۱۹۷ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْإِيمَانِ

وَالنَّذْرُ فِي الْأَرْضِ وَالْغَنَمِ وَالزَّوْعُ وَالْأَفْعَاةُ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَصَابَتْ أَرْضَانَا أَصِيبَ مَا لَا فِطْرَ الْفَسَسَ

باب اگر کسی شخص نے چند معین دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر کی اتفاق سے ان دنوں عید یا بقر عید ہو گئی۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان

نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے حکیم بن ابی حرہ اسلمی نے انہوں

نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا کہ کسی نے پوچھا اگر کسی شخص نے یوں نذر کی فلا

دن جب آئے گا تو میں روزہ رکھوں گا اتفاق سے اس دن عید یا بقر عید

ہو گئی انہوں نے کہا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی

ہے آپ عید اور بقر عید میں روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں روزہ

رکھنا درست جانتے تھے۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع

نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زیاد بن جبر سے انہوں نے کہا میں عبد اللہ

بن عمرؓ کے ساتھ تھا تنہا میں ایک شخص (نام نامعلوم) نے ان سے پوچھا میں

نے یہ نذر کی تھی کہ ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھا کر دوں گا اتفاق سے اس

دن بقر عید ہو گئی عبد اللہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا

ہے اور بقر عید کے دن ہم کو روزہ رکھنے کی ممانعت ہوئی اس نے پھر

پوچھا اوصاف مسئلہ بتائیے اس دن روزہ رکھوں یا نہ رکھوں عبد اللہ

نے پھر یہی کہا۔

باب اگر کسی نے مال کی نذر کی تو کیا مال میں زمین اور

بکریاں اور دوسرے اسباب (گھوڑے، ہتھیار، کپڑے وغیرہ) بھی داخل ہونگے

اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

عرض کیا میں نے ایک زمین یا بکری اس سے عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا

لے تو اس دن روزہ نہ رکھے اور یہ نذر بھیج نہ ہوگی جہور کا یہ قول ہے اور سنا ہے ایک روایت یہ ہے کہ قضا واجب ہوگی اور امام ابو حنیفہ نے کہا اگر

اس دن روزہ رکھے تو نذر ادا ہو جائے گی ہاں مسئلہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ ان دنوں روزہ رکھنا درست نہیں جانتے تھے۔

اس صورت میں یہ حکم کا قول ہوگا ۱۲ منہ گویا خود عبد اللہ کو بھی اس مسئلہ میں تردد تھا کیونکہ دیلیں متعارض ہیں ۱۲ منہ لکھا امام بخاری نے اسی

کو ترجیح دی کہ داخل ہوں گے بعضوں نے کہا مال صرف چاندی سونے کو کہتے ہیں دوسرے سامان مال نہیں ہیں ۱۲ منہ

وَمِنْهُ قَالَ إِنَّ شِدَّتَ حَبَسَتْ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقَتْ  
بِمَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْتِي حَاءٌ لِحَاطِطٍ لَهُ مُسْتَقِيلَةٌ  
الْمَسْجِدِ -

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي الْعَيْثِ مَوْلَى  
بْنِ مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ فَلَمْ نَخْمُ ذَهَبًا  
وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْثِيَابَ وَالنَّاعَ فَأَهْدَى  
رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الصُّلَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ  
زَيْدٍ لِّرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَامًا  
يُقَالُ لَهُ مَدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِ الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ  
بِوَادِ الْقُرَى بَيْنَهُمَا مَدْعَمٌ يَحْطُرُ رَحْلَهُ لَرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمَّ حَاطَرُ فَقَالَ  
النَّاسُ هَذَا لَهُ الْحَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ الشَّيْءُ إِلَّا  
أَخَذَ هَاتِلًا خَيْبَرٌ مِنَ الْغَنَامِ لَمْ يُصْبِهَا الْمَقَامُ لَشَيْءٍ عَلَيْهِ  
نَدَا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ حَاءٌ رَجُلٌ شِعْبِ الْيَاوَيْسِ الَّذِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شِعْبُكَ مِنْ نَارٍ أَوْ شِعْبُكَ أَرْضٌ نَارٌ  
يُسَبِّحُ اللَّهَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل کو روک کھاد اس کی پیداوار غیرات  
کردے اور ابو طلحہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا میرے  
سب مالوں میں مجھ کو میرا زیادہ پسند ہے میرا ایک باغ تھا سمجدی  
کے سامنے (یہ بھی کتاب الوصایا میں موصول گزر چکی ہے)

ہم سے اسمعیل بن ابی دیرس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے ثور بن زید دلی سے انہوں نے ابو العیث سے جو ابن مطیع کے  
غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیمبر میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے وہاں ہم کو لوٹ میں سونا چاندی  
نہیں ملا البتہ مال ملے (اونٹ بکریاں وغیرہ) اور کپڑے دوسرے سامان  
بنی ضبیہ کے ایک شخص رفاعہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو ایک غلام تحفہ گزارا جس کا نام مدعم تھا اس کے بعد آپ وادی القری  
کی طرف پہلے جب وہاں پہنچے تو مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
کجاوے سے اتار رہا تھا اتنے میں ایک تیراگ جس کا مارنے والا معلوم  
نہ ہوا اور مدعم مر گیا لوگ کہنے لگے اس کو بہشت مبارک ہو آپ نے  
فرمایا ہرگز نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے جو  
خیمبر کے دن لوٹ کے مال میں سے ایک کملی چرائی تھی وہ آگ ہو کر اس  
پر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد  
سنا تو ایک شخص (دور کر) ہوتی کا ایک شتمیر یا دو تسمے لے کر آیا شاید  
اس نے لوٹ کے مال میں سے یہ لے لیے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر یہ  
ان کو داخل نہ کرنا تو میرے بعد یہ ایک شتمیر یا دو تسمے آگ ہو کر اس کو جلاتے  
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

۱۔ یہ حدیث کتاب الوصایا میں موصول گزر چکی ہے تو حضرت عمرؓ نے زمین کو مال کہا یہ زمین بنی حارثہ یہودیوں کی تھی جس کو تمنع کہتے تھے ۱۲ منہ ۳۵ بیہی  
جنگ خیمبر میں موجود تھے کیونکہ ابو ہریرہؓ تو اس وقت آئے تھے جب خیمبر فتح ہو گیا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۳۵ بیہی سے ترجمہ باب نکلا کس  
لیے کہ چاندی سونے کے سوا دوسری چیزوں کو بھی مال کہا بعض نسخوں میں بولے ہے الا الاموال الثیاب والناع تو اصل کی تغیر ثیاب اور ناع ہے ۱۲ منہ۔

## باب ۱۹۸ کفار اهل الایمان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ  
مَسْكِينٍ وَمَا آمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ فِدْيَةُ قُرْنِ صِيَامٍ  
أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ وَعُطَاوٍ وَعُكْرَمَةَ مَا كَانَ فِي  
الْقُرْآنِ إِذَا وَفَّاجِبُهُ بِالْخِيَارِ وَقَدْ  
خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا  
فِي الْفِدْيَةِ

۳۲۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
أَبُو شَهَابٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ  
عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْزِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْنُ فَذَكُوتُ فَقَالَ  
أَيُّ ذِيكَ هُوَ أَتَمَّكَ ثَلُثُ لَعَمُ قَالَ فِدْيَةُ مِنْ  
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ وَلَخَبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ  
عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَالنُّسْكَ  
شَاةٌ وَمَسَاكِينُ سِتَّةٌ

باب ۱۹۹ قَوْلُهُ تَعَالَى قَدْ فَرَحَ اللَّهُ  
لَكُمْ بِحَلَّةِ إِيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مُوَلَّاكُمْ وَهُوَ  
الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ مَتَى تَحِبُّ الْكَفَّارَةُ

باب قسم کے کفاروں کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ نے  
(سورہ ائمہ میں) فرمایا پھر قسم کا کفارہ یہ ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا  
اور جب یہ آیت (سورہ بقرہ کی) اتنی فدیہ من صیام اور صدقہ اونسک  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو کیا حکم دیا (یہ حدیث  
آگے آتی ہے) اور ابن عباس اور عطاف بن ابی رباح اور عکرمہ سے قول  
ہے جہاں قرآن میں اذوا آیا ہے تھ تو وہاں آدمی کو اختیار ہے جو کفارہ  
چاہے ادا کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو بھی  
اختیار دیا تھا (جو نسا فدیہ چاہے دے)

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب عجبہ  
بن نافع نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد بن اسود  
نے عبدالرحمن بن لیلی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے  
کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا نزدیک آئیں  
نزدیک گیا آپ نے فرمایا تجھ کو سر کی جوڑوں سے سیف ہے میں  
نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا (سر منڈا ڈال) فدیہ دے روئے رکھ یا  
غیرات کر یا قربانی کر (اسی سند سے ابو شہاب نے کہا) مجھ کو عبداللہ بن  
عون نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے کہا روئے تین ہیں  
اور قربانی سے ایک بکری اور غیرات سے چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا مراد  
ہے یہ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ تحریم میں) یہ فرمانا اللہ تعالیٰ  
نے تم پر ٹھہرا دیا ہے اپنی قسموں کا اتار کرنا (یعنی کفارہ دینا واجب کیا ہے)  
اور اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے وہ علم والا ہے حکمت والا اور کفارے کا

۱۷ ہفتے نسخوں میں ہیں ہے کتاب کفارات الایمان ۲۷ منہ ابن عباس سے قول کو سفیان ثوری نے تفسیر میں اور عطاف اور عکرمہ کے قول کو بطری نے  
وصل کیا ۱۸ منہ ۲۷ جیسے اس آیت میں فدیہ من صیام اور صدقہ اونسک ۱۲ منہ ۲۷ حالانکہ کعب بن عجرہ کی حدیث حج کے فدیہ میں ہے اس کو قسم  
کے فدیہ سے کوئی تعلق نہیں مگر امام بخاری اس کو اس باب میں اس لیے لائے کہ جیسے حج کے فدیہ میں اختیار ہے تیوں میں سے جو چاہے وہ  
کرے ایسے ہی قسم کے کفارے میں بھی قسم کھانے والے کو اختیار ہے کہ تمیزوں کفاروں میں سے جو قرآن میں مذکور ہیں جو نسا کفارہ چاہے ادا کرے ۱۴

عَلَى الْغَنَى وَالْفَقِيرِ -

۴۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ يَدِهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ كُنْتَ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَمْرِ أُنْزِلَ فِي رَمَضَانَ قَالَ تَسْتَطِيعُ تَعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعَمَ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفِي فِيهِ ثَمَرًا الْعَرُوقِي أَوِ الْكُتْلُ الصَّخْرُ قَالَ خَذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَعْلَى أَفْقَرِمْنَا فَتَصْحِكُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ لَنَا جِدُّهُ قَالَ أَطْعَمَهُ عِيَالَكَ -

بَابُ مَنْ أَدَّى الْكُفَّارَةَ

۴۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مُعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

المدار اور محتاج دونوں پر واجب ہوتا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہریؒ سے سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث زہریؒ کے منہ سے سنی انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ صحابی رضی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا (یا رسول اللہ) میں تباہ ہو چکا آپ نے فرمایا کچھ کہہ تو حال کیا ہے کہنے لگا میں رمضان میں (دن کو) اپنی عورت سے لگ گیا آپ نے فرمایا اچھا تو ایک پردہ آزاد کر سکتا ہے وہ کہنے لگا نہیں مجھ کو اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا دو مہینے پے در پے (لگاتار) روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا بیٹھ جا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور کا ایک ٹھیلہ آیا جس میں پندرہ صاع کھجور سماتی ہے آپ نے فرمایا یہ پردہ لے جا اور (فقیروں کو) خیرات کر دے اس نے کہا یا رسول اللہ کس پر خیرات کر دوں اس پر جو ہم سے بڑھ کر محتاج ہو۔ یہ سن کر آپ اتنا ہنسے آپ کے پچھلے دانت کھل گئے آپ نے فرمایا خیر اپنے ہی جو درد بچوں کو کھلا دے۔

باب کفارہ ادا کرنے میں محتاج کی مدد کرنا

ہم سے محمد بن محبوب بصری نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد ابن زیاد نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے زہریؒ سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ

اے خدا کے جو حدیث امام بخاری نے اس باب میں بیان کی وہ رمضان کے کفارے کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو اس پر قیاس کیا ۱۲ منہ ۵۰ حلاکہ سارے مدینہ میں ہم لوگوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے ۱۲ منہ ۵۰ اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ کفارہ ہر شخص پر واجب ہے گو وہ محتاج ہو کیونکہ یہ شخص بہت محتاج تھا مگر آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ تجھ کو کفارہ معاف ہے بلکہ کفارہ دینے میں اس کی مدد کی ۱۲ منہ۔



هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي  
فِي رَمَضَانَ قَالَ يَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ  
تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ  
لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مَسْكِينًا  
قَالَ لَا قَالَ نَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَنْصَارِ  
بِعْرِقٍ وَالْعَرَقُ الْمَكْتُبُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ  
أَذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى  
أَخِيهِ وَمَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ  
بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ  
أَخِيهِ مِمَّنْ تَمَرٌ قَالَ أَذْهَبْ فَاطْعِمُهُ  
أَهْلَكَ -

### باب ۲۰ يَعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ

عَنْ شَرِيكٍ مَسَاكِينٍ فَرَسِيًّا كَانَ أَوْ بَعِيًّا  
۲۲۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ  
وَقَعْتُ عَلَى أَمْرٍ آتَى فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ يَجِدُ  
فَأَتَيْتُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ  
تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ  
تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ  
فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ  
تَمْرٌ قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعْلَى  
أَفْقَرُ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَاطْعِمُهُ

میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیا وجہ کہنے لگا میں اپنی عورت سے  
دن کو رمضان میں لگ گیا آپ نے فرمایا تجھے ایک بردہ مل سکتا ہے  
کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا دو مہینے پے درپے روزے رکھ سکتا ہے  
کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا  
نہیں راوی نے کہا اتنے میں ایک انصاری کھجور کا ایک بورہ لے کر آیا  
جس کو عرق کہتے ہیں آپ نے اس شخص سے فرمایا چل یہ لے جا اور  
فقیروں کو خیرات کر دے اس نے کہا یا رسول اللہ اس کو خیرات کروں نا  
جو ہم سے بڑھ کر محتاج ہو قسم اس پر در دگار کی جس نے آپ کو سچائی  
کے ساتھ بھیجا مدینہ کے دو کناروں میں (پتھر پلے سروں میں) اس سرے  
سے اس سرے تک کوئی گھروالے ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہیں یہ سن  
کر آپ نے فرمایا اچھا جا اپنے گھروالوں ہی کو کھلا دے -

باب ۲۱ قِیم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھانا چاہیے -  
نزدیک کے رشتہ دار ہوں یا دور کے -

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ابن  
عییینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں  
نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
آیا کہنے لگا میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیا ہوا کہنے لگا رمضان میں  
(روزے میں) میں اپنی عورت سے لگ گیا آپ نے فرمایا اچھا ایک  
بردہ آزاد کر سکتا ہے کہنے لگا نہیں پوچھا اچھا لگا تار دو مہینے روزے  
رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا  
ہے کہنے لگا نہیں اتنے میں آپ کے پاس کھجور کا ایک بورہ آیا آپ  
نے فرمایا چل یہ لے جا اور خیرات کر دے وہ کہنے لگا خیرات  
تو ان کو کر دوں جو ہم سے زیادہ محتاج ہوں مدینہ کے دونوں  
سروں میں اس سرے سے لے کر اس سرے تک کوئی ہم سے بڑھ کر محتاج

أَهْلَكَ

بَابُ صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمَدَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتُهُ وَمَا تَوَارَثَ

أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَوْلًا بَعْدَ قَوْلٍ -

۴۲۴ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ يَرْفَعْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ النَّسَاءُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَذَا وَثَلَاثًا يَمْلِكُ الْيَوْمَ فَرِيدٌ فِي رِزْقِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

۴۲۵ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ

حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

نَافِعٍ قَالَ كَانَ أَبُو عُمَرَ يُعْطَى زَكَاةَ رَمَضَانَ

بِمَدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَى الْأَوَّلُ دَفْعًا

لِفَارَةِ الْيَمِينِ بِمَدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں فرمایا اچھا تو ہی لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

باب مدینہ والوں کے صاع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے مد اور اس میں برکت ہونے کا اور مدینہ والوں میں جس صاع کا رواج

قرن بعد قرن چلا آیا ہے اس کا بیان۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قاسم بن مالک

معز نے کہا ہم سے جعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے سائب بن یزید سے

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صاع اس وقت

کے ایک مد اور تہائی مد کا تھا پھر عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں صاع بڑھ گیا

ہم سے منذر بن الولید جاردی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوقتیبہ

سلم شعیری نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے

کہا عبد اللہ بن عمر فطر کا صدقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر سے نکالا

کرتے (جو ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے) یعنی اگلے زمانہ کا مد اور

قسم کے کفارے میں بھی اسی مد کے حساب سے ابوقتیبہ نے (اسی سنہ)

۱۷ گھر والوں میں نزدیک اور دور کے سب رشتہ دار لگے اور گویہ حدیث کفارہ رمضان کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو بھی اس پر تیس کیا ۱۲ من

۱۷ مدینہ والوں کا مد ایک رطل اور تہائی رطل تھا اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مد بھی تھا اور صاع چار مد کا تھا تین پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا۔

بر رطل ایک ہوا تھا میں درم اور سکہ درم کا صاع کے چھ سو پچاس اور سہ درم بنے تمام اہل حدیث سلف اور خلف کا صاع اور میں اسی پر عمل رہا ہے

کیونکہ شریعت سب مدینہ سے جاری ہوئی اور مدینہ میں جو رواج تھا اسی پر سب احکام ایسے جائیں گے لیکن امام ابو حنیفہ نے بھی صاع اٹھ رطل کا اور مد دو

رطل کا رکھا ہے کوفہ والوں میں اسی کا رواج تھا مگر ہم کو کوفہ والوں سے کیا غرض ہمارے صاحب شرع مدنی تھے ہم کو مدینہ والوں کا اتباع کرنا چاہیے

امام ابو یوسف جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے ان سے ہارون الرشید کے سامنے امام مالک نے صاع اور مد کے بارے میں بحث کی اخیر میں امام ابو یوسف

کو کچھ جواب نہ آیا اور انہوں نے اہل کوفہ اور ابو حنیفہ کا قول ترک کر کے مدینہ والوں کا قول اختیار کیا انصاف پسند لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں امام محمد امام

ابو حنیفہ کے دوسرے شاگرد نے بھی کتاب لکھی ہیں امام ابو حنیفہ کے بہت سے قول چھوڑ دیئے ہیں اور اہل مدینہ کے ساتھ اتفاق کیا ہے جگہ جگہ شکستے ہیں

قول اہل المدینہ فی ذلک احب الی من قول اہل حنیفہ سچے معنی یہ لوگ تھے جو امام ابو حنیفہ کی ہدایت اور تعلیم کے موافق چلتے تھے انہوں نے یہی کہا ہے کہ دلیل کی

پیروری کو داد ہو تو قول میرا حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مار دے اس زمانہ کے معنی یہ تو اپنے امام کی ہدایت کے برخلاف چلتے ہیں اور صحیح حدیث پاک بھی امام

کے قول پر چمے رہتے ہیں امام ایسے مقلدوں سے سخت بیزار ہیں اور قیامت کے دن علیحدہ ہو جائیں گے یہ بچارے آفت میں گرفتار ہوں گے ۱۲ من ۱۷ کوٹکھا سب

نے جس وقت یہ حدیث بیان کی اس وقت مد چار رطل کا ہو گیا تھا اس پر ایک تہائی اور بڑھائی جائے تو پانچ رطل اور ایک تہائی ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

صاع اتنا ہی تھا ۱۲ من ۱۷ معلوم نہیں کہ عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں صاع کتنا بڑھ گیا تھا اگر اس وقت کے چار مد کا تھا تو صاع صوا رطل کا ہوا ۱۲ من ۱۷ بعد کے

زمانہ میں بنی امیہ نے مد کی تعداد بڑھا دی ایک مد دو رطل کا ہو گیا اور صاع اٹھ رطل کا حنیفہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع چھوڑ کر بنی امیہ کی پیروری کی ۱۲ من۔

قَالَ أَبُو قَتِيبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ مُدْنَا أَعْظَمُ  
وَمِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ  
لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضُوبٌ مَدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي شَيْءٌ كُنْتُمْ تَعْطُونَ قُلْتُ  
كُنَّا نَعْطِي بُيُوتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَا  
نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ لَنَا يَبُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ إِبْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي بَيْتِكَ لِيَوْمِ مَصَاعِمِمْ وَمُدِّهِمْ  
بَاب ۲۲۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَخَرَّجَهُ  
سَرِيحًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي قَتِيبَةَ

۲۲۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا  
دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَكِيدُ بْنُ زُيْلَعٍ  
عَنْ أَبِي عَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ مُطَرِّقٍ عَنْ زَيْدِ  
بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَرَّاحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصَا

کہا امام مالک نے کہا ہمارا (یعنی مدینہ والوں) مد تمہارے مد سے بڑا ہے (یعنی  
بنی امیہ کے مد سے) اور ہم تو اسی مد کو افضل جانتے ہیں ہوا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا مد تھا اور امام مالک نے مجھ سے کہا اگر فرض کر دو ایک اور حاکم  
آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے بھی چھوٹا مد جاری کرے تو تم صدقہ  
فطر اور کفارہ وغیرہ کس مد کے حساب سے دو گے میں نے کہا ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے دیں گے انہوں نے کہا آخر تم لوٹ پھیر کر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد پر آئے (تو اب بھی اسی مد کا حساب رکھو  
بنی امیہ سے تم کو کیا غرض ان کا مد کیوں لیتے ہو)

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس  
بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو یوں دعا دی  
یا اللہ ان کے باپ اور صاع اور مدیں برکت دے۔

باب اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا (سورہ مائدہ میں قسم کھانے میں)  
اور تحریر رقبہ یعنی ایک بردہ آزاد کرنا اور کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے  
ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن رشید نے  
کہا ہم سے ولید بن مسلم نے انہوں نے ابو عثمان محمد بن مطرف سے انہوں  
نے زید بن اسلم سے انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے انہوں  
نے سعید بن مرجانہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مسلمان بردہ آزاد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ  
اس کے ہر عضو کے بدل آزاد کرنے والے کا عضو دوزخ سے .....

سے بڑا ہے یعنی اگر وہ بکرت اور بھلائی اور درجہ کے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے مد کے لیے بکرت کی دعا کی ہے اور بنی امیہ کے مد کو مقدار  
میں مدینہ کے مد سے زیادہ ہے گراس میں بکرت نہیں ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من  
لگا لی تو ابو حنیفہ نے مومن کا ہر طرح کا بردہ قسم کے کفارے میں آزاد کرنا درست رکھا ہے شافعی کہتے ہیں ہر کفارے میں قسم کا ہو یا طہار کا یا رمضان کا مومن  
بردہ آزاد کرنا ضرور ہے ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من  
اس میں یوں ہے میں نے کہا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جو بیش بہا اور مالک کو زیادہ پسند ہو ۱۲ من۔

عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى تَرَوْهَا بِعُرْجِهِ

**باب ۲۰۴ عَتَقَ الْمَدْبَرُ وَأَمَّا الْوَلَدُ**

وَالْمَكَاتِبُ فِي الْكُفَّارَةِ فَعَتَقَ وَلَدُ الزَّنا د  
قَالَ طَاوُسٌ يُخْرِجُ الْمَدْبَرُ وَأَمَّا الْوَلَدُ -

۲۲۸ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ

الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

آزاد کرے گا یا ان تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدل آزاد کرنے والے کی  
شرمگاہ بھی۔

**باب کفارے میں مدبر اور ام ولد اور مکاتب کا آزاد کرنا**

درست ہے اسی طرح ولد الزنا کا اور طاووس (تابعی) نے کہا ام ولد اور  
مدبر کا آزاد کرنا کافی ہوگا۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے

عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے ایک انصاری

شخص (ابو مذکور) نے اپنے ایک غلام (یعقوب نامی) کو مدبر کیا تھا اس کے

پاس دوسرا کچھ مال نہ تھا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے اس

غلام کا نیلام کیا فرمایا کون اس کو خریدے پھر نعیم بن غام نے اس کو آٹھ سو

درم کو خرید لیا عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے

سنا وہ کہتے تھے یہ غلام قطبی تھا (فرعون کی قوم کا) پہلے ہی سال مر گیا۔

**باب جب کوئی شخص کفارے میں بردہ آزاد کرے (یا مشرک**

بردہ آزاد کرے) تو اس کی ولادہ کون لے گا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

حکم بن عتیق سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں

نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے بریرہ کو مول لینا چاہا لیکن اس کے مالکوں

نے یہ شرط لگائی کہ بریرہ کی ولادہ ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد

کر دے) ولادہ تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کافی نہیں اور شافعی نے کہا مدبر کا آزاد کرنا کافی ہے مگر ام ولد ام ولد ان سب

کے لئے کتاب العتق میں بیان ہو چکے ہیں ولد الزنا کا کفارے میں آزاد کرنا حضرت علی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے مکروہ جانا ہے یہ ابن ابی

شیبہ نے نکالا اگر مول میں ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے اس کا جواز روایت کیا گیا ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی اس سے یوں کہا تھا تو میرے مرنے

کے بعد آزاد ۱۲ منہ ۱۳ امام بخاری نے اب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکالا کہ جب مدبر کی بیع درست ہے تو اس کا آزاد کرنا بطریق

اولیٰ درست ہوگا یہ حدیث کتاب العتق میں گذر چکی ہے ۱۳ منہ۔

## باب ۲۰۶ الاستئذان فی الايمان

۳۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ  
أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ  
أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَعْمَلَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ  
لَأَحْمِلَنَّكُمْ وَأَعِدُّنِي تَأْخِذَكُمْ لَمْ يَلِثْنَا مَا شَاءَ  
اللَّهُ فَأَنَّى بِأَبْلِ نَافَرْنَا بِثَلَاثَةِ دَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا  
قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحِلُّهُ  
فَخَلَفَ ابْنُ لَا يَحْمِلُنَا فَحَمَلْنَا فَقَالَ  
أَبُو مُوسَى فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَكَا  
حَمَلْتُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ إِن  
شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ نَأْرَى  
غَيْرَ هَاطِرٍ أَمْنَهَا إِلَّا أَكْفَرْتُ عَنْ نَبِيِّنِي  
وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ  
۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
وَقَالَ الْأَكْفَرِيُّ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي  
هُوَ خَيْرٌ أَوَّلَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قِي  
كَفَرْتُ -

## باب اگر کوئی شخص قسم میں انشاء اللہ کہہ دے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے غیلان بن جریر سے انہوں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے  
اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں کئی اور اشعری لوگوں کے  
ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے آیا آپ نے فرمایا  
میں تو خدا کی قسم تم کو سواری نہیں دوں گا پھر جتنی دیر خدا نے چاہا تمہارے  
رہے اس کے بعد آپ کے پاس کچھ اونٹ آئے آپ نے تین اونٹ ہم کو  
دلائے جب ہم آپ کے پاس سے چلے تو آپس میں کہنے لگے یہ اونٹ  
تمہارے حق میں راس نہیں آئیں گے (مبارک نہ ہوں گے) کیونکہ ہم جب  
آپ سے سواری مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی میں تم کو  
سواری نہیں دوں گا پھر (شاید غفلت میں) آپ نے ہم کو سواریاں دیں  
ابو موسیٰ کہتے ہیں ہم لوگ پھر (لوٹ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کر دیا آپ نے فرمایا میں  
نے یہ سواریاں تم کو تھوڑی دی ہیں (میری قسم اب تک قائم ہے)  
بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اور میں تو خدا کی قسم جو اللہ چاہے جب کسی  
بات پر قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو اپنی قسم  
کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر معلوم ہوتا ہے وہ کرتا ہوں۔  
ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے پھر یہی  
حدیث نقل کی اس میں یوں ہے میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں  
اور جو کام بہتر ہے وہ کرتا ہوں یا یوں فرمایا میں جو کام بہتر ہے وہ کرتا  
ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

۱۔ جب آدمی انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھائے مثلاً یوں کہے خدا نے چاہا تو قسم خدا کی میں ایسا کروں گا اب اس کی قسم ٹوٹنے والی نہیں نہ قسم کے خلاف کرنے  
سے کفارہ لازم ہوگا انشاء اللہ کا زمانہ سے کتنا ضروری ہے دل میں صرف نیت کرنا کافی نہیں ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ انشاء اللہ اسی کلام کے ساتھ لا کر  
کہے اگر بیچ میں سکوت کیا یا دوسرا کلام کیا پھر انشاء اللہ کہا تو کچھ مفید نہ ہوگا بلکہ قسم ٹوٹنے سے کفارہ لازم ہوگا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام احمد کے  
نزدیک اسی مجلس میں جب تک ہو جب تک کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر کے نزدیک عیسیٰ تک ابن عباس کے نزدیک ایک برس تک مجاہد کے نزدیک بیس  
برس تک ۱۲ منہ ۱۷ باب میں سے نکلتا ہے کیونکہ آپ نے واللہ کے بعد انشاء اللہ فرمایا ۱۲ منہ۔

۲۳۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ طَاوُسٍ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمٌ لَا طُوفَنَ  
الَّتِي لَهَا عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّ تِلْكَ غُلَامًا  
يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ  
سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلِكَ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَنَسَّى  
فَطَلَتْ يَهْنُ فَلَمَّا تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يُولَدُ  
إِلَّا وَاحِدَةً يُشَقُّ غُلَامٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
يُرْوِيهِ قَالَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْنَثْ  
وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ وَكَانَ مَرَّةً  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَنْجَوُ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَشَلْحَانَ بْنِ هُرَيْرَةَ  
**بَابُ الْكُفَّارَةِ فَبَلَّ الْحَدِيثُ**  
**وَجَعَلَ كَـ**

۲۳۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْفَاقِمِ  
الْتِمِيمِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ لَنَا عَنَلِيٍّ  
مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ حُجْرٍ إِخْوًا  
وَمَعْرُوفٌ قَالَ تَوَّابٌ طَعْنَةً فَلَمْ يَنْفَعِ فِي طَعْنِهِمْ وَتَجَارَعُوا  
فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مُوَلَّدُ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیسہ نے انہوں نے ہشام حجر سے انہوں نے طاووس سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے سنا حضرت سلیمانؑ نے کہا میں آج رات کو اپنی نودی بیویوں  
پاس ہو آؤں گا۔ ہر بی بی سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کریگا  
ان کے ساتھی سفیان نے کہا یعنی فرشتے نے ان سے کہا اہی انشاء اللہ تو کہو  
لیکن وہ انشاء اللہ کہنا معمول کے غیر رات کو سب عورتوں پاس گئے لیکن  
کوئی بھی نہ جی ایک عورت جی وہ بھی ادھر وہاں ابو ہریرہؓ نے (آنحضرت سے)  
روایت کی اگر سلیمان انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم جی ہو جاتی  
اور جو مطلب تھا وہ پورا ہو جاتا کبھی ابو ہریرہؓ نے یوں کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان استنجا کرتے (یعنی انشاء اللہ  
کہتے) سفیان بن عیسہ نے (اسی سند سے) کہا یہ حدیث ہم سے ابو الزناد  
نے بھی اخرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اسی طرح نقل کی۔

باب تم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد  
دونوں طرح دے سکتا ہے۔

ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیمؓ نے  
انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے قاسم تمیمی سے انہوں نے زید  
جرمی سے انہوں نے کہا ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھے اور ہم لوگوں میں  
اور جرم قبیلے کے لوگوں میں بھائی چارہ دوستی پنا تھا خیر ابو موسیٰؓ پاس  
کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا اس وقت لوگوں میں بنی تیم اللہ  
قبیلے کا سرخ رنگ کا ایک شخص بیٹھا تھا معلوم ہوتا تھا علام ہے بلکہ

۱۔ بیہودہ اور ادنیٰ اور ملک اور یث اور احمد اور اہل حدیث اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے بھی دے سکتا ہے اور  
بعد بھی اور حدیثوں میں دونوں طرحیں مذکور ہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ نے قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز نہیں سمجھا اور امام مالکؒ نے صریحاً  
کے خلاف یہ رائے قائم کی ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی اشعریوں میں حالانکہ زید جرم قبیلے کے تھے مگر انہوں نے ابو موسیٰؓ کے لوگوں میں یعنی اشعریوں  
میں اپنے تئیں شمار کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی دوسرے ملک کا ہے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ۔

قَالَ فَلَمْ يَدُنْ قَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى دُنْ فَإِنِّي  
قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا  
قَدْ زُرْتُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ  
إِذَنْ أَخْبَرْتُكَ عَنْ ذَلِكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ شُعْبَةَ  
أَسْطَعِمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ لَنَا نَعْمَ وَالصَّدَقَةُ  
قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضَبَانُ  
قَالَ وَاللَّهِ لَا أَجْهَلُكُمْ وَفَاجِدِي مَا أَجْهَلُكُمْ  
قَالَ فَاذْهَبَا فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَهْبِئُ إِلَيَّ فَيَقِيلُ إِنَّ هُوَ لَا الشَّعْرُ يُؤْنِ  
إِنَّ هُوَ لَا الشَّعْرُ يُؤْنِ فَاذْهَبَا فَاذْهَبَا فَاذْهَبَا  
ذُو عُرٍّ الذَّرَافِيُّ قَالَ فَاذْهَبَا فَاذْهَبَا فَاذْهَبَا  
لَا مَحَالِي أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَسْأَلُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا  
ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ وَاللَّهُ لَيَنْ  
تَعَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَمِينُهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا ارْجِعُونَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَهُ  
يَمِينُهُ فَارْجِعْنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ فَخَلَفْتَ أَنْ لَا  
تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَّنَا أَوْ فَعَرَفْنَا  
أَنَّكَ تَسَيِّتُ يَمِينَكَ قَالَ أَلَا تَطْلُقُونَا

وہ کھانے پر نہیں آیا ابو موسیٰ نے کہا ارے آہ کیوں کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے کھاتے دیکھا ہے وہ کھانے لگا میں نے  
مرعی کو نباست کھاتے دیکھا مجھ کو گھن آئی تو میں نے قسم کھالی اب  
مرعی نہیں کھانے کا ابو موسیٰ نے کہا بھلے آدمی اے میں تجھ کو قسم کا علاج بھی  
بتاتا ہوں ہوا یہ کہ ہم اشعری لوگ مل کر کئی آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس سواریاں مانگنے گئے اس وقت آپ صدقے کے اونٹ تقسیم  
کر رہے تھے ایوب راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں قاسم نے یہ بھی کہا اس  
وقت آپ غصے میں تھے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو سواریاں نہیں دینے  
کا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں خیر ہم چلے گئے پھر ایسا ہوا لوٹ  
کے کچھ اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا  
یہ اشعری لوگ (جو سواریاں مانگتے تھے) کدھر گئے (بلال نے ہم کو آواز  
دی) ہم پھر آئے آپ نے نہایت عمدہ سفید کوہان والے پانچ اونٹ  
ہم کو عنایت فرمائے ہم ان اونٹوں کو لے کر چلے میں نے اپنے ساتھ  
والوں سے کہا بھیا ہم جب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس سواریاں  
مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم کھالی تھی ہم کو سواریاں نہیں دینے  
کے پھر آپ نے بلا بھیجا اور یہ سواریاں عنایت فرمائیں ہم سمجھتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم یا دینیں رہی خدا کی قسم  
اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قسم یا دینے دلائیں اور غفلت سے  
کر یہ اونٹ لے جائیں تو کبھی ہماری بھلائی نہیں ہونے کی ایسا کرو  
سب مل کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو اور آپ کو قسم یاد دلاؤ  
خیسرم لوٹے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم جب آپ کے  
پاس سواریاں مانگنے آئے تھے تو آپ نے ہم کو سواریاں دینے کی قسم کھائی تھی  
پھر اپنے یہ سواریاں عنایت فرمائیں ہم سمجھتے ہیں یا ہم کو گمان ہے شاید آپ اپنی

۱۔ اوپر ایک روایت میں تین اونٹوں کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ پہلے تین اونٹ دیے ہوئے ہوں اور دیکھے ہوئے ہوں ۱۲۔

فَاَتَاكُمْ اللَّهُ اَنِي وَاللَّهِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ  
لَا اَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَاَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا  
مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَحَلَلْتُهَا  
تَابَعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ  
عَنْ اَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ  
الْكَلْبِيِّ -

۳۳۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ  
وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهْدٍ بِهَذَا  
۳۳۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ  
الْقَاسِمِ عَنْ زُهْدٍ بِهَذَا -

۳۳۶ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قَارِئٌ اَخْبَرَنَا  
ابْنُ عُثْوَانَ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْعَانَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَسْأَلُ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ  
مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ  
وَكَلْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا اَحْلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَ  
خَيْرٍ اَوْ مَنَافَاَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتَ بِيَمِينِكَ تَابَعَهُ

بھول گئے ہیں آپؐ فرمایا اچھا وہ بھی (میں قسم نہیں بھولا) بات یہ ہے کہ یہ  
سواریل اللہ نے تم کو دی ہیں (میں نے نہیں دیں) اور میں تو خدا کی قسم  
اللہ چاہے تو کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں  
تو جو کام بہتر ہو وہ کروں اور قسم کا اتار دوں اسماعیل کے ساتھ اس حدیث  
کو حماد بن زید نے بھی ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ اور قاسم بن عامر کلبی  
سے روایت کیا اس کو خود امام بخاری نے باب فرض الخس میں وصل کیا  
ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب انہوں نے ایوب  
سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ اور قاسم تمیمی سے انہوں نے زہد سے یہ  
یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے  
ایوب سختیانی نے انہوں نے قاسم سے انہوں نے زہد سے یہی حدیث  
نقل کی۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر بن فارس  
نے کہا ہم کو عبد اللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے امام سن بصریؒ سے  
انہوں نے عبد الرحمن بن سمرہ سے انہوں نے کہا انھرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تو دنیا کی حکومت (خدمت یا عہدہ) اپنی طرف سے مت مانگ  
اگر بن مانگے تجھ کو ملے گی تو اللہ تیری مدد کرے گا اور جو مانگنے پر ملے گی  
تو اللہ تجھ کو چھوڑ دے گا تو جانے تیرا کام اور جب تو کسی بات کی  
قسم کھائے پھر تو اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھے تو جو اچھا سمجھے وہ کام  
کر اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے عثمان بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو

اسے ان روایتوں میں جو امام بخاری نے اس باب میں بیان کیں پہلے قسم تو نہ پھر کفارہ مذکور ہے لیکن پہلے کفارہ دینے کی پھر قسم توڑنے کی روایتیں اوپر گزر چکی  
ہیں اگر غرض کہیں کہ ان روایتوں میں واؤ کا لفظ ہے جو ترتیب کو متعقی نہیں ہے تو ان کا جواب یہ ہے کہ ابو داؤد کی روایت میں صاف یوں وارد ہے  
فکفر عن یمنیک ثم ات الذی یوخر اور حاکم نے حضرت عائشہ سے بھی تم کے لفظ کے ساتھ ہی طرح نکالا اور طبرانی نے ام سلمہؓ سے نکالا اس میں بھی یوں ہے  
فیکفر عن یمین ثم لیعلن الذی یوخر اب منفید کا یہ کہنا کہ حنث یعنی قسم توڑنا یہی کفارہ ہے تو کفارہ اس پر مقدم کیونکر ہو سکتا ہے قیاس ہے  
نفس کے مقابلہ میں اور ایسا قیاس خود اس کے نزدیک فاسد ہے اس کے علاوہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حنث کا ارادہ کرنا یعنی جب قسم کے خلاف کوئی  
کام کرنا بھلا معلوم ہو یہی کفارہ ہے اس کا موجب ہو سکتا ہے ۱۲۷۲ -



أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَدُوٍّ وَتَابِعَةَ يُونُسَ وَسَيَّالَ  
ابْنِ عَطِيَّةٍ وَسَيَّالَ بْنَ حَرْبٍ وَحُمَيْدُ  
وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهَشَامُ وَ  
الزَّيْنَعُ -

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ الْفَرَائِضِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ  
لِلذَّكَرِ مِثْلُ لِلْأُنثَىٰ فَإِنْ كُنَّ  
نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثُ مَا تَرَكَ  
وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ  
لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ  
إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ  
وَلَدٌ وَوَرِثَتُهُ آبَاؤُهُ فَلَهُمُ الثُّلُثُ  
فَإِنْ كَانَ لَهُ أُخْوَةٌ فَلِلْأُخْوَةِ الشُّدُسُ  
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوصِي بِهَا أَوْ ذِينَ  
أَبَاءَهُمْ وَأَبْنَاؤَهُمْ كَمَا يَنْزُونَ إِلَيْهِمْ  
أَقْرَبُ لَكُمْ لَفْعًا فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ -  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَكُمْ  
نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ

اشہل بن حاتم نے بھی عبداللہ بن عون سے روایت کیا اس کو ابو عوانہ اور  
حاکم نے وصل کیا اور عبداللہ بن عون کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور  
سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام  
اور زینع نے بھی روایت کیا۔

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
کتاب فرائض (یعنی ترکہ کے حصوں) کے بیان میں۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا میں) فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے  
مقدمہ میں تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ مرد بچے کو دو دہر حصہ اور بیٹی کو اکرا حصہ  
ملے گا اگر میت کا بیٹا نہ ہو تو بیٹی ملے گی (دو یا) دوسے سے نہ ملے تو ان  
کو دو تہائی ترکہ ملے گا اگر میت کی ایک بیٹی ہو تو اس کو ادھ ترکہ ملے  
گا اور میت کے ماں باپ ہر ایک کو ترکہ میں سے چھٹا چھٹا حصہ ملے گا۔  
اگر میت کی اولاد نہ ہو (بیٹا یا بیٹی ہو یا یوتی) اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ  
ہی اس کے وارث ہوں تو ان کو تہائی حصہ (باقی سب باپ کو) ملے گا۔  
اگر ماں باپ کے سوا میت کے کوئی بھائی بہنیں ہوں تب ماں کو چھٹا حصہ  
یہ سارے حصے میت کی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد کیے جائیں  
گے۔ تم کیا جانو باپ یا بیٹوں میں سے تم کو کس سے زیادہ فائدہ پہنچ  
سکتا ہے (اس لیے اپنی رائے کو دخل نہ دو) یہ حصے اللہ کے مقرر  
کیے ہوئے ہیں (وہ اپنی مصلحت خوب جانتا ہے) کیونکہ اللہ بڑے  
علم اور حکمت والا ہے اور تمہاری جو روئیں جو مال اسباب

ملے یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے باب من سال الامارۃ میں روایت کیا اور سماک بن عطیہ کی روایت کو امام مسلم نے اور سماک بن حرب  
کی روایت کو طبرانی اور عبداللہ بن اسمعہ نے زیادات میں اور حمید کی روایت کو امام مسلم نے اور قتادہ اور منصور کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے  
اور ہشام کی روایت کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور زینع کی روایت کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ۱۲ منہ سے باقی سب باپ کو ملے گا بھائی  
بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا باپ کے بونے ہوئے بھائی بن ترکہ سے محروم ہیں لیکن ماں کا حصہ کم کر دیتے ہیں یعنی ان کے وجود سے ماں کا تہائی حصہ کم  
ہو کر چھٹا حصہ رہ جاتا ہے ۱۲ منہ سے لے کر وصیت میت کے تہائی مال تک جہاں تک پوری ہو سکے پوری کریں گے باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے  
اور قرض کی ادائیگی سارے مال سے کم کی جائے گی اگر کل مال قرض میں چلا جائے تو وارثوں کو کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ۔

لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ  
فَلَكُمْ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ  
يُوصِيَنَّ بِهَا أَوْ دِينَ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا  
تَرَكْنَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ  
لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ  
بَعْدِ وَصِيَّتِهِ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دِينَ وَإِنْ  
كَانَ رَجُلٌ يُوْرَثُ كَلَّةً أَوْ امْرَأَةً وَلَهُ  
إِخْرٌ وَأَخْتُ فَلِكُلٍّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا السُّدُسُ  
إِنْ كَانَ تَوَاحُشٌ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ  
فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يَوْصِيَّ بِهَا  
أَوْ دِينَ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّتُهُ مِنَ اللَّهِ  
وَاللَّهُ عَالِمٌ بِحِكْمِهِ

۲۳۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمَكْدِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ مَرَّصْتُ نَعَادَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهَذَا مَا شِئَانُ فَاتَا فَنَدَا عَجِي عَلَى قَتُومًا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ عَلِيٍّ وَصِيًّا  
فَانْقَضَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَا لِي كَيْفَ  
أَقْضِي وَمَا لِي فَلَمْ يَجِبْنِي بَشْيَءَ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ  
**بَابُ تَكْلِيفِ الْفَرِائِضِ**  
وَقَالَ عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعْلَمُوا أَمَّا الْظَّالِمِينَ  
يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظُّلْمِ

چوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو (نہ بیٹا نہ بیٹی) تب تو تم کو ادھوا  
ترکہ ملے گا اگر اولاد ہو تو چوتھائی یہ بھی وصیت اور قرضہ ادا کرنے  
کے بعد اسی طرح تم جو مال اسباب چھوڑ جاؤ اور تمہاری اولاد (بیٹا بیٹی)  
کوئی نہ ہو تو تمہاری جو روٹوں کو اس میں سے چوتھائی ملے گا اگر اولاد  
ہو تو آٹھواں حصہ یہ بھی وصیت اور قرضہ ادا کرنے کے بعد اور اگر کوئی  
مرد یا عورت مر جائے اور وہ کلالہ ہو (نہ اس کا باپ ہو نہ بیٹا) بلکہ (ماری  
جائے) ایک بھائی یا بہن ہو۔ (یعنی انیائی) تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا  
اگر اسی طرح کی (انیائی) کئی بھائی بنیں ہوں تو سب مل کر ایک تہائی ملیں  
گے یہ بھی وصیت اور قرضہ ادا کرنے کے بعد بیڑٹیکہ میت نے وارثوں  
کو نقصان پہنچانے کے لیے وصیت نہ کی ہو (یعنی ثلث مال زیادہ کی)  
یہ سارا فرمان ہے اللہ کا اور اللہ (ہر ایک کا حال) خوب جانتا ہے بڑے  
تعلیم والا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے  
تھے میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ پاؤں سے چلتے  
ہوئے مجھ کو پوچھنے آئے جب آپ میرے پاس پہنچے اس وقت میں  
بے ہوش تھا آپ نے اپنے منوکا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھ کو ہوش آگیا  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں آپ نے  
کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ ترکے کی آیت (یٰٰوَسِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ اِلَیْکُمُ  
بَابُ فَرَاِضِ کا علم سکھانا اور عقبہ بن عامرؓ نے کہا (دین کا)  
علم سکھو اس سے پہلے کہ لکل کرنے والے پیدا ہوں یعنی جو رائے اور  
قیاس سے فتویٰ دیں (حدیث قرآن سے جاہل ہوں)۔

۱۷ یہاں بھائی بہن سے ان جائے یعنی انیائی بھائی بہن مراد ہیں یہ لوگ ذوی الفروض میں ہیں لیکن حقیقی یا علاقائی بھائی بہنوں کا حکم یہاں ہے اور تعجب ہے  
اس شخص سے جس نے اپنے ترجمہ قرآن میں بھائی بہن کی کوئی صراحت نہیں کی اور عام کو مغالطہ میں ڈالا ۱۲ من ۱۷ مرد عورت سب کو برابر یہ نہ ہوگا کہ مرد کو  
۱۷ حصہ ملے اور عورت کو اگر ۱۲ من ۱۷ جلدی عذاب نہیں کہتا ۱۲ من ۱۷ حافظ نے کہا یہاں ترجمہ کو موصول نہیں ملا ۱۲ من ۱۷ (باقی بر صفحہ ۲۸۰)

۲۳۸ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُفْرًا وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ كَذِبٌ  
الْحَدِيثُ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا  
تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَلَا تَوْأَدُّوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا  
بَاب ۲۰۹ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تُورَثُ مَا تَرَكَتُمْ نَصْدَقَةٌ

۲۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ لِيَتَسَاوَا مِيرَاثَهُمَا  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا  
حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُمَا مِنْ فَدَكٍ وَ  
سَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُورَثُ  
مَا تَرَكَتُمْ نَصْدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ  
هَذَا الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ أَفْرَأُ  
تَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ  
فِيهِ إِلَّا صَنْعَتَهُ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَافْطَمْتُ فَلَمْ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد  
نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گمان سے بچو  
رہو یعنی جس کی دلیل نہ ہو کیونکہ گمان بنیائت جھوٹی بات ہے اور گواہ  
نہ لگاؤ جاسوسی نہ کرو آپس میں بیر نہ رکھو ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ  
(ترک ملاقات کر کے) بلکہ بھائی بھائی اللہ کے بندے بن کر رہو۔  
باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہم پیغمبر لوگوں  
کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف  
یمانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہؓ  
سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہؓ اور حضرت  
عباسؓ دونوں آنحضرت کی وفات کے بعد ابو بکر صدیقؓ پاس آئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگتے تھے یعنی جو زمین آپ کو فدک  
میں تھی اور خیبر میں جو حصہ تھا ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث  
نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ یہ ہے کہ حضرت محمدؐ  
کی اہل اس مال میں سے کھاتے پیتے رہیں گے ابو بکرؓ نے یہ بھی کہا  
میں تو خدا کی قسم جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا  
ہی کیا کروں گا آپ کا کوئی کام چھوڑنے والا نہیں (ایسا نہ ہو میں  
گمراہ ہو جاؤں) یہ سن کر حضرت فاطمہؓ نے ابو بکر صدیقؓ سے

(ماضیہ صغیرہ سابقہ) ۱۷۷ عقیدہ کے قول میں گو فرائض کے علم کی تفصیص نہیں مگر وہ علم فرائض کو بھی شامل ہے امام احمد اور ترمذی نے ابن مسعودؓ سے مروی نکالا فرائض  
کا علم سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں اور وہ زمانہ قریب ہے جب یہ علم دنیا سے اٹھ جائے گا دوا دی ترکیب میں جھگڑا کریں گے کوئی  
فیصلہ کرنے والا ان کو نہ ملے گا دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے نکالا یوں ہے کہ علم فرائض سیکھو آدھا حد علم کا یہ علم ہے اور سب سے پہلے میری  
امت سے یہ علم اٹھایا جائے گا مگر تم کہتا ہے آنحضرت کا فرمانا بالکل صحیح ہوا جماد سے زمانہ میں لوگ مدرا اور خمس ہانڈ ٹھیک پڑھ جاتے ہیں اور  
رات دن خوشگانیوں اور یاد گوئیوں میں مصروف رہتے ہیں مگر ایک ذرا سانس فرائض کی پچھو تو بکا رہ جاتے ہیں کو علم فرائض کو ابھی طرح جاننے والے بہت  
کم ہو جاتے ہیں ۱۷۸ منہ دوشی صغیرہ سابقہ اس حدیث کی بوقت ترمذی اب اس طرح ہے کہ جب آدمی کو قرآن و حدیث کا علم ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلہ کرے گا حکم دیکھا میں علم فرائض

تَكَلَّمَ حَتَّى مَاتَتْ

۲۴۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّكُمَا  
تَرَكْنَا صَدَقَةً

۲۴۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الَلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ الْحَدَّثَانِ وَ  
كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ مِنْ مُطْعِمِ ذَكْوَى مِنْ  
حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَجَدْتُ  
عَلِيَّ بْنَ فَسَالَكُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْخَلَ  
عَلِيَّ عُمَرَ فَإِنَّمَا حَاجِبُهُ يَرَفَأُ فَقَالَ هَلْ  
لَكَ فِي عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ  
قَالَ نَعَمْ فَإِذَا نَهَمْتُ لَمْ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ  
وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبَّاسٌ يَا أُمِّ  
الْمُؤْمِنِينَ أَقْوَمَ بَلِيغِي وَبَلِيغِي هَذَا قَالَ

لما چھوڑ دیا وفات تک ان سے بات نہیں کی

ہم سے اسمعیل بن ابان نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے  
خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے  
انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہم یہ غیر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں  
وہ صدقہ ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد انہوں  
نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو مالک بن  
اوس بن حدثان نے خبر دی ابن شہاب نے کہا محمد بن یحیر ابن مطعم نے مجھ  
سے مالک بن اوس کی کچھ حدیث پہلے بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس  
پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے بیان کیا میں گیا اور حضرت عمر کے  
پاس پہنچا اتنے میں ان کا دربان (عرض کی) یہ فانی آیا اور کہنے لگا حضرت  
عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص  
آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں حضرت عمر نے کہا اچھا ان کو آنے دے یہ فانی  
نے ان کو اجازت دی پھر یہ فانی لگا حضرت علیؑ اور عباسؑ آپ کے  
پاس آنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا اچھا آنے دے (وہ آئے) حضرت  
عباسؑ کہنے لگے امیر المؤمنین میرا اور ان کا (یعنی علیؑ کا) فیصلہ کر دیجئے۔

(بقیہ صفحہ ۲۸۰) جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کھاتے پیتے تھے ۱۲ منہ (حاشی صفحہ ۲۸۰) ۱۵ ہیاں شیعہ یہ شبہ کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ  
زہراؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بکرہ تھیں ان کو عقد دلانا یا ناراض کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا تھا ابو بکر صدیقؓ نے اس کو کیوں کر گوارا کیا  
ان کا جواب یہ ہے کہ ابو بکرؓ نے ان کو ناراض نہیں کیا بلکہ حدیث شریف سنائی جس کو خود ابو بکرؓ نے اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا تھا اور ابو بکر صدیقؓ اس حدیث کا خلاف نہیں کر سکتے تھے اب حضرت فاطمہؑ کی ناراضگی بمقتضائے صاحبزادگی تھی اس کا کوئی علاج نہ تھا علاوہ  
اس کے دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا پھر وہ راضی ہو گئیں گو اس روایت میں یہ ہے کہ مرنے تک ان  
بات نہیں کی بات یہ ہے کہ ابو بکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاشمیں اور خلیفہ تھے انہوں نے چاہا سب وہی انتظام قائم رہے جیسا آنحضرت کے  
وقت میں تھا اس میں سرمور فرق نہ ہونے پائے ان کی نیت غیر تھی خدا خواستہ ابو بکرؓ نے اس جائیداد کو غصب نہیں کیا بلکہ انہی کاموں میں خرچ کرتے رہے جن میں آنحضرت  
خرچ کرتے تھے یہی آپ کی اولاد اور بیویوں کا سب خرچہ اسی میں سے کرتے رہے ابو بکر صدیقؓ نے اپنا ذاتی مالا مال آنحضرت پر تصدیق کر دیا تو آنحضرت کا مال بھلا  
کیونکر لے سکتے تھے ۱۲ منہ ۱۵ ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ نے یہ سب جائیداد جو حضرت ابو بکرؓ نے اپنی خلافت میں حضرت فاطمہؑ اور حضرت عباسؑ کو نہیں  
دی تھی (باقی صفحہ ۲۸۰)

أَشْدُّكُمْ بِاللهِ الَّذِي بَادِيَهُمْ تَقَوْمُ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا كُورُثَ مَا تَرَكَكَ  
صَدَقَهُ يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ  
فَاتَّبَعْنَا عَلَى عَجَلٍ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُونَ  
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
ذَلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي  
أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا لَا مَرِيءَ إِنَّ اللهَ تَدَاكَ كَأَنَّكَ  
رَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْفَوْجِ  
يَشْتَعِي لَمْ يُعْطِهِ أَحَدٌ غَيْرَهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ  
مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ يُؤْمَرُ  
فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اخْتَارَ هَؤُلَاءُ وَكُنْتُمْ وَكَلَا  
أَشْتَرِيهَا عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ وَبَيْنَهَا  
حَتَّى يَبْقَى مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ الْيَتِيُّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ  
فَنَفَقَهُ سَنَةً ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلًا  
قَالَ اللهُ فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ أَشْدُّكُمْ بِاللهِ هَلْ  
تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَبَّاسٍ  
عَبَّاسُ أَشْدُّكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ  
ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ فَتَوَقَّى اللهُ يَلِيَّتَ

حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے  
زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ  
صدقہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تائیں مراد لیا اس وقت  
حضرت عثمان اور ان کے ساتھی کہنے لگے بے شک آنحضرت نے تو ایسا  
فرمایا ہے پھر حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف مخاطب  
ہوئے اور کہنے لگے کیا تم دونوں جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا ہاں آنحضرت نے ایسا فرمایا ہے حضرت  
عمرؓ نے کہا میں اب تم سے حقیقت حال بیان کرتا ہوں ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ  
نے لوٹ کا وہ مال جو بن جنگ ہاتھ آئے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لیے خاص کیا اس میں کسی اور کا حصہ نہیں رکھا جیسے سورۃ حشر میں  
فرمایا مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ لَكُمْ فَرَغَتْ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ الْفَتْحِ  
خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال تھے مگر خدا کی قسم آپ نے ان کو  
اپنی ذات کے لیے نہیں رکھ چھوڑا نہ تم کو چھوڑ کر خاص اپنے مزے میں  
خرچ کیا بلکہ تم ہی میں تقسیم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ایسا کرتے تھے اپنے گھروالوں کا ایک سال کا خرچہ اس مال میں سے  
نکال لیتے اور جو باقی رہتا اس کو ان کاموں میں صرف کرتے جن میں  
بیت المال (قومی خزانہ) کا روپیہ خرچ ہوتا ہے (یعنی مصالح اور منافع عامین)  
آپ اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے کیوں تم کو اللہ کی قسم کیا تم کو یہ معلوم  
نہیں ہے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ والوں نے کہا بے شک معلوم  
ہے پھر حضرت علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے ان سے کہا تم کو خطا  
کی قسم کہو تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں دونوں نے کہا بے شک معلوم ہے پھر  
حضرت عمرؓ کہنے لگے۔

(بقرہ مؤمن سابق) حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے حوالے کر دی تھی اس شرط پر کہ وہ اس مایہ ناز کو اپنی کالوں میں خرچ کرتے رہیں گے جن میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے یعنی یہ ہر دو کی بعض انتظام کے طور پر تھی نہ بطور تمکیک اور تقسیم کے ۱۲۷۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
 أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثُمَّ تَوَلَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا  
 وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَنَتَيْنِ أَحْمِلُ فِيهِمَا مَا عَمِلَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ  
 ثُمَّ جِئْتَنِي وَكَأَنَّكَ وَاحِدَةٌ وَ  
 أَمْرُكُمْ مَا جِئْتَنِي سَأَلْنِي بِصَبْرٍ  
 مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي  
 نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ آيِنِهَا فَقُلْتُ إِنَّ  
 شَتْمًا دَفَعْتَهَا إِلَيْكُمْ بِذَلِكَ  
 فَتَلْتَوَسَّسَ مِنْ قَضَاءٍ غَيْرِ ذَلِكَ  
 فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُ لِقَوْمِ السَّمَاءِ  
 وَالْأَرْضِ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ  
 ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ جِئْتُمَا  
 فَأَذِنَا هَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمْ هَا

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اٹھایا تو ابو بکرؓ (خلیفہ ہوئے) انہوں  
 نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کام چلانے والا) ہوں انہوں  
 نے ان کی جائیداد دل کو اپنے قبضہ میں رکھا اور جن جن کاموں میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم خرچتے تھے انہیں کاموں میں خرچتے رہے پھر اللہ تعالیٰ  
 نے ابو بکرؓ کو بھی اٹھایا میں نے یہ کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی  
 کا ولی ہوں اور دو برس تک میں نے یہ سب جائیدادیں اپنے قبضہ میں  
 رکھیں اور جن جن کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ ان کو  
 خرچتے تھے انہی میں خرچ کرتا رہا پھر علیؓ اور عباسؓ تم دونوں میرے پاس  
 آئے اس وقت تم دونوں کی زبان ایک تھی دل ایک تھا یعنی آپس میں  
 ملاپ تھا عباسؓ تم نے تو یہ کہا میرے بھتیجے کے مال میں سے مجھ کو حصہ  
 دلاؤ اور علیؓ تم نے یہ کہا کہ میری بی بی کا حصہ ان کے والد کے مال میں  
 سے دلاؤ میں نے کہا پیغمبر کا مال بٹ نہیں سکتا البتہ میں اسی شرط پر  
 یہ سب جائیداد اشتقاقاً تمہارے حوالے کر سکتا ہوں اب تم یہ چاہتے  
 ہو کہ میں اس جائیداد کی نسبت کوئی دوسرا فیصلہ کروں تو یہ ممکن نہیں  
 قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں میں قیامت  
 تک کوئی دوسرا فیصلہ کرنے والا نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے اگر تم لوگوں  
 سے اس جائیداد کی نگرانی نہیں ہو سکتی تو پھر میرے حوالے کرو میں جہاں  
 ہزاروں کام کرتا ہوں اس کا بھی بندوبست کر لوں گا۔

لے یعنی اس شرط پر کہ تم اس کو انہی کاموں میں خرچ کرتے رہو گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے تم نے قبول کیا میں نے یہ جائیداد  
 تم لوگوں کے قبضہ میں دے دی ۱۲ من ۱۷ تو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں جو یہ جائیداد حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے حوالے کر دی تھی وہ اس  
 طور پر نہ تھی کہ ترکے کی طرح ان کو تقسیم کر دی تھی کیونکہ پیغمبر کا مال ترکے کے طور پر تقسیم نہیں ہو سکتا اور حضرت عمرؓ حضرت صدیقؓ کے فیصلے  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتے تھے بلکہ حضرت عمرؓ کے وقت میں فتوحات بہت زیادہ ہو  
 گئیں تھیں اور ایک وسیع حصہ ملک کا انتظام ان کے سپرد تھا انہوں نے اس کو غنیمت سمجھا کہ اس جائیداد کا اشتقاق حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ  
 کو لیں اور ان کو کچھ سبکدوشی حاصل ہو اس وقت وہ دونوں بے جملے تھے ان میں کوئی نزاع نہ تھا جب دونوں میں نزاع پیدا ہو تو حضرت  
 عمرؓ نے یہ تقریر کی رضی اللہ عنہ دار ص ۱۲۵ من۔

۴۴۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَّا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْنَتِي عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

۴۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُمَانَ إِلَى الْيَوْمِ نِسَائِنَ مِيرَاتِهِنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوْرَثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث لوگ اگر میں ایک اشرفی بھی چھوڑ جاؤں اس کو تقسیم نہیں کر سکتے بلکہ جو جائیداد میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بی بیوں اور عملہ کا خرچ نکال کر جو بچے وہ سب اللہ کی راہ میں غیرات کیا جاوے۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ ثقفی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو آپ کی بی بیوں نے یہ قصد کیا کہ حضرت عثمان کو اپنی طرف سے ابو بکر صدیق کے پاس بھیجیں اور اپنے ترکے کا مطالبہ کریں۔ اس وقت میں نے کہا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

اے حضرت فاطمہ زہراؑ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی اور ان کو قرآن کی آیتیں دیکھ کر یہ گمان ہوا تھا کہ پیغمبر دل کا بھی ترکہ دوسرے لوگوں کی طرح ان کے وارثوں کو ملنا چاہیے جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا دورث سلیمان داود اور حضرت زکریاؑ نے فرمایا ذبیح لمن لدنک ولیدنا یزید فرشتہ من آل یعقوب اس لیے وہ ابو بکر صدیقؓ سے خفا ہو گئیں اور ان کی خنکی بجا تھی اگرچہ حدیث سے قرآن کی ان آیتوں کی صحیح تفسیر معلوم ہوتی ہے یعنی ان آیتوں میں نبوت اور علم کی وراثت مراد ہے نہ دنیاوی مال اسباب کی مگر یہ توحید حضرت زکریاؑ کے کلام میں خوب چسپان نہیں ہوتی کیونکہ اس میں یوں ہے وَآتٰی خَفَّتِ الْمَوَالِیْ مِنْ وَآتٰی یٰمَنْیٰ مُحَمَّدٌ کَوْنِیْشَہ ہے کہیں میرے غلام لونڈی وغیرہ میرے بعد میرا مال جائیداد وغیرہ تباہ نہ کر لیں غلط ہے کہا اگر یہ مان بھی لیں کہ حضرت زکریاؑ کے کلام میں وراثت سے مال اسباب کی وراثت مراد ہے جب بھی حدیث واجب العمل رہتی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہو مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کسی حدیث کے دوسرے طریق میں یوں ہے فَمِنْ مَعَاشِرَ الْأَنْبِیَاءِ لَا وَرَثَ وَلَا وَرَثَ جِس سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً سب انبیاء میں ہی حکم اور یہی قاعدہ ہے اب یہ جو فرمایا یوسیفکم اللہ تو کم میں خطاب امت کی طرف ہے اس میں پیغمبر صاحب اس حدیث کی رو سے داخل نہیں ہو سکتے غرض کچھ بھی کہیے میرے نزدیک یہ واقعہ قابل انہوس ہو آنحضرت ابو بکر صدیقؓ بھی مجبور تھے حکم نبوی کے خلاف نہیں کر سکتے تھے اور حضرت فاطمہؑ کا فرمانا بھی تھا وہ قرآن کی ظاہری آیتوں سے استدلال کرتی تھیں جو استدلال بالکل صحیح ہے ذرا سادل میں یہ یہ امر کھٹکتا ہے کہ حضرت فاطمہؑ اس وقت بعد ربیعہؓ میں گزرا تھیں بھائی مہین سب گزر گئی تھیں پدر بزرگوار کا بھی سایہ اٹھنے کا تازہ زخم تھا ایسے وقت میں حضرت صدیقؓ کو حضرت سیدہ کی دلجوئی تشفی اور تسلی کرنا تھی کہ اس مال کی کیا حقیقت ہے سارا مال جو ہم سب لوگوں کے پاس ہے آپ ہی کا ہے آپ جس طرح چاہیں اس کو اٹھائیں اور جس کو چاہیں دیں ہم سب آپ کے خادم اور تابعدار ہیں دوسری رعایت میں یوں ہے کہ حضرت صدیقؓ نے ایسا کیا تھا اور حضرت فاطمہؑ کو راضی کر لیا تھا رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ منہ۔

بَاب ۲۱۱ فَوَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ

۴۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي

أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوَّلِي

بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ

وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً

نَعَلَيْنَا قَضَاءً وَهُوَ وَمَنْ تَرَكَ مَاكَ

فَلَوْ رَدَّيْتُمْ -

بَاب ۲۱۲ لِكَيْلَا يَرَى الْوَلَدُ لَبَّيْكَ وَأُمَّهُ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ

أَوْ امْرَأَةً يُدْنِيَا فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ

كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ

الْثُلُثَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ

يُدْعَى بِمَنْ شَرَكَهُمْ فَيُوتَى فَرِيضَتُهُ

فَمَا بَقِيَ فَلِلَّذِي كَرِهَ حِظُّ الْأَتْلَمِينَ -

۴۴۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّوْا

الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى

رَجُلٍ ذَكَرَ

بَاب ۲۱۳ وَلِكَيْلَا يَرَى الْبَنَاتُ

بَاب ۲۱۱ أَخْبَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَابِهَ فَرَمَانًا جَوْشَقُ مَالٍ

اسباب چھوڑ جائے وہ اُس کے وارثوں کو ملے گا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر

دی کہ ہم کو یونس بن یزید اہلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں مسلمانوں پر خود ان کی

جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں (ان پر خود ان سے زیادہ مہربان ہوں)

اگر کوئی مسلمان مر جائے اور قرض داری چھوڑ جائے ادائی کے لیے

جائیداد نہ ہو تو ہم اس کا قرضہ (بیت المال سے) ادا کریں گے۔ اور جو

مسلمان مال دولت چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا حق ہو گا۔

بَاب ۲۱۲ ولاد کو ماں باپ کے مال میں سے کیا ملے گا۔

زید بن ثابتؓ نے کہا (جو فرائض کے بڑے عالم تھے) اگر کوئی مرد یا عورت

ایک ہی بیٹی چھوڑ جائے تو وہ ادا مال لے گی اگر دو یا دو سے زیادہ

بیٹیاں ہوں تو دو تہائی یا میں گی اگر ان بیٹیوں کے ساتھ کوئی بیٹا ہو

تب تو بیٹیوں کا کوئی مقرری حصہ نہ ہو گا بلکہ دوسرے ذوی الفروض

حصہ والوں کو (مثلاً باپ یا ماں کو) دے کر جو مال بچے گا اس میں سے

مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ ملے گا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیبت نے کہا

ہم سے عبد اللہ بن طاووسؓ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن

عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

ذوی الفروض یعنی حصہ والوں کو ان کا مقرری حصہ دے دو جو مال (ان

کا حصہ دے کر بچ رہے وہ قریب کے مرد رشتہ دار (یعنی عصمہ)

کا ہے۔

بَاب ۲۱۳ بیٹیوں کے ترکے کا بیان۔



۲۸۶ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَاقِصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَرَضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْنَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي مَا لَا كَثِيرًا وَلَيْسَ بِرَيْسِي إِلَّا ابْنَتِي أَنَا تَصَدَّقُ بِشُلْحِيِّ مَا لِي قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ فَالْشُّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ التَّلْثُ قَالَ التَّلْثُ كَبِيرُكَ إِن تَرَكَتَ وَلَكَ ذَاكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُتْرَكَمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى التَّفَمَّتْ تَرَفَعَهَا إِلَيَّ فِي أَهْرَافِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُخَلِّفُ عَنْ هَجْرَتِي فَقَالَ لَنْ تُخَلِّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدْتُ بِهِ رَفَعَةً وَدَرَجَةً لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلِّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُصَوِّرَكَ الْآخِرُونَ لَكِنْ أَبَا نُسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يُدْنِي لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں مکہ میں رخصت اولاد میں ایسا بیمار ہوا میرے قریب ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بہت مالدار ہوں ایک بیٹی (ام حکم کبری) کے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا ادا مال آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی مال بہت ہے بات یہ ہے کہ اگر تو اپنی اولاد کو مالدار بھڑ جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھر میں اور تجھ کو ہر ایک خرچ پر ثواب ملے گا (ہو اللہ کی رضامندی کے لیے کرے) یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو اپنی بھروسہ کے منہ تک اٹھانے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میری ہجرت بگڑ جائے گی میں پیچھے رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا اگر تو (بالغرض) میرے بعد بھی (کہ میں) رہ گیا (تو کیا ہوگا) ہو کل تو اللہ کی رضامندی کے لیے کریگا اس پر (تجھ کو ثواب ملے گا) تیرا درجہ بلند ہوگا تیری شان بڑھے گی اور شاید تو میرے بعد تک زندہ رہے (تیری عمر دراز ہو) تجھ سے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں کچھ نقصان پائیں (تو تو اچھا رہا) مگر سعد بن خولہ یہی رہتا رہا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ پر انوس کیا کیونکہ وہ گم ہی میں مر گئے تھے (حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکے تھے) سفیان بن عیینہ نے کہا سعد بن خولہ ایک شخص تھے بنی عامر بن لوی کے قبیلے سے۔

۱۷ یعنی مکہ میں مرد لگا جہاں سے ہجرت کر چکا ہوں ۱۲ منہ ۱۵ اور جس ملک سے آدمی ہجرت کر جائے پھر وہاں مرنے چھائیں یہ اس زمانہ میں تھا جب ہجرت فرض تھی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ۱۲ منہ ۱۵ یہ بدری محبوی تھے حجتہ الوداع میں مکہ میں ان کو مر گئے یہ حدیث اوپر کی بارگزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

۴۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مَعْلَمًا وَآمِيرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تَوَقَّى وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأَخْتَهُ فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَأَخْتَهُ النِّصْفَ -

بَابُ مَا رَأَى ابْنُ الْإِزْلَازِ الْإِزْلَازُ بْنُ وَقَالَ زَيْدٌ وَلَدُ الْأَبْنَاءِ يَمْنُزِلَةُ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرَهُمْ كَذَا كَرَهُمْ وَأَنشَأَهُمْ كَأَنَّهُمْ يَبْرَثُونَ كَمَا يَبْرَثُونَ وَيَجْبُونَ لَمَّا يَجْبُونَ فَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْوَلَدِ مَعَ الْوَلَدِ -

۴۲۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَقُّوا الْكُفْرَ بِأَهْلِهِمَا فَمَا بَقِيَ فَمَوْلَى وَلِي رَجُلٍ ذَكَرَ -

بَابُ مَا رَأَى ابْنُ الْإِزْلَازِ الْإِزْلَازُ بْنُ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شَرَحْبِيلَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ ابْنَتِهِ وَأَبْنَتِهِ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النضر نے کہا ہم سے ابو معاویہ شیبان نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعث سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا معاذ بن جبل میں میں ہمارے پاس آئے لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے یا حاکم بن کر ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا اگر ایک شخص مر گیا اور ایک بیٹی ایک بن چھوڑ گیا تو کیا حکم ہوگا۔ انہوں نے بیٹی کو ادھ مال دلایا ادھ بن کو۔

باب پوتے کی میراث کا بیان جب میت کا بیٹا نہ ہو زید بن ثابت نے کہا بیٹوں کی اولاد مثل اپنی اولاد کے ہے جب میت کا کوئی (مصلی) بیٹا نہ ہو بیٹوں کے بیٹے اپنے بیٹوں کی طرح اور بیٹوں کی بیٹیاں اپنی بیٹیوں کی طرح ہیں بیٹوں کی اولاد بیٹوں کی طرح وارث ہوتی ہے اور دوسرے وارثوں کو بیٹوں کی طرح محروم کرتی ہے البتہ اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹے کی اولاد کو کچھ نہ ملے گا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ولی الفروض کے حصے دے دو پھر جو بیچ رہے وہ اس کو ملے گا جو مرد میت کا بہت نزدیک رشتہ دار ہو۔

باب اگر بیٹی کے ساتھ پوتی بھی ہو۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو قیس (عبدالرحمن بن ثردان) نے کہا میں نے ہزئل بن شریعل سے سنا وہ کہتے تھے ابو موسیٰ اشعرؓ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا اگر کوئی شخص مر جائے

لے کیونکہ بیٹی کے ساتھ بن عصبہ ہو جاتی ہے اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے ۱۲ منہ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ مثلاً بیٹا تو پوتے کو کچھ نہ ملے گا پوتا جو تو پوتے کو کچھ نہ ملے گا اگر کوئی میت خاوند اور باپ ادھی اور پوتا پوتی چھوڑ جائے تو خاوند کو جو تعالیٰ باپ کو چھٹا حصہ دینی کہ ادھ حصہ دے کر باقی پوتا پوتی میں تقسیم ہوگا لہذا کر مثل خط الامین مجبور علماء کا یہ قول ہے لیکن بعضوں نے کہا کہ باقی سب پوتے کا ہے اسی حدیث کی رو سے ہم کہتے ہیں اس حدیث میں میت کا بہت نزدیک رشتہ دار مذکور ہے اور پوتا پوتی سے زیادہ نزدیک کوئی نہیں ہے بلکہ دونوں برابر ہیں تو وہ اس آیت میں داخل ہیں۔ فی اولادکم لادکر مثل خط الامین ۱۲ منہ۔

ابن واخبت فقال لابنة النصف وللأخت  
النصف وأنت ابن مسعود فسكتت يعني  
فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَخْبَرَ يَقُولُ أَبِي  
مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا  
أَنَا مِنَ الْمُتَهْدِينَ أَقْضَى فِيهَا بِمَا قَضَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنِ النِّصْفَ  
وَلِلْابْنَةِ ابْنِ الشُّدُسِ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ  
وَمَا بَقِيَ فَلَا أُخْبِرُ فَاتَيْنَا أَبَا مُوسَى  
فَأَخْبَرَنَا هُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ  
لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ  
فِيكُمْ

### باب ۲۱ مِلَّةُ الْحَبْرِ مَعَ الْأَخِي

وَالْأُخْتِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ وَ  
ابْنُ الزُّبَيْرِ الْجَدُّ ابْنٌ وَكَرَّ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَا بَنِي آدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ  
وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدًا

۱۔ سلمان فارسی بھی اس معاملہ میں یہی حکم دیتے تھے جو ابو موسیٰ نے دیا تھا کہ میں نے اس کے بعد اپنے قول سے رجوع کیا یہاں تک کہ میں  
کو سبق لینا چاہیے کہ عبداللہ بن مسعود نے جب حدیث بیان کی تو ابو موسیٰ نے اپنے قیاس اور رائے کو چھوڑ دیا بلکہ ایسی عاجزی ظاہر کی کہ عبداللہ  
بن مسعود کے سامنے اپنے تاثرات ناقابل فتویٰ قرار دیا سبحان اللہ صحابہ کی امانداری اور انصاف پر درسی برخلافت اس کے آج کل کے زمانہ میں مولویوں  
کی بات کی طرح ایسی اپڑتی ہے کہ جو کچھ کہیں اس کے خلاف لکھ دیں میں مگر کسی طرح نہیں مانتے اپنی ہی ٹیٹی پر قائم رہتے ہیں ۱۲ منہ اس پر تو اتفاق  
ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے داد کو کچھ نہ ملے گا ۱۲ منہ ابو بکر صدیقؓ کے قول کو داری نے اور ابن عباسؓ کے قول کو محمد بن نصر مروزی نے کتاب  
الفرائض میں دخل کیا ہے اور ابن زبیرؓ کا قول اسی کتاب میں باب المناقب میں موصولاً گزر چکا ہے اکثر علماء کے نزدیک داد اسباب باتوں میں باپ  
کی طرح ہے جب میت کا باپ موجود نہ ہو مگر چند باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ باپ سے حقیقی اور علاقہ کی بھائی محروم ہوتے ہیں اور دادا محروم نہیں تو  
امام ابو حنیفہ کے نزدیک دادا سے بھی محروم ہو جاتے ہیں دوسرے یہ کہ خاندان یا جوہر و اور باپ کے ساتھ مال کو باقی کا ثلث ملتا ہے اور دادا کے ساتھ  
مال کا ثلث ملتا ہے امام ابو یوسفؓ کے نزدیک اس بات میں بھی دادا باپ کی طرح ہے تیسرے یہ کہ دادی کو باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ملتا مگر دادا کے  
ہوتے ہوئے وہ وارث ہوتی ہے ۱۲ منہ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ دادا باپ کی طرح ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حالانکہ آدمؑ دادا تھے مگر سب  
لوگوں کو ان کا بیٹا کہا ۱۲ منہ حالانکہ ابراہیمؑ اور اسحاقؑ دادا تھے مگر حضرت یوسفؑ نے ان کو اپنا باپ کہا ۱۲ منہ۔

اور ایک بیٹی ایک پوتی ایک بہن چھوڑ جائے انہوں نے کہا بیٹی کو آدھا  
ملے گا آدھا بہن کو دو پوتی محروم ہوگی، لیکن تو ایسا کر عبداللہ بن مسعودؓ  
جاہان سے بھی پوچھ شاید وہ بھی ایسا ہی کہیں گے وہ شخص گیا عبداللہ بن  
مسعودؓ سے پوچھا اور ابو موسیٰ نے جو فتویٰ دیا تھا وہ بھی ان سے بیان  
کیا انہوں نے کہا میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو مگر ہا ہو چکا اور ٹھیک سے  
سے جھٹک گیا میں تو اس مسئلہ میں وہی حکم دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حکم دیا تھا یعنی بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ تاکہ دو  
ہتائیاں پوری ہو جائیں باقی بہن کو پوچھنے والا کہتا ہے پھر ہم عبداللہ بن  
مسعودؓ کے پاس سے لوٹ کر ابو موسیٰؓ کے پاس آئے ان سے بیان کیا  
انہوں نے کہا جب تک یہ عالم (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) تم میں موجود ہیں  
مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔

باب ۲۲ باپ یا بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث  
کا بیان۔ اور ابو بکرؓ اور ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے کہا دادا باپ  
کی طرح ہے۔ (یعنی جب باپ نہ ہو) اور ابن عباسؓ نے یہ آیت (صوف  
اعراف کی) پڑھی یا بنی آدمؑ اور (سورہ یوسف کی) یہ آیت واتبع ملۃ  
آبائی ابراہیم واسحاق و یعقوبؑ اور ابو بکر صدیقؓ نے جب دادا کو باپ

خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَوَافِرُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِي ابْنُ أَبِي دُونَ أَخَوَتِي وَلَا آرُثُ إِنَّا ابْنُ ابْنِي وَيَدُكَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدٍ فَأَوَّلُ مُخْتَلَفُهُ۔

۲۵۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ۔

۲۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لُذْتُ مُتَّخِذًا آمِنًا هَذِهِ الْأُمَّةَ خَلِيلًا لَأَتَّخِذْتُهُ وَلَكِنْ خَلَلْتُ إِلَّا سَلَامُ أَفْصَلُ أَوْ قَالَ خَيْرُ فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبَا أَوْ قَالَ قَضَاهُ أَبَا

کی طرح قرار دیا تو کسی صحابی نے غلاف نہیں کیا حالانکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت صحابہ موجود تھے رگو یا سب کا اجماع سکوتی ہو گیا اور ابن عباسؓ نے کہا پوتا تو میرا وارث ہو اور بھائی محروم ہوں اور میں اپنے پوتے کا وارث نہ ہوں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ سے اس باب میں مختلف اقوال منقول ہیں۔

ہم سے سلیمان بن حربؓ نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاووسؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ذوی الفروض کو ان کے حصے دے دو بچہ جو مال بیچ رہے وہ اس ناطہ دار مرد کو ملے گا جو میت سے بہت نزدیک کا رشتہ رکھتا ہو۔

ہم سے ابو معمرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعیدؓ نے کہا ہم سے ایوب سختیانیؓ نے کہا انہوں نے عمرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس شخص کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں اس امت کے لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اس کو بتاتا لیکن اسلام کی دوستی ہی افضل ہے یا بہتر ہے اس نے (یعنی ابو بکر صدیقؓ نے) نو دادا کو باپ کی جگہ رکھا یا یوں کہا دادا کی نسبت یہ حکم دیا کہ وہ باپ کی طرح ہے۔

۱۔ اسکو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲۷ھ ابن عباسؓ کا حاصل یہ ہے کہ جب پوتا بیٹے کا حکم رکھتا ہے یعنی جوت پٹانہ ہو تو دادا بھی باپ کا حکم رکھتا ہے باپ محروم ہو جاتے ہیں ایسے ہی دادا سے بھی بھائی محروم ہو جاتے ہیں جیسے امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے ۱۲۷ھ حضرت عمرؓ کہتے ہیں دادا کو ایک یا دو بھائیوں کے ساتھ مقاسمہ ہوگا اگر اسے زیادہ ہوں تو دادا کو ثلث مال دیا جائیگا اور اولاد کے ساتھ دادا کو چھ حصہ ملے گا یہ داری نے نکالا ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے دادا کے باب میں مختلف فیصلے کیے ہیں ایک کے ایک مخالف اور ابن ابی شیبہؒ اور محمد بن نضرؒ نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ دادا کو چھ بھائیوں کے ساتھ ایک بھائی کی مثل حصہ دلا دیا اور عبداللہ بن مسعودؓ سے داری نے نکالا کہ انہوں نے میت کے مال میں محاند کو ادا حصہ اور ماں کو ماں کی ثلث یعنی کل مال کا سب سے زیادہ اور بھائی کو ایک حصہ دلا دیا اور زید بن ثابتؓ سے عبدلرزاقؒ نے نکالا کہ وہ ثلث مال نکال دے اور بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے جب ثلث مال تک پہنچ جاتا تو دادا کو ایک ثلث دلا دیتے اور باقی بھائیوں کو اور علاقہ بھائی کے ساتھ دلا دیتا ابی بکرؓ

**باب ۲۱۶** مِلَّةُ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ غَيْرِهِ  
**۲۵۲** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
 عَيْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ  
 الْوَحْيَةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَتَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ  
 مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلَّذِ كَرِمْ مِثْلَ حَظِّ الْأَنْثَيْنِ  
 وَجَعَلَ لِلزَّوْجَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الشُّدُنُ  
 وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنَ وَالرُّبْعَ وَالزَّوْجَ  
 الشُّطْرَ وَالرُّبْعَ -

**باب ۲۱۷** مِلَّةُ الْمَرْأَةِ فِي الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ غَيْرِهِ  
**۲۵۳** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
 ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَلَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي جَنَيْنٍ أَمْرًا مِنْ بَنِي الْحَيَاتِ  
 سَقَطَ مِلَّةً بَعْدَ عِدَّةٍ أَوْ أَمَةٍ ثَمَرَاتِ  
 الْمَرْأَةِ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْخُرْقَةِ تَوَقَّيْتُ فَقَضَى  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِلَّةً تَهْلِكُ لَهَا  
 وَزَوْجُهَا وَإِنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصْبَتِهَا -

**باب ۲۱۸** مِلَّةُ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَتُهُنَّ  
**۲۵۴** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
 مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَزَارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

**باب اولاد کے ساتھ خاوند کو کیا ملے گا۔**  
 ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے زید کا عقد  
 سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطاب بن ابی رباح انہوں نے  
 ابن عباس سے انہوں نے کہا اسلام کے شروع زمانہ میں میت کا مال  
 سب اس کی اولاد کو ملتا اور ماں باپ کے لیے جو میت وصیت کر  
 جاتا وہ ان کو دیا جاتا پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جتنا چاہا وہ منوع  
 کر دیا اور مرد کو عورت کا دوسرا حصہ دلایا اور ماں باپ میں ہر ایک کو  
 پچھا حصہ اور جو رو کو اٹھواں یا چوتھا حصہ اور خاوند کو ادا حصہ اگر  
 میت کی اولاد نہ ہو یا چوتھا حصہ (اگر میت کی اولاد ہو)

**باب جو رو اور خاوند کو اولاد وغیرہ کے ساتھ کیا لیا گیا**  
 ہم سے قیس بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن  
 سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں  
 نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حیان  
 کی ایک عورت (ملیکہ بنت عویم یا عویمہ) کا یہ فیصلہ کیا جس کے پیٹ کا بچہ  
 مرا ہوا گر دیا گیا تھا کہ مارنے والی عورت ایک بردہ دے غلام ہو یا نوڈی  
 پھر ایسا ہو جس عورت کو بردہ دینے کا حکم دیا گیا تھا ایسی گرانے والی ہر گئی  
 تو آپ نے اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو دلایا اور کہنے والوں  
 کو نہیں دلایا اور دیت ادا کرنے کا حکم اس کے کہنے والوں کو دیا تھا۔  
**باب بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں۔**

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں  
 نے شعب بن حجاج سے انہوں نے سلیمان الغمش سے انہوں نے ابراہیم بن

(فقہ صنف سابقہ) مقام کرتے ہیں پھر وہ مال حقیقی بھائی کو دلا دیتے اور مال کے ساتھ اخیائی بھائی کو کچھ نہ دلاتے قسطلانی نے کہا دوسرے فقہاء نے زید کا عقد  
 کیا ہے انہوں نے کہا حقیقی بھائی جو توتے مولا کو کچھ نہ ملے گا تو مقاسمہ کی ضرورت ہے ۱۲ منہ (حاشی صنف ہذا) ملے ایک دوسری عورت ام عقیقہ بنت  
 مروحہ کی ماں سے جو اس نے پھر پادریزے کی کٹھی سے لگائی تھی ۱۲ منہ ملے کیونکہ خطایا شبہ عمر کی دیت تافل کے عاقلہ یعنی کہنے والوں پر موقوف ہے اگر کو انشاء اللہ  
 کتاب الدیات میں آئے گا۔ ترجمہ باب اس نکلا کہ آپ ترکہ عورت کے خاوند اور بیٹوں کو دلایا تو معلوم ہوا کہ خاوند اولاد کے ساتھ وارث ہوتا ہے اور جب خاوند  
 اولاد کے ساتھ اپنی عورت کا وارث ہوا تو جو رو بھی اولاد کے ساتھ اپنے خاوند کی وارث ہوگی ۱۲ منہ۔

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَضَىٰ فِينَا مَعَادُ بْنُ جَبَلٍ  
عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
التَّصْفُفَ لِلْإِبْنَةِ وَالْإِصْفَ لِلْأَخْتِ ثُمَّ قَالَ  
سَلِمَانُ قَضَىٰ فِينَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۵۵ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ  
عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قُضِيَتْ فِيهَا  
بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ  
الْإِصْفُ وَالْإِبْنَةُ الْإِبْنُ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ  
فَلِلْأَخْتِ -

باب مَا لِلْأَخِي وَالْإِخْوَةِ

۲۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَانًا فَرِيضٌ فَدَعَا  
بِوَضْوِئِهِ فَوَضَّأَ ثُمَّ تَوَضَّعَ عَلَى مَنْ وَضَّوْهُ  
فَنَاقَتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِي إِخْوَاتٌ  
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَأِضِ -

انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ  
میں معاذ بن جبلؓ نے ہم مین والوں میں یہ حکم دیا کہ اُدھا ترکہ بیٹی کا اُدھا  
ہن کا ہے (جب میت کے یہی دو وارث ہوں) پھر سلیمان نے جو اس میت  
کو روایت کیا تو اتنا ہی کہا معاذؓ نے ہم مین والوں میں یہ حکم دیا یہ نہیں کہا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں -

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن ہمدانیؓ  
نے کہا ہم سے سفیان ثوریؓ نے انہوں نے ابو قیس (عبد الرحمن بن غزوان)  
سے انہوں نے ہزہل بن ثمر جیل سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے  
(ابو موسیٰ اشعریؓ کا فتویٰ اسن کر) یہ کہا میں تو اس مسئلہ میں وہی حکم دونگا جو  
آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا بیٹی کو اُدھا حصہ ملے گا اور پوتی کو چھٹا حصہ اور باقی بہن  
کو (تو بہن حصہ ہوئی)

باب بھائی بہنوں کو کیا ملے گا۔

ہم سے ... عبد اللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن  
مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے انہوں نے محمد بن منکدرؓ انہوں  
کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم میری بیوی پر ہری کے لیے تشریف لائے آپ نے وضو کا پانی منگوایا  
وضو کیا پھر وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا میں بیہوش تھا پانی ڈالتے ہی مجھ  
کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری کنی نہیں ہیں اس  
وقت فرائض کی آیت اتریؐ

لہ نہ والدین نہ اولاد ہے یعنی میں کلا لہ ہوں ۲۵۷ یعنی یہ فقیر تھو کہ قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ جو سورہ نساء کے اخیر میں ہے کیونکہ اس میں بھائی بہنوں  
سے حقیقی یا علاقائی بھائی بہنیں مراد ہیں لیکن یوسفیکم اللہ فی اولادکم میں جو ایک ہے وہ ان کا کہ رسول یورث کلالہ و اولاد اراخت یہاں بھائی بہن سے ماں  
جائے بھائی بہن یعنی انہوں نے مراد ہے انہوں نے بھائی بہن ذوی الفروض میں سے ہیں ان میں ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ یا اگر کنی ہوں تو سب کے لیے تیسرا حصہ مقرر  
ہے اور ذکر وراثت برابر ہیں لیکن حقیقی یا علاقائی بھائی بہنیں ان کا حکم اولاد کا سا ہے اگر ایک لڑکی ہی بھائی بہن تو وہ بیٹے کی طرح سارا مال لے لیگا اگر ایک لڑکی  
ایک بہن ہو تو بیٹی کی طرح اُدھا مال لے گی اگر دو بہنیں ہوں تو دو بیٹیوں کی طرح دو نمٹ مال پائیں گی اگر بھائی بہن لے لے جے ہوں تو لڑکے کر مثل خط انہیں  
بیٹے اور بیٹیوں کی طرح ان میں ترکہ کی تقسیم ہوگی انہوں سے ہمارے زمانہ میں جہالت کی گرم بازاری ہو گئی ہے اور لوگوں نے دین کا علم یعنی قرآن و سنیت حاصل کرنا  
بالکل چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ایک صاحب نے جو اس وقت قاضی القضاۃ ہیں مجھ سے پوچھا کہ جناب والا قرآن شریف میں ایک مقام پر تو بہن بھائی کو (باقی ماندہ

**باب ۲۲** يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ أَمَرْتُ هَٰذَا لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشَّلْحُ مِمَّا تَرَكَ فَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

**۲۵۷** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ تَلَّكَ خَاتَمَةَ سُورَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ **باب ۲۲** أَنْبِئْهُمْ أَحَدَهُمَا أَخْ تِلْكَمُ وَالْآخَرُ زَوْجٌ

وَقَالَ عَلَىٰ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَالْآخَرُ مِمَّا لَمْ يَلِدْ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

**باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسائیں) یہ فرمانا لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں یہ حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مرجائے اس کی اولاد نہ ہو (یعنی بیٹا) ایک ہی بہن ہو (سگی یا علاقہ) تو اس کو اودھا ترکہ ملے گا اسی طرح یہ شخص اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کا کوئی بیٹا نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں تو وہ دو تہائی ترکہ کی پائیں گی اگر بھائی بہن سب ملے جلے ہوں تو مرد کو دوہرا حصہ عورت کو اکہرا ملے گا اللہ تعالیٰ یہ حکم تم سے اس لئے بیان کیے دیتا ہے کہیں تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔**

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرئیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے برادر بن عازبؓ سے انہوں نے کہا انیر آیت جو آنحضرتؐ پر اتری وہ ہے جو سورہ نساء کے اخیر میں ہے بَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

**باب اگر کوئی عورت مرجائے واپسے دو چچا زاد بھائی چھوڑ جائے ایک نژاد میں سے اس کا اخیانی بھائی ہو دوسرا اس کا خاوند ہو** اور حضرت علیؑ نے کہا: خاوند کو اودھا حصہ ملے گا و اخیانی بھائی کو چٹھا حصہ (موجب فرض کے) پھر جو مال بیچ رہے گا یعنی ایک ثلث وہ دونوں میں برابر برا بھلا تقسیم ہوگا (کیونکہ دونوں عصبہ ہیں)

(بقیہ معنی سابقہ) چٹھا حصہ دلایا گیا ہے اور دوسرے مقام میں بہن کو اودھا حصہ بخیر کیا گیا ہے یہ صریح تعارض ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نیک توفیق دے کہ ذرہ قرآن اور حدیث کی طرف توجہ کریں معاذ اللہ جب قاضی القضاۃ کی علم و فضیلت کا یہ حال ہو تو وائے برجل عام مسلمانوں کے ۳۰۰ منہ خواہی مٹیں لے اخیر سے مراد ہے کہ آخر زمان میں اتری کہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے رستے میں اتری ہے پھر جب آپؐ وفات میں کھڑے تھے یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم مکہ مکرمہ کیسی دن تک زندہ رہے پھر سو کی آیت اتری پھر یہ آیت و اتقوا لو ماترجون فی الی اللہ اس کے بعد آپؐ کل ایس دن دنیا میں رہے پھر سفر آخرت کر گئے ۳۵ اس کی صورت یوں بیان کی ہے مثلاً زید نے ہندہ سے نکاح کیا اس سے عرو پیدا ہوا پھر زید نے زینب سے نکاح کیا اس سے بکر پیدا ہوا بعد اس کے زید نے زینب کو طلاق دے دیا اور زید کے بھائی خالد نے اس سے نکاح کر لیا اب خالد اور زینب کی ایک بیٹی سالو پیدا ہوئی تو یہ سالو بکر کی اخیانی بہن اور اس کے چچا کی بیٹی بھی ہے اب اس سالو نے کیا کیا کر دے نکاح کر لیا جو اس کا چچا زاد بھائی تھا بعد اس کے سالو مرنے کو اپنے دونوں چچا زاد بھائیوں کو بیٹی عمر واد کو چھوڑ گئی لیکن عمر واد تو اس کا خاوند بھی ہے اور بکر اس کا اخیانی بھائی بھی ہے ۱۲ منہ اس کو سعید بن منصور نے و مل گیا ۱۲ منہ اس کے اور حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ کا یہ قول ہے کہ خاوند کو اودھا حصہ ملے گا اور باقی سب دوسرے چچا کے بیٹے کو جو اخیانی بھائی بھی ہے اور حضرت علیؑ کا قول زیادہ موجود زیادہ معقول ہے ۱۲ منہ

۲۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَئِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ قَالًا فَمَا لَهُ يَمُوتُ إِلَى الْعَصَبَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِلَعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ فَلَا دُعَى لَهُ۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ زَوْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّ الْفَرِيقُ يَأْهَلُهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرِيقُ فَلَا وَلِيَ لِحُلٍّ ذَكَرَ۔

باب ذوی الارحام

۲۶۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّي أَسَامَةَ حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالْأَزْدِيَّ عَاقَدَتْ أَيْمَانَكُمْ قَالَ كَانَ أَلْمُهَاجِرُونَ جِنَّ قَوْمًا مَدِينَةَ يَثْرُ الْأَنْصَارِ الْمُهَاجِرِيُّ دُونَ ذَوِي رَجِيمٍ يَلَاخُفُوا لِنَبِيِّ الْحَيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا تَرَكْتُ دَلِيلَ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ سَمِعْتَهَا وَالْأَزْدِيَّ عَاقَدَتْ أَيْمَانَكُمْ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ اہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے خیر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مؤمنوں پر ان کی ذات سے زیادہ حق رکھتا ہوں پھر جو کوئی مومن مر جائے اور مال اسباب چھوڑ جائے وہ اس کے عصبہ وارثوں کو ملے گا اور جو شخص بوجھ (قرض داری) اہل و عیال چھوڑ جائے (جن کا کوئی خبر گیراں نہ ہو) تو میں اس کا ولی ہوں مجھ کو بلا بھیج دو اس کے قرض اور اہل و عیال کا بند و بست کروں گا

ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا کہ اہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روح بن قاسم سے انہوں نے عبد اللہ بن طاووس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ذوی الغروض کے ہتھ پیلے دے دو پھر جو مال بچ رہے وہ اس رشتہ دار مرد کا حق ہے جو میت کا سب سے زیادہ نزدیک والا جو یہ باب ذوی الارحام (ان رشتہ داروں کے) بیان میں ہے

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ میں نے ابواسامہ سے کہا تم سے ادیس بن یزید نے یہ حدیث بیان کی ہے کہا ہم سے طلحہ بن مصروف نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت جو اتری والذین عقدت ایمانکم یہ ابتدائے اسلام کی ہے جب مہاجرین مدینہ میں آئے تھے اور آپؐ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا تھا تو انصاری کا وارث وہی مہاجر ہوتا اس کے دوسرے رشتہ دار وارث نہ ہوتے اس بھائی چارے کی وجہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کر دیا تھا اس کے بعد جب آیت اتری وکل جعلن موالی مما ترک الوالدان والا قریون تو یہ آیت والذین عقدت ایمانکم منسوخ ہو گئی ہے

اسے ان دونوں حدیثوں کو لا کر امام بخاری نے حضرت علیؓ کا قول ثابت کیا کیونکہ یہاں دونوں میت کے عصبہ ہیں اور قرابت میں برابر ہیں ۱۲۷۷ھ میں ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کی روایت ہے

یہ نہ ذوی الغروض جیسے ماموں۔ خالہ۔ نانا۔ دوسرے بھائی و غیرہ ۱۲۷۸ھ میں ابیہ نامہ والے رشتہ داران و بی بھائیوں سے زیادہ ترکہ کے مستحق قرار پائے ہیں

نہ جو شیک تھا اس کا ملاقہ ترجیحاً ہے اور اکثر نسخوں میں یہاں یہ جو عبارت ہے کہ والذین عقدت ایمانکم نے وکل جعلن موالی کو منسوخ کر دیا یہ کاتب کی غلطی ہے ۱۲۷۸ھ



باب ۲۲۳ مِلَّتِ الْمَلَائِكَةِ

٢١  
٢٦١- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا  
لَعَنَ أُمَّرَأَتَهُ فِي رَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأُتِنِيَ مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَيُّ الْوَلَدُ بِأُمِّ الرَّأْسِ -

باب ۲۲۴ العَلَلُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةٌ

كَانَتْ أَوْ أَمَرَكَ

٢٦٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَثْبَةُ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقْدَةَ زَمْعَةَ مَخْزُومٍ فَاقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهْدًا إِلَى يَدَيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ أَبِي وَلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَسَا وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا إِلَى يَدَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ إِلَى وَلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ رَضِيَ عَنْهَا زَمْعَةَ أَحْتَجِبِي مِنْهُ بِمَا رَأَى

باب لعان کرنے والی عورت اپنے بچہ کی وارث ہوگی  
(لیکن اس کا خاوند بچہ کے مال کا وارث نہ ہوگا)

ہم سے یحییٰ بن قزحہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص (عویم) نے اپنی عورت (خول بنت قیس) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لعان کیا اور اس کے بچے کو کہا یہ میرا بچہ نہیں ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں جدائی کر دی اور بچہ عورت سے ملا دیا۔

باب پچاس کا کہلائے گا جس کی جو رو یا لونڈی سے وہ پیدا ہو (اور زنا کرنے والے یہ تھوڑے ہیں گے)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے عروہ بن زبیرؒ سے انہوں نے ہزرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عقبہ بن ابی وقاصؓ (جب مرنے لگے تو انہوں) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ کو وصیت کی کہ زعمہ بن قیس کی لونڈی (نام نامعلوم) کا لڑکا میرا لفظ ہے تو اس کو اپنے قبضے میں کر لیجیو جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس لڑکے (عبدالرحمن) کو لے لیا کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے بھائی نے اس کے لینے کی مجھ کو وصیت کی تھی یہ حال دیکھ کر عبد بن معمرؓ مڑے ہوئے کہنے لگے (واہ واہ) یہ تو میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنابہ دو لون میں پکڑ ہو گئی اور ایک دوسرے کو لیے ہوئے انحرث صلی اللہ علیہ وسلم پکس اٹھے سعد نے کہا یا رسول اللہؐ وہ میرا بھتیجا ہے۔ میرا بھائی اس کے مقدمہ میں وصیت کر گیا ہے عبد بن زعمہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے آپ نے فرمایا عبد بن زعمہ یہ بچہ تولے لے بچا اسی کا ہو تو ہے جس کی جو رو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور نہ انکرنے والے پر بھڑ پڑتے ہیں باوجود اس کے آپ نے سودہ بنت زعمہ سے (جو اس لڑکے کی بن ہوئی تھیں) یہ فرمایا تو اس پر ردہ کر

۱۵ یعنی اس کا نسب ماں سے کر دیا باپ سے کوئی متعلق نہ رکھا ۱۲ امنہ ۔

مِنْ شَبِيهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

۲۶۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلُوهُ إِصْرًا حَبِيبُ الْفَرَّاشِ -

بَابُ ۲۲۵ النَّزْلُ الْمَلِكِيُّ مِيزَانُ اللَّفِيفِ وَقَالَ الْحَكَمُ اللَّفِيفُ حُرٌّ

۲۶۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَيْتَهَا فَإِنَّ أَوْلَاهَا لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَهْدَى لَهَا شَاةً فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هِدْيَةٌ قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ رُؤُوسُهَا حُرًّا وَقَالَ الْحَكَمُ مُرْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -

۲۶۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

کیوں کہ آپ نے دیکھا اس لڑکے کی صورت عتیبہ بن ابی وقاص سے ملتی تھی عرض حضرت سودہؓ کو اس لڑکے نے مرنے تک نہیں دیکھا۔

ہم سے مسدد بن مسرید نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن زیدؓ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بچہ اسی کا ہو گا جس کی جو رو یا لونڈی وہ بچہ جنے۔

باب غلام لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اس کو آزاد کرے اور جو لوگ راستے میں پڑا ہوا ملے اس کا وارث کون ہو گا اس کا بیان۔ حضرت عمرؓ نے کہا راستے میں جو لڑکا پڑا ہوا ملے (اس کے مال باپ معلوم نہ ہوں) تو وہ آزاد ہو گا۔

ہم سے حفص بن عمر رضی عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن جراح نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے ولا تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور ایسا ہوا کہ بریرہ پاس خیرات کی (ایک بکری) آئی آنحضرتؐ نے فرمایا یہ بکری بریرہ کو خیرات ملی ہے اور ہمارے لیے (اس کی طرف سے) تحفہ ہے حکم بن عتیبہ نے (اسی سند سے) کہا بریرہ کا خاوند (مغیث) آزاد تھا۔ امام بخاری نے کہا حکم کا یہ قول مرسل ہے اور ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے خود اس کو آنکھوں سے دیکھا تھا۔ وہ غلام تھا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام الکلبی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ

سہ یہ قول آپ کتاب الشہادات میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ لیکن اس کے مالکوں نے کہا ملازم لیں گے مجھ کو تردد ہوا ۱۲ منہ ۱۲ منہ کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کا زمانہ نہیں پایا ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ قول آپ پر ملاق میں موصول گزر چکا ہے امام بخاری کا مطلب ہے کہ ابن عباسؓ کا قول زیادہ اعتبار کے لائق ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے اور حکم نے وہ زمانہ نہیں پایا ۱۲ منہ۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أُولَاكَ مَنْ أَعْتَقَ

### بَابُ ۲۲۶ فَاِذَا اشْتَرِيَ السَّائِبُ

۲۶۶ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَبَسٍ عَنْ هُزَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَهْلَ الْأَسَدِ لَا يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ -

۲۶۷ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِنَعْتِقِهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَا عَهْدَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأَعْتِقَهَا وَإِنْ أَهْلُهَا لَيَشْتَرِطُونَ وَلَا عَهْدَ لَهَا فَقَالَ أَعْتِقِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَالَ أَغْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَهَا قَالَ وَحْدَيْتُ فَاخْتَارَتْ لِنَفْسِهَا وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا أَوْ كَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ عَبْدًا أَصَحَّ -

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ولادہ اسی کو ملے گی جو آزاد کر لے۔  
باب سائبہ کی میراث کس کو ملے گی

ہم سے قبیسہ بن عقیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو قیس (عبدالرحمن بن ثروان) سے انہوں نے ذہیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے۔ انہوں نے کہا مسلمان تو سائبہ نہیں چھوڑتے۔ البتہ جاہلیت کے مشرک لوگ سائبہ چھوڑ کر نئے تھے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح شیکری) نے انہوں نے منصور بن معمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدی اور بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط کر لی کہ ولادہ ہم لیں گے انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا لیکن اس کے مالک ولادہ کی شرط کرتے ہیں کہ ولادہ لیں گے آپ نے فرمایا تو بریرہ کو مول لے کر آزاد کر دے کیوں کہ ولادہ تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے یا یوں فرمایا قیمت دے اسود کہتے ہیں پھر حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدا اور آزاد کر دیا اسود کہتے ہیں بریرہ کو اختیار ملا۔ اُس نے خاوند کو چھوڑ دینا اختیار کیا اور کہنے لگی اگر مجھ کو اتنی اتنی دولت بھی ملے جب بھی میں اس کے پاس نہ رہوں گی اسود نے کہا اس کا خاوند (مغیث) آزاد تھا امام بخاری نے کہا اسود کا بھی یہ قول منقطع ہے اور ابن عباس کا قول کہ میں اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ غلام تھا زیادہ صحیح ہے۔

۱۷۱۱ ان دونوں حدیثوں کو لاکر امام بخاری نے باب کا مطلب یعنی نفی میراث کی طرح ثابت کیا کہ جب لقبہ آزاد بھیجا گیا تو اب اس کا اٹھانے والا اور پالنے والا اس کا وارث نہ ہوگا کیونکہ وارث جب ہوگا کہ وہ اس کو آزاد کرتا امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ لقبہ کا ترکہ بیت المال میں داخل ہوگا ۱۷۱۲ منہ ۱۷۱۳ سائبہ وہ غلام یا لونڈی جس کو ملک آزاد کر دے اور کہہ دے تیری ولادہ کا حق کسی کو نہ ملے گا یہ ماخوذ ہے اس سائبہ جانور سے جس کو مشرک اپنے اقداروں کے نام پر چھوڑ کرتے تھے ہندی میں ایسے جانور کو سانپ کہتے ہیں ۱۷۱۴ منہ ۱۷۱۵ ایک شخص ان کے پاس آیا کہنے لگا میں نے ایک غلام کو سائبہ کر کے آزاد کر دیا اب اس کا ترکہ کون لے گا ۱۷۱۶ منہ ۱۷۱۷ اس کی میراث تو لے اگر تو نہ لے گا تو ہم بیت المال میں داخل کر لیں گے ۱۷۱۸ منہ ۱۷۱۹ اگلے خاوند پاس رہے یا اس کو چھوڑ دے ۱۷۲۰ منہ ۱۷۲۱ کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل نہیں کیا ۱۷۲۲ منہ ۱۷۲۳ کیوں کہ ابن عباسؓ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قصے کے وقوع کے وقت موجود تھے اسود اس زمانہ میں مدینہ میں نہ تھے ۱۷۲۴ منہ -

## باب ۲۲۶ اثبات فنی بکرمین

مَوَالِیْہِ

۴۶۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَدِيزُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا كَانَ فِي الْفَرَاةِ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا الصَّحِيفَةُ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَأَذَارُهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجَوَاحِرِ وَأَسْكَانِ الْإِبِلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمُ مَكِينٍ عَمِيرُ إِلَى تَوَدُّعٍ مِمَّنْ أَحَدَتْ فِيهَا حَدَّثَنَا أَوْدَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَعْلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَوْفٌ وَلَا عَدَلٌ وَمَنْ وَآلِي قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوَالِيَهُ نَعْلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَوْفٌ وَلَا عَدَلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَوْهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْصَرَ مُسْلِمًا نَعْلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَوْفٌ وَلَا عَدَلٌ -

۴۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَكَانَ بَابُ ۲۲۷ إِذَا اسْلَمَ عَلَى نَدْبَةٍ وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَسِي لَهُ وَلَا يَبِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ مِنْ أَعْتَقَ

## باب جو غلام اپنے اصل مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کو مالک بنائے (اُن سے مولاۃ کرے)

ہم سے قیثم بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد جریر بن شریک بن طارق تیمی سے انہوں نے کہا حضرت علیؑ نے کہا ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے جس کو ہم پڑھتے ہوں البتہ یہ ایک ورق ہے جس پر کمال دیکھا تو اس میں کئی باتیں لکھی ہیں و دخول کے احکام اور اونٹوں کے نصاب سے۔ ہادی نے کہا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مدینہ طیبہ غیر سے لے کر تھوڑے دنوں پہاڑ ہیں مدینہ میں احرم ہے جو کوئی اس میں نئی بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور جو غلام اپنے اصل مالکوں کی اجازت بغیر دوسرے لوگوں سے مولاۃ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور نہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنیٰ مسلمان امان دے سکتا ہے جس نے مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولادہ کی بیع اور جہیز سے منع کیا۔

باب جب کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث بنتا ہے یا نہیں اور امام حسن بصریؒ کہتے تھے وہ اس کا وارث نہیں ہوتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولادہ اسی کو ملے گی۔

سلفہ ذکر کیا ہے اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ولادہ کی بیع صحیح ہے و حقوق کی بیع ہماری شریعت میں درست نہیں رکھی گئی ہے اگرچہ اگرچہ ولادہ کی بیع صحیح ہے مگر حضرت عثمانؓ اور حضرت عباسؓ سے اس کو جواز نفل کیا گیا ہے اس لئے کہ مسلمانوں کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں لکھا کہ ابی شیبہ نے نکاح حسن سے کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوتا البتہ

وَيَذْكُرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ  
قَالَ هُوَ أَوَّلُ النَّاسِ يَدْخُلُهَا وَمَمَاتِهِ  
وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا  
الْخَبَرِ

۴۷۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
ثَمَالٍ عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ  
أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تُشْرِيَ جَارِيَةً  
تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا بَيْنِيكَهَا عَلَى أَنْ وَلَاءُهَا  
لَنَا فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَبَايَعْنَا  
الْوَلَاءَ لِمَنْ أَخْتَقَ

۴۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَكْرَيْتُ بَرِيرَةَ  
فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءُهَا فَذَكَرْتُ  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَعْتَقْتِهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى  
الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ  
فَدَعَاَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا

جو آزاد کرے (یہ حدیث اوپر موصولاً لکھ چکی ہے) اور تميم بن اوس داری سے  
منقول ہے انہوں نے مرفوعاً روایت کی کہ وہ زندگی اور موت دونوں  
عالموں میں سب لوگوں سے زیادہ اس پرستی رکھتا ہے لیکن اس حدیث  
کی صحت میں اختلاف ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے  
نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت عائشہ ام المؤمنین نے  
ایک نوٹھی کو خرید کر کے آزاد کرنا چاہا (یعنی بریرہ کو) اس کے مالک کہنے  
لگے ہم تو اس شرط پر تمہارے ہاتھ بیچیں گے کہ اس کی دلاہم کو ملے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو ایسا  
کئے سے اپنے ارادے سے باز نہ آؤ (خرید کر کے آزاد کر دے) و لا تو بس  
اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔

مجھ سے محمد بن سلام (یا محمد بن یوسف یسندی) نے بیان کیا کہا ہم  
کو جریر نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے  
انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے  
انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خرید اس کے مالکوں نے یہ شرط کی کہ ولا  
ہم لیں گے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے  
فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے ولا تو اسی کو ملے گی جو چاندی دے (دھڑ  
خرچ کرے یعنی خریدے) حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے (مولے کر)  
اس کو آزاد کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا  
اب تجھ کو اختیار ہے اپنے (اگلے) خاوند کا نکاح قائم رکھ یا منجھ کر ڈال

۱۔ اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ تميم داری کی روایت کے موافق جس کے ہاتھ پر کوئی شخص مسلمان ہو وہ اس کا وارث نہیں ہو سکتا کس لیے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولادت ہی ترکہ پاناسی شخص کے لیے مقرر کر دیا جو آزاد کرے امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ تميم داری کی حدیث اس صحیح حدیث کا  
معارضہ نہیں کر سکتی ابو زرہ نے تميم داری کی حدیث کو بھی صحیح کہا ہے ۲۔ منہ ۱۲ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ابو داؤد اور ابن ابی ماسم اور  
طبرانی اور باغندی نے اصل کیا کہ تميم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ فرماتے تھے اس شخص کے باب میں جو کسی مسلمان کے ہاتھ  
پر اسلام لائے ۱۲ منہ ۱۲ امام شافعی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں اس کے اسناد میں عبد اللہ بن مویہ ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے نہ وہ مشہور  
شخص ہے ترمذی نے کہا اس کا اسناد متصل نہیں ہے ابن منذر نے کہا اس کے اسناد میں اضطراب ہے ۱۲ منہ۔

فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا بَابَتْ  
عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ لِنَفْسِهَا قَالَتْ وَكَانَ  
نَدْبُهَا حُرًّا.

بَابُ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَدِ

۴۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
كُثَيْبُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ارَادَتْ عَائِشَةُ  
اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيَّةً فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَنْتُمْ تَشْتَرِطُونَ الْوَلَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَاِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ اَعْتَقَ.

۴۶۳ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ  
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ  
الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِمَنْ اَعْطَى  
الْوَرَقَ وَوَلَّى التَّعْمَةَ.

بَابُ مَوْلَى الْوَرَقِ مِنْ نَفْسِهِمْ وَ

ابْنُ الْأَخِيهِ مِنْهُمْ

۴۶۴ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ وَتَادَةُ عَنْ  
النَّسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ الْفِيْهِمْ  
اَوْ كَمَا قَالَ.

۴۶۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ تَادَةَ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بریرہ کہنے لگی اگر وہ مجھ کو اتنی اتنی دولت بھی دے جب بھی میں ایک  
رات اس کے پاس نہیں رہنے کی آخر اپنے خاوند سے الگ ہو گئی اسونے  
کہا اس کا خاوند آزاد تھا۔

باب عورتوں کو بھی ولاد ملتی ہے۔

ہم سے حفص بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہام بن عیسیٰ نے انہوں نے  
نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ  
کو خریدنا چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کے  
مالک ولاد کی شرط کرتے ہیں یعنی ولاد وہ لیں گے آپ نے فرمایا تو  
خرید لے اور آزاد کر دے، ولاد تو اسی کو ملے گی جو غلام لونڈی کو آزاد کرے  
ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں  
نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم ثعلبی سے  
انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاد اسی کو ملے گی جو چاندی دے لے و احسان  
کرے (یعنی آزاد کرے)

باب جو شخص کسی قوم کا غلام ہو آزاد کیا گیا وہ اسی قوم میں  
شمار ہوگا اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوگا  
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ کہا ہم  
سے معاویہ بن قرہ اور قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر ایک قوم کا غلام  
جو آزاد کیا گیا ہو اسی قوم میں شمار ہوگا اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اسی  
قوم میں داخل ہوگا۔

ہم سے ابو ولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے انہوں نے قتادہؓ  
سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

لے بیان شمار ہونے اور داخل ہونے سے مراد یہ ہے کہ احسان اور سلوک اور شفقت میں اس کا حکم اسی قوم کا ہوگا بعضوں نے کہا مراد میراث  
ہے جیسے حنفیہ کا قول ہے کہ زوی الارحام عصوں کی طرح وارث ہوتے ہیں ۱۲ منہ۔

قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنَ الْقُسَيْمِ أَوْ مِنْ الْقُسَيْمِ  
بَابُ ۲۳۱

قَالَ وَكَانَ شَرِيحٌ يُودِعُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي  
الْعَدُوِّ وَيَقُولُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَقَالَ  
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجْزُؤُصِيَّةُ  
الْأَسِيرِ وَعَتَاةُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ  
مَا لَمْ يَتَخَيَّرْ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ  
لِيُصْنَعَ فِيهِ مَا يَشَاءُ -

۴۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ دِينَهُ وَمَنْ تَرَكَ  
كَلًّا فَإِنَّهُ -

بَابُ ۲۳۲ لِمَنِ الْمُسْلِمُ الْكَافِرُ  
وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ  
يُقِيمَ الْمِيرَاثَ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ -

۴۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ  
الْبَيْتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ  
الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ -

آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوگا۔  
باب اگر کوئی وارث کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گیا

ہو تو اس کو ترکہ میں سے حصہ ملے گا یا نہیں امام بخاری نے کہا شریعہ کوفہ  
کے قاضی (قیدی کو ترکہ دلاتے تھے اور کہتے تھے وہ تو اور زیادہ  
محتاج ہے اور عمر بن عبد العزیز نے کہا قیدی کی وصیت و اس کی آزادی  
اس کے مال میں نافذ ہوگی جب تک اپنے دین سے بچھڑ جائے کیونکہ مال  
اسی کا مال رہتا ہے (قید ہونے سے اس کی ملکیت جاتی نہیں رہتی) اور یہ  
اپنے مال میں جو تصرف چاہے کر سکتا ہے (اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا)

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی  
بن ثابت انصاری سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مال  
اسباب چھوڑ مرے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو شخص بوجہ  
اقرضاری ال وغیرا چھوڑ مرے اس کا بند و بست ہمارے ذمہ ہے۔

باب مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا نہ کافر مسلمان کا اگر  
کوئی شخص میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے (اور جس وقت  
مورث مرا تھا کافر ہو تو اس کو میراث نہ ملے گی۔)

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں  
نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے انہوں  
نے عمر بن عثمان بن عفان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا  
اور نہ کافر مسلمان کا۔

۱۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے اور داری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ  
کہ اس کا فیصلہ ہو سعید بن مسیبؓ نے کہا قیدی وارث نہیں ہوتا یعنی جو مسلمان کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گیا جو ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ  
موت سے پیدا ہوتا ہے جب موت کے وقت وہ کافر تھا تو اب میراث اس کو کہاں سے ملے گی بعضوں نے کہا اگر تقسیم سے پہلے مسلمان ہو جائے  
تو میراث پائے گا لیکن یہ قول جہو کے خلاف اور بلا دلیل ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ  
اور شافعی کا یہ قول ہے امام ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک وارث ہوگا ۱۲ منہ۔

**باب ۲۳۳** مِمَّا رَوَاهُ الْعَجَلِيُّ فِي  
وَمَكَاتِبِ النَّصْرَانِيَّةِ وَرَأَى مِنْ أَنْتَفَى  
مِنْ وَلَدِهِ -

**باب ۲۳۴** مِمَّا رَوَاهُ الْحَافِي فِي

۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ،  
حَدَّثَنَا الثَّلَاثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ  
أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَّاهِ  
فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عَتَبَةَ  
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَاهَدَ إِلَيَّ أَنَّهُ أَتَيْتُهُ أَتُظَرُّ إِلَى  
شَبِيهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَلَدَ عَلَى فِرَاشٍ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبِيهِهِ  
فَوَافَى شَبَاهُ لَيْنًا يَعْتَبَتُهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدِ  
لَفِرَاشٍ وَلِلْعَاهِرِ الْحُجْرِ وَأَحْبَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ  
بُنْتُ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرِ سَوْدَةُ قَطُّ -

**باب ۲۳۵** مِمَّا رَوَاهُ الْحَافِي فِي

۴۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ هُوَ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ  
عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَيْتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مِمَّنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ آبِيهِ وَهُوَ يَحْمِلُ أَنَّهُ

**باب اگر کسی کا غلام نصرانی ہو یا مکاتب نصرانی ہو وہ**  
مرجائے تو اس کا مال اس کے مالک کو ملے گا نہ بطریق وراثت بلکہ بوجہ غلامی  
اور ملکیت اور جو شخص بلا وجہ اپنے بچہ کو کہے یہ میرا بچہ نہیں ہے  
اس کا گناہ ہے

**باب جو شخص اپنے بھائی یا بھتیجے کا دعوائے کرے**

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے امام لیث بن سعد نے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن زمعہ نے ایک بچہ  
(عبدالرحمن) میں جھگڑا کیا سعد کہنے لگے یا رسول اللہ میرے بھائی عتبہ ابن ابی  
وقاص نے مرے وقت مجھے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے آپ اس  
کی صورت دیکھئے عتبہ سے کیسی ملتی ہے اور عبداللہ بن زمعہ کہنے لگے یا  
رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنما ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو دیکھا تو کھلی مشابہت عتبہ  
سے پائی لیکن آپ نے یہ حکم دیا عبداللہ بن زمعہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس  
کی جوڑیا لونڈی ہو اور حرام کار کے لیے پتھر ہیں باوجود اس کے  
ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ سے نہر مایا تم اس سے پردہ کرو اس بچہ  
نے ساری عمر سودہ کو نہیں دیکھا۔

**باب جو شخص اپنے واقعی باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بنے**

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے  
کہا ہم سے خالد بن مہران حذاف نے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں نے  
سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے اصلی باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ

سے اس باب میں امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے شاید کوئی حدیث کہنے والے ہوں مگر موقع نہ ملا بچہ کا نفی نسب کرنا اس باب میں تو صحیح حدیث وارد  
جس کو ابو داؤد اور نسائی نے نکالا ابن حبان اور حاکم نے کہا صحیح ہے ابویہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی اولاد کا انکار کرے تو قیامت  
کے دن اللہ کا دیر لا کو نصیب ہو گا ۱۲ اس باب میں جو حدیث بیان کی ہیں مرن بھتیجے کو جو ملے گا کہ ہے مگر بھتیجے پر بھائی کو قیاس کیا جائے گا ۱۳ اس کی بن ہو قیاس ۱۴



غَيْرِ أَبِيهِ وَكَانَتْ عَلَيْهِ حُرَامٌ نَذَرْتُهِ لِأَبِي بَكْرٍ  
فَقَالَ دَانَا نَسَمَعَهُ أَذُنَايَ دَوَّعَاهُ قُلُوبِي مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَرِّمِيِّ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ  
رَبِيعَةَ عَنْ عَدَالَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْعَبُوا عَنْ  
أَبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ  
فَهُوَ كَفَرٌ

باب إِذَا الْوَلَدُ خَالَ الْمَرْأَةَ ابْنًا  
۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا  
جَاءَ الذَّنْبُ فَذَهَبَ بِأَيِّنِ أَحَدَهُمَا  
فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَيِّنِي وَكَانَ  
الْآخِرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَيِّنِي فَتَحَاكَمَتَا إِلَى  
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَىٰ بِهِ لِلْكُبْرَىٰ فَخَرَجَتَا  
عَلَىٰ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتْهُ  
فَقَالَ اسْتَوْفِي بِالسَّكِينِ أَشَقِيئُ

بنائے جاتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر بہشت حرام ہوگی ابو  
عثمان ہندی نے کہا میں نے یہ حدیث ابو بکرہ صحابی سے بیان کی۔ تو انہوں  
نے کہا میرے کانوں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنی اور اس کو یاد رکھا۔

ہم سے اصم بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن وہب نے  
خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث مصری نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے  
انہوں نے عراق بن مالک سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم اپنے باپ دادوں سے مخزن  
نہ ہو (دوسروں کو اپنا باپ نہ بناؤ) جو شخص اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے  
کو باپ بنائے اس نے ناشکری کیلئے

باب عورت کا دعویٰ کرنا کہ یہ میرا بیچہ ہے

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم  
سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) دو عورتیں تھیں انام  
نامعلوم، ہر ایک کا ایک بچہ تھا اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا  
اب دونوں جھگڑنے لگیں ایک نے دوسری سے کہا تیرا بچہ لے گیا  
وہ کہنے لگی نہیں تیرا بچہ لے گیا آخر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس  
فیصلے کے لیے حاضر ہوئیں انہوں نے وہ بچہ بڑی عسہ والی عورت کو  
دلا دیا۔ پھر یہ دونوں عورتیں دوبارہ فیصلہ کرنے کے لیے حضرت سلیمان  
علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے اپنا اپنا دعویٰ بیان کیا (اس وقت حضرت  
سلیمان کی عمر گیارہ برس کا تھی) انہوں نے یہ حکم دیا پھر یہ لاڈ میں

سہ بیویاں بوجھ کر اپنا اصل باپ کسی اور کو بنائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعضے مکار لوگ کیا کرتے ہیں کہ ہوتے ہیں پٹھان یا مغل لیکن شیخ یاسین بن جاتہ میں یہ  
سخت گناہ ہے فقہ کفر سے کفر حقیقی مراد نہیں ہے بلکہ کفرانِ نعمت اسی لیے ہم نے ناشکری متوجہ کیا ۱۲ منہ ابن بطال نے کہا عورت اپنے بچہ کا نسب خاوند  
سے ٹوٹ نہیں کر سکتی جب وہ انکا کر کے اگر گواہ لائے اور کسی کے نکاح میں ہوتے اس کا قول قبول ہوگا اگر کسی کے نکاح میں نہ ہو لیکن بچہ کا اور کوئی دعویٰ  
شکر ہے تو اس کا قول قبول ہوگا بچہ اس کا وارث ہوگا وہ بچہ کی وارث ہوگی ۱۳ منہ شاید یہ بچہ اس کے قبضے میں ہوگا یا کسی اور قسربن سے  
پہچان لیا ہوگا اگر یہ بچہ اس کا ہے ۱۷ منہ۔

بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلِي بِرَحْمَتِكَ  
اللَّهُ هُوَ أَبُوكَ فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى قَالَتْ  
أَبُوهُ زَيْدٌ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِأَلْسِنَتَيْنِ  
قَطْرًا إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا  
الْمَذْيَةَ-

### باب ۲۳۲ الذَّائِقُ

۲۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ ابْنَةِ  
قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَلَى مَسْرُورٍ ابْنِ تَرْقِ اسَّارِيزٍ وَجْهَهُ  
فَقَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ حُجْرًا نَظَرَ انْفِاخًا إِلَى  
زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ  
إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ-

۲۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنِ ابْنَةِ  
قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ  
أَلَمْ تَرَى أَنَّ حُجْرًا نَظَرَ إِلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ  
وَعَلَيْهَا قَطِيفَةٌ قَدْ عَطِيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا  
فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

اس بچہ کو آدھا آدھا کر کے دونوں کو دے دیتا ہوں میں کریم عمر والی  
عورت بولی نہیں جانے دیجیئے اللہ تم پر رحم کرے یہ بچہ اسی عورت کا بیٹا یعنی  
بڑی عمر والی کا آخر انہوں نے وہ بچہ کم عمر والی عورت کو دلایا ابو ہریرہ  
راوی نے کہا میں نے چھری کے لیے سکین کا لفظ اسی حدیث میں سنا ہم  
لوگ چھری کو مدہ کہا کرتے۔

### باب قیاسہ شناس کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد انہوں  
نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوش تشریف  
لائے خوشی سے آپ کی پیشانی کی ٹیٹیں چمک رہی تھیں فرمایا تو نے دیکھا  
عمر بن زید بن جعدہ مدنی (جو بڑا قیاسہ شناس تھا) اس نے ابھی زید بن  
حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا یہ قدم تو ایک دوسرے  
سے نکلے ہیں (یعنی باپ بیٹوں کے ہیں)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے  
انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش  
میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے عائشہ تو نے دیکھا عمر بن زید مدنی  
میاں آیا اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا دونوں ایک چادر اوڑھے سر  
کو ڈھانپے تھے اُن کے پاؤں کھلے ہوئے تھے کہنے لگا یہ پاؤں تو ایک  
دوسرے سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

۱۔ امام ابن قیم نے اپنی کتاب العقائد میں اس حدیث سے بہت سے مسائل نکالے ہیں علماء نے کہا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک حاکم دوسرے حاکم  
کا فیصلہ منسوخ کر سکتا ہے جیسے ہمارے زمانہ میں عدالتوں میں دستور ہے جب اپیل ہوتی ہے یعنی مراجعت ثانیہ یہ بھی نکلا کہ قرآن قریہ تعلیم پر حاکم فیصلہ کر  
سکتا ہے حضرت سلیمان نے شفقت ماری سے پہچان لیا کہ وہ بچہ اسی عورت کا ہے ۱۲ منہ ۱۵ ہوا یہ تھا کہ زید بن حارثہ بہت گور سے بیٹے آدمی  
تھے اور اسامہ کالے تھے تو لوگ شکر کرتے تھے شاید اسامہ زید کے نطفے سے نہیں ہیں جب قیاسہ شناس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر یہ کہا تو آنحضرت  
خوش ہوئے دونوں باپ بیٹے ایک چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے تھے۔ پاؤں باہر کھلے ہوئے تھے جیسے دوسری روایت میں آتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس  
حدیث سے یہ نکلا کہ قیاسہ شناس کدراے پر حکم دیا جاسکتا ہے۔ امام مالک اور شافعی اور احمد اور جہر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اختلاف کیا ہے اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الحدود

وَمَا يَخْرُجُ مِنْ الْخُرُوفِ

بَاب ۲۳ لَا يَشْرَبُ الْكُفَرُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنَزَّعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الزَّيْنَةِ

۲۸۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَوْثِيُّ عَنْ حَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي  
بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي  
الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ  
الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ  
حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ كُفْرًا  
يُرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ بِهَا أَبْصَارُهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ  
وَعَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْثِلُهُ إِلَّا الثَّمْبَةَ

بَاب ۲۳۹ مَا جَاءَ فِي الضَّرْعِ شَارِبِ الْخَمْرِ  
۲۸۵ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ آدَمَ حَدَّثَنَا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

## کتاب حدوں (سزائوں) کے بیان میں

اور حدی گناہوں کی وعید

باب زنا اور شراب خوری کے بیان میں ابن عباس

نے کہا زنا کرنے میں ایمان کا نور اٹھایا جاتا ہے (اس کو ایمان الی شیبہ نے کتاب الایمان میں وصل کیا)

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر بن  
عبدالرحمن ابن عمارت سے انہوں نے ابوسریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب دنا کرتا ہے اس وقت وہ مؤمن  
نہیں ہوتا (یعنی کامل الایمان) اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے  
اس وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا اور چوری جس وقت چوری کرتا ہے اس  
وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا اور لٹیہر جب ایسی لوٹ کرتا ہے جس کو  
لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (اور اس کو روک نہ سکیں) تو وہ مؤمن نہیں ہوتا  
اور ابن شہاب نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے  
دونوں نے ابوسریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

باب شراب پینے والے کی سزا کا بیان

ہم سے حفص بن عمر رضی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام و ثنوی  
نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے

لے طبری نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا جو شخص زنا کرتا ہے اللہ ایمان کا نور اس سے سلب کر لیتا ہے پھر اگر چاہتا ہے تو پھر دیتا ہے اور ابو داؤد ابوسریرہ سے  
مرفوعاً نکالا جب کوئی آدمی زنا کرے تو ایمان اس میں سے نکل کر سامان کی طرح اس پر رہتا ہے جب ناسے تو یہ کرتا ہے تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے ۱۲ مسئلہ قتادہ شارب خمر  
مدین متوفی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح روایتوں میں چالیس مرتبہ ہے اور پھر صحیح روایتوں میں چالیس مرتبہ ہے اور پھر صحیح روایتوں میں چالیس مرتبہ ہے اور پھر صحیح روایتوں میں چالیس مرتبہ ہے

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوَّبَ فِي الْخَمْرِ  
بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو لُبَيْدٍ أُرَيْعُونَ -

باب ۲۸۶ مَنْ أَهْرَضَ رَأْسَهُ فِي الْبَيْتِ  
۲۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ  
بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَجَّ يَا نَعِيمَانُ أَوْ يَا بَنِي  
النَّعِيمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ  
يَضْرِبُوهُ فَكَانَتْ إِنْ فِيمَنْ ضَرَبَهُ  
يَا نَعِيمَانِ -

باب ۲۸۷ الضَّهْرِيُّ وَالْجَرِيدُ وَالنِّعَالُ  
۲۸۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
وَهَبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي نَعِيمَانَ  
وَأَبْنِي نَعِيمَانَ وَهُوَ سَكَرٌ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ  
مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضْرِبُوهُ بِالْجَرِيدِ  
وَالنِّعَالِ وَكَانَتْ فِيمَنْ ضَرَبَهُ

۲۸۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ قَلْبَةَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى

بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں جو توتوں اور چھڑیوں سے  
مارا اور ابو بکر صدیقؓ نے (اپنی خلافت میں) چالیس کوڑے لگائے۔

### باب گھر کے اندر حد مارنا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے  
انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے  
عقبہ بن سارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا اس نے شراب پیا تھا (نشہ میں تھا) آنحضرت  
نے گھر میں جو لوگ تھے ان کو حکم دیا اس کو حد مارو انہوں نے مارا۔  
عقبہ کہتے ہیں میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو جو توتوں  
سے مارا۔

### باب شراب میں جوتے اور چھڑی سے مارنا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد  
نے انہوں نے ایوبؓ سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے  
عقبہ بن سارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم پاس لایا گیا وہ نشہ میں تھا آپ کو یہ امر سخت ناگوار گذرا۔  
جو لوگ اس وقت گھر میں تھے ان سے فرمایا اس کو مارو انہوں نے  
چھڑیوں جو توتوں سے اس کو مارا عقبہ نے کہا میں بھی ان مارنے والوں میں  
شریک تھا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام دستوائی نے  
کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

۱۔ معلوم ہو اگر میں جی ہمارے ہیں مگر بعضوں نے کہا علانیہ لوگوں کے سامنے مارنا چاہیے کیونکہ حضرت عمرؓ کے مابعد اسے ابو شامہ نے شراب پیا تھا عمرو بن  
عاص نے پیچھے سے گھر میں انکو حد لگا کر حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو عمرو بن عاصؓ پر انکار کیا اور ابو شامہ کو باک سب لوگوں کے سامنے حد لگائی اس کو ابن سعد اور  
عبد الرزاق نے یہ سند صحیح نکالا اللہ اکبر حضرت عمرؓ کی عدالت اور پاک فطرت میں سے سمجھ لینا چاہیے اور جو لوگ ایسے ملامت ماب غلیف کو برا جانتے  
ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۱ کیونکہ آپ نے اپنے ایک امی کو لگاہ میں مبتلا پایا ۱۲ منہ۔

اللہ علیہ وسلم فی الخمر بالجرید والنعال  
وجلد أبو کبیر النعین۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ  
النَّسَّابُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَلْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَجَلَ قَدْ شَرِبَ  
قَالَ أَصْحَابُ بُوَيْهٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا  
الضَّارِبُ بِبَيْدِهِ وَالضَّارِبُ بِعَدْلِهِ وَ  
الضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ  
قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اخْرَاكَ اللَّهُ  
قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُبْعِلُوا عَلَيْهِ  
الشَّيْطَانُ۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ  
النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
قَالَ مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدُ  
فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوَمَاتُ وَدَيْتُهُ  
وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَهْ  
۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَعْفَرِ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ  
كُنَّا نَقِي بِالْأَشَارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَةٌ ابْنُ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خَلْفَةِ  
عُمَرَ فَتَقَوُّمُ إِلَيْهِ بِأَيْدِيَنَا وَبَعَالِنَا وَارْدِيَتَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چھڑی اور جو تے سے مارا اور ابو بکر  
صدیقؓ نے چالیں کوڑے لگائے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو ضرہ انس بن  
عیاضؓ نے انہوں نے یزید بن ہارث سے انہوں نے محمد بن ابراہیمؓ سے  
انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ  
کے سامنے ایک شخص (نعیم یا عبد اللہ حماد) لایا گیا اس نے شراب پیا  
تھا آپؐ نے (صحابہؓ) سے فرمایا اس کو حد مارو ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آپ  
کا یہ ارشاد سن کر ہم میں سے کسی نے اس کو ہاتھ سے مارا کسی نے جو تے  
سے کسی نے کپڑے سے جب وہ (مار کھاکر) لوٹ کر چلا تو بعض لوگ  
آنحضرتؐ عمرؓ کہنے لگے ارے اللہ تجھ کو ذلیل کرے آپؐ نے فرمایا  
ایسی بات کیوں کہتے ہو ایسا نہ کہو اس کے مقابلہ میں شیطان  
کی مدد نہ کرو۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہابؓ نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن  
حارثؓ نے کہا ہم سے سفیان ثوریؓ نے کہا ہم سے ابو حصینؓ نے عامر  
اسدیؓ نے میں نے عمر بن سعیدؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علیؓ سے  
سنا وہ کہتے تھے اگرمیں کسی کو شرعی حد ماروں اور وہ مر جائے تو مجھ کو  
کچھ نرد نہ ہوگا (مر گیا تو مر گیا) لیکن شراب پینے والے کو حد ماروں تو  
مر جائے تو میں اس کی ریت دوں گا اس لیے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے شراب میں کوئی حد مقرر نہیں کی۔

ہم سے ابی بن ابراہیمؓ نے بیان کیا انہوں نے جعید بن عبد الرحمنؓ سے  
انہوں نے یزید بن خصیفہؓ سے انہوں نے سائب بن یزیدؓ سے انہوں نے  
کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کی شروع خلافت میں  
شراب پینے والا ہمارے سامنے لایا جاتا تو ہم اٹھ کر ہاتھوں جو توں  
چادر میں سے اس کو مارتے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی

سہ کیوں کہ شیطان تو نبی آدم کا دشمن ہے وہ آدمی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جب ایسی بددعا کی کہ تو ذلیل ہو تو گویا شیطان کو مدد دی ۱۲ مز

حَتَّىٰ كَانَ الْخُرَافَةُ عُمَرُ فَبَدَّلَ رُبْعَيْنِ  
حَتَّىٰ إِذَا عَتَوَا وَنَسَقُوا جَلَدًا ثَمَانِينَ -

باب ۲۴۲ مَا يَكُونُ مِنَ لَعْنِ شَرَابِ  
النَّخْرِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَاسِرٍ مِّنَ الْوَيْلِ  
۴۹۲ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ  
عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَكْتُمُ حِمَارًا وَكَانَ  
يُحِبُّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأَتَى بِهِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهِ فَبَدَّلَ  
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَمَا  
يُؤْتِي بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تَلْعَنُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ -

۴۹۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْكَلْبِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشُرُوا

اغیر خلافت کا زمانہ ہوا اس وقت انہوں نے شرابی کو پچاس کوڑے  
لگائے جب لوگوں نے شریعت شروع کی اور زیادہ شراب پینا شروع  
کیا تو انہوں نے اسی کوڑے لگائے۔

باب شراب پینے والا اسلام سے باہر نہیں ہوگا  
نہ اس پر لعنت کرنا چاہیے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا مجھ سے  
خالد بن یزید نے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم  
سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے ایک شخص تھا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ اس کو عبد اللہ حمار کہا کرتے  
تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس کو شراب کی حد بھی لگائی تھی ایک بار ایسا ہوا لوگ اس  
کو لے کر آئے (اس نے شراب پیا تھا یہ واقعہ غزوہ خیبر میں ہوا تھا) آپ  
نے حکم دیا اس کو کوڑے لگائے گئے اتنے میں لوگوں میں ایک شخص حضرت  
عمرؓ بول اٹھے یا اللہ اس پر لعنت کر کیجئے کتنی بار شراب کی علت میں  
اچکا ہے بار بار پئے جاتا ہے باز نہیں آتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا (ہائیں) اس پر لعنت نہ کرو خدا کی قسم میں تو یہی جانتا ہوں  
کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن  
عیاض نے کہا ہم سے عبد اللہ بن شداد بن ہاد نے انہوں نے محمد بن  
ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس ایک متوالا لایا گیا آپ نے

سہ کیا کرتا بازار سے چیز لا کر آپ کو تحفہ کے طور پر دیتا چھ قیمت کا اس پر تقاضا ہوتا تو مال کو لا کر آنحضرت کے سامنے کھڑا کر دیتا کہتا قیمت تو دیجیے آپ  
تبسم فرماتے اور قیمت دیدیتے اسی طرح ہنسی اور مزاح کی باتیں کیا کرتا اسی لیے لوگ اس کو عبد اللہ حمار کہتے یعنی لکھا ہو قوف ۱۲۰۰ ملے اور اللہ اور رسول کی محبت  
پر ایمان کا مدار ہے اللہ اور رسول کی محبت تمام چیزوں اور رنگوں کی کیا ہو اس حدیث معمر کا روایت جو ترک کبیرہ کو کافر سمجھتے ہیں اور یہی نکلا کہ کسی مسلمان میں شیطان لعنت  
کرنا منع ہے البتہ غیر میں فساق اور فہار پر لعنت کرنا درست ہے اور امام بیہوشی نے معین پر بھی لعنت کرنا درست رکھی ہے اور اس حدیث صحیحہ کی سحر جنت کو راقی پر معذور ہو

فَأَمَرَ بِصُرْبِهِ فَمِنَّا مَنْ يَصُوبُهُ بِيَدِهِ وَمِنَّا مَنْ يَصُوبُهُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا مَنْ يَصُوبُهُ بِتَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَوَتْ قَالَ رَجُلٌ مَّا لَكَ اخْذَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى آخِيكُمْ۔

### باب السَّارِقِ حِينَ لَيْسَ بِهِ

۴۹۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ عَسَا بْنِ رِزْقٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ لَيْسَ بِهِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

### باب لعن السارق إذا لم يُعَمِّد

۴۹۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ السَّارِقُ لَيْسَ بِالسَّارِقِ الْبَيْضَةُ فَتَقْطَعُ يَدُهُ وَلَيْسَ بِالسَّارِقِ الْحَبْلُ فَتَقْطَعُ يَدُهُ قَالَ الْأَعْمَشُ كَأَنَّا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ وَالْحَبْلُ كَأَنَّا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِثْلُهَا مَا يَسُوغِي دِرَاهِمًا

اس کو حد مارنے کا حکم دیا (یا حد مارنے کے لیے اُٹھے) اب ہم میں سے کوئی اس کو ہاتھ سے مارنے لگا کوئی اپنے جوتے سے کوئی اپنے کپڑے سے جب وہ مار کھاتا تو ایک شخص (حضرت عمرؓ) کہنے لگے کجنت اس کو کیا ہو گی (بار بار شراب پیتا ہے) اللہ اس کو ذلیل کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اپنے بھائی کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کر دو۔

### باب چور جب چوری کرتا ہے۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن داؤد نے کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے انہوں نے عکرمہؓ انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

### باب چور پر مطلق بنے نام لیے لعنت کرنا درست ہے

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے (کجنت) اندھا چرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اعش نے کہا لوگوں کا خیال تھا کہ اندھے سے لوہے کا خود مراد ہے اور رسی سے بھی مراد ہے تو کسی (یعنی کم از کم چار) درہم کے مساوی قیمت رکھتی ہو۔

دقیقہ مضامین اس کا نام دہم ہستی کے لیے جاتے وہ نہ کئے تو فرشتے جمع تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں اس حدیث سے استدلال ہوتا ہے ہوتا کیوں کہ یہ غارت غیر معین ہے ۱۲ من در خواش مؤنذرا اس حدیث سے اہل ظاہر اور خوارج نے اس پر دلیل لی ہے کہ قلیل کثیر ایک چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اہمیت اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علماء کے نزدیک ربع دینار کی مالیت سے کم چیز کے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دس درہم سے کم مالیت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس حدیث کی تاویل یوں کی ہے کہ شاید یہ اس وقت آپ نے فرمائی جب تک آپ کو نہیں بتایا گیا تھا کہ چوٹائی دینار سے کم میں قطع نہیں ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں ہینس سے اندھا مراد نہیں ہے بلکہ خود جوڑائی میں پسنتے ہیں اور رسی سے کشتی کی بڑی رسی ان کی مالیت ربع دینار سے زائد ہوتی ہے واللہ اعلم ۱۲ من۔

## باب ۲۲۵ الحد من کفارہ

۲۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ  
الْخَوْلَاقِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ  
فَقَالَ بَارِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ  
شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَاقْرَأُوا هَذِهِ  
الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ  
عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ  
شَيْئًا نَعُوقِبْ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ  
أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا نَسَّأَهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَصْرُ لَهُ وَإِنْ شَاءَ  
عَذَابُهُ -

## باب ۲۲۶ ظُہْرُ الْمُؤْمَرِ حَتَّى الْآخِرِ

حَدَّثَنَا وَخُونَ

۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَامِرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ لَا أَسْأَلُ شَيْئًا تَعْلَمُونَ إِلَّا أَنْ أُعْظِمَ حُرْمَةَ  
قَاتِلِ الْإِسْلَامِ هَذَا قَالَ إِلَّا أَنْ يَكُنْ تَعْلَمُونَ أَنْ أُعْظِمَ

## باب ۲۲۵ الحد من کفارہ

ہم سے محمد بن یوسف (فریبانی یا بکندی) نے بیان کیا کہ ہم سے  
سعید بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابودریس خولانی  
سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے ایک مجلس میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا مجھ سے  
ان باتوں پر بیعت کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا پوری دکان  
زناتہ کرنا اور یہ آیت (سورہ ممتحنہ کی) پڑھی یا ایہا النبی اذا جاءک  
المؤمنات اخیرت تک فرمایا پھر جو کوئی ان شرطوں کو پورا کرے اس کو  
تو اللہ پکس ثواب ملے گا اور جو ان گناہوں میں سے کسی گناہ میں پھنس  
جائے پھر اس کو (دنیا میں) سزا مل جائے (حد کھائے) تو وہ اس گناہ کا کفارہ  
ہو جائے گی۔ اور جو کوئی ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے لیکن اللہ  
تعالیٰ (دنیا میں) اس کا قصور چھپائے رکھے تو آخرت میں اللہ کو اختیار  
ہے اگر چاہے اس کا گناہ بخش دے چاہے اس کو عذاب کرے۔

## باب ۲۲۶ ظُہْرُ الْمُؤْمَرِ حَتَّى الْآخِرِ

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے عامر بن علی نے  
کہا ہم سے عامر بن محمد نے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے کہا  
میں نے اپنے والد محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ میرے دادا (عبد اللہ  
ابن عمر) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا لوگو!  
تم جانتے ہو کون سا مہینہ بڑی حرمت (ادب) کا ہے انہوں نے عرض  
کیا یہی مہینہ ذی الحجہ کا پھر آپ نے فرمایا کون سا شہر بڑی حرمت کا ہے لوگوں نے

۱۔ اجماعیث اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حد لگنے سے گناہ معاف ہوتا ہے۔ لیکن حنفیہ سے اس کے خلاف منقول ہے وہ کہتے ہیں  
کہ حد لوگوں کی عبرت کیلئے لگائی جاتی ہے اور گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا اور احادیث صحیحہ کی مذہب ہوتا ہے ۲۔ لیکن بڑا بڑا فرائضیہ کہتے ہیں کہ حد لگانی نہیں  
جائنا کہ حدیں کفارہ ہیں یا نہیں اور حاکم نے اسکو صحیح کہا اس کا جواب دیا ہے کہ اول تو یہ حدیث متعدد احادیث صحیحہ کے معارض نہیں ہو سکتی کیونکہ حاکم کا ترجیح کا چنن  
انتہائی نہیں ہے دوسریہ اس وقت کا فرمودہ ہے جب آپ کو یہ نہ بتایا گیا ہو کہ حد سے گناہ کا کفارہ ہو جائے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یا خطبہ سب یا دوسریہ تاریخ میں ۱۴



حُرْمَةً قَالُوا لَا بَلَدًا هَذَا قَالِ الْأَنْحَى يُؤْمِرُ  
لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ تَعْلَمُ حُرْمَةً قَالُوا لَا يُؤْمِنُ هَذَا قَالِ  
فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ  
وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ  
هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَكَلُ هَلْ بَلَغَتْ  
ثَلَاثًا كُلُّ ذَاكَ يُجْزِيوْنَهُ إِلَّا نَعَرَ قَالَ وَجَحَّكُمْ  
أَوْ تَلَبَّاهُمْ تَرْجِعْنَ بَعْدَ مَا يَنْصُوبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ  
**بَابُ إِفَامَةِ الْحَدِّ فِي الْأَنْفَاءِ**

حُرْمَةُ اللَّهِ

۲۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ  
أَيُّسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْتِرْهُمَا وَإِذَا كَانَ الْأَثَرُ كَانَ  
أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ وَاللَّهُ مَا أَنْتَعَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ  
يُؤْتِيهِ إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تَنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللَّهِ  
فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ-

**بَابُ إِفَامَةِ الْحَدِّ فِي**

**عَلَى الشَّرَافِ وَالْوَصِيغِ**

۲۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْثَّيْبِيُّ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
أَسْمَةَ كُلَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
أَفْرَاجِهِ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْدَكُمْ

عرض کیا یہی شہر (مکہ معظمہ) پھر آپ نے فرمایا کون سا دن بڑی حرمت کا  
ہے لوگوں نے کہا یہی دن (یعنی یوم النحر) تب آپ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ  
نے تمہارے خون اور مال اور ابروئیں ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں  
مگر ہاں کسی حق کے بدل جیسے اس دن کی حرمت ہے اس شہر اس مہینے میں  
سن لو میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا تین بار یہی فرمایا ہر بار لوگ جواب دیتے  
تھے بیشک آپ نے اللہ کا حکم پہنچا دیا پھر آپ نے فرمایا دیکھو کبھی نہ کہیں  
ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کا فر بن جاؤ۔  
**باب حدود کا قائم کرنا اور اللہ کی حرمت جو کوئی  
توڑے اس سے بدلہ لینا۔**

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد انہوں نے  
عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب  
کبھی دو کاموں میں سے ایک کام کرنے کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو  
اختیار کرتے جو زیادہ آسان ہوتا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو  
سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور خدا کی قسم اپنے آپنی ذات  
کے لیے جب وہ آپ کے سامنے لایا گیا کسی سے بدلہ نہیں دیا۔ البتہ اللہ کی  
حرمت کسی نے توڑی تو آپ اللہ کے لیے اس سے بدلہ لیتے۔

**باب اشراف اور کم ذات سب لوگوں پر برابر حد  
قائم کرنا (یہ نہیں کہ اشراف کو چھوڑ دینا)**

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے کہ اسامہ بن زید نے (جو آنحضرت کے بڑے چہیتے تھے) ایک عورت کی  
سفارش کی۔ آپ نے فرمایا (واہ واہ) تم سے پہلے جو امتیں گزریں و

سے جس نے آپ کا کوئی ذاتی قصور کیا اس کو معاف کر دیا اس لیے کہ کچھ انسانی جذبہ دنیا کی حکمت الہی کی تعمیل میں ۱۲ سال تک اس کا نام ظالم مجریم تھا جو قریش کے شریف  
لوگوں میں سے تھے اس عورت نے کچھ زیادہ چایا تھا جواب پکڑی گئی تو لوگوں نے کہا آنحضرت سے اس کی کوئی سفارش کر سکتا ہے کہ آپ اس کا گناہ نہیں کہیں کہ اس نے جوئی انفراسارنے

أَنَّهُمْ كَانُوا يُعَيِّمُونَ أَحَدَهُ عَلَى الْوَضِيعِ  
وَيُتْرَكُونَ الشَّرِيفَ وَالْكَذِبِي لِنَفْسِهِ  
بَيْدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذَلِكَ  
لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

**باب ۲۲۹** كَوَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ

فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

**۵۰۰** حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ  
الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ  
يُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ جُبَيْلٍ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي  
حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ لَمْ يَأْمُرْ أَنْ يَخْطَبَ  
قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا حَنْتُ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا  
إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ  
الصَّغِيرُ فَنَزِمُوا أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ  
أَيُّهَا اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ  
سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ مُحَمَّدٌ يَدَهَا۔

**باب ۲۳۰** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فِي كُرْ  
يُقَطَّعُ وَقَطَّعَ عَلَى مَنْ أَكْفَتْ وَقَالَ

اسی وجہ سے توبہ ہوئیں وہ کیا کرتے تھے کم ذات (غریب آدمی) پر تو  
(شرعی) حد قائم کرتے تھے اور شریف کو چھوڑ دیتے تھے قسم اس پر وہ کار  
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ (میری بیٹی) بھی چوری کرے  
تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

**باب جب حدی مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے تو**  
**پھر سفارش کرنا منع ہے۔**

ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے کہ قریش کی ایک مخزومی عورت کی وجہ سے بڑی فکر ہوئی (وہ چوری میں گرفتار  
ہوئی تھی) وہ کہنے لگے اس کے مقدمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کون عرض کرے تاکہ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں اور کوئی سزا دیں یا معاف  
کر دیں (لوگوں نے کہا بھلا اتنی جرأت اسامہ کے سوا اور کون کر سکتا  
ہے وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہیں۔ کہہ  
سکتے ہیں خیر اسامہ نے اس کے باب میں عرض کیا آپ نے (غصے سے)  
فرمایا ارے تو اللہ کی حدیں سفارش کرتا ہے اس کے بعد اپنے کھڑے  
ہو کر غصہ سنایا فرمایا لوگو تم سے پہلے اگلی امتیں یوں ہی تو گمراہ ہو گئیں۔  
وہ کیا کرتے جب کوئی شریف آدمی ان میں چوری کرتا اس کو تو چھوڑ دیتے  
اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) آدمی چوری کرتا اس پر اللہ کی حد قائم  
کرتے خدا کی قسم اگر فاطمہ محمد کی بیٹی بھی چوری کرے تو محمد اس کا  
ہاتھ کاٹ ڈالے گا۔

**باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مائدہ میں) فرمانا چور مرد اور چور**

عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتنی مالیت  
کے پرانے میں ہاتھ کاٹا جائے اور حضرت علیؓ نے چور کا ہاتھ پہنچے

سہ ماہیہ اللہ کی عدل اور انصاف تھا ۱۲ منہ سالانہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہؓ کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھا تھا مگر آنحضرتؐ نے مباغہ کو پر  
فرمایا کہ اگر بالفرض فاطمہؓ بھی یہ حرکت کرے تو میں اس کی بھی رعایت نہ کروں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں مسلمانوں کو دیکھو اسلام کی بنیادی سچی معذرت اور (باقی صفحہ ۳۱۲)

قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقَطَعَتْ شِمْلَهَا  
لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ.

۵۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَتَبَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَقَطَ الْيَدِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا  
تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي  
الزُّهْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۵۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ  
عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَقَطَ  
يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ.

۵۰۳ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ عَجْجِ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَقَطَّ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ  
۵۰۴ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

پرسے کٹوایا اور قاتادہ نے کہا، اگر کسی عورت نے چوری کی اور غلطی سے  
اس کا بایاں ہاتھ کاٹ ڈالا گیا تو بس اب داہنا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔  
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قصبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع  
دینار کی مالیت پرانے میں کاٹا جائے گا یا اس سے زیادہ مالیت میں  
ابراہیم بن سعد کے اس حدیث کو عبدالرحمن ابن خالد اور زہری کے  
بھیجتے اور معمر نے بھی زہری سے روایت کیا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ  
بن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
عروہ اور عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار یا اس سے زائد  
کی مالیت پرانے میں کاٹا جاوے گا۔

ہم سے عثمان بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے  
کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن  
عبدالرحمن الصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے ان سے  
حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے گا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان

(بقیہ صفحہ) انصاف پر قائم ہوئی تھی یہ خالص انصاف آپ کی غیری کی بڑی نشانی ہے دنیا دار لوگ انصاف انصاف نام لیتے ہیں مگر جہاں  
اپنا کچھ فائدہ ہو انصاف سے چشم پوشی کرتے ہیں ۱۲ منہ (حواش صفحہ ۱۲) اس کو دار قطنی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس کو امام احمد نے  
تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ ابن مسعود نے فاتعو ایہ ہما کے بدل فاتعو ایہ ہما ہے یعنی ان کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالو اور اسی پر  
مسل جے علماء کہ چور کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پہلی بار کی چوری میں پھر بایاں پاؤں کاٹا جائے گا دوسری بار کی چوری میں پھر بایاں ہاتھ  
تیسری بار کی چوری میں پھر داہنا پاؤں چوتھی بار کی چوری میں پھر اگر چوری کرے تو کچھ اور سزا دیں گے بعضوں نے کہا متصل کر دیں گے ۱۲ منہ  
۱۲ منہ عبدالرحمن بن خالد کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں اور معمر کی روایت کو امام احمد نے اور زہری کے بھیجتے کی روایت  
کو ابو عروہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ  
أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقَطَّعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ نَجْنٍ حَجَفَةٍ أَوْ ثَرَسٍ -

۵۰۵ حَدَّثَنَا عُمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ -

۵۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُكُنْ تُقَطَّعُ  
يَدُ السَّارِقِ فِي أَذَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ ثَرَسٍ  
كُلٌّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنِ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ  
أَدْرِيسٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُوَسَّلًا -

۵۰۷ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوسَى  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا  
عَرَابِيٌّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقَطَّعْ يَدُ السَّارِقِ عَلَى  
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَذَى مِنْ ثَمَنِ  
الْوَجْنِ ثَرَسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَذَى

۵۰۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَلِكُ بْنُ  
أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ تَابِعَهُ  
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي  
نَافِعٌ قِيمَتُهُ -

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ کو حضرت  
عائشہؓ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں  
چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر ڈال کی قیمت میں -

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حمید بن عمارؓ  
نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں  
نے حضرت عائشہؓ سے پھر یہی حدیث نقل کی -

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں  
نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم  
قیمت چیز میں نہیں کاٹا جاتا تھا یہ دونوں چیزیں قیمت دار ہیں اس کو  
وکیع اور عبد اللہ بن ادیس ددی نے ہشام سے روایت کیا انہوں  
نے اپنے باپ سے مرسل روایت کی -

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابواسامہ نے  
کہ ہشام بن عروہ نے ہم کو اپنے والد سے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور کا  
ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت میں نہیں کاٹا جاتا تھا ان میں سے ہر ایک  
چیز قیمت دار تھی -

ہم سے اسمعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک  
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک سپر کے بدل چور کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین  
درم تھی امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی روایت  
کیا اور لیث بن سعد نے یوں کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا ان کی  
روایت میں ثمنہ کے بدل قیمت ہے -

اس حدیث شریف میں جغتہ اور رس ہے مجفودہ سپر جو کٹری یا ہڑی سے چمڑہ منڈھ کر بنائی جائے اور رس بھی ڈھال کو کہتے ہیں گروس میں صحابہ لائی  
جاتے ہیں قبطی لائی کہا ڈھال کی قیمت ربع دینار سے اکثر کم نہیں ہوتی ۱۲ منہ اسکو اسمعیل نے نقل کیا ۱۲ منہ مطلب ایک ہے اسکو امام سلم نے نقل کیا ۱۲ منہ

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوبَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنٍ ثَمْنَةَ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ ۖ  
۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنٍ ثَمْنَةَ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ ۖ

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مَجْنٍ ثَمْنَةَ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ ۖ  
۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَنْ سَارِقٍ لَيْسَ فِي بَيْضَتِهِ فَتَقَطَّعُ يَدُهُ وَلَيْسَ فِي الْعَبْلِ فَتَقَطَّعُ يَدُهُ ۖ

### بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جوبیرہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سپر کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ (انس بن عیاض) نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سپر کے چوکا ہاتھ کاٹا اس کی قیمت تین درہم تھی۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا کہا میں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

### باب چور کی توبہ کا بیان۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

سہ نصاب مرقہ میں جس کے پرانے سے ہاتھ کاٹا جائے بہت اختلاف ہے بعضوں نے کہا تھیل کثیر سب ہیں۔ اہل ظہر اور خوارج اور امام حسن بصریؒ سے ایسا منقول ہے۔ ابراہیم غنمی نے کہا چالیس درہم یا چار دینار بیچو گے کہا ایک درہم۔ بعضوں نے کہا تین درہم بعضوں نے کہا ربیع دینار۔ شافعیہ اور اکثر ائمہ دین نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ ربیع دینار کے پانچ درہم ہوتے ہیں بعضوں نے کہا دس درہم امام ابو حنیفہؒ اور ثوری نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ سہ اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اختیار نہیں کیا۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جب نصاب مرقہ میں مختلف احادیث وارد ہوئیں ہیں تو اولیٰ یہ ہے کہ اس حدیث پر عمل کریں جس میں ہر چیز کے چور پر ہاتھ کاٹا گیا ہے یعنی اہل ظاہر کے قول کو ترجیح دیں اور قرآن میں بھی ملحق سارق کا لفظ ہے ۱۲ منہ۔

قَطَعُ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عَارِثَةُ وَكَانَتْ ثَانِيَةً  
بَعْدَ ذَلِكَ مَا رَفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحُصِّنَتْ  
تَوْبَتُهَا.

۵۱۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ  
الْزُهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ  
الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ عَلَيَّ أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ  
شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا ذَلَّ وَلَا تَأْتُوا بِمَنْ يَأْتِي  
تَغْتَابُونِي بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَأَجْلِبُكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ  
فَمَنْ رَوَى مِنْكُمْ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ  
ذَلِكَ شَيْئًا فَخُذْ بِهِ فِي الدُّنْيَا لَهْوَ كَفَّارَةٌ  
لَهُ وَظُهُورٌ وَمَنْ سَرَّهُ اللَّهُ فَذَا إِلَيْكَ إِلَى  
اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ عَفْوُهُ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ  
قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَكُلُّ مُحْدُوذٍ كَذَلِكَ  
إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا ہاتھ  
کٹوایا تھا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس سزا کے بعد وہ عورت ہمارے  
پاس آیا کرتی بلکہ میں اس کو جو کام ہوتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کہہ دیتی غرض اس نے توبہ کی اور خوب توبہ کی۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن  
یوسف نے کہا ہم کو معمر بن زہری نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے  
ابو ادريس غولانی سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے  
کہا میں نے اور کئی آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بیعت کی آپ نے فرمایا میں تم سے ان باتوں پر بیعت لیتا ہوں اللہ  
کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرنا اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اپنی  
طرف سے کسی پر ہمت نہ اٹھانا کسی اچھی بات میں میری نافرمانی  
نہ کرنا پھر جو کوئی ان شرطوں کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ پر ہے اور  
جو کوئی ان میں سے کوئی خطا کرے بیٹھے پھر دنیا میں سزا پائے تو وہ  
اس کا کفارہ ہو جائے گی اس کو پاک کر دے گی اگر اللہ تعالیٰ اس کی  
خطا چھپالے تو اب (آخرت میں) اللہ کا اختیار ہوگا چاہے اس کو عذاب  
دے چاہے معاف کر دے امام بخاریؒ نے کہا چور ہاتھ کاٹے جانے  
کے بعد توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اسی طرح ہر حد میں جب  
توبہ کر لے تو گواہی قبول ہوگی۔

لہ مطلب یہ ہے کہ چور اگر توبہ کر لے تو اب اس کی گواہی قبول ہوگی ۱۲۔

لَمْ يَجْزِ السَّاعِ وَالْعَشِيرُونَ وَبَنِي لُؤْلُؤَ الْجَبْرِ الثَّانِي وَالْعَشِيرُونَ وَاللَّهُ يَتَعَالَى

اللہ کے فضل سے ستائشوں پارہ تمام ہوا۔ اب خدا چاہے تو اٹھائیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔



# اٹھائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحیم والا

کتابان کا فزول و مرفول کے احکام ہیں مسلمانوں پر تھیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے پھرتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا پھانسی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں اٹے سیدھے یعنی داہنے بائیں کاٹے جائیں یا جلا وطن دیا قیدی کیے جائیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو قلابہ جرہمی نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا عقل قبیلہ کے چند آدمی (تین سے دس تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اسلام قبول کیا پھر مدینہ کی ہوا ان کو ناموافق آئی (پریشان) پھول گئے آخر آنحضرتؐ نے (علاج کے طور پر) ان کو یہ حکم دیا تم زکوٰۃ کے اداؤں میں (جو شہر کے باہر رہتے تھے) چلے جاؤ۔ ان کا دودھ موت بیو انہوں نے ایسا ہی کیا جب بھلے چنگے

كُنَّا الْمَجَاهِدِينَ أَهْلَ الْكُفْرِ وَالرِّجْسِ  
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ  
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا  
أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ  
وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا  
مِنَ الْأَرْضِ۔

۵۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ  
الْجَرَهَمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عِجَلٍ فَاسْلَمُوا  
فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا  
إِلَى الصَّدَاقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَابِهَا  
وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا

۱۷ مسافروں کو لڑتے ہیں ڈاکہ مارتے ہیں رہزنی کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ امام ابو حنیفہؒ نے نفی من الارض کے معنی قید اور حبس کے رکھے ہیں اور دوسرے لوگوں نے ملک بدر یعنی جلا وطن اور اخراج کے مطلب یہ ہے کہ حاکم اسلام کو اختیار ہے ان سزاؤں میں سے جو سزا مناسب سمجھے دے جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ان مسلمانوں کے باب میں ہے جو ملک میں ڈاکہ اور رہزنی اور فساد مچائیں بعضوں نے کہا کافروں اور مرتدوں کے باب میں یہ آیت آخری جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی تھی امام بخاریؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ۔



وَقَتْلُوا مَعَائِمًا رَأْسًا قُوا فَبَعَثَ  
فِي الْأَشْرَمِ فَرَقِي بِهِمْ فَقَطَعَ  
أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَدَ  
أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَخْسَنَهُمْ حَتَّى  
مَاتُوا۔

**باب ۲۵۲** لَمْ يَحْمِزِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى هَلَكُوا۔  
۵۱۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو عَلِيٍّ  
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ الْعَرَبِيُّينَ وَلَمْ يَخْسَنَهُمْ  
حَتَّى مَاتُوا۔

**باب ۲۵۳** لَمْ يُسَبِّ الْمُرْتَدُونَ الْمُحَارِبُونَ  
حَتَّى مَاتُوا۔

۵۱۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
وَهَبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ  
قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ قَوْمُ عُنَيْبٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصَّفَةِ فَاجْتَوَا  
الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْغَيْتَ  
رِسْلًا فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا  
بِأَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ  
الْبَابِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا

ہوئے تو اسلام سے پھر گئے اور چرواہوں کو جان سے مار کر اونسٹ  
بھی بھگائے گئے آپ نے ان کے تعاقب میں رئیس سواروں کو بھیجا  
وہ گرفتار ہو کر آئے آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں سیدھے لٹے کٹوائے  
ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی ان کے زخم تلے نہیں گئے یہاں  
تک کہ ٹرپ ٹرپ کر، مر گئے۔

**باب ۲۵۲** آپ نے مرتد لڑنے والوں کے زخم داغے  
(تلے) نہیں یہاں تک کہ وہ (خون بہہ بہہ کر) مر گئے۔

ہم سے محمد بن صلت ابوعلی توڑی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید  
بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں  
نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے عربینہ کے لوگوں کو داغ نہیں یہاں تک کہ وہ (خون  
بتے بتے) مر گئے۔

**باب ۲۵۳** آپ نے مرتد لڑنے والوں کے پانی بھی نہ دینا یہاں  
تک کہ پیاس سے مر جائیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے وہیب  
بن خالد سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے  
انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عکھل قبیلے کے کچھ لوگ (مسند  
ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے یہ لوگ مسجد کے  
سائبان میں ٹھہرے وہیں رہا کرتے تھے ان کو مدینہ کی ہوا  
ناموافق آئی وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم کو دودھ منگوا دیجئے  
آپ نے فرمایا دودھ کہاں سے لاؤں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم پیغمبر  
صاحب کے اونٹوں میں چلے جاؤ وہیں چند روز رہو دودھ  
پیو، آخر وہ اونٹوں میں چلے گئے اور دودھ اور موت

ملہ ناکرغوی بند ہو جانا بلکہ یوں ہی چھوڑ دیے گئے ۱۲ منہ یہ حدیث اور کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے آپ نے ایسی سخت سزا جو ان کو دی درحقیقت  
ہزاروں لاکھوں آدمیوں پر رحم کیا ان کی جان پائی ۱۲ منہ کیونکہ ان کا مارنا مقصود تھا ۱۲ منہ کیونکہ اپنے ملک میں ہم دودھ پر گزارہ کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

وَسَيُؤَاوِلُكُمْ فِي الْبَلَدِ الْمَذْذَرِ وَاللَّيْلِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْرِيَّةَ فَبَعَثَ التَّطَلَبَ فِي الثَّأْرِ هُمْ فَمَا تَرَ جَدَّ الثَّأْرِ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَأَمَرَ بِسَامِيَةٍ تَأْخِمْتِ نَكَحَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ أَلْفَوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَشْقُونَ فَمَا سَقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قَلَابَةَ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

### باب ۲۵۲ سَكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ الْحَارِبِينَ ۵۱۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَزَائِرِ بْنِ مِلْثَانَ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ عَرِينَةٍ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مَنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَائِهِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيُشْرَبُوا مِنْ آبِائِهِمْ وَأَلْيَانِهَا فَيُشْرَبُوا حَتَّى يَبْرُؤُوا قَتَلُوا الرَّاحِيَّ وَاسْتَقُوا التَّحَرَّ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُدُوَّهُ

پینے لگے اچھے تندرست اور موٹے تازے ہو گئے (اس احسان کا بدلہ یہ کیا کہ) چرواہے کو جان سے مار ڈالا اور اونٹ بھی ہانک لے گئے ایک چلانے والے نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے تلاش کرنے والے سواروں کو ان کے پیچھے روانہ کیا ابھی دن نہیں پڑا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو کر آئے آپ نے حکم دیا سلاٹیاں گرم کی گئیں وہ ان کی آنکھوں میں پھرائی گئیں پھر اٹے سیدھے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے ان کو داغانیں (خون بنے دیا) اس کے بعد مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے پریاس کے مارے، پانی مانگتے تھے لیکن کسی نے پانی نہ دیا یہاں تک کہ مر گئے۔ ابو قلابہ (راوی) نے کہا ان لوگوں نے (بڑے بڑے سخت جرم کیئے تھے) انہوں کی چوری چرواہے کو (ناحق) جان سے مار ڈالا اللہ اور اس کے رسول سے لڑنا تھا

### باب مرتد لڑنے والوں کی آنکھوں میں سلاٹی پھر وانا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے عکلی یا عرینہ کے کچھ لوگ میں سمجھتا ہوں عکلی کا لفظ کہا مدینہ میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند دودھیل اونٹیاں دلوائیں اور فرمایا ان کو لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ ان کا دودھ موت ہو (کیونکہ وہ بیمار ہو گئے تھے) انہوں نے ایسا ہی کیا دودھ موت پیتے رہے جب بھلے چنگے ہوئے تو رینکی بڑا گناہ لازم) چرواہے (بیچارے) کو جان سے مار ڈالا اور اونٹیاں ہنکا کر لے بھاگے یہ غبڑا مسیح سیرے آپ کو پہنچی آپ نے

لے کر اس طرح اونٹ لے کر بھاگے جاتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵۰ اسلام سے پھر جان بیکے بدل برائی تک حرام جس رکابی میں کھائیں اسی میں پھید کرنا۔ تو ایسے تک حراموں بد معاشوں کے لیے ایسی ہی سخت سزا واجب تھی تاکہ دوسروں کو عبرت ہو ۱۲ منہ۔

فَبَعَثَ الْإِسْلَامَ فِي أَرْبَعَةِ رُفَعٍ  
الْيَوْمَ رَحَىٰ حَتَّىٰ يَجْمَعَهُمْ فَأَوْفَرَهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ  
وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ عَلَيْهِمْ فَأَلْعَوْا بِالْحَرَةِ  
يَسْتَسْقُونَ فَلَا يَسْقُونَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ  
هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَتَسَلَّوْا وَكَفَرُوا  
بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَحَسَرْتُ بِلِلَّهِ وَ  
رَسُولِهِ.

**باب ۲۵۵ فصل من ترك**  
الْفَوَاحِش.

۵۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ  
بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ  
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ  
إِلَّا ظِلُّنَا مَا عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي  
عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي  
خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ  
قَلْبُهُ مُعَلِّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ  
تَعَابَتْ فِي اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ  
أَمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَلٍ  
إِلَىٰ نَفْسِهَا قَالَ إِيَّايَ أَخَافُ اللَّهُ

سواروں کو (جی کے افر کر زین جابر تھے) ان کے تعاقب میں بھجوا یا  
ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو کر آئے آپ نے حکم  
دیا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی  
پھیری گئی اور مدینہ کی پتھر لی زمین میں ڈال دیئے گئے پانی مانگتے  
تھے لیکن پانی نہیں دیا گیا (یہاں تک کہ مر گئے) ابو قلابہ راوی نے  
کہا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی خون کیا ایمان لانے کے بعد  
پھر کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی۔

**باب جو شخص بے حیائی کے کام (جیسے زنا غلام  
وغیرہ) چھوڑ دے اس کی فضیلت۔**

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک  
نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن عمر عمری سے انہوں نے خبیب  
بن عبد الرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت  
کے دن سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ (عاطفت) میں رکھے  
گا جس دن اس کے سایہ کے سوا دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا ایک تو  
عادل بادشاہ کو دوسرے اس جوان کو جو جوانی کی اُمنگ سے اللہ  
کی عبادت میں مشغول رہا (گناہوں سے پرہیز کرتا رہا اسی حال میں مرا)  
تیسرے اس شخص کو جس نے تنہائی (خلوت) میں اللہ کو یاد کیا اور  
(خوف خدا سے) اس کے آنسو جاری ہو گئے چوتھے اس شخص کو جس کا  
دل مسجد سے لگا رہتا ہے۔ پانچویں ان دو شخصوں کو جنہوں نے خالص خدا  
کی رضامندی کے لیے آپس میں محبت رکھی چھٹے اس مرد کو جس کو ایک  
عالی خاندان تو بہت عورت نے حرام کاری کے لیے بلایا لیکن اس نے قبول

۱۔ ایک نماز پڑھ کر آتا ہے تو دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ کسی دنیاوی غرض یا مطلب سے۔ ہمارے زمانہ میں اس قسم  
کی محبت تو بالکل مفقود ہو رہی ہے اگر الا ماشاء اللہ شاؤنا در کہیں نکلے تو شاید اہل حدیث میں آپس میں ہو باقی جس فرقہ میں دیکھو۔ اللہ کے  
لیئے محبت رکھنے والے بالکل غفقا ہو رہے ہیں ۱۲ منہ۔

وَجَعَلَ لَكَ يَصْدَقَ قَدْ جَافَقَا هَا حَتَّى  
لَا تَعْلَمَ شَيْئًا أَلَمْ تَصْنَعْتَ يَمِينُهُ.

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ  
بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ  
رَجُلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ  
بِالْجَنَّةِ.

### بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنِ زَوْجًا وَلَا تَقْرَبُوا  
الزَّوْجَ إِذَا كَانَ فَرْجُهُ دَسَاءً سَبِيلًا.

۵۲۱۔ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ قَالَ لَأَحَدِ تَكُنْ  
حَدِيثًا لَا يَحْدِثُ تَكْمُوهَ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْرَبُوا السَّاعَةَ وَ  
إِنَّمَا قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُزْفَعَ الْعِلْمُ وَ  
يُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيُظْهَرَ الزَّيْنَةُ

نہ کیا کہنے لگا میں اللہ سے ڈرتا ہوں ساتویں اس شخص کو جس نے  
فضل صدقہ اتنا چھپا کر دیا کہ بایں ہاتھ کو بھی جو داہنے ہاتھ نے دیا  
اس کی خبر نہ ہوئی۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن  
علی نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے غلیف بن خیاط  
نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے کہا ہم سے ابو مازم (سلمہ بن  
دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے اپنی شرمگاہ اور اپنی  
زبان کا ضامن ہو تو میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوتا  
ہوں۔

باب زنا کرنے والوں کا گناہ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ فرقان میں)  
فرمایا اور زنا نہیں کرتے اور در سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا زنا کے پاس بھی نہ  
پیشگو کیونکہ زنا بڑی بے حیائی اور بڑی بد چلتی ہے۔

ہم سے داؤد بن شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے  
انہوں نے قتادہ سے کہا ہم کو انس نے خبر دی انہوں نے کہا میں تم سے  
ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد پھر تم سے کوئی اس کو بیان  
نہیں کرے گا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے  
تھے قیامت کی نشانیوں میں یہ ہے یا قیامت اس وقت تک قائم نہ  
ہوگی جب تک یہ باتیں نہ لیں دین کا علم دنیا سے اٹھ جانا اور جہالت  
پھیل جانا، شراب کا استعمال بہت ہونا، زنا علانیہ ہونا، مردوں

لے شرمگاہ سے حرام کاری نہ کرے اور زبان سے برے الفاظ نہ نکالے ۱۲ من ۱۵ اگر گناہ دنیا میں اپنی دونوں چیزوں سے صادر ہوتے ہیں جس  
نے ان دونوں کو بند میں رکھا وہ کامیاب ہوگا ۱۲ من ۱۵ یعنی ایسا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، کیونکہ انس سبب  
صحابہ کے بعد بصرے میں مرے ۱۲ من ۱۵ جیسے ہمارے زمانہ میں ہو رہا ہے فیصدی ایک مسلمان بھی ایسا نہیں نکلتا جو اپنے بچوں کو دین کا علم  
سکھائے جس کو دیکھو بس دنیا کانے کی فکر میں ہے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل یہ سمجھنا چاہیے کہ اس نے اس زمانہ میں دین کی کتابوں کے اردو میں ترجمہ کرا  
دیے، اگر یہ ترجمہ نہ ہوتے ہوتے تو شاید دین کی باتیں جانتے والا ہزار مسلمانوں میں ایک بھی نہ نکلتا کیونکہ عربی زبان کی تحصیل کرنے والے بہت کم لوگ  
ہیں ۱۲ من ۱۵

وَيَقِيلُ الرَّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِكُلِّ سِتْرَيْنِ امْرَأَةٌ الْقِيَمُ الْوَاحِدُ.

۵۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ تَلَّكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُزْنِي الْأَيَّامُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۵۲۳- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكَوَانَ عَنْ ابْنِ مَرْيَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الرَّاقِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدَ ذَلِكَ.

۵۲۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِينٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مَنصُورٌ وَ

کی کمی عورتوں کی اتنی کثرت کہ ہچاس عورتوں کی خبر ایک مرد لیا کرے گا۔

ہم سے محمد بن ثنی نے بیان کیا کہا ہم کو اسحاق بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو فضیل بن غزوآن نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اور قاتل جس وقت مسلمان کو قتل کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا، عکرمہ نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا ایمان کیسے الگ ہو جاتا ہے، انہوں نے کہا اس طرح سے پہلے انگلیوں کو قیغی کیا پھر نکال لیں اور کہا اگر وہ توبہ کرتا ہے تو پھر ایمان اس میں اس طرح لوٹ کر آجاتا ہے انگلیوں کو قیغی کیا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا، اور شرابی جب شراب پیتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا پر ان سب آدمیوں کے لئے توبہ کا موقع باقی ہے۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر اور

۱۔ تظلماتی نے کہا شاید یہ اس زمانہ میں ہوگا تب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اس وقت کے لوگ جہالت سے ہچاس ہچاس عورتیں رکھیں گے میں کہتا ہوں یہ امر تو ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے۔ بہت سے رئیس اور امیر لوگ باوجودیکہ ایک عورت کو بھی سنبھالنے کی قوت نہیں رکھتے لیکن ہوس کے مارے انہوں نے سو سو دو دو سو بلکہ ہزار ہزار بیویاں اور خواہیں رکھ چھوڑی ہیں اللہ ان کو ہدایت کرے ۲۔ منیب ۳۔ ان گناہوں کے وقت ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ توبہ کریں تو پھر مومن ہو سکتے ہیں، اس حدیث سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوا کہ ایمان میں اعمال صالحہ داخل ہیں ۱۲ منہ

سَلِمَتٌ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ مَيْسَرَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ  
بُذًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ  
أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ  
مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَارِيَ  
حَلِيلَةَ بَخَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلُهُ  
قَالَ عَمْرُو فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعَشِيِّ  
وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ  
مَيْسَرَةَ قَالَ دَعَا دَعَا -

سلمان اعش دونوں نے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے ميسرة سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا برابر والا کسی اور کو ٹھیرائے حالانکہ تجھ کو اللہ ہی نے پیدا کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا گناہ آپ نے فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس در سے مار ڈالے کہ ان کو کھلانا پلانا پڑے گا میں نے عرض کیا پھر کون سا گناہ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جو رو سے زنا کرے، یحییٰ بن سعید قطان نے کہا، اور ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے واصل بن جنان نے، انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر یہی حدیث نقل کی عمرو بن علی فلاس نے کہا میں نے یہ حدیث عبد الرحمن بن جہدی سے بیان کی، عبد الرحمن بن جہدی نے ہم سے یہ حدیث یوں نقل کی تھی، سفیان ثوری سے انہوں نے اعش اور منصور سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے ابو ميسرة سے تو انہوں نے کہا اس سند کو مانے بھی دے جانے بھی دے (چھوڑ دے)۔

### باب محصن کو زنا کی علت میں سنگسار کرنا

اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بہن سے زنا کرے تو اس پر زنا کی حد پڑے گی

بَابُ ۲۵ رَجْمُ الْمُحْصَنِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ زَنَى بِأُخْتِهِ حَدُّهُ حَدُّ  
الزَّانِي -

۱۔ جس میں ابو ميسرة کا ذکر نہیں ہے، ۲۔ من لہ جس میں ابو داؤد اور عبد اللہ بن مسعود کے بیچ میں ابو ميسرة کا واسطہ نہیں ہے ۳۔ من لہ محصن اس کو کہتے ہیں جو نکاح میح کر کے جماع کر چکا ہو ایسا شخص اگر زنا کرے تو ہماری شریعت میں اس کو پتھروں سے مار ڈالنا یعنی رجم کرنا چاہیے ۴۔ من لہ اگر غیر محصن ہے تو سو کوڑے پڑیں گے اگر محصن ہے تو سنگسار کیا جائے گا یہ قول لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا کہ جو کوئی عزم عورت سے زنا کرے وہ قتل کیا جائے اور ابو داؤد اور دارقطنی نے ہمارے نکالائیں اپنے ماموں سے طان کے ساتھ ایک جھڑا تھا انہوں نے کہا کہ حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا ہے اس لئے کہ میں ایک شخص کو قتل کروں جس نے اپنے باپ کی جو رو سے نکاح کر لیا ہے۔ ہمارے امام احمد بن حنبل اس کے قائل ہیں کہ عزم سے زنا کرنے کی سزا قتل ہے محصن ہو یا غیر محصن

۵۲۵- حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
سَلْمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ  
عَنْ عَلِيٍّ رَجُلَيْنِ رَجَمَ الْمَأْثَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
وَقَالَ قَدْ رَجَمْتَهُمَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۶- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ  
الشَّيْبَانِيِّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى  
هَلْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُورَةِ التَّوْرَةِ أَمْ بَعْدُ  
قَالَ لَا أَدْرِي

۵۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَسْلَمَ أَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ سَرَفِي  
فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَهُ وَكَانَ قَدْ أَحْصَنَ  
بَابَ ۲۵۸ لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا  
ہم سے سلمہ بن کہیل نے کہا میں نے شعبی سے سنا وہ حضرت علیؓ سے  
نقل کرتے تھے جب انہوں نے جمعہ کے دن ایک عورت (شرابہ ہدائم)  
کو رجم کیا تو کہنے لگے میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت  
کے موافق رجم کیا۔

مجھ سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہ ہم سے خالد  
بن جعد اللطمان نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے کہا میں نے عبد اللہ  
بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے  
انہوں نے کہا ہاں میں نے پوچھا سورۃ نور کے اترنے سے پہلے یا  
اس کے بعد انہوں نے کہا یہ مجھ کو معلوم نہیں۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خبر دی کہ ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہابؓ سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن  
عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے ایک  
شخص اسلم قبیلہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمپاس آیا (ماعن نامی) اس نے  
بیان کیا کہ میں نے زنا کی اور چار بار زنا کا اقرار کیا (اپنے) اوپر گواہی  
دی، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رجم (سنگسار کرنے کا  
حکم دیا وہ رجم کیا گیا وہ مصن تھا۔

باب اگر دیوانہ یا دیوانی زنا کرے تو اس کو رجم نہ کریں گے

لے اسلمی کی روایت میں تنازعہ یہ ہے کہ اس کی کتاب کے موافق کوڑے لگائے جہاں سے امام احمد اور بعض علماء کا یہی قول ہے کہ زانی محض کو پہلے سو کوڑے لگائیں گے پھر کوڑے لگا  
کو رجم کریں گے لیکن جو علماء کہتے ہیں کہ کوڑے لگائیں مرنے تک کہ امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معز اسلمی کو رجم کر یا اس میں کوڑے مارنے کا ذکر نہیں  
ہے ۱۲ منسلک جس میں زانیوں کو سو کوڑے لگانے کا حکم ہے ۱۲ منسلک جو عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کو اس کا علم نہ ہو مگر دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ اس صورت کے اترنے کے  
بعد رجم کیا کیونکہ سورۃ نور ۲۵ یا سورۃ جبرہ میں آتری اور ابو ہریرہؓ خود ایک ہم میں شریک تھے حالانکہ ابو ہریرہؓ سورۃ جبرہ میں مسلمان ہوئے ہیں بعد ہنگامہ خبر کے تو سورۃ نور کی  
آیت ناس ہو گئی غیر محض اور تفصیل حدیث شہو سے جائز ہے رجم کی حدیث منہو ہے علاوہ اس کے قرآن کی آیت میں رجم موجود تھا ایضاً والشیخہ اذا نسیا غیرہما مکر اس آیت کی تلاوت  
مسنوخ ہو گئی اور حضرت عمرؓ نے برسر منبر فرمایا رجم اللہ کی کتاب میں ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص کہے میں رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حضرت عمرؓ نے اپنی اپنی غلاموں  
کے زمانہ میں برابر رجم کیا اس لئے جو کوئی اس کا انکار کرے وہ بدعتی اور گمراہ ہے ۱۲ منسلک یعنی اس کا نکاح جو چکا تھا ۱۲ منسلک جب جنون کی حالت میں زنا کے مرتکب ہوں  
اگر زنا کے بعد دیوانے ہو جائیں تو رجم میں دیر نہ کریں گے مگر کوڑے اس وقت تک نہ ماریں گے جب تک ان کی دیوانگی دفع نہ ہو ۱۲ من

وَقَالَ عَلِيُّ لِعِمَّا أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْفُلْكَمُ رُفِعَ  
عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَفِيقَ وَعَنِ الْقَهْرِيِّ حَتَّى  
يُذَرَكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ -

۵۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْكِثْبُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ أَقْبَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَادَاكَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ زَيْنْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ  
حَتَّى رَدَدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَا  
عَلَى نَفْسِهِمَا أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْكَ جَنَوْنُ  
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَيْتُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِهِ  
فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ  
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ  
فِيمَنْ تَرَجَّمَهُ فَرَحِمْنَا يَا لِمَصْصَلِي فَلَمَّا  
أَذْلَقْتُهُ الْوَجْعَارَةَ هَرَبَ فَأَدْرَمْنَا كَتَا  
يَا لِحَتَّةٍ فَرَجَمْنَا كَ -

باب ۲۵۹ لِّلْعَاهِلِ الْحَجَرِ

۵۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْكِثْبُ

اور حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ تین آدمی سرفروغ اقل  
ہیں ایک تو دیوانہ جب تک یہ نانا ہو دوسرے پھر جب تک جوان نہ ہو تیسرے  
سولے والا جب تک بیدار نہ ہو۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ اور سعید  
بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (ماعز  
بن مالک اسلمی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس وقت آپ مسجد  
میں تھے اس نے آپ کو آواز دی کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کی  
آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس نے یہی  
کہا جب چار بار اس نے اپنے اوپر گواہی دی (چار بار اقرار کیا) تو آپ  
نے اُس کو اپنے پاس بلایا پوچھا کیا تجھ کو جنون ہے (تو دیوانہ ہے) وہ  
کہنے لگا نہیں (میں دیوانہ نہیں ہوں) آپ نے فرمایا کیا تم سے (تیرا  
نکاح ہو چکا ہے) اس نے کہا جی ہاں آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو  
لے جاؤ سنگسار کرو ابن شہاب نے کہا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا  
جس نے جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے (یعنی ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے)  
جابر نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا  
ہم لوگوں نے عید گاہ میں لے جا کر اس کو رجم کیا جب اس کو پتھروں کی مار  
سے بھاری ہوئی تو لگا بھاگنے (ہم اس کے پیچھے چلے) مدینہ کے پتھر پٹے  
میدان میں اس کو پایا اور رجم کر ڈالا۔

باب زنا کرنے والے کے لئے پتھروں کی سزا ہے

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

۱۵ اس کو بغیر نے جعدیات میں دس کیا ہوا ہے تھا کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک عورت دیوانی لائی گئی وہ حاملہ تھی اس نے زنا کر لی تھی حضرت عمرؓ نے اس کو رجم  
کرنا چاہا اس وقت حضرت علیؑ نے یہ حدیث سنا حضرت عمرؓ نے کہا تم سچ کہتے ہو اس کو چھوڑ دیا اس کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان نے بھی نکالا ان کی ہدایتوں میں  
یہ نہیں ہے کہ وہ حاملہ تھی ۱۷ منہ ۱۵ مائے پتھروں کے لڑوا لے ایک روایت میں یوں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ  
کیوں نہیں دیا شاید وہ توہر کرنا اور اللہ اس کا قصور معاف کر دیتا اس کو ابو داؤد نے نکالا اور حاکم اور ترمذی نے صحیح کہا اسی حدیث سے شافعی نے حجت لی ہے  
کہ اگر رجم ان کے برابر ہو رہا ہو اور وہ بھاگے تو رجم ماقط ہو گا مالک کے نزدیک ماقط نہ ہو گا بلکہ اس کے پیچھے پڑ کر اس کو رجم کر ڈالیں ۱۷ منہ



عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا  
عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَاحْتَجَّ بِِي  
مِنْهُ يَا سَوْدَةَ زَادْنَا قَتِيبَةً عَنِ الْكَلْبِ وَ  
لِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ -

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ زَيْيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ  
لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ -

### بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَهُودِيٌّ قِيمُهُ دِينَارٌ فَذَا أَحَدُنَا جَمِيعًا قَتَلَ لَكُمْ  
مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا إِنْ أَحْبَبْنَا أَحَدًا  
نَحْنُ يَوْمَئِذٍ الْوَجِيهَ وَالشَّجِيئَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَلَامٍ ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَةِ فَأَتَى  
بِهَا قَوْمَهُ أَحَدُهُمْ يَدُكَ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَ  
جَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لِمَا  
ابْنُ سَلَامٍ أَمْرُكَ يَدُكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ

ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں  
نے کہا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے (عبد الرحمن ایک بچہ میں بھگڑا  
کیا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا عبد بن زمعہ یہ بچہ تولے لے  
بچہ اسی کو لے گا جس کی جو رو یا لونڈی کے پیٹ سے وہ پیدا ہو سودہ تو  
اس بچہ سے پردہ کر امام بخاری نے کہا اس حدیث میں قتیبہ نے یہ بچہ سے  
اتنا اور زیادہ کیا ہے۔ زنا کرنے والے پر پتھر پڑیں گے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم  
سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اسی کو ملتا ہے جس کی جو رو یا لونڈی سے  
وہ پیدا ہو اور حرام کار کے لئے پتھر ہیں۔

### باب بلاط میں رجم کرنا

ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن غلد نے  
انہوں نے سلیمان بن بلال سے کہا مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا  
انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس ایک یہودی (نام نامعلوم) اور ایک یہود (بسرہ نامی) لائے گئے  
انہوں نے بدکاری کی تھی آنحضرت نے یہودیوں سے پوچھا تم اپنی کتاب تورات  
شریف میں اس کی سزا کیا پاتے ہو وہ کہنے لگے ہمارے عالموں (یہودیوں)  
نے تو منہ کالا کرنا دم کی طرف منہ کر کے سوار کرنا اس کی سزا فرمائی ہے یہ  
سن کر عبد اللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ توراہ شریف تو ان سے  
منگوائیے (آپ نے منگوائی) وہ آئی ایک یہودی نے کیا کیا رجم کی آیت پر تو  
اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کی آیتیں پڑھنے لگا عبد اللہ بن سلام  
نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت اس

لے جوڑ مہر کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ۱۲ منہ ۱۳ بلاط ایک مقام کا نام تھا مسجد نبوی کے سامنے وہاں پتھروں کا فرش تھا ۱۴ منہ ۱۵ بچے گھر پر  
مدم کی طرف منہ کر کے بٹھانا اور پھر ان بعضوں نے کہا تمجید کے معنی یہ ہیں کہ ایک جانور پر زانی اور زانیہ کو اس طرح بٹھانا کہ ایک کا منہ ایک طرف رہے اور دوسرے  
کا دوسری طرف بعضوں نے کہا جھکا کر رکھ کر ان جیسے رکوع کرتے ہیں ۱۶ قسطانی +

تَحْتَ يَدَيَّ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَحْمَى عَلَيْهِمَا -

### باب ۲۱۱ التَّجَرُّعُ بِالْمَصْبِيِّ

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَلَدٍ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكَ جُنُودٍ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِمَا فَجَرِمَ بِالْمَصْبِيِّ فَلَمَّا أَرْلَقْتُمَا الْحَبَارَةَ فَرَفَادِمَا فَرَجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِمَا لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا -

کے ہاتھ تلے نکلی آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ دونوں جمع کیے گئے عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں دونوں بلاط پاس رجم کیے گئے اور میں نے دیکھا یہودی یہودن پر جھک گیا تھا۔

### باب عید گاہ میں رجم کرنا۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے ایک شخص اسلم قبیلہ کا (ما عزن مالک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، یہاں تک کہ اس نے چار بار اپنے اوپر گواہی دی (چار بار زنا کا اقرار کیا) تب آپ نے اس سے بچا کہیں تو دیوانہ تو نہیں ہے وہ کہنے لگا نہیں پھر آپ نے پوچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے کہنے لگا جی ہاں پھر آپ نے اس کے رجم کرنے کا صحابہ کو حکم دیا وہ عید گاہ میں رجم کیا گیا جب پتھروں کی مار اس کو لگی تو جھاگ نکلا لیکن لوگوں نے پتھر بے میدان میں اس کو پکڑ پایا وہاں مارا یہاں تک کہ مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اچھا کلمہ کہا اور اس پر بتناز کی نماز پڑھی یونس اور ابن جریج نے زہری سے فصلی علیہ کا لفظ بیان نہیں کیا۔

۱۔ یعنی عید گاہ کے پاس یا خود عید گاہ میں کیونکہ عید گاہ کا حکم محمد کا نہیں ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ عورتوں کو بھی عید گاہ میں آنے کا حکم دیا جیسے اوپر گزر چکا ہے نہ نہ سہ ایک روایت میں یوں ہے کہ نہیں پڑھی مگر اثبات مقدم ہے نفی پر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ امام بھی اس پر ناز پڑے، اور امام احمد سے یہ منقول ہے کہ امام اور اہل فضل کو اس پر ناز پڑھنا مکروہ ہے باقی لوگ پڑھ لیں لیکن غامدی کی حدیث میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناز پڑھی اور فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ماعز کے حق میں بھی فرمایا کہ کوئی توبہ ماعز کی توبہ سے افضل نہیں ہے ایک روایت میں ہے ماعز نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت پر بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو نسا کی روایت میں یوں ہے میں نے ماعز کو دیکھا وہ بہشت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے عیش کر رہا ہے۔ سبحان اللہ گو ماعز سے ایک قصور ہو گیا مگر اس قصور کی انہوں نے ایسی تلافی کی کہ باید و شاید اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کی اور خوشی سے توبہ کر کے جان دی میرے نزدیک تو تمام جہان کے درویشوں اور فقیروں سے جو صحابی نہیں ہیں ماعز کا مرتبہ کہیں افضل اور اعلیٰ ہے رضی اللہ عنہ دارعنا ۱۲ منہ ۴۰

۲۔ اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا ۱۲ منہ ۴۰

بَابُ ۶۶۲ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ  
فَاخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ  
التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا قَالَ عَطَاءٌ  
لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبْ الذَّاهِي جَامِعٌ  
فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عَمُّ صَاحِبِ  
الطُّبِيِّ وَفِيهِمَا عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَهْرَآئِهِ  
فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَبًّا قَالِ  
لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالِ  
لَا قَالَ فَاطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالِ اللَّيْثُ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْقُسَيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ رَجُلًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ احْتَرَقَتْ قَالِ وَمَا ذَاكَ قَالَ  
وَفَقْتُ بِأَهْرَآئِي فِي رَمَضَانَ قَالِ لَمْ تَصَدَّقْ قَالِ مَا

باب - اگر کسی نے حد سے کم درجہ کا کوئی گناہ کیا پھر امام سے مسئلہ پرچنے  
آیا اس کو خبر دی تو اب توبہ کے بعد اس کو کوئی سزا نہ دی جائیگی عطاء بن ابی رباح نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی اور ابن جریج نے کہا کہ آنحضرت نے  
اس کو کوئی سزا نہیں دی (مسلم بن صخر کو) جس نے دن کو رمضان میں جماع کیا تھا اور  
حضرت عمرؓ نے اس شخص (قتیبہ بن جابر) کو کوئی سزا نہیں دی جس نے (احرام کی حالت  
میں) بہر کا شکار کر لیا تھا (بلکہ ایک بکری قربانی کرنے کا مکمل دیا اس کو سعید بن منصور  
نے وصل کیا) اور اسی باب میں وہ حدیث مروی ہے جو ابو عثمان نہدی سے روایت  
کی ابن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں  
نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے انہوں نے کہا ایک شخص (مسلم بن صخر یا اور کسی) نے رمضان میں اپنی عورت  
سے صحبت کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پرچھا آپ نے فرمایا تجھ  
کو ایک بروے کا مقدور ہے وہ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے  
روزے رکھ سکتا ہے وہ کہنے لگا نہیں فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھا  
دے اور لیث بن سعد نے عمرو بن حارث سے روایت کی انہوں نے  
عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے  
عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے  
کہا ایک شخص (مسلم بن صخر یا اور کوئی) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس آیا کہنے لگا میں تو (دور کی آگ میں) جہل چکا آپ نے فرمایا کیوں،  
کیا ہوا کہنے لگا میں رمضان میں اپنی جوڑو سے لگ گیا آپ نے فرمایا  
تو صدقہ دے کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے پھر بیٹھ گیا اتنے

لے مثلاً انہی عورت کا بوسریا یا اس سے ساس کیا ۱۲ من لے جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھ سے ایک خطا ہو گئی اور اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی،  
آپ نے فرمایا نماز تیرے گناہ کا کفارہ ہو گئی ۱۳ من لے یہ حدیث اور موصولاً گزر چکی ہے ۱۴ من لے بعضے نسخوں میں ابن مسعود کے بدل ابو سعود ہے - وہ  
غلط ہے - یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسریا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا  
اس وقت یہ آیت اتری اتم الصلوٰۃ طرفی النهار وزلفا من الليل ان الحنات یذبین الیسات ۱۵ من لے اس کو امام بخاری نے تاریخ صفیرین اور طبرانی نے  
اوسط میں وصل کیا ۱۶ من لے

عِنْدِي شَيْءٌ فَجَلَسَ وَاتَّاهُ إِنْسَانٌ  
تَيَوَّنُ حَسَارًا ذَرَمَهُ طَعَامٌ  
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا أَذَرِي  
مَا هُوَ إِلَى التَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ آيُنُ الْمُحْتَرِقِ فَقَالَ  
هَآ أَنَا ذَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ  
بِهِ قَالَ عَلَى اخْوَجْ مَعِيَ مَا لَا هَلِي  
طَعَامٌ قَالَ فَكَلُوهُ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبِينُ  
قَوْلُهُ أَطْعَمُوا هَٰلَكَ -

### باب إِذَا أَقْرَبَ الْحَلَاءِ

وَلَمْ يَبَيِّنْ هَلْ لَزِمَ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ  
۵۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رُبُعٍ حَدَّثَنَا إِسْلَامُ بْنُ حَنْظَلَةَ  
هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي طَلْحَةَ عَزَّائِبُ بْنُ مِلَّةٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ  
التَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَمْعَلُ قَالَ  
وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَقَالَ حَضَرْتُ الصَّلَاةَ فَصَلَّاهُ  
التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا  
فَأَتَمُّ فِي كِتَابِكَ لِلَّهِ قَالَ أَلَيْسَ مَا صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ

میں ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ایک  
گدھا ہانکتا ہوا اس پر کھانا لدا تھا عبدالرحمن بن قاسم نے جو اس  
حدیث کا راوی ہے یہ کہا معلوم نہیں اس پر کون سا کھانا تھا خیر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو دوزخ میں جل چکا کہاں  
ہے اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا  
پہل یہ کھانا لے جا اور اس کو خیرات کر دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ  
کس کو خیرات کروں اس کو نا جو ہم سے زیادہ محتاج ہو، میرے گھر  
والوں کے پاس ذرا بھی کھانا نہیں ہے، آپ نے فرمایا اچھا تم ہی لوگ  
کھا لو امام بخاری نے کہا پہلی حدیث زیادہ صاف ہے اس میں یوں  
ہے اچھا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

باب اگر کوئی شخص امام کے سامنے گول گول بیان کرے کہ  
میں نے حدیث جرم کیا ہے تو کیا امام اسکی پڑھ پوشی کر سکتا ہے۔  
مجھ سے عبد القدوس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم  
کلابی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن  
ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص (ابوالیسر کعب  
بن عمرو) آپ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حد کا ایک گناہ  
کیا ہے مجھ کو خدا لگایا ہے آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا کہ کونسا گناہ  
کیا ہے، اتنے میں نماز کا وقت آگیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو پھر وہ شخص کھڑا ہوا  
اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے ایک حدیث گناہ کیا ہے اللہ تعالیٰ  
کی کتاب کے موافق مجھ کو سزا دیجیے، آپ نے فرمایا تو نے ہمارے  
ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے لگا جی ہاں پڑھی تو سہی، آپ نے

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے مجبور لڑی تھی ۲۔ منہ ۳۔ جو ابو عثمان نہدی سے مروی ہے ۱۲۔ منہ ۳۔ یا صاف پوچھنا ضرور ہے کونسا جرم



فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَبَاءَ لَشَيْقٍ وَجِبْرًا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ  
ارْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِيَاكَ جُنُونٌ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَقَالَ احْصَنْتِ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ اذْهَبُوا فَاَرْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ  
اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ فَكُنْتُ فِيْمَنْ  
رَجَمْنَا فَوَجَّعْنَا بِالْمُصَلِّي فَلَمَّا اَذْلَقْنَا  
الْحَبَارَةَ جَمَزَ حَتَّى اَدْرَكْنَا بِالْحَرَقِ  
فَرَجَمْنَا -

### باب ۲۲۲۱ اَلْحِرَافِ بِالزَّنَا

۵۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي  
اَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ اَنَّ سَمِيعَ اَبَا هُرَيْرَةَ  
وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ  
فَقَالَ اَشْهَدُكَ اللَّهَ اِلَّا فَضَيْتَ بَيْنَنَا  
بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَقْبَمَ  
مِنَّا فَقَالَ اَقِضْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ  
وَ اَذْنُ لِي قَالَ قُلْ اِنَّ اِيْنِي كَانَ  
عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَزَيَّ رِيَا مَرَاتِبَهَا

آیا ادھر سے جدھر آپ نے منہ پھرایا تھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں  
نے زنا کی جب چار بار اس نے زنا کا اقرار کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کو پاس بلایا پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے کہنے لگا نہیں یا رسول اللہ میں  
دیوانہ نہیں ہوں آپ نے پوچھا اچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے کہنے لگا جی ہاں یا  
رسول اللہ اس وقت آپ نے صحابہ کو حکم دیا اس کو لے جاؤ اور رجم کر ڈالو  
ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے عابرن عبد اللہ  
سے سنا (یعنی ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے) بابر نے کہا میں بھی ان لوگوں میں  
شریک تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا ہم نے عی گاہ میں لے جا کر اس کو رجم کیا  
جب پتھروں کی پوٹ اس کو لگی تو بھاگ نکلا ہم لوگ اس کے پیچھے ہوئے اور  
مدینہ کی پتھر ملی زمین میں اس کو پکڑ پایا مارے پتھروں کے مار ڈالا۔

### باب زنا کا اقرار کب معتبر ہوگا؟

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے بیان کیا یہ حدیث ہم نے زہری کے منہ سے سن کر یاد رکھی کہا مجھ کو  
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ اور زید  
بن خالد سے سنا ان دونوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ  
میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا مقدمہ  
کر دیجئے یہ سن کر اس کا دشمن (یعنی دوسرا فریق) کھڑا ہوا وہ ذرا اُس سے زیادہ  
سمجھ دار تھا کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق  
کر دیجئے اور مجھے مقدمہ بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا  
بیان کر اس نے کہا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس شخص (فریق ثانی) پاس نوکر

لے رگ تو اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تھے لیکن عبد اللہ بن ابیہ نے اونٹ کی ایک بڈی اس کو ماری وہ مر گیا، دوسری روایت میں یوں ہے کہ اور  
لوگوں نے بھی مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا ۱۲ سالہ بیٹے کم سے کم چار بار اقرار کرنا ضرور ہے جیسے ماعز نے چار بار اقرار کیا اس وقت آپ ان کی طرف مخاطب ہوئے  
منفیہ اور خابہ کا قول یہی ہے، اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے، کیونکہ ہر ایک اقرار ایک ایک گواہ کے قائم مقام ہے، اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنبلیہ  
کا یہ قول ہے کہ ایک بار بھی اقرار کرنا کافی ہے ۱۲ سالہ۔

فَأْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ  
سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي  
أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدًا مِائَتًا وَتَغْرِيبَ عَامٍ  
وَعَلَى أُمِّ ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلُ فَقَضَيْتُ بِيَدِهِ  
لَا قُضِيَتْ بَيْنَكُمْ كَمَا بَكَتَابِ اللَّهِ جَلْدُ  
ذِكْرُكِ الْمِائَةَ شَاةٍ وَالتَّخَادُّمُ رَدٌّ وَعَلَى  
ابْنِكَ جَلْدًا مِائَتًا وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَ  
أَعْدِيَا أَيْنِسُ عَلَى أُمِّ آفَةَ هَذَا فَلَمِنْ  
اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمَهَا فَعْدَا عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ  
فَرَجَمَهَا ثَلَاثُ لِسْفِينٍ لَمْ يَتَلَّ نَاخِبُونِي  
أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشْكُ فِيهَا  
مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا ثَلَاثُهَا وَرُبَّمَا  
سَكَّتُ -

۵۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ  
أَنْ يَطْلُوَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ  
لَا يَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضْلُوا بِتَرْكِ  
فَرِيضَتِ اللَّهِ أَنْزَلَ اللَّهُ الْوَرْنَ الرَّجْمَ حَتَّى عَلَى  
مَنْ زَنَى وَتَدَا أَحْصَيْنَ إِذَا قَامَتِ الْيَتَنَةُ أَوْ كَانَ  
الْحَمْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا أَحْفَظْتُ أَلَا

تھا اس نے کیا کیا اس کی جو دوسے زنا کی تھیں نے سو بکریاں اور ایک غلام  
دے کر اپنے بیٹے کو اس کے ہاتھ سے چھڑایا اس کے بعد میں نے کئی عاملوں  
سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بیان کیا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑنا یا نہیں اور  
ایک برس تک دیس نکالا اور اس کی جو دوسرے رحم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم  
دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دوں گا سو بکریاں اور ایک غلام جو تو  
نے دیا ہے وہ سب پھرے (تیرا مال ہے) تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے،  
ایک برس تک ہر دیس میں رہنا ہوگا اور انیس (بن مضاک) تو ایسا کر صبح کو اس  
دوسرے شخص کی جو روک پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو رحم کر پھر اس عورت  
نے اقرار کر لیا تو انیس نے اسے رحم کیا علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان  
بن عیینہ سے پوچھا جس شخص کا بیٹا تھا اس نے یوں نہیں کہا کہ عاملوں نے مجھ  
سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر رحم ہے انہوں نے کہا مجھ کو اس میں شک  
ہے کہ زہری سے میں نے یہ سنا ہے یا نہیں اس لئے میں نے کبھی اس  
کو بیان کیا کبھی (نہیں بیان کیا) سکوت کیا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن  
عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے  
انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا حضرت عمر کہتے تھے میں ڈرتا ہوں،  
کہیں بہت زمانہ گزر جائے، اور لوگ یہ کہنے لگیں ہم کو تو اللہ کی کتاب (قرآن مجید)  
میں رحم کا حکم نہیں ملا پھر اللہ نے جو حکم ٹھہرایا ہے اس کو چھوڑ کر گمراہ بن  
جائیں دیکھو سن لو جو مسلمان محسن ہو کر زنا کرے، اور زنا پر گواہ قائم ہو جائیں  
یا عورت کا حمل نمود ہو یا زنا کرنے والا اقرار کرے تو اس کو رحم کریں گے  
سفیان نے کہا مجھے تو یہ حدیث اسی طرح یاد ہے سن لو آنحضرت صلی اللہ

لہ جو روکا نام معلوم نہیں مہا ۵۳۸ ان کے نام معلوم نہیں ہوتے ۵۳۸ باب کا مطلب میں سے نکلتا ہے گویا امام بخاری نے وہی مذہب اختیار کیا کہ زنا کا اقرار  
ایک بار کرنا کافی ہے کیونکہ اس حدیث میں آپ نے یوں نہیں فرمایا، اگر چار بار اقرار کرے، مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس سے نفی بھی نہیں نکلتی اور ممکن ہے کہ انیس کو زنا  
کے اقرار کا حکم معلوم ہو کر چار بار کرنا چاہیے، اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صریح نہیں کی ۵۳۸

وَقَدْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ سَلَامٌ وَرَجَعْنَا بَعْدَهُ  
بَابُ ۲۶ رَجَعَ الْجُبَلِيُّ مِنَ الزِّنَا  
إِذَا أَحْصَيْتَ

۵۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا أَبُو هَيْمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرَى  
رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ يَبْنِي وَهُوَ  
عِنْدَ عَمِّ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّتِهِ حَتَّى  
إِذْ رَجَعَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ  
رَجُلًا آتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فَلَانٍ  
يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عَمِّي لَقَدْ بَايَعْتُ فَلَانًا  
فَوَاللَّهِ مَا كَانَتْ بَيْعَتِي بِكَ إِلَّا فَلَنْتَ نَعْتًا  
فَغَضِبَ عَمِّي ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَفَعَلُمُ  
الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمَحَذَرُهُمْ هُوَ لَعَلَّ  
الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَعْمَبُوهُمْ أَمْوَرًا هُوَ تَلَّ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ  
فَإِنَّ الْمُسْلِمَ يَجْمَعُ رِعَاءَ النَّاسِ وَتَوَخَّاهُمْ  
فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يُغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ

علیہ وسلم نے زانی کو رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔  
باب اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ پائی جائے اور وہ  
محضہ ہو تو اس کو رجم کریں گے۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو ہریرہ  
بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے  
انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس  
سے انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے کسی شخص کو تعلیم دیا کرتا تھا لوگوں  
میں عبد الرحمن بن عوف بھی تھے ایک روز ایسا ہوا، اخیر حج جو حضرت عمرؓ نے  
کیا (۳۳ ہجری میں) اس میں میں منامیں عبد الرحمن بن عوف کے مکان میں  
تھا وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے ہوئے تھے اتنے میں عبد الرحمن لوٹ کر آئے اور  
کہنے لگے کاش تم بھی یہ واقعہ دیکھتے ایسا ہوا، ایک شخص (نام نامعلوم) آج  
حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگے امیر المؤمنین تم فلاں شخص کے باب میں کیا کہتے  
ہو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہتا ہے اگر عمرؓ گئے تو میں فلاں صاحب (طلحہ  
بن عبید اللہ) سے بیعت کروں گا کیونکہ قسم خدا کی ابو بکر صدیقؓ سے تو ناگہانی  
(بن سوچے سمجھے) بیعت ہو گئی تھی یہ سن کر حضرت عمرؓ (بہت) غصے ہوئے  
اس کے بعد کہنے لگے انشاء اللہ میں شام کو لوگوں میں کھڑا ہو کر خطبہ  
سناؤں گا اور ان کو ان لوگوں سے ڈراؤں گا جو زبردستی (داخل در معقولات  
کرنا چاہتے ہیں عبد الرحمن بن عوف نے یہ سن کر کہا امیر المؤمنین (درائے  
خدا) ایسا نہ کیجئے (اس موقع پر یہ بیان نہ کیجئے) یہ توجہ کا موسم ہے یہاں  
ہر قسم کے کم ظرف و خجیل لوگ جمع ہیں آپ جب خطبہ سنانے کھڑے ہوئے  
تو آپ کے پاس پاس (قریب قریب) اسی قسم کے لوگ اکٹھا ہو جائینگے

۱۔ یعنی جو بیعت کے بعد کیوں کر عمل کی حالت میں رجم کرنا جائز نہیں اسی طرح کوڑے مارنا اس لئے کہ اس میں بھڑکی ہلاکت کا خوف ہے اسی طرح اگر حاملہ عورت پر قصاص  
واجب ہو تب بھی وضع حمل کے بعد قصاص ایسے گئے ۱۱ منہ قرآن اور دین کے مسائل سکھاتا حالانکہ ابن عباسؓ بہ نسبت اُن کے بہت کم عمر تھے ۱۲ منہ ۱۳ بلاذری  
کے انساب سے معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والے شخص حضرت زبیرؓ تھے انہوں نے یہ کہا تھا اگر عمرؓ گزر جائیں گے تو ہم حضرت علیؓ سے بیعت کریں گے یہی صحیح ہے ۱۴ منہ ۱۵ اتنا  
غصے میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا ۱۶ منہ ۱۷ جو کام اپنی حیثیت اور استعداد سے باہر ہے چاہتے ہیں بزدل و ظلم اس میں داخل دیں ۱۸ منہ ۱۹



تَقُومُ فِي النَّاسِ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ مَقُولُ  
مَقَالَتِي يَطْبَعُهَا عَنْكَ كُلُّ مَطْبَعٍ وَأَنْ لَا يَعْرِفَهَا  
وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَمَا مَهْلُ حَتَّى  
تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسُّتَةِ  
فَتَعْلُصُ بِأَهْلِ الْفِتْرِ وَاشْتِاقِ النَّاسِ فَتَقُولُ  
مَا قُلْتُ مُمْكِنًا فَيَعْرِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ  
وَيَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عَمَّا أَمَّا وَ  
الْبَرَّانِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ يَدُكَ أَوَّلَ  
مَتَا أَوْقُومُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
فَقَدْ مَنَّ اللَّهُ بِكَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ  
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَجَلْنَا التَّوَارِخَ حِينَ  
زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتَّى إِذَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بَنِي  
سَعْدٍ بَنِي نَفِيلٍ جَاءَ لَنَا إِلَى رُكْنِ الْمَنْبَرِ فَجَلَسَتْ  
حَوْلَهُ نِسَاءُ رُكْنِي رُكْبَتِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَنْ  
خَرَجَ عَمَّا بَيْنَ الْخَطَابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا  
قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِي عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ  
لَيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَتِي لَمْ يَقْلَهَا مَنْدُ  
سُتُخَلَفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتُ  
أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عَمَّا عَلَيَّ  
الْمَنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَكَشَفَ  
عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي  
قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً تَبْدُدُ رَأْيِي أَنْ أَتُوهَا لَا  
أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاَهَا

میں ڈرتا ہوں آپ جو بات فرمائیں اس کا مطلب معلوم نہیں یہ لوگ کیا کریں  
اور مطلب نہ سمجھ کر اس پر کیا ماحیہ چڑھائیں اس لئے مناسب یہی ہے  
کہ آپ ٹھہر جائیں جب مدینہ پہنچیں جو ہجرت اور سنت کا مقام ہے وہاں آپ  
کو سمجھ دار اور شریف لوگوں سے سابقہ پڑے گا اطمینان سے آپ جو چاہیں  
سو فرما سکتے ہیں وہ لوگ علم والے ہیں آپ کی گفتگو یاد بھی رکھیں گے اور  
جو صحیح مطلب ہے وہی بیان کریں گے حضرت عمرؓ نے کہا اچھا خدا کی قسم  
میں مدینہ پہنچ کر پہلے پہل جو خطبہ سناؤں گا اس میں یہی بیان کروں گا  
ابن عباسؓ کہتے ہیں پھر ہم لوگ مدینہ میں اس وقت آئے جب ذی الحجہ کا  
مہینہ اخیر ہو گیا تھا (صرف چند روز باقی تھے) جمعہ کے دن ہم سویرے  
سورج ڈھلتے ہی نماز کے لئے چلے مسجد میں پہنچ کر دیکھا تو سعید بن زید  
عمر بن نفیل (جو عشرہ مبشرہ میں اور حضرت عمرؓ کے رشتہ دار تھے) منبر  
کی جڑ تک پاس بیٹھے ہیں میں بھی ان کے آس پاس بیٹھ گیا میرے گھٹنے  
ان کے گھٹنوں سے لگ رہے تھے تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ  
حضرت عمرؓ برآمد ہوئے جب میں نے ان کو آتے دیکھا تو سعید بن  
زید سے کہا آج حضرت عمرؓ وہ باتیں کہیں گے جو انہوں نے خلافت  
کے وقت سے اب تک نہیں کہیں انہوں نے اس کو نہ مانا اور کہنے  
لگے مجھ کو تو یہ امید نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کہیں جو اس سے  
پہلے نہیں کہی تھیں خیر حضرت عمرؓ منبر پر بیٹھے جب اذان دینے  
والے (اذان دے پکے) خاموش ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے پہلے  
الشرع کی تعریف ایسی چاہیے ویسی کی پھر کہنے لگے ابا بعد میں تم سے  
ایک بات کہتا ہوں جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا تھا مجھ کو معلوم  
نہیں شاید یہ گفتگو میری آخری گفتگو موت کے قریب کی ہو پھر جو کوئی  
اس بات کو سمجھے اور یاد رکھے اس کو لازم ہے کہ جہاں تک اس کی

۱۔ یعنی سنت نبویؐ یعنی حدیث شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگ قرآن اور حدیث سے خوب واقف ہیں ۲۔ منسلک ایک روایت یہ ہے ان کے بازو بیٹھ گیا ۳۔  
۴۔ یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی ان کو سورج ہو گیا تھا کہ اب موت نزدیک آن پہنچی اور ایسا ہی ہوا اس خطبہ کے بعد ہی اسی ذی الحجہ کا مہینہ ختم بھی نہیں ہوا تھا (باقی برسرِ موضوع)



اَنْ تَاْتِيَا مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللّٰهِ كَوْمَا تَ عَمْرٍ  
بَايَعْتُ فَلَانَا فَلَا يَغْتَرَن اَمْرُوْا اَنْ يَقُوْلَ  
اِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ اَبِيْ بَكْرٍ فَلْتَةً وَ تَلَّتْ اَلَا  
وَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَفِي شَرِّهَا  
وَلَيْسَ فِيْكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْاَعْنَاقُ اِلَيْهِمْ مِّثْلُ  
اَبِيْ بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ  
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يَبَايِعُ هُوَ وَلَا  
الَّذِيْ بَايَعَهُ تَغْوَةً اَنْ يُقْتَلَ وَلَا تَمَّا  
تَدَّكَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ  
نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا  
اَنْ الْاَنْصَارَ خَالَفُوْنَا وَاجْتَمَعُوْا بِاَسْرِهِمْ  
فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ  
عَنَّا عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ وَمَنْ مَّعَهُمَا وَ  
اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ  
فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اَنْطَلِقْ بِنَا

بہنہی ہے تم میں کسی نے یوں کہا اگر عمرؓ مر گیا تو میں فلاں شخص سے بیعت کر لوں گا  
دیکھو تم میں سے کسی کو یہ دھوکا نہ ہو باوجود کہ ابوبکر صدیقؓ سے ناگہانی دین سوچے  
سمجھے بیعت ہوئی تھی لیکن وہ چل گئی بات یہ ہے بیشک ابوبکر صدیقؓ کی  
بیعت ناگہانی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ناگہانی بیعت میں جو برائی ہوتی  
ہے اس سے تم کو بچاتے رکھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ابوبکرؓ کا سا (مقی اور  
پرہیزگار اور خدا ترس) تم میں کون ہے جس سے ملنے کے لئے اونٹ چلائے  
جاتے ہوں (لوگ سفر کرتے ہوں) دیکھو خیال رکھو کوئی شخص کسی سے بغیر مسلمانوں  
کی صلاح اور مشورے (اور اتفاق یا غلبہ آرا) کے بیعت نہ کرے جو کوئی ایسا  
کرے گا اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ بیعت کرنے والا اور جس سے بیعت کی دونوں  
اپنی جان گنوائیں گے اور سنو ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کا حال منوجبؓ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انصاری ہمارے خلاف ہو گئے انہوں نے کسی  
انصاری کو خلیفہ کرنا چاہا (اور سب کے سب جاکر بنی ساعدہ کے منڈوے میں  
اکٹھا ہو کر وہاں خلافت کا مشورہ کرنے لگے) اور حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ اور  
ان کے ساتھ والے (بنی ہاشم) بھی مخالفت تھے لیکن باقی سب مہاجرین ابوبکرؓ  
کی طرف رجوع ہوئے ان کے پاس جمع ہو گئے میں نے ابوبکرؓ سے کہا چلو اپنے

(بقیہ سفر سابقہ) قرآن میں پڑتی ہے اس نے کہ اس کا فرما لے الاغلا سے معصوم ہے پھر جہاں ایک آیت یا حدیث دوسری آیت یا حدیث کے برخلاف معلوم ہو تو تاویل کر  
کے دونوں کو منطبق اور موافق کرتے ہیں مگر خدا اور رسول کے سوا دوسرے لوگوں کی کلاموں میں ہم کو تاویل اور تکلف کی حاجت نہیں کالاسے بدبہ دیش ناودنایا کلام  
جو قرآن اور حدیث کے مخالف ہو اس کے کہنے والے کے منہ پر نار دینا چاہیے کاناسن کان ۱۲ (خواشی صغیر ہذا) لے ایسے ہی اور لوگوں سے بھی ہم جب چاہیں گے  
بن سوچے سمجھے بن صلاح اور مشورہ کے بیعت کر لیں گے تو کوئی قیامت نہ ہوگی ۱۲ منہ حضرت عمرؓ کا مطلب ہے کہ خلافت اور بیعت ہمیشہ سوج سمجھ کر مسلمانوں کے مشورے اور  
صلاح سے ہونا چاہیے اور ابوبکر صدیقؓ کی اگر کوئی نظیر دے کہ ان کی بیعت نفع نہ ہوگئی تھی باوجود اس کے اس سے کوئی برائی پیدا نہیں ہوئی تو یہ اس کی بیوقوفی ہے کیونکہ یہ ایک  
اتفاق بات تھی کہ ابوبکر صدیقؓ تھے ہی انہی اور خلافت کے لائق اور اتفاق سے انہی سے بیعت بھی ہوگئی ہر وقت ایسا نہیں ہوتا کہ لوگ ایسے ہی شخص سے بیعت کریں بلکہ  
جب بلدی بلا صلاح و مشورہ کسی کو مام بناتے ہیں تو اکثر وہ نالائق اور بدکار اور بدچلکٹا ہے اور اسی کی وجہ سے تمام بیعت کرنے والے مسلمان تباہ ہوتے ہیں یہاں اللہ حضرت  
عمرؓ کا ارشاد کیا ہے ایک ایک فقرہ اس کا رد ہے یہاں ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج یہ روز بدان کو دیکھنا کیوں نصیب ہوتا ۱۲ منہ بن صلاح اور مشورہ اور اتفاق  
یا غلبہ کرنے کے کسی کو مام بنالیکا ۱۲ منہ کیونکہ جب دوسرے مسلمان اس کی حکومت اور امامت کے برخلاف ہوں گے تو وہ جنگ پر مستعد ہوں گے انہی میں امام صاحب  
اور مقتدی صاحب دونوں کی جان معرض خطر میں پڑے گی اور جب مسلمانوں کے صلاح ۱۱ مشورے اور اتفاق یا غلبہ آرا سے کوئی مام ہوگا اس کو کوئی ڈرنہ ہوگا اگر کوئی مخالفت ہو  
اسی وقت پریٹ دیا جائے گا ۱۲ منہ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں من خبرنا بار موصد سے: بعض نسخوں میں من خبرنا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ابوبکر صدیقؓ جب  
آنحضرتؐ کی وفات ہوئی ہمارے بہتر لوگوں میں تھے وان الانصار علیہ کلام ہوگا ۱۲ منہ وہی ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانا نہیں چاہتے تھے ۱۲ منہ

إِلَىٰ إِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا  
نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَفَعْنَا مِنْهُمْ لِقَبِينَا مِنْهُمْ رَجَلَانِ  
صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَلَّكَ عَلَيْهِمَا الْقَوْمُ فَقَالَ  
أَبْنُ تَرْبِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ قُلْنَا نُرِيدُ  
إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَا عَلَيْهِكُمْ  
أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمْ أَفْضَلُوا أَهْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ  
لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّىٰ أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةٍ  
بَنَىٰ سَاعِدَةٌ فَإِذَا رَجُلٌ مُّزَجَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنِهِمْ  
فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ  
فَقُلْتُ مَا لَكَ قَالُوا يُوعَكُ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا  
تَشَبَّهَ خُطِيبُهُمْ فَأَتَىٰ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ  
أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَذَحْنُ الْأَنْصَارِ لِلَّهِ  
وَكِتَابَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ  
رَهْطٌ وَقَدْ دَقَّتْ دَأْقَتُهُمْ قَوْمُكُمْ فَإِذَا هُمْ  
يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَرُوا لَنَا مِنْ أَهْلِنَا وَأَنْ يَخْضَعُوا  
مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ ارْدُدْتُ أَنْ أَتَاكَ مَعَهُ

زَوْرَتُ مَقَالَةَ أَحَبِّتَنِي يُرِيدُ أَنْ أَقْدِمَ مَهَابِينَ  
يَدَايَ إِيَّايَ بَكْرٍ وَكُنْتُ أَدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَقِّ  
فَلَمَّا ارْدُدْتُ أَنْ أَتَاكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَىٰ رِسْلِكَ  
فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَنُكِّلْتُ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ  
أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَا لَنَا مَا تَرَكَ مِنْ بَحْلَمَتِهِ  
أَحْبَبْتُ فِي تَرْبِيدِي إِلَّا قَالِي فِي بَدِيهِتِهِمْ مَثَلًا أَوْ  
أَفْضَلَ مِنْهَا حَقًّا سَكَتَ فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فَيَكْفُرُ مِنْ

بھائیوں انصاریوں پاس چلوں اس ارادے سے نکلے جب ان کے قریب پہنچے  
تو رستے میں ونیک بخت (انصاری) آدمی ملے انہوں نے بیان کیا کہ انصاری  
آدمیوں نے یہ بات ٹھہرائی ہے (سعد بن عبادہ کو غلیفہ بنائیں، اور ہم سے پوچھا  
مہاجرین بھائیوں تم کہاں جا رہے ہو ہم نے کہا اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا  
رہے ہیں انہوں نے کہا دیکھو وہاں مست جاؤ وہ دوسری فکر میں ہیں تم کو جو  
کرنا ہے کر ڈالو لیکن میں نے کہا خدا کی قسم تم تو ضرور ان کے پاس جائینگے آخر  
ہم گئے دیکھا تو ان انصاریوں میں ایک شخص کپڑا (لیٹے بیٹھا ہے میں نے پوچھا  
یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا سعد بن عبادہ ہیں (خرمچ کے سردار) میں نے  
پوچھا کیوں کیا حال ہے انہوں نے کہا ان کو بخارا رہا ہے خیر تھوڑی دیر ہم  
وہاں بیٹھے اتنے میں ان کے خطیب (ثابت بن قیس بن شماس یا اور کسی) نے  
تشہد پڑھا اور جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر کہنے لگے اے ابا عبد اللہ  
انصار اللہ (یعنی اللہ کی مدد کرنے والے) ہیں اور اسلام کی فوج ہیں اور مہاجرین  
بھائیوں تم لوگ تھوڑے سے لوگ ہو (ایک قبیلہ جماعت) تمہاری یہ ذریعہ سی ٹکڑی  
اپنی قوم (یعنی قریش) سے نکل کر ہم لوگوں میں رہی اب تم لوگ چاہتے ہو کہ ہماری بیخ کنی  
کر دو اور ہم کو خلافت سے محروم کر کے آپ غلیف بن بیٹھو (یہ کبھی نہیں ہو سکتا) جب خطیب غلیفہ  
نے تقریر شروع کرنی چاہی میں نے ایک عمدہ تقریر اپنے ذہن میں تیار کر  
رکھی تھی میں نے پتا نہ ہو جو روئے بات لے لے سے اس کو شروع کر دوں  
اور انصاری کی تقریر سے جو ابو بکر کو غصہ پیدا ہوا ہے اس کو دور کر دوں جب میں نے  
بات کرنا چاہا تو ابو بکر نے کہا ذرا ٹھہرو میں نے ان کو ناراض کرنا برا جانا آخر انہوں ہی  
نے تقریر شروع کی اور خدا کی قسم دو گھنٹے سے زیادہ غفلت اور مجھ سے زیادہ سنجیدہ  
(اور متین) تھے میں نے جو تقریر اپنے دل میں سوچی تھی اس میں سے انہوں  
نے کوئی بات نہیں چھوڑی فی البدیہہ وہی کہی بلکہ اس سے بھی بہتر چھوڑا  
ہو گئے، ابو بکر نے تقریر کا خلاصہ یہ تھا انصاری بھائیوں تم نے جو اپنی فضیلت

لے عویم بن ساعدہ اور عویم بن عدی ۱۲ منہ لے کہتے ہیں وہ تقریر یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے بلکہ آپ بے ہوش ہو گئے ہیں مغرب ہوش میں  
آئیں گے اور منافقوں اور کافروں کی گردنیں اڑائیں گے ۱۲ منہ +

خَيْرٌ فَاَنْتُمْ لَكُمْ اَهْلٌ وَلَكِنْ يَعْرِفُ هَذَا الْاَمْرُ  
اِلَّا لِهَذَا الْحِجِّي مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ  
نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ اَحَدَ هَذَيْنِ  
التَّوَجِّلِينَ نَبِيْعًا اَتَيْهَمَا شِدَّتُمْ فَاَخَذَ بِيَدِي  
وَرَبِيْدًا ابْنِي عَبِيْدَةَ بْنِ الْجَحَّاحِ وَهَجَّالِيسُ  
بَيْنَنَا فَلَمْ اَكْمُرْ وَمَتَا قَالَ غَيْرَهَا  
كَانَ وَاللّٰهِ اَنْ اَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي  
لَا يَقْرُبُنِيْ ذٰلِكَ مِنْ اِثْمٍ اَحَبَّ اِلَيَّ  
مِنْ اَنْ اَتَاَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُو بَكْرٍ  
اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَسُوْلَ اِلَيَّ فَتَسْبِيْ عِنْدَ  
الْمَوْتِ شَيْئًا لَا اَحِدُكَ اِلَّا اَنْ تَقَالَ قَاتِلُ  
مَنْ اَلْاَنْصَارِ اَنَا جَدَّيْلُهَا الدِّمْحَلُ وَ  
عَدِيْقُهَا الْمَجَبِّ مَتَا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ  
يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَ  
اُرْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ حَتّٰى فِرْقَتُ

اور بزرگی بیان کی وہ سب درست ہے اور تم بے شک اس کے سزاوار ہو  
مگر خلافت قریش کے سوا اور کسی خاندان والوں کے لئے نہیں ہو سکتی کیونکہ  
قریش از روئے نسب اور از روئے خاندان کے تمام عرب کی قوموں میں بڑھ  
چڑھ کر ہیں اب تم لوگ ایسا کرو ان دو آدمیوں میں سے کسی سے بیعت کر لو  
ابوبکرؓ نے میرا اور ابوبکرؓ بن جراح کا ہاتھ تھامادہ ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے  
تھے مجھ کو ابوبکرؓ کی کوئی بات بری نہیں معلوم ہوئی مگر ایک ہی بات خدا کی  
قسم اگر آگے بڑھا کر میری گردن میں اور میں کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوں تو یہ مجھ کو اس  
زیادہ پسند تھا کہ میں ان لوگوں کی سرداری کروں جن میں ابوبکرؓ موجود ہوں میرا  
اب تک بھی خیال ہے یہ اور بات ہے کہ مرتے وقت میرا نفس مجھ کو بہکا دے  
اور میں کوئی دوسرا خیال کروں جواب نہیں کرتا خیر پھر انصار میں ایک کہنے والا  
(جواب بن منذر) یوں کہنے لگا سنو سنو میں وہ لکڑی ہوں جس سے اونٹ پر نایاب  
رگوں کو کھلی کی تکلیف رفع کرتے ہیں اور میں وہ باڑ ہوں جو درخت کے گرد لگائی  
جاتی ہے میں ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہوں ایسا کرو دو خلیفہ رہیں (دونوں مل کر  
کام کریں) ایک ہماری قوم کا اور ایک قریشؓ و انصاری قوم کا اب خوب گلے ہوئے  
لگی (کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا) غل جگ لگی میں ڈر گیا کہاں مسلمانوں میں بھڑک پڑ جاتی ہے

لے اس کی دیں ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قریش کے قبیلے سے بھیجا ۱۲ منسلک ہوا انہوں نے بھی کر عراب ابوبکرؓ سے بیعت کر ۱۲ منسلک مطلب  
یہ ہے کہ میں تو مرے وہ تک اسی خیال پر ثابت قدم ہوں کہ ابوبکرؓ پر میں مقدم نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں میں ابوبکرؓ موجود ہوں میں ان کا سردار نہیں بن سکتا اب تک تو اسی اقتدار  
پر مضبوط ہوں لیکن اگر آئندہ شیطان یا نفس مجھ کو بہکائے اور کوئی دوسرا خیال میرے دل میں ڈال دے تو یہ اور بات ہے آفرین صد آفرین حضرت عمرؓ کے عجز اور انکسار پر اس میں  
کچھ شک نہیں کہ ابوبکرؓ صدیقی کو قدامت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور رفاقت میں حضرت عمرؓ پر بہت ترجیح تھی مگر ملک داری اور سیاست اور قوت انتظامی میں  
حضرت عمرؓ کہیں بڑھے ہوئے تھے اس پر بھی انہوں نے ہر بات میں اپنے تئیں ابوبکرؓ صدیقی سے کم سمجھا اور ان کے ہوتے ہوئے خود سردار بننا گناہ خیال کیا رضی اللہ عنہ  
دارفناہ ۱۲ منسلک تاکہ درخت آندھ میں گرنے سے محفوظ رہے مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صاحب الرائے اور عقلمند اور مزاج قوم ہوں لوگ ہر جھگڑے اور ہر تفسیہ میں میری طرف  
رجوع ہوتے ہیں اور میں ایسی عمدہ رائے دیتا ہوں جو کسی کو نہیں سمجھتی گویا تنازع اور جھگڑے کی کھلی میرے پاس آکر اور مجھ سے رائے کے رفع کرتے ہیں اور تباہی اور  
بربادی کی ڈر میں میری پناہ لیتے ہیں میں ان کی باڑ ہو جاتا ہوں مصر حوادث اور بلاؤں کی آندھ میں سے ان کو بچاتا ہوں ۱۲ منسلک ۵۵ واہ ری مقل کیا عمدہ تدبیر بتائی اسی  
نہم پر یہ ناز اور تکبر کہیں ایک بنام میں دو تلواریں بھی رہ سکتی ہیں مثل مشہور ہے دو بادشاہ درالقلمی نہ بگھٹان حضرت نے تو مسلمانوں کا خاتری کرانا چاہا تھا ایسی رائے  
دی تھی کہ ایک دن بھی کام نہ چلتا اور جوشہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی محنت اٹھا کر قائم کیا تھا وہ بالکل مٹ جاتا ۱۲ منسلک خدا نخواستہ اگر اس وقت چھوٹ  
پڑتی تو میں اسلام کا خاتمہ ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنا وعدہ پورا کرنا تھا، اس نے اسلام کو بجا دینے اور مسلمانوں کو حکومت دینے کا وعدہ کر لیا تھا یہ تائید الہی سمجھنا چاہیے  
کہ سب لوگوں نے ابوبکرؓ صدیقی پر اتفاق کر لیا ۱۲ منسلک ۶۰

مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَقُلْتُ اَبَسَطَ يَدَكَ اَبَا بَكْرٍ  
فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ  
ثُمَّ بَايَعْتُمُ الْاَنْصَارَ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ  
بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ تَتْلُمُ  
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ تَتَلَّى اللَّهُ  
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَرَأَا وَاللَّهِ  
مَا وَجَدْنَا فِيْمَا حَضَرْنَا مِنْ اَمْرِ اَخَوِي  
مِنْ مُبَايَعَةِ اَبِي بَكْرٍ نَحْنُ اِنْ قَارَفْنَا  
الْقَوْمَ وَكَمْ تَكُنْ بَيْعًا اَنْ يَبَايَعُوْا رَجُلًا  
وَمِنْهُمْ بَعْدُنَا فَاِمَا بَايَعْتُمْ عَلَى مَا لَا تَرْضَوْنَ  
وَلَا مَا نَخْلَفُكُمْ فَيَكُوْنُ مَسَادٌ خَمَنُ  
بَايَعِ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ  
فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَالَّذِي بَايَعْنَا لِنَعْرِضَ  
اَنْ يُقْتَلَ -

### باب ۲۸۸ اَلْبُكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَ

يُنْفِيَانِ -

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاِذَا جُلِدَا وَكُلَّ وَاحِدًا مِنْهُمَا  
وَمَا تَجْلِدُوْهُ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَتُنِيْ  
وَرِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

آخر میں کہ اٹھا ابو بکرؓ اپنا ہاتھ بڑھا انہوں نے ہاتھ بڑھایا میں نے ان سے  
بیعت کی اور مہاجرین نے بھی (جتنے وہاں موجود تھے) انہوں نے بھی بیعت  
کر لی پھر انصاریوں سے بھی بیعت کر لی (چلو جھگڑا تمام ہوا جو منظور آئی  
تھا وہی ظاہر ہوا) اس کے بعد ہم سعد بن عبادہ کی طرف بڑھے (انہوں نے  
بیعت نہیں کی) ایک شخص (نام نامعلوم) انصاریوں سے کہنے لگا بھائیو سعد  
بن عبادہ (بیچارے) کا تم نے خون کر ڈالا میں نے کہا اللہ تعالیٰ اس خون کر کا حضرت  
عمرؓ نے (اس خطبے میں) یہ بھی فرمایا اس وقت ہم کو ابو بکرؓ کی خلافت سے زیادہ  
کوئی چیز مضر درمی معلوم نہیں ہوئی کیونکہ ہم کو یہ ڈر پیدا ہوا کہیں ایسا نہ ہو ہم  
لوگوں کے مدار میں اور ابھی انہوں نے کسی سے بیعت نہ کی ہو وہ کسی اور شخص سے بیعت  
کر بیٹھیں تب دو صورتوں کے خالی نہ ہوتا یا تو ہم بھی جبراً قہراً (دل نہ چاہتا) اسی سے  
بیعت کر لیتے یا لوگوں کی مخالفت کرتے تو آپس میں فساد پیدا ہوتا پھوٹ پڑ  
جاتی، دیکھو پھر یہی کہتا ہوں جو شخص کسی شخص سے بن سوچے سمجھے بن صلاح اور  
مشورہ بیعت کرے تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں نہ  
اس کی جس سے بیعت کی گئی کیوں کہ دونوں اپنی جان گنوائیں گے۔

باب کنوارا کنواری کے ساتھ زنا کرے (یعنی دونوں غیر محصن ہوں)  
تو دونوں پر کوڑے پڑیں، دونوں کو دیس نکالا کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت  
دونوں کو سو کوڑے مارو اور اگر تم اللہ اور پچھلے دن (آخرت) پر یقین رکھتے  
ہو تو اللہ کا حکم چلانے میں تم کو ان پر کچھ شفقت نہ آنا چاہیے اور جب ان کو سزا

ملے اس کو خلافت کی بڑی امید تھی لیکن محرم وہی ۱۲ منہ ۱۱ھ اس کو دنیا سے اٹھائے گا تاکہ مسلانوں میں آپس میں نا امانی اور بھوت  
پیدا نہ ہو یہ حضرت عمرؓ کی راست تھی ایسا ہی ہوا سعد بن عبادہ نے ابو بکر صدیقؓ سے بیعت نہ کی اور غصے میں خدا ہو کر شام کے ملک میں چل دیے وہاں حمام میں ایک ہی  
ایکا مروہ طے غیب سے ایک آواز آئی ہم نے سعد بن عبادہ خراج کے سردار کو اس کے دل پر دو تیر لگا کر مار ڈالا ۱۲ منہ ۱۱ھ اس نے آنحضرتؐ کی تعجیز و تکفین کا کام حضرت علیؓ  
اور حضرت عباسؓ انصرام نے ہی سہے تھے اور عرب میں قاعدہ بھی یہی تھا کہ میت کے غسل اور تکفین کا اہتمام اس کے عزیز و اقارب ہی کرتے وگ اس میں شریک نہ ہوتے اسی وقت  
سے عموماً رواج پڑ گیا ہے کہ جب کوئی غلیظہ یا بادشاہ مر جاتا ہے تو پہلے کوئی اس کا جانشین ہو جاتا ہے اس کے بعد تعجیز و تکفین اور دفن کا انتظام کیا جاتا ہے اب تک  
قاعدہ مسلمان بادشاہوں میں جاری ہے ۱۲ منہ ۱۱ھ اگر راج پوچھو تو حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ نے وہ کام کیا کہ اس کا احسان قیامت تک ہر مسلمان مانتا رہے گا، مسلمانوں کو کتابی  
سے پچایا ۱۲ منہ ۱۱ھ اور ابو بکرؓ کی بیعت پر قیاس نہ کرو ان کی بات اور تھی ۱۲ منہ +

وَلَيْسَ هَذَا عَدَا بَيْنَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً  
وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ  
وَحُرْمٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأَيْتُ لَاقِمَةً  
الْحَدَّادِ -

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ  
الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَاوَلَمْ يَمُحِّمْ مِنْ جُلْدٍ مَائَةً وَ  
تَقْرِيبَ عَامٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ وَكَانَ ابْنُ  
الزُّبَيْرِ ابْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ غَرَبَ ثُمَّ لَمْ تَنْزَلِ تِلْكَ السَّنَةُ  
۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى  
وَلَمْ يَمُحِّمْ مِنْ سِنِي عَامٍ بِأَقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ -  
بَابُ ۲۶۹ فِي أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَلَّاتِينَ  
۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

دی جائے تو مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں حاضر رہے اور دیکھنا نہ کرنے والا  
مرد جب نکاح کرے گا تو اکثر بدکار یا مشرک عورت ہی سے نکاح کرے گا  
اسی طرح زنا کرنے والی عورت بھی جب نکاح کرے گی تو اکثر بدکار یا مشرک  
مرد ہی سے نکاح کرے گی (دوسرے شخص اپنے ہم جنس کو پسند کرتا ہے) اور مسلمانوں  
پر تو یہ حرام ہے سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا ولا تاخذکم بعضا  
رافۃ کا یہ مطلب ہے کہ ان کو حد لگانے میں رحم مت کرو۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز  
بن سلمہ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ  
بن قعبہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس شخص کے لئے جو کنوارا ہو کر زنا کرے  
یہ حکم دیتے کہ سو کوڑے اس پر لگائے جائیں اور ایک سال تک جلا وطن  
کیا جاوے (اسی سند سے) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر  
دی کہ حضرت عمرؓ نے (زانی کو) جلا وطن کیا پھر یہی طریقہ قائم ہو گیا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن  
مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس شخص کے بارے میں جو کنوارا ہو کر زنا کرے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو حد  
لگائی جائے اور سال بھر تک شہر بدر رہے۔

باب بدکاروں اور بھڑکوں کو شہر بدر کرنا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے بشام دستوائی نے  
کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عمرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ

لے یہی سب لوگوں کے سامنے کوڑے لگائے جائیں نہ کہ گھر میں جیکے سے ۱۲ منہ سب جگہ دم و کرم اچھا ہے مگر اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں دینے میں ہرگز  
رحم نہ کرنا چاہیے کیونکہ ایسے مقام پر دم و کرم نہ کرنا اور زندگان خدا پر بے رحمی کرنا ہے کیا تم نے سعدی کا قول نہیں سنا ہے نکوئی بادلان کردن چنان ست کہ بد  
کردن بجائے نیک مردان ۱۲ منہ سب کا وعدہ توں سے نکاح کرنا ۱۲ منہ سب دوسری روایتوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو کوڑے مارے اور  
جلا وطن کیا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بھی ایسا ہی کیا حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا ان حدیثوں سے خفیہ کا مذہب دھونسا ہے جو زانی کے لئے ملامت کی سزا نہیں تجویز کرتے اور کہتے ہیں  
یہی قرآن میں صرف سو کوڑے مذکور ہیں ہم کہتے ہیں جن سے تم کو قرآن میں بیٹھا ہے انہی نے زانی کو جلا وطن کیا اور حد بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے ۱۲ منہ

قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُخَلَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ  
النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بَيْوتِهِمْ  
وَأَخْرِجُوا فَلَانَا وَأَخْرِجُوا فَلَانَا -

بَابُ ۲۷ مَنْ أَهْرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ  
الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ -

۵۴۳ - حَدَّثَنَا عاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَبْرِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَيْدِ بْنِ حَكَلٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ  
الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضِ بَيْنَنَا اللَّهُ  
فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ أَقْضِ لَكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ بَيْنَنَا اللَّهُ لَاتِ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا  
عَلَى هَذَا فَرَفِئَ بِأَمْرَاتِهِ فَأَجَبُونِي أَنْتَ عَلَى  
أَبْنِي الرَّجْمَ فَأَقْتَدَيْتُ بِمَا كُنْتُ مِنَ الْغَنَمِ وَ  
وَلَيْدَةً تُرْسَالَتْ أَهْلَ الْعِلْمِ فَرَعَمُوا أَنْتَ  
مَا عَلَى ابْنِي جَلْدًا وَمَاتِي وَتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ  
اللَّهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرُدَّ عَلَيْكَ وَعَلَى  
ابْنِكَ جَلْدًا وَمَاتِي وَتَغْرِيْبُ عَامٍ قَامًا  
أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَأَعْدُ عَلَى أُمْرَأَتِي هَذَا

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیڑوں پر اور ان  
عورتوں پر جو مرد نہیں لعنت کی اور فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو  
اور آپ نے ظلال بھیڑے (انجشہ) کو نکال دیا اور حضرت عمرؓ نے بھی ظلال  
بھیڑے (مانع) کو نکلوا دیا۔

باب ایک شخص حاکم اسلام کے پاس نہ ہو (کہیں اور ہو)  
لیکن اس کو حد لگانے کے لیے حکم دیا جائے۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب انہوں  
نے زہری سے انہوں نے عید الشہدین عبداللہ بن عبدہ بن مسعود سے انہوں  
نے ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک گنوار شخص (نام  
نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ (مجدیں) بیٹھے ہوئے تھے  
اور کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے یہ  
سن کر اس کا دشمن و فریق ثانی کھڑا ہوا عرض کرنے لگا جی ہاں سچ کہتا ہے  
یا رسول اللہ تم دونوں کا اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کر دیجئے ہوا یہ کہ میرا  
بیٹا اس کے پاس نوکر تھا اس نے اس کی جو رو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا  
تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیے نے سو بکریاں اور ایک نڈی نڈی میں دے کر اس کو چھڑا  
لیا اس کے بعد جو میں نے (دوسرے) عالموں سے سسلہ پوچھا تو انہوں نے کہا  
نہیں تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہوگا،  
آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا قسم اس پر درود گاری جس کے ہاتھ میں میری جان  
ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا بکریاں درلودی  
تو اپنی واپس لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک برس کے  
لئے جلاوطن ہوگا پھر آپ نے انیس سے فرمایا تو کل صبح اس دوسرے شخص

۱۔ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگانے کا اور فریق ثانی کی جو رو کو رجم کرنے کا حکم دیا حالانکہ یہ دونوں آنحضرتؐ کے پاس موجود نہ  
تھے غائب تھے۔ ظلالی نے کہا آپ نے جو انیس کو فریق ثانی کی جو رو کے پاس بھیجا وہ زنا کی حد ماننے کے لئے نہیں بھیجا کیونکہ زنا کی حد لگانے کے لئے مستحسن کرنا یا دھونڈنا  
درست نہیں اگر کوئی خود اگر زنا کا اقرار کرے اس کے لئے بھی تلقین مستحب ہے یعنی یوں کہنا شاید تو نے بوسہ یا سوگا یا پاس کیا ہوگا جیسے اوپر گزر چکا بلکہ آپ نے انیس  
کو اس لئے بھیجا کہ اس عورت کو خبر کر دیں کہ فلا نے شخص نے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اب وہ مدقوت کا مطالبہ کرتی ہے یا صحت کرتی ہے جب انیس اس کے پاس پہنچے  
تو انیس عورت نے زنا کا اقبال کیا اس اقبال پر انیس نے اس کو رجم کر دیا ۴ منہ ۵



فَأَسْرَجَهَا فَعَدَا أُنَيْسٌ فَزَجَّهَا

بَاب ۲۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ  
يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ  
الْمُؤْمِنَاتِ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ  
فَتَيَا تَكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيِّكُمْ  
بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ  
أَهْلِهِنَّ وَأَنْتُهُنَّ أَجُورُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ  
مُحْصَنَاتٍ غَيْرِ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَخَذَاتٍ  
أَخْدَانٍ فَإِذَا أَحْبَبْتَ فَاَنْتَيْنِ بِفَاحِشَةٍ  
فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنْ  
الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ  
وَأَنْ تُصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ  
رَحِيمٌ

بَاب ۲۲ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ

۵۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ  
تَحْمِنْ قَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثَلَاثَ زَنَتِ  
فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ يَبْعُوهَا

کی جو رو پاس جا اس کو اگر وہ زنا کا اقرار کرے) رجم کر انیس صبح کو اس کے  
پاس گئے، انیس نے اس کو رجم کیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسا میں) فرمان نام میں سے جس کو مسلمان  
آزادی بیوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو وہ مسلمان لونڈیوں کی نکاح  
کر لے تو تمہارا ملک میں ہوں اور اللہ تمہارا ایمان کا حال خوب جانتا ہے تم  
سب ایک دوسرے کے چٹے بٹے ہو (یعنی اولاد آدم ہوم جنس ہو) تو لونڈیوں  
کے مالکوں سے اجازت لے کر ان سے نکاح کر لو اور ان کے ہر دستور  
کے موافق ادا کرو یہ لونڈیاں نکاح کر کے اپنے تئیں حرام کاری سمجھانے لگی ہوں  
نہ لونڈیوں کی طرح شہوت بھجانے والی نہ خانگیوں کی طرح آشنائی کرنے والی پھر  
جب قید نکاح میں آجائیں اس کے بعد اگر حرام کاری کریں تو ان کو آزاد و غریبوں  
کی ادھی مزدادی جائے گی (سو کوٹوں کے بدل پچاس کوڑے پڑیں گے اور  
رجم نہ ہوگی) یہ لونڈیوں سے نکاح کرنے کی اجازت اس کے لئے ہے جو  
زنا میں مبتلا ہو جانے سے ڈرتا ہو اس پر بھی اگر تم صبر کیے ہو تو یہ تمہارے  
لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

باب اگر لونڈی زنا کرے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینبی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں  
نے ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا  
اگر کوئی لونڈی زنا کرے اور حرام کاری سے اپنے تئیں نہ بچائے تو اس کو سو کوڑے  
لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر  
(جو تھے بار اگر زنا کرے) تو اس کو بیچ ڈالو بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل

۱۔ اس نے زنا کا اقرار کیا ۱۲ منہ لی بی سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھا ہو اور ۱۲ منہ مافظ نے کہا طارک اس میں اختلاف ہے کہ لونڈی کا احسان کیا ہے بعضوں  
نے کہا نکاح کرنا بعضوں نے کہا آزاد ہونا پہلے قول پر اگر نکاح سے پہلے لونڈی زنا کرے تو اس پر مرد واجب نہ ہوگی ابن عباسؓ اور ایک جماعت تابعین کا یہی قول ہے  
اور اکثر طارک کے نزدیک نکاح سے پہلے بھی اگر لونڈی زنا کرے تو اس پر پچاس کوڑے پڑیں گے اور آیت میں جو احسان کی قید لگائی اس سے یہ غرض ہے کہ لونڈی کو  
محسنہ ہو پردہ رجم نہیں ہو سکتی کیونکہ رجم میں نصف ممکن نہیں ہے بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے غیر مسافحات زواني ولا متخذات اخلاص  
یعنی مسافحات کے معنی حرام کرانے والیاں اخلاص کے معنی اشارہ ۱۲ منہ عہ زنا سے بچے رہو۔ اور لونڈیوں سے بھی نکاح نہ کرو ۱۲ منہ +

وَلَوْ يَضْفِرُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَا أَدْرِي بَعْدَ  
الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ -

بَاب ۲۴ لَا يَتَزَوَّجُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا  
زَنَتْ وَلَا تَنَفَّى -

۵۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْلَيْثُ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّا سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ الْأَمَةُ فَنَبَّيْنَاهَا  
فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَتَزَوَّجُ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَتَزَوَّجُ  
ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّلَاثَةَ فَلْيَبْعِهَا وَ لَوْ  
يَبْعِدُ مِنْ شَعِيرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَاب ۲۵ أَحْكَامُ أَهْلِ الذَّمِّ وَ  
إِحْصَائِهِمْ إِذَا زَنُوا وَرَفْعُهَا إِلَى الْأَمَامِ -

۵۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ رَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقْبَلَ النَّبِيُّ أَمَ بَعْدَهُ قَالَ لَا أَدْرِي  
تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

سہی ابن شہاب نے (اسی سند سے) کہا مجھ کو یاد نہیں رہا پہنچے کا حکم تیسری  
بار کے بعد دیا یا پھر تھی بار کے بعد -

باب لونڈی کو (شرعی منرا دینے کے بعد پھر) ملامت  
نہ کرے نہ لونڈی جلا وطن کی جائے -

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن  
سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان) سے انہوں  
نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی  
کی حرام کاری جب کھل جائے تو اس کو کوڑے لگائے زبان سے سخت سست  
نہ کہے پھر اگر زنا کرے تو پھر کوڑے لگائے اور زبان سے ملامت نہ کرے  
پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو (جو دام ملے) بیچ ڈالے بالوں کی ایک  
رسی ہی کے بدل سہی لیث کے ساتھ اس حدیث کو اسماعیل بن امیر نے بھی  
سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے -

باب ذمی کافر اگر زنا کریں اور ان کا مقدمہ حاکم اسلام کے  
سامنے لایا جائے -

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد  
نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی)  
سے رجم کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو رجم  
کیا میں نے پوچھا سورہ نور کی آیت اترنے سے پہلے یا اس کے بعد انہوں  
نے کہا میں نہیں جانتا عبد الواحد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر اور خالد بن

لہ یعنی جو تبت آئے اس کے بدل دے ڈالو اس لئے کہ حرام کار لونڈی کا گھر میں رکھنا باعث نفوست ہے دوسرے اس کے دیکھا دیکھی دوسری عورتوں کے خراب ہو  
جانے کا ڈر ہے ۱۲ منہ لہ کیونکہ جب منرا دی گئی تو وہ گناہ کا کفارہ ہو گئی اب زبان سے سخت سست کہنا بے موقع ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ صرف زبان سے  
ملا مت کرنے پر اکتفا نہ کرو جیسے جاہلیت کے زمانہ میں قاعدہ تھا کہ حرام کار لونڈی کو سخت سست کہہ دیتے جس اسی پر اکتفا کرتے کوڑے وغیرہ نہ داتے بلکہ اس کو کوڑے  
بھی لگاؤ ۱۳ منہ لہ اس کو امام نسائی نے وصل کیا اس میں سعید اور ابو ہریرہ کے درمیان ان کے باپ کا واسطہ نہیں ہے ۱۴ منہ لہ جس میں زانی کو کوڑے مارنے کا حکم  
ہے ۱۵ منہ لہ بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو  
امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے نکالا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور ایک یہود کو رجم کیا عبداللہ بن ابی اوفی کے کام سے یہ نکلا ہے کہ عالم کو (باقی برص ۳)

وَالْحَارِثِيُّ وَعَبْدَةُ بْنُ حَسِيدٍ عَنْ  
الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَأْدَاةَ وَ  
الْأَوَّلُ أَصَحُّ -

۵۴۷. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ أَنَّكَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَكَ أَنَّ  
رَجُلًا مَنَّهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيًّا فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَخْدُونُ فِي التَّوْرَةِ  
فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا فَضْضُوهُمْ وَيَجْلِدُونَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ  
فَأَذَابُ التَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ  
عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا  
فَقَالَ لَمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَرْفَعْ  
يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَذَا ذِئْبُهَا آيَةُ الرَّجْمِ  
قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ  
فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ  
يَحْيَى عَلَى الْمَرْأَةِ نَيْبَهَا الْحَبَارَةَ

بَابُ ۲۷ إِذَا رَجِيَ امْرَأَتَا أَوْ امْرَأَةٌ

عبد اللہ اور عبد الرحمن بخاری اور عبیدہ بن حید نے بھی شیبانی سے روایت  
کیا اور بعضے راویوں نے سورہ نور کے بدل (سورہ مائدہ کہا یعنی عبیدہ بن  
حید نے) اور اگلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک  
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا  
یہودی لوگ (مسجد حجاز میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ  
سے یہ بیان کر ان میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی ہے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا توراہ شریف میں زنا میں رجم کرنے کی بابت  
کیا لکھا ہے انہوں نے کہا توراہ شریف میں تو یہ حکم ہے کہ ہم زنا کرنے والوں  
کو فضیعت کریں ان پر کوڑے پڑیں یہ سن کر عبد اللہ ابن سلام نے کہا تم  
جھوٹے ہو توراہ شریف میں رجم کا حکم موجود ہے اچھا توراہ لے کر آؤ  
(وہ لے کر آئے) اس کو کھولا ایک یہودی (عبد اللہ بن صوریہ) نے کیا  
کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے اگلی اور پچھلی آیتیں پڑھنے  
لگا عبد اللہ بن سلام نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو سرکاس نے جو  
ہاتھ اٹھایا تو اس کے تلے سے رجم کی آیت نکلی کہنے لگے محمد عبد اللہ بن  
سلام سچ کہتے ہیں بے شک تورات شریف میں رجم کی آیت موجود ہے  
آخر آپ نے حکم دیا وہ دونوں زنا کرنے والے مرد اور عورت رجم  
کئے گئے عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں میں نے (رجم کرتے وقت) مرد  
کو دیکھا عورت پر بھک بھک پڑتا تھا اس کو پتھروں کی مار سے  
پھانتا تھا۔

بَابُ ۲۸ اِذَا رَجِيَ امْرَأَتَا أَوْ امْرَأَةٌ

(بقیہ صفحہ سابقہ) جب کوئی بات اچھی طرح معلوم نہ ہو تو یوں کہے میں نہیں جانتا اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور جو کوئی اس کو عیب سمجھ کر اٹھل پھو سے ہر بات  
کا جواب دے دیا کرے وہ احمق ہے عالم نہیں ہے ۱۱ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱۲ علی بن مسہک روایت کو ابن ابی شیبہ نے اور خالد کی روایت کو خود امام بخاری  
نے باب رجم الحسن میں اور عبیدہ کی روایت کو اسماعیل نے وصل کیا لیکن بخاری کی روایت معلوم نہیں کسی نے وصل کی ۱۲ منہ ۱۳ اس لئے کہ سورہ مائدہ میں زنا  
کے احکام مذکور نہیں ہیں تو اس سے کیا تعلق ۱۲ منہ ۱۴ رجم کا حکم اس میں موجود ہے یا نہیں ۱۵ منہ اب کیا کریں سخت شرمندہ ہوئے ۱۲ منہ ۱۶ جس میں سورہ  
نور مذکور ہے ۱۲ منہ ۱۷

غَيْرِهِ بِالْإِثْمَانِ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّائِسِ هَلْ عَلَى  
 الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَنْكَ مَعِيتُ يَهْ -  
 ۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذِي  
 بَيْنِ خَالِدٍ أَمَّا أَخْبَرَاكَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 أَحَدُهُمَا أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ  
 وَهُوَ أَفْهَمُهَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْضَعَ  
 بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذِنَ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ  
 تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكُ  
 وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَرَفَى بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي  
 أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّحْمَةَ فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهَا بِمَا تَشَاءُ  
 وَبِعَارِيَّتِي فَنُفِرَ لِي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي  
 أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِبٌ عَامٌ وَ  
 إِنَّمَا التَّجْمُدُ عَلَى أَمْرَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
 لَا قُضِيَّتَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا عَمَّكَ  
 وَجَارِيَّتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ وَجَلْدُ ابْنِهَا مِائَةً  
 وَتَغْرِبٌ عَامٌ وَأَمَّا ابْنُكَ الْأَسْلَقِيُّ أَنْ  
 يَأْتِيَ أَمْرًا الْآخِرَ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمَهَا  
 فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا -

یاد دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگانے تو حاکم کو کیا یہ لازم ہے کہ کسی  
 شخص کو عورت کے پاس بھیج کر اس تہمت کا حال دریافت کر لے۔  
 ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے  
 خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ  
 سے انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے بیان کیا  
 دو مرد (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے  
 ایک کہنے لگا ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے دوسرا بخود زیادہ بھڑا  
 تھا کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ ہم دونوں کا اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ  
 کر دیجئے اور اجازت دیجئے تو میں مقدمہ کے واقعات بیان کروں (آپ نے اس  
 فرمایا اچھا بیان کر) کہنے لگا ایسا ہوا میرا بیٹا اس شخص کے بیٹے فریق ثانی، پاس  
 عیفت تھا امام مالک نے کہا بیٹے نوکر تھا اس نے کیا کیا اس کی جو دے نہ نا  
 کی لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیے میں نے سوچکر بکریاں دو  
 ایک لونڈی فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا (سنگساری سے بچایا) اس کے  
 بعد میں نے دوسرے عالموں سے جو مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے  
 پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کیلئے ملک بدر ہوگا (کیونکہ وہ غیر محسن تھا)  
 اور اس کی عورت البتہ سنگسار ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر  
 فرمایا سنو اس پر روکا رکی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ  
 اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تیری بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس اپنے  
 اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگواتے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا اور  
 انیس اسلمی (صحابی) سے فرمایا تم ایسا کرو اس دوسرے شخص کی جو رو پاس  
 جاؤ اگر اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر اس نے زنا کا اقرار کیا تب انہوں  
 نے اس کو سنگسار کر ڈالا۔

۱۔ باب کی حدیث میں دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے لیکن اپنی عورت کو تہمت لگانا اس سے نکلا کہ اس وقت عورت کا خاوند بھی حاضر تھا اس نے اس  
 واقعہ کا انکار نہیں کیا گویا اس نے بھی اپنی عورت کو تہمت لگائی ۱۲ من ۱۵ اس سے پوچھا اگر وہ انکار کرے تب تو تہمت لگانے والے کو مدقذ پڑے گی ۱۲ من  
 ۱۵ انیس اس کے پاس گئے اس سے پوچھا ۱۲ من ۱۵ ترجمہ باب نہیں سے نکلا آپ نے انیس کو اس عورت کے پاس بھیجا یا معلوم ہوا کہ امام کو ایسا کرنا واجب ہے فوری  
 نے اسی کو بھیج کہا ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں ۱۲ من +

۲۷۶ باب من اذنب اهلک او غیرک دون السلطان -

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ فَأَسَادَ أَحَدَانِ يَمَنَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعَهُ فَإِنَّ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ -

۵۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْعُ رَأْسَهُ عَلَى فُخْدِي فَقَالَ حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَكَيْسُوا عَلَى مَاؤُنَا نَعَابَتِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاَصِرَتِي وَلَا يَنْتَعِي مِنَ الْمُتَعَرِّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّمِيمَةِ -

۵۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى أَبُو بَكْرٍ فَكَرَزَنِي لِكُرْةٍ شَدِيدَةٍ

باب اگر کوئی شخص بے حاکم کی اجازت کے اپنے گھر والوں اور غیر کا تنبیہ کرے یہ

اور ابو سعید خدریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی تم میں سے نماز پڑھ رہا ہو اور سامنے سے ایک شخص گزرنا چاہے تو اس کو ہٹائے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑو وہ شیطان ہے، اور ابو سعید خدریؓ ایک شخص سے لڑ چکے ہیں۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا (غزوہ بنی مصطلق میں) ابو بکر صدیق میرے پاس آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھے (آرام فرما رہے) تھے ابو بکرؓ کیا کہنے لگے (میرے اوپر خفا ہوئے) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام لوگوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ کچھ رہ کیا آفت ہے، غرض انہوں نے مجھ پر غصہ کیا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کوپنے لگانے لگے میں ضرور تڑپتی مگر کیا کرتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا (اس وجہ سے نہ زل سکی ایسا نہ ہو آپ جاگ اٹھیں، اس وقت اللہ تعالیٰ نے تميم کی آیت اتاری۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن زبیر نے کہا مجھ سے عمرو بن عمارؓ نے ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیق میرے پاس آئے انہوں نے ایک سخت گھونسا میرے لگایا اور کہنے لگے تو نے

لے یہاں اس باب کے لالے سے یہ مقصود ہے کہ مالک کو اپنی لڑائی غلاموں کو بلا اذن امام کے حد لگانا درست ہے اس مسئلہ میں اختلاف ہے اہل حدیث اور ثانی وغیرہ اس کو جائز رکھا ہے لیکن تنفیہ کہتے ہیں بغیر امام یا مالک کی اجازت کے مالک حد نہیں لگا سکتا ۱۲ من سہ یہ حدیث موصول کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ من سہ بھلا یہ کیا شرارت کر رہا ہے جسے نہیں مانتا ۱۲ من سہ جو نمازیں ان کے سامنے سے گزر رہا تھا - یہ واقعہ بھی اوپر گزریا ہے کہ ابو سعیدؓ نے اس کو ایک مار لگائی تھی پھر روانہ پاس مقدمہ گیا - اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب غیر شخص کو بے امام کی اجازت کے مارنا اور حکیل دینا درست ہوا تو آدمی اپنے غلام یا لونڈی کو بطریق اولیٰ زنا کی حد لگا سکتا ہے ۱۲ من سہ یہ حدیث اوپر کتاب التفسیر میں گزر چکی ہے باب کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ ابو بکرؓ نے حضرت عائشہؓ کی تنبیہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی ۱۲ من +

وَقَالَ حَبَسَتِ النَّاسَ فِي فَلَا دَفْعٍ  
الْمَوْتُ لِمَكَانٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَحْوَهُ لَكَزْ وَكَزْ وَاحِدٌ  
بَاب ۲۴۷ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا  
فَقَنَّما

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ زُرَّادٍ كَاتِبِ الْبَغِيَّةِ  
عَنِ الْبَغِيَّةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ  
رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَفَضَرْتُهَا بِالسَّيْفِ  
غَيْرَ مُصَفِّحٍ فَبَلَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُجَبُّونَ مِنْ غَيْرِ سَعْدِ  
لَنَا أَعِزُّوْنَا وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

بَاب ۲۴۸ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيفِ -

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ حَاءَ كَأَمْرٍ أَقْبَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا مَرَّ بِ  
وَلَدَتِ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ  
نَعَمْ قَالَ مَا أَلَدْنَاهَا قَالَ حُمْرًا قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ  
أَوْدَقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَقْبَلِي قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ نِجَاحٍ

لوگوں کو ایک بار کے لئے روک دیا میں مرنے کے قریب ہو گئی اس قدر مجھ کو  
درد ہوا لیکن کیا کر سکتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران  
پر تھا لکڑو کڑو کے ایک معنی ہیں۔

باب جو اپنی جورو کو کسی مرد کے ساتھ زنا کرتے دیکھے  
اور اس کو مار ڈالے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے  
کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے انہوں نے ہذا سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ  
سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ نے کہا اگر میں اپنی جورو کے پاس کسی غیر مرد  
کو دیکھوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کر دوں یعنی اس کو زندہ نہ چھوڑوں  
یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے صحابہ سے فرمایا تم سعد کی غیرت  
اور حمیت پر تعجب کرتے ہو اور بات یہ ہے کہ میں اس سے زیادہ غیرت دار  
ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی بڑھ کر غیرت دار ہے۔

باب اشائے کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا جس کو تعریف کہتے ہیں

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گنوار آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا میری عورت  
ایک سانولا لڑکا جنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا یہ تو کہتیرے  
پاس اونٹ ہیں کہنے لگا جی ہاں ہیں آپ نے فرمایا کس رنگ کے کہنے لگا  
سرخ آپ نے فرمایا ان میں کوئی غالی رنگ کا بھی ہے کہنے لگا ہاں ہے آپ  
نے فرمایا پھر رنگ کہاں سے آیا کہنے لگا میں سمجھتا ہوں کسی رگ نے یہ رنگ

۱۔ امام بخاری نے اس کو گول رکھا ہے کوئی حکم بیان نہیں کیا اس مسئلہ میں اختلاف ہے مجہول علم کرنے کا کہ اس پر قصاص لازم ہوگا اور امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر گواہ  
قائم کرے کہ اس کی جورو فعل شنیعہ کرادی تھی تب تو اس پر سے قصاص ساقط ہوگا اور شافی نے کہا کہ عند اللہ قتل کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا اگر زنا کرنے والا محسن ہو لیکن ظالم شرع  
میں اس پر قصاص ہوگا میں کہتا ہوں اس زمانہ میں امام احمد اور اسحاق کا قول مناسب ہے اگر وہ گواہوں سے یہ ثابت کرے کہ غیر مرد اس کی جورو سے فعل شنیعہ کر رہا تھا یا ایسی حالت میں  
مارے کہ دونوں اس فعل میں مصروف ہوں تب تو قصاص ساقط ہونا چاہیے اور نصاریٰ نے جو قانون اس ملک ہنڈن میں جاری کیا ہے اس کا بھی منشا یہی ہے کہ سنت اشتعال  
طبع میں قاتل سے قصاص نہیں لیا جاتا لیکن منصفیہ اور مجہول علم اس کے خلاف ہیں وہ قصاص واجب جانتے ہیں ۲۔ منہ ۳۔ یہی تعریف کی مثال سے اس نے منافقوں نہیں کہا  
کہ وہ لڑکا حرام کا ہے مطلب یہی ہے کہ میرے نطفے سے وہ لڑکا نہیں بنے گا کیونکہ میں گورہا ہوں میرا لڑکا ہوتا تو میری طرح گورہا ہوتا ۴۔ منہ ۵۔ جب ماں باپ دونوں سرخ رنگ کے تھے ۶۔ منہ ۷۔

تَزَعَمُ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا تَزَعَمُ  
عَرَفَ

باب ۲۴۹ کبر التَّغْرِیْرُ وَالْأَدَبُ

۵۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسَفَ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ  
بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ لَيْسَاءٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِي بُرْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا يَجْلِدُ فَوْقَ عَشْرٍ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ  
۵۵۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قُصَيْبُ  
بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ  
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ  
ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

۵۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بَكِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ لَيْسَاءٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنِ لَيْسَاءٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا  
سُلَيْمَانَ بْنُ لَيْسَاءٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
جَابِرٍ أَنَّ أَبَا لَا حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ

کھینچ لیا آپ نے فرمایا پھر ایسا ہی ممکن ہے تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی  
رنگ نے کھینچ لیا ہو۔

باب تنبیه و تعزیر (یعنی حد سے کم سزا) کتنی ہونی چاہیے۔  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث  
بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے بکیر بن عبد اللہ  
سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبد الرحمن بن جابر بن  
عبد اللہ سے انہوں نے ابورودہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم فرماتے تھے دس کوڑوں سے زیادہ (کسی جرم میں) نہ مارنا چاہیے مگر  
اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان  
نے کہا ہم سے مسلم بن ابی مریم نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن جابر نے انہوں  
نے اس شخص سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یعنی جابر  
یا ابورودہؓ سے، آپ نے فرمایا دس کوڑوں سے زیادہ حد کے سوا اور کسی  
جرم میں نہ ماریں گے۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ کو عبد اللہ بن وہب نے  
خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن عبد اللہ اشج نے  
بیان کیا انہوں نے کہا ایسا ہوا میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں  
عبد الرحمن بن جابر آئے انہوں نے سلیمان بن یسار کو حدیث سنا لی پھر سلیمان ہمارے  
طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے مجھ سے عبد الرحمن بن جابر نے بیان کیا اُن سے  
ان کے والد (جابر بن عبد اللہ انصاری) نے انہوں نے ابورودہ انصاریؓ سے

۱۵ مکیوں نے لکھا ہے کہ رنگ کے اختلاف یہ ہیں کہہ سکتے کہ وہ اس کا لڑکا نہیں ہے اس لئے کہ بعض اوقات ماں باپ دونوں گورے ہوتے ہیں مگر لڑکا سانولا پیدا ہوتا ہے اور  
اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ماں عمل کی حالت میں کسی سانولے مرد کو یا کالی چیز کو دیکھتی رہتی ہے اس کا رنگ پھر کے رنگ پر اثر کرتا ہے البتہ اعضا میں مناسبت ماں باپ کے منور  
ہوتی ہے مگر وہ بھی ایسی محکوم جس کو قیاد کاظم نہ ہو وہ نہیں سمجھ سکتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعزیر کے طور پر قذف کرنے میں حد نہیں پڑتی امام شافعی اور امام کاہنی کا یہی قول ہے  
ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حد تکے تاکہ کے نزدیک باپ کو اور کوئی تعزیر کے ساتھ ہی قذف کرے مثلاً کسی یوں کہے امی میں زانی یا زانیہ تھوڑے ہوں (یعنی تو زانی یا زانیہ ہے)  
تو حد لازم ہوگی ۱۷ منہ ۱۵ ہمارے امام احمد و اہل حدیث کے نزدیک تعزیر میں کس کوٹھے سے زیادہ نہیں مارنا چاہیے اور منفیہ نے اس میں خلاف کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے کم جو حد یعنی  
چالیس کوٹھے غلام کیلئے اس ایک کم تک یعنی ان چالیس کوٹھے تک تعزیر ہو سکتی ہے ہمارے اہل حدیث میں تو امام بخاری نے اس باب میں بیان کیا کہ اس کو منفیہ کو بھی اپنے (بانی برص ۲)

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَقٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ -

۵۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ يَرْفَعُهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالُ قُرَاشٍ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوَّامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ قُتِلَ إِنْ أُبْتُ يُطْعِمُنِي رِيقِي وَيَسْقِينَنِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَتَنَهَوْا عَنِ الْوَصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَاقَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُمْ كَالْمَنْكَلِ لَهْرٍ حِينَ أَبَوَاتَا بَعْدَ شُعَيْبٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيُونُسَ عَنِ الْمُهَاسِنِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۵۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دس کوڑوں سے زیادہ (کسی جرم میں) نہیں مارنے کے مگر کسی حد میں اللہ نہ کی حدوں میں سے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہابؓ کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (طے کے دن لے کئے) سے منع فرمایا اس پر چند مسلمان آپؐ کہنے لگے یا رسول اللہ آپ تو وصال کیا کرتے ہیں فرمایا میں تم برابر ہوں تم میں کون شخص میری طرح ہے میں تو رات کو اپنے پروردگار پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے جب لوگوں نے نہ مانا اور طے کے روز رکھنا نہ چھوڑے تو آنحضرتؐ نے اُن کے ساتھ وصال کیا ایک دن پھر دوسرے دن پھر (عید کا) چاند ہو گیا آپؐ فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور طے کرتا یہ آپؐ نے لوگوں کو سزا دینے کے طور پر کیا جب انہوں نے آپؐ کا فرمانا نہ سنا عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ اور یحییٰ بن سعید انصاریؓ اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کیا اور عبد الرحمن بن خالد فہمی نے اس کو ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے (یہ روایت اگے کتاب الاحکام میں مذکور ہوئی)۔

مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ علیؓ

(بڑے معزز) امام کا قول اس مسئلہ میں ترک کرنا چاہیے اور صحیح حدیث پر عمل کرنا چاہیے اُن کے امام نے ایسی ہی وصیت کی ہے ۱۲ منہ (حاشیہ معمر بن ہاشم) ۱۳ منہ یعنی چھین ایسی قوت عطا فرماتا ہے جو آدمی کو کھانے پانی سے حاصل ہوتی ہے جھنوں نے کہا بہشت کا کھانا پانی مراد ہے مگر اگر یہ مراد ہو تو پھر وصال نہ رہا واللہ اعلم ۱۴ منہ ۱۵ منہ ہیں سے زجر باب تک ہے کہ آپؐ نے ان کو سزا دینے کے طور پر ایک دن بھوکا رکھا پھر دوسرے دن بھوکا رکھا اتفاق سے چاند ہو گیا ورنہ آپؐ اور روزے رکھے جاتے دیکھیں کہاں تک یہ لوگ صبر کرتے ہیں یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سنا آپؐ کی عدول مکی کی یہ امر صابہؓ کی شان کے خلاف ہے اس جواب یہ ہے کہ آپؐ کا منع فرمانا بطور حکم کے نہ تھا ورنہ صحابہؓ اس کے خلاف ہرگز نہ کرتے بلکہ ان پر شفقت اور مہربانی کے طور پر تھا جب انہوں نے آسانی پسند نہ کی تو آپؐ نے فرمایا اچھایوں ہی اب دیکھیں کتنے دن تک تم طے کر سکتے ہو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام یا حاکم قول یا فعل سے یا جس طرح چاہے مجرم کو تعزیر دے سکتا ہے، اسی طرح مالی نقصان دے کر یعنی ہرمانہ وغیرہ کر کے ہمارے امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب القضا میں اس کی بہت سی دلیلیں بیان کی ہیں کہ تعزیر بالمال، ہمارے شرعیات میں درست ہے مگر خفیہ ہے اس کا انکار کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ



عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَسْكَرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُمْ كَانُوا يُضَمُّونَ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَاءً أَنْ تَبِيعَهُ فِي  
مَكَانِهِمْ حَتَّى يُوَدَّ إِلَى رَحَالِهِمْ -

۵۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْفَةُ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَتَقَرَّمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى  
إِلَيْهَا حَتَّى تُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللَّهِ  
فَيَنْتَقِرَ إِلَيْهَا -

باب ۲۸ - مِنْ أَظْهَرِ الْفَاحِشَةِ وَاللَّطَمِ  
وَالتُّهْمَةِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ -

۵۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَافَةَ سَمِعْتُ قَالَ  
الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الْمُتَلَاءَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَرَّقَ  
بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجَاهَا كَذَبَتْ عَلَيْهِمَا أَنْ  
أَمْسَكْتُمَا قَالَ فَحَفِظْتُ ذَلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ  
إِنْ جَاءَتْ بِهَا كَذِبًا وَكَذِبًا فَهِيَ وَإِنْ  
جَاءَتْ بِهَا كَذِبًا وَكَذِبًا كَانَتْ وَحَرَّةً

نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن  
عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو اس پر مار پڑتی کہ جب غلہ کے ڈھیریوں ہی  
خریدیں بن پالے اور تولے اور اس کو اسی جگہ (دوسرے کے ہاتھ) بیچ ڈالیں ہاں جب  
غلہ اٹھا کر اپنے ٹھکانے لے جائیں (پھر بیچیں) تو کچھ سزا نہ ہوتی تھی

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ  
ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو عروہ نے خبر دی انہوں  
نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی  
ذات کے لئے کوئی بدلہ نہیں لیا جب کبھی ایسا مقدمہ آپ کے سامنے لایا گیا  
(بلکہ معاف کر دیا درگزر کی) البتہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا کوئی مرتکب  
ہوتا تو اس سے خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے بدلہ لیتے۔

باب اگر کسی شخص کی بے حیائی اور بے شرمی اور الودگی پر گواہ  
نہ ہوں پر قرآن سے یہ امر کھل جائے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
کو زہری نے سہل بن سعد (صعابی) سے یوں روایت کی میں اس وقت موجود تھا  
جب (آنحضرت کے زمانہ میں) جو رو اور خاندان میں لعان ہوا (یعنی عوامی غلامی اور اس  
کی جو و غولہ میں) لعان کے بعد آپ نے جو و خاندان میں ہدائی کر دی پھر خاندان  
کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس کو بھوٹ  
بنا یا سفیان نے کہا میں نے اس حدیث میں نہی ہری سے سن کر بھی یاد رکھا کہ آنحضرت نے لعان  
کے بعد یہ فرمایا دیکھو اگر اس عورت پر اس شخص کا پیدا ہوا تو بے خاندان ہے جو رو

۱۵ اس سے یہ نکلا کہ عقود فاسد مثلاً سودی خرید و فروخت وغیرہ پر امام سزا دے سکتا ہے اسی طرح بازار میں متنب مقرر کر سکتا ہے ہماری شریعت میں یہ سب جرائم تقریری  
ہیں رستے پر غیر عورتوں کو گھونان سے ہنسی ٹھکانا رستے میں کوئی ایذا دینا وغیرہ ڈانٹا۔ مرغ بازی۔ پتنگ بازی۔ شطرنج۔ گنچہ چوسنا۔ گانا بجانا جو خلاف شرع ہو حال  
قال وجدنا اہد امانت میں خیانت جعل سازی، دغا بازی اظلام و ملی خلاف وضع فطری بے رحمی حیوان جاد و ٹونا وغیرہ نمازیں دیکرنا جماعت کا بلا عذر ترک کرنا  
رمضان کا روزہ بلا عذر نہ رکھنا رمضان میں ملازم رکھنا پینا ہمایہ کی عورت پر نگاہ ڈالنا، کسی شخص کو بلا وجہ شرعی ستانا علیٰ ہذا القیاس ۱۲ منہ ۱۵ یعنی وہ باہمت  
مشہور ہو پر قاعدہ کا ثبوت نہ ہو مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ ایسی حالت میں اس کو سزا دینا درست نہیں کیونکہ یہ مسئلہ قانون اور شرع دونوں میں مسلم ہے کہ بیشک  
فائدہ جرم کو مٹا ہے اور جب تک جرم کا باضابطہ ثبوت نہ ہو سزا نہیں دی جاسکتی ۱۳ منہ ۴

فَكَوْنُ سَمِعْتُ الرَّهْوِيَّ يَقُولُ جَاءَتْ يَهُنَاكَ  
يَكْبَاكَ -

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْقَيْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعَيْنِ فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
سَلَى اللَّهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمْ لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا  
أَمْرًا عَنْ غَيْرِ بَيْتَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ أَمْرًا  
أَعْلَنْتُ -

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْقَيْمِ عَنْ الْقَيْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
ذَكَرَ التَّلَاعَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ عَائِشَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَتْ  
وَأَتَاكَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهَا يَشْكُو أَنَّ وَجَدَ مَعَ  
أَهْلِهَا فَقَالَ عَائِشَةُ مَا أَتَيْتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي  
فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرَهُ بِأَلَدِي وَجَدَ عَلَيْهِ أَمْرًا وَكَانَ ذَلِكَ  
الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ  
وَكَانَ الَّذِي أَدْعَى عَلَيْهِ أَنَّ وَجَدَ عِنْدَ  
أَهْلِهَا أَدَمَ خَدًّا كَثِيرًا لِلْحِمِّ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ

حرام کاری کرائی ہے، اور اگر اس اس شکل کا ماٹھنی کی طرح سُرخ رنگ پیدا  
ہو تو غاوند جھوٹا ہے سفیان کہتے تھے میں نے زہری سے سنا پھر وہ عورت  
بڑی طرح کا پھر جی لے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے کہا ابن عباس  
نے لعان کرنے والوں کا فیصلہ بیان کیا تو عبد اللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ  
عورت وہی تھی جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں  
کسی عورت کو بن گواہوں کے رجم کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں یہ عورت دوسری تھی جس کا فاحشہ بن کھل  
گیا تھا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیزی نے بیان کیا کہا ہم سے یثرب بن سعد  
نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے عبد الرحمان بن قاسم  
سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سامنے لعان کا مذکور ہوا تو عاصم بن عدی (عملائی) نے ایک  
بات کہی (جس میں شبہ نکلتی تھی) پھر ایسا ہوا کہ انہی کی قوم (بنی عجلان) کا ایک  
شخص (خویر نامی ان کے پاس آیا اس کا شکوہ یہی تھا کہ اس نے اپنی جو رو  
(خولہ) کے ساتھ ایک غیر مرد دایا، عاصم نے کہا میں نے جو (بڑی) بات منہ  
سے نکالی تھی اسی وجہ سے اس بلا میں مبتلا ہوا، خیر عاصم اس شخص کو اپنے  
ساتھ آنحضرت کے پاس لے گئے اور آپ سے یہ قصہ بیان کیا کہ اس نے اپنی  
جو رو کے ساتھ ایک غیر مرد لے کر دیکھا یہ شخص (یعنی جو رو کا غاوند) زرد  
رنگ دہلا پتلا سیدھے بال والا تھا اور جس شخص سے تہمت کی تھی وہ  
گندمی رنگ مونا تازہ پر گوشت آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دعا کی یا اللہ جو اہل حال ہے وہ ہم پر کھول دے پھر اس کی جو رو

لے یعنی اس مرد کی طرح جس سے تہمت نکالی تھی۔ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن پر کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا جب

نکاح باطل اور ثبوت نہ ہو

فَوَضَعَتْ شَيْئَهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَكْثَرَ  
وَجَدَهَا عِنْدَهَا فَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّجْلِيسِ هِيَ  
النَّبِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَعْتُ  
أَحَدًا يَغْيِرُ بَيْنَتِي رَجَعْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَا  
تِلْكَ أُمْرًا أَكَّ كَأَنْتَ تُظْهِرُنِي إِلَّا سَلَامًا  
السُّوْءُ

### باب ۲۸۱ رَمَى الْمُحْصَنَاتِ

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَدْبَعَةٍ  
شُهَدَاءَ نَجْلِدُوهُمْ نَجْدًا وَهُمْ عَمَّا يَزْنُونَ جَلْدًا وَلَا تَقْبَلُوا  
لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ  
تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ  
الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ  
لُعْنَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ  
وَقَوْلُ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَنْوَاجَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِالْبَيِّنَاتِ  
۵۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَوْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَيْثِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفْرَقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَمَا هُنَّ قَالَ الشَّرْكُ بِاللَّهِ وَالنِّسْعُ وَفَتْكُ النَّفْسِ  
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَآكُلُ الرِّبَا وَآكُلُ  
مَا لَمْ يَكُنْ لِيَوْمِ الرِّجْعِ وَذَنْتُ  
الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

ایک بچہ جنی جس کی صورت اس مرد سے ملتی تھی جس سے تہمت لگائی  
گئی تھی آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رو اور خاوند میں لعان کرایا  
یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبد اللہ بن شداد) نے ابن عباسؓ سے پوچھا  
کیا وہی عورت تھی جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا  
اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو  
کرتا ابن عباسؓ نے کہا نہیں یہ تو ایک دوسری عورت تھی جس کی بد چلی  
مسلمانوں میں کھل گئی تھی۔

### باب پاکدامن عورتوں کو تہمت لگانا سخت گناہ ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا جو لوگ پاک دامن آزاد عورتوں کو  
تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ (روایت کے) نہیں لاتے ان کو اسٹی کوڑے  
لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی منظور نہ کرو یہی بدکار لوگ ہیں ہاں جو ان میں سے اس  
کے بعد توبہ کر لیں اور نیک چلن ہو جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان  
ہے بے شک جو لوگ پاکدامن آزاد بھولی بھالی ایمان دار عورتوں پر تہمت  
لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) ملعون ہوں گے اور ان کو ملعون  
ہونے کے سوا (بڑا عذاب بھی ہوگا۔

ہم سے عبد العزیز ابن عبد اللہ اور ابی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان  
بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو الخیث (سالم) سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا وہ  
کون سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا جادو کرنا  
جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق مارنا سود کھانا یتیم کا  
مال ناحق اڑا جانا کافروں کے مقابلہ سے (جب وہ دو چند سے زیادہ نہ  
ہوں) بھانگنا مسلمان آزاد بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا

۱۔ اس کے اوضاع اور اطوار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فاحشہ ہے ۲۔ منسلکہ معنہ مانتے ہیں کہ اس حدیث میں  
کبیرہ گناہ سات ہی مذکور ہیں لیکن دوسری حدیثوں سے اور بھی کبیرہ گناہ ثابت ہیں جیسے جہت کر کے پھرتا ڈالنا زنا، چوری، جھوٹی قسم والہ گواہی، ہر گم (باقی برص ۲۵۳)

## باب ۲۸۳ قَدْ تَدْرَأُ الْعَبِيدَ

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ مُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَعْمٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَدْرَأَ مَسْلُوكًا وَهُوَ بَرٌّ  
مَتَى قَالَ جَلِدْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ  
بَاب ۲۸۳ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ بِجَلْدِ فَتْرٍ  
الْحَدَّثَ غُلَامًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عَمْرُو

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ  
خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا سَمِعْنَا رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ اللَّهُ إِلَّا تَقْضَيْتَ  
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصَمُهُ وَكَانَ أَفْقَمَ  
مِنَّا فَقَالَ صَدَقَ أَقْبَضَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ  
وَإِذْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنْ أَبِي كَانَ عَيْفًا فِي  
أَهْلِ هَذَا فَرَضِي بِأَمْرِهِمْ فَاقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمَا نَمَرِ  
سَنَاءَةٍ وَخَادِمِي وَإِنِّي سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ  
الْوِلْدَانِ فَخَبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنِي جَلِدًا وَمَائِي

## باب غلام لونڈی کو زنا کی (ناحق) تہمت لگانا بڑا گناہ ہے

ہم سے مسدود بن سرمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی نعم سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا  
آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے غلام لونڈی کو (بدکاری کی) تہمت لگائے مالا نکروہ  
اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اس کو کوڑے پڑیں گے۔

باب اگر امام کسی شخص کو حکم کرے جافلانے شخص کو حد لگا جو غائب  
ہو (یعنی امام کے پاس موجود نہ ہو) حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس ایک گنوار (نام نامعلوم) آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی  
قسم دیتا ہوں ہم لوگوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے یرسن کر اس کا  
(دشمن فریق مقابل) کھڑا ہوا وہ ذرا اس کی نسبت سمجھ دارتھا اس نے کہا  
یا رسول اللہ سچ کہتا ہے بیشک میرا اور اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق  
کر دیجئے اور اجازت دیجئے تو مقدمہ کے واقعات بیان کر دیں آپ نے فرمایا  
اچھا بیان کر کہنے لگا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس کے گھر میں کام کاج کے لئے  
لو کرتھا اُس نے کہا کیا اس کی جو رو سے زنا کی (اس نے میرے بیٹے کو پکڑا) میں  
نے (اس کو) سو بکریاں اور ایک بڑھ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر وہیں نے  
عالیوں سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے

(بقیہ صفحہ سابقہ) میں بے عرقی بڑا بخل خواہی، بھولی گواہی، چنل خوری، پیشاب سے احتیاط نہ کرنا بال غیبت میں خیانت کرنا، امام پر بغاوت کرنا، جماعت سے الگ ہو جانا  
تسلطانی نے کہا جھوٹ بولنا اللہ کے مذاب سے بے ڈر ہو جانا غیبت کرنا اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا شیخین (یعنی ابو بکرؓ اور عمرؓ) کو بڑا کہنا حد شکنی کرنا کبر و  
کی تعریف کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا جس پر کوئی حد مقرر ہوئی، بعضوں نے کہا جس پر قرآن یا حدیث میں وعید آئی ۱۲ منہ عہ اور اسی سورت  
میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اپنی جو روؤں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ نہیں ہیں آخر ایت تک ۱۳ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱۴ منہ گو دینا میں اپنے غلام لونڈی  
پر زنا کی تہمت لگانے سے حد قذف نہیں پڑتی مگر آخرت میں اس کی سزا ملے گی ۱۵ منہ ۱۶ منہ اس کو سعید بن مسعود نے نکالا ۱۷ منہ ۱۸ منہ کچھ داری اس سے معلوم ہوئی کہ  
اس نے واقعات مقدمہ بیان کرنے کے لئے آپ سے اجازت چاہی ۱۹ منہ

وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَآخٍ عَلَى أَمْرٍ هَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَهْرَ مَيْنَ بَيْنَكُمَا يَكْتَبُ  
اللَّهُ إِلَيْنَا نَا وَالْعَادِمُ رُدُّ عَلَيْكَ وَعَلَى  
أَبْنِكَ جَلْدًا مِائَتًا وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَآخٍ  
أَنْتِئْسُ أَعْدَا عَلَى أَمْرٍ هَذَا فَسَلُّهَا  
فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا فَأَعْتَرَفَتْ  
فَرَجُمُهَا -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الدیات

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا  
يَجْزِ آثْمُهَا جَهَنَّمُ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعَشَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجُ الدَّيْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ  
أَنْ تَدْعُو يَدَيْهِ يَدَا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ  
ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَكَذَلِكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ  
ثُمَّ أَيْ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَزَانِيَ بِحَلِيلَتِكَ جَارِكَ  
فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصَدَّقْ بِهَا وَ

اور ایک برس کے لئے خارج البلد ہوگا (یعنی دیس کے باہر کیا جائے گا)  
اور اس کی عورت سنگسار ہوگی آنحضرتؐ کے یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی  
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق  
کروں گا تو نے جو سو بکرے لایے ہیں اس کو دی ہیں وہ سب پھیر لئے  
بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے، اور ایک س کے لئے جلاوطن ہوگا اور انیس تو  
ایسا کرلے صبح اس دوسرے شخص کی جو روپاس تھا اگر وہ نانا کا اقرار کرے تب اس  
کو جرم کرائیں اس کے پاس گئے اس نے نانا کا اقرار کیا انیس نے اس کو جرم کر ڈالا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب دیتوں کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر مار  
ڈالے اس کا بدلہ دوڑخ ہے آخر ایت نکلتے۔

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے عمرو بن شریل سے  
انہوں نے کہا جو عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا ایک شخص (خو عبد اللہ بن مسعودؓ) نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! اللہ کے نزدیک سب بڑا گناہ کونسا ہے آپ نے فرمایا اللہ کے  
برابر والا کسی اور کو بنانا حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا اس نے پوچھا پھر  
کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈور سے مار ڈالنا کہ اس کو کھلانا پلانا  
پڑے گا پوچھا پھر کونسا گناہ فرمایا اپنے پڑوسی کی حدود سے حرام کاری کرنا  
پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی تصدیق اتاری (سورہ فرقان میں) فرمایا

لے اس سے کہہ کر فلاں شخص نے تجھ پر زنا کی ہے اب تو کیا جا رہی ہے ۱۲ منہ لے اسی معنوں کا ایک ترجمہ باب پہلے گزر چکا ہے اور بعضوں نے دونوں میں کچھ خفیف فرق  
کیا ہے تاکہ حکمران نہ ہو ۱۲ منہ لے امام بخاریؒ نے اس باب میں قتل عمد کا بھی بیان کیا جس میں قصاص لازم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قتل عمد میں جہاں ارث قصاص  
معاف کریں اور دیت پر لاشی ہو جائیں تو دیت دلائی جاتی ہے ۱۲ منہ لے اب اس کی توجہ قبول ہے یا نہیں اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن اہل سنت والجماعت کا  
اس پر اتفاق ہے کہ ظہور سے اس آیت میں بہت دلوں تک رہنا مراد ہے نہ ہمیشہ رہنا کیونکہ ہمیشہ تو دوزخ میں دی رہے گا جو کافر مرے گا بعضوں نے کہا جو مسلمان کو  
اسلام کی وجہ سے مارے اس آیت میں وہی مراد ہے ایسا شخص تو کافر ہی ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ لے وہی خالق ہے اس کو قبول جتنا کسی  
نک جزی ہے ۱۲ منہ

الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ  
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْكَافِرِينَ وَلَا يَزْنُونَ  
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ الْإِثْمَ -

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ  
بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُزَالُ الْمُؤْمِنُ فِي نَفْسِهِ مِنْ دِينِهِ مَا كَرِهَ يَصِيبُ دُمَا حَامَا  
۵۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ  
إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ كَانَ مِنْ دُرِّ طَائِفَةِ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي لَا تُحْتَرَمُ لَيْنٌ وَدَقَمٌ  
نَفْسُهُ يَمَّا سَفَكَ الدَّمَ الْحَرَامَ بِغَيْرِ حِلٍّ -

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلُ مَا يُقْتَلُ بَيْنَ  
النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ -

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ  
عَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَّ الْيَعْقَدَ أَدَّ  
بْنَ عَمْرِو وَالْكَنْدِجِي حَلِيفَتَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَنَا  
وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتُلْنَا  
فَقَهَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ قَطَعَهَا ثُمَّ لَا ذِي شَجَرَةٍ

اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسرے خدا کو نہیں پکارتے اور جس جان کا مارنا  
اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق نہیں مارتے نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا  
کام کرے گا وہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔

ہم سے علی بن احمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو  
بن سعید بن عاص نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا دین برابر کشادہ رہتا ہے (اس  
کو ہر وقت مغفرت کی امید ہوتی ہے) جب تک ناحق خون نہ کرے۔

مجھ سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے  
کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ عبد اللہ بن عمر سے نقل کرتے تھے انہوں  
نے کہا طاقت کا جھنور جس میں گڑھ کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ خون  
ناحق کرنا ہے جس کو اللہ نے حرام کیا۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے انہوں  
نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلے آپس کے خون خرابے کا فیصلہ کیا  
جائے گا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا  
ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے بیان  
کیا ان سے عبید اللہ بن عدی بن خیاری نے ان سے مقداد بن عمرو کندی نے  
جو بنی زہرہ کے حلیف تھے وہ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ شریک تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں ایک کافر سے مقابلہ  
کروں اس سے لڑائی شروع ہو وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ اڑا دے پھر ایک  
درخت کی آڑ لے کر کہنے لگے میں اللہ کا تابعدار بن گیا (مسلمان ہو گیا)

۱۔ جہاں ناحق خون کیا تو مغفرت کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ پہلے حضرت عاتق بن جنت اپنے دونوں صاحب زادوں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے خون کا  
دعویٰ کریں گی جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ پہلے نازکی پر سش ہوگی کیونکہ نازا حقوق اللہ میں ہے اور خون حقوق العباد میں مطلب یہ ہے کہ  
حقوق اللہ میں پہلے نازکی اور حقوق العباد میں پہلے خون کی پر سش ہوگی نقطہ ۱۲ منہ

وَقَالَ اسْلَمْتُ لِلَّهِ اُقْتُلُوا بَعْدَ اَنْ تَاْكُلُوْا  
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
 تَقْتُلُوْا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاِنَّ طَرَحَ اَحَدُ  
 يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا اُقْتُلُوْا  
 قَالَ لَا تَقْتُلُوْا فَاِنْ قَتَلْتُمْ فَاِنَّكُمْ يَمْنُوْنَ لِيْكَ  
 قَبْلَ اَنْ تَقْتُلُوْا وَاَنْتَ يَمْنُوْلِيْهِ قَبْلَ اَنْ  
 يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ وَقَالَ جَبِيْبُ بْنُ  
 اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ عَبَّاسٍ قَالَ  
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَقْدَادِ  
 اِذَا كَانَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ يُحْفَى اِيْمَانُهُ  
 مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاطْهَرِ اِيْمَانُهُ فَقَتَلَهُ  
 فَكَذٰلِكَ كُنْتَ اَنْتَ تُحْفَى اِيْمَانُكَ بِمَكَّةَ  
 مِنْ قَبْلَ -

بَابُ ۲۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَنْ  
 اَحْيَاهَا -

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا لَاحِقَ  
 حَيٰى النَّاسِ مِنْهُ جَمِيْعًا -

۵۰۰ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
 عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ  
 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کیا ایسا کہنے پر بھی میں اس کو قتل کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں اس کو  
 قتل نہ کریں نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہ تو بڑی مشکل ہے) اس نے میرا  
 ایک ہاتھ اڑا دیا (مجھ کو لہجہ کر دیا) اب ایسا کہنے کے بعد (اپنے بچانے  
 کے لئے) کہتا ہے میں خدا کے لیے مسلمان ہو گیا کیا میں اس کو قتل کر سکتا  
 ہوں آپ نے فرمایا نہیں اس کو قتل نہ کر اگر تو اس کو (اسلام لانے کے  
 بعد) قتل کرے گا تو وہ تو ایسا ہو جائے گا جیسا تو اس کے قتل کرنے سے  
 پہلے تھا (یعنی مظلوم معصوم الدم) اور تو ایسا ہو جائے گا جیسا وہ تھا  
 اسلام لانے سے پہلے (یعنی ظالم مباح الدم) اور جسیب بن ابی عمرہ نے  
 سعید بن جبیر سے روایت کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ اُن حضرت  
 صلے اللہ علیہ وسلم نے مقداد بن اسودؓ سے فرمایا جب کافروں کے ساتھ  
 ایک مومن آدمی ہو جو (ڈر کے مارے) اپنا ایمان ان سے چھپاتا ہو (یقینہ  
 کرتا ہو) پھر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے اور تو اس کو مار ڈالے (یہ کیونکر  
 درست ہوگا) خود تو بھی مکہ میں پہلے اپنا ایمان چھپاتا تھا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سُورۃ مائدہ میں) یوں فرمانا جس نے  
 مرتے کو بچا لیا اس نے گویا سب لوگوں کی جان بچالی  
 ابن عباسؓ نے کہا من احيها کا معنی یہ ہے جس نے ناحق خون کرنا حرام  
 رکھا گویا سب لوگوں کی جان بچالی۔

ہم سے قبیسہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
 انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبد اللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق  
 سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے اُن حضرت صلی اللہ

۱۔ کیونکہ مسلمان کے قتل کر لے کی وجہ سے تیرا خون کرنا درست ہو جائے گا اس کے قصاص میں بعضوں نے کہا یہ تغلیظاً فرمایا کیونکہ مسلمان اگر کافر کو اسلام لانے کے بعد  
 بھی کسی تاویل سے مار ڈالے مثلاً یہ سمجھ کر کہ وہ جان کے ڈر سے مسلمان ہوا ہے دل سے نہیں ہوا ہے تو اس کا مار ڈالنا درست ہے جب بھی مسلمان مباح الدم نہ ہوگا  
 اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے کہ اسامہ بن زید نے ایک کافر کو لالا الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا تھا لیکن آنحضرتؐ نے اسامہ سے قصاص نہیں لیا ۱۲ منہ ۱۲ اس  
 کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ اس لئے کہ ناحق خون ایک کرے یا ہزار کرے گناہ میں برابر ہیں اور جس نے ناحق خون سے پرہیز کیا تو گویا سب لوگوں کی جان بچالی  
 ۱۲ منہ ۱۲ اس کو بزار اور لہرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ +

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلْ نَفْسًا إِلَّا كَأَنَّهُ عَلَى ابْنِ آدَمَ  
الْأَوَّلِ وَقُلْ مَنَّا -

۵۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
وَارَقْدَنُ عَبْدُ اللَّهِ أَخِي بَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ  
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

۵۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ عُمَرَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ اسْتَنْصَيْتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي  
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ سَرَاهُ  
أَبُو بَكْرَةَ وَأَبْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فَوَاسٍ عَنِ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكِبَارُ الْإِشْرَافُ بِاللَّهِ  
وَعَقَبُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينِ الْغَمُوسُ  
شَقَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
الْكِبَارُ الْإِشْرَافُ بِاللَّهِ وَالْيَمِينِ الْغَمُوسُ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب (دنیا میں) کہیں کوئی ناسحق خون ہوتا ہے تو  
آدم کے پہلے بیٹے قابیل پر اس کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہے۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو واقد بن  
عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر)  
سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار  
کر کافر بن جاؤ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے  
کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے کہا میں نے ابو ذر  
سے سنا جو عمرو بن جریر کے بیٹے تھے انہوں نے اپنے دادا جریر بن عبد اللہ  
بحلی سے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے  
فرمایا ذرا لوگوں کو تو خاموش کر (جب جریر نے ان کو خاموش کیا تو آپ نے فرمایا  
دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جانا اس حدیث سے  
کو ابو بکرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا ہے (ان کی روایتیں کتاب الحج میں گزر چکی ہیں)۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم  
سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی  
سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا بڑے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا ماں باپ  
کو ستانا یا عدا محبوتی قسم کھانا یہ شعبہ کی شک ہے اور معاذ بن معاذ  
عنبری نے کہا (اس کو اسمعیل نے وصل کیا) ہم سے شعبہ نے بیان کیا اس  
روایت میں یوں ہے کہ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

لے کیونکہ اسی نے دنیا میں ناسحق خون کی بیاہ ڈالی اور جو کوئی برا طریقہ قائم کرے تو قیامت تک جو اس پر عمل کرتا رہے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ اس کرنے والے پر  
پڑتا رہے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے "من لے معلوم ہوا مسلمان کا قتل آدمی کو کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ یا وہ قتل مراد ہے جو حلال جان کر جو اس سے تو کافر  
ہی ہو جائے گا" من



وَعَفُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ

۵۷۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَهْمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ وَحَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاقُ بِالْيَا، وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعَفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ -

۵۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو طَيْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَرَقَةِ مِنْ جَهَنَّمَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَرَمْنَا هُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا عَشِينَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَكَفْتُ عَنْهُ الْأَنْصَارُ فَمَطَعْنَاهُ بِرُحْمٍ حَتَّى مَاتَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ أَقْتَلْتُمْ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مَتَعَوِّذًا قَالَ أَقْتَلْتُمْ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكْرِمُنَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ -

کرنا اور عمداً جھوٹی قسم کھانا اور ماں باپ کو ستانا یا یوں کہا خون کرنا۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد بن وارث نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے سے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا ماں باپ کو ستانا، جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو حصین بن عبد الرحمن نے کہا ہم سے ابو ظبیان (حصین بن جندب) نے بیان کیا کہا میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حرہ قبیلہ کی طرف بھیجا جو جہینہ قبیلہ کی ایک شاخ ہے (یہ واقعہ رمضان شہدہ یا شہدہ جبری کا ہے) اسامہ کہتے ہیں ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا اور ان کو شکست دی اور ہوا یہ کہ میں اور ایک انصاری آدمی (نام ناسلوم) دونوں نے ان میں سے ایک کافر (مرواس بن عمرو) پر حملہ کیا جب ہم نے اس کو گھیر لیا (وہ سمجھا کہ اب بچ نہیں سکتا) تو لا الہ الا اللہ کہنے لگا انصاری تو علیحدہ ہو گیا لیکن میں نے اس کو برچھے سے مار کر مار ڈالا جب ہم مدینہ پہنچے تو یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی آپ نے مجھ سے پوچھا اسامہ کیا تو نے اس کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے اپنی جان بچانے کو کلمہ پڑھا تھا (دل سے ایمان نہیں لایا تھا) آپ نے فرمایا تو نے اس کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا برابر ہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا اسی دن مسلمان ہوا ہوتا کہ اگلے گناہ میرے اوپر نہ رہتے)۔

اسلام دینے کی بات میں یوں ہے کہ تو نے اس کو دل چیر کر دیکھا تھا طلب ہے کہ دل کا حال اللہ کو معلوم ہے جب اس زبان کو مجھڑ پڑا تو اس کو چھوڑ دینا تھا مسلمان سمجھنا تھا ۱۱۸

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْكَثْمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ عَنْ  
الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ قَالَ  
إِنِّي مِنَ النَّبَكَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَنَا عَلَى أَنْ  
لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا  
نَزْنِي وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا  
نَنْتَهَبَ وَلَا نَعُوْصِي بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا  
ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ  
قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ -

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا  
السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَارِكِ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَ  
يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ  
قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي  
أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ ابْنَ تَزِيدٍ قُلْتَ أَنْصُرَ هَذَا  
الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَقِيَ  
الْمُسْلِمَانِ يَسْتَفِيهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

ہم سے عبد اللہ بن یونس تیس نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن سعد  
نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابو الخیر (مرثد بن عبد اللہ) سے  
انہوں نے عبد الرحمن بن عجلہ صناعی سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے  
انہوں نے کہا میں ان تقیوں میں تھا جنہوں نے (لیلۃ العقیدہ مئی میں) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی تھی  
کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے جو ری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے  
جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو نہیں ماریں گے دلوٹ چھاپیں  
گے نہ اللہ کی نافرمانی کریں گے اس کے بدلہ ہم کو بہشت ملے گی، اگر ان  
گناہوں میں سے کوئی گناہ ہم سے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے اختیار  
میں ہے (چاہے عذاب کرے چاہے معاف کر دے)۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں  
نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھائے وہ  
ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمان نہیں ہے) اس حدیث کو ابو موسیٰ اشعری  
نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید  
نے کہا ہم سے ابوبکر خثیمانی اور یونس نے ان دونوں نے امام حسن بصری سے  
انہوں نے اسحق بن قیس سے انہوں نے کہا میں (گھر سے) نکلا اس نیت سے  
کہ ان صاحب (یعنی حضرت علیؑ) کی مدد کروں (جنگ جمل میں) رستے میں  
مجھ کو ابوبکرؓ (صحابی) ملے اور پوچھا کہ کیا قصد ہے میں نے کہا حضرت علیؑ  
کی مدد کو جاتا ہوں انہوں نے کہا نہیں اپنے گھر لوٹ جا کیوں کہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی  
اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں (ایک دوسرے کو مارنے لگیں) تو قاتل اور

لے اگر مباح سمجھ کر اٹھا تا ہے تو کافر ہو گیا اور جو مباح نہیں سمجھتا تو کافر نہیں ہوا پر کافروں کا سلام کیا اس نے تخطیلا اس کو فرمایا کہ وہ بھی مسلمان نہیں ہے ۱۲ منہ

۱۲ منہ روایت کتاب الفتن میں موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ ۴

النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْعَانِلُ فَمَا  
بَالُ الْمُقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيمًا عَلَى  
قَتْلِ صَاحِبِهِ -

بَابُ ٢٨٥ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقَصَاصُ  
فِي الْقَتْلِ ط الْحَتَّى بِالْحَرْ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ  
وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ  
شَيْءٌ فَاتِّعَاهُ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَّاءُ الْيَمِينِ  
يُحْسِنُ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَبِّكُمْ  
وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ -

باب ۲۸۶ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقْتَلَ  
الْأَعْرَابِي فِي الْحُدُودِ -

٥٤٩ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْكَالٍ حَدَّثَنَا  
هَنَاقٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
يَهُودِيًّا رَفَعَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ  
فَقِيلَ لِمَنْ هِيَ الْيَهُودِيُّ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يَبْزُلُ بِهَا حَتَّى  
أَقْرَبَهَا فَرَفَعَ رَأْسَهَا بِأَلْحَبَارَةٍ -

بَابُ ٢٨٤ إِذَا قَتَلَ بِعَجَرٍ أَوْ بَعْصًا

مقتول دونوں دوزخی ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو خیر  
 دوزخی ہوگا مگر مقتول کا کیا قصور (وہ کیوں دوزخی ہونے لگا) آپ نے فرمایا  
 آخر وہ بھی اپنے ساتھی کو مارنے کی فکر میں تھا۔<sup>۱۱</sup>

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں، فرمانا مسلمانوں جو لوگ تم میں قتل کیے جائیں ان کا قصاص لینا تم پر فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدل مارا جائے، اور غلام غلام کے بدل عورت عورت کے بدل پھر جس قاتل کو اس کے بھائی (یعنی مقتول کے وارث) کی طرف سے قصاص کا کوئی حصہ معاف کر دیا جائے تو معاف کر لینے والا دستور کے موافق قاتل سے دیت مانگے اور قاتل کو چاہیئے کہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے یہ معافی اؤ دیت کی تجویز تمہارے ملک کی طرف سے تم پر ایک آسانی اور مہربانی ہے اب اس کے بعد بھی جو کوئی زیادتی کرے تو اس کو تکلیف کا عذاب ہوگا۔

باب حاکم کا قاتل سے پوچھنا (دریافت کرنا) یہاں تک کہ وہ اقرار کرے اور حدوں میں اقرار کرنا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن منہال نے  
انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے ایسا ہوا ایک یہودی  
(نام نامعلوم) نے ایک چھوکی کا سرد پتھروں میں کچل ڈالا لوگوں نے اس  
چھوکی سے بو پچھا۔ تھ کو فلاں شخص نے مارا یا فلاں شخص نے مارا (اس نے  
کچھ جواب نہ دیا) یہاں تک کہ اس یہودی کا نام آیا آخر وہ یہودی (مگر قنارہو  
کہ) آنحضرت کے سامنے لایا گیا آپ اُس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس  
نے خون کا اقبال کیا آخر اس کا سر بھی پتھر سے کچلا گیا۔  
باب اگر کسی نے پتھر یا لکڑی سے خون کیا۔

۱۷۔ مگر اتفاق سے یہ موقع اس کو نہ ملا خود مارا گیا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بلا وجہ شرعی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو مارنے کی نیت کرے لیکن حضرت علی کی لڑائی ایسی نہ تھی وہ بوجہ شرعی تھی، اس لئے ابو بکر کی رائے صحیح نہ تھی اسف نے اس کے بعد پھر ابو بکر کی رائے پر عمل نہیں کیا اور سب جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ رہے یہ حدیث اور گزروں کی ہے ۱۸۔ منہ ۱۷ دیت لے کہہ رقائے کو ستائے یا مار ڈالے ۱۹۔ منہ ۱۷ امام بخاری نے اس باب میں صرف آیت قرآنی پر اتفاق کی کوئی حدیث بیان نہیں کی ۲۰۔ منہ ۱۷ اسی میں کچھ جان باقی تھی ۲۱۔ منہ ۱۷ تب اس نے اشارے سے کہا یاں اس نے مارا ہے ۲۲۔ منہ ۱۷ اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قصاص بیدش نکواری سے لیا جائے گا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مرد عورت کھل تکل کیل جائے گا ۲۳۔ منہ ۱۷ امام بخاری نے باب کا ترجمہ گول رکھا کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ اسی صورت میں (باقی بر ص ۳۲)

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ  
عَنْ جَدِّهِ النَّسِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ جَارِيَةً  
عَلَيْهَا أَوْصَانٌ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَوَافَا يَهُودِيٌّ  
يُحَجُّ قَالَ فَبَجَّيْتُ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبِهَا رَهْقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا  
فَاعَادَ عَلَيْهَا قَالُ فَلَانٌ قَتَلَكَ فَرَفَعَتْ  
رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّلَاثَةِ فَلَانٌ قَتَلَكَ  
فَنَحَفَتُ رَأْسَهَا فَنَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلْتُمَا بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ۔

بَابُ ۲۸۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ النَّفْسَ  
بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ  
وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ  
فِيهَا مِنْ تَمَثَّلَ فِيهَا فَهُوَ كَقَارِئِ لَهَا  
وَمَنْ لَمْ يُحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ  
هُمْ الظَّالِمُونَ۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نیر یا محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو  
عبد اللہ بن ادریس نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ہشام بن  
زید بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالک سے انہوں نے کہا  
(انصار کی) ایک لڑکی مدینہ میں (گھر سے) نکلی وہ چاندی کا زیور پہنے ہوئے  
تھی ایک یہودی (کبخت نام نامعلوم) نے کیا کیا پتھر سے اس کو مارا آخر وہ  
لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی اس میں کچھ جان باقی تھی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تجھ کو فلاں شخص نے مارا اس نے  
سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں آپ نے پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا  
اس سے پھر سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں پھر تیسری بار میں آپ نے اس سے  
پوچھا کیا فلاں (یہودی) نے تجھ کو مارا جب اس نے سر جھکا کر اشارہ کیا  
ہاں آپ نے اس یہودی کو بلوایا بھیجا تب آپ نے دو پتھروں سے کچل کر اس  
کو قتل کر لیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مائدہ) میں یہ فرمانا ہم نے یہودیوں کے لئے  
تورات شریف میں یہ حکم دیا تھا کہ جان کے بدل جان لی جائے اور آنکھ کے  
بدل آنکھ ناک کے بدل ناک، کان کے بدل کان، دانت کے بدل دانت  
اسی طرح زخموں میں برابر کا بدلہ لیا جائے، پھر جو کوئی بدلہ معاف کر دے  
تو یہ معافی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی، اور جو حاکم اللہ تعالیٰ کے اتارے  
ہوئے حکم کے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے کہا

ذکرہ صغر سابقہ قاتل کو بھی پتھر یا لکڑی سے قتل کر سکتے یا تلوار سے ضعیف کہتے ہیں ہمیشہ قصاص تلوار سے لیا جاتا تھا اور جہد کہتے ہیں جس طرح قاتل نے قتل کیا ہے اسی طرح بھی  
قصاص لے سکتے ہیں باب کی حدیث سے امام ابو حنیفہ کا وہ قول بھی رد ہوتا ہے کہ پتھر یا لکڑی سے مارنا قتل عمد نہیں ہے اور اس میں قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ رویت لازم  
ہوگی کیونکہ یہ قتل جرم عمد ہے۔ جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جب ایسی چیز سے مارے جس سے غالباً آدمی مر جاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا اور قانون بھی اسی کو  
مقتضی ہے، امام مالک فرماتے ہیں میں نہیں جانتا قتل شبہ عمد کیا چیز ہے قتل یا عمد ہے یا خطا ۱۲ من (حواشی صفحہ ۵۸۱) لے اوروں کو دیا زیور اتارے گیا  
۱۲ من لے اس سے پوچھا تو اس نے جرم کا اقرار کیا ۱۲ من لے ضعیفوں نے اس کے خلاف اپنے مذہب پر اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ قصاص نہیں ہے  
مگر تلوار سے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند میں اختلاف ہے ابن عدی نے کہا اس کے سب طریق ضعیف ہیں ۱۲ من لے یعنی جن زخموں کا برابر کا بدل  
ہو سکتا ہے ۱۲ من +

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ  
مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ  
مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَ  
النَّيِّبِ وَالزَّافِي وَالْمَارِفِ مِنَ الدِّينِ النَّارِ  
الْجَمَاعَةِ -

باب ۲۸۹ من افتاد بالحجر -

۵۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَثَّامِ  
بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى  
أَفْصَاحٍ لَهَا فَتَتَلَمَّا بِحَجَرٍ فَبَجَعَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبَّهَا رَمَقُ فَقَالَ  
أَتَتَكَ فَلَانَ فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُكْمَرُ  
قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُسَالَهَا  
الثَّالِثَةَ فَأَشَادَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ تَعْمَرَ فَقَتَلَهَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرٍ -

باب ۲۹۰ مَنْ قَتَلَ لَمْ يَقْتُلْ فَهُوَ  
بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ -

ہم سے اعش نے انہوں نے عبد اللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق بن  
اجدع سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے  
سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمد اس کے رسول ہیں تو اس کا خون کرنا بغیر  
تین صورتوں کے درست نہیں ایک یہ کہ کسی کو ناحق قتل کرے اس کے قصاص  
میں دوسرے یہ کہ محسن ہو کر قتل کرے، تیسرے یہ کہ اسلام سے پھرتے مسلمانوں  
کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

باب پتھر سے قصاص لینے کا بیان

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے  
شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس سے ایسا ہوا ایک  
یہودی نے ایک (انصاری) چھوڑی کو چاندی کا زیور لینے کے لئے پتھر سے  
مار ڈالا (ادھ موا کر دیا) اس چھوڑی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے  
آئے اس میں ذری سی جان باقی تھی آپ نے اس سے پوچھا کیا فلاں شخص  
نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا  
اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر تیسری بار پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا  
تب اس نے سر سے اشارہ کیا ہاں آخر آپ نے اس یہودی کو بھی دو پتھروں  
میں کھل کر قتل کرایا (کیونکہ اس نے اقرار کیا)۔

باب جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس کو اختیار ہے  
دو باتوں میں جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرے۔

لے کافروں میں شریک ہو جائے بعضوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ اجماع کا منکر بھی کافر ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اجماعی اس بات کا منکر کافر ہے جس کا وجوب  
شریعت سے جدا ہے یا تو ائمہ ثابت ہو سکیں جس مسئلہ کا ثبوت حدیث صحیح متواتر یا آیت قرآن سے نہ ہو اور اس میں کوئی اجماع کا خلاف کرے تو وہ کافر ہوگا قاضی عیاض  
نے کہا جو عالم کے حدیث کا منکر ہو اس کو قدم کہے وہ کافر ہے اور جماعت کے چھوڑنے میں باقی اور رہزن اور مسلمانوں سے لڑنے والے امام برحق سے مخالفت کرنے  
والے بھی آگے ان کا بھی قتل درست ہے لیکن نماز کے ترک کرنے والے کا قتل اس حدیث کی رو سے جائز نہیں رہتا میں کہتا ہوں امام احمد اور اسحاق اور ابو حنیفہ نے  
اس کو کافر قرار دیا ہے تو دوسری صورت میں اصل ہو گیا ۱۲ من لے خواہ قاتل سے قصاص کی یادیت اس میں مقتول کے وارث کا اشتباہ قاتل کی رضامندی شرط نہیں امام بخاری  
نے باب کی حدیث لاکر اٹھائی ہے اس قول کی تفسیر کی فہم علی من آخری شی کو مراد اس سے دیت ہے اور اس سے رائے اہل سنت کا اتفاق ہے کہ قتل میں بھی جب قاتل اور مقتول کے  
ورثہ ویت پر راضی ہو جائیں تو دیت دلائی جائے گی اور تعبی، ثبی نعمانی سے اس نے اپنے تئیں نعمانی قرار دے کر امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کو بھی بدنام کیا اس نے یہ کلام مارا (باقی رہے)

سہ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حُزْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خَزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ تَرَمُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ الْأَوَّلَ إِنَّهَا لَمْ تُحَلِّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تُحَلِّ لِأَحَدٍ بَعْدِي إِلَّا وَأَنَا أُحِلُّ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ إِلَّا وَأَنَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يَخْتَلِي شَرُّهَا وَلَا يَعْصِدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْقُطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مَنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَمْ يَقْبَلْ مَهْرٌ يَخِيرُ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُؤَدِّيَ وَإِمَّا يَقْدَأَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ أَهْلِ الْيَمَنِ يَقَالُ لَنَا أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَيِّ شَيْءٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بَيْوتِنَا وَنَقْبُورُنَا فَقَالَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بخاری نے ابو نعیم سے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ خزاعہ قبیلہ والوں نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا اور عبد اللہ بن جراحؓ نے کہا ہم سے حرب بن شداد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ہریرہؓ نے انہوں نے کہا کہ سال مکہ فتح ہوا خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک شخص (ابن اثور) کو قتل کر ڈالا کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں بنی لیث نے خزاعہ کے ایک شخص (احمر نامی) کو قتل کر ڈالا تھا۔ یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنائے) کھڑے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ سے (ابو ہریرہؓ بادشاہ بن کے) ہاتھی کو روک دیا لیکن اللہ نے اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر غالب کر دیا (انہوں نے مکہ فتح کر لیا) دیکھو مکہ کے شہر میں مجھ سے پہلے کسی کے لئے لڑنا بھڑنا درست نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے درست ہوگا اور میرے لئے بھی جو درست ہوا تو دن کو صرف ایک ساعت کے لئے اب اس وقت سے اس کی حرمت چھرقام ہو گئی وہاں کا کاشانہ اکھڑا جائے وہاں کا درخت نہ تراشا جائے وہاں کی چڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے اور دیکھو جس کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس کو اختیار دو باتوں میں جو بھلی لگے وہ کرے یا تو دیت لے یا تعصاں کرے یہ وعظ سن کر ابوشاہ جو بن کا بھنے والا تھا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وعظ مجھ کو لکھوا دیجئے آپ نے لوگوں سے فرمایا اچھا ابوشاہ کو یہ وعظ لکھ دو اس کے بعد قریش کے ایک شخص (حضرت عباسؓ) کھڑے ہوئے، کہنے لگے یا رسول اللہ مکہ کے درختوں میں سے اذخر گھاس توڑنے کی اجازت دیجئے

بقیہ سفر ایترہ کو قتل عثمانؓ کی بات نہیں ہو سکتی افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض ایسے لوگ مولوی بن بیٹھے ہیں جنہوں نے پورا قرآن مجید کو نہیں پڑھا آپ بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسرے بندگان خدا کو بھی گمراہ کرتے ہیں اس پر چل کر کہیں گرفتاریں سمجھتے ہیں کہ ہم بھی امت محمدیہ کے ایک بڑے عالم ہیں اور کبھی اٹھارے دیے ہوئے خطاب پر مہجوں تھے ہیں نصاریٰ ہمارا دین کیا جانیں اور وہ ہمارے علم کو کیا پچھائیں وہ تو سعی و سفارش سے یا ملکی اغراض سے شمس العلما کا خطاب ایسے لوگوں کو دیتے ہیں جو نجم العلما بھی ہونے کے لائق نہیں ۱۲۔ (حواشی صفحہ ۱۸) سہ جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲۔ من سہ اسی ابن اثور نے احرار کو مار ڈالا تھا جب مکہ فتح ہوا تو دوسرے روز ابن اثور مکہ میں آیا اس کو دیکھ کر خزاعہ والوں نے خراش بن امیر یا ہول بن امیر اس کو مار ڈالا، بعضوں نے کہا یہ مقتول جند بن کوع تھا واللہ اعلم ۱۲۔ من سہ عذاب کے پرندے بھی جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے ۱۲۔ من سہ جو قیامت تک قائم رہے گی ۱۲۔ من سہ بلکہ پڑا رہنے دیں یہاں تک کہ خود مانگ اگر اپنی چیز اٹھائے ۱۲۔ من ۴

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا  
إِلَّا ذُخْرٌ وَتَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ  
فِي الْفَيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتِيلِ  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُمَا أَنْ يَقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ

ہم لوگ اس گھانس کو اپنے گھروں اور قبروں میں پھاتے ہیں (وہ خوش بودار  
ہوتی ہے) آپ نے فرمایا اچھا اذخر توڑنے کی اجازت ہے حرب بن شداد کے  
ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی شیمان سے روایت کیا اس میں بھی تھی  
کا ذکر ہے بعض لوگوں نے ابو نعیم سے فیل کے بدل قتل کا لفظ روایت کیا ہے  
اور عبید اللہ بن موسیٰ نے اپنی روایت میں (جس کو امام مسلم نے نکالا) واما یقاد  
کے بدل یوں کہا (اما ان یعلی الدیر) واما ان یقاد اہل القتل

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
قَالَ كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَافِيلَ قِصَصٌ وَكَرُّ  
تَكُنُّ فِيهِمُ الذِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ  
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ إِلَى هَذِهِ  
الْآيَةِ فَمَنْ عَفَى لِمَنْ أَخِيهِ شَيْءٌ قَالَ  
أَبْنُ عَبَّاسٍ فَالْعَفْوَانُ يَقْبَلُ الذِّيَّةَ فِي الْعَدَدِ  
قَالَ فَاتَّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ  
قَوْلُ دِيٍّ بِإِحْسَانٍ -

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں  
نے عمرو بن زینار سے انہوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے  
کہا بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تھا دیت کا قاعدہ نہ تھا اللہ تعالیٰ نے  
اس امت کے لئے (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتاری کتب علیکم القصاص فی  
القتل اخیر آیت فمن عفی له من اخیه شیء تک ابن عباس نے کہا فمن  
عفی له سے یہی مراد ہے کہ مقتول کے وارث قتل عمد میں دیت پر راضی  
ہو جائیں اور اتباع بالمعروف سے یہ مراد ہے کہ مقتول کے وارث دستور  
کے موافق قاتل سے دیت کا تقاضا کریں واداء الیہ باحسان سے میرا  
ہے کہ قاتل اچھی طرح خوش معاملگی سے دیت ادا کر دے۔

لہ یعنی اللہ نے کہ سے باقی کو روک دیا مراد وہ بڑا باقی ہے جس کا نام محمود تھا جب یہ لوگ مکہ کے قریب پہنچے تو یہ باقی بیٹھ گیا ہزار اس کو مارتے تھے لیکن وہ آگے نہ  
بڑھا اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ یعنی اللہ نے مکہ والوں سے قتل کو ہٹا دیا یعنی ان کو قتل ہونے نہیں دیا ۱۲ منہ  
۱۳ منہ معلوم ہوا کہ اما اور اما زبان عرب میں ہمیشہ سھر کے لئے نہیں آتا بلکہ کبھی حرف منع جمع کے لئے متعمل ہوتا ہے تو تیسری صورت بھی ہو سکتی ہے جیسے یہاں ایک تیسری  
صورت یعنی بالحق معاف کر دیا بھی جائز ہے، اور اس سے اس شخص کا جہل ظاہر ہوتا ہے جس نے سورہ محمد کی اس آیت فاما منابعد واما فداہ سے یہ نکالا  
ہے کہ مسلمانوں کے دین میں قیدیوں کا قتل درست نہیں، حیدر آباد میں ایک شخص تھا چراغ علی نامی اس کے ہتھکڑیاں بالکل لمبوں کے سے تھے اور علی گڑھی کی چھڑکا وہ مرید تھا  
اس سے میری اکثر اس مسئلہ میں بحث ہوتی رہتی تھی اس شخص کی عجیب عادت تھی کہ قرآن کی ایک آدھ آیت اپنے مطلب کی لئے لیتا اور دوسری آیتوں سے کچھ غرض نہ رکھتا  
دھرتی میں یا بگڑیں اس کے دل میں یہ خط سرگیا تھا کہ قرآن کو لندن کے نصاریٰ کے رسم کے موافق کر دیا جائے کہتا تھا قرآن میں ایک ہی بی بی کی کرنے کی اجازت ہے  
کیونکہ اللہ نے فرمایا فان ختم الا تعدلوا فواعدہ اور دوسری جگہ فرمایا ومن تطيعوا ان تعدلوا بین الناس کہتا تھا قرآن میں کہیں کوئی غلام کا ذکر نہیں ہے حالانکہ قرآن  
میں صاف صاف آیتیں رقیق کی اہانت کی موجود ہیں ومن لم يستلغ منكم طولا ان يبلغ المعصاة الموت فامسكت ايهاكم من قتلتم الموتات۔ وقلعوا من غير من مشرك۔ فوالذين  
فضلوا برادى رزقهم على ما ملكت ايهاهم ولا تزد موت من غير من مشركه اللہ شہد عدا ملوك لا يقدر على شئ من حلالكم من شركاء رزقناكم ۱۳ منہ

بَاب ۲۹۱ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ يَغْيِرُ حَقَّ  
 ۵۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ  
 عَنْ أَبِي عَتَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ ابْغِضُ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةَ مُلْجِدٍ فِي الْحَرَمِ  
 وَمُتَّبِعٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطْلَبٍ  
 دَمَ امْرِئٍ يَغْيِرُ حَقَّ لِيَهَيَّئِ دَمَهُ

بَاب ۲۹۲ الْعَفْوُ فِي الْخَطَا بَعْدَ  
 الْمَوْتِ

۵۸۶- حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسِيهِ  
 عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هَزَمَ  
 الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
 حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي  
 زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَرَخَ ابْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ  
 فِي النَّاسِ يَا عِبَادَ اللَّهِ اخْرُجُوا كُمْ فَرَجَعَتْ  
 أُولَاهُمْ عَلَى أَخْوَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الِیَمَانَ  
 فَقَالَ حَدِيقَةُ ابْنِي ابْنِي فَقَتَلُوهُ فَقَالَ  
 حَدِيقَةُ عَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ  
 كَانَ أَنْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا  
 بِالنَّطَائِفِ

بَاب ۲۹۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ

باب جو شخص ناحق خون کرنے کی فکر میں ہو اس کا گناہ  
 ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے  
 عبد اللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبر نے بیان کیا انہوں نے ابی عتاب  
 سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سب سے زیادہ ان تین آدمیوں  
 کا دشمن ہے ایک تو اس کا جو حرم میں بے اعتدالی کرے (مثلاً خون خرابہ چکار  
 وغیرہ) دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے تیسرے  
 وہ جو کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے لئے اس کے پیچھے لگے۔  
 باب قتل خطا میں مقتول کے مرجعہ کے بعد اس کے  
 وارث کا معاف کرنا۔

ہم سے قردہ بن ابی المغزل نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے  
 ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن ربیعہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے  
 انہوں نے کہا احد کی جنگ میں (پہلے پہل) مشرکوں کو شکست ہوئی دوسری سن  
 امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابومروان یحییٰ  
 بن زکریا نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
 سے انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا (کہ گنت) ابلیس چلا کر کہنے لگا اللہ کے بند  
 (مسلمانوں) اپنے پیچھے والوں سے پھو (حالاً کہ پیچھے والے بھی مسلمان ہی تھے) یہ  
 سنتے ہی آگے والے پیچھے والوں پر پلٹ پڑے (لگی تلوار چلنے) یہاں تک کہ مسلمان  
 حذیفہ کے والد بیان کو بھی مارنے لگے حذیفہ بھاگتے ہی ہے (اسے مار دیا غضب  
 کرتے ہو) یہ تو میرا باپ ہے میرا باپ اس (بچہ مارے) کو جان سے مار ڈالا اس  
 وقت حذیفہ کہنے لگے (بھائیو) اللہ تمہاری خطا بخشے ان کافروں میں سے کچھ  
 لوگ تو ایسے شکست کھا کر بھاگے کہ طائف میں جا کر دم لیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسا میں) یوں فرمانا مسلمانوں کو

لے مثلاً جاہلیت والوں کی طرح شادی اور غمی میں رسوم کرے ایک کو دوسرے کے بدل مار ڈالے یا ایک کے جرم کا دوسرے سے مواخذہ کرے ۳۷۲ھ لیکن سننا تو نہ تھا گھبراہٹ  
 میں ۳۷۲ھ طائف ایک مشہور بستی ہے مکہ سے تین منزل پر۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ مسلمانوں نے خطا سے حذیفہ کے والد کو جو مسلمان تھے مار ڈالا اور حذیفہ نے معاف کر دیا  
 یعنی دیت کا جی مطالبہ نہیں کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے حذیفہ کو دیت دلائی ۱۲۷ھ



لَمْ يُؤْمِنِ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاؤًا مَنْ قَتَلَ  
مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَجَزَّيْ بِرَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَّةٌ  
مُسْلِمَةٍ إِلَى أَهْلِهَا إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ  
مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُمْ مِنْكُمْ فَتَحْرِيرُ  
رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ  
مِثْقَانٌ فِدْيَةٌ مُسْلِمَةٍ إِلَى أَهْلِهَا وَتَجْزِيَةٌ بِرَقَبَةٍ  
مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِضْلًا مِنْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ  
تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

بَاب ۲۹۲ إِذَا أُقْبِلَ لِقَتْلِ مَرَّةٍ قَتْلُهَا

۵۸۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ  
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا سَرَّضَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ  
حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا  
أَقْلَانِ أَقْلَانِ حَتَّى سَيِّئَ الْيَهُودِيُّ فَأَوَامَتْ  
رَأْسَهَا فَجَنَّتْ مَرْبَا لِيَهُودِيٍّ فَأَعْتَوَفَ فَأَمَرَ  
بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُصَتْ  
رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ  
يَحْجَجُونَ -

بَاب ۲۹۳ قَتْلُ الرَّجُلِ بِالنِّسَاءِ

۵۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا

مسلمان کا مار ڈالنا درست نہیں مگر بھول چوک اور بات ہے پھر اگر کوئی مسلمان کو  
بھول چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان برہہ آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں  
کو دیت دے مگر جب وہ معاف کر دیں اگر مقتول مسلمان اور اس قوم کا ہو  
جس سے تہااری دشمنی ہے تو بس ایک برہہ آزاد کرنا کافی ہے دیت دینا ضرور  
نہیں اور جو ایسی قوم کا ہو جس سے تم سے مصالحو اور عہد ہو تو مقتول کے وارثوں  
کو دیت دینا اور برہہ آزاد کرنا دونوں کام مندرجہ میں اگر کسی کو برہہ کا مقدور  
نہ ہو تو دو مہینے لگاتار روزے رکھے یہ توبہ کی شکل اللہ کی ٹھہرائی ہوئی ہے  
اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑا حکمت والا ہے۔

باب قتل میں قاتل کا ایک بار اقرار کرنا کافی ہے۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا (یا اسحاق بن راہویہ نے) کہا ہم کو  
جہان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ  
بن دعامر نے کہا ہم سے انس بن مالک نے ایسا ہوا ایک یہودی (انصاری)  
چھوڑ کر کا سر دو تھروں سے کھل ڈالا اس چھوڑ کر سے پوچھا (جس میں ذری)  
(جان باقی تھی) اری تجھ کو کس نے مارا فلاں شخص نے یا فلاں شخص نے نام لیتے  
لیتے، ایک یہودی کا نام لیا تب اس نے سر کے اشارے سے ہاں کہا آخر  
اس یہودی کو (پکڑ کر) لائے اس سے پوچھا تو اس نے اقرار کیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کو سر بھی تھیر سے کھلا گیا ہمام نے کبھی یوں  
کہا دو تھروں سے کھلا گیا۔

باب عورت کے بدل مرد کو اور اسی طرح مرد کے بدل عورت

کو قتل کریں گے

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم  
سے سعید بن ابی عروہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو ایک چھوڑ کر کے

۱۔ اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی صرف آیت قرآنی پر اکتفا کی ۱۲ منہ ۱۵ یعنی زنانہ کی طرح چار بار اقرار کرنا ضروری نہیں، اکثر علماء اور ائمہ اربعہ کا یہی  
قول ہے بعضوں نے قتل میں دو بار اقرار کرنا ضروری سمجھا ہے ۲ منہ ۴

يَجَارِيَةُ قَتَلَهَا عَلَى أَوْصَالٍ لَهَا

بَابُ الْفَقْصِ بَيْنَ الرِّجَالِ

وَالنِّسَاءِ فِي الْجَرَاحَاتِ -

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقْتُلُ الرَّجُلُ بِالنِّمَاقَةِ وَ  
يَذْكُرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَادٍ الْمَاقَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي  
كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجَرَاحِ  
وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْرَاهِيمُ وَ  
أَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرَّبِيعِ  
رَأْسًا نَأْفَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَقْصُ

۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا سَفِينٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَاشِشَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاشِشَةَ رَضِيَ  
قَالَتْ لَدُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تَلْدُو فِي فَقَلْنَا كَرَاهِيَةً  
الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاتْ قَالَ لَا يَبْقَى  
أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لَدَغِي غَيْرَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ قَاتِلُهُ  
لَمْ يَشْهَدْكُمْ -

بدل قتل کر لیا اس نے اس چھوڑی کا چاندی کے زیور پر خون کیا تھا لینے  
اس کی طبع میں)۔

باب زخموں میں بھی عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا  
(جیسے جان میں لیا جاتا ہے)۔

اکثر عاملوں نے یہی کہا ہے عورت کے بدل مرد کو قتل کر بس گئے اور حضرت عمرؓ  
سے منقول ہے عورت سے مرد کے قتل عد یا اس سے کم دوسرے زخموں کا  
قصاص لیا جائے اور عمر بن عبد العزیز اور ابراہیم مخنی اور ابو الزناد اور ابو الزناد  
کے ساتھ والوں (جیسے اعرج اور قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر) کا یہی  
قول ہے اور ربیع بنت نضر کی بہن (ام حارثہ) نے ایک آدمی کو زخمی کیا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصاص لیا جائے گا۔

ہم سے عکرم بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے انہوں نے  
عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم  
نے (موت کی) بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دوا ڈالی،  
آپ نے فرمایا دیکھو میرے حلق میں دوا مت ڈالو ہم سمجھے کہ بیمار آدمی کو  
دوا سے نفرت ہوتی ہے اس وجہ سے آپ فرما رہے ہیں میرے حلق میں دوا نہ  
ڈالو (نہ بطور نبی شرعی کے) خیر جب آپ کو ہوش آیا تو فرمایا دیکھو گھر میں کوئی شخص  
باقی نہ رہے سب کے حلق میں دوا ڈالی جائے گا ایک عباس کو چھوڑ دو وہ  
اس وقت موجود نہ تھے

۱۔ لیکن ایک روایت حضرت علیؓ اور عطا اور حسن سے اس کے خلاف آئی ہے اور ضعیف نے زخموں کے قصاص میں اختلاف کیا ہے یعنی عورت اور مرد میں جان سے کم دوسرے  
زخموں میں قصاص نہ لیا جائے گا امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ حضرت علیؓ سے جو روایت آئی ہے وہ ضعیف یا شاذ ہے ۲۔ منہ ۳۔ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۴۔  
۵۔ عمر بن عبد العزیز اور ابراہیم مخنی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور ابو الزناد کے قول کو امام بیہقی نے وصل کیا ۶۔ منہ ۷۔ اس کو امام مسلم نے نکالا بعضوں نے کہا یہ مادی  
کی غلطی ہے خود ربیع بنت نضر نے جو اس کی بیوی تھیں ایک عورت کا دانت توڑ ڈالتھا آپ نے قصاص کا حکم دیا تھا یہ حدیث ادھر گزر چکی ہے امام ابن حزم نے کہا  
غلطی نہیں ہے بلکہ یہ دو واقعہ ہیں ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑا تھا اور ایک مرد کو بھی زخمی کیا تھا بہر حال بہن کا لفظ یہاں صحیح نہیں ہے ۸۔ منہ ۹۔ یعنی قصاص کے طور  
پر گھر میں جو ہیں عورت اور مرد کا قصاص عورت سے لینا ثابت ہوا کہتے ہیں گھر میں ام المومنین سمونہ بھی تھیں وہ روزے سے تھیں لیکن آپ کے حکم کے موافق ان کے حلق میں بھی  
دوا ڈالی گئی ۱۰۔ منہ ۱۱۔ یعنی جب آنحضرت کے حلق میں دوا ڈالی گئی ۱۲۔ منہ

بَابُ ۲۹۸ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ اقْتَصَصَ دُونَ السُّلْطَانِ -

۵۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنُ الْأَخْرُوفُ السَّاقِتُونَ وَيَأْتِيهِمْ لَوْ أَطْلَعَهُ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ لَمْ تَأْذِنْ لَهُ حَدَّثَهُ بِمَحْصَاةٍ فَقَاتَ عَلَيْهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ

۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ سَرَجًا أَطْلَعَهُ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مَشْفُوعًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ -

بَابُ ۲۹۹ إِذَا مَاتَ فِي الرِّحَامِ أَوْ قُتِلَ

۵۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ

بَابُ ۲۹۸ اگر کوئی شخص اپنا حق یا قصاص خود لے لے حاکم کے پاس فریاد نہ کرے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہم مسلمان (دنیا میں تو) اخیر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب امتوں سے، آگے ہوں گے اور اسی سند سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بے اجازت تیسرے گھر میں جھانکے اور تو ایک لنگر پھینک کر مارے اس کی آنکھ پھوٹ جاتے تو مجھ سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا (نگاہ نہ دینا کی سزا)

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید طویل سے ایک شخص نے (عکرم بن ابی العاص) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرا اس کی آنکھ میں مارنے کے لئے بیدھا کیا یہی کہتے ہیں میں نے حمید سے پوچھا تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا انس بن مالک نے۔

بَابُ ۲۹۹ جب کوئی شخص ہجوم میں مر جائے یا مارا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

مجھ سے اسحاق بن منصور کو سچ نے بیان کیا کہ ہم کو ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے خبر دی کہ ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے انہوں نے

۱۔ اس پر تمام اماموں کا اتفاق ہے کہ بغیر حاکم یا بادشاہ پاس فرمائے کسی کو یہ جائز نہیں کہ اپنا حق خود مدعی علیہ سے وصول کرے یا اپنے عزیز کے خون کا قاتل سے قصاص لے بلکہ حاکم یا بادشاہ پاس مقدمہ کا رجوع کرنا ضرور ہے کیونکہ اگر یہ امر جائز رکھا جائے تو اس میں بے انتظامی اور خرابی کا ڈر ہے اب مابعد حدیث تغلیظ پر عمل ہے میں کہتا ہوں اس کی دلیل کیا ہے تو مجتہد حدیث میں آیا ہے اتنا جائز رکھنا چاہیے یعنی کوئی بے اذن گھر میں جھانکے اور گھروالا اس کی آنکھ پھوڑے تو نہ قصاص ہوگا نہ دیت امام شافعی رحمہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے اسی طرح اگر کسی شخص کو دوسرے پر کچھ دیر بھٹکا ہو لیکن گواہ نہ ہوں وہ بیعت ہو پھر اس شخص کو اس کا کچھ مال ہاتھ آجائے تو اس میں سے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے اسی طرح اپنے غلام کو لڑائی کو مدد لگانا درست ہے اس لئے کہ یہ مضمون حدیث سے ثابت ہو چکے ہیں ۲۔ من ۳۔ یہ مردان کا باب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینہ سے نکلوا دیا تھا ۴۔ من ۵۔ امام بخاری نے اس کو گول رکھا کیونکہ اس میں اختلاف ہے امام احمد کا قول یہ ہے کہ اس کی دیت بیت المال سے دی جائیگی بعضوں نے کہا حاضرین کو دیت دینا ہوگی امام مالک کے نزدیک اس کا خون ہدر ہوگا یعنی کسی پر اس کی دیت واجب نہ ہوگی امام شافعی نے کہا مقتول کے ولی سے کہا جائے گا تو قسم کھا اور حاضرین میں سے جس پر چاہے خون کا دعویٰ کر اگر وہ قسم کھائے گا تو دیت کا مستحق ہوگا اور اگر نکول کرے گا تو مدعی علیہ سے نفی پر صلت لی جائیگی اور مدعی کا دعویٰ ساقط ہوگا ۱۲۔ من +

عَائِشَةُ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحَدٍ هِزَمَ  
الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ ابْنُ لَيْسَ أُمِّي عَبْدًا  
اللَّهُ أَخْرَاكُمْ فَرَجَعْتُ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدْتُ  
هِيَ وَأَخْرَاهُمْ فَنَظَلَ حَدِيفَةُ فَاذَا هُوَ  
بِأَبِيهِ الْيَمَانَ فَقَالَ أُمِّي عَبْدًا اللَّهُ أُمِّي  
أَبِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا أَتَجَرَّوْا حَتَّى قَتَلُوهُ  
قَالَ حَدِيفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ  
فَمَا زَالَتْ فِي حَدِيفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ حَتَّى  
لَحِقَ بِاللهِ -

باب ۲۹۹ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَاً فَلَا  
دِيَّةَ لَهُ

۵۹۳ - حَدَّثَنَا الْبُكَيْرِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ  
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمَعُنَا يَا عَامِرُ مِنْ هَذِهِكَ تَنَافُ  
فَحَدَّاهُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ النَّاسِ قَالُوا يَا عَامِرُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَاهُ فَأَصِيبُ  
صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَيْطًا  
عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا سَرَّ جَعَتْ

حضرت عائشہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا پہلے پہلے (پہلے)  
کافروں کو شکست ہوئی اس وقت (جنگ) ابلیس نے یوں پکھلا، اسے خدا  
کے بندو (مسلمانوں) ذرا اپنے پیچھے والوں سے بچو، گھبراہٹ میں آگے لے ملان  
پیچھے والوں (مسلمانوں) پر ہلٹ پڑے اور لگی آپس ہی میں تلوار پلٹے استے میں  
حذیفہ نے دیکھا لوگ ان کے الدیمان کو مار ڈال رہے ہیں انہوں نے پکارا  
ارے خدا کے بندو میرا باپ (مسلمان) ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں لیکن مسلمان  
ان کے والد سے الگ نہیں ہوئے ان (بیچا سے) کو ماری کر چھوڑا تب حذیفہ  
کہنے لگے خیر اللہ تمہاری خطا بخش دے اور مرے تک حذیفہ کو اپنے باپ  
کے اس طرح مارے جانے کا رنج رہا۔

باب اگر کوئی شخص اپنے تئیں چوک سے مار ڈالے تو اس  
کے وارثوں کو دیت نہ ملے گی۔

ہم سے کی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عیینہ نے  
انہوں نے سلم بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے رستے میں ایک شخص (اسید بن حذیفہ) میرے چچا عامر سے  
کہنے لگے، عامر زوی اپنی شعریں سناتے جاؤ (رستہ بیل جاییگا) عامر نے گا گا  
کر اپنی شعریں پڑھنا شروع کیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون گا  
گا کر اونٹوں کو ہانک رہا ہے لوگوں نے کہا عامر ہیں آپ نے فرمایا اللہ اس پر  
رحم کرے یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہم کو عامر سے فائدہ  
کیوں نہیں اٹھانے دیا خیبر ایسا ہوا پھر اسی رات کی صبح کو عامر (اپنی تلوار  
سے آپ) زخمی ہوئے لوگ کہنے لگے ان کی ساری نیکیاں اکارت ہو گئیں،

۱۔ مردوں نے پیچھے والوں کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے ۱۲۔ منہ اس کو کیوں مار ڈالے جو ۱۱۔ منہ حذیفہ کے اس کہنے پر بھی ۱۲۔ منہ عامر سے تک وہ  
اپنے باپ کے قاتلوں کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہے ۱۳۔ منہ اسی طرح اگر عداوت کی خود کشی کرے امام بخاری نے چوک کی قید اس واسطے لگائی کہ اس میں  
اختلاف ہے امام ابوالاعلیٰ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک بیت المال سے اس کی دیت دلائی جائے گی اگر وہ زندہ رہے تو خود اس کو ورنہ اس کے وارثوں کو  
اور جہود کی دلیل عامر کی حدیث ہے کیونکہ آنحضرت نے عامر کی دیت نہیں دلائی جہود علماء کا یہی قول ہے ۱۴۔ منہ صحابہ کو معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جس کی نسبت یوں فرماتے ہیں رحمہ اللہ وہ اکثر شہید ہوتا ہے کہتے ہیں یہ کہنے والے حضرت عمرؓ تھے ۱۵۔ منہ ایک یہودی کو مارتے تھے تلوار چھوٹی تھی ہلٹ کر ان ہی  
کو لگ گئی ۱۶۔ منہ +

وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا أَحْبَطَ عَمَلَهُ  
فَاجْتَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَاذَا لَكَ إِنِّي دَأَمْتُ زَعَمُوا  
أَنَّ عَامِرًا أَحْبَطَ عَمَلَهُ فَقَالَ كَذَبَ  
مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ  
لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ دَأَمْتُ قَتْلَ بَيْبُذَةَ  
عَلَيْهِ -

بَابُ ۳۱ اِذَا عَصَى رَجُلًا فَوَقَعَتْ

شَيْئًا

۵۹۴ - حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ  
عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ سَرَجُلًا عَصَى يَدَ  
رَجُلٍ فَتَزَعَّ يَدُهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ شَيْئًا  
فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَعْصُ أَحَدُكُمْ أَحَاكَ كَمَا يَعْصُ الْفَعْلُ  
لَا دِيَةَ لَكَ

۵۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَصَى سَرَجُلٌ  
فَانْتَزَعَتْ ثِيَابَتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

انہوں نے خودکشی کی (حرام موت مرے) جب میں وہاں سے لوٹا تو لوگ  
یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال اکارت ہو گئے ہیں آنحضرتؐ پاس  
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ پر میرے ماں باپ صدقے لوگ کہتے ہیں  
عامر کے اعمال سب اکارت ہو گئے آپ نے فرمایا کون کہتا ہے جھوٹا ہے  
عامر کو تو دوسرا ثواب ملا (ایمان کا اور شہادت کا) وہ تو جہاد بھی ہے اللہ  
کی راہ میں محنت اٹھانے والا) مجاہد (غازی) بھی کوئی موت عامر کی موت  
سے بڑھ کر نہیں ہے۔

باب اگر کسی نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا پھر اس کے  
دانت نکل پڑے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے  
قنادہ نے کہا میں نے زرارہ بن ابی اوفیٰ سے سنا انہوں نے عمران بن حصین  
سے انہوں نے کہا ایک شخص (یعنی بن امیہ) نے دوسرے شخص (نام معلوم)  
کا ہاتھ کاٹا اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو پیلے کے سامنے کے دانت نکل  
پڑے اب دونوں جھگڑتے ہوئے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے  
آنحضرتؐ نے فرمایا وہ اونٹ کی طرح کوئی تم میں اپنے بھائی (مسلمان کا  
ہاتھ چباتا ہے دیت دیت خاک نہیں ملنے کی۔

ہم سے ابو عاصم نسیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں  
نے عطارب بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے  
والد سے انہوں نے کہا میں ایک جہاد (غزوہ تبوک) میں گیا وہاں ایک شخص  
نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے (جو ہاتھ کھینچا تو) دوسرے کا دانت نکال  
لیا آنحضرتؐ نے اس کے دانت کی کچھ دیت نہیں دلائی تھی

لے کسی موت میں اس سے زیادہ ثواب نہیں ہے ۱۳ منہ سے پیلے اپنے دانتوں کی دیت چاہتے تھے ۱۲ منہ سے دیت مانگتا ہے ۱۱ منہ سے کیونکہ ہاتھ کھینچنے والے  
نے کوئی قصور نہیں کیا اس پر اسے نے اپنا ہاتھ بچانے کے لئے کھینچا اگر نہ کھینچتا تو کیا ہاتھ اس کو فراغت سے چبائے دیتا وہ اونٹ کی طرح چباتا تھا طحطاہ نے  
کہا یہ اس صورت میں ہے جب اس کو اپنا ہاتھ پھڑکانا دوسری طرح سے ممکن نہ ہو یا تکلیف ہو دوسری ہو یوں اور طرح سے شکار مار لگا کر یا اس کے جڑے کھول کر ہاتھ پھڑکانا  
مکن ہو اور خواہ مخواہ اس طرح ہاتھ کھینچے کہ اس کے دانت نکل پڑیں تو دیت واجب ہوگی میں کہتا ہوں یہ عجیب رائے ہے ایسے وقت میں آدمی کو اتنا خیال کہاں رہتا ہے کہ اس  
طرح سے ہاتھ پھڑکانا ممکن ہے یا نہیں اور اگر اس میں ہر ایک آدمی اپنا ہاتھ کھینچتا ہے اب کسی صورت میں دیت نہ واجب ہونا چاہیے کیونکہ قصور صلی میں ہاتھ کاٹنے (بقیہ منہ)

### بَابُ الدِّينَارِ بِالسِّنِّ بِالسِّنِّ

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ شَيْئَهَا فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْفَصَاحِ.

### بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ بَيْنَهُمَا الْخُفْصَةُ وَالْإِبْهَامُ.

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَلُ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ.

وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي سَرَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَا بِأَخْرَوْ قَالَا أَخْطَاْنَا فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأَخْذًا بِدِيَةِ

باب دانت کے بدل دانت توڑا جائے گا۔

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انسؓ سے کہ نصیر بن انس کی بیٹی (ربیع) نے ایک چھوڑی کو طائر لگا کر اس کا دانت توڑ دیا اس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

### باب انگلیوں کی دیت کا بیان

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ انگلی (یعنی چنگلیا) اور یہ انگلی (یعنی انگوٹھا) دونوں کی دیت برابر ہے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث جو اوپر گزری۔

باب اگر کوئی آدمی بل کر ایک کو قتل کریں تو اس کے قصاص میں کیا سب قتل ہو سکتے ہیں؟

اور مطرف بن طریف نے شعبی سے یوں روایت کی ہے اس کو امام شافعی نے وصل کیا، دو شخصوں نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اس نے جوڑی کی حضرت علیؓ نے اُس کا ہاتھ کٹوا ڈالا، اب یہ گواہ ایک اور شخص کو لے کر آئے (کہنے لگے جوڑیہ ہے، ہم سے غلطی ہوئی جو پہلے شخص کو ہم نے جوڑی تپا یا حضرت علیؓ نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) والے کا ہے اس نے اپنا دانت آپ گتوایا ۱۱ منہ (تواشی صفحہ ۱۱) ۱۲ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ یا سو دینار یا ہزار درہم ہیں کیونکہ پوری دیت آدمی کی ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ ہیں اور انگلی کی دیت اس کا دسواں حصہ ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور ثوری اور ابو سفیانہ اور شافعی اور اسحاق اکثر علماء کا یہی قول ہے اور انگلیاں انگلیاں سب برابر ہیں ایک شخص نے اس پر عرض کیا تو شریع نے کہا ارے کجبت حدیث کے خلاف قیاس مت کر ۱۳ منہ ۱۴ لے بے شک قتل ہو سکتے ہیں جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن ابن سیرین کہتے ہیں کہ ایک کو قتل کریں گے باقی لوگوں سے دیت میں گے شعبی کہتے ہیں مقتول کے وارث کو اختیار ہے ان قانون میں سے جس کو چاہے قتل کرے اور باقی کو معاف کرے بچنے بچنے سے یہ بھی منقول ہے کہ ایسی حالت میں قصاص ساقط ہوگا اور دیت واجب ہوگی ۱۵ منہ ۱۶

الْأَوَّلِ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ تَعْتَدُونَ لَمَقَطَعْتُكُمْ وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قَتَلَ غِيلَةَ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اشْتَرَكْتَ فِيهَا أَهْلَ مَنَعَاءَ لَقَتَلْتَهُمْ وَقَالَ مَخْبِرَةٌ بَنِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلُكُمْ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مَعْقَرٍ مَنَ لَطَمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَتِهِ بِالْأَسْوِطِ وَأَقَادَ عَلِيٌّ مَنَ ثَلَاثَةِ أَسْوِطٍ وَاقْتَصَّ شَرِيْعٌ مَنَ سَوْطٍ وَخَمْرُشٍ -

ان کی گواہی لنو کر دی (یعنی دوسرے شخص کے خلاف) اور پہلے شخص کے ہاتھ دیت ان سے دلوائی اور فرمایا اگر میں جانوں کہ تم نے عداً ایسا کیا (جھوٹی گواہی دی) تو تمہارے ہاتھ کوٹا ڈالوں۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے عمر بن خطاب نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے سعید الشدری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے ایک بچہ (اصیل نامی) قریب سے مارا گیا حضرت عمرؓ نے کہا اگر سارے منعادلے (میں کے لوگ) اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو اس کے قصاص میں قتل کرا دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ چار آدمیوں نے مل کر ایک لڑکے کو قتل کیا پھر حضرت عمرؓ کا یہی قول نقل کیا اور ابو بکر صدیقؓ اور عبد اللہ بن زبیر اور حضرت علیؓ نے مل کر اس کا قصاص دلوایا یعنی طمانچہ کے بدل طمانچہ لگایا اور حضرت عمرؓ نے دسے کی جو مار (ایک شخص کو) لگائی تھی اس کا بدلہ لینے کے لئے فرمایا اور حضرت علیؓ نے تین (زیادہ کوٹوں کا قصاص لینے کا حکم دیا اور شریع (کوفہ کے قاضی) نے کوڑے کی مار اور کھال

لے جو تصدیقوں ہے معنائیں ایک عورت تھی اس کا خاوند سفر میں گیا اپنی بی بی اور ایک بچہ اسمیل نامی کو جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھا گھر میں چھوڑ گیا عورت نے کیا کیا خاوند کی بیٹی بچے ایک دوسرے شخص سے آستانی کی اور اپنے دگرے سے کہنے لگی اس بچہ کو مار ڈال یہ ہم کو نصیحت کرے گا اس نے زمانا لیکن عورت نے اصرار کیا آخر عورت اور اس کے دگرے اور غلام اور ایک اور شخص چاروں نے مل کر اس بچہ کو مار ڈالا اور اعضاء کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک تھیلے میں پیٹ کر ایک اندھے کو بن میں ڈال دیے جب خاوند سفر سے لوٹ کر آیا تو عورت کا دگرے گرفتار کیا گیا اس نے جرم کا اقبال کیا پھر دوسروں نے بھی اقبال کیا یہی اس زمانہ میں حضرت عمرؓ کی طرف سے صنعا کے حاکم تھے انہوں نے حضرت عمرؓ کو لکھا اور اس باب میں فتوے چاہا حضرت عمرؓ نے جواب میں یہ لکھا کہ ان چاروں کو قتل کر اور کہنے لگے خدا کی قسم اگر سارے منعادلے اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرتا اس سے ضعیف کے اس مذہب کا رد ہوتا ہے کہ اگر دو آدمی مل کر ایک شخص کو اس طرح ماریں کہ ایک اس کو تھامے رہے اور دوسرا اس کو قتل کرے تو قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا اس تھامنے والے کو قید کی سزا دیں گے کیونکہ جب قتل میں کئی آدمی شریک ہوں تو تھامنے والا اور قتل کرنے والا اور پہرہ دینے والا سب برابر ہیں اور سب کو سزائے قتل دی جاسکتی ہے قانون عقلی بھی یہی ہے ۱۲ منہ اس ان چاروں انروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو تھامنے میں چار شخص شریک تھے اس کو عبد الرزاق نے نکالا عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے کہا میں کہہ کے رستے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا انہوں نے ایک زحمت کے تھے پیشاب کیا ایک شخص نے اس حال میں ان کو بکارا انہوں نے اس کو ایک تہ لگایا وہ کہنے لگا آپ نے (ناحق) جلدی میں مجھ کو وہ لگایا حضرت عمرؓ نے دہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لے اس نے انکار کیا حضرت عمرؓ نے کہا نہیں بدلہ لے لے اس نے کہا نہیں میں نے بخش دیا، امام مالک نے بھی موطا میں اس کو منقطعاً نکالا سہمان الشدری حضرت کی دینداری اور پر میر گاری اور خدا ترسی معلوم کرنے کے لئے یہ روایت بس کہتی ہے جو شخص ایسا خدا ترس اور پر میر گار ہو اس کی نسبت یہ اہام لگنا کہ آنحضرتؐ کے اہل بیت پر اس نے ظلم کیا یا ان کا حق چھین لیا کیونکہ قرین قیاس ہو گا خدا ان جھوٹوں سے سمجھے ۱۲ منہ اس کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے نکالا عبد اللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا میں حضرت علیؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے چپکے سے کچھ آپ سے کہا آپ نے اپنے غلام قنبر سے فرمایا جا اس کو کوڑے لگا پھر وہ شخص کوڑے کھا کر آیا اور (بقیہ برص ۳)

پھیلنے کا بدلہ دلا یا۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَاصِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَاصِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَضْجِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلْدُوْنِي قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً أَلْمَايُفِي بِاللَّدَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنَهَكُمُ أَنْ تَلْدُوْنِي قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةً لِللَّدَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَدَدَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عاصم نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نے مرض موت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دوا ڈالی آپ (بیماری میں) اشارے سے فرما رہے تھے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو لیکن ہم سمجھے کہ آپ کا فرمانا (بطور حکم کے نہیں ہے، اس طرح ہے جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوتی ہے اس کے بعد جب آپ کو افاقہ ہوا روٹنے کی طاقت ہوئی، تو آپ نے فرمایا کیوں میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ میرے حلق میں دوا مت ڈالو ہم نے عرض کیا بیشک مگر ہم یہ سمجھے کہ آپ (معمولی طور سے) فرماتے ہیں جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوا کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب تم لوگوں کی سزا یہ ہے، دیکھو جتنے لوگ (اس گھر میں) ہیں کوئی باقی نہ رہے سب کے حلق میں میری آنکھوں کے سامنے دوا ڈالی جائے ایک عباسؓ کے حلق میں نہ ڈالنا کیونکہ وہ میرے حلق میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے۔

### باب قسامت کا بیان

اور اشعث بن قیس نے کہا (یہ حدیث کتاب الشہادات میں موصول گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا دعویٰ جب ثابت ہوگا جب دو گواہ

### بَابُ الْقِسَامَةِ

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہنے لگا قبر نے مجھ کو تین کوڑے زیادہ لگائے آپ نے اس سے فرمایا اچھا تو قبر کو تین کوڑے لگائے ۱۲ منہ (خواشی صفحہ ہذا) لے اس کو ابن سعد اور سعید بن منصور نے وصل کیا ایک شخص شریعت پاس آیا کہنے لگا اپنے چہرے سے میرا قصاص دلائیے شریعت نے چہرے سے پوچھا کیا معاملہ ہے اس نے کہا ان لوگوں نے آپ پر جو ہم کرتا تھا تو میں نے اس کو ایک کوڑا لگایا شریعت نے اس کو قصاص دلا دیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ دو میں جو بڑی شریعت باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اپنے ایک کا بدلہ بہت لوگوں سے لیا ۱۲ منہ قسامت اس کو کہتے ہیں کہ ایک خون ہو جائے لیکن رویت کے گواہ نہ ہوں وثابت ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دی جاتی ہیں کہ تم کس کو قاتل سمجھتے ہو اب اگر وہ قسمیں کھالیں تو قاتل پر قصاص لازم ہوتا ہے یا اس سے میت دلائی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے اگر مقتول کے وارث قسم کھانے سے انکار کریں تو میں لوگوں پر ان کا گمان ہے ان سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں اگر وہ قسم کھالیں تو میری ہو جاتے ہیں ورنہ ان کو میت دینا ہوگی شافی کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ قسامت میں مقتول کے وارثوں کو قسمیں نہیں دیں گے بلکہ صرف ان لوگوں کو جن پر ان کا گمان ہے یعنی مدعا علیہم کو اور ایک جماعت سلف نے قسامت کو بالکل ناجائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ اصول شریعت کے برخلاف ہے ۱۲ منہ



أَوْ يَبِينُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ لَمْ يُقَدِّ  
بِهَا مَعُونَةٌ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
إِلَى عَبْدِ بَنِي أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمْرُهُ عَلَى  
الْبَصَرَةِ فِي قِتِيلٍ وَجَدَ عِنْدَ بَيْتِ مَنْ  
بُيُوتِ السَّكَاةِ أَنَّ رُجْدًا أَحْصَاهُ بَيْنَهُنَّ  
وَالْأَفْلَاقُ تَطْلُمُ النَّاسَ فَإِنَّ هَذَا لَا يَقْضَى فِيهِ الْيَوْمُ الْقِيَمَةُ  
۴۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَاتُ  
رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقَالُ لَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي  
حَشْمَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى  
خَيْبَرَ تَتَفَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ  
تَيْلًا وَقَالُوا لِلَّذِي وَجَدَ فِيهِمْ قَتَلْتُمْ  
صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا  
فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ  
فَوَجَدْنَا أَحَدًا قَتِيلًا فَقَالَ الْكَبِيرُ  
الْكَبِيرُ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ رِيبَ بَيْتِنَا  
عَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بَيْتِنَا

لائے نہیں تو مدعی علیہ سے قسم لئے اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا معاویہ  
بن ابی سفیان نے قسامت میں قصاص کا حکم نہیں دیا (صرف میت دفن)  
اور عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے عدی بن اڑطاة کو جو ان کی طرف سے بصرے  
کے حاکم تھے ایک مقتول کے باب میں لکھا جو گمی والوں کے ایک گھر پر  
مراڑا تھا اگر اس کے وارث گواہ لائیں تو فبا ورہ خلق اللہ پر ظلم نہ کر  
کیونکہ ایسے معاملہ کا (جس پر گواہ نہ ہوں) قیامت تک فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے  
ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن  
عبید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد  
نے جس کو سہل بن ابی شمر کہتے تھے مجھ کو خبر دی وہ کہتے تھے ان کی قوم  
(انصار) کے چند لوگ خیبر کی طرف گئے وہاں پہنچ کر الگ الگ ہو گئے  
پھر ان میں سے ایک شخص (عبد اللہ بن سہل) کو دیکھا اس کو کسی نے قتل کر  
ڈالا ہے (تین) آدمیوں نے ان خیر والوں سے کہا جہاں عبداللہ بن سہل قتل کئے  
گئے تھے تم ہی لوگوں نے ہمارے یا کو مار ڈالا ہے وہ (یعنی یہودی) کہنے لگے  
ہم نے نہیں مارا نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ کس نے مارا آخر یہ تینوں (عبدالرحمن اور جو  
اور عیصہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خیر کی  
طرف گئے تھے وہاں ہم میں ایک شخص قتل کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی  
عمر والے کو پہلے بات کرنے دے بڑی عمر والے کو بات کرنے دے آنحضرت نے  
فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں جنہوں نے قاتل کو قتل کرتے دیکھا ہوا انہوں نے کہا

۱۔ امام بخاری نے یہ حدیث لا کر امام ابو یوسف کے مذہب کی تائید کی کہ قسامت میں مدعی علیہ سے قسم لینا جائز ہے نہ دعووں سے امام شوکانی نے کہا اہل حدیث کا مذہب اس مسئلہ  
میں امام ابو یوسف کے موافق ہے ۱۲ منہ اس کو محمد بن مسلمہ نے اپنی مصنف میں وصل کیا ۱۳ منہ مگر یہ بھی نے معاویہؓ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ انہوں نے  
قسامت میں قصاص کی اجازت دی اور اگر ایسی نے مروان سے بھی قصاص نقل کیا اور عبداللہ بن مروان سے بھی ایسا ہی نقل کیا زہری اور ربیعہ اور ابوالزناد اور مالک و ربیعہ  
اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور شافعی سے دو قول منقول ہیں ابوالزناد کہتے ہیں ہم نے قسامت میں اس وقت قصاص یا جب بہت سے صحابہ موجود تھے میں سمجھتا ہوں ہذا  
صحابہ تھے کسی نے اس میں خلاف نہیں کیا ۱۲ منہ اس کے قیامت کے دن اللہ ہی اس کا فیصلہ کرے گا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مگر محمد بن مسلمہ نے عمر بن عبدالعزیز سے  
اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ قسامت میں انہوں نے قصاص دلایا جب مدینہ کے حاکم تھے اور احتمال ہے کہ پہلے وہ اس کے قائل ہوں پھر اس سے رجوع کیا واللہ  
اعلم ۱۳ منہ عیصہ اور حویصہ مسود کے بیٹے اور عبداللہ اور عبدالرحمن سہل کے بیٹے ۱۴ منہ اور عبدالرحمن نے جو تینوں میں کم سن تھے ۱۲ منہ کہ تب  
حویصہ نے جو سب میں بڑے تھے کل مال عرض کیا ۱۵ منہ +

قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ  
الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ (يہودی کا فریضہ) ہم تو ان کی قسموں پر راضی  
نہیں ہونے کے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بُرا جانا کہ  
عبداللہ بن سہل کا خون یوں ہی سیکار جاتا ہے آپ نے زکوٰۃ کے ادھوں میں  
سے اس کے وارثوں کو دیت کے سوا نٹ دلوئے۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو يَسِيرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ  
حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَجَّادٍ مِّنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
قِلَابَةَ أَنَّ عَمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ  
سِرِّيْرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ إِذْنُ لَهُمْ فَنَدَخَلُوا  
فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ  
الْقَسَامَةَ الْقَوْدِيْهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ  
بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِيْ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ  
وَتَمَسُّبِنِي لِلنَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
عِنْدَكَ رُؤُوسُ الْأَجْنَادِ وَاشْتَرَاؤُ  
الْعَرَبِ آيَاتُ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ  
شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصِنٍ يَدْمَشَقُ  
أَنَّهُ قَدْ ذَنِيَ لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتُ تَرَجُمُهُ  
قَالَ لَا قُلْتُ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ  
شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ يَجْنَعُ أَنَّهُ سَرَقَ

نہیں گواہ کہاں سے آئے آپ نے فرمایا پھر تو یہودی (پچاس) قسمیں کھا بیٹھے  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہودی کا فریضہ) ہم تو ان کی قسموں پر راضی  
نہیں ہونے کے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بُرا جانا کہ  
عبداللہ بن سہل کا خون یوں ہی سیکار جاتا ہے آپ نے زکوٰۃ کے ادھوں میں  
سے اس کے وارثوں کو دیت کے سوا نٹ دلوئے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر اسماعیل بن  
ابراہیم اسدی نے کہا ہم سے حجاج بن ابی عثمان نے کہا مجھ سے ابو رجا  
سلمان نے جو ابو قلابہ کے خاندان کا غلام تھا اس نے کہا مجھ سے ابو قلابہ  
نے بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ایک روز دربار عام کیا اور  
(عام خاص) سب لوگوں کو باریابی کی اجازت دی پھر ان سے پوچھا  
قسامت کے باب میں تمہاری کیا رائے ہے مجھے بعضوں نے کہا قسامت  
میں قصاص کا حکم دینا صحیح ہے اور اگلے خلیفوں نے قسامت کی بنا پر  
قصاص کا حکم دیا ہے ابو قلابہ کہتے ہیں پھر عمر بن عبدالعزیز میری طرف  
مخاطب ہوئے پوچھا ابو قلابہ تم اس باب میں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا  
لوگوں سے بحث کرنے کے لئے مجھ کو آگے کر دیا میں نے کہا امیر المؤمنین  
(اللہ کے فضل سے) تمہارے پاس فوج کے سردار اور عرب کے رئیس لوگ  
موجود ہیں بھلا بتائیے اگر ان میں سے پچاس آدمی ایک محصن شخص کی نسبت  
جو دمشق کے ملک میں ہو انہوں نے اس کو مذکور دیکھا ہو یہ گواہی دیں کہ اس  
نے زنا کی ہے تو کیا اس گواہی کی بنا پر آپ اس کو رجم کریں گے انہوں  
نے کہا نہیں میں نے کہا بھلا بتائیے اگر ان میں سے پچاس آدمی ایک  
شخص کی نسبت جو محصن میں ہو (محصن شام کا ایک شہر ہے) اور انہوں

۱۔ اور قسمیں کھا کر اپنا پند چھڑا دیں گے ۲۔ منہ ۳۔ قصاص ہونے اس کے وارثوں کو دیت ملے ۴۔ منہ ۵۔ آیا قسامت مشروح ہے اور اس میں قصاص یا دیت کا  
حکم ہو سکتا ہے یا نہیں ۶۔ منہ ۷۔ جیسے معاویہ اور ابن زبیر اور عبدالملک بن مروان وغیرہ ۸۔ منہ ۹۔ ابو قلابہ نے قصاص کو حد پر قیاس کیا کہ جیسے حد بظن رویت  
کے گواہوں کے ثابت نہیں ہو سکتی گو وہ کہہ دے کسی سنی منافق گواہی دیں اسی طرح قصاص بھی بغیر گواہان معاند کے ثابت نہیں ہو سکتا پچاس آدمیوں کے قسم کھانے سے  
یا پچاس قسموں سے قصاص کا حکم کیوں کر دیا جائے گا جب انہوں نے اپنی آنکھ سے کچھ نہیں دیکھا ۱۰۔ منہ

اَکُنْتُ تَقَطَّعُهُ وَلَمْ يَرَوْكَ قَالَ لَا قَلَّتْ فَوَاللَّهِ  
مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحَدًا قَطْرًا إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خَصَالٍ رَجُلٌ  
قَتَلَ بِحَرِيْقَةٍ نَفْسِهِ فَقُتِلَ أَوْ رَجُلٌ ذَنِي  
بَعْدَ إِحْصَائِهِ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَ  
رَسُولَهُ وَ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ  
أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ  
وَسَمَ الْأَعْيُنِ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ  
فَقُلْتُ أَنَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَدَّثَ النَّسَبُ بْنُ  
النَّسَبِ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ عَمَلٍ شَاكِنَةً قَدِمُوا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ  
فَسَقَطَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا  
تَخْرُجُونَ مَعَنَا فِي رَأْسِ الْبَيْتِ فَنُصِيبُونَ مِنَ  
الْبَأْسِ وَأَبَوُا لَهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا  
رَأْسِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
أَطْرَدُوا النَّعْمَ فَلَبَّغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَنَا بِهِمْ نَادِيًا كَوْنًا فَنَجَّى  
بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَقَطَّعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْحَلَهُمْ

نے اس کو نہ دیکھا ہو یوں گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے تو کیا  
آپ ان کی گواہی کی بنا پر اس شخص کا ہاتھ کٹوا دیں گے انہوں نے کہا  
نہیں میں نے کہا تو پھر سن لیجئے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تو کسی شخص کے خون کرنے کا حکم کبھی نہیں دیا جب تک وہ ان تین  
باتوں میں سے کسی بات کا مرتکب نہ ہو یا تو حق خون کا مرتکب ہوا اپنے  
جرم کی سزا میں وہ قتل کیا جائے یا محسن ہو کر زنا کرے یا اللہ اور اس کے  
رسول سے مقابلہ کرے اسلام سے پھر جائے (مرتد بن جائے) یہ سن کر  
لوگ بولے کیا انس بن مالک نے یہ حدیث نہیں روایت کی کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے چوروں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم  
سلاخیال پھیریں پھر ان کو دھوپ میں ڈلوادیا (وہ توبہ تڑپ کر مر گئے)  
ابو قتادہ نے کہا سنو میں تم سے انس کی یہ حدیث بیان کرتا ہوں مجھے سے خود  
انس نے بیان کیا کہ عجل قیلے کے اٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے  
اور اسلام پر آپ سے بیعت کی (مسلمان ہو گئے) اس کے بعد ایسا ہوا مدینے  
کی آب دہوا ان کو ناموافق آئی بیمار پڑ گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے شکوہ کیا آپ نے فرمایا تم ایسا کیوں نہیں کرتے ہمارے  
چہرہ ہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ (یعنی جہاں وہ چرا کرتے ہیں)  
وہاں جا کر ان کا دودھ موت پیتے رہو انہوں نے کہا بہت خوب ہم ایسا ہی  
کرتے ہیں اور اونٹوں میں چل دیئے ان کا دودھ موت پیتے رہے اور بھلے  
چنگے ہو کر کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا جانور بھی  
ہانک لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپ نے ان کے  
تغائب میں سواروں کو روانہ کیا خیر یہ لوگ گرفتار ہوتے جب ان کو لے کر  
آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ان کے ہاتھ اور پاؤں

اے لوگو! مطلب ابو قتادہ پر اعتراض کرنے کا تھا کہ تم کہتے ہو تین باتوں کے سوا اور کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کی علت میں قتل  
کرایا اور قتادہ نے اس کا جواب دیا اس حدیث کا پورا قصہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو صرف چوری کی وجہ سے قتل نہیں کرایا تھا بلکہ یہ لوگ اسلام سے  
مرتد ہو گئے تھے اللہ اور رسول سے لڑے تھے خون کیا تھا ۱۱ من ۱۲ اس مکرری کے سروراکر زین جابر سے اس میں سوار تھے یہ واقعہ مشہور ہجری کا ہے ۱۲ من

وَسَمِعَ اَعْيُنُهُمْ تَتَوَبَّعُهُمْ فِي الشَّيْءِ حَتَّى  
 مَا تَوَلَّوْا قُلْتُ وَاَيُّ شَيْءٍ اَشَدُّ مِنْكَ صَنَعَ هَؤُلَاءِ  
 اَتَمَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ وَفَقَلُّوا وَسَكَنُوا فَقَالَ  
 عَنِسَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ  
 كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ اَتَرُدُّ عَلَى حَدِيثِيْكَ يَا  
 عَنِسَةُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ جِئْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى  
 وَجْهِهِ وَاللّٰهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجَنْدُ غَيْرِ مَا عَاشَ  
 هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ اَطْهَرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ  
 كَانَ فِيْ هَذَا سُبْحَةً مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ  
 الْاَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ  
 مِنْهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوا  
 بَعْدَهُ فَاِذَا هُمْ بِمَحَاجِرِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي  
 الدَّهْرِ فَرَجَعُوا اِلَى رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَّسُوْلَ اللّٰهِ  
 مَا حَبَبْنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ  
 اَيْدِيْنَا فَاِذَا نَحْنُ بِهَا يَتَشَحَّطُ فِي  
 الدَّهْرِ فَخَرَجَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ تَطْلُوْنَ اَوْ  
 تُرَوْنَ قَتَلْنَا قَالُوا مُرِّى اَنْتَ الْيَهُودَ  
 قَتَلْتَهُ فَاَرْسَلْ اِلَى الْيَهُودِ فَدَاعَاهُمْ  
 فَقَالَ اَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا

اٹے سیدھے کاٹے گئے اور آنکھوں میں گرم سلاٹی چلائی گئی، پھر آپ نے  
 ان کو دھوپ میں ڈال دیا وہیں (ڑپ ڑپ کر) مر گئے۔ ابو قلابہ نے کس  
 بتلائیے ان لوگوں نے جو جو جرم کیے تھے ان سے بڑا اور جرم کیا ہوگا (کہنخت)  
 اسلام سے پھر گئے پروا ہے کو مار ڈالا، جانور چرا لے گئے۔ یہ سن کر  
 عنبستہ بن سعید نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی یہ حدیث نہیں سنی  
 ابو قلابہ نے کہا عنبستہ کیا تم میری حدیث پر اعتراض کرتے ہو انہوں نے  
 کہا نہیں (میں تو تعریف کرتا ہوں) تم نے حدیث کو ٹھیک ٹھیک روایت  
 کیا خدا کی قسم شام کے لوگ اس وقت تک چین سے بسر کریں گے جب  
 تک ابو قلابہ کا سما عالم شخص ان میں موجود رہے گا۔ ابو قلابہ نے کہا اب  
 اور سنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی اس باب میں موجود ہے بلکہ  
 جو ابیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے چند لوگ آئے اور آپ سے  
 باتیں کر کے ان میں کا ایک شخص آگے ہی خیبر کی طرف روانہ ہو گیا وہ  
 وہاں مارا گیا۔ جب اس کے دوسرے ساتھی خیبر کو گئے تو کیا دیکھتے  
 ہیں ان کا بار خون میں لوٹ رہا ہے (سخت زخمی ہو کر ڑپ رہا ہے)  
 آخر اس کے ساتھی لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور  
 آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا بار جس نے ہمارے ساتھ رہ کر  
 آپ سے گفتگو کی تھی وہ ہم سے آگے ہی خیبر کی طرف چل دیا تھا۔ جب ہم  
 وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں وہ خون میں لوٹ رہا ہے یہ سن کر آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم دنگھ میں سے یا مسجد میں سے، باہر آئے اور پوچھا  
 تم کیا سمجھتے ہو اس کو کس نے مارا ہے انہوں نے کہا ہمارا تو گمان یہی  
 ہے کہ یہودیوں نے اس کو مار ڈالا ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 یہودیوں کو بلا بھیجا ان سے پوچھا کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے انہوں نے

۱۷ یعنی خاص قسامت کے باب میں اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے پہلے اودیا و مقتول لینے دعویوں کو قسم دی ہو بلکہ پہلے مدعی عیلم سے قسم لینا تجویز فرمایا  
 گویا ابو قلابہ نے اس قول کو قوت دی جس کے لام الہ خفیہ و راہل حدیث قائل ہیں کہ قسامت میں صرف مدعی عیلم سے قسم لینا چاہئیں اگر وہ قسمیں کھا  
 لیں گے تب تو ان پر کوئی الزام نہ رہے گا اور جو قسم نہ کھائیں تو صحت دیت دینا ہوگی۔ لیکن قصاص کسی حال میں ان سے نہیں لیا جائے گا ۱۸

لَا قَالَ اَتَرْضَوْنَ نَقْلَ خَمْسِينَ مِنْ  
اِلَهُودَ مَا قَتَلُوهُ فَقَالُوا مَا يَبْكُ لَوْ  
اَنْ يَفْتُلُوْنَا اَجْمَعِينَ ثُمَّ يَحْلِفُونَ  
قَالَ اَفَنْتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ يَا اِيْمَانِ  
خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا  
لِنَحْلِفَ قَوْدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ  
وَقَدْ كَانَتْ هَذِيْلُ خَلَعُوا  
خَلِيْعًا لَهُمْ فِي الْبَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ  
اَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ  
فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَقَهُ  
بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ هَذِيْلُ  
فَاَخَذُوا الْيَمَانِيَّ فَرَفَعُوهُ اِلَى عَمْرٍ  
يَا مُوسَى وَقَالُوا قَتَلَ صَاحِبَنَا  
فَقَالَ اِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ فَقَالَ  
يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هَذِيْلٍ  
مَا خَلَعُوهُ قَالَ فَاَقْسَمَ  
مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَاَرْبَعُونَ رَجُلًا  
وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ  
الشَّامِ فَسَالُوهُ اَنْ يُقْسِمَ  
فَاَقْتَدَى يَمِيْنَهُ مِنْهُمْ  
يَا لَفٍ دَرَّهَمٌ فَاَدْخَلُوا  
مَكَانَهُ رَجُلًا اٰخَرَ فَدَفَعَهُ

کہا نہیں رہم نے نہیں قتل کیا ہے، آپ نے مدعیوں سے فرمایا اچھا تم اس  
پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے پچاس آدمی یوں قسم کھائیں کہ ہم نے اس  
کو نہیں مارا انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہودیوں کو دھجھوٹی قسم کھانے میں،  
کیا پاک وہ تو ہم سب کو مار ڈالیں گے پھر قسم کھالیں گے کہ ہم نے نہیں  
مارا ہم نہیں جانتے، آپ نے فرمایا اچھا تم میں سے پچاس آدمی  
یوں قسم کھائیں کہ یہودیوں نے اس کو مارا ہے، اس وقت تم دیت  
لینے کے متعلق ہو جاؤ گے انہوں نے کہا ہم تو ایسی قسمیں نہیں کھا سکتے  
آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن سہیل کی دیت اپنے پاس  
سے (یعنی زکوٰۃ کے اڈنٹوں میں سے) ادا کی ابو طلحہ نے کہا ایسا ہوا ہذیل  
قبیلہ نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو ذات باہر کر دیا تھا اس نے  
کیا کیا یمن کے ملک میں بطحاء میں ایک شخص کے مکان میں رات کو چھٹی  
کرنے کے لیے، گھسایکن اتفاقی سے گھر والوں میں سے ایک شخص  
جاگ اٹھا اور تلوار کا دار کر کے اس کو قتل کر ڈالا اب ہذیل قبیلہ کے لوگ  
وہاں پہنچے انہوں نے اس قاتل کو گرفت کر لیا یہ مقدمہ حج کے موسم  
میں حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا ہذیل کے لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے  
کہ اس شخص نے ہماری قوم والے کا خون کیا ہے وہ کتنا تھا واول تو وہ  
چھوڑ تھا دوسرے، ان لوگوں نے اس کو ذات باہر کر دیا تھا حضرت عمرؓ  
نے حکم دیا ہذیل قبیلہ کے پچاس آدمی یوں قسم کھائیں کہ ہم نے اس کو  
ذات باہر نہیں کیا تھا آخر ان میں سے انچاس آدمیوں نے یہ (دھجھوٹی)  
قسم کھائی، ایک شخص ان کی قوم کا شام کے ملک سے آیا تھا اس سے بھی  
کہا تو بھی قسم کھائے تاکہ پچاس کا عدد پورا ہو جائے۔ لیکن اس نے کہا تم  
ہزار درہم مجھ سے لے لو اور قسم سے مجھ کو معاف کر دو۔ اور اس کے

۱۷ کیونکہ ہم نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا ۱۲ منہ ۱۷ یعنی اپنے خاندان سے اس کا نام نکال دیا تھا عرب میں ایسے شخص کو خلیع کہتے تھے یعنی نکالا ہوا جاہلیت کے زمانہ  
میں یہ دستور تھا کہ علت اور اقرار کر کے غیر شخص کو اپنے قبیلہ میں شریک کر لیتے اس کو خلیع کہتے اسی طرح اگر اپنی قوم والا سخت قصور کرتا تو اس کو اپنے خاندان سے خارج  
کر دیتے اور اس سے پھر کوئی تعلق نہ رکھتے ۱۳ منہ ۱۷ کہ تو اب کیسے اس کے خون کا دلوڑی کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ ہذیل نے ایسا ہی کیا ہزار درہم لے کر اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرِي يَحْكُمُ بِهِ  
رَأْسُهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنْ تَنْتَظِرُ فِي لَطَعَتِ بِهِ فِي عَيْنِكَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا  
يُجْعَلُ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ -

۶۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَمْرًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ  
إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِمِصْبَاحَةٍ فَقَطَّاتِ عَيْنَاهُ  
لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ -

### بَابُ الْعَاقِلَةِ

۶۰۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا  
هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَ  
قَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي  
فَلَاقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ السَّمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا  
مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ  
وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ  
قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاهُ الْأَسْبَرُ وَإِنْ لَا يُقْتَلُ  
مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ -

گھر میں جھانکا اُس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک لوہے کی نوک دار سنگھی  
تھی جس سے سر کھجلا کر تے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا اگر میں  
جانتا کہ تو مجھ کو جھانک رہا ہے تو میں یہ سنگھی تیری آنکھ میں مار دیتا آپ  
نے فرمایا اذن لینے کا جو حکم دیا گیا ہے، وہ اسی لیے تو ہے کہ  
نظر نہ پڑے یہ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
کہا ہم سے البراز ناد نے انہوں نے اسرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
انہوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص تیری  
اجازت کے تیرے گھر میں جھانکے پھر تو ایک کنگر چھینک کر اس پر مارے  
اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا دین لازم آئے گی  
نقصا من نسائی -

### بَابُ عَاقِلَةِ كَابِيَانِ

ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر  
دی کہ ہم سے مطرف بن طریف نے بیان کیا کہ میں نے شعبی سے سنا  
کہ میں نے ابو جحیفہ (دہب بن عبداللہ سے) سنا انہوں نے کہا میں نے  
حضرت علیؑ سے پوچھا کیا آپ کے پاس (اللہ کا کلام) کچھ اور بھی ہے جو قرآن  
میں نہیں ہے یا دوسرے لوگوں کے پاس نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں قسم اس  
پروردگار کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو بنایا ہمارے پاس قرآن کے  
سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ جو اپنے کسی بندے کو قرآن  
کی سمجھ عطا فرمائے یہ اور بات ہے اور ایک ورق اور ہے میں نے پوچھا اس ورق  
میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا ویت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کا بیان اور  
یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا یہ

۱۔ اسانہ ہو کر کسی ستر پر لگا کر پڑ جائے جب جھانک لیا اور دیکھ لیا تو اب اذن لینے سے کیا نتیجہ ہے ۱۲ منہ ۱۱ ہر آدمی کا عاتقہ لوگ ہیں جو اس کی طرف سے دیت لیا کرتے  
ہیں یعنی اس کے دو ہیال دلے ۱۲ منہ ۱۱ وہ قرآن میں غور کر کے دین کے مسائل نکالے ۱۲ منہ ۱۱ امام احمد اور شافعی اور مالک اور اہل حدیث کا (باقی بر صفحہ آئندہ)

### باب ۳ جَنِّینِ الْبَرِّ ۱۴

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أُمَّرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ تَرَمَتَا أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِعُتْرَةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ .

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَشَارَهُمْ فِي امْرَأَةٍ فَفَقَالَ الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُتْرَةِ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ شَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ .

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّقَطِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِعُتْرَةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ أَنْتُ مِنْ يَشْهَدُ

### باب پریٹ کے بچہ کا بیان (جو ابھی پیدا نہ ہوا ہو)

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابومرثد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ بیل قبیلہ کی دو عورتیں (ام عقیف اور ملیکہ) تھیں ایک نے (ام عقیف نے) دوسری نے (ملیکہ کو پھرتے) مارا اس کو پریٹ کا بچہ گر پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ایک برہ غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وسیب بن خالد نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ سے رائے لی اگر کوئی عورت کا بچہ پھر گرا دے تو اس میں کیا دیت دینا ہوگی مغیرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک برہ کا حکم دیا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا جاپنے ساتھ ایک اور گواہ لے کر آتو اس بات کی گواہی دے پھر محمد بن مسلمہ انصاری نے بھی گواہی دی کہ میں اس وقت موجود تھا جب آنحضرت نے یہ حکم دیا تھا ۔

ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو قسم دی کیا تم میں سے کسی نے کچے بچے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اس پر مغیرہ بن شعبہ کہنے لگے ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں سنا ہے آپ نے ایک برہ دلا یا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا ایک اور گواہ

(ابو موسیٰ سابقہ) ہی قتل ہے کہ مسلمان کو کافر کے ہل قتل نہیں کرنے کے گورہ کافر ہی ہو مگر امام ابوحنیفہ کا یہ قول ہے کہ قتل کافر کے ہل مسلمان قتل کیا جائے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے دلیل لی ہے النفس بالنفس ہم کہتے ہیں کہ نفس تو کافر ہل کو بھی شامل ہے مگر تم اس کے قتل سے مسلمان کو قتل کرنا درست نہیں سمجھتے اور یہ نصیحت حدیث سے ثابت ہے تو النفس بالنفس سے مراد مسلمان رہے گا یعنی مسلمان مسلل کے ہل قتل کیا جائے ۱۲ مندر خواشی صفحہ ۲۸۱ اس سے بھی یہی حدیث سنی ہے ۱۲ مندر اس نے حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ خبر واحد مقبل نہیں ہے خبر واحد ہر طرح قبول کے لائق ہے اس لئے کہ صحابہ سب ثقہ ہیں حضرت عمرؓ کی یہ عرض بھی کہ حدیث کی اور مضبوطی ہو جائے ۱۲ مندر



مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا  
أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا  
۶۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ سِرَاجٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمَعْبُودَةَ بِنَ  
شُعْبَةَ يَحْكِي حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ  
فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ -

### بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَتُهُ الْوَالِدُ لَا  
عَلَى الْوَلَدِ

۶۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مَوْتُ بَنِي لِحْيَانَ  
بِعُرْوَةَ عَبْدٍ أَوْ امْرَأَةٍ تَمَرَاتٍ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا  
بِالْعُرْوَةِ تَوَقَّيْتُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّ يَبْرَأَتَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ  
عَلَى عَصَبَتِهَا

۶۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ  
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّ قَالَ  
اقْتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِيْلٍ فَوَمَتْ أَحَدُهُمَا الرَّحْمَى  
بِحَجَرٍ تَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا عُرْوَةُ عَبْدٌ أَوْ  
زَيْنْدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَائِلَتِهَا -

جو تیرے ساتھ مل کر اس بات کی گواہی دے محمد بن مسلمہ نے کہا میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں آپ نے اس بات کا حکم دیا ۔

مجھ سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق فارسی نے کہا ہم  
سے زائد بن قدامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے  
والد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا حضرت عروہ نے صحابہ  
سے مشورہ کیا کہ کچے بچے کا کیا حکم ہے (اگر کوئی اس کو گرلا دے) پھر ایسی ہی  
حدیث نقل کی ۔

### باب پیٹ کے بچے کا بیان

اور اگر کوئی عورت خون کرے تو دیت اس کی دو مہیال والوں پر لازم ہو  
گی نہ اس کی اولاد پر ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینی نے بیان کیا کہا ہم سے یث بن سعد نے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحيان کی ایک عورت کے  
باب میں جس کے پیٹ کا بچہ (جمل) گرلا دیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ ایک بروہ  
غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے پھر جس عورت کو یہ بروہ دینے کا حکم ہوا  
تھا (یعنی قاتلہ) وہ مرگئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ترکہ اس  
کے خاوند اور اولاد کو ملے گا اور دیت اس کی دو مہیال والوں کو دینا ہوگی ۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مسیب نے کہا مجھ کو  
یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے  
اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ ابو ہریرہ نے کہا ذہیل قبیلہ کی دو عورتیں طین  
ایک نے دوسری پر پتھر مارا وہ بھی مرگئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا اب دونوں  
طرف کے لوگوں نے یہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا  
آپ نے فرمایا پیٹ کے بچے کی دیت ایک بروہ ہے غلام ہو یا لونڈی اور  
قاتلہ عورت کی دیت اس کی دو مہیال والے ادا کریں ۔

بَاب ۳۰۹ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا اَوْ صَبِيًّا  
وَيَذَرَكَ اَنْ اَمَرَ سُلَيْمٌ بَعَثَ اِلَى مَعْلَمِهِ  
الْكِتَابِ اَبْعَثْ اِلَى غُلَامَا نَا يَنْفَقَتُونَ  
صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ اِلَى حَرًّا

۶۱۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّادَةَ أَخْبَرَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ يَبِيدِي فَأَنْطَلَقَ فِي رَأْيِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنْ أَنَا غُلَامٌ مَرَكَيْتُ فَلْيَخُذْ مِنْكَ قَالِ  
فَخَذَ مِنْهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللَّهِ مَا قَالِ  
فِي لَيْلِي صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا  
وَلَا لَيْلِي لِمَ أَصْنَعُهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا  
هَكَذَا۔

بَاب ۳۱۰ الْمُعْدُونُ جَبَّارٌ وَابِلٌ  
جَبَّارٌ۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْتُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
وَأَبِي سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْعَجَّاءُ وَجُوحُهَا جَبَّارٌ وَابِلٌ مُجَبَّارٌ وَ

بَاب اگر کوئی شخص غلام یا چھوکرانگ کرے

اور ہدایت ہے اس کو ثوری نے اپنی جامع میں اور عبد الرزاق نے مصنف  
میں وصل کیا کہ ام سلمہ (انس کی والدہ) نے مدرسہ کے استاد کو کلا بھیجا میرے  
پاس کچھ لڑکے ایسے بھیج دے جو اون و بنکیں لیکن آزاد لڑکوں کو نہ بھیج بلکہ  
غلاموں کو بھیج۔

مجھ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہ ہم کو اسماعیل بن ابراہیم نے  
غروی انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے  
کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہ  
میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ  
انس ایک غلام چھوکر لے رہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا انس کہتے ہیں پھر میں  
حضر اور غرو دونوں میں آپ کی خدمت کرتا رہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دس برس کی مدت میں اگر میں نے کوئی کام کیا تو خشکی سے بچوں  
نہیں فرمایا تو نے اس کام کو اس طرح کیا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا تو یوں  
نہیں فرمایا تو نے اس کام کو ایسے کیوں نہیں کیا۔

بَاب کان کا کام کرتے یا کنویں کا کام کرتے میں کوئی مر  
جائے تو اس کے خزان کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد  
نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن  
عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا بے زبان جانور اگر کسی کو زخمی کرے تو اس کا کچھ بدلہ نہیں ملے گا  
اسی طرح جو کوئی کنویں کا کام کرتے میں مر جائے یا زخمی ہو جائے

کہ اس باب کی متابعت اس باب سے ہے کہ اگر غلام مانگے پر لیا اور اس سے ایسا کام کر لیا کہ وہ ہلاک ہو گیا تو مانگنے والے پر اس کی قیمت کا ضمان ہو گا اسی  
طرح مانگ چھوکر کے دیت کا اگر عاقل مانگ شخص کو اس کی مرضی سے یا اجرت پر کام پر لگائے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالافتاق اس پر ضمان نہ ہو گا نیز ہیکہ  
جس کام میں لگائے اس کام میں جان کا خطرہ نہ ہو اگر جان کا خطرہ ہو تو اس میں بھی ضمان لازم ہو گا ۱۲ منہ لے تاکہ گندہ اس کام میں ہلاک ہو جائیں تو میں ان کا ضمان دوں آزاد شخص  
کا تو ضمان لازم نہیں آتا ۱۳ منہ لے جسے میں جب اس کے ساتھ کوئی مانگنے والا یا چلانے والا نہ ہو اور نہ کوئی کو نقصان پہنچائے تو ضمان نہ ہو گا لیکن اگر رات کو نقصان پہنچائے تو ہر  
حال میں اور نہ کو جب اس کے ساتھ مانگنے والا یا چلانے والا ہو ضمان لازم ہو گا ۱۴ اقط

الْمُعْدِنُ جِبَارٌ وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ.

بَابُ الْعُجْمَاءِ وَجِبَارٍ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ كَانُوا لَا يُضَيِّتُونَ  
مِنَ النَّفْخَةِ وَيُقِيمُونَ مِنْ رَدِّ الْعَنَانِ  
وَقَالَ حَمَادٌ لَا تُضْمِنُ النَّفْخَةُ إِلَّا أَنْ  
يَنْخُسَ إِنْشَانُ الدَّابَّةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ لَا  
تُضْمِنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ  
بِرَجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَادٌ إِذَا سَاقَ  
الْمَكَارِي حِمَادًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا  
شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً  
فَاتَّبَعَهَا فَهُوَ ضَامٌّ لِمَا أَصَابَتْ وَرَأَى  
كَأَنَّ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمِنِ

٦١٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجَمَاءُ  
عَقْلُهُمْ جَبَّارٌ وَإِسْرَاجُهُمْ جَبَّارٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَّارٌ  
وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ -

بَابُ ۳۱۲ اِنَّ مِّنْ قَتْلٍ ذَمِيًّا بَغِيْرُ

اسی طرح جو کوئی کان کا کام کرتے میں ہلاک یا زخمی ہو اور جو مال کا فرول کا زمین میں گڑھا ہو اٹے اس میں سے پانچواں حصہ سرکار کا ہے۔

باب بے زبان جانور اگر کچھ نقصان کرے تو اس کا تاوان نہیں  
اور محمد بن سیرین (مشہور تابعی) نے کہا جانور اگر کسی کو لات مارے تو اس کا تاوان  
نہیں دلاتے تھے لیکن اگر کوئی اس پر سوار ہو اور ہواگ موڑتے وقت وہ پاؤں سے  
کسی کو نقصان پہنچائے تو تاوان دینا ہوگا اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا اگر جانور  
لات مارے تو اس کا تاوان نہیں ہے پر اگر کوئی اس کو پھیرے اور وہ لات  
مارے تو پھیرنے والے کو تاوان نہیں دینا ہوگا اور شریح قاضی نے کہا کہ  
اگر کوئی جانور کو مارے اور وہ اس مارنے کے بدلہ دولتی جھائے تو مالک  
پر تاوان نہ ہوگا اور حکم بن غنیمہ اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا اگر گدھے والا  
گدھے کو ہانکے اس پر ایک عورت سوار ہو کر وہ گر پڑے تو اس پر تاوان نہ ہوگا  
اور شعبی نے کہا اگر جانور کو بری طرح سے ہانکے اس پر سزا نہیں ہے اور وہ کچھ نقصان  
کر ڈالے تو ہانکنے والا ضامن ہوگا اور اگر جانور کے پیچھے رہ کر اس کو معمولی طور  
سے آہستگی سے ہانک رہا ہو تو ہانکنے والا ضامن نہ ہوگا۔

بم سے مسلم بن ابیلمیم نے بیان کیا کہ ہم سے شعب نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوبکرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کی دیت کچھ نہیں ہے اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے اس طرح کنوئیں میں کام کرنے سے اور جو کافروں کا مال گڑا ہوا مال ملے اس میں سے پانچواں حصہ سرکار میں لیا جائے گا۔

باب اگر کوئی ذمی کافر کو بے گناہ مار ڈالے تو کتنا بڑا گناہ

۱۲۔ جبریت المال میں داخل ہوگا باقی پانے والا ۱۲ منہ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو یحییٰ ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ ان دونوں اثر اول کو کسی نے وصل کیا ۱۲ منہ کیونکہ گدھا بغیر بائیس نہیں چلتا ۱۲ منہ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ خود مار گئے کہ وہ بے تماشبا گئے ۱۲ منہ پھر وہ کسی کا نقصان کر دے ۱۲ منہ کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے یہ اتفاق و حادثات ہے جس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا معلوم ہوا اگر کوئی بے تماشبا جانور یا گاڑی کو سخت بھگائے احد شارع عام میں احد اس سے کسی کو نقصان پہنچے تو مال دینا ہوگا تا فتن ہیں بھی یہ فعل داخل جرم ہے ۱۲ منہ لے تو اس کی بھی دیت نہ ملے گی ۱۲ منہ

جرحہ

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدًا لَمْ يَرْحُ رَأِيحَةَ الْجَنَّةِ وَرَأْيُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

بَابُ لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَحْدِثُ نَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَأَاهُ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عِيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَاقَ الْحَبَّةَ وَبَوَّأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ تَلَّتْ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَالُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

ہوگا۔

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیادہ نے کہا ہم سے حسن بن عمرو قیس نے کہا ہم سے مجاہد نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ایسی جان کو مار ڈالے جس سے عہد کر چکا ہو (اس کو امان دے چکا ہو) جسے ذمی کا فرتو تو وہ برشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔

باب مسلمان کو (ذمی) کا فرت کے بدل قتل نہ کریں گے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے مطرف ابن طریف نے ان سے عامر بنی نے بیان کیا ابو جحیفہ سے روایت کر کے کہ میں نے حضرت علیؑ سے کہا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے صدقہ بن فضل نے کہا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہ ہم سے مطرف بن طریف نے بیان کیا کہ میں نے عامر شعبی سے سنا وہ بیان کرتے تھے میں نے ابو جحیفہ سے سنا انہوں نے کہ میں نے حضرت علیؑ سے پوچھا کیا تمہارے پاس اور بھی کچھ کہائیں یا سورتیں ہیں جو اس قرآن میں نہیں ہیں۔ (یعنی مشہور مصحف میں) اور کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا جو امام لوگوں کے پاس نہیں ہیں حضرت علیؑ نے کہا قسم اس خدا کی جس نے دانہ چیرا لگایا اور جان کو پیدا کیا ہمارے پاس اس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں ہے البتہ ایک کچھ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی جس کو چاہتا ہے، عنایت فرماتا ہے اور وہ جو اس ورق میں لکھا ہوا ہے، ابو جحیفہ نے کہا اس ورق میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا دیت اور قیدی چھڑانے کے احکام اور یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے بدل قتل نہ کیا جائے

اس میں وہ سب لکھے ہیں کہ وہ اسلام میں امان دیا گیا ہو خواہ بادشاہ اسلام کی طرف سے جزیہ یا صلح پر یا کسی مسلمان نے ان کو امان دی ہو لیکن اگر یہ بات درج ہو تو اس لکھی جائے یا اس کا حال دنا فرما اسلام کی رو سے درست ہے مثلاً وہ ملزم ہو کر اسلام سے باہر سرحد پر رہتے ہوں ان کی سرحدیں مقرر ہیں مگر ان کو یا ان کی کافر رخصت کو دنا دیا جاتا ہے اس میں یوں ہے کہ برشت کی خوشبو پورے برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور طرائف کی ایک روایت میں سورس مذکور ہیں اور روایت میں پانچویں اور خودی دہلی کی روایت میں ہزار برس مذکور ہیں اور یہ تعارض نہیں ہے اس لیے کہ جب ہزار برس کی راہ سے برشت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے تو پانچویں یا سو یا پانچ برس کی راہ سے اور زیادہ تیز محسوس ہوگی ۳۴ متر لکھیں دور کا کوئی سزا بادشاہ وقت دے سکتا ہے ۳۵ متر لکھ خفیفہ نے اس میچ حدیث کو (باقی یہ صفحہ آئندہ)

بَابُ ۳۱۲ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا

عِنْدَ الْغَضَبِ

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ  
عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا  
بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ

۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سَعْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَكْرَزِيُّ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَرَجُلًا  
مِنَ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَنِي وَجْهِي  
قَالَ ادْعُوهُ فَادْعُوهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتُمْ وَجْهَهُ  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَدْتُ بِأَلِيهِ هُوَ  
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى  
الْبَشَرِ قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فَاخْذِي غَضَبِي غَضَبَهُ فَلَطَمْتُهُ قَالَ  
لَا تُخَيِّرُونِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ

بَابُ ۳۱۲ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا

عِنْدَ الْغَضَبِ

ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے  
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو  
بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو اور پیغمبروں سے مجھ  
کو فضیلت مت دو۔

ہم سے محمد بن یوسف بکندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے عمر بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ بن عمار بن ابی المن  
مازنی سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا یہودیوں سے ایک  
شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس کو کسی نے طمانچہ لگایا تھا کہنے  
لگا محمد تمہارے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص (نام نامعلوم) نے مجھ کو طمانچہ  
مارا آپ نے (لوگوں سے) فرمایا اس کو بلاؤ تو انہوں نے بلایا (وہ حاضر ہوا)  
آپ نے پوچھا تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا وہ کہنے لگایا رسول اللہ  
ایسا ہوا میں یہودیوں پر سے گزرا میں نے سنا یہودی یوں قسم کھا رہا تھا۔  
قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو سارے آدمیوں میں سے  
چُن لیا میں نے کہا کیا حضرت محمدؐ سے بھی وہ افضل ہیں اور مجھ کو غصہ لگایا  
میں نے ایک طمانچہ لگا دیا (غصے میں یہ خطا مجھ سے ہو گئی) آپ نے فرمایا  
دیکھو خیال رکھو اور پیغمبروں پر مجھ کو فضیلت نہ دو قیامت کے دن

(تقریب صفحہ سابقہ) جو اہل بیت رسالت سے مروی ہے چھوڑ کر ایک ضعیف حدیث سے دلیل لی ہے جس کو دارقطنی اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرتؐ نے ایک  
مسلمان کو کافر کے بدل قتل کر لیا حالانکہ دارقطنی نے خود مرثوت کر دی ہے اور بیہقی نے کافر یہ حدیث راوی کی غلطی ہے ادبہ بحالات انفرادی روایت حجت نہیں خصوصاً  
جب کہ اصل ہی ہوا اور مخالف ہوا حدیث صحیحہ کے حافظ نے کہا اگر تسلیم بھی کر لیں کہ یہ واقعہ صحیح نہایت ہے یہ حدیث اس حدیث سے منسوخ ہو گئی کہ یہ حدیث لا یتقبل مسلمین  
کے بے فتح کے دن فرمایا ۱۲ منہ (مواشی صفحہ ۱۸۱) اس باب کے لائن سے امام بخاری کی غرض اگلے باب کے مطلب کو تقویت دینا ہے کہ جب طمانچہ میں مسلمان  
میں قصاص نہ لگایا تو قتل میں بھی قصاص نہ لایا جائے گا مگر یہ حجت ان ہی لوگوں کے مقابلے میں ہو گئی جو طمانچہ میں قصاص تجویز کرتے ہیں بخلاف طمانچہ میں قصاص جائز  
نہیں کہ جس کے مقابلے میں یہ استدلال صحیح نہ ہو گا ۱۲ منہ یہ حدیث اوپر گزری ہے ۱۲ منہ یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین یا تحقیر نہ ہو اس طرح سے  
کہ لوگوں میں جھگڑا نہ ہو حالانکہ اس روایت میں طمانچہ کا ذکر نہیں ہے مگر آگے کی روایت میں موجود ہے یہ روایت اس کی مختصر ہے ۱۲ منہ۔

يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ  
يُقْبَضُ فَاِذَا اَنَا بِمُوسَى اخَذُ بِقَائِمَةٍ مِنْ  
قَوَائِمِ الْعَرَبِ فَلَا اَدْرِي اَفَاَقِ قَبْلِي اَمْ جِزِي  
بِصَعْقَةِ الطَّوْرِ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
کِتَابُ اسْتِثْبَاتِ الْمَرْتَدِّیْنَ وَالْمَعَانِدِیْنَ  
وَقِتْلِیْمٍ وَلَا تُحْمِ مِنْ اَشْرَکٍ بِاللّٰهِ وَ  
عُقُوبَتِهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ  
لِّیَنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَكُوْنَنَّ  
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ .

۶۱۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالٍ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ  
آمَنُوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِيْمَانٌ نَهَضُوا بِظُلْمِ شَيْءٍ ذَلِكَ  
عَلَى اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا  
اَيُّنَا لَمْ يَكُنْ اِيْمَانُهُ بِظُلْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُونَ  
رَاٰی قَوْلَ لَقُمْنَ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ -

ایسا ہو گا سب لوگ (سببت خداوندی سے) ہوش ہو جائیں گے پھر میں سب  
سے پہلے ہوش میں آؤں گا کیا دیکھوں گا موسیٰ (مجھ سے پہلے) عرش کا ایک  
کونا تلے کھڑے ہیں اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ  
جائیں گے یا کہ مود پر جو (دنیا میں) بے ہوش ہو چکے تھے اس کے بدلہ وہ  
آخرت میں بے ہوش ہی نہ ہوں گے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
کتاب باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے الگ سے لڑنے  
کے بیان میں اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کے گناہ  
اور دنیا اور آخرت میں اس کی سزا کا بیان

لَا تَدْعُ اللّٰہَ اِلَّا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اے پیغمبر اگر تو بھی شرک کرے تو میرے سامنے نیک اعمال اکارت ہو جائیں  
گے اور ٹوٹا پانے والوں (یعنی کافروں اور مشرکوں) میں شریک ہو جائے گا یہ  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے  
انہوں نے اعش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں  
نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اتری  
جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کو گناہ سے آلودہ نہیں کیا (یعنی ظلم سے)  
تو آنحضرت کے صحابہ کو بہت گراں گندی وہ کہنے لگا بھلا ہم میں سے کون  
ایسا ہے جس نے ایمان کے ساتھ کوئی ظلم (یعنی گناہ) نہ کیا ہو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد  
ہے (کیا تم نے حضرت لقمان کا قول نہیں سنا شرک بڑا ظلم ہے۔) ۱۷۰

۱۷۰ - اے مالک میری طرف سے شرک میں برکتی گریہ برپا کر فرمایا اور اس سے اُمت کو ڈرانا منظور ہے کہ شرک ایسا سخت گناہ ہے کہ اگر آنحضرت سے بھی مرتد  
ہو جائے گا۔ جہاں سے زیادہ اللہ کے مقرب اور محبوب بندے ہیں تو مذہبی عزت چل جائے اور لاندہ و گاہ ہو جائیں معاذ اللہ میری طرف سے اس کا کیا ٹھکانہ ہے۔ مومن کو  
ہائے کوجہات بالاتفاق شرک ہے اس سے اور جس بات کے شرک ہونے میں اختلاف ہے اس سے بھی بچا رہے ایسا نہ ہو کہ شرک ہو اور اس کے ارتکاب سے تباہ ہو جائے  
اٹال میری ہدایت ہو جائیں ۱۷۱ - اے سلیم ہر ایک شرک مرتد ہی نہیں ہے کہ آدمی بے ایمانی پر خدا کا منکر ہو یا وہ خدا کو کاتا کی ہو بلکہ کسی ایمان کے ساتھ بھی آدمی شرک میں آلودہ  
ہو جاتا ہے جیسے دوسری آیت میں دیکھیں اگر تم بالآخر لا وہم شرکون قاضی عیاض نے کہا ایمان کا شرک سے آلودہ کرنا یہ ہے کہ اللہ کا فاضل ہر دس کی توحید ماننا ہو اور باقی ہر شے کو

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ  
حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
إِبْنِ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ الْكِبَرِ ثَلَاثٌ لَا شَرَّ الْكُفْرِ  
وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ  
الزُّوْرِ ثَلَاثٌ أَوْ تَوَلَّى الزُّوْرَ فَمَا زَالَ يَكْرِهُهَا  
حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَرُ قَالَ الْإِسْرَافُ يَا لَللَّهِ  
قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ  
مَاذَا قَالَ الْبَيْعُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْبَيْعُ  
الْغَمُوسُ قَالَ الَّذِي يَقْطَعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ  
هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ.

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا خَلْدَوْنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
عَنْ مَقْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم  
سے سعید بن یاس جری نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے قیس  
بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو سعید جری نے  
خبر دی کہا ہم سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (ابو بکر)  
صحابی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے  
بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ماں باپ کو ستانا دان کی نافرمانی کرنا  
اور جھوٹی گواہی دینا جھوٹی گواہی دینا تین باری فرمایا یوں فرمایا اور جھوٹ بولنا  
برابر بار بار آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کاش آپ  
خاموش ہو رہتے۔

ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ  
کوفی نے کہا ہم کو شیبان نحوی نے خبر دی انہوں نے فراس بن یحییٰ سے  
انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے  
کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا  
رسول اللہ بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ  
شرک کرنا اس نے پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا ماں باپ کو ستانا  
پوچھا پھر کون سا گناہ آپ نے فرمایا غموس قسم کھانا عبد اللہ بن عمرو نے کہا  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ غموس قسم کیا ہے آپ نے فرمایا جان بوجھ کر کسی  
مسلمان کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم کھانا۔

ہم سے خلافت بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے  
منصور اور اعش سے انہوں نے وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) مگر عبادت میں اوروں کو بھی شریک کرے مترجم کہتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے گور پرستوں اور پرستوں کا حال ہے اللہ کو ملتے ہیں پھر اللہ کے ساتھ  
اوروں کی بھی عبادت کرتے ہیں ان کی نذر نیاز منت ملتے ہیں ان کے نام پر جاؤر کہتے ہیں دکھ بیماری میں ان کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے ہیں ان کی قبروں پر جا  
کر سجدہ اور طواف کرتے ہیں ان سے وصیت رزق یا اللہ یا شفا طلب کرتے ہیں یہ سب لوگ فی الحقیقت مشرک ہیں گو نام کے مسلمان کہلائیں تو کیا ہوتا ہے ایسا ظاہری  
برائے نام اسلام تخت میں کچھ کام نہیں آنے کا عرب کے مشرک بھی اللہ کو ملتے تھے خالق آسمان وزمین اسی کو جانتے تھے مگر عجز خدا کی عبادت اور تعظیم کی وجہ سے اللہ  
تعالیٰ نے ان کو مشرک قرار دیا اگر تم قرآن شریف کا ترجمہ خوب سمجھ کر پڑھو تو مشرک کا مطلب اچھی طرح سمجھ لو گے مگر افسوس تو یہ ہے کہ تم ساری عمر میں ایک  
بار بھی قرآن اول سے لے کر آخر تک کچھ کر نہیں پڑھتے صرف اس کے الفاظ رٹ لیتے ہو اس سے کام نہیں چلتا ۱۰ منہ

مُسْعُوْدٌ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَتَوُ أَخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ  
مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُوْأَخَذْ  
بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي  
الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ

انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے جو گناہ  
(اسلام لانے سے پہلے) جاہلیت کے زمانہ میں کیے ہیں کیا ان کا مواخذہ ہم سے  
ہوگا آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے جاہلیت  
کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا (اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا) اور جو شخص مسلمان  
ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مواخذہ  
ہوگا۔

### باب مرد مرد اور مرد عورت کا حکم

اور عبد اللہ بن عمر اور زہری اور ابیہ نعمی نے کہا مرد عورت قتل کی جائے  
اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ مردوں سے توبہ نہ کی جائے اور اللہ تعالیٰ نے  
دوسرے آل عمران میں فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیوں ہدایت کرنے لگا جو ایمان  
لا کر پھر کافر بن گئے حالانکہ (پہلے) یہ گواہی دے چکے تھے کہ حضرت محمدؐ پر  
پیغمبر میں اور ان کی پیغمبری کی کھلی کھلی دلیلیں ان کے پاس آچکیں اور اللہ  
تعالیٰ ایسے بڑے دھرم لوگوں کو راہ پر نہیں لاتا ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ  
ان پر خدا اور فرشتوں کی اور رب لوگوں کی پھٹکار پڑے گی۔ اس پھٹکار کی  
وجہ سے عذاب میں ہمیشہ پڑے رہیں گے کبھی ان کا عذاب ہلکا نہ ہوگا۔ نہ  
ان کو مہلت ملے گی البتہ جن لوگوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی اپنی حالت  
درست کر لی تو اللہ ان کا قصور بخشے والا مہربان ہے بے شک جو لوگ

بَاب ۳۱۵ حُكْمُ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ  
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ دَرَاهِمَهُمْ يُقْتَلُ  
الْمُرْتَدُّ وَاسْتَنَابَتْ بِهِمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ  
وَشَهِدُوا أَنَّا الرُّسُلُ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ  
الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ  
أُولَئِكَ جَزَاءُ هُمَ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ  
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خُلِدَ فِي  
نَارِهَا لَا يَخْفَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ  
يُنْظَرُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَ  
أَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ

ابن ہند نے کہا جو مرد عطا کا یہ قول ہے کہ مرد مرد ہو یا عورت قتل کیا جائے یعنی جب اس کے شیعہ کا جواب دے دیا جائے اس پر بھی وہ مسلمان نہ ہو کفر یہ قائم ہے  
حضرت علیؓ کا یہ قول ہے کہ عورت کو نو ذریعہ نیا لیں عمر بن عبد العزیز نے کہا جلا وطن کیا جائے تو ذریعہ کی قید کی جائے اگر وہ آزاد ہو تو قید کی جائے اگر  
نو ذریعہ ہو تو اس کے مالک کو حکم دیا جائے وہ اس کو جبراً مسلمان کرے ۱۲ منہ یعنی جب توبہ نہ کرے ابن عمر کے انوکھا ابن ابی شیبہ نے اور زہری اور ابیہ نعمی کے  
اثر میں کو عبد العزیز نے وصل کیا اور امام ابو حنیفہ نے عام سے انہوں نے ابو زہری سے انہوں نے ابن عباس سے یوں روایت کی کہ عورتیں اگر مرد ہو جائیں  
تو ان کو قتل نہیں کریں گے اس کو ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے باہر سے نکالا کہ ایک عورت مرد ہو گئی تھی تو آنحضرتؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا حافظ نے کہا  
امام ابو حنیفہؒ نے جو روایت کی (اول تو وہ موقوف ہے) ایک جماعت حفاظ حدیث نے ان کے الفاظ سے اختلاف کیا میں کہتا ہوں جب موقوف حدیث  
والدہ ہے تو اس کے خلاف ایسی موقوف روایتیں وہ بھی ضیعف محبت نہیں ہو سکتیں اور صحیح حدیث میں بدل دینا فائتوہ عام ہے مرد اور عورت  
دونوں کو شامل ہے اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے ابیہ نعمی سے جو ابو حنیفہ کے استاذ الامتاذ ہیں یوں روایت کی ہے کہ مرد مرد اور مرد  
عورت سے توبہ کی جائے اگر توبہ کریں تو نبی اور نہ قتل کیے جائیں ۱۲ منہ



كُفَرُوا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ اِذَا دَاوُدُ كُفِرًا  
لَّنْ تَقْبَلَ تَوْبَتَهُمْ وَاُولَئِكَ هُمُ الصَّاخُونَ  
وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّي طَلِعْتُ عَلَى بَيْتِكَ  
مِنَ الَّذِينَ ارْتَوَوْا بِالْكِتَابِ يَرُدُّوكُم بَعْدَ  
اِيْمَانِكُمْ كُفْرًا ۚ وَقَالَ لَانَ الَّذِينَ آمَنُوا  
ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ اِذَا دَاوُدُ  
كُفَرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ  
سَبِيلًا ۚ وَقَالَ مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ  
فَسَوْفَ يَأْتِيَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ  
 عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكُفْرِينَ وَلَكِنَّ مَنْ  
شَرَّ بِأَكْثَرٍ صَدْرًا فَغَلِبَهُمْ غَضَبُ مِنَ اللَّهِ  
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا  
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ ۖ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي  
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۚ أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى  
قُلُوبِهِمْ وَسَمِعَ لَهُمْ وَابْصَارَهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ  
الْفَاعِلُونَ ۚ لَاجِرٌ يَقُولُ حَقًّا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ  
هُمُ الْخَسِرُونَ ۚ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ اِنَّا رَجَعْنَا مِنْ  
بَعْدِهَا لِنُغْفِرَ رَجِيمًا ۚ وَلَا يَزَالُونَ يَقَاتِلُونَكُمْ  
حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ  
يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ أُولَئِكَ  
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ  
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ

ایمان لائے پیچھے پھر کافر ہو گئے پھر ان کا کفر بڑھتا گیا ان کی توبہ بھی قبول نہ  
ہوئی اسی ہی لوگ تو (پہلے سرے کے گمراہ ہیں اور فرمایا مسلمانو اگر تم اہل کتاب  
کے کسی گروہ کا کمانہ گئے تو وہ ایمان لائے پیچھے تم کو کافر بنا چھوڑیں گے  
اور سورہ نساء کے میسور رکوع میں) فرمایا جو لوگ اسلام لائے پھر کافریں  
بیٹھے پھر اسلام لائے پھر کافریں بیٹھے پھر کفر بڑھاتے چلے گئے ان  
کو تو اللہ تعالیٰ نہ بخشنے کا نہ (کبھی ان کو راہ راست پر لائے گا اور سورہ  
مائدہ کے آٹھویں رکوع میں) فرمایا جو کوئی تم میں اپنے دین سے پھر جائے  
تو (اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں) وہ ایسے لوگوں کو حاضر کر دے  
گا جن کو وہ چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں مسلمانوں پر نرم دل  
کافروں پر کڑے اخیر آیت تک اور سورہ محل کے خود ہویں رکوع میں)  
فرمایا لیکن جو لوگ ایمان لائے پیچھے جی کھول کر (یعنی خوشی اور رغبت سے  
کفر اختیار کریں اُن پر تو خدا کا غضب اتنے گا اور ان کو بڑا عذاب ہو  
گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے دنیا کی زندگی (کے مزدوں) کو آخرت  
سے زیادہ پسند کیا اور یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لٹا  
یہی لوگ تو وہ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر  
لگا دی ہے (وہ خدا سے بالکل غافل ہو گئے ہیں) تو آخرت میں پیارو  
نا پیار یہ لوگ ٹوٹا ٹھانسیں گے آخر آیت ان ربک من بعد الغفور الرحیم  
تک اور سورہ بقرہ ستائیسویں رکوع میں) فرمایا یہ کافر تو سدا  
تم سے لڑتے رہیں گے جب تک ان کا بس چلے تو وہ اپنے دین سے  
تم کو پھر ادیں (مترجم بنا دیں) اور تم میں جو لوگ اپنے دین (اسلام)  
سے پھر جائیں اور مرتے وقت کافر میں ان کے سارے نیک اعمال اپنا  
اور آخرت میں گئے گذرے وہ دوزخی میں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے  
ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے

۱۔ کیونکہ وہ دل سے توبہ ہی نہیں کرتے یا اس وقت توبہ کرتے ہیں جب مرنے لگتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ ۱۲ منہ امام  
بخاری نے یہاں ان سب آیات کو جمع کر دیا جو مرتدوں کے باب میں قرآن شریف میں آئی تھیں ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ  
قَالَ أَرِنِي عَلَى رَأْسِ بَرْزَاذِ قَتْلِهِ فَأَحْرَقَهُمْ قَبْلَكُمْ  
ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَهُ  
أَحْرَقَهُمْ لَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتَهُمْ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدَلِّ دِينَهُ فَأُقْتَلْهُ

۲۲۴. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
قُرَّةِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ هِلَالٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ  
مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ تَيْمِيْنِي وَ  
الْآخَرُ عَنْ تَيْسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فَيَكْلَاهُمَا سَاكِنًا  
فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ  
قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَكُمَا  
عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا  
يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سَوَاحِدِهِ  
تَحْتَ شَفَتَيْهِ فَلَمَّصْتُ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَأَسْتَعِيلُ

حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں  
نے کہا حضرت علیؑ پاس سے دین لوگ لائے گئے آپ نے ان کو جلوا دیا یہ نبی خدا  
بن عباسؓ کو کہہ چکی تو انہوں نے کہا اگر میں حاکم ہوتا تو ان کو کبھی نہ جلواتا اور سری  
طرح سزا دیتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ میں جلانے سے منع  
فرمایا تھا آپ نے فرمایا آگ اللہ کا عذاب ہے تم اللہ کے عذاب سے کسی کو مت  
عذاب دو میں ان کو قتل کرواؤ تا کیوں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جو شخص اپنا  
دین بدل دے (اسلام سے پھر جائے اس کو قتل کرواؤ)

ہم سے سعد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
کہا مجھ سے حمید بن ہلال نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بردہؓ نے انہوں نے ابو  
موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ کے پاس آیا میرے  
ساتھ اشعر قبیلہ کے دو شخص تھے (نام نامعلوم) ایک میرے دہنے طرف  
تھا دوسرا بائیں طرف اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ سواک کر رہے  
تھے دونوں نے آنحضرت سے خدمت کی درخواست کی (یعنی حکومت اور  
عہدے کی) آپ نے فرمایا ابو موسیٰؓ یا عبد اللہ بن قیسؓ راوی کو شک ہے  
میں نے اس وقت عرض کیا یا رسول اللہؐ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ  
کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی تھی اور  
مجھ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں شخص خدمت چاہتے ہیں ابو موسیٰؓ کہتے ہیں  
جیسے میں اس وقت آپ کی سواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ  
کے نیچے اٹھی ہوئی تھی آپ نے فسد فرمایا جو کوئی ہم سے

سے کوئی میں زندہ نہیں کہتے ہیں جیسے نبی میں دہریہ ہونے والے قاتل نہیں ہیں یا جو طریقت اور دین کو ٹھٹھا سمجھتے ہیں جہاں جیسا موقع برادے بن گئے مسلمانوں  
میں مسلمان ہندوؤں میں ہندو نصاریٰ میں نصرانی بعضوں نے کہا یہ لوگ جو حضرت علیؑ کے سامنے لائے گئے تھے سبائی فرقہ کے تھے جن کا رئیس عبداللہ بن سبا ایک  
میروری تھا جو پٹھان مسلمان ہو گیا تھا لیکن دل میں مسلمانوں کو تباہ اور برادرانہ گروہ کرنا اس کو منظور تھا اس نے ان لوگوں کو یہ سمجھایا کہ حضرت  
علیؑ خدا کے اتار ہیں جیسے ہندو مشرک سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں آدمی یا جانور کے ہمیں میں آتا ہے اور اس کو اتار لکھتے ہیں حضرت  
علیؑ جب ان لوگوں کے اعتقاد پر مطلع ہوئے تو ان کو گرفتار کیا اور آگ میں جلوا دیا لعنہم اللہ ۱۲ منہ سلہ یعنی توبہ لینے کے بعد اگر وہ توبہ  
دکھائے بعضوں نے کہا زندہ بن سے توبہ لینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ أَذْهَبَ  
أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ  
جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَوْهُ وَسَادَةً  
قَالَ أَنْزِلْ وَإِذَا سَرَجٌ عِنْدَهُ مُوثِقٌ  
قَالَ مَا هَذَا قَالَ كَانَ يَهُودِيًّا  
فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ اجْلِسْ  
قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يَقْتَلَ قَضَاءُ  
اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ  
بِهِ فُقِيتَ ثُمَّ تَذَاكَرْنَا قِيَامَ اللَّيْلِ  
فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَ  
أَنَامُ وَارْجُو رَفِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو  
فِي قَوْمَتِي.

بَاب ۳۱۶ قَتْلَ مَنْ أَبَى قَبُولَ الْفَرَائِضِ  
وَمَا يُسْبَوُ إِلَى الزَّدَّةِ.

۲۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ  
عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ قَالَ  
لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ

خدمت کی درخواست کرتا ہے ہم اس کو خدمت نہیں دیتے لیکن  
ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس تو یمن کی حکومت پر جا (خیر ابو موسیٰ مدانہ ہوئے  
اس کے بعد آپ نے معاذ بن جبل کو بھی ان کے پیچھے روانہ کیا جب معاذ  
(یمن میں) ابو موسیٰ پاس پہنچے تو ابو موسیٰ نے ان کے پیچھے کے لئے گمہ  
بچھوایا اور کہنے لگے لیو سواری سے اتر دو (گمہ پر بیٹھیں) اس وقت  
ان کے پاس ایک شخص تھا (نام نامعلوم) جسکی مشکیں کسی ہوئی تھیں معاذ  
نے ابو موسیٰ سے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان  
ہوا اب پھر یہودی ہو گیا ہے اور ابو موسیٰ نے معاذ سے کہا اچھی تم سواری  
پر سے اتر کر بیٹھو تو اور انہوں نے کہا میں نہیں بیٹھے گا جب تک اللہ  
اور اس کے رسول کے حکم کے موافق یہ قتل نہیں کیا جائے گا تین بار یہی کہا  
آخر ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا پھر معاذ بیٹھے اب دونوں رات  
کی عبادت (تہجد گزاری) کا ذکر نکالا معاذ نے کہا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا  
ہوں اور سوتا بھی ہوں اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے  
گا جو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے میں ملے

بَاب ۳۱۷ بَوْشُخْصِ اسْلَامِ كَيْفَ فَرَضَ اِدَا كَرْنِ سِے اِنْكَارِ كَرْسِے اُور  
بَوْشُخْصِ مَرْتَدِ بَوْجَاے اِس كَا قَتْلِ كَرْسَا۔

ہم سے یحییٰ بن مکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو  
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے کہا جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر

ملے کیوں کہ درخواست کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹنے کی نیت ہے ورنہ سرکاری خدمت ایک جلا ہے پر ہر گز اور عقل مند آدمی ہمیشہ اس سے بھاگتا  
رہتا ہے خصوصاً تحصیل عدالت کے ضلالت ان میں اکثر ظلم اور جبر اور خلاف شرع کام کرنا ہوتا ہے ان دونوں کو تو یمن کوئی خدمت نہیں دینے کا ارادہ آپ  
نے ولایت یمن کے دو حصے کر کے ایک حصہ کی حکومت ابو موسیٰ کو اور دوسرے کی معاذ کو عنایت فرمائی ۱۲ منہ سکہ دوسری روایت میں ہے اس سے  
تو یہ کرنے کو کہا گیا تھا لیکن اس نے انکار کیا ۱۲ منہ سکہ کیوں کہ جب آدمی کا مکان اپنا سونا سب اس لیے ہو کہ عبادت کی طاقت پیدا ہو تو اس کے ہر  
کام میں ثواب ملتا ہے اس کی مراعت دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ سکہ شل ذکوۃ دینے سے انکار کرے تو اس سے جبراً ذکوۃ وصول کی جائے اگر نہ دے  
اور ملے تو اس سے لڑنا چاہیے یہاں تک کہ ذکوۃ دینا قبول کرے امام مالک نے مؤطا میں کہا ہمارے نزدیک حکم یہ ہے جو کوئی کسی خرف سے باز رہے وہ مسلمان اس سے ملے سکے

أَبُو بَكْرٍ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُو بْنُ الْكَافِرِ  
 كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرُتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى  
 يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّ حِسَابِهِ  
 عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَأْتِلُكَ مِنْ فَرَقَ  
 بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ  
 وَاللَّهُ لَوْ مَنَعَنِي عَنَّا قَاكَ أَوْ يَوْمَ ذُنُوبِي إِلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهِمَا  
 قَالَ عَمْرُو اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَرَأَيْتَ أَنْ قَدْ  
 شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي بِكَ لِلْقِتَالِ نَعَرْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ  
**بَابُ ۳۱** إِذَا عَرَّضَ الرَّجُلُ وَغَيْرَهُ  
 بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعْرِضْ  
 نَحْوَ قَوْلِهِ السَّامُ عَلَيْكَ -

۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ  
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ  
 بْنِ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
 مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْتَ رَدُّونَ مَا يَقُولُ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا يَا رَسُولَ

بن کے گو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا تم ان لوگوں سے کیے ٹھوگے انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک  
 حکم ہوا جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا اس نے  
 اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا البتہ کسی حق کے بدل اس کی جان یا  
 مال کو نقصان پہنچایا جائے تو یہ اور بات ہے اب اس کے دل میں کیا ہے اس کا  
 حساب لینے والا اللہ ہے ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں تو خدا کی قسم اس شخص سے ٹھو  
 گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے اسلئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (یعنی نماز بسم کا  
 حق ہے) خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ زدیں گے تو انحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے زدینے پر ان سے ٹھوں گا حضرت  
 عمرؓ نے کہا قسم خدا کی اسکے بعد میں کچھ گیا کہ ابو بکر کے دل میں بڑبڑائی کا ارادہ ہوا  
 ہے یہ اللہ انکے دل میں ڈالا ہے اور میں پہچان گیا کہ ابو بکر کی رائے حق ہے۔

**باب** اگر زنی کا فرار اشارے کنائے میں انحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو بل کہے صاف نہ کہے جیسے یہود انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں  
 (السلام علیک کے بدل) السلام علیک کہا کرتے تھے۔

ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن سررزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن  
 مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعب بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید بن انسؓ  
 سے وہ کہتے تھے میں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک  
 یہودی انحضرت صلی اللہ پر گندرا کہنے لگا السلام علیک (یعنی تم مرو)  
 انحضرت صلی اللہ نے جواب میں صرف و علیک کہا (تو بھی مرو) گا پھر  
 آپ نے صحابہؓ سے فرمایا تم کو معلوم ہوا اس نے کیا کہا اس  
 نے السلام علیک کہا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (حکم ہو تو)

سے ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے کہ عرب کے قبیلے کا فر ہوئے شرح مشقہ میں ہے کہ مراد غطفان اور خزاعہ اور بنی سہم اور بنی ربیعہ اور بنی تمیم کے بعض  
 قبائل میں ان لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا آخر ابو بکرؓ نے ان سے لڑنا کا ارادہ کیا ۱۲ منہ ۱۷ مثلاً کسی کا خون کرے یا کسی کا مال مارے ۱۸ منہ ۱۷ کیونکہ نماز بن کا حق  
 ہے اور زکوٰۃ مال کا حق ہے سلام ہوا کہ حضرت عمرؓ بھی نماز کے منکر سے لڑنا درست جانتے تھے لیکن زکوٰۃ میں انکو مشرہ ہوا تو حضرت صدیقؓ نے بیان کر دیا کہ نماز اور زکوٰۃ دونوں  
 کا حکم ایک ہے دونوں اسلام کے فرائض ہیں ۱۸ منہ لکھ لیا حضرت عمرؓ کا اجتہاد ابو بکر صدیقؓ کے اجتہاد کے مطابق ہو گیا کہ حضرت عمرؓ نے ان کی تقلید کی ۱۸ منہ

اللَّهُ نَفْتَلَهُ قَالَ لَا إِذَا سَأَلْتُمْ عَلَيْهِمْ أَهْلَ الْكِتَابِ  
فَقُولُوا عَلَيْهِمْ

۶۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ ابْنِ عِيْنَةَ عَنْ  
الرُّمَيْثِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ  
رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ  
وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ  
الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالُوا  
قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَأَلُوا  
عَلَى أَحَدٍ كَرَامًا يَقُولُونَ سَامُ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ

بَابُ ۳۱۸

۶۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَفْصٌ حَدَّثَنَا آدَمُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخِي شَقِيقٌ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْلُفُنِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَهُ قَوْمَهُ فَأَدْمُوهُ  
فَهُوَ يَسْمَعُ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ

اس کو مار ڈالیں آپ نے فرمایا نہیں جب کتاب دے دے یہود اور نصاریٰ  
تم کو سلام کیا کریں تو تم بھی ہی کہا کرو وعلیکم سلم

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے  
نسیری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں  
نے کہا یہود میں سے چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے  
کی اجازت چاہی (جب آئے تو) کہنے لگے السلام علیک میں نے جواب میں  
یوں کہا علیکم السلام واللغة انحضرت مسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ  
نعمی کرتا ہے اور ہر کام میں نعمی کو پسند کرتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا  
آپ نے انکا کہنا نہیں سنا آپ نے فرمایا میں نے بھی تو جواب دے دیا وعلیکم سلم

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں  
نے سفیان بن عیینہ سے اور امام مالک سے ان دونوں نے کہا ہم سے عبد اللہ  
بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی لوگ جب تم مسلمانوں میں سے کسی کو سلام  
کرتے ہیں تو سلام علیک کہتے ہیں تم بھی جواب میں علیک کہا کرو۔

بَابُ ۳۱۹

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے کہا ہم  
سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق ابن سلمہ نے کہ عبد اللہ بن معمر نے کہا جیسے  
میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ ایک پیغمبر  
(حضرت نوحؑ) کی حکایت بیان کر رہے تھے ان کی قوم والوں نے ان کو اتنا  
مارا کہ لہو لہاں کر دیا وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے اور یوں دعا کرتے جابروں کو

سلہ چونکہ اس یہودی نے علانیہ پیغمبر صاحب کو برا نہیں کہا تھا صرف مرنے کی دعا کی تھی جو کچھ گالی نہیں ہے اس وجہ سے آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا اور اپنے منہ سے کہہ کر  
علاؤ الاطلاق ہے کہ اگر کسی کا پیغمبر صاحب کو مرنے والی دے تو اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے اور اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے جو مسلمان یا کافر ہو تو مرتد ہو جاتا ہے بعضوں نے کہا اس  
سے قویہ کرنا بھی ضرور نہیں ہے اور فوراً قتل کیا جائے ۱۲ منسلکہ مسلم کے بدل انہوں نے سام کہا ۱۳ منسلکہ یحییٰ بن عمر سے کہ وہ کئی دفعہ والا نہیں ۱۴ منسلکہ اس میں کوئی ترجمہ  
مذکور نہیں ہے کیا پہلے باب کی فصل ہے ۱۵ منسلکہ بعض فقہائے عہد کے اس قول سے یہ دلیل لی ہے کہ قصود شیخ جائز ہے کیونکہ عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصور کیا ہم  
کہتے ہیں کہ اس قصور میں کوئی قصابت نہیں ہے تو اگر جب کوئی کسی کی بات نقل کرتا ہے تو اس کی صورت آئینہ خیال میں ترجمہ ہوتا ہے کلام اس شیخ کے قصور میں ہے جو بظنیہ عبادت کے وقت  
بعض فقہائے پیر بردار کی صورت مخوف خیال میں جانتے ہیں اور یہ قصور کہنے میں کہ مرشد کے سینے سے ہو کر فیض انکے سینے میں آتا ہے اس قسم کا قصور بدعت ہے بلکہ اصل کتاب و سنت سے

لَقَوْلِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ -

بَابُ قِتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلُوحِدِينَ  
بَعْدَ اِتِّمَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ -

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا  
بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا  
يَتَّقُونَ - وَكَانَ ابْنُ عَسَمٍ يَرَاهُمْ شَرَارَ  
خَلْقِ اللَّهِ وَقَالَ إِنَّهُمْ أَنْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ  
تَزَلَّتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوها عَلَى  
الْمُؤْمِنِينَ -

۳۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا  
سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ عَلِيَ إِذَا أَحَدُكُمْ تَنَكَّرَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو اللَّهِ

میری قوم والوں کو بخش دے وہ نادان ہیں

باب غاربیوں اور بے دینوں سے ان پر دلیل قائم  
کر کے لٹانا -

اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ کے ۱۷ رکوع میں) فرمایا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا  
کہ کسی قوم کو ہدایت کرنے کے بعد (یعنی ایمان کی توفیق دینے کے بعد) ان  
سے مواخذہ کرے جب تک ان سے بیان نہ کر دے کہ فلاں فلاں کا  
سے بچے رہو اور عبد اللہ بن عمر (اسکو طبری نے وصل کیا) خارجی لوگوں کو بدترین  
خلق اللہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے انہوں نے کیا کیا جو آیتیں کافروں کے باب  
میں اتنی تھیں ان کو مسلمانوں پر عیب دیا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے  
والد نے کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے خثیمہ بن عبد الرحمن نے  
کہا ہم سے سوید بن غفلہ نے حضرت علیؑ نے کہا جب میں تم سے  
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو قسم خدا کی اگر

میں سے بعضوں نے کہا یہ انحضرتؐ نے خود اپنی تکلیف بیان کی احد کے دن مشرکوں نے آپ کے پیرے اور سر پر پتھر مارے لہذا یہاں کر دیا ایک ذات بھی آپکا شہید کر ڈالا  
لیکن آپ بھی دعا کرتے رہے یا اللہ میری قوم والوں کو بخش دے وہ نادان ہیں سبحان اللہ کوئی قسمی جوش اور محبت پیغمبروں سے سیکھ کر اس زمانہ کے پیغمبروں سے جو قوم قوم  
پکارتے پھرتے ہیں لیکن دل میں خدا بھی قوم کی محبت نہیں ہے اپنا گھر بھڑنا چاہتے ہیں اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص  
کے لئے بددعا کی جس نے آپ کو زخمی کیا تھا تو شاہ اور کتا یہ سے بڑھ گئے دلائیوں کو قاتل قتل ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ پھر بیان کرنے کے بعد اگر وہ اس کام کے مرتکب ہوں تو بے شک  
ان سے مواخذہ ہوگا اس آیت کو اگر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ خارجی یا رافضی وغیرہ لوگوں سے اگر حاکم اسلام شامی کے تو پھر ان کا خبر رفع کر دے ان کو سمجھا دے اگر اس پر بھی شبانیں  
توان سے جنگ کسے آتے یہ بھی نکالا کہ شریعت میں ہر بات سے منع میں کیا گیا اگر کھلی اس کو کرے تو وہ گمراہ نہیں کہا جائے گا نہ اس سے مواخذہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ امام مسلم نے ابوذر سے  
حدیث کیا خارجی تمام خلق اور مخلوق میں بدترین اور برا ہے مرفوعاً حضرت عائشہ سے نکالا انحضرتؐ نے خارجیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ میری امت کے برے لوگ ہیں ان کو میری امت کے اچھے  
لوگ قتل کریں گے خارجی ایک شہد ذفر ہے جس کی ابتدا حضرت عثمانؓ کے انحراف سے ہوئی یہ لوگ ظاہر میں بڑے عابد زاهد قاری قرآن تھے گھسٹل میں دنیا بھی قرآن کا نور تھا حضرت  
علیؑ نے علیؑ سے تو شروع شروع میں یہ لوگ حضرت علیؑ کے ساتھ رہے جب جنگ صفین ہو چکی اور جنگیہ کے واسطے فرار پائی اس وقت یہ لوگ حضرت علیؑ سے بھی الگ ہو گئے ان کو بڑھ گئے  
کہ انہوں نے تجھ کی جگہ کی جگہ لے لی ہے فرمایا ان حکم الا اللہ ان کا سردار عبد اللہ بن کوا تھا حضرت علیؑ نے عبد اللہ بن عباسؓ کو ان کے سمجھانے کے لئے بھیجا اور خود بھی سمجھایا  
مگر انہوں نے دنیا اور حضرت علیؑ نے ان کو فرہان میں قتل کیا چند لوگ بچے بھاگ گئے ان ہی میں کا ایک عبد الرحمن بن عجم مومن تھا جس نے حضرت علیؑ کو شہید کیا یہ کجبت خوارج حضرت  
علیؑ اور حضرت عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کی ٹھکانہ کرتے ہیں اور کبیرہ مانا کرتے والے کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ کافر ہے بیٹہ دوزخ میں رہے گا اور عیسیٰ کی حالت  
میں عورت پر راز کی تھا کرنا واجب جانتے ہیں عرض یہ ساری گمراہی ان کی اس وجہ سے ہوئی کہ قرآن کی تفسیر اپنے دل سے کرنے لگے اور صحابہ اور سلف صالحین کی تفسیر  
کا خیال نہ رکھا جو آیتیں کافروں کے باب میں تھیں وہ مومنوں کی شان میں کر دیں ۱۲ منہ

لَإِنْ أَخْرَجْتُمُ السَّمَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا أَحَدُكُمْ قَامَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَأَنْتَ الْحَرْبُ خُذْهُ قَرَأْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُخْرِجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حَدَاثُ الْأَسْكَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِّيَّةِ لَا يَجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا كَمُوتُ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيُّمَا لَقِيتُوهُمْ فَأَمْتَلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّهُمَا أَنْبَأَا بِسَعِيدِ بْنِ الْحُدْرِيِّ نَسَا لَا هِيَ الْحُدْرِيَّةُ أَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحُدْرِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجْزِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ يَخْشَوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ -

میں آسمان سے نیچے گر پڑوں یہ مجھ کو اس سے اچھا لگتا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں ہاں باب مجہد میں آپس میں لنگھو تو اس میں بنا کر بات کہنے میں کوئی تباہت نہیں کیونکہ (آنحضرت نے فرمایا ہے) لڑائی تدبیر اور کمزور کا نام ہے دیکھو میں نے آنحضرت سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ قریب ہے جب ایسے لوگ (مسلمانوں میں) نکلیں گے برزخ و عرب و قوف ہوں گے (ان کی عقل میں فتور ہوگا ظاہر میں) تو ساری خلق کے کلاموں میں جو بہتر ہے (یعنی حدیث شریف) وہ پڑھیں گے مگر وہ حقیقت ایمان (کا فائدہ) ان کے حق کے لئے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) تم ان لوگوں کو جہاں پانا (بے تامل) قتل کرنا ان کو جہاں پاؤ قتل کرنے میں قیامت کے دن ثواب ملے گا -

ہم سے محمد بن شافع نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے کہا میں نے یحییٰ بن سید انصاری سے سنا کہ ابو محمد بن ابراہیم تمی نے خبر دی انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور عطاء بن یاسر سے وہ دونوں ابوسعید خدریؓ سے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ضروریہ کے باب میں کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ضروریہ (و ضروریہ) قومیں جانتا نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اس امت میں اوریوں نہیں فرمایا اس امت میں سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے سامنے حقیر جانو گے اور قرآن کی تلاوت بھی کریں گے مگر قرآن ان کے خلق کے نیچے نہیں اترنے کا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا)

۱۷ منہ یعنی صحابہ کا اخیر زمانہ یا خلافت کا اخیر زمانہ اور یہی صحیح ہے کہ یہ خارجی مسند عمری میں ملے تھے اور صحابہ کا آخری زمانہ تو مسند عمری تک پہنچا ۱۷ منہ سے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو ساری خلق کے کام سے بہتر ہے یعنی قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ۱۷ منہ سے کیونکہ وہ صرف الفاظ دیکھیں گے اس کے سننے اور مطلب سے جس کا بیان حدیث شریف میں ہے کچھ غرض نہ رکھیں گے ۱۷ منہ سے ضروریہ یہ نسبت ہے ضروریہ کی طرف نجدہ عامری خارجیوں کا رئیس وہیں سے نکلا تھا ۱۷ منہ سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت نے ان لوگوں کو اپنی امت میں شریک نہیں کیا ان کو کافر سمجھا مگر امام مسلم کی روایت میں من امتی ہے تو شاید اس روایت میں امت سے امت اجابت اور صحیح مسلم کی روایت میں امت دعوت مراد ہے ۱۷ منہ سے وہ تم سے کہیں زیادہ یا تم سے کہیں عمدہ اچھی طرح نماز پڑھیں گے ۱۷ منہ

فَيَنْظُرُ الرَّاحِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى تَصَلُّهِ إِلَى رِصَا فِيهِ  
فَيَتَمَادِي فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنْ  
الْدَّمِ شَيْءٌ

۶۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ أَبَا حَدَّثَنَا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ  
فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ هُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ  
الرَّمِيَّةِ

بَاب ۳۲ مَنْ تَرَكَ الْخَوَارِجَ لِلتَّوَلُّفِ  
وَأَنْ لَا يَبْقِيَ النَّاسَ عَنْهُ

۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

تیر مارنے والا تیر کو دیکھتا ہے پھر تر کے پکان کو دیکھتا ہے پھر اس کے  
بار کو دیکھتا ہے (کہیں کچھ نہیں) اس کے بعد بڑھیں (جو کمان سے لگتا ہے)  
اس کو شک ہوتی ہے شاید اس میں خون لگا ہو (مگر وہ بھی صاف)۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ محمد بن عبد اللہ بن وہب  
نے کہا محمد سے عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر خطاب نے ان کے والد  
نے عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا انہوں نے حمزہ (خوارج) کا ذکر کیا  
اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی شان میں) یوں  
فرمایا ہے وہ اسلام سے طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکاری جانور  
سے پار نکل جاتا ہے۔

باب ۳۲ دل ملنے کے لیے کسی مصلحت سے کہ لوگوں کو  
نفرت نہ پیدا ہو خوارجیوں کو قتل نہ کرنا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد سندھی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن یوسف  
نے کہا ہم کو معمر بن زید نے انہوں نے نہیری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن

سے اس حدیث سے صاف نکلے کہ خارجی لوگ منافق ہیں ان میں ذرا بھی ایمان نہیں ہے مگر سلف اہل حدیث نے خارجی اور رافضی اور معتزلی اور تمام اہل قبلہ کو اسلام سے  
خارج نہیں کیا ہے بلکہ ان کو مسلمان سمجھا ہے ہم کہتے ہیں کہ رافضی اور معتزلی کی بات اور یہ ہے کہ لوگ اگرچہ بہت سی باتوں میں اہل سنت کے خلاف ہیں اور رافضی صحابہ کو بھی بڑا  
کہتے ہیں مگر وہ بغیر صاحب کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں رافضی لوگ اپنی غلط فہمی سے جن صحابہ کو برا سمجھتے ہیں وہ اسی وجہ سے کہ انہوں نے اپنی دانست میں ان صحابہ کو  
بغیر صاحب اور آپ کے اہل بیت کو کلمہ کا مخالفت خیال کیا لیکن خارجی لوگ تو محاذ الید بغیر صاحب کے دشمن ہیں کس لیے کہ آپ کے اہل بیت سے عداوت اور دشمنی رکھتے  
ہیں حضرت علیؑ سے یا امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے دشمنی رکھنا گویا آنحضرتؐ سے دشمنی رکھنا ہے اور ایمان کا مدار محبت خدا اور رسولؐ پر ہے لاکھ نماز پڑھو لاکھ ہجرت  
رکھو توبہ گزارو نبیب دل میں بغیر صاحب کی محبت نہ ہو کوئی فائدہ نہیں فائدہ ہمارے زمانہ میں ایک جلا اور پھیل گئی ہے وہ یہ کہ ہمارے سلف اہل حدیث نے جو کسی اہل قبلہ  
یعنے رافضی خارجی معتزلی وغیرہ کو کافر نہیں سمجھا ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ سب فرقہ اصول اسلام کو ماننے تھے مثلاً توحید اور نبوت اور ملائکہ اور بشر اور نشر کو اب  
اس زمانہ میں جو ایک فرقہ جو یوں کہ نکلے اور وہ نہ فرشتوں کو مانتا ہے نہ بشر اور نہ کو نہ بہشت کو نہ دوزخ کو نہ شیطان کو یہ فرقہ اہل قبلہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور  
جو کوئی اس فرقہ کو رافضی اور خوارج اور معتزلہ کی طرح اہل قبلہ میں داخل سمجھے وہ گمراہ ہے یہ فرقہ مرج کافر ہے اور جو کوئی اس کو کافر سمجھے وہ بھی کافر ہے اور  
افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعض مہو یوں نے ایک مجلس نام ندوة العلماء قائم کی تھی جس کے اغراض شروع شروع میں بہت عمدہ تھے یعنی عمومی مذہبی کاموں میں  
سب اہل قبلہ کامل کر دینا و دین کی ترقی کے لیے کوشش کرنا اور بغیر صاحب اور عقائد کی پیروی کرنا مگر اس کو ہماری قوم کا بار کھانا چاہیے انہوں نے کیا غلطی کی کہ جو یوں  
کو بھی اپنی مجلس میں شریک کر دیا اور ان کا اختلاف مقرر کر دیا اور رافضی کے اختلاف کی طرح قرار دیا دوسری غلطی یہ ہے کہ اہل حدیث کو اپنی مجلس سے متنفر کر دیا گیا گے  
انہ حدیث کو برا سمجھنے لگے اس افراط اور غریب پر بہت سے بچے مسلمان اس انداز سے علیحدہ ہو گئے یا اللہ ندوہ والوں کو نیک تو بنیں دے کہ وہ اپنی جماعت میں ان ہی  
(باقی بر صفحہ ۳۹۸)



عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْحَوِيشِ قَالِ الْوَيْهِيُّ فَقَالَ أَعِدْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَبِكَ مِنْ يَعْدِلُ إِذَا أَعْدَلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ دَعُهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْفَرُونَ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمُوتُ السَّهْمُ مِنَ السَّامِ مِثْلَهُ يُنْظَرُ فِي قَدْزِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي بَاضِيهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرَسُ وَالِدَ مَا يَتَهُمُ رَجُلٌ أَحَدًا يَدِيهِ أَوْ قَالَ تَدِيهِهِ مِثْلُ تَدِي الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدْرُدُ يَخْرُجُونَ عَلَى حَبْنٍ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنْ عَلَيًا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ رَجُلٌ يَا لَرَجُلٍ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعْتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَزَلَّتْ رِيفُهُ وَهُمْ لَهُ

بن عوف سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت علیؑ علیہ وسلم تقسیم کر رہے تھے اتنے میں عبداللہ بن ذی الحویش نے یہی کہنا کیا کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کرو آپ نے فرمایا ارے تیری خرابی اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر دنیا میں کون انصاف کرے گا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجیے اس کی گواہی اڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں جانے دے اس کے کچھ ساتھی ہوں گے جن کی نماز کو دیکھ کر تم لوگ اپنی نماز حقیر جانو گے اور جن کا روزہ دیکھ کر تم لوگ اپنا روزہ حقیر جانو گے (اور اصل حقیقت میں) دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار ہو جاتا ہے تیر کے پر کو دیکھ لو اس میں بھی کچھ لگانیں پکان کو دیکھ اس میں بھی کچھ نہیں باڑ کو دیکھ اس میں بھی کچھ نہیں اس کی لکڑی کو دیکھ اس میں بھی کچھ نہیں وہ تولید گوشتوں سب کچھ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا (انصاف سمجھ لیا گیا) ان لوگوں کی (جب یہ پیدا ہو گئے) نشانی یہ ہے ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا یوں فرمایا گوشت کے تھل تھل کرتے تو نظر کی طرح ہوگا یہ لوگ اس وقت پیدا ہونگے جب مسلمانوں میں پھوٹ پڑی ہو گی ابو سعید خدری کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؑ نے (نہروان میں) ان لوگوں کو قتل کیا میں بھی ان کے ساتھ تھا یہ شخص لایا گیا اس کی وہی شکل تھی جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی ابو سعیدؓ نے کہا اسی عبداللہ بن ذی الحویش کے باب میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) لوگوں کو شریک کریں جو واقعی اہل قبلہ ہیں اور اصول اسلام کو بلا تاویل تقسیم کرتے ہیں جیسے ملائکہ اور شیطان اور مشر اور دوزخ اور بدشت کو اور جو لوگ اصول اسلام کی بھی قرامطہ اور بالینہ کی طرح تاویل کرتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے نجیوں کا حال ہے کہ وہ فرشتوں اور شیطان کو ایک قوت بتاتے ہیں مشر جملہ انکار کرتے ہیں وہ ہرگز اہل قبلہ نہیں ہیں ان کو فوراً اپنی مجلس سے علیحدہ کر دیں حتیٰ بعیرنا اس الی فطالین فطالوا ایہا وفاق فیہ فطالوا فطالوا فیہ ایہا فیہ ایہا (نوشی صفحہ ۱۲) لے وہ سونا جو حضرت علیؑ نے خیموں سے بھیجا سہ ہجری میں ۱۲ منہ سہلے یہ سونا آپ نے جاریہ آدمیوں کو دے دیا اقرب بن حابس اور عبید بن مصعب اور طبر بن ملائکہ اور زید طائی کو ۱۲ منہ سہ اس کی نسل سے کچھ لوگ ایندہ پیدا ہوئے ۱۲ منہ سہ ظاہر میں ایسے عابد زاہد متقی ہوں گے ۱۲ منہ سہ دو گدہ ہونگے جیسے حضرت علیؑ اور معاویہؓ کے زمانہ میں ہوا ۱۲ منہ سہ جب لڑائی ہوگی تو مردوں میں سے ۱۲ منہ سہ ایک ہاتھ پستان کی طرح تھل تھل کر آہوا ۱۲ منہ

مَنْ يَلْمِزْكُمْ فِي الصَّدَقَاتِ

٢٣٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَسِيرُ بْنُ  
عَلِيٍّ وَقَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُذَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ  
شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَاهْوَى بِيَدِهِ قَبْلَ  
الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا  
يُحَاكِمُونَ تَرَاقِيَهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرَدِّقَ  
السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ  
دَعَوْتُهَا وَاحِدَةٌ -

٤٣٥ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِينٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرُمُوا  
السَّاعَةَ حَتَّى تَقْتَرِلَ فِئَتَانِ دَعَا هُمَا  
وَاحِدَةٌ -

بَابُ ٣٢٢ مَا جَاءَ فِي التَّنَاوِيلِ -

(سورہ قمر کی یہ آیت انہی بعض لوگ ایسے ہیں جو تجھ پر نیرات کی تقسیم میں عیب لگاتے ہیں -

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زید نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا ہم سے یسیر بن عمرو نے کہا میں نے سہل بن خنیفؓ (محمابی بدی) سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خارجیوں کے باب میں بھی کچھ سنا ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ہاتھ بے عراق کی طرف اشارہ کیا فرمایا تھے اس ملک سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن تو پڑھیں گے لیکن ان کی ہنسیوں کے نیچے نہیں اترنے کا یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور کے پاؤں نکل جاتا ہے ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا قیامت اس وقت  
 تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ ایسے آپس میں نہ لڑیں جس کا  
 دعویٰ ایک ہی ہو۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اسرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا دعویٰ ایک ہی جوہر (دونوں اسلام کا دعویٰ کریں)۔

**باب تاویل کرنے والوں کا بیان ہے**

میں ہر ایک کے ہم ہیں مراد معاویہ اور حضرت علیؓ کا گروہ ہے یہ دونوں گروہ اسلام کے ملے تھے اور ایک بجھتا تھا کہ میں حق پر ٹھہرا ہوں چنانچہ حضرت علیؓ سے مشغول ہے کہ انہوں نے معاویہ کے گروہ کی نسبت فرمایا انھوں نے اپنا علیتاً ہمارے بھائی جو ہم پر چڑھاوے ۱۲ھ میں زبان عرب میں تادیل کے بہت سے حصے کئے ہیں میان تادیل سے خدو کا فرج ہونے ہے جو کہ کسی کام کے کیلئے کوئی وجہ شرعی قائم کر کے اس کو کرے حافظ نے کہا اگر مسلمان کو بلا تادیل یعنی بلا وجہ شرعی کا ذکر کیا تو وہ خود کا فرج ہونے کا اور اگر تادیل سے کہا اور تادیل نادرست ہے تب بھی گناہ گار اور قابلِ مذمت ہوگا مگر کافر ہوگا اور اگر تادیل درست ہے تو قابلِ مذمت نہ ہوگا مگر حجت قائم کر کے اس کو صواب کی طرف لائیں گے جو علماء نے کہا کہ تادیل کرنے والا معذور ہے وہ گنہگار نہ ہوگا اس سے مراد وہی تادیل جو حضرت عرب اور محاد سے اور وجہ شرعی سے درست جو مترجم کہتا ہے ایسی تادیلیں کرنا جو کفایت عرب اور محاد سے کے اعتبار سے نادرست ہوں یا دوسرے نصوص مگر شرع کے برخلاف ہوں تحریر کو دیکھنے کے حکم میں اس دراصل فہم کی تادیل کرنے والے بالیقین علماء و مذہبین اور کافریں جیسے قرامطہ باطنیہ آیات (باقی بر صفحہ آئند)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْكَلْبُ حَتَّى يُؤْتَى عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوِّدَ  
بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْكَافَرِ  
أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ  
سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ فِي  
جِبَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ  
لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ  
لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ  
فَكَذَّبْتُ أَسَاوِرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ  
ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ  
هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ أَقْرَأَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ فِي هَذِهِ السُّورَةِ الَّتِي  
سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَإِنَّا نَطْلُقُ أَقْوَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ  
هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْقُرْآنِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا  
وَأَنْتَ أَقْرَأَ بِهَا سُورَةَ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَسَلَهُ يَأْخُذُ بِأَقْرَأَ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ  
الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ يَا عَمْرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ  
ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

اور لیث بن سعد نے کہا (اس کو اسمعیل نے وصل کیا) محمد سے یونس نے  
بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا محمد کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے  
مسور بن مخمر اور عبد الرحمن بن عبد قاری نے بیان کیا انہوں نے حضرت  
عمر سے انہوں نے کہا میں نے ہشام بن حکیم (صحابی) کو سورہ فرقان پڑھتے  
سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کان لگا کر جو سنتا ہوں تو معلوم ہوا  
وہ ایسی بہت سی قراتوں پر پڑھ رہے ہیں ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ کو نہیں پڑھائی تھیں قریب تھا کہ میں نمازیں ہی ان پر مل کر بیٹھوں مگر  
میں ٹھہرا رہا ہوں انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے اسی کی چادر یا اپنی چادر  
ان کے گلے میں ڈالی (کیوں نہ جاؤں) میں نے ان سے پوچھا تم کو  
یہ سورت کس نے پڑھائی وہ کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
میں نے کہا تم غلط کہتے ہو خدا کی قسم یہی سورہ بخاتم نے پڑھی اور  
میں نے سنی مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی ہے اتر  
میں انکو گھسیٹا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا میں نے کہا یا رسول اللہ میں  
نے ان کو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا بیٹھے اس کے خلاف  
جس طرح پر آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے حالانکہ یہ سورت خود آپ نے  
مجھ کو پڑھائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر شام کو  
بچھوڑ دے پھر شام سے فرمایا پڑھ انہوں نے اسی طرح پڑھا  
جس طرح میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ہاں یہ سورت اسی طرح اتنی ہے پھر آپ نے  
مجھ سے فرمایا عمر تو پڑھ میں نے پڑھا آپ نے فرمایا  
ہاں اسی طرح اتنی ہے اس کے بعد فرمایا دیکھو یہ قرآن  
سات طرح پر (سات زبانوں پر عرب کے) اترا ہے

(یعنی نسخہ سابقہ) قرآن کی کیا کرتے تھے مثلاً کتبہ تھے اللہ عالم ہے یعنی علم عطا فرماتا ہے فی ذاتہ وہ علم و قدرت سے موصوف نہیں ہے کعبہ سے  
ملاو من کا نفس ہے شیطان سے مراد قوت شہوانیہ اور غلبہ ہے جبرائیل سے مراد قوت العالیہ ہے پشت سے مراد نفس کی لذت ہے اور ان علوم اور معارف میں دوزخ کی آگ سے  
ملاو جہالت اور نادانی کا رنج اور شہوات جسمانی کے چھٹ چاٹنا علم ہمارے زمانہ میں ان تلامذہ کے پیروند لوگ پیدا ہوئے جن کو بچر کہتے ہیں انکی تاویلات بھی اسی قسم کی ہیں وہ

فَاَقْرَبُوا مَا تَسْتَرِمْنَهُ

۶۳۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعَشِ  
عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ قَالَ  
لَا تَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَوْ يَكُونُوا  
إِنَّمَا أَنَا بَطْلَمُ سَقَى ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا إِنَّمَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ  
كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَنُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ  
لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۶۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ غَدَا عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ  
أَيُّ مَالِكَ بَيْنَ الدُّخَانِ فَقَالَ رَجُلٌ مَتَذَلِكَ فَتَأْتِي  
لَا يُحِبُّ اللَّهُ دَرَسُوكَ فَقَالَ لَيْسَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَّا تَقُولُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ  
وَجَهَّ اللَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُؤَاتِي عَبْدٌ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَحْرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

جس طرح آسان معلوم ہو، پڑھو۔

ہم نے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو وکیع نے خبر دی  
دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو وکیع نے  
خبری انہوں نے اعش سے انہوں نے ابراہیم مخفی سے انہوں نے علفہ بن قیس  
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جب (سورہ انفک کی) یہ  
آیت اتری الذین آمنوا ولم یلبسوا ایما بنظر ظلم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب  
پر بہت سخت گزری وہ کہنے لگے ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر  
ظلم (یعنی گناہ) نہ کیا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا وہ  
مطلب نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو بلکہ ظلم سے وہ (شرک) مراد ہے جو لقمان  
کے کلام میں ہے یا بنی لا تشرب بالئذان الشرب ظلم عظیم ہے

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا  
ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو محمد بن ربیع نے خبر دی کہا میں نے  
عثمان بن مالک سے سنا انہوں نے کہا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان  
پر تشریف لائے اور پوچھا مالک بن وحش کہاں ہے ایک شخص (خود عثمان) کہنے لگا  
یا رسول اللہ وہ منافق ہے اللہ اور رسول سے اس کو محبت نہیں ہے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو یہ گمان نہیں ہے کہ وہ اللہ کی رضا مندی کے لیے  
لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس نے کہا ہاں یہ تو ہے (یعنی لا الہ الا اللہ تو کہتا  
ہے) آپ نے فرمایا میں جو کوئی قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کو لے کر آئے  
گا اللہ اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھی کافر ہیں ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ۴۰۰) ۱۳ اور تم اس کے خلاف پڑھتے ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے ۱۴ منہ  
۱۵ باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو حکم کے تحت میں ہمارے دلال کو کھینچے ہوئے لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی مواخذہ نہیں کیا کیونکہ حضرت  
عمرؓ اپنے نزدیک یہ سمجھ کر وہ ایک ناجائز قرأت کر رہے ہیں جو ناجائز دلائل کے طور پر ہے ۱۶ منہ یہ حدیث اوپر گزری ہے۔ ترجمہ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت نے  
ظلم کا تاویل شرک کے ساتھ کی کیونکہ ظلم کا ظاہر یہ معنی تو گناہ ہے جو ہر گناہ کو شامل ہے اور یہ تاویل خود شارع نے بیان کی اسی تاویل بالاتفاق مقبول ہے قسطلانی نے کہا مطابقت  
اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جب انہوں نے ظلم کی تاویل مطلق گناہ سے کی بلکہ ان کو دراصل صحیح معنی بتلا دیا ۱۷ منہ ۱۸  
یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جس میں کافر اور شرک رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت نے ان لوگوں پر جنہوں نے مالک کو منافق کہا کوئی  
مواخذہ نہیں کیا اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے تھے یعنی مالک کے حالات دیکھ کر اس کو منافق سمجھتے تھے گوان کا گمان غلط ہو ۱۹ منہ

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حَصْبَيْنِ عَنْ فُلَاكِ قَالَ تَنَازَعَ  
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَبَانُ بْنُ عَرِيطَةَ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحَبَّانٍ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَزَّ  
صَاحِبُكَ عَلَى لَدَا مَا يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ مَا هُوَ  
لَا أَبَاكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ مَا هُوَ قَالَ  
بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
الزَّبِيرُ وَآبَا مَرْثِدٍ مَكْنَا فَارِسٌ قَالَ نَطَلَقُوا  
حَتَّى تَأْتُوا رُضْنَةَ حَاجِرٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لَهْكَذَا  
قَالَ أَبُو عَوَانَةَ حَاجِرٌ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا  
صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى  
الْمُشْرِكِينَ فَأَتَوْنِي بِهَا فَأَنْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا  
حَتَّى أَذْرُكْنَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا وَكَانَ كَتَبَ  
إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي نَعِدُ  
قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَأَخْتَنَاهَا بِعَيْرِهَا  
فَأَتَّغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا  
فَقَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى مَعَهَا كِتَابًا  
قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ و ضاع و شکر  
نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے فلال شخص (سعید  
بن عبیدہ) سے انہوں نے کہا ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن ربیعہ) اور حبان  
بن عطیہ نے جھگڑا کیا ابو عبد الرحمن حبان سے کہنے لگے میں جانتا ہوں  
جس ویر سے تمہارے صاحب یعنی حضرت علی کو اس خوزیری کی جرأت  
ہوئی ہے حبان نے کہا بتلا تو وہ کیا ہے تیرا باپ نہیں ہے ابو عبد الرحمن  
نے کہا حضرت علی کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور  
زبیر بن عوام اور ابو مرثد غنوی تیغوں کو جو گھوڑے کے سوار تھے۔ بھیجا  
فرمایا تم روضہ خارجہ پر جاؤ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے بارہ میل پر)  
ابو سلمہ کہتے ہیں ابو عوانہ نے (خاخ کے بدل) حاج کہا ہے وہاں ایک  
عورت ملے گی (سارہ نامی) اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے  
جو مکہ کے مشرکین کے نام ہے تم وہ خط اس سے چھین لاؤ ہم لوگ گھوڑوں  
پر سوار روانہ ہوئے اس عورت کو پکڑ لیا۔ جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا وہیں وہ عورت ملی ایک اونٹ پر سوار جا رہی تھی حاطب  
نے اس خط میں مکہ کے مشرکوں کو خبر کر دی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
(بڑی فوج لے کر) ان کی طرف آنے والے ہیں خیر ہم نے اس عورت  
سے کہا اب وہ خط کہاں ہے جو نالائی ہے اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط  
نہیں ہے آخر ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا اور اس کے اسباب میں خط کو  
تلاش کیا لیکن کوئی خط نہیں ملا میرے رفیق (زبیر اور ابو مرثد) کہنے لگے خط  
تو اس کے پاس نکلا نہیں اب اس کو چھوڑ دینا چاہیے میں نے کہا یہ کیونکر  
ہو سکتا ہے ہم کو تو اس کا یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۔ یہ ایک گڑبہ جو عرب کے محاررے میں اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص ایک عجیب بات کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ تیرا کوئی سکھانے والا  
ادب دینے والا نہ تھا جب تو تو ایسا نالائق رہا یہ حدیث اوپر گزری چکی ہے اور بیان ہو چکا ہے کہ ابو عبد الرحمن عثمانی تھے یعنی حضرت عثمان کو حضرت  
علیؑ سے افضل جانتے تھے اور حبان بن عطیہ حضرت علیؑ کے جانشین تھے حضرت علیؑ کو حضرت عثمان سے افضل سمجھتے تھے یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ عبد الرحمن  
لایہ گمان حضرت علیؑ کی نسبت غلط تھا حضرت علیؑ کی یہ شان نہیں کہ وہ بے وجہ شرعی مسلمانوں کی خوزیری کرتے انہوں نے جو کچھ کیا بے حکم شرعی کیا ۱۲ منہ  
۱۳ منہ علی بن اسماعیل امام بخاری کے شیخ ۱۲ منہ ۱۳ منہ لڑی نے کہا یہ ابو عوانہ کی غلطی ہے اور صحیح خارج ہے ۱۲ منہ

ثُمَّ حَلَفَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لِيُحْلِفَ بِهِ لِكُلِّ جَنٍّ  
 الْكِتَابَ أَوْ لَا جَرَدَ نَكَ فَاهْوَتْ إِلَىٰ نُجْرَتِهَا  
 وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكَسَافٍ فَأَخْرَجَتِ الْقَهْقِيفَةَ  
 فَأَتَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ  
 وَالرَّسُولَ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي فَأَضْرِبْ عَنْقَهُ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَا حَاطِبُ مَا حَمَلَكَ عَلَىٰ مَا صَنَعْتَ  
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا  
 يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَكُونَ  
 لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَوَالِي  
 وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدًا إِلَّا لَهُ هَذَا لَكَ  
 مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَ  
 مَا لِي بِكَ تَدْ صَدَقَ لَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا  
 قَالَ فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ  
 خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ  
 دَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عَنْقِهِ قَالَ أَدَّ  
 لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يَدُ رَبِّكَ  
 لَعَلَّ اللَّهُ أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اْعْمَلُوا  
 مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أُوجِبْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ  
 فَأَعْرَضُوا رَفَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اللَّهُ وَ  
 رَسُولُهُ اْعْمَلُوا

جھوٹ نہیں فرماتے اس کے بعد میں نے اس عورت سے کہا خدا قسم تو خط  
 نکالتی ہے تو نکال نہیں تو میں تجھ کو خنکاکر دوں گا جب اس نے اپنا ہاتھ نیچے کی  
 طرف بڑھایا ایک چادر باندھ کر پڑھ رہی تھی (ادھر سے کمرس لی تھی) اور خط نکال کر  
 دیا پھر (میں نیزش شخص) وہ حملے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے میں نے  
 اس کا حضور آپ کو پڑھ کر سنایا حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ اس نے  
 اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی مجھ کو اس کی گردن مارنے دیجئے آپ نے  
 فرمایا حاطب کہ تو نے ایسا کام کیوں کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ خط  
 یہ بھی کوئی بات ہے میری کیا عقل ماری گئی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول  
 پر ایمان نہ رکھوں میرا مطلب اس خط کے لکھنے سے یہ تھا کہ میرا ایک اصحاب  
 ان مکہ کے کافروں پر ہو جائے جس کی وجہ سے میں اپنی جائداد اور بال بچوں  
 کو (ان کے ہاتھ سے) بچاؤں بات یہ ہے کہ آپ کے جتنے دوسرے  
 اصحاب ہیں ان کے عزیز و اقربا وہاں موجود ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ  
 ان کے بال بچوں اور جائداد پر کوئی آفت نہیں آئے دیکھا آنحضرتؐ نے  
 یہ سن کر فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حاطب کی نسبت وہی بات کہ ہو جو بھلی ہے  
 کوئی بری بات ان کے حق میں نہ کہو حضرت عمرؓ نے پھر وہی کہا یا رسول  
 اللہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی ہے اس کی گردن مانتے  
 دیجئے آپ نے فرمایا حاطب بدر والوں میں سے نہیں ہے اور غزوہ تو کیا  
 جانے بدر والوں کو تو اللہ تعالیٰ نے (عرش پر سے) جھانکا اور فرمایا تم  
 کیسے بھی علیؓ کو (بشریکہ کفر اور شرک نہ کر) میں تو تمہارے لیے بہشت میں  
 جانا لازم کر چکا ہوں کہ حضرت عمرؓ ابیدہ ہو گئے (خوشی سے ہاتھوں میں  
 آنسو آگئے) اور کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول (ہم لوگوں سے زیادہ ہر  
 بات کی حقیقت) جانتا ہے

۱۔ کافر شرک ہر جائز امین اس کی روایت میں ہے خدا کی قسم میں اللہ اور اس کے رسول کا سچا پیغمبر خواہ ہوں ۱۲ اس سے اور میرے تو وہاں کوئی ایسا عزیز و اقربا نہیں ہے  
 یہ حدیث اور پرکھنی بارگورچی ہے۔ باب کا مطلب اسی سے اس طرح حکایت حضرت عمرؓ نے اپنے نزدیک حاطب کو خائن سمجھا بلکہ ایک روایت میں یوں ہے کہ  
 ان کو خائن بھی کہا مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے ایسا خیال کرنے کی ایک وجہ تھی یعنی ان کا خط پکڑا جانا جس میں اپنی قوم کا نقصان تھا تو گویا وہ تادیب کرنے والے  
 تھے اور اسی لیے آنحضرتؐ نے ان سے کوئی مواخذہ نہ کیا اب یہ اقراض ہوتا ہے کہ ایک بار جب آنحضرتؐ نے (باقی بر مفعول آئندہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بَابُ الْكَرَاهَةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ  
مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ  
بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِنَ اللَّهِ  
وَأَلْهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ الْإِسْلَامُ  
تَتَّقُوا مِنْهُمْ تَقَاةً وَهِيَ تَقِيَّةٌ وَقَالَ إِبْنُ  
الْدِّينِ تَوَقُّهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ  
قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ  
فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ  
لَدُنْكَ نَصِيرًا فَعَدَّ اللَّهُ الْمُسْتَضْعِفِينَ  
الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ رَبِّكَ مَا أَمَرَ  
اللَّهُ بِهِ وَالْمُكْرَهَ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا  
غَيْرَ مُسْتَنِجٍ مَنْ فَعَلَ مَا أَمَرَ بِهِ وَ  
قَالَ الْحَسَنُ التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرَهُهُ

خروج اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا ہے

کتاب زور زبردستی کرنے کے بیان میں۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ نمل میں) فرمایا مگر اس پر گناہ نہیں جس پر زور زبردستی  
کی جائے اور اس کا دل ایمان پر مضبوط ہو البتہ جو کوئی دل کھول کر (خوشی سم  
کفر اختیار کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غصہ اتارے گا اور ان کو بڑا عذاب ہو گا  
اور (سورہ آل عمران میں) فرمایا مگر یہ ہر سکتا ہے کہ تم کافروں سے اپنے پیش  
بچانے کے لیے کچھ بچاؤ کرو (ظاہر میں ان کے دوست بن جاؤ یعنی تقیہ  
کرو اور (سورہ نساء میں) فرمایا میں لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے فرشتے  
جہان کی جان نکالتے ہیں تو پوچھتے ہیں تم دنیا میں کیسے کام کرتے رہے  
وہ کہتے ہیں (ہم کیا کرتے) بالکل دنیا میں کمزور تھے (دشمنوں سے ڈرتے  
تھے) آخر آیت واجعل لنا من لدنک نصیر ایک امام بخاری نے کہا اس آیت  
میں اللہ تعالیٰ نے کمزور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام بجا نہ لانے پر  
معذور کہا اور جس پر زور زبردستی کی جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے  
کیونکہ وہ اللہ نے جس بات سے منع کیا ہے اس کے ارتکاب پر مجبور کیا  
جاتا ہے اور امام حسن بصری نے کہا تقیہ قیامت تک قائم رہے گا اور اس  
عباس نے کہا (اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اگر چہ چوڑا کو

(تقیہ صغیر سابقہ) مطلب کی نسبت یہ فرمایا کہ وہ سچا ہے تو پھر دوبارہ حضرت عمرؓ نے ان کو مار ڈالنے کی اجازت کیونکہ سچا ہی اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر  
کی رائے ملکی اور شرعی قانون ظاہری پر مبنی ہے جو شخص اپنے بادشاہ یا اپنی قوم کا ماز دشمنوں پر ظاہر کرے اس کی سزا موت ہے اور ایک بار آنحضرتؐ کے فرمانے سے کہ  
وہ سچا ہے ان کی پوری تشفی نہیں ہوئی کیونکہ سچے ہونے کی صورت میں بھی ان کا مذہب قابل نہ تھا کہ اس جرم کی سزا سے وہ بڑی جھوٹے جب آنحضرتؐ نے دوبارہ ارشاد  
فرمایا کہ اللہ نے اہل بدر کے سب قصود معاف کر دیے ہیں تو اب ان کو تسلی ہو گئی پروردگار بادشاہ خود مختار ہے اس کو اختیار ہے کہ بڑے سے بڑے جرم کو بھی معافی  
دے سبحان اللہ جب اہل بدر کا یہ درجہ ہو کہ ان کے لیے بہشت میں جانا اللہ تعالیٰ نے لازم کر دیا ہے گو وہ کیسے ہی قصور کریں تو اب شیخ کس منہ سے بدری  
صحابہ پر الزام دھرتے ہیں اور ان کے بہشتی ہونے میں شبہ کرتے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوزخ لازم کر دی ہے لیکن اللہ مالیشاہدیکم باریک  
حواشی صغیر بڑا ملہ تقیہ ہمارے شریعت میں جائز ہے جب آدمی کو اپنی جان مال یا عزت آبرو جانے کا ڈر ہو اس پر بھی اگر تقیہ نہ کرے اور عصیت پر مضبوط  
تو اور نہ زیادہ اجر ملے گا لیکن ہم لوگ منافقوں کی طرح تقیہ کو اپنا شعار نہیں کر لیتے کہ ضرورت ہے ضرورت ہر وقت تقیہ کرتے ہیں یہ بڑی بزدلی اور بے شرمی  
کی دلیل ہے ۱۲ منہ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

اللَّصُّوَصُ نِيْطَلِقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ  
عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ وَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالْيَتَةِ -

۶۳۹ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيْبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
هَلَالٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَصَمَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ  
أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ  
وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اسْتَدِدْ وَطَأْكَ عَلَى  
مَضْرُوءَاتِ بَعْثَ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَبْنِي يُوسُفَ  
بَاب ۳۲۳ مِّنْ اخْتَارَ الْقُتُوبَ وَ  
الْقَتَلَ وَالْمُحَرِّقَ عَلَى الْكُفْرِ -

۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا  
الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ أُمَّتٍ  
فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةً إِلَّا يَمَانُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ وَمَا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَوْتَ

کسی پر زبردستی کریں اور اسی سے اس کی جو روک و طلاق دلوادیں تو طلاق نہیں  
پڑنے کا ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ اور شعبیؓ اور حسن بصریؓ کا بھی یہی قول ہے اور حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام عمل نیت سے صحیح ہوتے ہیں یہ

ہم سے جعفر بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں  
نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ہلال بن  
اسامہ سے ان کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (عشاؤ کی نماز میں دعوت کی  
دعا مانگتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے) یوں فرماتے یا اللہ  
عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات دلو  
یا اللہ کمزور مسلمانوں کو (جو مکہ کے کافروں کی قید میں تھے) نجات دلو  
دے یا اللہ مفرکے کافروں کو خوب زور سے نہیں ڈال اور ان پر حضرت  
یوسفؑ کے زمانہ کی طرح قحط سالیاں بھیج دے

باب اگر کوئی شخص باوجود زبردستی کے کفر کی بات نہ  
کرے اور مار کھانا یا قتل ہونا یا ذلیل ہونا گوارا کرے

مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب مائنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہابؓ  
بن عبد الحمید ثقفی نے کہا ہم سے ابوبختیاری نے انہوں نے ابو قتادہؓ بن عبد اللہ  
بن زید جری سے انہوں نے انسؓ بن مالکؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ (اس کی حلاوت)  
پائے گا ایک تو یہ اس کو اللہ اور رسولؐ سے سب لوگوں سے زیادہ  
محبت ہو دوسرے کسی سے (مردمومن سے) اللہ کے لیے نجات رکھے

ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ کا ثبوت کر حیدر کا نے اپنی جامع میں اور بیہقی نے وصل کیا اور شعبیؓ کی تکرار عبد اللہ بن عمرؓ نے اور حسن بصریؓ کے اثر کو سعید بن منصور نے ۱۲۸ سنہ  
یہ حدیث کتاب الایمان میں موصوفہ مذکور ہے۔ اس حدیث سے بھی امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جس شخص سے زور و بردستی سے طلاق دلیا جائے تو طلاق واقع نہ ہوگا کیونکہ اس کی  
نیت طلاق کی نہ تھی ۱۲۸ سنہ اس حدیث سے امام بخاری نے باب اسطہ یوں لکھا کہ کوہ و مسلمان مکہ کے کافروں کے ہاتھ میں گرفتار رہتے ان کے بعد زبردستی سے ان کے کفر  
کے کاموں میں بھی شریک رہتے ہوں گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں ان کو مومن فرمایا اگر زور و بردستی سے کفر کی باتیں کرنا ضروری ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو  
مومن نہ فرماتے ۱۲۸ سنہ تو اس کی تفصیل بعضوں نے کہا ہے کہ قتل کا جب ذرہ ہو تو کفر کفر منہ سے نکال دینا اور جان بچانا بہتر ہے کیسے یہ تو قول صحیح نہیں ہے صحیح یہ ہے  
کہ صبر کرنا افضل ہے اور اس باب میں ہلال کی حدیث بھی جو اوپر گذر چکی کہ امیر بن خلف ان کو سخت سخت تکلیفیں دیتا اور وہ میر کرتے ۱۲۸ سنہ۔



لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يُكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ  
كَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُقَذَّبَ فِي النَّارِ

۶۴۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
عَبَادُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَمْعَانَ قَبَسًا سَمِعْتُ  
إِبْرَاهِيمَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ  
عَمْرَ مَوْثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ وَلَوْ أَنْقَضَ  
أَحَدٌ مِنَّا فَعَلَّمْتُ بَعْضُكَانَ كَانَ مُحَقَّقًا  
أَنْ يَنْقُضَ

۶۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ  
الْأَرَبِيِّ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً لَهُ  
فِي ظِلِّ الْكُعبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُنَا أَلَا  
تَدْعُونَا فَقَالَ تَدَّكَانَ مَنْ قِيلَ كَو  
يُؤْخَذُ الرَّجُلُ يُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ  
فِيهَا فَيُجَاعُ بِالْمَيْتَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ  
فَيُجْعَلُ رِصْفَيْنِ وَيُشْطَبُ بِأَمْشَاطٍ  
الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْيِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا  
يَصُدُّكَ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهُ يُبَيِّنُ  
هَذَا أَمَّا مَرْحَتِي يَسِيرُ الرَّاسُ كَبُ مِنْ  
صَنَاعَةٍ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ لَا يَخَافُ

(نہ دنیاوی غرض سے آئیں سرے پھر کافر بننا اس کو اتنا ناکوار نہ ہو جتنا آگ  
میں جبرہ نکھانا سہلہ

ہم سے سعید بن سلیمان واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام  
نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا کہ میں نے قیس بن  
ابی حازم سے سنا کہا میں نے سعید بن زید سے وہ کہتے تھے میں نے اپنے  
تئیں اس حال میں دیکھا ہے کہ عمر (میرے بہنوئی) نے مجھ کو مسلمان ہو جانے  
پر باندھ کر رکھا تھا (مارا پیٹا بھی تھا) اور عثمان پر جو تم نے ظلم کیا ہے  
اگر اس ظلم پر احد بیٹا پھٹ کر گر جاتا تو بے شک بجا ہوتا سہلہ

ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے  
انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مجھے کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس وقت ہم نے  
آپ سے کافروں کی ایذا دہی کا شکوہ کیا اور ہم نے کہا آپ ہمارے لیے اللہ  
تعالیٰ سے مدد نہیں چاہتے دعا نہیں فرماتے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلے  
زمانہ میں لوگوں کو آتمی تکلیف دی جاتی کہ زمین میں ایک کھڈا کھود کر  
اس میں گار دیتے اوپر سے آہ لاکر اس کے سر پر چلاتے چیر کر دو ٹکڑے  
کر دیتے اور لوہے کی گنگیاں اس کے گوشت پر چلاتے ہڈی  
تک پہنچاتے جب بھی اللہ کے سچے دین سے باز نہ آتا د اپنے  
ایمان پر قائم رہتا تم کیوں گھبراتے ہو خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس  
کام کو (یعنی دین اسلام کی اشاعت کو) ضرور پورا کرے گا ایسا ہو  
جائے گا کہ ایک شخص صنعا سے سوار ہو کر حضرموت تک (جو کئی منزل پر پہنچ)

سہ اس باب کا مطلب یہ ہے کہ قتل اور غور کی اور ضرب سب اس سے آسان ہے کہ آدمی آگ میں جلا یا جائے جب کفر اختیار کرنا اس نے آگ میں جلائے جانے کے برابر  
سمجھا تو مار پیٹ یا ذلت یا قتل کو وہ آسان سمجھے گا لیکن کفر کا کھنکھان گوارا نہ کرے گا ۱۲۸ سہ باب کا مطلب یہ ہے کہ مسیح بن زید اور ان کی بی بی نے جو حضرت  
عمرؓ کی بہن تھیں ذلت خوار کی مار پیٹ سب گوارا کی لیکن اسلام سے نہ پھرے اور حضرت عثمانؓ نے قتل گوارا کیا مگر باغیوں کا کہنا منظور نہ کیا تو کفر پر بطریق اولیٰ  
دہ قتل ہر گوارا کرتے ۱۲۹ سہ ان کا حاصر کیا کھانا پانی نہ کیا اخیر مار ڈالا ۱۳۰ سہ واہ! تہذا بھی ہے یہ حال ہو گیا امام ۲۸۵

إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِثُّ عَلَىٰ غَنِيمٍ وَلِحَكْمَتِهِمْ  
تَسْتَعِجِلُونَ۔

باب ۳۲۲ فی بَیْعِ الْمُكْرَه

وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ۔

۶۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَدِنَا مَخْنُ فِي  
الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ  
فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْاُمْدَانِ  
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَادَاهُمْ  
يَا هَاشِمِيُّوهُدُ اسْلِمُوا لَسَلِمُوا فَقَالُوا  
قَدْ بَلَغَتْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذَاكَ أُرِيدُ  
ثُمَّ قَالُوا الشَّيْئَةُ فَقَالُوا قَدْ بَلَغَتْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ  
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ  
لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِدَكُمْ  
فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بَيْتًا لَيْسَ بِشَيْءٍ فَلْيَبِعْهُ  
وَالْأَنَّا عُلَمُوا أَنَّا الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔

جائے گا اور اللہ کے سوا اس کو کسی (کافر) کا ڈرنہ ہوگا اپنی بکریوں پر بھی بھریے  
کے سوا اور کسی کو اس کو ڈرنہ ہوگا مگر تم جلدی جاتے ہو یہ  
باب مجبوری سے کوئی بیچ کھدوچ یا اور کوئی معاملہ  
کرے۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ انھوں نے لیت  
بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان) سے  
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے اتنے  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمانے لگے چلو یہودیوں کے  
پاس چلو ہم آپ کے ساتھ چلے ان کے مدرسہ پر (جہاں وہ توراہ وغیرہ پڑھا  
کرتے تھے) پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے فرمایا یہودیوں  
دیکھو مسلمان ہو جاؤ تم (دین دنیا سب میں) بچے رہو گے (ہر آفت سے سلامت  
رہو گے) انہوں نے کہا آپ نے جو بیچنا تھا (خدا کا حکم وہ) بیچنا دیا آپ نے  
فرمایا میرا بھی مطلب یہی تھا کہ خدا کا حکم تم کو بیچا دوں (پھر فرمایا دیکھو یہودیوں  
مسلمان ہو جاؤ تم محفوظ رہو گے وہ کہتے آپ نے (خدا کا حکم بیچنا دیا)  
آپ نے پھر تیسری بار یہی فرمایا اس کے بعد یوں کہا دیکھو زمین سب اللہ  
اور اس کے رسول کی ہے اور میں تم کو اس ملک سے نکالنا چاہتا ہوں  
اگر تم میں سے کسی کو اپنے مال سے الفت ہو (کہ جلا وطن ہونے سے پہلے)  
اس کو بیچ دے ورنہ یہ سمجھ رکھو کہ زمین سب اللہ اور اس کے  
رسول کی ہے۔

اسے چاہتے ہر ایسی سب کام ہر جائے یہ کہہ کر ہر کلمہ ہے اللہ نے جو وقت مقرر کیا ہے اس وقت ہوگا۔ یہ بشارت آپ کی پوری ہوئی مٹھا سے حضرت کو کیا چیز ہے سارا عرب کا  
ملک کافروں سے صاف ہو گیا بلکہ ایران تو ان شام ورم مصر بھی مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے تھے باب اس سے نکالنا کہ انہوں نے آخر کافروں کے ہاتھ سے مار پیٹ ذات  
سب اطاعت کی ہوگی سب ترشہ کیا مگر اسلام پر قائم رہے آپ نے جناب کا درخواست پر فرما دیا کہ انہیں اتنا ہی دے کہ اللہ سے واقف کیے جاتے ہیں جب تک  
حکم نہیں ہوتا دعا بھی نہیں کرتے یہ ان کے علوشان کی وجہ سے ہے حوام مومنین جیسے ہم لوگ ہیں وہ تو ایک کسانا بھی لگے تو اپنے مالک سے دعا کرنے لگتے ہیں  
ہمارے یہی حیثیت ہی بساط ہے نہ کہ ہر کس بقدر بہت اوست ۱۲ منہ ۱۳ امام بخاری نے یہی مطلق کی جیسے جانور رکھی ہے اور باب کی حدیث اس پر سند لی مفسر  
سے مراد وہ ہے جو لاچار ہو کر اپنا مال بیچے جیسے باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

## باب ۲۲۵ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ

النُّكَرَةِ -

وَلَا تَكْرَهُونَ تَكْرَهُ عَلَى الْبَحَاءِ إِنْ أَرَدْنَ  
تَحَصُّنًا لِّتَبْتَعُوهُ عَرَضَ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا  
وَمَنْ يَكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ الْكَرَاهِيَةِ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ -

۶۲۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحْجَمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ  
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حَنْسَاءَ بِنْتِ خَدِجَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ  
أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ  
فَاثْبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَّ نِكَاحَهَا -

۲۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسَفٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
عَنْ أَبِي عَمْرٍو هُوَ ذُو كُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ فِي  
ابْضَاعِهِنَّ قَالَتْ نَعْرُوقُ قَالَتْ فَإِنْ أَلِيكُنَّ نِسَاءٌ فَمَوْ

## باب زور زبردستی سے نکاح درست نہیں ہوتا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا  
چاہتی ہیں کہ ان کو بدمکاری اور فحش پر مجبور نہ کرو اور اگر کوئی ان کو مجبور کرے  
تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور ہونے پر ان (لونڈیوں) کے گناہ بخشنے والا  
مہربان ہے۔

ہم سے یحییٰ بن قزاع نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے  
عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمن بن  
جمع سے یہ دونوں بنیدین جاریہ انصاری کے بیٹے تھے انہوں نے حنفیہ  
بنت خدام انصاریہ سے ان کے والد خدام نے ان کا نکاح کر دیا وہ  
ثیبہ تھیں لیکن وہ اس نکاح کو پسند نہیں کرتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کس آئیں آپ نے نکاح فسخ کر دیا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے  
انہوں نے ابن جریر سے انہوں نے ابن ابی ملیک سے انہوں نے ذکران  
ابو عمرو سے (جو حضرت عائشہ کے غلام تھے) انہوں نے حضرت عائشہ سے  
انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا عورتوں سے نکاح میں اجازت  
لی جائے آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کنواری سے اجازت لی جاتی

۱۔ جہور علماء کی قول ہے اور حنفیہ نے نکاح صحیح رکھا ہے ۱۲ منہج ۱۲ یعنی جب لونڈی کا مالک زبردستی اس سے زنا کرے تو سارا گناہ مالک کے سر پر رہے گا اس لونڈی  
بیمکاری کی جو خطا ہے وہ اللہ بخش دے گا مگر نہ وہ مجبور تھی اس آیت کا تعلق اس باب سے کچھ نہیں کھلتا بھروسہ ہے کہ جب ناجائز کام میں اگر وہ منہج ہو تو جائز کام میں بطریق اولیٰ نہ  
ہو گا کیسے ہیں فرض امام بخاری کی یہ ہے کہ جب لونڈی کے خلاف مرضی چلنا منع ہو حالانکہ وہ لونڈی ہے تو آنحضرت کی خلاف مرضی چلنا زبردستی اس کو نکاح پر مجبور کرنا حلال لکھ دیا نکاح صحیح  
اور تاہل سے بچنا چاہتا ہے کیونکہ جائز ہر گاہ یہ مطلب سمجھ کر اس وقت ظاہر ہوا جب میں امام بخاری کے روح کی طرف رجوع ہوا اور میں نے ان سے کہا آپ جو بتلائیں گے میں مکھ دلوں  
گھا اس وقت میرے دل میں وہ قسم ہے وہر ضامیت ظاہر ہوئی واللہ الموفق ۱۲ منہج ۱۲ یعنی جو شخص سے ان کا نکاح ہوا تھا اور بکارت زائل ہو چکی تھی ۱۲ منہج ۱۲ امام  
بخاری نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ نکاح صحیح نہیں حنفیہ کہتے ہیں کہ ان کا نکاح صحیح ہی نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ ثیبہ یا ثمرہ تھیں ان کی اجازت اور رضامندی مرضی ضروری تھی کہ  
یہ اس حدیث میں فرق نہ تھا اگر نکاح صحیح ہی نہ ہوتا تو آپ فرمادیتے کہ نکاح صحیح ہی نہیں ہوا اور حدیث میں یوں ہوتا۔ فاعلم نکاح اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے جبر سے ایک عورت سے  
نکاح کیا دس ہزار درہم ہر مقررہ کر کے سالانہ اس کا ہر شل ایک ہزار تھا تو ایک ہزار سال مزید یوں گے تو ہزار باطل ہو جائیں گے ہم کہتے ہیں اگر وہ کی وجہ سے جیسے ہر  
کی ذیادتی باطل کہتے ہر دے ہی اصل نکاح کو بھی باطل کہہ ۱۲ منہج ۱۲



حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ  
سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي  
عَطَاءُ أَبُو الْحَسَنِ السَّوَالِيُّ وَلَا أَظُنُّ إِلَّا  
ذَكَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
أَمْنُوًّا لَا يَجِدُ لَكُمْ أَنْ تَزْنُوا الْبَنَاتِ  
كُرْهَا الْآيَةُ قَالَ كُنَّا إِذَا مَاتَ  
الرَّجُلُ كَانَ أَوْ لِيَاءُهُ أَحَقُّ بِأَمْرِهِ  
أَنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزْوِجَهَا وَإِنْ  
شَاءُوا لَمْ يَزْوَجُوا فَهُمْ أَحَقُّ  
بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَزَلْتُ هَلْ فِي  
الْآيَةِ يَدٌ إِلَيْكَ -

بَابُ ۳۲۸ إِذَا سَكَرَتِ الْمَرْأَةُ  
عَلَى الزَّانَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهَا تَعَالَى  
وَمَنْ يُكَذِّبْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ  
إِكْرَامِهِنَّ عَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ  
اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَبْدًا مِنْ زَيْتِي الْإِمَارَةِ  
وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَا  
حَتَّى افْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ لِحَدِّ وَنَفَاهُ وَ

کہا ہم سے سلیمان بن فیروز شیبانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن  
عباس سے اور شیبانی نے یہ بھی کہا مجھ سے ابو الحسن عطاء سوائی نے بیان  
کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا یہ جو اللہ تعالیٰ نے  
(سورۃ نسائ میں) فرمایا مسلمانوں تم کو یہ درست نہیں کہ عورتوں کو زنا کے کی  
طرح مال سمجھ کر زبردستی ان پر قبضہ کرو تو ہو ایہ تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں  
یہ (برا) دستور جاری تھا جب کوئی مر جاتا تو اس کے وارث اس کی  
جورو کے بھی حق دار بنتے تھے اب ان کا اختیار تھا چاہتے تو خود اس  
سے نکاح کر لیتے (گو وہ راضی نہ ہوتی) چاہتے تو کسی اور سے اس  
کا نکاح کر دیتے چاہتے تو یوں ہی لشکار رکھتے کسی سے نکاح  
نہ کرنے دیتے یہ میت کے وارث اس عورت پر عورت  
کے وارثوں سے زیادہ حق رکھتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ  
آیت اتاری ہے

باب اگر کسی نے کسی عورت سے زنا بالجبر کی تو عورت محمد نہ  
بڑے گی کیونکہ قرآن میں ہے۔ (سورۃ نور میں) جو کوئی ان کو مجبور کرے تو  
انہوں کے مجبور ہونے کی وجہ سے بخشے والا مہربان ہے۔ اور  
لیث بن سعد نے کہا۔ مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ صفیہ بنت  
ابی عبید نے۔ ان کو خبر دی انہوں نے کہا ایسا ہوا خلیفہ (حضرت) عمرؓ  
کے ایک غلام (نام نامعلوم) نے ایک لونڈی (نام نامعلوم) سے جو  
خمس میں شریک تھی زنا بجبر کی اس کی بکارت زائل کی حضرت عمرؓ  
نے غلام کو کوڑے مارے اور ملک بدر کیا لیکن لونڈی کو حد

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) جبر سے کی جائے ۱۲ من لہ اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے بعضوں نے کہا کہ یہ فتوحات یہ ہے کہ دوسرا شخص زبردستی کرے  
اور کہ یہ فتوحات یہ ہے کہ آپ ہی خود ایک کام کو ناپسند کرتا ہو اور کرے ۱۲ من خواص صفحہ مذکور جیسے اور مال اور اسباب کے حق دار ہوئے ۱۲ من لہ اس  
آیت سے عورتوں پر اکراہ اور زبردستی کرنے کی مانعت کلی باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ من لہ اس آیت سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جب عورت  
پارہ زبردستی کی وجہ سے زنا کا گناہ نہیں ہوتا تو حد بھی لازم نہ آئے گی ۱۲ من لہ اس کو امام بغوی نے وصل کیا ۱۲ من لہ جو عبد اللہ بن عمر کی جو رو  
تھیں قسطلانی نے غلطی کی جو صفیہ کو عبد اللہ بن عمر کی بیٹی لکھ دیا ۱۲ من لہ مال غنیمت کے پانچویں حصے ۱۲ من

وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّمَا سَكَّرَهَا  
قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ أَيْ كَرِيفَتِهَا الْحُرُّ  
يَقِيمُ ذَلِكَ الْحُكْمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَدَّةَ لَا بِقَدْرِ  
قِيَمَتِهَا وَيُجْلَدُ وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ اللَّتِيبُ  
فِي قَضَاءِ الْأَمَةِ عَمْرٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ  
الْحَدُّ.

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجِرًا بَرَاءً هِمَّ بِسَارَةٍ  
دَخَلَ بِهَا فَرِيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ السُّلُوكِ  
أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَّارِيَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ  
أَنْ أَرْسِلْ إِلَى بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ  
إِلَيْهَا فَقَامَتْ لَوْصًا وَتَصَلَّى فَقَالَتْ  
اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمَنْتُ بِكَ  
وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ  
الْكَافِرَ فَنُغْطَ حَتَّى مَرَكَضَ  
بِرَجُلِهِ -

نہیں لگائی کیونکہ غلام نے زبردستی اس سے زنا کی تھی۔ زہری  
نے کہا اگر کوئی آزاد مرد باکرہ لونڈی کی ازالہ بکارت کرے تو حاکم  
اس شخص سے اتنے دام بھر لے جتنے بکارت جاتے رہنے کی وجہ سے  
اس کے دام کم ہو گئے ہیں اور اس کو کوڑے بھی لگائے اگر آزاد  
مرد غیبہ لونڈی سے زنا کرے تب دین کے اماموں نے یہ حکم نہیں  
دیا ہے کہ اس کو کچھ مالی تاوان دینا پڑیگا بلکہ صرف حد لگائی جائے گی۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہا  
ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم  
نے سارہ (اپنی بی بی) کو لے کر ہجرت کی اور ایک گاؤں (حیران یا  
اردن یا مصر) میں پہنچے وہاں ایک ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا اس  
نے (جبراً) ابراہیم کو یہ حکم دیا کہ سارہ کو میرے پاس بھیج دو۔ حضرت  
ابراہیم نے (مجبور کیا کرتے) بھیج دیا بادشاہ سارہ پر ہاتھ ڈالنے  
کے لئے کھڑا ہوا ادھر سارہ کھڑی ہو کر وضو کر کے نماز میں  
مشغول ہوئیں اور یوں دعا کرنے لگیں یا اللہ اگر میں تجھ پر اور  
پیغمبر پر ایمان رکھتی ہوں تو اس ظالم کو مجھ پر قابو نہ دے  
پھر ایسا ہوا وہ (کبھت) بادشاہ (ایک ہی ایسا) خراٹے  
لینے اور (گرگر) پاؤں ہلانے لگا۔

سہ ابن ابی شیبہ نے حائل بن عمر سے نکالا کہ ایک عورت سے زبردستی زنا کی گئی تو آنحضرت نے اس کو حد نہیں لگائی مگر اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۲ منہ سہ  
مشاہدہ باکرہ لونڈی یا نسو در پر قیمت کی تھی اب بکارت جاتے رہنے سے اس کی قیمت سو در پر رہ گئی تو چار سو در پر اس زانی سے ڈنڈے سے ۱۲ منہ عراق سے  
قائم یا بیت المقدس سے مصر کو ۲ منہ سہ جیسے کسی کا گھوڑو تو وہ زور زور سے سانس کی آواز حق سے نکالتا ہے یہ اللہ کا مذاب تھا جو اس ظالم  
بادشاہ پر نازل ہوا یہ دنیا کے نالائق اور نابکار بادشاہ اور رئیس سمجھے کیا ہیں جو دل میں آتا ہے کر گزرتا چلتے ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ ایک ہشتاد عالی جاہ  
بڑی قدرت اور طاقت والا ان کے سر پر موجود ہے وہ ہمہیں تمہاری ساری سخت ناک کی راہ نکال دے گا تم ہو کیا مال جیسے اس کے دوسرے ہزاروں ناکوں قدر  
جیسے میں تم بھی ایک بندہ ہو شکہ کرو کہ اس نے تم کو ظاہری حکومت فائز کی حد نہ اور کوئی دوسری فضیلت اس کے باقی بندوں پر تم کو حاصل نہیں ہے اس قصے کی  
مشابہت باب سے بیان کرتے ہیں لوگ حیران ہوئے ہیں اور مجھ کو جو کچھ کھلا وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے مجبوراً سارہ کو اس ظالم بادشاہ کے پاس بھیج دیا اگر اللہ کا مذاب  
اس کبھت پر نہ اترتا تو ضرور وہ سارہ سے حرام ہری کرتا مگر سارہ حد کے لائق نہ ہوئیں کیونکہ وہ مجبور تھیں بس معلوم ہوا کہ زبردستی جس عورت سے زنا کی جائے (باقی برطرف)

**باب ۳۲۹** یَمِینُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ  
 إِنَّهُ أَخُوهُ إِذَا خَاتَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ خَوَّكَ  
 وَكَذَلِكَ كُلُّ مُكْرَةٍ تَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ  
 عَنْهُ الْمَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا  
 يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ  
 فَلَا قِتَادَ عَلَيْهِ وَلَا رِقَاصَ وَإِنْ قِيلَ  
 لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَاْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ  
 أَوْ لَتَتَّبِعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ لَتُقِرَّ بِدَيْنٍ أَوْ  
 تَهَبَّ هَبَةً وَتَحُلَّ عَقْدَةً أَوْ لَتَقْتُلَنَّ  
 أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَسِعَتْ  
 ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ  
 النَّاسِ أَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ  
 الْخَمْرَ أَوْ لَتَاْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ  
 لَتَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ  
 فَحَرَّمَ لَمْ يَحِمْهُ لَا تَنْ هَذَا الْيَسْرَ  
 بِمُخْطَرٍ ثُمَّ نَا قَضَى فَقَالَ إِنَّ  
 قِيلَ لَهُ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ

**باب** اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی کہے اور اس  
 پر قسم کھائے اس دوسرے کو اگر قسم نہ کھائے گا تو ایک ظالم اس کو مار  
 ڈالے گا یا کوئی اور سزا دے گا یہ اسی طرح ہر شخص جس پر زبردستی  
 کی جائے اور وہ ڈرتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس کی مدد کرے ظالم  
 کو ظلم اس پر سے دفع کرے اس کے بچانے کے لیے جنگ کرے اس  
 کو دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے پھر اگر اس نے مظلوم کی حمایت میں جنگ  
 کی اور اس کے بچانے کی غرض سے ظالم کو مار بھی ڈالا تو اس پر قصاص  
 لازم نہ ہوگا (نزدیت لازم ہوگی) اور کسی شخص سے یوں کہا جائے تو شراب  
 پی جا یا مردار کھائے یا اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرض کا اقرار کر لے  
 (یا اس کی دستاویز لکھ دے) یا فلاں چیز ہیرہ کر دے یا کوئی اور  
 یعنی عقد توڑ ڈال نہیں تو ہم تیرے دینی باپ یا بھائی کو مار ڈالیں  
 گے یہ تو اس کو یہ کام کر لینے درست ہو جائیں گے شہ کیونکہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا  
 بھائی ہے۔ اور بعض لوگ (حنفیہ) کہتے ہیں اگر اس سے یوں کہا  
 جائے تو شراب پی لے یا مردار کھائے نہیں تو ہم تیرے بیٹے یا باپ  
 یا محرم رشتہ دار (بھائی چچا ماموں وغیرہ) کو مار ڈالیں گے تو اس  
 کو یہ کام کرنے درست نہ ہوں گے نہ وہ مضطر کہلائے گا کہ  
 پھر ان لوگوں نے خود اپنے قول کا (دوسرے مسئلہ میں) خلاف کیا

بقیہ صفحہ سابقہ اس کو نہ پڑے گی اور یہی ترجمہ باب ہے بعضوں نے کہا حضرت سارہ نے جو اس ظالم بادشاہ سے خلوت کی اس میں وہ لامنت کے لائق نہ تھیں گے  
 کیونکہ مجبور تھیں وجہ جبر کہ وجہ سے خلوت قابل لامنت نہ تھیں اسی طرح نہ تابعی قابل الزام نہ تھیں گے اور جب قابل الزام نہ تھیں تو حدیث واجبہ نہ ہوگی  
 اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲۰ منہ حواشی صفحہ ہذا مثلاً ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے گا تو اس کو کچھ گناہ نہ ہوگا نہ کفارہ لازم ہوگا۔ امام مالک اور حنفی اور احمد اور  
 ابوہریرہ (در جہور علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفی نے اس کا خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کفارہ واجب ہوگا ۱۲۰ منہ ابوہریرہ اور امام بخاری کا یہی قول ہے  
 اور بعضوں کے نزدیک اس پر قصاص لازم ہوگا حنفی بھی اسی کے قائل ہیں ۱۲۰ منہ مثلاً جو رو کو طلاق دے دے یا غلام کو زنی کو زنا کرے ۱۲۰ منہ حنفی  
 باب اور بھائی میں حقیقی باپ اور بھائی بھی آگئے ہیں اسی طرح ہر ایک مسلمان اگر اس سے قرابت نہیں نہ ہو ۱۲۰ منہ ایک مسلمان باپ یا بھائی کی جان بچانے اور اس کو چھوڑنے  
 کے لیے اور کچھ گناہ نہ ہوگا بلکہ ثواب پاسے گا۔ اس حالت میں اس نے جو اقرار کیا ہے یا بیع کی ہے یا طلاق یا حلق وغیرہ وہ سب خود ہوں گے ۱۲۰ منہ اس پر ظلم کرنے نہ  
 ظالم کے ہاتھ میں حدیث اور باب العلم میں موصولہ گزری ہے کہ کیونکہ مضرب ہوتا ہے جب خود اس کی قتل کی دھمکی دی جاتی اس لیے اس کو لازم ہے کہ ان حرام کھوں کو ترک کرے اور باپ بیٹے یا  
 دوسرے رشتہ دار کے قتل پر مہر کرے اگر ایسی حالت میں ان حرام کھوں کا مزکیب ہوگا تو گناہ نہ ہوگا حنفیہ کا یہی قول ہے اور ابوہریرہ کے نزدیک گناہ نہ ہوگا ۱۲۰ منہ

إِنَّكَ أَوْ لَتَبِعَنَّ هَذَا الْعَبْدَ أَوْ  
تَقْرُبْدَيْنِ أَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي  
الْقِيَّاسِ وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ  
وَنَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهَبَةُ وَكُلُّ  
عُقْدَةٍ فِي ذَٰلِكَ بِاطْلُقِ قَرُّوْا  
بَيْنَ كُلِّ ذِي رَجْعٍ قَدْ مَرَّ  
خَلِيْهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا  
سُنَّةٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

کہتے ہیں اگر کسی شخص سے یوں کہا جائے ہم تیرے باپ یا بیٹے کو مار  
ڈالتے ہیں نہیں تو یہ اپنا غلام بیچ ڈال یا اتنے قرضہ کا اقرار کرے  
(یا دستاویز لکھ دے) یا فلاں چیز ہمہ کر دے لے تو قیاس یہ  
ہے کہ یہ سب محلطے صحیح اور نافذ ہوں گے مگر ہم اس مسئلہ میں  
استحسان پر عمل کرتے ہیں لے اور یہ کہتے ہیں کہ ایسی حالت  
میں بیع اور ہبہ اور ہر ایک عقد (اقرار وغیرہ) باطل ہو گا۔  
ان لوگوں (یعنی حنفیہ) نے ناطہ دار اور غیر ناطہ دار میں بھی  
فرق کیا ہے شیخ جس پر قرآن اور حدیث سے کوئی دلیل نہیں  
ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حدیث

۱۰۔ اور وہ بیچارہ ذرا ان کاموں کو کرے۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ اور بیع اور اقرار اور ہبہ وغیرہ سب اُس پر لازم ہوں گے اس لیے کہ وہ مضطر نہیں تھا کیوں کہ مضطر ان کے نزدیک  
وہی ہے جس کے قتل کو خود دھکی دی جائے ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳



لَا مَرَاتِمَ هَذِهِ أُخْتِي وَذَلِكَ فِي اللَّهِ  
وَقَالَ التَّخَنُّجِيُّ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ  
ظَالِمًا فَنَيْتَةُ الْحَالِفِ وَإِنْ كَانَ  
مَظْلُومًا فَنَيْتَةُ الْمُسْتَحْلِفِ۔

۶۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْتِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَنَّ  
سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا  
يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى أَخِيهِ  
كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ۔

۶۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اد پر موصول گزری ہے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی (سارہ) کو فرمایا یہ میری  
بہن ہے اللہ کی راہ میں (یعنی دین کی روئے) اور ابراہیمؑ نے کہا اگر  
قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے  
والا مظلوم ہو تو اسی کی نیت معتبر ہوگی یہ

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے اُن کو سالم نے خبر دی  
اُن کو عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک  
مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اُس پر ظلم کرے نہ اُس کو  
ظالم کے ہاتھ میں چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی  
حاجت پوری کرنے میں مصروف ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجتیں اور  
مرادیں برائے نہایت

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن سلیمان  
وانسلی نے کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے  
خبر دی انہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی مسلمان کی (ہر حال میں)

بقیہ صفحہ سابقہ) بیان استحسان پر عمل نہیں کرتے یہ عجب خود پسندی ہے براہین گرا اپنے سے قربت نسبی ذکر کرتا ہو مگر اتحاد دینی یہ رشتہ کیا کم ہے بلکہ قربت نسبی سے بھی  
زیادہ ہے محابہ نے اپنے نسبی رشتہ داروں کو قتل کیا مگر دینی بھائیوں پر جان تصدق کی اور حدیث میں صاف حکم ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے قرآن میں صاف  
موجود ہے انما المؤمنون اخوة دوسری حدیث میں ہے انما اعدائکم اعدائکم فلا تملکوا غلظا وغلظا افسوس ہے استحسان کو تو حجت بھیجیں اور حدیث و قرآن سے چشم پوشی کریں ۱۲۸  
(حواشی صفحہ ۱۲۸) اس حدیث سے امام بخاری نے یہ حکم لاکر غیر شخص کو بھی ممکن قربت نسبی نہ ہو بھائی یا بہن کہہ سکتے ہیں غرض یہ ہے کہ خفیہ کو نسبی رشتہ داروں کو  
قتل کی دھمکی اور دوسرے بھائی مسلمانوں کے قتل کی دھمکی دونوں کا حکم ایک رکھنا تھا ۱۲۸۱۷ مطلب یہ ہے کہ جو مظلوم ہو تو قسم اُس کی نیت کے موافق رہے گی  
اور ظالم کہتا ہی بھاکر پیر پا کر کے قسم کھائے مگر اُس کے کلام کا مطلب مظلوم ہی کی نیت کے موافق رکھا جائے گا امام مالک اور جہور علماء کا یہی قول ہے اور  
امام ابو حنیفہ کے نزدیک قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہو گا اور امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر حاکم کے سامنے قسم کھائی جائے تو حاکم کی نیت معتبر ہوگی اور  
اگر دوسرے مقام میں کھائی جائے تو کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہو گا مگر کپاس جب گواہ نہ ہوں لیکن دعویٰ سچا ہو تو وہ مظلوم قسم لینے والا ہو گا ۱۲۸۱۸  
امام ابو حنیفہ کے استاذ الاستاذ ۱۲۸۱۹ سے اس کو امام محمد نے کتاب الاثار میں دلیل ۱۲۸۱۹ سے کہ وہ اس پر ظلم کرتا رہے اور دوسرے مسلمان نہ دیکھتے بیٹھے  
رہیں انہیں اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرنا چاہیے ۱۲۸۲۰ اسی حدیث کی رو سے اولیاء اللہ اور اہل اللہ نے دوسرے حاجت مندوں کے لیے جہاں تک اُن سے ہو سکے  
کوشش کی ہے اور ایسا کرنے میں مطلق شرم نہیں کی ذلت ہی اٹھائی مگر سب گوارا کیا البتہ اپنی حاجت اللہ کے سوا اور کسی کے سامنے نہیں لے گئے ۱۲۸

هَٰذَا خَلَقَ ظَلَمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اأَلْوُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا  
أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَلَمًا كَيْفَ اأَلْوُهُ قَالَ  
تَحْجُزُهُ أَوْ تَنْتَعُهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ  
ذَٰلِكَ اأَلْوُهُ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الحیل

باب ۳۳ فی تذکرۃ الحیل

وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا تَوَلَّى فِي الْإِيمَانِ  
وَعَلَيْهَا۔

۶۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَاضِرٌ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ  
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُخَطِّبُ قَالَ سَمِعْتُ

مدد کر ظالم ہو یا مظلوم اس پر ایک شخص (نام نامعلوم) بولا اگر وہ مظلوم ہو  
تو بے شک میں اُس کی مدد کروں گا مگر ظالم ہونے کی صورت میں یا رسول اللہ  
اُس کی کیسے مدد کروں آپ نے فرمایا ظالم ہونے کی صورت میں اس طرح  
مدد کر کہ ظالم سے اُس کو باز رکھ دسمجھا بجھا کر یا ڈرا دھکا کسا یہی اُس  
کی مدد ہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب شرعی حیلوں کے بیان میں

باب حیلہ ترک کرنے کا بیان۔

کیونکہ یہ حدیث ہر مرد کو دہی ملے گا جیسے اُس کی نیت ہو قسم وغیرہ  
(سب عبادات اور معاملات) کو شامل ہے۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں  
نسے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے  
انہوں نے علقمہ بن وقاص لیشی سے انہوں نے کہا میں نے حضرت  
عمرؓ سے خطبے میں سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ

۱۵ یہ حدیث اوپر باب المظالم میں گزر چکی ہے ۱۲۸۷ حیلہ کہتے ہیں ایک پرشیدہ تدبیر سے اپنا مقصد حاصل کر لینے کو اگر حیلہ کر کے حق کا ابطال یا باطل  
کا اثبات کیا جائے تب تو یہ حیلہ حرام ہوگا اور اگر حق کا اثبات اور باطل کا ابطال کیا جائے تو وہ واجب یا مستحب ہوگا اور اگر کسی آفت سے بچنے کے لیے کیا جائے  
تو مباح ہوگا اگر ترک مستحب کے لیے کیا جائے تو مکروہ ہوگا اب اختلاف ہے علماء کا پہلی قسم کا حیلہ کرنا صحیح ہے یا غیر صحیح اور نافذ ہے یا غیر نافذ اور ایسا حیلہ کرنا  
سے گنہگار ہوگا یا نہیں جو لوگ صحیح اور جائز کہتے ہیں وہ حضرت ابوبکر کے قصے سے حجت لیتے ہیں کہ انہوں نے سوکڑیوں کے بدل سو جھاڑو کے تنکے لے کر مار  
دیے اور قسم پوری کر لی اور اس حدیث سے کہ آنحضرت نے ایک ناتواں شخص کے لیے جس نے زنا کی تھی حکم دیا کہ مجھ کو ڈالی لے کر جس میں سوشائیں ہوں ایک ہی  
بار اُس کو مار دو اور اس حدیث سے کہ ردی مجھ کو رو پیوں کے بدل بیچ کر پھر دو پیہ کے بدل عمدہ کھجور لے کر جو لوگ ناجائز کہتے ہیں وہ اصحابِ نبوت کو یہود  
کی حدیث سے کہ جبرائیلؑ اُن پر حرام ہوئی تو بیچ کر اُس کی قیمت کھائی اور نبیؐ کی حدیث اور حسن اللہ المحلل والحلل سے دلیل لیتے ہیں اور خفیہ کے مذہب میں بہت  
سے شرعی حیلے منقول ہیں بلکہ اُن کے امام ابو یوسف نے اُن حیلوں میں خاص ایک کتاب لکھی ہے تمام فقہین خفیہ کہتے ہیں کہ وہی حیلے جائز ہیں بواجبات حق کے قصہ سے کہ  
جائیں ۱۲۸۸ فوج مختصہ مترجم کہتا ہے قول فقہان اس باب میں یہ ہے کہ ضرورتِ شرعی سے یا کسی مسلمان کی جان۔ اور عزت بچانے کے لیے حیلہ کرنا درست ہے لیکن جہاں یہ  
بات نہ ہو بلکہ صرف اپنا نافذ کرنا مقصد ہو اور دوسرے بھائی مسلمان کا اس سے نقصان ہو تو ایسا حیلہ کرنا حرام اور ناجائز ہے جیسے ایک بخیل کی نقل ہے وہ  
کیا کرتے سال بھر کی زکوٰۃ بہت سے روپیہ اشرافین کمال کر ایک ٹھکی کے کھڑے میں بھرتے اوپر سے نایاب وغیرہ ڈال کر ایک فقیر کو دیتے پھر وہ کھڑا قیامت دے کر  
اس فقیر سے خرید کر لیتے وہ یہ سمجھتا کہ اُس میں غلبہ ہی غلبہ ہے اور غلبہ کے نزع سے متواری سی زائد قیامت پر انہی کے ہاتھ بیچ ڈالنا ایسا حیلہ کرنا بالاتفاق حرام اور

التَّبَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِمَرْءٍ  
مَا تَوَلَّى فَنَنْتَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ  
إِلَى دُنْيَا يُصِلُهَا أَوْ امْرَأَةً تَبْتَذِرُهَا  
فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ -

### بَاب ۳۳۱ فِي الصَّلَاةِ

۶۵۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدٍ كَرَاهًا إِذَا أَحْدَثَ  
حَتَّى يَتَوَضَّأَ -

### بَاب ۳۳۲ فِي الزَّكَاةِ

وَأَنْ لَا يَفْتَنَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ  
مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

۶۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
أَنَّ السَّحَدَةَ إِنْ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةً

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دو گویا ایک عمل میں نیت کا اعتبار ہے  
اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسے اس کی نیت ہو پھر جس کی ہجرت اللہ اور  
اس کے رسول کی طرف ہوگی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول  
کی طرف سمجھی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا مکانے یا کسی عورت سے  
نکاح کرنے کے لیے ہوگی اس کی ہجرت اُن ہی کاموں کے لیے  
سمجھی جائے گی یہ

### باب نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

جو سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق بن ہمام  
نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تم میں  
سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جب تک  
کہ وضو نہ کرے یہ

### باب زکوٰۃ میں حیلہ کرنے کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ کے ڈر سے جو مال اکٹھا  
ہو اس کو جدا جدا اسی طرح جو جدا جدا ہو اس کو اکٹھا نہ کریں -

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے والد  
نے کہا ہم سے ثمار بن عبد اللہ بن انس نے اُن سے انس بن مالکؓ  
نے بیان کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نے زکوٰۃ کا حکم اُن کے لیے لکھا جو

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے حیلوں کے عدم ہوا پر دلیل لی کیونکہ حیلہ کرنے والے کی نیت دوسری ہوتی ہے اس لیے حیلہ اُس کے حق میں کچھ مفید نہیں  
ہو سکتا ۲۔ منہ ۱۲۔ خدا اور رسول کے لیے اس کو کچھ ثواب نہیں ملے گا ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اس حدیث کو لاکر امام بخاری نے تنبیہ کا رد کیا جو کہتے ہیں  
اگر آخر قعدہ کے آدھی گز نہ لگا دے نماز پوری ہو جائے گی گویا یہ حیلہ ہے نماز پوری کرنے کے لیے اہل حدیث کہتے ہیں کہ نماز صحیح نہ ہوگی کیونکہ سلام  
پھر باقی نماز کا ایک رکن ہے جو جب صحیح حدیث و تہلیل و تسلیم کے نہ گویا ایسا ہوا کہ نماز کے اندر حدیث ہوا اور ایسی نماز باب کی حدیث کے رد  
سے صحیح نہیں ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ عبد اللہ بن عثمان بن عبد اللہ بن انس بن مالک رد ۱۲۔ منہ ۱۳۔

الصَّدَقَةُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَّفِقِي وَلَا يَفْتَرِي بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ..

۴۵۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِدَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّيَامِ قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطْوَعُ شَيْئًا وَلَا أَتَقْصُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي عَشْرِينَ وَ مِائَةً بَعِيرٍ حَقَّتَانِ فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا أَوْ وَهَبَهَا أَوْ احْتَالَ فِيهَا فَرَارًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیکرایا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ جو مال حید (حیدر دو مالکوں کا) ہو وہ اکٹھا اور جو مال اکٹھا ہو (ایک ہی مالک کا) وہ حیدر احد نہ کیا جائے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے ابوسہیل (نافع) سے انہوں نے اپنے والد (مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے ایک گنوار سر پریشان (ضمیم بن ثعلبہ یا اور کوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگایا رسول اللہ مجھ کو بتلائیے اللہ نے کون سی نمازیں مجھ پر فرض کیں ہیں آپ نے فرمایا (ہر دن رات میں) پانچ نمازیں ان کے سوا جو تو پڑھے وہ نفل ہوگی پھر اس نے پوچھا بتلائیے اللہ تعالیٰ نے کون سے روزے مجھ پر فرض کیے ہیں آپ نے فرمایا رمضان کے روزے اس کے سوا جو تو روزے رکھے وہ نفل ہوں گے کہنے لگا بتلائیے زکوٰۃ اللہ نے مجھ پر کون سی فرض کی ہے طلحہ کہتے ہیں آپ نے اس کو زکوٰۃ کے مسائل بھی اور دوسرے مسئلے بھی شریعت کے بتلائے پھر وہ کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو عورت دی میں تو جو اللہ نے فرض کیا ہے اس میں کچھ نہ بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو کامیاب ہوگا یا بہشت میں داخل ہوگا اور بعضے لوگوں (یعنی حنفیہ) نے کہا ہے ایک سو بیس اونٹوں میں دو تھے (تین تین برس کی دو اونٹنیاں جو چوتھے برس میں لگی ہوں) زکوٰۃ کے لازم آتے ہیں پھر اگر کسی نے ان اونٹوں کو عمدتاً تلف کر ڈالا (مثلاً ذبح

سے باب کی مناسبت یہ ہے کہ حدیث سے یہ نکلے کہ جو کوئی حید کر کے اللہ کے فرائض میں گھٹائی یا بڑھائی گا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ کے پاس اس کا کوئی مذر قبول ہوگا اور تعجب ہے فقہاء سے کہ انہوں نے زکوٰۃ ساقط کرنے کا یہ حیلہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب سال پورا ہوئے لگے اس وقت مال زکوٰۃ کسی کے نام مہر کر دے پھر سال گزر جائے کہ بعد اس سے واپس لے لے اسی طرح ہر سال کرتا رہے تو کبھی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی اس حیلے کے حرام ہونے میں شک نہیں اور ایسے ہی فقہیوں کی نسبت شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کا قرب ان سے دور رہنے میں حاصل کرنا چاہیے معاذ اللہ ۱۲ منہ اس حدیث کی پوری شرح اور مثال کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

مِنَ الزَّكَاةِ فَلَا تُكْفَىٰ عَلَيْهِ ۖ

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ اسْتَحَقَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزًا حَيْثُ يَوْمُ الْقِيَمَةِ  
شَجَاعًا أَقْرَعًا يَفْتِيهِ مِنْهُ مَا حَبَهُ  
فَيُطْلِبُهُ وَيَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَ  
اللَّهُ لَنْ يَزَالَ يَطْلِبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ  
يَدَهُ فَيُلْقِيَهَا نَا وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا رَبُّ  
التَّعْمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تَسَلَّطَ عَلَيْهِ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ تَحِيْطٌ وَجَمْعٌ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ  
بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ  
فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ  
فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ يَغْنَمٍ أَوْ  
يَنْقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمٍ فِدَارًا مِّنَ  
الصَّدَقَةِ يَوْمَ احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ  
عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ زَكَاةَ إِبِلِهِ قَبْلَ  
أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ يَوْمٍ أَوْ لَيْسَتْ  
جَازَتْ عَنْهُ ۖ

کر دیا کسی کو ہمہ کر دیا یا اور کوئی حیلہ کیا تو زکوٰۃ اس پر سے باقی ہو گئی  
ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق  
نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں  
نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
قیامت کے دن آدمی کا خزانہ جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو، ایک گیتے  
سانپ کی شکل بن جائے گا خزانہ کا مالک اس کو دیکھ کر بھاگے گا یہ بلا  
کہاں سے آئی وہ پیچھے لگے گا اور کہے گا (ارے بھائے کیوں ہے) میں  
تیرا خزانہ ہوں نا آنحضرتؐ نے فرمایا وہ برابر اس کے پیچھے رہے گا یہاں  
تک کہ خزانہ کا مالک (محبور ہو کر) اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے منہ میں دے  
دے گا خیر ہاتھ جائے مگر جان تو بچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہ بھی فرمایا جب چوپائے جانوروں کا مالک اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا  
تو قیامت کے دن ان جانوروں کو اس پر قابو دی جائے گی وہ بکریاں  
گے اپنے پاؤں سے اس کا منہ کچل ڈالیں گے اور بعضے لوگ (حنفیہ) کہتے  
ہیں اگر کسی شخص کے پاس اونٹ ہوں اس کو ڈر ہو کہ اب زکوٰۃ دینا پڑے  
گی (سال قریب الختم ہو) پھر وہ کیا کرے اپنی اونٹوں کو ویسے ہی اونٹوں کے  
بدل یا گالیوں یا بکریوں یا روپیہ کے بدل سال ختم ہونے سے ایک  
دن پہلے بھی بیچ ڈالے اس نیت سے کہ زکوٰۃ واجب نہ ہو تو کوئی  
قیامت نہیں اور خود ہی لوگ (یعنی حنفیہ) اس کے بھی قائل ہیں  
کہ اگر کسی نے اپنے اونٹوں کی ایک دن یا ایک سال پہلے پیشگی زکوٰۃ  
دے دی تو درست ہے۔

۱۲ سال پورے ہونے سے ایک دن پہلے بھی ۱۲ منہ شافعیہ ہی اس کے قائل ہیں مگر اسبابہ کرنے والے کو طاعت کے قابل سمجھتے ہیں لیکن مالکیہ اور اہل حدیث  
کہتے ہیں کہ جو کوئی زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اس قسم کے حیلے کرے گا تو زکوٰۃ اس پر سے ساقط نہ ہوگی حنفیہ نے ایک اور عجیب حیلہ لکھا ہے یعنی اگر کسی عورت  
کو اس کا خاوند نہ چھوڑتا ہو اور وہ اس کے ہاتھ سے تنگ ہو تو خاوند کے بیٹے سے اگر زنا کرے تو خاوند پر حرام ہو جائے گی امام شافعی کا منہ ظاہر اس  
مسئلہ میں امام محمد کے ساتھ منثور ہے اہل حدیث کے نزدیک یہ حیلہ چل نہیں سکتا کیونکہ ان کے نزدیک مصاہرت کا رشتہ زنا سے قائم نہیں ہو سکتا  
۱۲ منہ ۱۲ اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا اس میں مذکور ہے اور یہ عام ہے اس کو بھی شامل ہے جو کوئی حیلہ نکال  
کہ زکوٰۃ اسے اور ساقط کرے ۱۲ منہ امام بخاری کا مطلب حنفیہ کا انقض اور تعارض ثابت کرنا ہے کہ آپ ہی تو زکوٰۃ کا دنیا (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
 كَيْثُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ عُكْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَالًا اسْتَفْتَى  
 سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى  
 أَمِّهِ تَوَفَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْمَا وَ  
 قَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغْتَ الْأَيْلَ عَشْرِينَ  
 فِيهَا أَرْبَعُ شِيَائٍ فَإِنْ وَهَمَ بِقَبْلِ الْحَوْلِ  
 أَوْ بَاعَهَا قَرَارًا قَدْ حَتَمَ لَا لَا يَقْطَعُ الزَّكَاةَ  
 فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ أَنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ  
 فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ ۝

### باب ۳۳۳ فی التکاح ۝

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
 بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
 نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ قُلْتُ  
 لِنَافِعٍ مَا الشَّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةُ الرَّجُلِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد  
 نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید  
 بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ  
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ان کی ماں پر ایک  
 منت تھی لیکن وہ اس کے ادا کرنے سے پہلے مر گئیں راب کیا کرنا  
 چاہیے آپ نے فرمایا تو اپنی ماں کی طرف سے ادا کرے اور بعض  
 لوگ (امام ابو حنیفہ) یہ کہتے ہیں کہ جب بیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں  
 زکوٰۃ کی چار بکریاں لازم ہیں اگر اونٹوں کا مالک سال گزرنے سے  
 پہلے ان کو بیچ دے یا ہبہ کر دے اس نیت سے کہ زکوٰۃ ساقط ہو  
 جائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا اسی طرح اگر ان اونٹوں کو تلف کر ڈالے  
 اس کے بعد مر جائے تو اس کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا ضرور  
 نہیں ہے

### باب نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید  
 قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع  
 نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے شغار سے منع کیا عبید اللہ کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا شغار  
 کیا چیز ہے انہوں نے کہا شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی بیٹی سے

رقیقہ صفحہ سابقہ سال گزرنے سے پہلے درست جانتے ہیں اس سے یہ نکلتا ہے کہ زکوٰۃ کا وجوب سال گزرنے سے پہلے ہی ہو جاتا ہے گو وجوب  
 ادا سال گزرنے پر ہوتا ہے جب سال سے پہلے ہی زکوٰۃ کا وجوب ہو گیا تو اب مال کا بدل ڈالنا اس کے لیے کیونکر مسقط زکوٰۃ ہوگا اہل حدیث کا  
 یہ قول ہے کہ ان سب صورتوں میں اس کے ذمہ سے زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی اور شفہی کا یہ قول ہے کہ جب اونٹ کے بدل اونٹ لے لے تو زکوٰۃ بدلتی  
 پہلے اونٹوں کی بیٹے کی تاریخ سے واجب رہے گی۔ اگر دوسرے ہا نور خدا گائے بکریاں لے یا نقد روپیہ کے بدل بچے تب سال کا شمار از سر نو شروع ہوگا  
 امام احمد نے کہا اگر نقد روپیوں کے بدل بچے تو بیع کے دن سے چھ ماہ بعد روپیہ کی زکوٰۃ ادا کرے ۱۲ (تواضعی صفحہ ۱۲) اس حدیث سے امام بخاری  
 نے یہ نکالا کہ جب منت مر جاتے سے ساقط نہ ہوئی اور ولی کو اس کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا تو زکوٰۃ بہ طریق اولیٰ موت یا حیلہ سے ساقط نہ ہو  
 گی ۱۲ منہ ۱۵ یعنی داروں پر لازم نہیں کہ اس کے ذمہ جو زکوٰۃ واجب تھی وہ اس کے مال میں سے ادا کریں یہ مسئلہ حنفیہ کا مرجع سعدی حدیث کے  
 خلاف ہے کیونکہ سعدی مال مرگئی تھیں مگر آنحضرت نے ان کے ذمہ جو بندہ رہ گئی تھی سعدی کو اس کے ادا کرنے کا حکم دیا یہی حکم زکوٰۃ میں بھی ہونا چاہیے ۱۲ منہ

وَيُنكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ مَدَائِي وَيُنكِحُ  
أَخْتَهُ التَّجُلَّ وَيُنكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ  
مَدَائِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اُخْتَالَ حَتَّى  
تَزَوَّجَ عَلَى الشَّغَارِ فَمَوْجِبٌ وَ الشَّرْطُ  
بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُتَعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ  
وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
الْمُتَعَةُ وَالشَّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ  
بَاطِلٌ ۝

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ الْحُسَيْنِ  
وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا  
أَنَّ عَلِيًّا قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَدْرِي  
بِمُتَعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِيَ عَنْهَا يَوْمَ  
خَيْبَرَ وَعَنْ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَقَالَ  
بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اُخْتَالَ حَتَّى تَمْتَنَعَ

اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنی بیٹی اس کو بیاہ دے گا بس یہی مہر ہو اور  
کچھ مہر نہ ہو یا ایک آدمی دوسرے کی بہن سے اس شرط پر نکاح کرے  
کہ اپنی بہن اس کو بیاہ دے گا بس اس کے سوا کوئی مہر مقرر نہ ہو اور  
بعض لوگوں (امام ابو حنیفہ) نے کہا اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شغرا  
کر لیا تو نکاح کا عقد درست ہو جائیگا اور شرط لغو ہوگی (ہر ایک کو مہر مثل  
عورت کا ادا کرنا ہو گا) اور اسنی (امام ابو حنیفہ) نے متعہ میں یہ کہا ہے  
کہ وہاں نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل ہے اور بعض حنفیہ یہ  
کہتے ہیں کہ متعہ اور شغار دونوں جائز ہوں گے۔ اور شرط باطل ہے  
ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے کہا ہم سے زہری نے  
انہوں نے امام حسنؑ اور امام عبد اللہؑ سے جو دونوں امام محمد بن حنفیہ  
کے صاحبزادے تھے انہوں نے اپنے والد سے کہ جناب علی مرتضیٰؑ  
سے کسی نے کہا کہ عبد اللہ بن عباسؑ متعہ میں کوئی قیاحت نہیں  
کہتے ہیں تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن متعہ  
سے اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور بعض  
لوگوں (امام ابو حنیفہ) نے کہا اگر کسی نے حیلہ سے متعہ کا نکاح کر لیا

۱۔ وہاں یوں نہیں کہا کہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہو گا۔ ظاہر یہ ترجیح بلا مرجح ہے کیونکہ متعہ اور شغار دونوں کی ممانعت یکساں حدیث سے  
ثابت ہے بلکہ متعہ تو کئی بار حلال ہوا لیکن نکاح شغار کبھی حلال نہیں ہوا ۱۲۔ منہ ۱۔ اور شرط باطل ہوگی ہر ایک میں مہر مثل لازم ہو گا یہ  
قول امام زفر کا ہے جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے اور عینی نے جو حافظ صاحب پر اعتراض جمایا ہے کہ زفر کا یہ قول نہیں بلکہ زفر نے یوں  
کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مدت معین کر کے ایک عورت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو جائے گا اور مدت کی شرط باطل ہوگی اور ابو حنیفہ اور  
صحابین کے نزدیک نکاح ہی باطل ہو گا یہ عجیب اعتراض ہے کیونکہ نکاح موقت اور متعہ ایک ہی چیز ہے گو الفاظ مختلف ہوں ۱۲۔ منہ ۱۔  
اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ متعہ کے باب میں جو ممانعت آئی ہے وہ اسی لفظ سے کہ نہی عن المتعہ اور شغار سے بھی ممانعت اسی  
لفظ سے ہے جیسے اوپر گذر چکی پھر ایک عقد کو صحیح کہنا اور دوسرے کو باطل کہنا جیسے حنفیہ نے اختیار کیا ہے کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے حافظ نے کہا  
حنفیہ دونوں میں یہ فرق کرتے ہیں کہ شغار اپنے اصل سے مشروع ہے لیکن اپنی صفت سے فاسد ہے اور متعہ اپنی اصل ہی سے غیر مشروع ہے  
ہم کہتے ہیں کہ اس مہذب کی ہندی سے کیا فائدہ ہے متعہ اپنے اصل سے مشروع ہے ابن مسعود کی قرات میں ہے فما استمتعتم به منهن الی اجل سئمی اور کئی بار ہماری تشریعت  
میں شروع ہو چکا ہے اور صحیح کا حکم اہل قبلہ میں مختلف فیر ہے امامیہ اور ہمارے مذہب میں سے بھی شاذنا در بعض علما اس کی اجاحت کے قائل رہے ہیں رہائی سے معذرت

قَالَ تَكَاحُ فَاَسِيدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّكَاحُ  
جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ ۝

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ

فِي الْبَيُوعِ ۝

وَلَا يُسَمَّ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُتَمَعَ بِهِ  
فَضْلُ الْكَلْبِ ۝

۶۵۹- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَا لِكُ  
عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ  
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يُتَمَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُتَمَعَ بِهِ  
فَضْلُ الْكَلْبِ ۝

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ ۝

۶۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
مَا لِكُ عَنْ تَافِعٍ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَى عَنِ التَّنَاجُشِ ۝

بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْخُدَاعِ

فِي الْبَيُوعِ ۝

وَقَالَ اَيُّوبُ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ كَمَا  
يُخَادِعُونَ اٰدَمِيًّا لَوْ اَنَّكُمْ اٰمَرْتُمْ عِبَادًا لَّكَانَ  
اٰمَرُونَ عَلَيَّ ۝

تو نکاح فاسد ہو گا اور بعضے حنفیہ (امام زفر) یہ کہتے ہیں نکاح جائز ہو  
جائے گا اور (میعاد کی) شرط باطل ہوگی (جیسے اور پر گزر چکا۔

باب خرید و فروخت میں حیلہ اور قریب کرنا منع ہے

اور کسی کو نہیں چاہیے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو روک رکھے  
تاکہ اس کی وجہ سے گھاس بھی رکی رہے ۛ

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام  
مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
بچا ہوا بے ضرورت پانی اس لیے نہ روکا جائے کہ اس کی وجہ سے  
بچی ہوئی بے ضرورت گھاس بھی محفوظ رہے ۛ

باب بخشش کا منع ہونا (وہ بھی ایک حیلہ ہے یعنی لاڑ پائی ۛ)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے  
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بخشش سے منع فرمایا۔

باب خرید و فروخت میں قریب کرنے کی ممانعت

ایوب سختیائی نے کہا کہ بخت خدا سے بھی قریب کرتے ہیں جیسے آدمیوں  
سے (بیچ کھوج میں) قریب کرتے ہیں اگر صاف صاف کھول کر  
کہہ دیں کہ ہم اتنا نفع لیں گے تو یہ میرے نزدیک آسان ہے ۛ

بقیہ صفحہ سابقہ بر غلاف شمار کے وہ تو ایک بار بھی مشروع نہیں ہوا اور اس کے نام مشروع ہونے میں کسی اہل قبلہ کا اختلاف نہیں ہے اس لیے حنفیہ کو  
بالکس رائے دنیا تھی کہ شغار میں نکاح بالکل درست نہ ہو گا اور متعہ میں درست ہو جائے گا انہوں نے ترجیح بلا مرجح نہیں بلکہ ترجیح مرجوح کی ۱۲  
نفاشی صفحہ ہذا ۱۷ اس حدیث کی تفسیر اور پر کتاب الشرب میں گذر چکی ہے امام بخاری نے بیع کے متعلق اس باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید  
وہ لکھنا چاہتے ہوں گے مگر اتفاق نہ ہوا ۱۸ اس حدیث کی مدد سے یہ کہ جنگل کی گھاس ترکھی خاص شخص کی ملک نہیں بلکہ ہر ایک کو حق ہے کہ اپنے جانور و ہاں پر جائے  
میں اپنے جانور پر پر شخص کو اختیار ہے اب کوئی شخص کیا کہے ایسے جنگل میں جہاں اور کوئی گھاس نہیں ہے اسی کا تو اس ہے اپنی ضرورت سے زیادہ پانی کھرو کے کسی کو دینے نہ ہو تو اس نے  
ایک تیکہ میں ایسے کر کے اس نے وہاں کی گھاس بھی منو کر لی کیونکہ جس جنگل میں پانی نہ لے گا وہاں کوئی شخص اپنی جانوروں کو پرانے کے لیے نہیں لائے گا ۱۹ منہ کو باقی بر صفحہ آئندہ ۛ



٦٦١. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا أَبَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ ۖ

بَابُ ٣٣ مَا يُتَنَاهَى مِنَ الْإِحْتِيَالِ  
لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنَّ لَا  
يُكْتَلَّ مَدَاقِفُهَا -

٦٦٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّهْرَبِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ  
عَائِشَةَ وَإِنْ خَفْتُمْ الْأَنْفُسُطَا فِي الْيَتَامَى  
فَاكْحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ  
الْيَتِيمَةُ فِي تَحْرٍ وَلَهَا فِرْعَبٌ فِي مَالِهَا وَ  
جَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سِتَّةِ  
نِسَاءٍ فَهَوَّعَ عَنْ تَزَوُّجِهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا  
لَهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ اللَّهُ  
وَلَيْسَتْ تَزَوُّجُكَ فِي النِّسَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ ۝

بَادِئًا ۳۳۸ إِذَا غَضِبَ جَارِيَةٌ  
فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ فَقُضِيَ بِقِيَمَةِ

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہ محمد سے انا ہا ہا ہا  
نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے  
ایک شخص رحبان بن منقلہ اخریذہ فروخت میں دعا کھا جانا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو ایسا کر معاملہ کرتے وقت یوں کہہ  
دیا کہ (دھائی)، دعا فریب کا کام نہیں ہے۔

بابِ تیم لڑکی سے جو مرغوب ہو اس کا ولی فریب دے کر یعنی  
مہر مثل سے کم مہر مقرر کر کے، نکاح کرے تو یہ منع ہے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا عروہ بن زہیر بیان کرتے تھے  
میں نے حضرت عائشہؓ سے (سورہ نسا کی) اس آیت کو پوچھا: ان  
خفتم الا تقسطوا فی الیام فی فاکھو اما طب لکم من النساء انہوں نے  
کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک تنیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش  
میں ہو پھر اس کے حسن و جمال پر ولی فریقہ ہو کر اس سے نکاح کرنا  
چاہے مگر مہر شدل سے کم مہر مقرر کر کے تو ایسے نکاح سے ممانعت  
ہوئی مگر جب انصاف سے پورا پورا مہر مقرر کرے۔ اس آیت کے  
اثر نے کے بعد پیر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ  
پوچھا تب (اسی سورت کی) یہ آیت اتری ویستفتوکم فی النساء  
آنحضرت ﷺ

باب اگر کسی شخص نے دوسرے کی لونڈی زیرِ دستی چھین لی اب لونڈی کے مالک نے اس پر دعویٰ کیا تو چھیننے والے نے یہ کہا۔

بقیہ صفحہ سابقہ ۱۱۵۸ بخش کی تفسیر کتاب البیوع میں گذر چکی ہے یعنی کسی چیز کا خرید نامظور نہ ہو مگر دوسرے خریداروں کو بہکانے کے لیے اس کی قیمت بڑھانا ۱۱۵۸ اس کو دیکھ نے اپنے مصنف میں وصل کیا ۱۱۵۹ منہ ۵۸ کیونکہ اس میں کوئی قریب نہیں خریدار کو اختیار ہے بے یا نہ ۱۱۶۰ منہ ۱۲۷۱ حاشی صفحہ ہذا ۱۱۵۸ اب اگر ایسا کہہ دیئے پر بھی کوئی فرق دعا اور قریب کرے تو معاملہ ناجائز ہو گا اہل حدیث اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک معاملہ صحیح ہو جائے گا پر دعا کرنے والا خدا کا گناہ گار ہو گا ۱۱۶۰ منہ ۱۱۵۸ اس پر بھی اگر کرے گا تو اہل ظاہر کے نزدیک وہ نکاح بھی صحیح نہ ہو گا اور جمہور علماء کہتے ہیں نکاح تو بیع ہو جائے گا مگر اس کو حکم دین گے کہ پورا امر ادا کرے ۱۱۶۰ منہ ۱۱۵۸ یہ حدیث اور کئی بار گذر چکی ہے کتاب النکاح اور کتاب التفسیر وغیرہ میں ۱۱۶۰ منہ -

الْجَارِيَةِ النَّيْتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا  
صَاحِبَهَا فَبَيَّعَ لَهُ وَبَيَّرَ الْقِيَمَةَ  
وَلَا تَبْكَوْنَ الْقِيَمَةَ ثُمَّ دَا  
قَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْجَارِيَةُ  
لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيَمَةَ وَفِي  
هَذَا اخْتِلَافٌ لِمَنْ اشْتَرَى  
جَارِيَةً رَجُلٌ لَا يَبِيعُهَا  
فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَتْنَمَاتٍ  
حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيَمَتَهَا  
فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةَ غَيْرِهِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ  
وَلِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ ۝

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ  
غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُعَفُّ بِهِ ۝

کہ وہ لونڈی مرگئی حاکم نے قیمت اس سے دلا دی اب اس کے بعد  
مالک کو وہ لونڈی (زندہ) مل گئی تو وہ اپنی لونڈی سے لے گا۔ اور  
چھیننے والے نے جو قیمت دی تھی وہ اس کو واپس کر دے گا یہ سن  
ہو گا کہ جو قیمت چھیننے والے نے دی وہ لونڈی کا مول ہو جائے اور  
لونڈی چھیننے والے کی ملک ہو جائے بعض لوگوں د امام ابو حنیفہ نے  
کہا وہ لونڈی چھیننے والے کی ملک ہو جائے گی کیونکہ مالک اس لونڈی  
کا مول اس سے لے چکا یہ فتویٰ کیا ہے گویا جس لونڈی کی کوئی کو  
خواہش ہو اس کے حاصل کر لینے کی ایک تدبیر ہے وہ کیا کرے گا  
جس کی چاہ ہے گا اس کی جبراً چھین لے گا جب مالک دعویٰ کرے گا  
تو کہہ دے گا وہ مرگئی اور قیمت مالک کے پلوں میں ڈال دے گا اس کے  
بعد بے فکری سے پرانی لونڈی سے مزے اڑاتا رہے گا کیونکہ وہ اس کے  
لیے حلال ہو گی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک دوسرے  
کے مال تم پر حرام ہیں اور فرماتے ہیں قیامت کے دن ہر دغا باز کے لیے  
ایک جھنڈا کیا جائے گا ۝

ہم سے ابو نعیم (فضل ابن وکین) نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
ثوری نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن  
عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر  
دغا باز کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا ہو گا ۝

اسے حقیقہ کے مذہب پر لونڈی جب چاہے کسی کا گھوڑا یا جانور جو پسند ہو چھین لے اور جواب دعوے میں کہو وہ مرگیا میں نے اس کو ذبح کر ڈالا اور قیمت  
مدعی کے حوالے کر دو چھ مہرے سے وہ جانور اپنے کام میں لاؤ ایک یہی کیا حقیقہ کے نزدیک اگر کسی عورت پر چھوٹا گواہ قائم کر دیے کہ وہ میری منکوحہ ہے  
اور قاضی صاحب نے ثبوت نکاح کی ڈگری دیدی تو بس پھر کیا ہی خوب پرانی عورت سے مزے اڑاؤ وہ حلال ہو گئی کیونکہ قاضی کی قضا ان کے نزدیک  
ظاہر اور باطن دونوں میں نافذ ہو جاتی ہے ۱۲ منہ سے حدیث کتاب الحج میں موصو لا گذر چکی ہے۔ ۱۳ منہ سے حدیث آگے آتی ہے ۱۴ منہ سے کہ سب  
کو اس کی دغا بازی معلوم ہو اور فرماتے ہیں میں بشر ہوں اور کوئی تم میں بڑا زبان اور ہوتا ہے میں اگر اس کے بیان پر اس کے بھائی کا حق اس کو،  
دلاؤں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاؤں ہوں جب حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے دوسرے کا مال حلال نہ ہو تو قاضی جو پورا فیصلہ  
کیونکہ موجب حلت ہو گا تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان مسائل میں امام ابو حنیفہ کا قول خود ان کی وصیت کے موافق چھپرے پر ماریں اور حدیث پر  
عمل کر دے عین الالبلاغ ۱۲ منہ سے جس سے لوگوں کو بچان لیں گے یہ دنیا میں دغا بازی کرتا تھا ۱۳ منہ۔

## باب ۳۳۹

۶۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُكْرِمُونِي فَتَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ يَحُجَّجَتْهُ مِنْ بَعْضٍ رَاقِضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

## باب ۳۴۰ فِي النِّكَاحِ

۶۶۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبُكَرُ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ وَلَا الشَّيْبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذَا سَكَتَتْ - وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَمْ تُسْتَأْذِنِ الْبُكَرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَأُحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدِي شُرُودٍ أَنَّهَا تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي

## باب

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المؤمنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا میں بھی آدمی ہوں تم میرے سامنے جھگڑتے ہوئے آتے ہو کبھی ایسا ہوتا ہے کوئی اپنی دلیل دوسرے فریق کی نسبت اچھی طرح بیان کرتا ہے اور میں جو سنتا ہوں اس پر فیصلہ کر دیتا ہوں پھر اگر میں کسی کو اس کے بھائی مسلمان کا کوئی حق (غلطی سے) دلا دوں تو وہ ہرگز نہ لے میں اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں

باب نکاح پر جھوٹی گواہی گزر جائے تو کیا حکم ہے؟

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابوسریہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کنواری عورت کا بھی نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اسی طرح بیوہ عورت کا بھی نکاح جب تک رزبان سے اس کا حکم نہ لیں نہ کیا جائے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کنواری کیوں کر اجازت دے گی (وہ تو شرم کرتی ہے) آپ نے فرمایا اس کا رسن کر، چپ ہو جانا بھی اذن ہے اور بعض لوگوں (امام ابو حنیفہؒ) نے کہا اگر کسی کنواری عورت سے نہ اذن لیا گیا نہ نکاح کیا گیا مگر ایک شخص نے دو جھوٹے گواہ اس امر پر قائم کر دیے کہ اس کنواری عورت نے اپنی رضامندی سے مجھ سے نکاح کیا تھا اور قاضی نے

اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں یہ اگلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲ منہ سے لازم بشریت سے پاک نہیں ہوں ۱۲ منہ سے فصاحت اور بلاغت خوش تقریری کے ساتھ ۱۲ منہ سے ظاہری مقدمہ کی رو بہاد اور ۱۲ منہ سے اس حدیث سے امام ابو حنیفہ کا مذہب بالکل رد ہو جاتا ہے یہ حدیث اس قاعدہ کے خلاف نہیں ہے کہ پیغمبر صاحب اخلاق اجتہادی پر قائم نہیں رہ سکتے تھے اللہ تعالیٰ آپ کو مطلع کر دیتا کیوں کہ یہ خطائے اجتہادی نہیں ہے بلکہ وجہ ثبوت پر فیصلہ کرتا ہے جس سے ہر ایک حاکم مجبور ہے ۱۲ منہ سے کیا وہ عورت اس دعویٰ کرنے والے پر جو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ جھوٹ ہے حلال ہو جائے گی ۱۲ منہ -

نِكَاحًا وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بِأُطْلَقَتْ  
فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَّاهَا وَهُوَ تَزْوِجٌ جَعِيحٌ  
۲۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَسِمِ  
أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ  
يُزَوِّجَهَا وَلَيْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَى  
شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَمُجَيْبِ ابْنِ جَارِيَةٍ قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَ  
فَإِنَّ خَنَسَاءَ بِنْتَ خَدَّامٍ أَمَّا كَدْحُهَا  
أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَزَادَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلَالًا قَالَ سُفْيَانُ  
وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَمَسِيعَتُهُ يَقُولُ  
عَنْ أَبِيهِ إِنَّ خَنَسَاءَ

۲۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تُنْكِحُوا الْأَيُّمَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ  
وَلَا تُنْكِحُوا الْبُكَرَ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ  
قَالُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ  
تُسَكَّتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
إِنْ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَةٍ  
زَوَّجَ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ شَيْبٍ

نکاح ثابت کر دیا حالانکہ مدعی جانتا ہے کہ یہ جھوٹی گواہی ہے لیکن  
اس عورت سے جماع کرنا اس کو درست اور نکاح بھی سمجھ کر گیا۔  
ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ  
نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے قاسم بن محمد سے  
انہوں نے کہا جعفر بن ابی طالب کے خاندان کی ایک عورت تھی اس  
کا نام معلوم نہیں ہوا اس کو یہ ڈر پیدا ہوا کہ اس کا ولی جبراً اس کا  
نکاح نہ کرے ورنہ وہ نکاح سے ناراض تھی آخر اس نے دو بڑے  
انصار یوں عبدالرحمن بن جاریہ اور مجیب بن جاریہ کے پاس (یہ مسند ہو چکے  
کے لیے) کسی کو بھجوا یا انہوں نے کہلا بھیجا تو کاسب کو ڈرتی ہے غصاؤ  
بنت خدام کا نکاح اس کے باپ نے جبراً کر دیا تھا وہ ناراض  
تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح انکو کر دیا سفیان بن  
عیینہ نے (اسی سند سے) کہا عبدالرحمن بن قاسم بھی اس حدیث  
کو اپنے والد سے روایت کرتے تھے اس طرح کہ غصاؤ بنت خدام  
کا نکاح انفریک سے

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے  
یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں  
نے ابوبریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
عورت خاوند کر چکی ہو اس سے توبہ تک (زبان سے) حکم نہ لیا جائے  
اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری کا بھی نکاح ہے اذن نہ کیا جائے  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کنواری کیوں کہ اذن دے گی،  
(وہ تو شرمیلی ہوتی ہے) آپ نے فرمایا اس کا خاموش رہنا،  
یہی اذن ہے اور بعض لوگوں (امام حنفیہ) نے کہا اگر کسی نے عید کر  
کے ایک ثیبہ عورت پر دو جھوٹے گواہ قائم کر دیے اس کے حکم سے

سے قاضی کا فیصلہ ہو جانے کے بعد ۱۲ منہ سے جاریہ ان کے دادا کا نام تعاباپ کا نام بزرید ہے عبدالرحمن اور جمیع دونوں بھائی تھے ۱۲ منہ سے اس  
میں عبدالرحمن بن جاریہ اور مجیب بن جاریہ کا ذکر نہیں ہے ۱۲ منہ

بِمَاهِرِهَا فَانْثَبَتِ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ  
وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ  
فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ  
بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا

۲۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ  
جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذُو الْأَن  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَكْرُ تَسْتَأْذِنُ  
قُلْتُ إِنْ الْيَكْرُ تَسْتَجِيبُ قَالَ إِذْنُهَا  
صَمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ  
رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ يَكْمًا فَابْتَ  
فَاخْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدِي زَوْجٍ عَلَى  
أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتْ  
الْيَتِيمَةَ فَقِيلَ الْقَاضِي شَهَادَةُ الزَّوْجِ  
وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ  
الْوَطْءُ

بَابُ مَا يَكْمَهُ مِنْ احْتِيَالِ  
الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِدِ وَمَا نَزَلَ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

نکاح ہوا ہے اور قاضی نے گواہی کی بنا پر نکاح ثابت کر دیا حالانکہ وہ مرد (جو نکاح کا دعویٰ کرتا ہے) یہ جانتا ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے (اور گواہی محض جھوٹی ہے) جب بھی یہ نکاح اس کے حق میں صحیح ہو جائے گا اور اس کو اس عورت کے پاس رہنا درست ہو جائے گا۔

ہم سے ابو عاصم (ضحاک بن مخلد) نے بیان کیا انہوں نے ابن جریر سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت سے بھی نکاح میں اجازت لی جائے میں نے کہا وہ تو شرم کرتی ہے (اجازت کیونکر دے گی) آپ نے فرمایا اس کی اجازت یہی ہے پپ ہو جانا اور بعض لوگوں (امام ابو حنیفہ) نے کہا اگر کوئی شخص کسی شوہر دیدہ یا کنواری چھو کر پر فریفتہ ہو جائے اور وہ نکاح پر راضی نہ ہو یہ شخص میلہ کر کے دو جھوٹے گواہ اس بات کے لئے آئے کہ اس نے اس چھو کر سے نکاح کیا تھا پھر اس کے بعد وہ چھو کر کی جوان ہوئی اور اس نکاح سے راضی ہو گئی اور قاضی اس گواہی کو منظور کر لے حالانکہ وہ شخص وہ جانتا ہو کہ یہ سارا معاملہ جھوٹ اور فریب ہے تب بھی اس چھو کر سے جماع کرنا اس کو درست ہو جائے گا۔

باب عورت کو اپنے خاوند یا سوکنوں سے چتر کرنے کی ممانعت  
اور اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کا کلام اترا

سے ان تمام مسائل کی جن کے امام ابو حنیفہ قائل ہوئے ہیں اور امام بخاری نے ان پر طعن کیا ہے وہی وجہ ہے کہ قاضی کی ضمانت کے نزدیک ظاہر اور باطن دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے یہ کلیہ غلط ہے اور احادیث محمد کے برخلاف قائم کیا گیا ہے اس پر چترنے سے مسائل متفرع کے ہیں وہ بھی غلط ہوں گے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا جب صحت نکاح کے یہ ثبوت عورت کا حکم دینا ضرور ہے اور مانع فیہ میں اس نے کوئی حکم نہیں دیا تھا تو نکاح کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اور خاوند کے بے نیامیہ وہ عورت کیونکر حلال ہو سکتی ہے ۱۲ منہ سے مراد سورہ تحریم کی آیتیں ہیں ہم تحریم ماحل اللہ تک انہیں اس آیت کی تفسیر اور پر گزر چکی ہے کہ وہ شہد پینے کے یا مارے سے محبت کرنے کے باب میں اتری ۱۲ منہ

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحِبُّ الْحُلَاءَ وَيُحِبُّ الْغُسْلَ وَكَانَ  
إِذَا صَلَّى الْعَصَا أَجَارَ عَلَى نِسَائِهِمْ فَيَدْنُو  
مِنْهُنَّ فَيَدْخُلُ عَلَى حَفْصَةَ فَأَحْتَبَسَ  
عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلَتْ  
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَهْدَيْتِ أُمْرًا مِنْ قَوْمِكَ  
عُكَّةً عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا  
وَاللَّهِ لَخَشَنَ لَبِّي لِمَا قَدْ كُنْتُ ذَلِكِ لِسُودَةٍ  
وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهَا سَيَدْنُو مِنْكَ  
فَقُولِي لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَاظِيرَ  
فَإِنَّهَا سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهَا مَا هَذِهِ  
الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوَجَّدَ  
مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَيْتِي حَفْصَةَ  
شَرْبَةً عَسَلٍ فَقُولِي لَهَا جَرَسَتْ لِحْلُمُ  
الْعَرُفَةِ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ  
فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قَالَتْ لَقَوْلِ سُودَةَ  
وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أَبَادِيكَ بِالَّذِي  
قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى أَلْبَابٍ قَرَقَامُ مِنْكَ فَلَمَّا

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ  
نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شربتی اور  
شہد کو (سبت) پسند کرتے تھے آپ جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو اپنی  
بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے ان سے احتیاط کرتے ایک بار ایسا ہوا آپ  
ام المومنین حفصہ کے پاس گئے اور رسول سے زیادہ ان کے پاس ٹھہرے  
رہے میں نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی آپ نے کہا حفصہ کی قوم دالی  
ایک عورت نے اس کو شہد تمغہ بھیجا تھا تو حفصہ نے اس کا شربت مجھ  
کو پلایا (اسی وجہ سے دیر ہوئی) میں نے کہا خدا کی قسم میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز نہ کروں گی میں نے سودہ بنت زمعہ  
ام المومنین سے یہ قصہ بیان کیا اور ان کو یہ صلاح دی کہ جب آنحضرت  
تمہارے پاس آئیں اور تم سے نزدیک بیٹھیں تو کہنا یا رسول اللہ آپ  
نے مغایر کا گوند کھایا ہے (اُس کی بدبو آ رہی ہے) آپ فرمائیں گے  
نہیں تو تم کہنا تو پھر یہ بدبو کا ہے کی آ رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو سخت ناگوار گذرتا اگر کسی قسم کی بدبو آپ  
(کے کپڑے یا بدن) میں سے آتی (آپ از حد نفاست پسند اور لطیف المزاج  
تھے) خیر آپ فرمائیں گے کہ حفصہ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا تھا  
تم کہنا شاید اس شہد کی کمی نے عرفط کا ورسٹ چوسا اور میں بھی  
(جب آپ میرے پاس آئیں گے) ایسا ہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی ایسا  
ہی کہنا خیر جب آنحضرت ام المومنین سودہ پاس گئے سودہ مجھ سے کہتی  
تھیں قسم خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے ابھی آنحضرت م  
دروازے ہی پر تھے (میرے پاس تک نہیں آئے تھے) لیکن میں نے  
تمہارے ڈر سے یہ چاہا کہ جلدی سے وہ بات کہہ ڈالوں جو تم نے

۱۔ اکثر روایتوں میں حضرت زینب کے پاس شہد پینا منقول ہے اور احتمال ہے کہ یہ قصہ متعدد بار ہوا ہو ۱۲ منہ ۱۳ منہ اسی میں سے مغایر کا گوند نکلتا ہے  
۱۴ منہ ۱۵ حضرت عائشہ بہت کم اور توہمیں جوانی کے پرنچلے عورتوں میں طبی ہوتے ہیں شاذ و نادر کوئی عورت ان سے محفوظ رہتی ہے ۱۶ منہ

دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هَذِهِ السَّيْمُ قَالَ سَقَيْتَنِي حَقِصَةً شَرِبْتُهَا عَسَلٍ قُلْتُ جَرَسَتْ حُلَّةُ الْعُرْطِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَيَّ صَفِيَّةٌ فَقَالَتْ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ حَقِصَةً قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهَا قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةٌ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ حَرَمْتَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي

باب ۳۲۲ مَا يَكُونُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ فِي الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونَ

۶۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسُورَةٍ بَلَغَهَا أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِأَرْضِي فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِي وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا

مجھ کو سکھلائی تھی بلکہ جب آپ میرے نزدیک آئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کا گوند کھایا ہے آپ نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا پھر یہ بد بو کہاں سے آرہی ہے آپ نے فرمایا حقیقت نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا تھا میں نے کہا اس شہد کی مکھی نے عرط کا درخت چرسا ہوگا (اسی کی پوشہد میں آگئی) حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی یہی کہا اور اُم المؤمنین صفیہؓ پاس گئے انہوں نے بھی ایسا ہی کہا اس کے بعد جو آنحضرتؐ (دوسرے روز) اُم المؤمنین حقیصہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو شہد کا اور شربت پلاؤں آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں سودہؓ مجھ سے کہنے لگیں سبجان اللہ (یہ ہم نے کیا کیا) گویا شہد آپ پر حرام کر دیا میں نے کہا چپ رہو (کیسے آنحضرتؐ سن نہ لیں یا ہمارا بچہ تر فاش نہ جائے)۔

باب طاعون سے بھاگنے کے لیے حیدہ کرنا منع ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ ثعلبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ حضرت عمرؓ (۳۱ھ ہجری ماہ ربیع الثانی میں) شام کے ملک کی طرف روانہ ہوئے جب سرخ میں پہنچے (جو ایک بستی ہے شام کے قریب) تو ان کو یہ خبر پہنچی کہ شام کے ملک میں وبا شروع ہو گئی ہے (یعنی طاعون عمواس) عبد الرحمن بن عوف نے ان سے یہ حدیث بیان کی جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پڑا ہے تو وہاں جاؤ بھی نہیں اور جب اسی ملک میں طاعون آئے جہاں تم ہو تو وہاں سے بھاگ کر نکلو بھی نہیں

۱۔ حضرت عائشہ کا رعب دوسری بی بیوں پر بہت تھا وہ اس وجہ سے ڈرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے بہت محبت رکھتے تھے دوسری عورتوں کو یہ ڈر رہتا کہیں آنحضرتؐ کو ہم سے غافل نہ کر دیں اس لیے ان کی بات سننا ضرور پڑتی ۱۷۸

مِنْهُ فَدَجَعَ عُمَرُ مِنْ مَكْرَمٍ وَعَنِ ابْنِ  
شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ عُمَرَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ -

یہ حدیث سنتے ہی حضرت عمر سرخ سے (مدینہ کو) لوٹ آئے اور  
اسی سند سے ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے سالم بن عبد اللہ  
سے کہ ان کے دادا حضرت عمر عبد الرحمن بن عوف کی حدیث سن  
کر لوٹ آئے۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ  
أَبَى وَقَاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ  
سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَكَرَ الْوَجْعَ فَقَالَ رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذِيبٌ  
بِهِ يَعْصُنُ الْأُمُورُ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ  
فَتَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَتَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ  
يَارِضٌ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يَارِضٍ  
وَقَعَرَهَا فَلَا يَخْذُجْ فِرَارًا مِنْهَا -

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی انہوں  
نے اسامہ بن زید سے سنا وہ سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے تھے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا فرمایا طاعون  
(اللہ کا) ایک عذاب ہے جو اُس نے بعض امتوں پر اتارا تھا اسی  
عذاب میں سے دنیا میں کچھ رہ گیا کبھی آتا ہے کبھی موقوف ہو  
جاتا ہے پھر جو کوئی سنے کہ کسی ملک میں طاعون پڑا ہے تو اس  
ملک میں نہ جائے اور اگر اس سرزمین میں طاعون آجائے جہاں  
وہ رہتا ہو تو بھاگے بھی نہیں۔

بَابُ ۳۴۳ فِي الْهَبَةِ وَ  
الشَّفَعَةِ

باب مہ پھیر لینے یا شفعہ کا حق ساقط کرنے  
کے لیے حیلہ کرنا مکروہ ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ وَهَبَ هَبٌ أَلْفٌ  
دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرُ حَتَّى مَكَّتْ عِنْدَ لَا سِنِينَ  
وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا

اور بعض لوگوں (افامہ بن عوف) نے کہا اگر کسی شخص نے دوسرے کو  
ہزار درہم یا اس سے زیادہ مہہ کیے اور یہ درہم موجب لہ پاس  
برسوں رہ چکے پھر وہاں مہب نے حیلہ کر کے ان کو لے لیا مہب میں رجوع کر لیا

لے اس کا اصلی سبب کچھ سمجھ میں نہیں آتا یونانی لوگ جہود اور نسطائی سے اور اکثر لوگ برون کا کٹھا درم کے مقام پر رکھ کر اور بددی لوگ دارغ دے کر  
اس کا علاج کرتے مگر اکثر لوگ اس بیماری سے مر جاتے ہیں شاذ و نادر ذرا زندہ جاتے ہیں ۱۷ منہ سے کیونکہ موت سے بھاگتا کچھ عہد نہیں جوتا وہ اپنے وقت پر ضرور  
آنے لگی طاعون سے بھاگنے کا حیلہ یہ ہے کہ شاذ و نادر میں سودا گری یا تبدیل آب و ہوا کا بہانہ کر کے طاعون ملک سے چلا جائے اگر اسی ملک میں رہ کر ایک  
گھر سے یا ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں چلا جائے تو یہ بھاگنے میں داخل نہ ہوگا بلکہ جہاں زمانہ میں تخفیف مرض کے لیے اس کا تجربہ ہوا ہے کہ جن بستی  
میں طاعون گئے تو اس بستی کو خالی کر دیں اور چند روز تک بستی والے جگہں یا پناہ پر جا کر رہیں اور مکانات کو صاف پاک کر لیں ۱۸ منہ سے مگر متغیر میں  
سے امام ابو یوسف نے اس قسم کے حیلے جائز رکھے ہیں اور وہ فقہ کی کتابوں میں تفصیل مذکور ہیں حنفیہ کے نزدیک واجب اگر اجنبی شخص کو کوئی چیز مہب  
کے توفیق کے بعد بھی اس میں رجوع کر سکتا ہے امام بخاری نے اس کی قباحت اور حرمت پر صحیح حدیث سے استدلال کیا ۱۷ منہ



فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ  
الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْهَبَةِ وَأَسْفَطَ الزَّكَاةَ

۶۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْثِهِ  
لَيْسَ لَنَا مَثَلُ الشَّوْءِ

۶۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَنَّاءُ بْنُ يَسُوفَ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ الزُّهْرِيُّ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ  
فِي كُلِّ مَا كُفِّرَ بِقَسَمِهِ فَإِذَا وَقَعَتْ  
الْحُدُودُ وَصَرَفَتْ الطُّرُقُ فَلَا  
شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الشُّفْعَةُ  
لِلْجَوَارِ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى مَا شَدَّ دُكَّ  
فَانْطَلَهُ وَقَالَ إِنْ اشْتَرَيْتَ دَارًا فَخَافَ  
أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرِ  
سَهْمًا مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ  
اشْتَرِ الْبَاقِي وَكَانَ لِلْجَارِ  
الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَكَانَ  
شُفْعَتَا كَمَا فِي بَاقِي الدَّارِ وَكَانَ

تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی اور ان لوگوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا خلاف کیا جو سب میں وارد ہے اور یہ حدیث  
(باوجود سال گزرنے کے) اس میں زکوٰۃ ساقط کی۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن وکیع نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
ثوری نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے ابن  
نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مہر کر کے پھر اس کو پھر لینے والا کتے کی طرح ہے جو تے کر کے پھر  
اس کو چاٹنے جاتا ہے ہم مسلمانوں کے لیے ایسی مثال نہ ہونا چاہیے  
ہم سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام  
بن یوسف نے کہا ہم کو معمر بن زید نے انہوں نے زہری سے انہوں نے  
ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق اُن  
جائیدادوں میں رکھا جو تقسیم نہ ہوئی ہوں (اور ایک شریک اپنا حصہ  
بیچنا چاہے تو دوسرا شریک اور لوگوں سے زیادہ اس کا مقدار ہو  
گا) لیکن جب حدیں پڑ جائیں اور ہر شریک کے رستے الگ الگ پھر  
دیے جائیں تو اب شفعہ نہیں رہا اور بعض لوگ (یعنی ابو حنیفہ) کہتے  
ہیں ہمسایہ کو بھی شفعہ کا حق ہے (پھر خود ہی کیا کیا جس حق کو مضبوط کیا  
تھا اس کو اڑا دیا اور کہنے لگے اگر کسی شخص نے ایک گھر خریدا اور  
اس کو ڈر ہوا کہیں شیخ شفعہ کا دعویٰ نہ کرے تو اس کو چاہیے پہلے  
اس گھر کے سوتھوں میں سے ایک حصہ (مثلاً کے طور پر) خریدے  
پھر باقی گھر خریدے اب شیخ ہمسایہ کو صرف ایک حصے میں جو سوتھوں  
حصہ ہے حق شفعہ ہو گا لیکن باقی تانوسے حصوں میں اس کو حق

اس حدیث سے یہ نکلا کہ مروجہ لے قبضہ ہو جانے کے بعد پھر وہ میں درجہ کرنا حرام اور ناجائز ہے اور جب رجوع ناجائز ہو تو مروجہ لے پر  
ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی اجماع کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب رجوع جائز ہو گا مگر وہ ان کے نزدیک بھی  
ہے تو نہ واجب پر زکوٰۃ ہوگی نہ مروجہ لے پر اور یہ جید کر کے دونوں زکوٰۃ سے محفوظ رہ سکتے ہیں ۱۷۰

أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ

۶۷۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
سَمْعَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَ  
الْمُسَوِّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَوْضَعَ يَدَهُ عَلَى  
مَنْكِبِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ  
أَبُو زَافِعٍ لِلْمُسَوِّمِ أَلَا تَأْمُرُ هَذَا  
أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي  
دَارِي فَقَالَ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَنْ تَرَى  
مَا تَرَى إِمَّا مُقْطَعَةً وَإِمَّا مُنْجَمَةً  
قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسَ مِائَةٍ فَقَدْ  
فَسَعَتْهُمُ وَكُوَلَا إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَخِي  
بِصَقِّهِ مَا يُعْتَنِكُ أَوْ قَالَ مَا أُعْطِيتُكَ  
قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ مَعَهُ لَمَّا يَقُلْ هَكَذَا  
قَالَ لَكُمَا قَالَ لِي هَكَذَا أَوْ قَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَمَّا أَنْ  
يَحْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ فَيَهَبُ الْبَاطِلُ  
لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيُحْدِثُهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ  
وَيُبْغِضُهَا الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا  
يَكُونُ لِلشُّفْعَةِ فِيهَا شُفْعَةٌ

شفعہ خریدار کے مقابل نہ رہے گا بلکہ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے کہا میں نے عمرو بن  
شرید سے سنا انہوں نے کہا مسود بن مخزوم میرے پاس آئے اور میرے  
موندے پر ہاتھ رکھا میں اور وہ دونوں مل کر سعد بن ابی وقاص  
پاس گئے اور ارفع نے مسود سے کہا تم سعد بن ابی وقاص سے یہ نہیں  
کہتے وہ میرا گھر جو ان کی بویلی میں ہے خرید کر لیں سعد نے کہا میں چار  
سویزیادہ اس گھر کے نہیں دوں گا وہ بھی اقساط کے ساتھ ابو  
رافع نے کہا واہ اس گھر کے مجھ کو پانسو نقد ملتے تھے تب تو میں نے  
دیا نہیں اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ  
سنی ہوتی آپ فرماتے تھے ہمایہ اپنے پڑوس کی جائداد کا زیادہ حق  
دار ہے تو میں تمہارے ہاتھ بیچا بھی نہیں یا یوں کہا تم کو دیتا ہی  
نہیں علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا سمر نے  
تو اس روایت میں اس طرح نہیں نقل کیا سفیان نے کہا مجھ سے تو  
ابراہیم بن میسرہ نے یہ حدیث اس طرح نقل کی بعض لوگوں (یعنی  
امام ابو حنیفہ) نے کہا اگر کوئی چاہے کہ شفعہ کا حق شیخ کو نہ رہے تو  
اس کے لیے حیلہ کر سکتا ہے اور حیلہ یہ ہے کہ جائداد کا مالک خریدار  
کو وہ جائداد مہبہ کر دے پھر خریدار (یعنی موجب لہ) اس مہبہ کے  
معاوضہ میں مالک جائداد کو ہزار درہم مثلاً مہبہ کر دے اس صورت  
میں شیخ کو شفعہ کا استحقاق نہ رہے گا (کیوں کہ شفعہ بیع میں ہوتا  
ہے نہ مہبہ میں)۔

لے کیونکہ خریدار اس گھر کا شریک ہے اور شریک کا حق ہمایہ پر مقدم ہے اور ان لوگوں نے خریدار کے لیے اس قسم کا حیلہ کرنا جائز رکھا حالانکہ اس میں ایک  
مسلمان کا حق تلف کرنا ہے اور امام ابو حنیفہ سے تعجب ہے کہ وہ اس قسم کے حیلوں کو جائز رکھتے ہیں بعض لوگوں نے کہا یہ حیلہ امام ابو یوسف نے نکالا ہے اور امام محمد  
اس کو سخت مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ لے مگر روایت کو سنائی نے نکالا مگر روایت میں بھی یوں ہی ہے الجار حق بصفہ تو شاید علی بن مدینی کا مطلب یہ ہے کہ  
سمر نے اس کو عمرو بن شرید نے انہوں نے اپنے والد شرید سے روایت کیا اور اس روایت میں عمرو بن شرید راوی ہے ۱۲ منہ لے ہم کہتے ہیں کہ مہبہ بالوضعی ہی بیع کے  
مکمل میں ہے تو شیخ کا حق شفعہ قائم رہنا چاہیے اور ایسا حیلہ کرنا بالکل ناجائز ہے اس میں ایک مسلمان کی حق تلفی کا ارادہ کرنا ہے ۱۲ منہ

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ النَّزْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ  
بَنِيَّ يَا سَرِيعَ مَا قِصَّةُ مُثْقَلٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقْبِهِ لَمَّا أُعْطِيَكَ  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ الشَّرَّيَّ  
نَصِيبَ دَارِهِ فَأَمَّا إِذَا أَنْ يُبْطَلَ الشَّفْعَةُ  
وَحَبَّ لِلْبَنِيِّ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ  
عَلَيْهِ يَمِينٌ

بَابُ ۳۲۲ اخْتِيَالِ الْعَامِلِ  
لِيُهْدَى لَهُ

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ  
بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ اللَّيْثِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبًا  
قَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدِيَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَا جَلَسْتَ  
فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ خَتْنِي نَأَيْتُكَ هَذَا يَتْلُو  
إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَمَدَّ اللَّهُ وَ  
أَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمَلُ  
الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مَعًا وَلَوْ أَنَّ اللَّهَ  
يَأْتِيَنِي لَيَقُولُ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا

ہم سے محمد بن یوسف قزوینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
ثوری نے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے عمرو بن شریہ  
سے انہوں نے ابورافع سے کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک گھرانے  
سے چار سو مثقال (چاندی یا سونے کے بدل) چکایا ابورافع نے  
کہا اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی  
کہ ہمایہ اپنے پڑوس کے مکان کا زیادہ حق دار ہے تو میں تم کو  
یہ مکان نہ دیتا اور بعض لوگوں (امام ابوحنیفہ) نے کہا اگر کوئی گھر  
کا ایک حصہ خریدے اور شیخ کا حق شفعہ باطل کرنا چاہے تو اس  
کی تدبیر یہ ہے کہ جو حصہ اس نے خریدا ہے وہ اپنے نابالغ بچہ کو  
مہر کر دے اب نابالغ پر قسم بھی نہ آئے گی۔

باب تحصیلدار (یا دوسرے کسی سرکاری ملازم) کا  
تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا۔

مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابواسامہ  
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے  
انہوں نے ابوحمید ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے عبداللہ بن ثبیبہ نامی ایک شخص کو بنی سلیم کی زکوٰۃ کا  
تحصیلدار مقرر کیا جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے) آیا تو آپ نے اس  
سے حساب لیا اس نے سرکاری مال علیحدہ کیا اور کچھ مال کی نسبت  
کہنے لگا کہ یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تو اپنے میاں باوا کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ تحفہ مجھ کو ملنا جب  
جانتے تو سچا ہے اس کے بعد آپ نے ہم کو خطبہ سنایا اللہ کی  
حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا ابا بعد میں ایک شخص کو ان کاموں  
میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عنایت فرمائے ہیں ایک  
کام پر مامور کرتا ہوں جب وہ لوٹ کر آتا ہے تو کہتا ہے یہ تو

میں نے کہہ دیا اب بچہ کو مہر کر دے گا تو شیخ اس قسم سے کہتا ہے کہ یہ بھی حقیقی ہے اور سب شروط کے ساتھ نافذ ہے یا نہیں؟ منہ

أَهْدَيْتَ لِي أَفْلًا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيي  
وَأُمِّي حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدْيَتُهُمَا وَاللَّهُ لَا  
يَأْخُذُ أَحَدًا مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ  
إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
فَلَا أَغْنِيَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ  
يَحْمِلُ بَعِيرًا لَمْ سُرْ غَاءٌ أَوْ  
بَقَرَةً لَهَا خَوَاصٌ أَوْ شَاةً تَتَعَرَّ  
ثُمَّ سَاقَ يَدَاكَ حَتَّى رُؤِيَ بَيَاضُ  
إِبْطِئِهِ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ بَلَغْتَ  
بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيو  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ  
أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارُ  
أَحَقُّ بِصَقِيهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اشْتَرَى  
دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ  
يُجْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ  
دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَ تِسْعَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَتَسْعَ  
مِائَةِ دِرْهَمٍ وَتَسْعَةَ وَتِسْعِينَ وَيَنْقُدَ دِينَارًا  
بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ أَلْفَ فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ  
أَخَذَ هَآ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَالْآ فَلَا سَبِيلَ  
لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنْ اسْتَحَقَّتِ الدَّارُ سَجْعَ  
الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَ  
هُوَ تِسْعَةُ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَتَا  
وَتِسْعُونَ وَدِرْهَمًا وَدِينَارًا لَئِنْ الْبَيْعَ

تمہارا (سرکاری) مال ہے اور یہ مجھ کو تحفہ ملا ہے بھلا اپنے مریا بادا  
کے گھر بیٹھا رہتا اور یہ تحفہ اس کے پاس آتا جب جانتے (کہ یہ تحفہ ہے)  
خدا کی قسم (زکوٰۃ کے مال میں سے) جو شخص ناحق کوئی چیز لے گا تو قیامت  
کے دن اللہ کے سامنے اس چیز کو (اپنی گردن پر) لا دے ہوئے  
آئے گا دیکھو ایسا نہ ہو میں (قیامت کے دن) تم میں سے ایک شخص  
کو پہچانوں وہ اللہ کے سامنے اونٹ لا دے ہوئے آئے جو بڑبڑ کر رہا  
ہو یا گائے لا دے ہوئے آئے وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہو یا بکری  
لا دے ہوئے آئے وہ میں میں کر رہی ہو پھر اپنے دونوں ہاتھ اتنے  
اونچے اٹھائے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی دکھائی دی اور دعا کی  
یا اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا (تو گواہ بیو) ابو حمید کہتے  
ہیں میری آنکھوں نے آنحضرت کا یہ فرمانا دیکھا اور میرے کانوں نے  
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں  
نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے عمرو بن شریہ سے انہوں نے ابو  
رافع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسایہ اپنے  
پڑوس کے مکان کا زیادہ حق وار ہے اور بعض لوگوں (امام ابو حنیفہ)  
نے کہا اگر کسی شخص نے ایک گھر بیس ہزار درم کو خریدنا تو (شفیعہ کا  
حق ساقط کرنے کے لیے) یہ حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ مالک  
مکان کو نو ہزار نو سو سنانوے درم ادا کرے اب بیس ہزار کے  
تکملہ میں جو باقی رہے (یعنی دس ہزار اور ایک درم) اس کے بدل  
مالک مکان کو ایک دینار (اشرفی) دے دے اس صورت میں اگر  
شفیعہ اس مکان کو لینا چاہے گا تو اس کو بیس ہزار درم پر لینا ہو گا  
ورنہ وہ اس گھر کو نہیں لے سکتا ایسی صورت میں اگر بیع کے بعد یہ  
گھر (بائع کے سوا) اور کسی کا نکلا تو خریدار بائع سے وہی قیمت  
پھیر لے گا جو اس نے دی ہے یعنی نو ہزار نو سو سنانوے درم اور  
ایک دینار (بیس ہزار درم نہیں پھیر سکتا) کیونکہ جب وہ گھر کسی اور کا

حِينَ اسْتَحَقَّ اسْتَقْصَ الصَّوْفُ  
فِي الدِّينَارِ فَإِنَّ وَجَدَ بِهِ  
الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّ  
يُرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ  
دِرْهَمٍ قَالَ فَاجَابَ  
هَذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا دَاءَ وَلَا خَبَثَ وَلَا غَائِلَةَ

۶۷۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ التَّيْمِيِّ أَنَّ أَبَا رَفِيعٍ سَأَلَهُ سَعْدَ  
بْنَ مَالِكٍ بَيْنًا يَارُبْعَ مِائَتٍ مِثْقَالٍ وَ  
قَالَ لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَاهِلُ أَحَقُّ  
بِمَقَبَلِهِ مِمَّا أَعْطَيْتَكَ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نکلا تو اب وہ بیع صرف جو بائع اور مشتری کے بیچ میں ہوئی تھی باطل  
ہو گئی (تو اصل دینار پھر لازماً ہو گا نہ کہ اس کے ثمن یعنی دس ہزار  
اور ایک درم) اگر اس گھر میں کوئی عیب نکلا لیکن وہ بائع کے سوا  
کسی اور کی ملک نہیں نکلا تو خریدار اس گھر کو بائع کو واپس اور بیس  
ہزار درم اس سے لے سکتا ہے امام بخاری نے کہا تو ان لوگوں نے  
مسلمانوں کے آپس میں مکہ اور فرب کو جائز رکھا (یہ عجیب مسلمان  
ہے) اور آنحضرت نے تو فرمایا ہے مسلمان کی بیع میں جو مسلمان  
کے ساتھ ہو نہ عیب ہونا چاہیے (بیماری) نہ خیانت نہ کوئی  
آفت۔

ہم سے سعد بن مسرید نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابراہیم بن  
میسرہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن شریہ سے کہ ابو رافع نے  
سعد سے ایک مکان کی قیمت چار سو مثقال چکانی اور کہنے لگے  
اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ  
ہماریہ اپنے پڑوس کے مکان کا زیادہ حق دار ہے تو میں یہ مکان تم  
کو نہ دیتا (اور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالتا)۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

لے اور یہ مان تا قفس ہے ۷۷ سند یہ حدیث کتاب البیوع میں علاء بن خالد کی روایت سے گزر چکی ہے امام بخاری نے اس سلسلہ میں امام ابوہریرہ  
حنیفہ پر دو اعتراض کیے ایک تو مسلمانوں کے آپس میں فرب اور وغا بازی کو جائز رکھنا دوسرے ترجیح بلا مرجح کہ استحقاق کی صورت میں  
تو مشتری صرف نو ہزار نو سو نو درم اور ایک دینار پھر سکتا ہے اور عیب کی صورت میں پورے بیس ہزار پھر سکتا ہے حالانکہ بیس ہزار اس  
نے دیا ہی نہیں بیچ مذہب اس سلسلہ میں اہل حدیث کا ہے کہ مشتری عیب یا استحقاق دونوں صورتوں میں بائع سے وہی ثمن پھر لے گا جو اس نے  
بائع کو دیا ہے بہن نو ہزار نو سو نو درم اور ایک دینار اور شیخ بھی اس قدر رقم دے کہ اس جائیداد کو مشتری سے لے سکتا ہے گو حنیفہ ہندی  
کی ہندی کے طور اپنی مذہب کے لیے عقلی ڈکوسے بیان کیے ہوں مگر ایسے ڈکوسے احادیث مجھ کے برخلاف کچھ فائدہ نہیں دے سکتے امام بخاری  
نے تو اس باب میں چند ہی مسائل حنفی فقہ کے بیان کیے جو کتاب اور سنت اور عقل سلیم کے مخالف ہیں لیکن اگر کوئی فقرہ کے ساتھ حنفی مذہب فقہ کی  
بڑی بڑی کتابیں جیسے تاحی خاں عالم گری قنیرہ غایہ ہرازیہ القوادی و الخواتم وغیرہ مطالعہ کرے تو وہ ہا مسائل اس قسم کے ان کتابوں میں پائے گا ۷۷

## کِتَابُ التَّعْبِيرِ

باب ۳۳۵ - اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ ۖ  
 ۶۷۹ - حَدَّثَنَا يُمَيْيُ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا  
 اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا  
 مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَاخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ  
 عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ  
 الْوَحْيِ الرَّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي التَّوْحِيدِ فَكَانَ  
 لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ  
 فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءً فَيَتَحَنَّنُ فِيهَا وَهُوَ  
 الْعَبْدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَاوَةِ  
 يَتَزَوَّدُ لَذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خِدِيجَةَ  
 فَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَفِجَّهُ الْحَقُّ  
 وَهُوَ فِي غَايَةِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ  
 فِيهَا فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي  
 فَعَقَلَنِي حَتَّى يَلْعَمَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ  
 اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي

## کِتَابُ خَوَابِ کی تعبیر کے بیان میں

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وحی پہلے پہل شروع ہوئی تو یہی اچھا خواب تھی۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم سے معمر نے کہ زہری نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا پہلے پہل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی وہ یہی تھی کہ سوتے میں آپ اچھا خواب دیکھتے آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صاف صاف نمود ہوتا آپ کیا کرتے حرا کی غار میں چلے جاتے وہاں عبادت میں مصروف رہتے کئی کئی راتیں آپ اسی غار میں بسر کرتے اور توشہ اپنے ساتھ لے جاتے پھر حضرت خدیجہؓ پاس آتے وہ اتنا ہی توشہ اور تیار کر کے دیدتیں (ایک مدت تک یہی حال رہی اور اسی طرح گزری) یہاں تک کہ ایک ہی ایک آپ پر وحی آن پہنچی آپ غار ہی میں تھے کہ حضرت جبریلؑ آئے اور کہنے لگے پڑھو آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں آپ فرماتے ہیں جبریلؑ نے یہ سن کر مجھ کو دایا ایسا دایا کہ میں بے طاقت ہو گیا (یا انہوں نے اپنا زور ختم کر دیا پھر جھوٹ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں انہوں نے دوبارہ

سے خواب دوقم کے جوتے ہیں ایک تودہ معاملہ جو روح کو معلوم ہوتا ہے یہ سب اتصال عالم ملکوت کے اس کو ردیا کہتے ہیں دوسرے شیطانی خیال اور دوسروں جو اکثر بہ سبب فساد معدہ اور املا کے ہوا کرتے ہیں ان کو عربی میں علم کہتے ہیں جیسے ایک حدیث میں آیا ہے دیا اللہ کی طرف سے ہے اور علم شیطان کی طرف سے ہمارے زمانہ میں بعض بے وقوفوں نے ہر طرح کی خوابوں کو بے اصل خیالات قرار دیا ہے معلوم ہوا ان کو تجربہ نہیں ہے کیونکہ وہ رات دن دنیا کے عیش اور عشرت میں مشغول ہیں خواب ڈٹ کر کھاتے پیتے ہیں ان کی خواب کہاں سے بچے ہونے لگے آدمی جیسے راستی اور پاکیزگی اور تقویٰ اور طہارت کا التزام کرتا جائے ویسے ہی اس کے خواب بچے اور قابل اعتبار ہوتے جاتے ہیں اور جھوٹے شخص کی خواب بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں ۱۷۸

فَعَطَيْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ  
ثُمَّ أَرَسْتَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا  
بِقَارِئٍ فَعَطَيْتُ الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي  
الْجُهْدُ ثُمَّ أَرَسْتَنِي فَقَالَ اقْرَأْ يَا سُوَيْدُ  
رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ حَتَّى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ  
فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرٍ حَتَّى دَخَلَ  
عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِلُونِي زَمِلُونِي  
فَزَمِلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ التَّوَدُّعُ فَقَالَ  
يَا خَدِيجَةُ مَا لِي وَاخْبَرِي مَا الْخَبْرُ وَقَالَ قَدْ  
خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ لِمَ كَلَّا  
أَبَشِّرُ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا  
إِنَّكَ لَتَقِصُّ التَّرَجِمَ وَتَصُدِّقُ الْحَدِيثَ  
وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرَأُ الْقَبِيفَ وَتُعِينُ  
عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهَا خَدِيجَةُ  
حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ بْنِ أَسَدٍ  
بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ كُوهَرِ بْنِ  
عَمْرِ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ أَمْرًا  
تَنْصَرِفُنِي الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ يَكْتُبُ  
الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنْ  
الْأَنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَ  
كَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لِمَا  
خَدِيجَةُ أُمِّي ابْنَ عَمٍّ أَسْمَعُ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ

مجھ کو دابا اور خوب دابا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر چھوڑ دیا اور  
کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں تیسری بار پھر  
خوب زور سے دابا کہ میں بے طاقت ہو گیا کہنے لگے اپنے مالک کے  
نام سے پڑھو جس نے ہر ایک چیز سیکھا (یعنی سورہ اقرأ پڑھائی) مالم  
یعلم تک آنحضرتؐ یہ آیتیں سن کر اس غار سے لوٹے آپ کے ہونٹوں  
کے گوشت (ڈر کے مارے) پھڑک رہے تھے حضرت خدیجہؓ بھی  
پاس آئے ان سے کہنے لگے مجھ کو کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو لوگوں  
نے آپ کو کپڑا اڑھا دیا جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو حضرت خدیجہؓ  
سے (فسرمانے لگے خدیجہؓ مجھے کیا ہو گیا ہے اپنا سارا حال  
بیان کیا فسرمانے لگے مجھ کو اپنی جان جانے کا ڈر ہے یہ سن  
کر حضرت خدیجہؓ نے کہا خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا آپ  
خوش رہیے اللہ آپ کو کبھی شراب نہیں کرنے کا آپ تو نلٹے  
والوں سے سلوک کرتے ہیں (ہمیشہ) سچی بات کہا کرتے ہیں  
لوگوں کے بوجھ (قرض وغیرہ) اپنے سرے لیتے ہیں مہمان کی  
فاطر تواضع کرتے ہیں ہر ایک معاملہ میں حق بجانب رہتے ہیں پھر  
ایسا ہوا کہ خدیجہؓ آنحضرتؐ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے چچا زاد بھائی  
درقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیز بن قصیؓ پاس پہنچیں ان کے  
والد حضرت خدیجہؓ کے والد (نخیلہ) کے بھائی تھے یہ درقہ  
جاہلیت کے زمانہ میں (بت پرستی چھوڑ کر) نصرانی بن گئے تھے اور  
عربی لکھا کرتے تھے انجیل مقدس میں سے جو اللہ کو منظور ہوتا  
عربی میں ترجمہ کیا کرتے اور بڑے بڑے ہو کر اندھے ہو گئے  
تھے خیر خدیجہؓ نے ان سے کہا بھائی ذرا اپنے بھتیجے کی کیفیت تو سنو

اس حدیث سے کتاب النبی کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنے کا حجاز نکلتا ہے اور اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا یا نہ کہ امام ابوحنیفہؒ نے تو  
قرآن کا ترجمہ نماز میں بھی پڑھنا جائز رکھا ہے اور بڑے بڑے اکابر علماء نے قرآن شریف کے ترجمے دوسری زبانوں میں کیے ہیں جیسے شیخ سعدی اور شاہ ولی اللہ صاحب شاہ  
عبد القادر اور شاہ رفیع الدین صاحب نے اور بڑے بڑے دہ شخص جو قرآن کا ترجمہ کرنا ناجائز کہتا اور پھر لطف یہ کہ اپنے تئیں حنفی بھی کہتا ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنُ أَبِي مَاذَا تَرَىٰ فَلَقَبُوا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَىٰ فَقَالَ  
وَمَقَاتُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ  
عَلَىٰ مُوسَىٰ يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدْعًا أَكُونُ  
حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ  
مَا سُئِلَ. اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ  
يُخْرِجُنِي هُوَ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ  
رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي  
وَأَنْ يُّدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْتُمْ كَ نَصْرًا  
مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشُبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوَفِّيَ  
وَفَتَّرَ الْوَحْيُ فَتَرَةً حَتَّىٰ حَزَنَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا بَلَغْنَا حُزُنًا  
غَدَاؤُنَا مَرَامًا أَلَىٰ يَنْزُدُنِي مِنْ رُؤُوسِ  
شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكَلَّمَا أَوْفَىٰ يَذْدُودِي  
جَبَلِي نَكِي يُلْقِي مِنْهُ نَفْسًا تَبْدِي لَهَا  
جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ مَا سُئِلَ  
اللَّهُ حَقًّا فَيَسْئَلُنْ لِدَلِكِ جَاشُهَا وَ  
تَقَرُّ نَفْسُهَا فَيَرْجِعُ كَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ  
فَتَرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِيَمِثِلَ ذَلِكَ فَإِذَا أَوْفَىٰ  
يَذْدُودِي جَبَلِي تَبْدِي لَهَا جِبْرِيلُ فَقَالَ  
لَهَا وَمِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ  
الْأَصْبَاحِ ضَوْؤُ النَّفْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْؤُ  
الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ  
بَابُ ۳۷ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

انہوں نے پوچھا کہو بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سب حال بیان کیا اس وقت ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ  
ہے جو حضرت موسیٰ پر اترا تھا ہائے ہائے کاش میں تمہاری پیغمبری  
کے زمانہ میں جوان ہوتا کاش میں اس وقت تک جیتا رہتا جب  
تمہاری قوم کے لوگ تم کو نکال باہر کریں گے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہائیں (میں نے کیا قصور کیا) کیا میری قوم دالے  
مجھ کو نکال دیں گے ورقہ نے کہا بیشک (ایک تم پر کیا موقوف ہے) جو  
کوئی تمہاری طرح پیغمبر ہو کر آیا وحی اور اللہ کا کلام لایا لوگ اس کے  
دشمن ہو گئے خیر اگر میں اس وقت تک زندہ رہا میں نے یہ دن پایا  
تو تمہاری بہت زور کے ساتھ مدد کروں گا اس کے چند ہی روز  
بعد ورقہ گزر گئے اور وحی کا آنا بھی بند رہا ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وحی کے بند ہو جانے کا سخت  
رنج رہا کئی بار تو آپ نے رنج کے مارے یہ چاہا کہ پہاڑ کی چوٹی  
سے اپنے تئیں گرا دیں آپ جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر اس ارادے سے  
پرچستے تو جبریل نمود ہوتے اور کہتے (ہائیں کوئی ایسا کرتا ہے) تم تو اللہ  
کے پیغمبر ہو یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک گونہ قرار آ جاتا کچھ تسلی ہو جاتی  
آپ (اس ارادے سے باز آکر) لوٹ آتے جب ایک مدت گزر  
جاتی اور وحی بند ہی رہتی تو آپ اسی ارادے سے ایک پہاڑ  
کی چوٹی پر پرچستے (کہ گرا کر اپنے تئیں ہلاک کر ڈالیں گے) اتنے میں  
جبریل نمود ہوتے اور یہی کہنے لگتے (ہائیں تم اللہ کے پیغمبر ہو  
آپ اس عزم سے باز آ جاتے) ابن عباسؓ نے کہا (سورہ انعام میں)  
جو ہے فائق الاصابح تو اصابح سے مراد دن کو سورج کی اور  
رات کو چاند کی روشنی ہے۔

باب نیک لوگوں کا خواب اکثر سچا ہوتا ہے۔



اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ انفعا میں) فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو سچا خواب دکھلایا تھا کہ انشاء اللہ تم مسلمان لوگ بے خوف و خطر مسجد حرام میں داخل ہو گے کچھ لوگ تو تم سے سرمنڈائیں گے کچھ بال کترائیں گے تم کو کسی کا ڈر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کو وہ بات معلوم تھی جو تم کو معلوم نہیں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ابھی سر دست تم کو ایک فتح کرا دی (یعنی خیبر کی فتح) ۱۷

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ ثقفی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بخت شخص کا اچھا خواب پیغمبری کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ۱۸

### باب اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زبیر بن معاویہ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے سنا کہ میں نے ابوقتاہدہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب (ہونا کا) شیطان کی طرف سے ہے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ  
الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤُسَهُمْ  
وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۚ فَعَلِمَ مَا لَكُمْ  
تَعْلَمُوا فَبَجَلْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ  
فَتْحًا قَدِيمًا۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ اسْتِخْقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ  
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ۔

باب ۳۴ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ  
۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا  
مِنْ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

۱۷ ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یہ خواب دیکھا کہ مسلمان لوگ کہ میں داخل ہوئے ہیں کوئی ملن کر رہا ہے کوئی قہر جب کافروں نے آپ کو کہہ میں جانے نہ دیا اور قرآنی کے جانور میں مدینہ میں کاٹ دیے گئے تو صبار نے کہا آپ کا خواب تو برا ہے نہیں نکلا اس وقت یہ آیت انہی مطلب پر ہے کہ پیغمبر کا خواب ہمیشہ سچ ہوتا ہے جو بھٹ نہیں ہو سکتا اگر اب نہیں تو آئندہ پورا ہوا گا اور پروردگار کو اپنی مصلحت خوب معلوم ہے کہ میں داخل ہونے سے پیشتر تم کو ایک فتح حاصل کر دینا اس کو مناسب معلوم ہوا اور وہ فتح بھی صلح مدینہ سے یا فتح خیبر فرض صحابہ یہ سمجھ کہ ہر خواب کی تعبیر فوراً ظاہر ہوتا ہوتا ہے یہ ان کی غلطی تھی بعض خوابوں کی تعبیر سالہا سال کے بعد ظاہر ہوتی ہے حضرت یوسفؑ نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر ساٹھ برس کے بعد ظاہر ہوئی ۱۸ سنہ ۱۷ میں ان چھالیس حصوں کا علم اللہ اور اس کے رسول ہی کو ہے بعضوں نے کہا آپ نبوت کے بعد ۱۳ برس زندہ رہے ہر حصہ چھ مہینے کا توکل ہوئے یہ سب گمانی باتیں ہیں اب نبوت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی لیکن اس کے ایک حصے کا دنیا میں باقی رہنا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیونکہ نبوت ان چھالیس اجزاء کا مجموعہ ہے اور ہر جز کو نبوت نہیں کہیں گے ۱۷ سنہ ۱۷ میں وہ آدمی کا دشمن ہے اور کچھ نہیں ہو سکتا تو بد خوابی کہہ کر ڈراتا ہے ۱۷ سنہ ۱۷ میں اس خواب کی تعبیر تھی کہ ۱۷ سنہ

۶۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ  
رُؤْيَا مُبْهِمًا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا  
وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ  
فَارْتَأَى مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا  
وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَقْبَلُ -

باب ۳۲۸ الرُّؤْيَا الْقَابِلَةُ جُزْءٍ مِنْ  
سِتْرَةٍ وَآرِبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ -

۶۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَآثَنَى عَلَيْهِ خَبِيرًا  
لَقِيتُهُ بِأَيَّامٍ مَرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الرُّؤْيَا الْقَابِلَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُومُ  
مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ فَلْيَتَّعِذْ مِنْهَا  
وَلْيَبْصُرْ عَنْ شِمَالِهَا فَإِنَّهَا لَا تَقْبَلُ -  
وَعَنْ أَبِي بَرٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینس نے بیان کیا کہ ہم سے  
لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے انہوں نے  
عبد اللہ بن خباب سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے  
(اچھا) خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو سمجھ لے وہ اللہ کی  
طرف سے ہے اور جب کوئی برا خواب دیکھے جس کو نا پسند کرتا ہے تو سمجھ  
لے وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور  
کسی سے بیان نہ کرے اس کو کچھ نقصان نہیں ہونے کا۔

باب اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں  
سے ایک حصہ ہے۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن  
یحییٰ بن ابی کثیر نے مسدد نے ان کی تعریف کی اور کہا میں ان سے یہ امر  
میں ملا تھا انہوں نے اپنے والد سے کہا ہم سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
بن عوف نے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور  
برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے  
تو اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہم)  
اور بائیں طرف (تین بار) تھو تھو کر سے اس کو کچھ نقصان  
نہیں ہونے کا اور (اسی سند سے) یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے  
کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے بیان انہوں نے اپنے والد ابو  
قتادہ سے انہوں نے آنحضرت سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

لے جب خواب اچھا دیکھے اللہ کی مدد کرے خوش ہو اپنے دوست سے بیان کرے دشمن سے جب برا خواب دیکھے تو اللہ کی پناہ مانگے خواب کے شر سے بائیں طرف جائے  
یہ تین بار تھو کے کسی سے بیان نہ کرے ایک روایت میں ہے کہ کر دے بھی بدل لے بعضوں نے کہا آیہ انکس پر مد لے ایک روایت میں یہ دعا آئی ہے  
اعوذ بما عادت به ملائکۃ اللہ ورسولہ من شر دوائے مذہ ان یعنی نبیا ماکرہ فی دینی و دنیا میں ایک روایت یہ دعا ہے اعوذ بحکامات اللہ انکس  
من طرغضہ و عذابہ و شر عبادہ و من ہزات الشیاطین و ان یحفظون ۱۷ منہ اس حدیث کو اس باب میں ملانے کی وجہ ظاہر نہیں ہوتی  
ذکر کشی نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے غیر متعلق ہے میں کہتا ہوں ذکر کشی امام بخاری کی طرح (باقی برصغیر آئندہ)

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُذْرَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ  
مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ  
۶۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ  
سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ وَ  
حُمَيْدٌ وَاسْتَفَقَ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنِ ابْنِ حَازِمٍ وَالْدَّارِمِيِّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا  
الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن حجاج نے  
انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے  
عبادہ بن صامت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے  
ایک حصہ ہے۔

ہم سے یحییٰ بن قزاع نے بیان کیا کہ ہم سے البرہم بن سعد  
نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں  
نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا  
خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس حدیث  
کو ثابت بنانی اور حمید طویل اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اور  
شعیب بن حجاب نے بھی انسؓ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی حاتم  
اور عبد العزیز درآوردی نے انہوں نے یزید بن عبد اللہ بن خباب  
سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب نبوت کے چھیالیس  
حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(بقیہ مرفوعہ) وقت نظر کیاں سے لاتے اور اس بے اعتراف کریمؐ امام بخاری یہ حدیث شروع میں اس بے لائے کہ آگے کی حدیث میں جس خواب کے نسبت  
یہ بیان ہوا ہے کہ وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس سے مراد اچھا خواب ہے جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ جو خواب شیطان  
کی طرف سے ہوتا ہے نبوت کا جز نہیں ہو سکتا ۱۷ منہ (خواصی صفحہ ۱۷۸) لے تو جس مسلمان کا خواب اکثر سچا ہوتا ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا  
ایک حصہ اس کو عطا فرمایا ہے ۱۷ منہ سے مسلم کی روایت میں پچیس حصوں میں سے ایک حصہ اور ایک روایت میں ستر حصوں میں سے ایک حصہ اور طبرانی  
کی روایت میں چھتر حصوں میں سے ایک حصہ ابن عبد البر کی روایت میں چھپس حصوں میں سے ایک حصہ ترمذی کی روایت میں چالیس حصوں میں سے ایک  
حصہ طبرانی کی ایک روایت میں چالیس حصوں میں سے ایک حصہ مذکور ہے یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ روز بروز آنحضرت کے علوم نبوت میں ترقی  
ہوتی جاتی اور نبوت کے نئے نئے حصے معلوم ہوتے جاتے جتنا جتنا علم بڑھتا جاتا اتنے ہی حصوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا قسطنطین نے کہا مشہور  
یہ روایت ہے چھیالیس حصوں کی ۱۷ منہ سے ثابت اور اسحاق کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب میں دسل کیا اور حمید کی روایت کو  
امام احمد نے ادشعیب کی روایت کو ابن مندہ نے دسل کیا ۱۷ منہ

## باب ۳۴۹ المَیْسِرَات

۶۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوءَةِ  
إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَاتُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ  
قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

## باب ۳۵۰ رُؤْيَا يُوسُفَ

وَقَوْلِهِمْ تَعَالَى إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ  
إِنِّي سَأِيتُ أَحَدَ عَشَرَ كُوكَبًا وَالشَّمْسَ وَ  
القَمَرَ سَأِيتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ه قَالَ يَا بُنَيَّ  
لَا تَقْضُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا  
لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ  
مُبِينٌ ه وَكَذَلِكَ يُحْيِيكَ رَبُّكَ وَ  
يُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُنَبِّئُكَ  
بِغَيْبِكَ وَعَلَى الْإِلَهِ يَتَوَكَّلْ كَمَا  
أَتَمَّهَا عَلَى آبَائِكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَ  
إِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَقَوْلِهِمْ تَعَالَى  
يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ  
جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ  
أَخَذَنِي مِنَ السَّبْحِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ  
الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ تَزَغَ الشَّيْطَانُ  
بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ

## باب اچھے خواب خوشخبریاں ہیں۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نبوت  
دکے حصوں میں سے میری وفات کے بعد کچھ باقی نہ رہے گا  
مگر خوش خبریاں رہ جائیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
خوشخبریاں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔

## باب حضرت یوسف کی خواب کا بیان

اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں، فرمایا جب یوسف نے اپنے  
باپے کا ابا جان میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گیارہ ستارے اور  
سورج اور چاند مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں انہوں نے کہا بیٹا کیسے اپنا  
یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کچھ وہ (بیٹھے بیٹھے) تجھ کو نقصان  
پہنچانے کے لیے ایک منصوبہ کریں گے۔ کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا  
دشمن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو تجھ کو اسی طرح (میری اولاد میں سے)  
پہن لے گا اور تجھ کو خواب کی تعبیر سکھلائیگا اور جیسے اس نے اپنا  
احسان تیرے دادا پر پہلے پورا کیا اسی طرح تجھ پر اور یعقوب  
کی اولاد پر اپنا احسان پورا کرے گا پیغمبری عطا فرمائے گا، کیونکہ  
تیرا مالک (سب کچھ) جانتا ہے حکمت والا اور فرمایا ابا جان میری  
خواب کی جو میں نے پہلے دیکھا تھا اب تعبیر ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ  
نے اس خواب کو سچا کر دکھایا اور اس کے سوا اس نے مجھ پر  
احسان کیا مجھ کو قید خانہ سے نجات دلوائی اور حالانکہ مجھ میں اور میرے  
بھائیوں میں شیطان نے دشمنی ڈلوادی تھی۔ لیکن وہ سب کو  
گاؤں گنویں سے یہاں سے لے آیا بیشک میرا مالک جو کرنا چاہتا ہے

لے اللہ کی طرف سے جن کا ذکر اس آیت میں ہے ہم البشری فی الحیوۃ الدنیاء فی الآخرة ۱۲ منہ جو آدمی خود دیکھے یا دوسرا شخص اس کے نسبت دیکھے  
۱۲ منہ اسی سورت میں حضرت یوسف کی زبان پر ۱۲ منہ حکومت اور دولت عنایت فرمائی ۱۲ منہ

لَمَّا يَسْأَلُ أَنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ  
سَمِعَتْ نَدَىٰ أَتَيْتَنِي مِنَ الْمَلِكِ وَعَلَّتَنِي  
مِنْ تَأْدِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطْرَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَرَبِّي فِي الدُّنْيَا وَ  
الْآخِرَةِ تَوَكَّلْتُ مُسْلِمًا عَلَى الْحَقِّينِ  
بِالصَّبْرِ الْحَيِّينِ فَاطْرَ وَالْبَدِيعِ وَالْبَتِّينِ  
وَالْبَاسِ عِزِّي وَالْخَالِقِ وَاحِدٌ مِنَ الْبَدِيعِ  
بَادِئُهُ

باب ۳۵۵ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيُ  
قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَنَا فِي الْمَسَارِ آفِيٌّ  
أَذْ بَحْلِكَ فَاصْطَرَّ مَا ذَا تَذَى قَالَ يَا  
أَبَتِ افْعَلْ مَا تَوْمَرُ سَتَجِدُنِي  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا  
أَسْلَمَا وَتَلَّاهُ لِلْجَبِينِ وَكَادَيْتَاهُ  
أَنْ يَكَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقَتْ الرُّؤْيَا  
إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ  
فَكَانَ مُجَاهِدٌ أَسْلَمَا سَلَمًا  
أُمْدَارِهِ وَتَلَّاهُ وَصَحَّ وَجْهُهُ  
بِالْكَرَامَةِ

بڑی باریکی سے اس کو نمود کرتا ہے۔ وہ ہر ایک بات کا جاننے والا  
اور بڑی حکمت والا ہے پروردگار تو مجھ کو دنیا کی، بادشاہت تو  
دے چکا اور خواب کی تعبیریں بھی مجھ کو سکھلائیں اب اپنی محبت  
عنایت فرما، تو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دنیا اور آخرت  
میں میرا کام بنانے والا ہے (ایسا کر کے) دنیا سے مجھ کو ایمان پر اٹھا اور  
اپنے نیک بندوں سے ملا دے۔ امام بخاری نے کہا فاطر اور بدیع  
اور مبتدع اور باری اور خالق سب کے معنی ایک ہیں یعنی پیدا کرنے  
والا من البدیع یعنی جنگل اور دیہات سے۔

باب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان  
اللہ تعالیٰ نے (سورۃ الصافات) میں فرمایا جب اسماعیل اتنے  
بڑے ہوئے کہ حضرت ابراہیم کے ساتھ چلنے پھرنے لگے تو حضرت ابراہیم  
نے ان سے کہا بیٹا میں نے خواب میں دیکھا تجھ کو ذبح کر رہا ہوں تم تو جو  
تو اس باب میں تمہاری کیا رائے ہے حضرت اسماعیل نے کہا باا و اجا  
جیسا اللہ نے آپ کو حکم دیا ویسا بجالاؤ (کر گزرو) آپ دیکھ لو گے۔  
خدا چاہے میں صبر ہی کروں گا۔ جب باپ بیٹے دونوں خدا کا حکم  
بجالانے پر مستعد ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو اوندھا کر لیا۔ اور ہم نے  
(اسی وقت) ابراہیم کو لپکارا ابراہیم (بس بس) تم نے اپنا خواب سچا  
کر دکھایا ابراہیم نیک نجبوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ مجاہد نے کہا۔  
اس کو فریابی نے وصل کیا، فَلَمَّا أَسْلَمَا سے مراد ہے کہ دونوں تعمیل حکم  
پر راضی ہو گئے۔ بیٹے نے ذبح ہونا اور باپ نے ذبح کرنا تسلیم کر لیا وَتَلَّاهُ  
یعنی ان کا منہ زمین سے لگا دیا (اوندھا لٹایا)۔

لے لوگوں کو ایک بات کا گمان بھی نہیں ہوتا اور وہ ظاہر ہوتی ہے ۱۲ منہ لگے تاکہ ان کے منہ پر نظر نہ پڑے ایسا نہ ہو شفقت پوری جوش میں آجائے  
اور تعمیل حکم خداوندی میں دیر ہو ۱۲ منہ لگے تو باپ بیٹے دونوں خوش ہو گئے شکرانہ اٹھی بجالائے ۱۲ منہ لگے ان دونوں بابوں میں امام بخاری نے  
آیات قرآنی پر التفاک اور کوئی حدیث نہ لائے۔ شاید ان کو اپنی شرط کے موافق اس باب میں کوئی حدیث نہ ملی ہوگی ۱۲ منہ۔  
عصہ میں اس خواب پر جو حکم اٹھی ہے عمل کروں ۱۲ منہ۔

## باب ۳۵۲ التَّائِبُونَ عَلَى الذُّنُوبِ

۶۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا أَمْرًا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ التَّبَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ سَوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

باب خوابوں کا توارد یعنی ایک ہی خواب کئی آدمی دیکھیں ہم سے یحییٰ بن مکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا (صحابہ میں سے) چند لوگوں کو شب قدر رمضان کے پچھلی سات راتوں میں بتلائی گئی (یعنی خواب میں) اور کچھ لوگوں کو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں آنحضرت نے فرمایا اب ایسا کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی سات راتوں میں تلاش کرو۔

## باب قیدیوں اور مفسدوں اور مشرکوں کے خواب کا بیان۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ یوسف میں) فرمایا اور ایسا اتفاق ہوا کہ یوسف کے ساتھ اور دو بادشاہی، غلام بھی قید خانے میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا میں (خواب میں) یہ دیکھتا ہوں جیسے انکو کاشیہ شراب بنانے کے لیے چوڑ رہا ہوں دوسرا کہنے لگا میں یہ دیکھتا ہوں جیسے میرے سر پر روٹیاں لدی ہیں۔ پرندے ان کو کھا رہے ہیں ہم دیکھتے ہیں تم نیک آدمی ہو۔ بھلا ان خوابوں کی تعبیر تو ہم کو بتلاؤ یوسف نے کہا تمہارا روز کا کھانا جو آیا کرتا ہے اس کے آنے سے پیشتر ہی میں تم کو ان خوابوں کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ تعبیر کا علم ان علموں میں سے ہے جو پروردگار نے مجھ کو سکھلائے ہیں۔ میں تو لوگوں کا طریق چھوڑے بیٹھا ہوں جن کو اللہ پر ایمان نہیں اور آخرت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اور میں اس طریق کا پیروں ہوں جو میرے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا طریق تھا یعنی توحید کا طریق، دیکھو ہم لوگوں کو یہ زیبا

## باب ۳۵۳ مَوَدَّيَا أَهْلِ الشُّجُونِ وَ الْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

يَقُولُ لَهُ تَعَالَى وَدَخَلَ مَعَهُ السَّجَنَ فَتَيَكَنَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَأَيْتُ أَعْمَى وَخَسَدًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَأَيْتُ أَحْمِلُ فُوقَ سَاسِي خُبْرًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبْتُ ذَوْبِلَةٍ إِنَّا تَرَكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ه قَالَ لَا يَا بَيْتُكُمَا طَعَامٌ تَكْرَرَانِي إِلَّا بَنَاتُكُمَا تَأْذِيْلُهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمْنَا سَاقِي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ه وَانْبَعَثَ مِنْ تَابَتِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ وَاسْحَقَ دَعْفُوبَ مَا كَانَ كُنَّا أَنْ لَشْرِكِ يَا لَدَسِ مِنْ

جسے کہ ان پر وہ لوگوں کے خواب متفق ہیں۔ اگرچہ اس روایت میں توارد اور توافقی کی صراحت نہیں ہے۔ مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب قیام اللیل میں گذر چکا ہے۔ اس میں منافقوں ہے اور یہ روایات قدوات فی المسجود الاواخر ۱۲۷۔

امام بخاری کا یہ ہے کہ کبھی اس قسم کے لوگوں کے بھی خواب پچھتوتے ہیں ۱۲۷ ملکہ کوئی ایک لے رہے ہیں ۱۲۷۔

شَعْنٌ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَ  
عَلَى النَّاسِ وَلَئِنْ أَكْثَرَ النَّاسُ لَا  
يَشْكُرُونَ ه يَا صَاحِبِي السَّجْنِ أَكْذَابُ  
مُتَفَرِّقُونَ وَ قَالَ الْفَضِيلُ لِبَعْضِ الْأَتْبَاعِ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ  
الْوَاحِدُ الْفَقَّاهُ ه مَا تَعْبُدُونَ مِنْ  
دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءُ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ  
وَأَبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ  
سُلْطَانٍ أَنْ تَعْبُدُوا إِلَّا رِيَاسًا ذَلِكَ الدِّينُ  
الْقَبِيُّ وَ لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا  
يَعْلَمُونَ ه يَا صَاحِبِي السَّجْنِ إِنَّمَا  
أَحَدُكُمْ فَيَسْقُ رَأْيَهُ خَمْرًا وَ  
أَمَّا الْأَخْذُ فَيُصَلِّبُ فَنَأْكُلُ الظَّيْرُ  
مِنْ رَأْسِهِ فَهِيَ الْأَمْدُ الَّذِي فِيهِ  
تَسْتَفْتِيَانِ وَ قَالَ لِلَّذِي ظَنَّهُ  
نَاجٍ مِنْهُمَا إِذْ كُنتَ فِي عِنْدِ رَبِّكَ  
نَالِسًا الشَّيْطَانُ ذِكْرَ سَمِيهِ فَكَلِمَتٌ  
فِي السَّجْنِ بِضَمِّ سَيْنِي وَ قَالَ  
السَّيِّدُ إِنِّي أَرَأَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ  
سَمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ عَجَافٍ

نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں (اگر سچ پوچھتے ہو) تو یہ  
اللہ کا کرم ہے جو اس نے ہم پر اور دوسرے بندوں پر کیا (توحید کی  
توفیق دی مگر بات یہ ہے کہ اکثر لوگ اللہ کا شکر کہاں کرتے ہیں دم بخت  
ناشکرے مشرک ہیں) قید خانے کے ساتھیو بھلا تم ہی کو مالک الگ  
دھوٹے، کئی خدا بہتر ہیں یا ایک (سچا) خدا جو سب سے زبردست ہے۔  
فضیل بن عیاض (جو اولیاء اللہ میں سے تھے) اس آیت کو پڑھ کر اپنے  
مريدوں سے کہنے لگے دیکھو مالک الگ کئی خدا اچھے ہیں یا ایک سچا  
خدا زبردست بات یہ ہے تم جن ٹھاکروں کو اللہ کے سوا پوجتے ہو  
وہ نہ سے نام ہی نام ہیں (ان کی ہستی تک نہیں) جو تم نے اور تمہارے  
باپ دادا نے (نادانی اور حماقت سے) رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے انہی کوئی  
دلیل نہیں اتاری دیکھو تمام جہان میں، اللہ کے سوا اور کسی کی حکومت  
نہیں ہے۔ اسی نے یہ حکم دیا ہے اس کے سوا کسی کو نہ پوجو یہی سیدھا دین  
ہے مگر اکثر لوگ نادان ہیں میرے قید خانے کے یارو تمہارے خواب کا  
تعبیر سنو، تم میں سے ایک شخص تو قید سے چھٹ کر اپنے صاحب کو  
شراب پلایا کر لگا اور دوسرا سولی پر چڑھے گا۔ اس کے سر کا گوشت پرندے  
نوح نوح کر کھائیں گے تم نے جو دریافت کیا اس کا فیصلہ پروردگار کی  
طرف سے ہو چکا خیر اب یوسف نے کیا کیا ان دونوں میں سے جس کو  
رہائی ہونے والی تھی (یعنی ساتی)، اس سے کہا مجھ کو بھولیو نہیں، میرا حال  
اپنے صاحب سے ضرور کہیو لیکن شیطان نے اپنے صاحب کے پاس یوسف کا تذکرہ  
کرنا اس کو بھلا دیا اور یوسف کئی برس تک قید خانہ میں پڑا رہا اسی اثنا میں  
کیا ہوا (ایک وزر، بادشاہ (اپنے مصاحبوں سے) کہنے لگائیں نے خواب

لے سیدھے دین توحید کو چھوڑ کر شرک میں پڑ جاتے ہیں ۱۲ منہ لگے کہوں کہ خواب کی جب تعبیر دی گئی تو ویسا ہی واقع ہوتا ہے خصوصاً پیغمبروں کی تعبیر  
وہ ہمیشہ سچی ہوتی ہے۔ ابو یعلیٰ نے انس سے مروی روایت کیا خواب کی تعبیر وہی ہوگی جو پہلا تعبیر دینے والا دے۔ ایک حدیث ہے خواب گویا پرندے

کے پیر پر لکھا ہے تعبیر دی کہ واقع ہو گیا ۱۲ منہ لگے کہ میں بے تصور قید رہوں اور ایسا علم اور فضل رکھتا ہوں ۱۲ منہ

لگے سات یا بارہ یا چودہ برس تک ۱۲ منہ۔

وَسَبَّحَ سُبُلَاتٍ خَضِرًا وَأَخْضِرَ بَابَاتٍ  
لَهَا أَيْهَا الْمَلَأُ أَفْتَوْفِي فِي مُرَدِّيَا  
أَنْ كُنْتُمْ رَلْدُورِيَا تَعْبُورُونَ هَ قَالُوا  
أَضْعَاطُ أَحْلَافٍ وَمَا نَحْنُ بِتَوِيلٍ  
الْأَحْلَافِ بِعَالِيَيْنِ وَقَالَ الَّذِي نَحَا  
مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا  
أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُون ۝  
يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي  
سَبْعِ بَقَعَاتٍ سِمَانٍ يَا مُجْلِسُ  
سَبْعٍ عَجَافٍ وَ سَبْعِ سُبُلَاتٍ خَضِرٍ  
وَأَخْضِرَ بَابَاتٍ تَعَلَّقِي أَمْ رَجِعِي إِلَى  
النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ هَ قَالَ  
تَذَرُونِ سَبْعَ سِنِينَ ذَابًا فَمَا  
حَصَدْتُمْ فَذَرُّوهُ فِي سُبُلِهِ إِلَّا  
قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ  
بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا  
قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا  
تُخْضِنُونَ هَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ  
عَامٌ فِيهِ يُبْعَاثُ النَّاسُ وَمَعِيهِ  
يَعْبُورُونَ هَ وَقَالَ الْمَلِكُ أَتُؤْتِي  
بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرُّسُولُ قَالَ ارْجِعْ  
إِلَى رَبِّكَ وَادَّكَرَ أَفْتَعَلَ مِنْ  
ذِكْرِ أُمَّةٍ قَدَرٍ وَيُفْتَرِ أُمَّةٍ نَسِيَانٍ

دیکھا سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھائے چل جا رہی  
ہیں اور سات بالیاں ہری ہیں سات، دوسری سوکھی مصاحبو تبتلاؤ  
تو اگر تم کو خواب کی تعبیر دینا آتی ہے میرے اس خواب کی کیا تعبیر ہے  
انہوں نے کہا یہ خواب کیا ہے اوہرا دہر کے پریشان خیالات کا مجموعہ ہے  
اور ایسے دواہیات، خیالوں کی تعبیر ہم کو نہیں آتی دیر سنتے ہی، اُس  
قیدی کو جس نے رہائی پائی تھی ایک مدت کے بعد یوسف کا خیال آیا  
اور کہنے لگا مجھ کو ذرا قید خانے تک جانے دو تو میں اس خواب کی تعبیر  
تم کو بتلا دوں پھر وہ قید خانے میں یوسف پکاس پہنچا اور کہنے لگا  
یوسف سچی تعبیر دینے والے اس خواب کی تعبیر تو بتلاؤ سات موٹی  
گائیں ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہری  
ہیں اور سات، دوسری سوکھی اسکی تعبیر بتلاؤ تو میں لوٹ کر لوگوں کے  
پاس جاؤں تمہارا حال کہہ ساقوں، اُنکو معلوم ہو کہ تم کیسے بالکل شخص  
ہو، یوسف نے خواب سنتے ہی یہ تعبیر بیان کر دی، ایسا ہو گا تم لوگوں  
والے سات برس تک تو بدلتور کھیتی باڑی کرو گے مگر ایسا کرنا فصل کاٹنے  
پر غلہ بالیوں ہی میں رہنے دینا تھوڑا سا اپنے کھانے کے موافق نکال لینا  
پھر اسکے بعد سات برس بالکل سوکھے سخت قحط کے آئیں گے تم نے جتنا غلہ  
چارہ وغیرہ ان سالوں کے لیے اکٹھا رکھا ہو گا وہ سب کا سب تمام کر دیگے  
تھوڑا سا تخم کے لیے ہ جائیگا اب آٹھواں سال جو آئیگا اس میں خوب سال اچھا  
ہی نگام ہو گا بارش بھی ہوگی دانگور بھی پیدا ہونگے، لوگ انکے شیرے نکالینگے  
بادشاہ نے حکم دیا یوسف کو میرے پاس لے آؤ جب بادشاہی بلا میںوالا ہر کارہ  
یوسف کے پاس آیا تو وہ (قید خانہ سے نہیں اٹھے، کہنے لگے بادشاہ کے پاس  
جا اخیر تک ادکر ذکر سے نکلا ہے اس کو باب افعال میں لے گئے امتزایک نے  
ایک قرن کے بعد بعضوں نے اُمہ کے بدل اُمہ پڑھا ہے یعنی بھول جانیکے بعد

۱۲ بادشاہ اور درباریوں سے ۱۲ منگے ساتی یہ سن کر آیا اور بادشاہ اور درباریوں سے بیان کی سب کو سخت تعجب ہوا کہ ایسا عالم و فاضل شخص اور قید میں پڑا  
رہے ۱۲ منگے پھرتے کو ذال میں ادغام کر کے ذال کو ذال سے بدل دیا ۱۲ منگے یہ قرأت ابن عباس سے منقول ہے مگر فاسیہ ۱۲ منہ۔



وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْصِرُونَ الْأَعْنَابَ اللَّهُنَ  
تُحْصِنُونَ تَحْرُسُونَ۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ  
أَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَلَيْتُ  
فِي السَّجْنِ مَا لَيْتَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي  
الْمَلَكُ أَعْنَى لَأَجْبَتْهُ۔

بَابُ ۳۵ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ  
فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ  
الشَّيْطَانُ بِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
ابْنُ سِيرِينَ إِذَا رَأَاهُ فِي صُورَاتِهِ۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
مُخْتَارًا حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ

ابن عباسؓ نے کہا یَعْصِرُونَ کا معنی تیل اور شیرہ بکالنے کے میں  
تُحْصِنُونَ کا معنی حفاظت کرو گے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماءؓ نے بیان کیا کہ ہم سے جویرہؓ  
بن اسماءؓ نے انہوں نے امام مالکؓ سے انہوں نے زہریؓ سے کہ سعید بن  
مسیبؓ ابو عبد اللہ (سعد بن عباد) نے انکو خبر دی ان دونوں نے  
ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
اگر میں اتنے دنوں قید میں پڑا رہتا جتنے دنوں یوسفؑ پرکے رہے  
پھر بادشاہی (بلایا) میرے پاس آتا تو فوراً چلا جاتا لیہ

بَابُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا

ہم سے عبد ان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارکؓ نے خبر  
دی انہوں نے یونسؓ سے انہوں نے زہریؓ سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن  
عبد الرحمن بن عوفؓ نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی خواب میں مجھ کو دیکھے  
وہ عنقریب (یعنی مرنے کے بعد) مجھ کو بیداری میں بھی دیکھے گا لیہ  
اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ امام بخاریؒ نے کہا محمد بن  
سیرینؒ نے کہا لیہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو خواب میں مجھ کو  
میری صورت یعنی میرے علیہ میں دیکھے لیہ

ہم سے معلى بن اسدؓ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزيز بن مختارؓ  
نے کہا ہم سے ثابت بن انسؓ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ان  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اُس نے

سلمہؓ سے حضرت یوسفؑ کا سا صبر نہ ہو سکتا آپ نے حضرت یوسفؑ کے مبرور استقلال کی تعریف کی ۱۲ مندرجہ ۱۵ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ  
ہجرت کر کے میرے پاس آ جائیگا اور بیداری میں مجھ سے ملے گا ۱۲ مندرجہ ۱۵ اس کو اسمعیل قاضی نے وصل کیا ۱۲ مندرجہ ۱۵ اس کا خواب سچا ہے بعضوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس صورت میں دیکھے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھنا گویا آپ ہی کو دیکھنا ہے اور  
شیطان کو یہ قدرت نہیں ہے کہ آپ کی صورت بن کر دے مگر خواب میں جو حکم آپ دیں اگر وہ شریعت کے احکام کے برخلاف ہو تو اُس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے  
اس پر سب علماء کا اتفاق ہے ۱۲ مندرجہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ۱۵ اس کو ابی قاتم نے وصل کیا ہے ۱۲ مندرجہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۵

رَأَى قَاتَ الشَّيْطَانُ لَا يَتَخَلَّلُ بِي وَرَأَى الْمَوْتُ  
جُزْءًا مِّنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ -

۶۹۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ  
الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ  
عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ  
فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا  
يَتَزَايَا -

۶۹۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ الرَّهْزِيِّ  
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ  
تَابَعَهُ يَوْمُئِذٍ وَابْنُ أَبِي الرَّهْزِيِّ -

۶۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيرُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ  
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّمُ -

باب ۳۵۵ رَأَى الْكَلِيلَ رَوَاهُ سَمُرَةَ -

بیشک مجھ کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا اور مسلمان کا  
(نیک) خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

ہم سے محمد بن یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عبید اللہ بن الجعفر سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی انہوں نے  
ابو قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب اللہ  
کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے، پھر جو کوئی بُرا خواب  
دیکھے اُس کو چاہیے کہ بائیں طرف (کروٹ لے کر) تین بار تھو تھو کرے  
اور شیطان سے پناہ مانگے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) کہے  
یہ بُرا خواب اس کو کچھ نقصان نہیں دینے کا، اور شیطان میری صورت  
میں اپنے تئیں نہیں دکھا سکتا۔

ہم سے خالد بن علی نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن حرب نے کہا مجھ  
سے محمد بن ولید زبیدی نے انہوں نے زہری سے کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
نے کہا ابو قتادہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے  
(خواب میں) مجھ کو دیکھا اُس نے سچ (مجھ کو) دیکھا زبیدی کے ساتھ  
اس حدیث کو یونس اور زہری کے جتیبہ نے بھی روایت کیا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تہنی نے بیان کیا کہ ہم سے لیث  
بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے انہوں نے عبد اللہ  
بن حباب سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا اُس نے سچ  
(مجھ کو) دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت پر نہیں ہو سکتا۔

باب رات کو جو خواب دیکھے اُس کا بیان۔

۱۵ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں لایترابی کی ہو، بعض نسخوں میں لایترابی ہے یعنی وہ میری شکل نہیں بن سکتا ۱۲ مندرجہ ۱۵ ان کی  
روایتوں کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ مندرجہ ۱۵ امام بخاری کا مقصود اس باب کے لے سے یہ ہے کہ رات اور دن دونوں کا خواب معتبر اور برابر ہے بعضوں نے کہا  
امام بخاری نے ابو سعید کی حدیث کی طرف اشارہ کیا کہ رات کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے، بعضوں نے کہا جو خواب شروع رات میں دیکھے اس کی تعبیر دیر میں ظاہر  
ہوتی ہے اور اخیر شب میں مخصوص محرکے وقت جو خواب دیکھے اُس کی تعبیر ظاہر ہوتی ہے ۱۲ مندرجہ ۱۵ اللہ تعالیٰ ۛ

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَّادِيُّ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ  
صَفَاتِيهِمُ الْكَلِمَ وَنُصِرْتُ بِالرَّغِيبِ وَبَيِّنَاتِي أَنَا  
نَائِمُ الْبَارِحَةِ إِذْ أُتِيتُ عَفَاءَ تَمِيمِ خَزَائِنِ  
الْأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
فَدَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَأَنِي  
الْيَلَّةُ عِنْدَ النُّعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَاخِرِينَ  
مَا أَنْتَ رَآءُ مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَالْحَسَنِ مَا  
أَنْتَ رَآءُ مِنَ اللَّيْمِ قَدْ رَجَلَهَا نَفْطُرُ مَاءٍ  
مُتَكَبِّرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاقِقٍ رَجُلَيْنِ  
يَطُوفُ بِأَلْبَيْتٍ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ  
الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ  
جَعِدَ قَطِطَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيَمْنَى  
كَأَنَّهَا عَيْنُهُ طَافِيَهُ فَسَأَلْتُ

ہم سے احمد بن مقدم نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن عبد الرحمن  
طفاوی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین  
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، اللہ نے مجھ کو باتوں کی کنجیاں عنایت فرمائیں یہ اور میرے  
دشمنوں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی، اور ایسا ہوا گذشتہ  
رات کو میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کی کنجیاں لاکر میرے ہاتھ میں  
دیدیں گئیں۔ ابو ہریرہ نے یہ حدیث بیان کر کے کہا پھر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم ان کنجیوں کو لوٹ  
پلٹ لے رہے ہو یا نکال رہے ہو یا لوٹ رہے ہو۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک  
سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے دیکھا کہ میں کعبہ کے پاس ہوں  
اتنے میں ایک گندمی رنگ کا شخص بہت اچھا گندمی رنگ جو تم نے دیکھا  
ہو یا میرے پر کا ندھوں تک بال بہت اچھے بال جو تم نے دیکھے ہوں  
ان میں کنگھی کی ہوئی پانی ٹپک رہا ہے دو مردوں پر ٹپکا دیئے ہوئے  
یا یوں فرمایا دو مردوں کے کا ندھوں پر ٹپکا دیئے ہوئے خانہ کعبہ کا  
طواف کر رہا ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہیں انہوں  
نے کہا مسیح مریم کے بیٹے ایسے میں اور ایک شخص دکھلائی دیا جو بہت  
گھونکریاں والا دابہنی ہاتھ کا کا نا تھا اس کی آنکھ ایسی تھی جیسے کہ  
پھولا ہوا انگور میں نے پوچھا یہ کون ہے، انہوں نے کہا کہ یہ

۱۔ یعنی یہی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں الفاظ تھوڑے اور معانی اور مطابقت انتہا ہوتے ہیں، ایک روایت میں مقتاتیم الکلم کے بدل جوامع الکلم ہے۔  
۲۔ زمین سے مراد وہ ملک میں جہاں تک اسلام کی حکومت پہنچی، اور مسلمانوں نے ان کو فتح کیا وہاں کے خزانے لوٹے، یہ حدیث ایسی توت کی کھلی دلیل ہے ایسی صاف  
بیشین کوئی پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا، ۱۲۔ ۱۳۔ بعض نسخوں میں تنتقلونہما بعضوں میں تنتقلونہما بعضوں میں تنتقلونہما ہے اس سے تین ترجمے  
ہم نے یہ ترتیب رکھی ۱۲۔ ۱۳۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور اسلام کے طریق پر کعبہ کا طواف  
کریں گے اور قادیانی کا دعویٰ کہ میں شیل مسیح ہوں اور اب مسیح دنیا میں آنے والے نہیں ہیں، محض غلط اور فریبی، ۱۴۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔



## باب دن کو جو خواب دیکھے اُس کا بیان

اور عبداللہ بن عون نے کہا محمد بن سیرین سے نقل کیا کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے لیکن

ہم سے عبداللہ بن تینسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس (جو آپ کی رضاعی خالہ تھیں) جایا کرتے وہ عبادہ بن صامت (صحابی) کے نکاح میں تھیں، ایک دن جو آنحضرت صلعم اُن کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپؐ کو کھانا کھلایا، اور آپؐ کے سر کے بال دیکھنے لگیں (جو میں نکالنے لگیں) آپؐ سو گئے، پھر جاگے تو (خوشی سے) ہنس رہے تھے، ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم! آپؐ کیوں ہنستے فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لئے اس سمندر کے بیچ بیچ اس شان و شوکت سے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر سوار ہوتے ہیں۔ اسحق راوی کو شک ہے کہ مَلُوكًا علی الاسترة فرمایا مثلاً المَلُوكُ علی الاسترة ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! دُعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی، اس کے بعد پھر تنکھ پر رکھ کر سو گئے، پھر جاگے تو ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کو جا رہے ہیں وہی کلمہ فَرَّیَا جو پہلے فَرَّیَا تھا لیکن ام حرام نے کہا یا رسول اللہ صلعم! دُعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان

## باب ۲۵۶ التَّوْبَاتُ بِاللَّيْلِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ مَا وَدَّيَا اللَّهُ مَا يَمِثُّ لَمْ يَأْتِ اللَّيْلَ -

۲۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَقْلِبُ رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَأَسُ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ تَبَجَّ هَذَا الْبَعْرُ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتِرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْتِرَةِ شَأْنٌ اسْتَحَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَدَعَا اللَّهَ مَا يَمِثُّ لَمْ يَأْتِ اللَّيْلَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَأَسُ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ

۱۔ اس کو قرنی نے کتاب التبعیر میں نقل کیا ہے ۲۔ یعنی اس شان و شوکت سے جیسے بادشاہ سوار ہوتے ہیں ۱۲ مندرجہ

يَعْبُدُنِي مِنْهُمْ قَالِ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَكَذَبَتْ  
الْجَعْفَرِيَّةُ مَا كَانَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَضَرَعَتْ  
عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَدْرٍ حَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ -  
بَاب ۳۵ رُؤُوسُ النِّسَاءِ -

۶۹۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُقَيْلٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَازِمُ  
بْنُ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً  
مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ أَقْتَمُوا الْمُهَاجِرِينَ  
قُرْعَةً قَالَتْ فَطَامَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ  
مَطْعُونٍ وَأَخْرَلَنَا فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجَعَ  
وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ  
عُثْمَانُ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ سَأَحْمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ  
فَتَهَاوَرَنِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ

لوگوں میں کرے، آپ نے فرمایا تو تو پہلے لوگوں میں شریعت ہو چکی، پھر  
ایسا ہو کہ ام حرام معاویہ کے زمانہ میں سمند میں سوار ہو گئیں  
اور وہاں سے نکلیں تو جانور پر سے گر کر مر گئیں یہ  
باب عورتوں کے خواب کا بیان ہے

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے حبش بن سعد  
کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا جو کہ عمار بن  
زید بن ثابت نے خبر دی کہ ان کی ماں ام علانہ نے بویک انصاری  
عورت تھی، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت  
کی تھی اُن سے بیان کیا کہ آنحضرت مسلم نے قرعہ کر رہا جو  
کو بانٹ دیا یہ ام علانہ کہتی ہیں ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون  
رہا جو آئے، ہم نے ان کو اپنے گھروں میں اتارا، وہ اُس بیماری  
میں مبتلا ہوئے جس میں انہوں نے وفات پائی۔ تب انکی وفات  
ہو گئی اور غسل اور کفن سے فراغت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم تشریف لائے، میری زبان سے یہ نکل گیا ابو سائب کہ  
عثمان بن مظعون کی کنیت تھی، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، میں  
اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عزت دی،

۱۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے آپ کی نبوت کی دلیلوں میں سے یہ حدیث بھی ایک بڑی دلیل ہے، کسی شخص کے حالات کی اس حدیث میں گواہی  
کرنا جو پیغمبر کے اور کسی سے نہیں ہو سکتا، ابن تین نے کہا بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ معاویہ کی خلافت صحیح تھی نہ کہ حدیث سے  
یہ نہیں نکلتا کیونکہ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب معاویہ حضرت عثمان کی طرف سے خاتم کے حاکم تھے، اور حدیث میں خلافت کا اثبات ہے نہ اسکی  
نفی ہے، اگر یہ مان بھی لیں کہ یہ واقعہ معاویہ کی خلافت میں ہوا تو اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں یہ مذکور ہے کہ خلافت میرے بعد میں ہی  
تک رہے گی کیونکہ اُس حدیث میں خلافت سے خلافت نبوت مراد ہے، اور معاویہ بادشاہوں کی طرح تھے گو (مجازاً) نہ تو خلیفہ بھی کہیں  
کہ انی الفتح میں کہتا ہوں معاویہ اور اُن کے بعد والے سلاطین بنی امیہ کو تمام علماء نے بادشاہ گناہے نہ خلیفہ، اور جس نے خلافت کا  
لفظ ان کی حکومت پر اطلاق کیا ہے تو اس نے مراد بادشاہت ہے کیونکہ خلافت راشدہ جناب امام حسن علیہ السلام پر ختم ہو گئی، اور  
ہمارے پیرو مرشد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے جو غنیۃ الطالبین میں فرمایا و اما خلافت معاویہ فتا بئذ تو خلافت سے  
نکھلے یہی دنیاوی بادشاہت ہے ۱۲ متر ۵ کہتے ہیں کہ عذر میں ایسا خواب دیکھیں جو اُن کے من سبب نہ ہو تو وہ اُن کے فائدہ و  
لئے ہوگا جیسے قدم چھو بھلا کہ کے ہے ہوتا ہے اور لوگے کا ماں باپ کہنے، ابن بطال نے کہا عورت کا نیک خواب بھی نبوت کے ہم چھو  
میں سے ایک حقیقت ہے ۱۲ متر ۵ میں سب جہان، جس انصاری کے نام پر منظر دہ اُسی کے گھر میں ۱۲ متر ۵ رحمہ اللہ تعالیٰ بنا

اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بَأَنِي  
أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهُ  
إِنِّي لَأَرَا جُودَهُ الْخَيْرَ وَاللَّهُ مَا أَدْرِي  
وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِي  
فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَمْرَ كُنِيَ بَعْدَهُ أَحَدًا  
أَبَدًا ۝

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا وَقَالَ مَا أَدْرِي مَا  
يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ وَاحْزَنْتَنِي فَمَنْتُ فَرَأَيْتُ  
لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ  
عَمَلُهُ ۝

بَابُ ۳۵ الْجُلُومِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا  
حَلَمَ فَلْيَبْصُرْ عَنْ لَيْسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ  
بِاللَّهِ عَذْرَ جَلٍّ ۝

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھ کو کیسے معلوم ہوا  
کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو عزت دی، میں نے کہا یا رسول اللہ صلعم  
میرے ہاں باپ آپ پر قربان پھر اور کن لوگوں کو اللہ عزت دیکلا اگر  
عثمان ہی کو عزت نہ دیگا جو ایسے ایماندار اور مخلص آدمی تھے، اُن  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم عثمان کی موت تو آپ  
پہنچی، اور میں تو اُن کی بہتری کی امید رکھتا ہوں (لیکن یقیناً کچھ  
نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں، لیکن مجھ کو معلوم نہیں  
کہ میرا کیا ہونا ہے یہ اُس وقت ام العلاء نے کہا اب (آج سے)  
خدا کی قسم میں کسی کو پاک صاف نہیں کہنے کی یہ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ  
نے خبر دی، انہوں نے زہری سے یہی حدیث اس میں یوں ہے  
کہ میں نہیں جانتا عثمان کا کیا حال ہونا ہے، ام العلاء کہتی ہیں مجھے  
آنحضرت صلعم کے ایسا فرمانے سے رنج ہوا میں سو گئی تو کیا دیکھتی  
کہ عثمان کے لئے ایک چشمہ بہ رہا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہ اُن کا عمل ہے یہ

باب بُرَا خَوَابِ شَيْطَانِ كِي طَرَفٍ سَهْ جَبْ كِي  
ايسا خواب ديكھے تو بائیں طرف تھو کے اور اعوذ بِاللّٰهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ كِهے۔

۱۔ شاید یہ حدیث آپ نے اُس وقت فرمائی جب سورہ فتح کی یہ آیت لیغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر نہیں اُتری تھی اللہ  
مَنَّ ہے کہ آپ نے تفصیل حالات معلوم ہونے کی نفی کی ہو، اور اجمال آپ کو اپنی نجات کا یقین ہو جیسے قرآن میں ہے وَانْ اَدْرٰی مَا یَفْعَلُ بٰی وَلا یُکْمُ اَوْرَی  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب خود آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا تو اپنی امت کو کیا بخشواں گے، یہ اعتراض لغو ہے، کیسے کہ نبی  
کیسا ہے مقبول اور بڑے درجہ کا ہو لیکن آخر زندہ ہے حق تعالیٰ کے استغفار اور بے پرواہی کو دیکھ کر وہ حال میں کا بقدر بہتا ہے خصوصاً مقرب بندوں کو اور  
زیادہ خوف رہتا ہے کیا انہوں نے یہ نہیں منع نزدیکان راہبش بودیہ راہی ۱۲ مندرجہ ۱۵ اللہ ہی کو معلوم ہے کہ حقیقت میں اس کا کیا حال ہے گو اس نیت  
میں باب کا مطلب مذکور نہیں ہے مگر اس کے بعد کے طریق میں باب کا مطلب مذکور ہے اس کی مناسبت سے اس حدیث کو بھی لا فے ۱۲ مندرجہ ۱۵ کہتے ہیں وہ  
سراج بیضا ساری نئی چھوڑ گئے تھے جو جنگ بدر میں شریک ہوا تھا، یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کی پیروی دیتے تھے، دوسری روایت میں ہے کہ ہر میت کا  
عمل موت سے تمام سوجھاتا ہے مگر اللہ کی راہ میں جس نے جو کی پیروی دیا ہو اس کا عمل بڑھتا ہی چلے جاتا ہے قیامت تک بڑھتا رہیگا ۱۲ مندرجہ ۱۵

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَسَانٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ السُّوَيَاءُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلُمَ يَكُونُهُ خَلْبُصُتٌ عَنْ يَسَارِهِ وَلَيْسَتْ عَذَابُ اللَّهِ مِنْهُ فَلَئِنْ يَضُرَّهُ۔

### بَابُ اللَّبَنِ

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْتًا آتَانَا ثُمَّ أُتِيتُ بِعَدَجٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَا أَدْرِي الرَّثَى يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَةً قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو قتادہ انصاری سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور آپ کے ہمراہی کے خاص سواروں میں سے تھے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے، جب کوئی تم میں سے بُرا خواب دیکھے جو اُس کو ناگوار ہو تو اپنے بائیں طرف تھو کے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے، اُس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

### بَابُ خَوَابٍ فِي دُودِهِ وَيَكْفِيهَا

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا، کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہ ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ بن عبد اللہ نے انہوں نے (اپنے والد) عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، ایک بار میں سو رہا تھا اتنے میں، دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، میں نے دودھ پیا اتنا پیا، میں خواب ہی میں کیا دیکھتا ہوں جیسے دودھ کی تراوت میرے ناخنوں سے پھوٹ نکلی میں نے پی کر پھر (پچا ہوا دودھ) نگر گو دیدیا، صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ صلعم آپ نے فرمایا علم، اور کیا یہ

۱۔ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی تفصیل نکلی، حقیقت میں حضرت عمرؓ تمام علوم میں خصوصاً علم سیاست اور تدبیر میں تو اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے، یا انہذا بنی سہمیہ میں ایک اور شخص حضرت عمرؓ کی طرح بیدار کر کے جو دشمنان اسلام کو مغلوب و درمقہو کر دے، حکام کی مدد سے دیکھتے ہیں کہ آگ کا خواب میں دیکھنا غصہ کی دلیل ہے، پانی کا دیکھنا آنکھ کا نور ہے، خواب میں دونا خوشی کی دلیل ہے غلام ہونا آزاد کی نشانی ہے، شطرنج اور چوہہ کھیلنا جنگ و فساد کا سبب ہے، شیریں اور صاف پانی حلال و زہی ہے، گدلا پانی ناخوشی کی دلیل ہے، خاک دیکھنا خصوصاً کاشتکار کے لئے روزی کا باعث ہے، ہوا گرم ہو یا سرد رنج اور غم کی نشانی ہے، اگر معتدل طور سے بدن پر لگتی ہوئی دیکھے تو خوشی کا موجب ہے، مرنے کو کوئی چیز دینا مال و اسباب تباہ ہونے کی نشانی ہے، ہفت سارنج و غم کی نشانی ہے، پانی پینا اور پیاس نہ کھینا شوق علم کی دلیل ہے، طبلہ بجانا راز کا فاش ہونا بوق جنگ کی دلیل ہے، بیڑی میں گرفتاری شریعت کی پابندی باغ غنائے (باقی برص ۴۵۳)



بَاب ۳۶۔ اِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي اطْرَافِهِ  
اَوْ اُظْلَفَ يَدُهُ۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُصَّالٍ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَا أَكُلُ نَازِلًا نَبْتُ يَغْدِرُ لَكُنْ فُشْرِيَتْ  
مِنْهُ حَتَّى آتَى الْيَدَى يَخْرُجُ مِنْ  
اطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
فَقَالَ مَنْ جَوْلَهُ فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

بَاب ۳۶۱ النَّمِيصُ فِي الْمَنَامِ

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُصَّالٍ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَامَةَ  
بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا  
نَازِلًا نَبْتُ النَّاسِ يُعْرِضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ

بَاب اگر دودھ اعقار اور ناخونوں سے چھوٹ  
نکلے تو کیا تعبیر ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب  
بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صحابہ  
بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے حمزہ بن عبد  
بن عمر نے بیان کیا، انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا اتنے  
میں دودھ کا پیالہ میرے پاس لایا گیا میں نے اس کو پیا، یہاں تک  
کہ دودھ کی تازگی میرے اعضا کے کناروں سے نکلتی ہوئی معلوم  
ہوئی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمرؓ کو دے دیا، جو لوگ آپ کے  
گرد بیٹھے تھے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اس کی کیا تعبیر  
دیتے ہیں، فرمایا کہ علم اور کیا۔

بَاب خواب میں قمیص (کرہ) دیکھنا

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن  
ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے  
ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوامامہ بن سہل نے بیان کیا انہوں نے  
ابو سعید خدریؓ سے سنا، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں سو رہا تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ میرے سامنے  
لائے جا رہے ہیں اور وہ کرتہ پہنے ہیں، کسی کا کرتہ چھاتیوں تک،

(بقیہ حاشیہ ص ۴۵۳) رومانی ہے، میوہ بادشاہ سے فائدہ ہوتا۔ ہاتھ کا لمبا ہونا، سخاوت ہے۔ ہاتھ کا چھوٹا ہونا، بخل ہے۔ سیدھا ہاتھ  
فرزند ہے۔ بایاں ہاتھ، دفتر ہے، اعلیٰان اولاد، انت، مان لب۔ سینہ اور پستان، خزانہ، اسی طرح بیٹ جگہ اردول نجی خزانہ، ساق اور زانو، نوبخ اور تکلیف  
مغز، پوشیدہ مال۔ پہلو، عورت۔ عضو ستاسل، فرزند۔ ہاتھ دھونا، نا امید ہونا۔ ناچنا، بے شرمی، تنگی کرنا۔ جہانہ خادم۔ برتبط بجانا، جوڑ کر کرنا  
ہکشتی کرنا، کسی کو ستانا۔ دوا کھانا، بیماری سے نجات۔ خوشبو لگانا، خوشی ہونا۔ خوشبو اس کے بدن یا کپڑے سے پھرنانا، بدنامی اور غم۔ ہموان، نقصان،  
بیماری، خوشبو کی نئے کپڑے موت ہے، کشتی میں ناچنا، غرق ہونا۔ قید میں ناچنا، رہائی۔ بدن سے خون بہنا، حلال دل پانا۔ اگر زخم نہ ہوا زخم دیکھے، تو  
تکلیف مغلی۔ عود کا شراب گاہ سے خون بہتے دیکھنا، محل ساق ہونا۔ کھجور کا شراب بی کرشہ ہونا، خزانہ کی دلیل ہے۔ انگور کے شراب سے نشہ ہونا، مال اور  
دولت ملنے کی دلیل ہے، دودھ، مال کا نفع، حلال روزی۔ پورے کپڑے، رنج و غم۔ نئے کپڑے، دولت۔ گواہ شہیدی و دادانی (باقی بر صفحہ آئندہ)

قُصُّ قِنَمَهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ  
دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ  
عَلَيْهِ قَبِيضٌ يَجْرُهُ قَالُوا مَا أَوْلَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ -

بَاب ۳۶۲ جَزَاءُ الْقَبِيضِ فِي الْمَنَامِ -

۴۰۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ تَرَأَيْتُ النَّاسَ  
عَرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُبُضٌ قِنَمَهَا مَا يَبْلُغُ  
الشَّدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَخَرَجَ  
عَلَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَبِيضٌ  
يَجْرُهُ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ -

بَاب ۳۶۳ الْخَضِرُ فِي الْمَنَامِ الرَّضِيَّةِ

الْخَضِرَ آخِرَ -

۴۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ  
حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا قُرْبَانُ  
خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيُورٍ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ  
عُبَادٍ كُنْتُ فِي حُلُقَةٍ فِيمَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَ  
ابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا

کسی کا اس سے بھی چھوٹا (یا اس سے بڑا) پھر عمرؓ میرے سامنے  
آئے، ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ وہ اس کو گھسیٹ رہے تھے (زمین  
پر رُلنا جاتا تھا) صحابہؓ نے پوچھا، اس کی تعبیر آپ کیا دیتے ہیں  
آپؐ نے فرمایا دینداری اور کیا  
باب خواب میں کرتہ گھسنا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد  
نے کہا مجھ سے عقیل نے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا ہم کو ابوامامہ  
بن سہل نے خبر دی، انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے  
کہ میں سو رہا تھا، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ میرے سامنے  
لائے جا رہے ہیں، وہ کرتے پہنے ہیں، بعضوں کے کرتے چھایتوں  
تک، بعضوں کے اس سے بھی کم (یا زیادہ) اور عمرؓ جو سامنے لائے  
گئے ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا کہ اس کو زمین پر گھسیٹ رہے تھے  
صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی تعبیر آپ کیا دیتے ہیں  
فرمایا کہ دین اور کیا یہ

باب خواب میں سبزی یا سبز خواب دیکھنا

ہم سے عبد اللہ بن مجعفی نے بیان کیا، کہا ہم سے حرمی بن عمار  
نے کہا ہم سے قرہ بن خالد نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ قیس بن  
عباد نے کہا، میں لوگوں کے حلقے میں بیٹھا تھا، ان لوگوں میں  
سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر بھی تھے، اتنے میں  
عبد اللہ بن سلام سامنے سے نکلا، لوگوں نے کہا یہ شخص بہت

(بقیہ حاشیہ ۴۵۴) گھوڑا، عورت، اونٹ، سفر و دروازہ گائے، اردانی شیر دشمن غالب، ہاتھی بادشاہ ہیب بکری،  
مال و دولت، ریچھ، مکار دشمن، آفتاب، بادشاہت، چاند، عورت، مزاج یا زحل، رنج اور غم، مشتری، وزیر، زہر، عیش و راحت، عبد  
اعلم ۱۲ مندرج (حاشیہ صفحہ ۴۵۴) کرتہ بن کو چھپاتا ہے، گری سبزی سے بچاتا ہے ای طرح دین بھی روح کو بچاتا ہے ۱۲ مندرج

رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا قَالُوا  
كَذًا وَكَذَا قَالَ سُحَّانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي  
لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ لَّتَمَّا  
رَأَيْتُ كَاتِمًا عَمُودًا وَضَعَهُ فِي رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ  
فَنَصَبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عَمْرُودَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا  
مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ يَقِيلُ الرِّقَّةُ  
فَرَقِيقَتُهُ حَتَّى أَخَذَتْ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصَتْهَا  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ  
عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ اخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى -

بَابُ ۳۶۴ كَشْفُ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ -  
۷۷۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ كَيْفَ يَكُونُ فِي الْمَنَامِ  
إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ  
فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَارْتَدَّهَا فَإِذَا  
هِيَ أَنْتَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ  
عِنْدِ اللَّهِ يُبْصَرُ -

بَابُ ۳۶۵ نِيَابِ الْحَبِيرِ فِي الْمَنَامِ  
۷۷۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي  
مَعَاذٍ عَنْ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

والوں میں سے ہیں، میں نے لوگوں کی یہ بات (جاگر) عبداللہ بن  
سلام سے بیان کی، انہوں نے کہا سبحان اللہ! ان لوگوں کو جو یہ  
معلوم نہیں اُس کو زبان سے نکالنا کیا ضرورت تھا، اصل حقیقت  
یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جیسے  
ایک ہرے بھرے باغ میں ایک ستون کھڑا کیا گیا ہے اس کی چوٹی  
پر ایک کندہ لگا ہے اور نیچے ایک غلام کھڑا ہے، مجھ سے کہا  
گیا اس ستون پر چڑھ جا، میں چڑھ گیا اور اوپر جا کر کندہ اتار  
لیا، پھر میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان  
کیا، آپ نے فرمایا عبداللہ بن سلام اس کندے کو مضبوط تھامے  
ہوئے مرے گا۔

باب عورت کو کھول خواب میں دیکھنا۔

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ  
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں  
نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے فرمایا میں نے تجھ کو دوبار خواب میں دیکھا کہ ایک شخص  
تجھ کو اٹھائے ہوئے ہے (وہ حضرت جبریل تھے) ایک ریشمی کپڑے  
میں اور کہہ رہا ہے یہ تمہاری بی بی ہے، میں نے کپڑا کھول کر جو دیکھا  
تو تو نظر آئی، اُس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ کی  
یہی مرضی ہے تو ضرور پوری ہوگی۔

باب خواب میں ریشمی کپڑا دیکھنا۔

ہم سے محمد (بن عمار) یا بن سلام یا بن مشن نے بیان کیا،  
کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے  
اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا

۱۷ یعنی ایمان پر اُن کا خاتمہ ہوگا، دوسری روایت میں یوں ہے کہ باغ سے مراد اسلام ہے اور یہ کندہ اسلام کا کندہ ہے صحیح مسلم کی روایت  
میں ہے کہ عبداللہ بن سلام نے کہا، مجھ کو امید ہے کہ میں بہشت والوں میں سے ہوں گا ۱۲ منہ ۵ تو میرے نکاح میں آئے گی ۱۲ منہ ۷

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَتْكَ  
قَبْلَ أَنْ أَسْزُوجَكَ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ  
يَعْمَلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ  
اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَقُلْتُ  
إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِئِهِ  
ثُمَّ أُرِيَتْكَ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ  
حَرِيرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا  
هِيَ أَنْتَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ  
عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِئِهِ -

بَابُ ۳۶۶ الْمَفَارِجُ فِي الْيَدِ -

۷۰۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَتِيبُ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ بَعَثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ  
بِالزُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرَيْتُ بِمَفَارِجِ  
حَزْرَيْنِ الْأَرْضِ قَوْصَعَتِي فِي يَدِي قَالَ  
مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ  
يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَشِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تَكْتَبُ  
فِي الْكِتَابِ قَبْلَهُ فِي الْأَهْلِ الْوَاحِدِ لَا مَهْنٍ  
أَوْ تَحْوِ ذَلِكُ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نکاح ہونے سے  
پیشتر میں نے دوبار تجھ کو خواب میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا  
کہ ایک فرشتہ تجھ کو ایک ریشمی کپڑے میں پیٹے اٹھائے ہوئے  
ہے، میں نے اس سے کہا کپڑا تو کھول، اُس نے جو کھولا تو اندر تو  
میں ہی، میں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو ضرور پورا ہوگا یہ پھر  
(دوبارہ) تو مجھے خواب میں دکھائی گئی، میں کیا دیکھتا ہوں (کہ ایک  
فرشتہ تجھ کو ایک ریشمی کپڑے میں پیٹے اٹھائے ہوئے ہے میں نے  
اس سے کہا کپڑا کھول، اُس نے جو کھولا تو اندر تو میں ہی، میں نے کہا  
یہ اللہ کا حکم ہے ضرور پورا ہوگا۔

باب خواب میں کنجیوں کا ہاتھ میں دیکھنا

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد  
نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب  
نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے کہا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ مجھ کو ایسی باتیں دی گئیں جن کے الفاظ  
مقبورے اور معافی بہت ہیں، اور میرا محبوب دشمنوں کے دل میں  
ڈال کر میری مدد کی گئی، اور ایک بار میں سو رہا تھا، اسنے میں  
زمین کے خزانوں کے کنجیاں لاکر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں  
محمد بن مسلم زہری (یا امام بخاری) نے کہا مجھ کو یہ بات پہنچی کہ  
جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ اگلے زمانہ میں بہت سی باتیں جو لوگوں  
کتابوں میں لکھی جاتی تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو باتوں میں  
آپ کے لیے جمع کر دیں یہ

۱۔ لفظی ترجمہ یوں ہے کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا، مگر مطلب یہی ہے جو ہم نے ترجمہ میں لکھا،  
کیونکہ آپ کو اس خواب کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کچھ شک نہ تھی، یہی مطلب ہے کہ خواب جی ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ جوامع الکلم سے قرآن اور حدیث  
دونوں مراد ہو سکتے ہیں، کنجیاں ہاتھ میں رکھی جانا اگر خواب میں دیکھے تو اس کی یہی تعبیر ہے کہ بادشاہت اور حکومت ملے گی، اگر یہ دیکھے  
کہ کنجی سے ایک دروازہ کھولا تب اس کی حاجت کسی صاحب قوت کی امداد سے پوری ہوگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۛ

## باب ۳۶۷ التَّعْلِيقُ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلَقَةِ -

۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُرَيْبٍ وَحَدَّثَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَاوَضَةٍ وَسَطِ الرَّوَضَةِ عُمُودٌ فِي أَعْلَى الْعُمُودِ أَوْ فَيْقِلَ أَرْقَهُ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ نِيَابِي فَرَفِيتُ فَاسْتَمَسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَأَنْبَهَتْ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَاوَضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ -

## باب ۳۶۸ عُمُودُ الْفُسْطَاطِ عَمَتْ وَسَادَتِهِ -

## باب ۳۶۷ یا حلقے کو خواب میں پکڑ کر اس سے لٹک جانا -

ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے ازہر بن سعد نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے دوسری سند اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہ ہم سے معاذ بن معاویہ غیری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا ہم سے قیس بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سلام سے انہوں نے کہا میں نے خواب میں ایسا دیکھا جیسے میں ایک باغیچہ میں ہوں، اور اس کے نیچے ایک ستون گرہا ہوا ہے ستون کی چوٹی پر ایک کنڈا لگا ہے مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جائیں گے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خادم آیا اُس نے میرا کپڑا اٹھایا میں چڑھ گیا، اور اوپر جا کر کنڈا مضبوط تھام لیا میں اس کو تھامے ہی تھا اسی اشار میں آنکھ کھل گئی، یہ خواب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا، باغ تو اسلام کا باغ ہے اور ستون بھی اسلام کا ستون ہے، اور کنڈے سے مراد وہ مضبوط کنڈا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى اور مرے تک تو اسلام کو تھامے رہیگا۔

## باب ۳۶۸ ڈیرے کا ستون تکیہ کے تلے دیکھنا

۱۱۔ اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی، شاید اُن کی شرط پر نہ ملی ہوگی، اور انہوں نے اشارہ کیا اس حدیث کی طرف جس کو یعقوب بن سفیان اور طبرانی اور عاکم نے نکالا، اور کہا صحیح ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ دین کا ستون میرے سر کے تلے سے اٹھایا گیا، میں اس کو برابر دیکھتا رہا، آخر وہ شام کے ملک میں رکھا گیا، دیکھو جب فتنے اور فساد پیدا ہونگے تو ایمان شام کے ملک میں رہ جائیگا۔ دوسری روایت میں ہے میں نے معراج کی رات کو ایک سفید ستون جھنڈے کی طرح دیکھا جس کو فرشتے اٹھاتے ہوئے تھے، میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا عُمُودُ الْکِتَابِ یعنی دین کا ستون، اور ہم کو حکم ہے کہ شام کے ملک میں اُس کو رکھیں تیسری روایت میں ہے میں سو رہا تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ عُمُودُ الْکِتَابِ میرے تکیے کے تلے سے اُچک لیا گیا، میں سمجھا شاید اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر تجل کی اور میں اُس کو برابر دیکھتا رہا وہ ایک چمکتا نور تھا آخر شام کے ملک میں رکھا گیا ۱۲۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ نہ

## باب ۳۶۹ الاستبراق ودخول الجنة

فی المنام۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارْفِيعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سَرَقَةً مِنْ حَدِيدٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ فِي إِلَيَّ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَقِصَةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَالَكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

## باب ۳۷۰ الفئدة في المنام۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ لَزْنَانُ لَمْ تَكْذِبْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنَ الثَّبُوتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَقُولُ هَذِهِ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ الرُّؤْيَا تَلَكُّ حَدِيثِ النَّفْسِ تَحْوِيلُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا

## باب خواب میں سنگین ریشمی کپڑا دیکھنا، یا بہشت میں جانا۔

ہم سے معلى بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں بہشت میں جس جگہ پر جانے کا قصد کرتا ہوں یہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا مجھ کو ملا اُڑا رہا ہے میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المؤمنین حفصہ سے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تیرا بھائی یا یوں فرمایا عبد اللہ ایک نیک بخت آدمی ہے یتلہ

## باب خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا۔

ہم سے عبد اللہ بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے معمر بن سلیمان نے کہا میں نے عوف بن ابی جیل سے سنا، کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (قیامت کا) زمانہ نزدیک آلیگا یا جب (ن رات برابر معتدل زمانہ ہوگا) تو مسلمان کا خواب بالکل جھوٹ نہ ہوگا (ہمیشہ سچ ہوگا) اور مسلمان کا خواب کیا ہے نبوت کے چھپا لپٹ حصوں میں سے ایک حصہ ہے، محمد بن سیرین نے کہا جو علم تعبیر کے بڑے عالم تھے نبوت کا حصہ جھوٹ نہیں ہو سکتا ابو ہریرہ کہتے ہیں علم خواب سبب طرح کے ہیں، ایک تو نفسانی خیالات دوسرے شیطان کا ڈراؤ، تیسرے اللہ کی طرف سے خوش خبری، اب

اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ ٹکڑا سنگین ریشمی کپڑے کا ٹکڑا تھا، مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طرف کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کاغذی بیدی قطعۃ استبوق ۱۲۷۲ھ دوسری روایت میں یوں ہے کہ عبد اللہ اچھا آدمی ہے اگر اکر رات کو تہجد پڑھا ہوتا، آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر عبد اللہ نے تہجد پڑھنا شروع کیا اور عمر بھر پڑھتے رہے ۱۲۷۲ھ ترمذی اور نسائی کی روایت میں یوں ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲۷۲ھ جیسے کہتے ہیں بقی کے خواب میں چھپچھپ ۱۲۷۲ھ اسی میں اختلاف ہے مگر

يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْضِيهِ عَلَى أَحَدٍ وَلَقِيَهُمْ  
فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُهُ الْغُلَّ فِي  
النُّومِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ  
ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَرَأَى قَتَادَةَ وَيُونُسَ  
وَهِشَامَ وَأَبُو هِلَالٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كَلَهُ  
فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عَوْنِ أَبِي نُوَيْسٍ  
قَالَ يُوثِقُ لَا أَحْبَبَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَا تَكُونُ الْأَغْلَالُ إِلَّا  
فِي الْأَعْنَاقِ -

بَابُ ۳۱۳ أَعْيُنُ الْحَجَّارِيَّةِ فِي الْمَنَامِ  
۱۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَارِجَةَ  
بْنِ نَزِيدٍ بِنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ  
أُمُّ رَافِعٍ مِّنْ نِّسَائِيٍّ بِإِيعَازِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَارَ  
لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فِي السُّكْنَى

شخص ایسا خواب دیکھے جو اس کو ناگوار ہو تو کسی سے بیان نہ کرے  
اور نیند سے اٹھ کر نماز پڑھے۔ محمد بن سیرین نے کہا ابو ہریرہؓ خواب  
میں طوق کا گلے میں دیکھنا برا سمجھتے تھے بلکہ اور یوں میں بیڑی  
دیکھنا اچھا سمجھتے تھے، لوگ کہتے تھے بیڑی کی تعبیر یہ ہے کہ دینداری  
میں مضبوط رہیگا، اور اس حدیث کو قتادہ اور یونس اور ہشام  
اور ابو ہلال (محمد بن سلیم) نے بھی ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے روایت کیا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور  
بعضوں نے ساری حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ  
بیان کیا ہے بلکہ لیکن عوف اعرابی کی روایت زیادہ صاف ہے  
اور یونس نے اپنی روایت میں یوں کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بیڑی کی  
یہ تعبیر آنحضرت صلعم سے منقول ہے بلکہ امام بخاری نے کہا اغلال  
یعنی طوق ہمیشہ گردنوں ہی میں ہوتے ہیں ۱۳۳

باب خواب میں پانی کا بہنا چشمہ دیکھنا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو عمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں  
نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے ام علاء سے جو انہی کے  
خاندان کی ایک عورت تھی (یعنی انصاری عورت) انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ کہتی تھیں کہ جب انصار  
نے مہاجرین پر قرعہ ڈالا اللہ تو ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون

۱۳۴ کیونکہ گلے میں طوق دو زنجیروں کی نشانی ہے ۱۲ مندرجہ ۱۳۳ قتادہ کی روایت کو امام مسلم اور نسائی نے اور یونس کی روایت کو بزار نے  
مسند میں اور ہشام کی روایت کو امام احمد نے اور ابو ہلال کی روایت کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ہے ۱۲ مندرجہ ۱۳۳ اس نے آنحضرتؐ  
کا فرمودہ انگ اور ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ کا قول جداگانہ بیان کیا ہے جیسے اوپر گذرا ۱۲ مندرجہ ۱۳۳ انہوں نے اس کے رفع اور وقف میں  
شک کی ۱۲ مندرجہ ۱۳۳ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم۔ امام بخاری نے یہ کہہ کر ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں اغلال  
ہاقدوں میں بھی ہوتے ہیں اور قرآن میں ہے وقالت الیہم یوئیل اللہ مغاولہ منفلولہ غل سے نکلا ہے میں کہتا ہوں امام بخاری کا کلام قابل  
تسلیم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غلت یدیم اودشایہ اغلال کا لفظ گردنوں سے خاص ہو، واللہ اعلم ۱۳۳ یعنی کون انصاری کس جہا جہا کو  
اپنے گھر رکھے ۱۲ مندرجہ ۱۳۳ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۳۳

حِينَ اقْتَرَعْتَ الْأَنْصَارَ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ  
فَاسْتَكْبَرْتَ فَمَرَضْنَاكَ حَتَّى تَوَفَّى تَحْمُجَنَا  
فِي أَثْوَابِهِ قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ  
عَلَيْكَ يَا السَّائِبُ فَتَهَادَقَ عَلَيَّ لَقَدْ  
أَكْرَمَكَ اللَّهُ قَالَ وَمَا يَذْرِيكَ قُلْتُ  
لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ أَمَا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ  
الْيَقِينُ إِنِّي لَأَمَّا جَوْلُهُ الْخَيْرُ مِنَ اللَّهِ  
وَاللَّهُ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا  
يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ قَالَتْ أَمَا لَعَلَّاهُ  
قَالَ اللَّهُ لَا أَمْرَ بِي أَحَدٌ أَبْعَدُهَا قَالَتْ  
وَمَا آيَةُ يَعْمَنُ فِي التَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي  
فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَاكَ  
عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ -

باب ۳۲ نَزْعُ الْمَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ  
حَتَّى يَرَوِيَ النَّاسُ -

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ  
حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ  
حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا

آئے وہ بیمار ہو گئے، ہم اُن کی تیمارداری کرتے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے  
انتقال کیا، ہم نے اُن کو غسل دیکر کفن پہنایا، اس وقت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میری زبان سے یہ نکلا ابوالسائب  
(یہ عثمان کی کنیت تھی) تم پر اللہ کی رحمت ہے میں اس بات کی گواہی  
دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت اور ابوددی، یہ سن کر آنحضرت صلعم  
نے پوچھا تجھ کو کہاں سے معلوم ہوا، میں نے کہا بیشک مجھ کو معلوم  
نہیں ہے، خدا کی قسم آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ عثمان تو مر گئے اور مجھ  
کو اللہ سے اُن کی بھلائی کی امید ہے (ربالیقین وہ تو نہیں ہے) خدا کی  
قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن یہ نہیں جانتا کہ مجھ کو کیا پیش آئے گا  
اور تم کو کیا پیش آئے گا، ام علامہ نے کہا میں تو اب عثمان کے  
بعد اور کسی کی پاکی نہیں بیان کرنے کی (کیونکہ اللہ ہی جانتا ہے اس  
کا کیا حال ہے) ام علامہ کہتی ہیں میں نے (خواب میں) دیکھا عثمان  
کے لئے ایک چشمہ بہ رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بیان کیا، آپ نے فرمایا یہ عثمان کا نیک عمل ہے جس کا ثواب ان  
کو مرنے کے بعد بھی مل رہا ہے یہ

باب خواب میں کنوئیں سے پانی کھینچنا، لوگوں کو  
سیراب کرنا -

اس کو ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا  
یہ حدیث آگے موصول مذکور ہوگی -

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن  
حرب نے بیان کیا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے کہا ہم سے نافع نے ان  
ابن عمرؓ نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب  
میں) ایک کنوئیں پر تھا، پانی نکال رہا تھا اتنے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ

۱۵ اس حدیث کی شرح اور پرکندگی ہے کہتے ہیں یہ عثمان بہت مالدار آدمی تھے، شاید کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہوں، امام بخاریؒ اس حدیث  
کو یہاں اس لئے لائے ہیں کہ چشمے سے نیک عمل کی تعبیر ہوتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ :



أَنَا عَلَى مَا نَزَعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَخَرَجَ  
فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدُّنُورَ فَزَعَرَ دُنُوبًا وَدُنُوبًا  
وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ  
أَخَذَ هَازِبُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ  
فَأَسْحَاكَتْ فِي يَدِهِ غَرَبًا فَلَمَّا رَأَى عَجْفَرِيًّا  
مِّنَ النَّاسِ يَفِرُّ فَرِيَهُ حَتَّى ضَرَبَ  
النَّاسُ بَعْطِينَ.

باب ۳۷۳ نَزَعُ الدُّنُوبِ وَالْذُّنُوبِ  
مِنَ الْبِرِّ يَضْعِفُ.

۱۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُرَّ هَبْرُوحَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ سَالِحٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ ثُرُويَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ  
اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَزَعَرَ دُنُوبًا  
أَوْ ذُنُوبِينَ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ  
يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ  
فَأَسْحَاكَتْ غَرَبًا ثُمَّ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ  
يَفِرُّ فَرِيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ  
بَعْطِينَ.

۱۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنِي  
الْكَثِيفُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شَهْلَةَ

آن پہنچے، اور ابو بکرؓ نے ڈول لیا، ایک دو ڈول کھینچے، وہ بھی  
کمزوری کے ساتھ، اللہ ان کو بخشے، اس کے بعد خطاب کے بیٹے  
(یعنی عمرؓ) نے ابو بکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا، وہ ڈول لٹکے  
ہاتھ میں بڑا ہو کر چرسہ بن گیا (یعنی موٹھ کا ڈول) پھر میں نے  
تو ایسا شاہ زور آدمی لوگوں میں نہیں دیکھا جو ان کا سا کام  
کرسے، اتنا بانی کھینچا اور بلایا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو خوب  
پلا کر بٹھانے کی جگہ میں لے گئے یہ

باب کمزوری کے ساتھ کنوئین سے ایک یا دو  
ڈول کھینچنا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زبیر بن معاویہ  
نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے  
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عجیب  
بیان کیا جو اپنے ابو بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کے متعلق دیکھا تھا اپنے  
فرمایا میں نے (خواب میں) لوگ ایک کنوئین پر جمع ہیں پہلے ابو بکرؓ  
کھڑے ہوئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے  
ساتھ، اللہ انکو بخشے، پھر خطاب کا بیٹا عمرؓ کھڑا ہوا (اُس نے ابو بکرؓ  
کے ہاتھ سے ڈول لے لیا، وہ ڈول (بڑا ہو کر) چرسہ ہو گیا میں نے  
تو لوگوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو انکا سا کام کرتا ہو) اتنا  
بانی کھینچا، کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو بانی پلا کر تھانوں میں لیٹ گئے۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث بن سعد  
نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو

اسیہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بڑی دلیل ہے، اس میں یہ اشارہ ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کی خلافت ایک یا دو سال رہے گی، اس  
میں بھی وہ جوش اور زور نہ ہوگا جو عمرؓ کی خلافت میں ہوگا، پھر ابو بکرؓ کے ہی ہاتھ سے عمرؓ کو خلافت پہنچے گی، وہ ایسے زور سے چلائیں گے کہ ناشائستہ  
اللہ سیکر موں ملک فتح کر کے مسلمانوں کو مالدار کر دیں گے، آپؐ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، حدیث سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ابو بکرؓ کی خلافت میں  
کوئی نقص ہوگا یا ان خود میں کوئی عیب ہوگا، مگر مطلب ہے کہ ان کی خلافت تھوڑی مدت تک رہے گی، اور اس میں بڑی بڑی فتوحات بھی نہ ہوں گے۔  
سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا احسان سارے مسلمانوں کی گردنوں پر قیامت تک باقی ہے، مگر جو ناشائستہ کمن کش ہوں حضرت عمرؓ کو (باقی برص ۴۶۳)

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
بَيْنَنَا أَنْتَا ثُمَّ تَرَانِيثِي عَلَى قَلْبِي وَعَلَيْهَا  
ذُلٌّ فَتَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ  
أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَزَعُ مِنْهَا  
ذُئُوبًا أَوْ ذُئُوبَيْنِ وَفِي تَزَعِهِ ضَعْفٌ وَ  
اللَّهُ يُغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غُرْبًا  
فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرِ عَجْفَرًا  
مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ تَزَعُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعُطْنِ -

بَابُ ۲۴۴ الْإِسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ  
۱۷۱ سَحَدٌ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْتَا ثُمَّ تَرَانِيثِ  
أَتَى عَلَى حَوْضِ اسْقَى النَّاسُ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ  
فَلَاخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيَنِي فَتَزَعُ  
ذُئُوبَيْنِ وَفِي تَزَعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يُغْفِرُ  
لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ

سعید بن مسیب نے خبر دی، اُن کو ابو ہریرہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا کہ میں سو رہا تھا میں نے خواب  
میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر گیا ہوں وہاں ایک ڈول پر ہے  
جتنا اللہ کو منظور تھا میں نے اس میں سے پانی نکالا، پھر ابو قحافہ  
کے بیٹے (ابو بکر) نے وہ ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے  
وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اللہ کی مغفرت کرے، پھر کیا ہوا وہ ڈول  
بڑا ہوا کہ چرسہ ہو گیا، اور عمر نے اس کو سنبھالا، میں نے ان کا سا  
شاہ زور آدمی نہیں دیکھا جو اُن کی طرح پانی کھینچے، اتنا پانی  
کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو سیراب کر کے اپنے اپنے تھانوں میں  
لے جا کر بھلا دیا۔

باب خواب میں راحت لینا آرام کرنا  
ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق  
نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا میں ایک  
دفعہ سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں ایک حوض پر  
ہوں، لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر آئے اور مجھ کو  
آرام دینے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا اور دو ڈول  
کنوئیں کے ساتھ (کنوئیں میں سے) نکالے (حوض میں ڈالے) اللہ  
انکو بخشے، اس کے بعد خطابؓ کے بیٹے آئے اور ابو بکرؓ کے

(بقیہ حاشیہ ص ۱۷۱) بڑا کہیا۔ باقی جس میں رقی برابر بھی عقل ہوگی اُن کا شکریہ عمر بھر کرتا رہے گا، رضی اللہ عنہ وارضاه ۱۲۸۴  
(حاشیہ صفحہ ۱۷۱) سبحان اللہ اس شہ زوری اور بیباکی کا کیا کہنا اسلام کو وہ رونق دی کہ سارا زمانہ بے اختیار کہہ اٹھا، ع  
اس کا راز تو ایدم راں جنیں کنند۔ اور پھر فقط فتوحات نہیں بلکہ موافق اور مخالفت سب وہ دھاک کہ چوں کرنے کی مجال کسی کو نہیں ہوتی کہتے  
ہیں حضرت عمرؓ نے دس برس خلافت کی، اس دس برس کے عرصے میں شام اور مصر اور ایران اور عراق اور دم کے اکثر شہر فتح ہو گئے، چار ہزار بڑے بڑے شہر  
مع پرگنت مالک محروسہ سلام میں شریک ہوئے، اور بے شمار خزانے اور اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے، سائے مسلمان مال مال ہو گئے، سبحان اللہ  
خلافت ہو تو ایسی ہو، اگر حضرت عمرؓ دس برس اور زندہ رہ جاتے تو روپ اور افریقہ اور ایشیا سب کے صاف ہوجاتے اور ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر  
آتا، مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی ہی تھی جو واقع ہوئی، وفعّل اللہ ما یشاء وبحکم ما یوید ۱۲۸۴ میں سے ترجمہ باب بکلتا ہے

فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ  
وَالْحَوْضُ يَنْفَجِرُ-

### باب ۳۴۵ القصر فی المنام-

۱۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
حَدَّثَنِي عَفِيْلُ عَنْ بَنِي شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ مِيرَةَ قَالَ بَيْنَمَا  
نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ  
فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ لِي جَانِبَ قَصْرِ قُلْتُ  
لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالَ لَوَالِدِ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ  
فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ  
أَعَلَيْكَ يَا بَنِي أَنتَ دَائِمِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارًا  
۱۹- حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَيْمَرُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ  
مُحَمَّدٍ بَيْنَ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ  
لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لَوَالِدِ الرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي  
أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ  
غَيْرَتِكَ قَالَ دَعَيْكَ أَغَارًا يَا رَسُولَ اللَّهِ-

### باب ۳۴۶ النَّوْصُوعُ فِي الْمَنَامِ-

ہاتھ سے ڈول لے لیا وہ برابر پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ  
لوگ (سیراب ہو کر) چل دیے اور حوض سے لبالب پانی ابل رہا  
باب خواب میں محل دیکھنا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا  
مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن  
مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا میں  
نے سوتے میں دیکھا میں بہشت میں ہوں اور ایک محل ہے  
اس کے ایک کونے میں ایک عورت وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا  
یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا حضرت عمرؓ کا یہ سنتے ہی میں  
بیٹھ موڑ کر وہاں سے چلتا ہوا مجھ کو عمرؓ کی غیرت کا خیال آیا ابو ہریرہؓ  
کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے جو یہ سنا تو رو دیے کہنے لگے میرے ماں  
باپ یا رسول اللہ آپ پر صدقے ہوں بھلا میں آپ پر غیرت کر دوں گا  
ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معمر ابن سلیمان  
نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عمرؓ نے انہوں نے محمد بن منکدر  
سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بہشت میں گیا دیکھنے خواب میں  
وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے  
فرشتوں نے کہا قریش کے ایک شخص (یعنی حضرت عمرؓ) کا خطاب  
کے بیٹے میں جو اس محل کے اندر نہیں گیا تو تمہاری غیرت کا خیال کر  
کے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میں غیرت کر دوں گا  
باب سوتے میں کسی کو وضو کرتے دیکھنا۔

۱۰ اس کا نام اسم سلیم تھا وہ اس وقت تک زندہ تھی ۱۲ مندر ۵۲ آپ تو تمام مومنین کے دلی اور مثل والد بزرگوار کے ہیں دوسرے  
حضرت عمرؓ کی عزیز بیٹی حضرت حفصہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں داماد اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہوتا ہے اس پر کون  
غیرت کرتا ہے ۱۲ مندر ۵۲ آپ پر سے تو جان وال بی بیان اولاد سے تصدیق میں ۱۲ مندر رحمہ اللہ تعالیٰ :-

۴۲۰ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْتُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا  
نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِتَنَنِي  
فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى  
جَانِبِ تَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْفَضْرُ  
فَقَالُوا لِعُمَرَ فذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ  
مَدِيرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ عَلَيْكَ يَا بَنِي  
أَنْتَ وَأَرْحَمِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَاثُ -

بَابُ ۳ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ  
فِي الْمَنَامِ -

۴۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَائِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا  
نَائِمٌ إِتَنَنِي اطَّوُفَ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ  
أَدُمُ سَبْطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَتَطَعُ  
رَأْسَهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ  
مَرْثَدٍ فَذَهَبَتْ الْتَفْتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ  
جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ عَوْرُ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَانَ  
عَيْنُهُ عَيْنَةُ طَافِيَةٍ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ  
هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ لَنَا مِنْ شَيْءٍ ابْنِ  
قُطَيْبٍ وَابْنُ قُطَيْبٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مَرَّحٌ -

ہم صحیح بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن  
سید نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا سوتے  
میں میں نے دیکھا میں بہشت میں ہوں اور ایک عورت ایک  
عمل کے کونے میں وضو کر رہی ہے میں نے (فرشتوں سے)  
پوچھا یہ عمل کس کا ہے انہوں نے کہا عمرؓ کا مجھ کو اُن کی غیرت  
کا خیال آیا اور بیٹھ موڑ کر وہاں سے چلا آیا یہ سن کر حضرت عمرؓ  
دیے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صرتے  
بھلا آپ پر میں غیرت کروں گا۔

بَابُ سَوْتِے مِیں کعبے کا طواف کرتے دیکھنا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی اُن کے  
والد عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
سورما تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں میں کعبے کا طواف کر رہا ہوں  
اور ایک شخص ہے گندمی رنگ سیدھے بال والا دودھ پر لٹکا  
دیے اس کے سر سے پانی نپک رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون شخص  
ہے لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ ہیں مریم کے بیٹے اُن کے بعد میں چلا دھر  
اُدھر دیکھا ایک اور شخص دیکھا اُن کا سرخ رنگ مونا گھونگھڑا  
والا داہنی آنکھ کافی اس کی آنکھ ایسی جیسے پھولا انگور میں نے  
پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ دجال ہے اس کی صورت  
عبد العزیز بن قطن سے بہت ملتی تھی یہ عبد العزیز سے بنی  
مصطلق میں تھا بنو خزاعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہے ۷

۱۰ دوسرے روایتوں میں ہے کہ دجال شرعی وضو نہیں کرے کیونکہ بہشت عیش کا گھر ہے نہ عمل کا ۱۲ منہ ۷ (باقی برص ۳۶۶)

باب سوتے میں اپنا بچہ ہوا (دودھ) دوسرے شخص کو دینا۔

ہجیم بن کبیر نے بیان کیا ہے کہا ہم سے یث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا نجم کو حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی ان کے والد عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا اتنے میں دودھ کا پیالہ میرے سامنے لایا گیا میں نے اتنا پیا کہ دودھ کی تازگی (ہر رگ) وہ میں بھری ہو گئی اس کے بعد میں بچا ہوا دودھ عمر کو زید یا صحابہ نے پوچھا آپ اس کی کیا تعبیر دیتے ہیں فرمایا علم اود کیا ہے

باب سوتے میں آدمی اپنے تئیں بے پردہ دیکھے

محمد بن عبد اللہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے عفات بن مسلم نے کہا ہم سے صفی بن جویری نے کہا ہم سے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے اصحاب میں سے کئی شخص خواب دیکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے آپ جو اللہ کو منظور ہوتا ویسی تعبیر دیتے ان دونوں میں ایک کم سن لڑکا تھا وہ میرا نکاح بھی نہیں ہوا تھا خانہ ابھی میرا گھر تقاررات دن و رات پڑا رہتا میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا اگر تو بھی کچھ اچھا آدمی ہوتا تو ان لوگوں کی طرح تو بھی خواب دیکھتا، خیر ایک رات ایسا ہوا

باب ۳۷۸ اِذَا أُعْطِيَ فَضْلَهُ غَيْرَهُ

فِي النَّوْمِ۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَزْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِعَدَجٍ لَبِنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَأَيْتُ لَأْمَرَأَى التَّوْبَى يَجِيرِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلَهُ عُمَرُ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوَلَمَ۔

باب ۳۷۹ الزَّامِنُ وَذَهَابُ لِرَوْعٍ

فِي الْمَنَامِ۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَقَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُجْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا تَائِفٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْصُصُونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدَّثَ السِّبْ وَبَيَّنِّي الْمُسْجِدَ قَبْلَ أَنْ أَتِيَكُمْ فَقُلْتُ وَفَقِي

(بقیہ حاشیہ ۳۶۵) ۱۔ بعضوں نے کہا ہے دجال کمر میں جاسکیگا لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے کہ اگر دینہ دونوں کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے گا اور حدیث کا مطلب ہی ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی دجال اپنی شوکت اور حکومت حاصل کرنے سے پیشتر کمر میں جاسکیگا اور طواف کریگا، شاید وہ پہلے مسلمان ہوگا پھر مرتد ہو کر خدائی کا دعویٰ کرنے لگیگا ۲۔ منہ (حواشی صفحہ ۴۶۷) ۱۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر جہاں اور فضائل رکھتے تھے وہاں علم نبوی کے حامل بھی تھے دوسری حدیث میں ہے اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو عمر فرما پیغمبر ہوتے ۲۔ منہ ۳۔ علمائے تعبیر نے کہا ہے اگر سوتے میں آدمی اپنے تئیں بے پردہ دیکھے تو ڈرنا ہوگا، اگر ڈرنا دیکھے تو امن سے بے بیگا، غرض اسکی تعبیر بالکل عکس ہے منہ

لَوْ كَانَ فِئَكَ خَيْرٌ لَّوَأَيْتَ مِثْلَ مَا زِي هُوَ لَا  
فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ  
فِي خَيْرٍ أَوْ فِئَتِي مُؤَيَّا فَبَيِّنْهَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا  
جَاءَ فِي مَلَكٍ فِي يَدِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعْمَعَةً  
مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ فِيَّ إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا  
أَدْعُوا اللَّهَ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ  
ثُمَّ أُرَانِي لَقِيْنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مَعْمَعَةٌ  
مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تُرَاعَ نَعْمَ التَّحِلُّ  
أَنْتَ لَوْ تَكْثُرُ الصَّلَاةُ فَانْطَلَعُوا بِي حَتَّى  
وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ  
كَطَيِّ الْأَيْتُولَةِ قُرُونٌ كَقُرُونِ الْبَابِرِيِّنَ  
كُلِّ قُرُونَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مَعْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ  
وَأَرَانِي فِيهَا رَجُلًا مُعَلَّقَيْنِ بِالسَّلَاسِلِ مُتَوَحِّمِينَ  
أَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رَجُلًا مَرَّ قُرَيْشًا فَانْصَرَفُوا  
بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ فَقَصَصْتُهُمَا عَلَى حَفْصَةَ  
فَقَصَصْتُهُمَا حَفْصَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَأْنَعُ  
لَهُ يَزُلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةُ ..

بَابُ الْآخِذِينَ عَلَى الْيَمِينِ فِي التَّوْحُمِ

۲۴۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

میں لیٹ رہا اور میں نے دعا کی، یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ مجھ میں کچھ  
بھلائی ہے تو مجھ کو بھی کوئی اچھا خواب دکھا یہ دعا کر کے میں سو گیا  
کیا دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے میرے پاس آئے، ہر ایک کے ہاتھ میں  
لوہے کا ایک ایک گرز تھا، وہ مجھ کو دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے  
اور میں دونوں کے بیچ میں یہ دعا کر رہا تھا، الہی دوزخ سے تیری پناہ  
پھر میں نے دیکھا ایک اور فرشتہ آیا اُس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا  
گرز تھا، وہ کہنے لگا ڈرتے ہیں (کاہیکو ڈرتا ہے) تو تو اچھا آدمی ہے  
اگر نماز بہت پڑھا کرے آخریہ تینوں فرشتے مجھ کو دوزخ کے  
کنارے لیکر پہنچے کیا دیکھتا ہوں کہ دوزخ ایک گول کنوئیں کی  
طرح ہے اس کے دونوں طرف منکے بنے ہیں ہر دو منکوں کے بیچ میں  
ایک فرشتہ لوہے کا گرز ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا ہے، میں نے کچھ  
لوگ اُس کنوئیں میں ایسے بھی دیکھے جو اُسے (سر تلے پاؤں اوپر) زنجیر  
میں لٹک رہے ہیں ان میں بعض آدمیوں کو میں نے پہچانا بھی جو فروش  
قبیلے کے تھے، پھر وہ تینوں فرشتے مجھ کو (دوزخ دکھا کر) داہنی  
طرف لیگئے، میں نے یہ خواب اپنی بہن ام المؤمنین حفصہ سے بیان  
کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے  
فرمایا عبد اللہ ایک نیک آدمی ہے (اگر رات کو تہجد پڑھتا ہوتا)  
نافع کہتے ہیں عبد اللہ ابن عمر نے جب سے یہ خواب دیکھا تو وہ (نفل)  
نماز بہت پڑھا کرتے تھے

باب خواب میں داہنی طرف لیجائے دیکھنا

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام

۱۷ جیسے کنوئیں پر بہتے ہیں جن پر موٹھ کی لکڑی لگائی جاتی ہے ۱۲ منہ در ۱۵ دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ شب کو بیت کم سوتے اکثر  
رات عبادت اور تہجد گزاری میں صرف کرتے، عثمان اللہ نماز رسی ہی عبادت ہے جس کی وجہ سے دوزخ کا بچاؤ ہوتا ہے، خصوصاً شب کی نماز  
یہ وقت نہایت متبرک ہوتا ہے اکثر لوگ سوتے رہتے ہیں اور سکوت اور خاموشی کی وجہ سے نماز میں خوب مزہ آتا ہے، ابو ہریرہؓ بیان فرماتے  
میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ قیام شب کو ہرگز نہ چھوڑنا، تھوڑی یا بہت جو ہو سکے شب کو عبادت کرتے رہنا ۱۲ منہ در ۱۵ عبد اللہ تعالیٰ ؟

هَسَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًا  
عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
كُنْتُ أَيْلُتُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ تَرَاى مِنْنَا  
قَصَصَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَارِنِي مِنْهَا  
يُعْبَرُهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَنْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَ يَأْتِيَنِي فَأُطْلَقَانِي  
فَأَقْبَهُمَا مَلَكَ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ إِنَّكَ  
رَجُلٌ صَادِقٌ فَأَنْطَلَقَانِي إِلَى التَّارِقِ فَأَذَاهُ  
مَطْوِيَّةٌ كَطِيِّ الْبُرُودِ أَذَاهُمَا نَاسٌ قَدْ عَمَّ  
بَعْضُهُمْ فَأَخَذَ ابْنُ ذَاتِ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ  
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَرَعَمْتُ حَفْصَةَ أَهْأَا  
قَصَصْتُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَادِقٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ  
الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ.

### بَابُ ۳۸ الْقَدَحُ فِي التَّوَرُّمِ

۴۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الَلْبِثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جُمَرَةَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا  
أَنَا وَنَائِمَةُ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ  
ثُمَّ أُعْطِيتُ فَصَلَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا  
أَوَّلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ.

بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں  
سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک فوجوان مجروح تھا، مسجد ہی میں  
رات بسر کرتا اور صحابہ میں سے جو کوئی کچھ خواب دیکھتا وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا، میں نے بھی یہ دعا کی کہ یا اللہ  
اگر میں تیرے نزدیک کچھ بھی اچھا شخص ہوں تو مجھ کو بھی ایک خواب  
دکھلا، جس کی تعبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائیں، خیر  
میں (یہ دعا کر کے) سو رہا میں نے (خواب میں) دیکھا دو فرشتے میرے  
پاس آئے اور مجھ کو لے چلے، پھر ایک در فرشتہ ملا وہ کہنے لگا کہ  
ڈر نہیں تو اچھا آدمی ہے یہ دونوں فرشتے مجھ کو دوزخ کی طرف  
لے گئے، کیا دیکھتا ہوں وہ گول اندازے کی طرح تہ برتہ بنی ہوئی  
ہے، اس میں کچھ لوگ ایسے بھی میں نے دیکھے جن کو میں پہچانتا تھا،  
صبح کو یہ خواب میں نے ام المؤمنین حفصہ سے کہا، حفصہ کہہتی ہیں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر دیا، آپ نے فرمایا کہ  
عبد اللہ نیک نخت آدمی ہے، اگر رات کو بہت نماز پڑھتا ہوتا  
زہری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے  
بعد عبد اللہ رات کو بہت نماز پڑھا کرتے۔

### باب خواب میں پیالہ دیکھنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن  
سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
حمزہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے  
تھے میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں دو دھکا ایک پیالہ میرے سامنے  
لایا گیا، میں نے اُس کو پیا پھر بچا ہوا دو دھکا کو دیدیا، صحابہ رضہ  
نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے، آپ نے فرمایا علم اور کیا۔

باب خواب میں اڑتے ہوئے دیکھنا

ہم سے سعید بن محمد نے بیان کیا کہ ہم یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انھوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے عبداللہ بن عبیدہ بن نشیط سے انھوں نے کہا، عبید اللہ بن عبداللہ بن غلبہ بن مسعود نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خواب پوچھا جو آپ نے بیان کیا ہو، انھوں نے کہا مجھ سے یوں بیان کیا دیدیہ بیان کرنے والے ابوہریرہؓ تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سورہ ہنحاً میں نے دیکھا کہ سونے کے دو کنگن میرے ہاتھ میں ڈالے گئے میں نے اُن کو بُرا جان کر کاٹ ڈالا پھر مجھ کو حکم ہوا، میں نے ان پر پھونک ماری وہ دونوں اُڑ گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ کی ہے کہ ان کنگنوں سے دو چھوٹے شخص مراد ہیں جو سپٹیمیری کا جھوٹا دعویٰ کر کے (زور دینگے) اخیر میں اسے جاتیں گے اور تباہ ہو گئے، عبید اللہ نے کہا۔ یہ دونوں جھوٹے ایک تو (اسود غنی تھا اس کو فیروز دہلی نے مین میں قتل کیا دوسرے مسیلہؓ

بابِ خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھے

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے  
برید بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے، انھوں نے  
اپنے والد ابو موسیٰ اشعرىؓ سے راوی نے کہا، میں سمجھتا ہوں ابو موسیٰ  
نے یہ حدیث آنحضرتؐ سے نقل کی آپ نے فرمایا، میں نے خواب  
میں دیکھا جیسے میں مکہ سے حبتہ کر کے ایسے ملک میں گیا ہوں

بَابُ ٣٨٢ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ -

٢٧٦ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ  
عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ نَشِيطٍ قَالَ قَالَ  
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
ذَكَرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَيْنَا أَنَا وَنَاسٌ مِمَّنْ أَتَيْتُ أَنَّهُ وَضَعَ فِي  
يَدَيَّ سَوَاقِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَنَقَطْنَاهُمَا  
وَكَرِهْتُهُمَا فَأَذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَنَظَرْنَا  
فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ  
عُبَيْدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ الَّذِي  
قَتَلَهُ فَيُرَوَّرُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ  
مُسْلِمَةٌ

بَابُ ٣٨٣ إِذَا رَأَى بَقْرًا نَحَرَ

٤٢٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ إِبْنِ بُرْدَةَ  
عَنْ إِبْنِ مُوسَى أُرَاةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ هَاجِرَ  
مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ بَهَانَ خَلَّ فَذَهَبَ

۱۵ یعنی اس چیز کو جھڑانے والی نہ ہوا بل تعبیر کہتے ہیں اگر کوئی شخص خواب میں اتنا اونچا اڑتے دیکھے کہ آسمان میں جا کر غائب ہو جائے، پھر نہ کوٹھے تو اس کی تعبیر موت ہے، اگر کوٹھ اُٹے تو بیماری سے چٹکا ہو جائے گا، اگر جھڑ اُٹے تو سفر و پیش ہوگا، اور مرتبہ بلند ہوگا، اسی طرح اگر کوئی سیڑھی پر چڑھتا دیکھے، اور چڑھ کر اترے نہیں، تو اس کی تعبیر موت ہے، اگر اتر اُٹے تو بیماری کے بعد نجات پائے گا ۱۲۷ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۵

کذاب بن حبیب حنفی پیامہ کارہنے والا بڑا شعبہ یاز اس کو وحشی نے مارا ۱۲ مرتبہ رحمہ اللہ تعالیٰ :



رَهْلَى إِلَى أَنَّهُا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجْرًا إِذَا  
هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَعْدًا  
وَاللَّهُ خَيْرٌ قَدْ أَذَاهُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمًا  
أُحْصِيَ قَدْ أَذَى الْخَيْرِ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ  
وَتَوَابِ الصَّدَقِ الَّذِي أَنَا اللَّهُ بِهِ بَعْدَ  
يَوْمِ بَدْرٍ -

### باب ۳۸ التَّفْخِيرُ فِي الْيَمَامَةِ -

۴۲۸ - حَدَّثَنَا ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَطَّابِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ عَنْ الْأَخْزَنِ السَّابِقُونَ  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَرَّائِنَ  
الْأَرْمَاضِ فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ سَوَارِينَ مِنْ  
ذَهَبٍ فَكَبُرْتُ عَلَى وَاهِمًا فِي فَأُورِجِي  
إِلَى أَنِ انْفُخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوْلَتْهُمَا  
الْكُذَّابِينَ الَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا صَدِّقٌ  
صَنَعَاءٌ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ -

باب ۳۹ إِذَا مَا أَيْ أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ  
مِنْ كَوْمَةٍ فَاسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ -

۴۲۹ - حَدَّثَنَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

جہاں کھجور کے درخت ہیں، میرا خیال یہاں یا ہجر کی طرف گیا۔ پھر  
(اللہ کا کرنا ایسا) وہ مدینہ منکلا، اور میں نے خواب میں گائے دیکھی  
اور یہ آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے اللہ خیر (یعنی اللہ بہتر ہے)  
تو گائے سے مراد وہ مسلمان ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے، اور خیر  
سے مراد وہ لوٹ کا مال ہے، اور سچائی کا بدلہ (تو اب) جو اللہ تعالیٰ  
نے جنگ بدر کے بعد ہم کو عنایت فرمایا۔

### باب خواب میں پھونک مارنے دیکھنا

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الرزاق  
نے خبر دی ہم کو عمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے وہ کہتے تھے  
یہ وہ حدیث ہے جو ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کر کے ہم کو سنائی، آپ نے فرمایا ہم مسلمان دنیا میں تو اخیر  
میں آئے لیکن آخرت میں (دوسری امتوں سے) آگے ہونگے، اور ان  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میں سو رہا تھا اتنے میں  
زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے  
کے دو گنگن ڈالے گئے، مجھے ناگوار گذرا اور رنج ہوا۔ پھر مجھ کو حکم  
دیا گیا اُن پر پھونک مار میں نے پھونکا تو دونوں اڑ گئے (غائب ہو گئے)  
ان کی تعبیر میں نے یہ کہ ان گنگنوں سے وہ دو جھوٹے شخص مراد ہیں  
جو میری دونوں طرف ہیں، میں انکے بیچ میں ہوں، ایک تو (اسود  
بن کعب غنسی) صنعا والا دوسرا (یسلمہ کذاب) یامہ والا۔

باب اگر خواب میں یہ دیکھے کہ ایک چیز کو ایک  
مقام سے نکال کر دوسری جگہ رکھا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے

۱۔ یامہ مکہ اور یمن کے بیچ میں ایک ملک ہے وہاں ایک جھوکری تھی جو تین دن کے رستے سے سوار کو دیکھ لیتی، اس کا نام یامہ تھا، ابھی اس کے نام  
سے موسوم ہو گئی، ہجر یمن کا پائے تخت ہے یا یمن میں ایک شہر ہے ۱۲ منہ ۳۵ اس روایت میں اس کے ذبح ہونے کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری  
نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا، جس کو امام احمد نے نکالا، اس میں صاف یوں ہے بقر النحر تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی ۱۲  
۳۵ کیونکہ آپ کی شریعت میں مرد کو سونے کا زور پہننا حرام تھا ۱۲ منہ ہجر اللہ تعالیٰ ۛ

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَارَتْ رَأْسُهَا خَرَجَتْ  
مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْبِيعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ  
فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نَقَلَ إِلَيْهَا.

### بَابُ ۳۸۶ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْمَقْدِسِيُّ حَدَّثَنَا  
فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا  
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي  
رَأْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ  
رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَارَتْ رَأْسُهَا خَرَجَتْ  
مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَرَلَتْ بِمَهْبِيعَةٍ فَأَوَّلْتُهَا  
أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نَقَلَ إِلَى مَهْبِيعَةٍ وَهِيَ  
الْجُحْفَةُ.

### بَابُ ۳۸۷ الْمَرْأَةُ الثَّارِثَةُ الرَّأْسِ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ  
ثَارَتْ رَأْسُهَا خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ  
بِمَهْبِيعَةٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نَقَلَ  
إِلَى مَهْبِيعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ.

### بَابُ ۳۸۸ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ

بھائی عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ  
بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد  
(عبد اللہ بن عمر رضی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک کالی عورت پریشان سر مدینہ  
سے نکل گئی اور مہیبہ (جحفہ) میں جا کر کھڑی ہوئی۔ میں نے اس  
خواب کی یہ تعبیر کی کہ مدینہ کی وبا جحفہ میں چلی گئی۔

### باب کالی عورت کا خواب میں دیکھنا

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل  
بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن  
عبد اللہ نے انہوں نے (اپنے والد) عبد اللہ بن عمر رضی سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب بیان کیا جو آپ نے  
مدینہ کے باب میں دیکھا تھا، آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ  
ایک کالی عورت سر پریشان مدینہ سے نکل کر مہیبہ میں جا کر آڑی  
میں نے اس کی یہ تعبیر دی کہ مدینہ کی وبا مہیبہ یعنی جحفہ میں  
پہنچی،

### باب سر پریشان عورت خواب میں دیکھنا

ہم سے ابوالہیثم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوبکر  
بن ابی اویس نے کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے  
موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد  
عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
نے ایک کالی عورت پریشان سر والی (خواب میں) دیکھی جو مدینہ  
سے نکل کر مہیبہ میں (یعنی جحفہ میں) جا کر آڑی، میں نے اسکی  
تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وبا جحفہ میں پہنچی،

### باب خواب میں تلوار ہلانا

اسیہ یہ مقام مدینہ سے چھ کوس پر ہے، وہاں اُس وقت یہودی لوگ رہا کرتے تھے، ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو  
وہاں وہاں کا زور رہا کرتا تھا، آپ نے دعا فرمائی تو وہاں مدینہ سے جاتی رہی، اور جحفہ میں جا کر جم گئی۔ ۱۲ متر حجر اللہ تعالیٰ ۛ

۴۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ إِبْنِ بُرْدَةَ عَنْ إِبْنِ مُوسَى  
أَمَّا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَأَيْتُ فِي رَأْيِي أَنِّي هَزَمْتُ سَيْفًا نَاقِطَةً  
صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَأْصِيبٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَمْتُهُ أَخْبَى فَعَادَ أَحْسَنُ  
مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ  
وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ-

باب ۳۸۹ مَن كَذَبَ فِي حُلْمِهِ-

۴۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُفِّفَ أَنْ  
يَعْقِدَ بَيْنَ شَعْبَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ  
وَمَنْ اسْتَمَحَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ  
كَارِهُِونَ أَوْ يَقُولُونَ مِنْهُ صَبَّ فِي  
أُذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ  
صَوَّرَ صُورَةَ عَذَابٍ وَكُفِّفَ أَنْ  
يَنْفَخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ قَالَ  
سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ  
فَتَبَيَّنَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ إِبْنِ  
هَوَيْرَةَ قَوْلَهُ مَنْ كَذَبَ فِي رَأْيِي

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو سامہ نے انہوں  
نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ  
سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ تلوار ہلار رہی  
ہوں ایک ہی ایک وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، پھر دوبارہ جو ہلایا تو  
اچھی خاصی درست ہو گئی، اب ٹوٹنے کی تعبیر وہ ہوتی جو اُحد کے  
دن مسلمانوں پر آفت آئی (ستر مسلمان شہید ہوئے) اور درست  
ہو جانے کی تعبیر وہ ہوتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مکہ فتح کر دیا  
مسلمانوں کا جتھا بڑھ گیا۔

باب جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیث نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے  
ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
جو شخص بن دیکھے (جھوٹ) خواب بیان کرے تو (قیامت کے دن)  
اس کو یہ حکم دیا جائیگا کہ دو گروہ دیکر جوڑے اور وہ جوڑے کے گار اس  
پر مار رکھا تا رہیگا، اور جو شخص دوسرے لوگوں کی بات سننے کیلئے کان  
لگائے وہ اُس کا سننا پسند نہ کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے پھرتے ہوں  
تو قیامت کے دن اُس کے کانوں میں رانگا (ریسہ) چھلا کر ڈالا جائے  
گا، اور جو شخص (کسی جاندار کی) صورت بنائے اُس پر عذاب ہوگا، اُس سے  
کہا جائیگا اب اس میں جان بھی ڈال، وہ ڈال نہ سکیگا سفیان نے  
کہا ایوب نے ہم سے یہ حدیث موصولاً بیان کی، اور قتیبہ بن سعید نے  
کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ  
سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا جو شخص بن دیکھے،  
جھوٹا خواب بیان کرے اخیر حدیث تک (تو حدیث کو موقوفاً نقل کیا)

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ التَّمَامِيُّ  
سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَوْلُهُ مَنْ صَوَّرَ وَمَنْ تَحَلَّمَ  
مَنْ اسْتَمَعَ.

۴۳۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ  
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ  
وَمَنْ صَوَّرَ تَحَرَّكَ تَابَعَهُ هِشَامٌ  
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ

۴۳۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ  
بْنِ دِينَارٍ صَوْلَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ أَفْرَى الْفَرَى أَنْ يَرَى عَيْنِيهِ مَا لَا تَرَى  
بَاب ۳۹ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا  
يُحْبِرْ بِهَا وَلَا يَدْكُرْهَا.

۴۳۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّبِّ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى التَّوْبَةَ يَا قَوْمِي  
حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا تَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ  
لَأَرَى التَّوْبَةَ يَا قَوْمِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّوْبَةُ يَا الْحَسَنُ  
مَنْ اللَّهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَحِبُّ فَلَا يَحْبِرْ

اور شعبہ نے ابو ہاشم ربانی (یعنی بن دینار سے) روایت کی (اس کو  
اسماعیلی نے وصل کیا) کہائیں نے عکرمہ سے سنا کہ ابو ہریرہ کہتے تھے  
(یعنی انہی کا قول موقوفاً) جو شخص صورت بنائے جو شخص جھوٹ خواب  
کرے جو شخص کان لگا کر دوسرے لوگوں کی بات سنے (یعنی یہی حدیث نقل کی)  
ہم سے اسحق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہ ہم سے خالد  
طحان نے انہوں نے خالد بن اسد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن  
عباس سے جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات سنے اور جو شخص جھوٹ  
خواب بیان کرے اور جو شخص صورت بنائے ایسی ہی حدیث نقل کی موقوفاً  
ابن عباس سے خالد بن اسد کے اس حدیث کو ہشام بن حسان فردوسی  
نے بھی عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا علیہ السلام

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الصمد بن عبد الوہاب  
نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے جو ابن عمر سے غلام  
تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بہتانوں میں بڑا بہتان یہ ہے کہ جو  
خواب آنکھوں نے، نہ دیکھا ہو کہچے کہ میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔

باب جب کہ فی بڑا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے  
عبد ربیع بن سعید سے کہائیں نے ابو سلمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں  
ایک خواب دیکھتا اُس کے ڈر سے بیمار ہو جاتا ہوں میں نے ابو قتادہ  
سے سنا وہ کہنے لگے میرا بھی یہی حال تھا کہ ایک خواب دیکھتا اس کے  
ڈر سے بیمار ہو جاتا یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا، آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے جبکہ فی تم میں  
سے خواب دیکھے تو اُس شخص سے بیان کرے جو اپنا دوست ہو اور جب

۱۷ مگر اسماعیلی نے اس کو رفع کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۷ حافظ نے کہا یہ روایت مجھ کو موصول نہیں ملی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۷

بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَوَضَّعْ  
يَا لَلَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتَعَلَّ  
ثَلَاثًا وَلَا يَحْدِثْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا فَإِنَّهُمَا لَنْ تَضُرَّهُ.

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي حَازِمٍ وَالْكَوْثَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ جَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ  
الْتُّعَابَ يَأْتِيهِمَا فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ فَلْيَعْمِدْ لَهَا  
وَلْيُحْدِثْ بَيْنَهُمَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ  
فَأَتَمَّا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا  
وَلَا يَذْكُرْهَا أَحَدًا فَإِنَّهُمَا لَنْ تَضُرَّهُ.

بَاب ۳۹۱ مَنْ لَمْ يَزَلْ الرَّؤْيَا لِأَوَّلِ  
عَا بَرِيذًا لَمْ يُصِيبْ.

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ  
أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَفُ  
السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا  
فَالْمُسْتَكْبَرُ وَالْمُسْتَقِيلُ وَإِذَا سَبَبْتُ وَاصِلٌ  
مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِه  
فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ

بُرا خواب دیکھے تو اُس کی بُرائی سے اور شیطان کی بُرائی سے اللہ کی پناہ  
مانگے، اور تین بار (بائیں طرف) تھوٹھو کرے اور کسی سے بیان نہ  
کرے، اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مجھ سے ابراہیم بن حزمہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن ابی حاتم  
اور دراوردی نے انہوں نے یزید بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ  
بن جباب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے ایسا  
خواب دیکھے جس کو پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اللہ کا  
شکر کرے، اور (اپنے دوست سے) بیان کرے، اور اگر بُرا خواب  
دیکھے تو اُس کی بدی سے اللہ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ  
کرے، اس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

باب اگر پہلا تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اُس کی  
تعبیر سے کچھ نہ ہوگا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبہ سے ابن عباسؓ سے بیان کرتے تھے کہ ایک شخص آن  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (اُس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے  
لگا یا رسول اللہ میں نے ایک خواب میں دیکھا ایک ابر کا ٹکڑا ہے اُس  
میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں  
کسی نے بہت لیا کسی نے کم، اتنے میں ایک رسی نمودار ہوئی جو آسمان  
سے زمین تک لگی ہوئی ہے، پہلے آپ آئے یا رسول اللہ اور اس کی  
تھام کر اوپر چڑھ گئے، پھر ایک دوسرے شخص نے وہ رسی تھامی وہ بھی اوپر

۱۔ امام بخاری کا مطلب اس باب کے لئے یہ ہے کہ انہوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خواب کی تعبیر وہی ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرے والا ہے  
اسی طرح ابوداؤد اور ترمذی کی یہ حدیث کہ خواب پہلے کے سر پہ ہے، جہاں تعبیر کی کہ واقع ہوگی ان حدیثوں کا مطلب ہے کہ اگر پہلا تعبیر دینے والا علم تعبیر کا عالم  
ہو، اور صحیح اور درست تعبیر ہی، تب تعبیر کی کہ بیان کے موافق ہوگی، ورنہ جو شخص ٹھیک تعبیر دے اُس کے موافق تعبیر ہوگی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَّاهُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ  
 آخَرُ فَاقْطَعُ ثُمَّ وَصَلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّكَ لَتَدْعُنِي فَأَعْبُدُهَا فَقَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا قَالَ أَنَا الطَّلَعُ  
 فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ  
 السَّمْنُ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ فَالْمُسْكُوتُ  
 مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْقُوتُ وَأَمَّا السَّبَبُ لَوْصَلِ  
 مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ  
 تَأْخُذُ بِهِ فَيَعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ  
 مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ  
 آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُكَ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقُطُ  
 بِهِ ثُمَّ يَوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَخَبَرَنِي بِأَرْسُولِ  
 اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ أَصَبْتَ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأَ  
 بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتُحْدِثَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ  
 قَالَ لَا تُقَسِّمُ

باب ۳۹۲ تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ

۳۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ  
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ

چلا گیا، پھر ایک تیسرے شخص نے تھامی وہ بھی اوپر چل دیا، پھر ایک چوتھے  
 شخص نے وہی تھامی تو وہ ٹوٹ کر گر پڑی، لیکن پھر چڑھ گئی (وہ بھی  
 چڑھ گیا)، یہ سن کر ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے ماں  
 باپ آپ پر صدقے غلط کیا اسکی تعبیر مجھے کہنے دیجئے، آپ نے فرمایا،  
 اچھا کہہ انہوں نے کہا ابراہیمؑ تو اسلام کا دین ہے اور شہداء اور اہل  
 جوارح میں سے ٹپکانے سے اس سے مراد قرآن اور اس کی شیرینی ہے اب  
 کوئی شخص بہت قرآن سیکھتا ہے کوئی کم، یہی رسی جو آسمان سے  
 زمین تک لٹکتی تھی اس سے مراد وہ سچا طریق ہے جس پر آپ ہیں آپ  
 اُسی پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھالیکا پھر لیکے  
 بعد ایک شخص اُس طریق کو لیکے (جو آپ کا خلیفہ ہوگا) وہ بھی مرتے تک  
 اُس پر قائم رہے گا۔ پھر ایک اور شخص لیکے گا اُس کا بھی یہی حال ہوگا پھر  
 ایک اور شخص لیکے گا تو اس کا معاملہ (خلافت کا) کٹ جائے گا پھر چڑھ  
 جائے گا تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ یا رسول اللہ! بتلائیے میں نے  
 یہ صحیح تعبیر دی یا اس میں غلطی کی؟ آپ نے فرمایا تو نے کچھ صحیح تعبیر دی،  
 کچھ غلط دی۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم بتلائیے میں نے کیا غلطی کی؟ آپ نے  
 فرمایا کہ قسم مت کھا۔

باب ۳۹۳ تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ

۳۹۳ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مَوْلَى بَنِي هِشَامٍ  
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ

یعنی کتنے کے قریبے جانے کا۔ جب انہوں نے حضرت عثمان کو بہت تنگ کیا تو ان کے دل میں آیا تھا کہ خلافت سے دست بردار ہو جائیں، لیکن انہوں نے  
 خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا، آپ نے فرمایا عثمانؓ جو کہ اللہ نے تجھ کو پہنچایا ہے اُس کو نہ اتارو، انہوں نے بیدار ہو کر عزم مصمم کر لیا کہ میرے ہاتھ  
 خلافت سے دست بردار نہ ہونگے اور میرا آخر شہید ہوئے، وصول اللہ عندہ وارضاه ۱۲ منہ ۳۹۳ آپ نے ابو بکر صدیقؓ کے قسم کھاتے پر بھی اُن کی قسم سنی نہ کی حالانکہ دوسری  
 حدیث میں قسم کے سچا کرنے کا حکم ہے اس لیے کہ وہ حدیث اس موقع پر ہے جہاں قسم پوری کرنے میں کسی دینی قیامت کا اندیشہ نہ ہو، اور اس خواب کی تفصیل بیان کرنے  
 میں بڑے بڑے اندیشے تھے اس لیے آپ نے سکوت فرمایا نامناسب سمجھا۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ صحابہؓ نے آپ کے چہرے پر ناراضی کا اثر پایا، کیونکہ اس  
 خواب کے آپ کو رنج ہوا کہ ایک خلیفہ میرا آئندہ میں گرفت ابرہہ کا ۱۲ منہ ۳۹۳ اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ وہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ عورت  
 سے خواب بیان نہ کرنا چاہیئے، نہ سورج نکلنے سے پہلے اُن کا قول بے دلیل ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۴

حَدَّثَنَا أَبُو جَرَّاحٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا  
يُكْثَرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَرَى أَحَدًا مِنْكُمْ  
مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقْضُ عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَقْضَ وَرَأَيْتُهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي  
الْيَلَّةُ اثْنَانِ فَلَهُمَا ابْتِعَانِي فَلَهُمَا قَالَا  
لَا نَطْلُقُ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَرَأَيْنَا اثْنَيْنِ عَلَى  
رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَذَا الْأَخْرَقَانِ عَلَيْهِ بَصْرَةٌ  
وَذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَنْشَلُ رَأْسَهُ  
فَيَتَمَدُّ هَذَا الْحُجُوهُ هُنَا فَيَنْبَعُ الْحَجَرُ  
فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصْبَحَ رَأْسُهُ  
كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ  
مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سَيِّحَا  
اللَّهُ مَا هَذَا قَالَ قَالَا إِنَّا نَطْلُقُ قَالَ  
فَأَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلَوٍ لِقْفَاهُ  
وَذَا الْأَخْرَقَانِ عَلَيْهِ بِلُكُوبٍ مِنْ حَدِيدٍ  
إِذَا هُوَ يُفِي أَحَدَ شِقَى وَجْهِهِ فَيَسْرِ شَرُّ  
شِدْقِهِ إِلَى قَفَاهُ وَمِنْ خَرَّةٍ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ  
إِلَى قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو جَرَّاحٍ  
فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْأَخْرَقِ  
فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ  
الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرَعُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى  
يَصْبَحَ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ

کہا، ہم سمرہ بن جندب نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے اصحاب سے پوچھا کرتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا  
ہے، سمرہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا وہ اپنا خواب  
بیان کرتا۔ ایک دن صبح کے وقت ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے،  
(جبریل اور میکائیل) دونوں نے مجھ کو اٹھایا، اور کہنے لگے چلو میں  
انکے ساتھ چلا، ایک آدمی پاس پہنچے جو کروٹ پر لیٹا ہٹے اور ایک  
دوسرا شخص (فرشتہ) پتھر لئے ہوئے اُس کے سر پر کھڑا ہے وہ  
کیا کرتا ہے جھک کر پتھر سے اُس کا سر کچل ڈالتا ہے، اور پتھر ٹپک  
کر اُدھر آجاتا ہے وہ شخص (فرشتہ) پتھر کو سنبھالنے کے لیے جاتا  
ہے، اور جب پتھر لے کر آئے اس لیٹے ہوئے کا سر جڑ کر جیسے پہلے  
تھا ویسا ہی درست ہو جاتا ہے پھر وہ پتھر بار کر اس کا سر چلتا  
ہے (ایسا ہی برابر ہوتا ہے) میں نے ان فرشتوں سے پوچھا  
سُحَّانَ اللہ یہ دونوں کون ہیں، انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی نہ  
پوچھو) خیر ہم (تینوں) پھر چلے، اور ایک شخص پر پہنچے جو جیت لیا  
ہوا ہے اور اس کے پاس ایک اور شخص (فرشتہ) لوہے کی سنسی  
لیئے کھڑا ہے وہ کیا کرتا ہے اُس کے منہ کے ایک طرف جا کر  
اُس کا کل پٹرا گدی تک پھاڑ ڈالتا اور تمغی اور آنکھ کو بھی اسی طرح  
گدی تک چیر دیتا ہے خوف اعرابی نے کہا کبھی البورجا را دی  
نے اس حدیث میں بجائے فیسر شر کے فیشق کہا ہے (معنی ایک  
ہی ہے) پھر منہ کی دوسری طرف جا کر بھی ایسا ہی کرتا ہے  
اور جب ایک طرف کا چیرتا ہے تو دوسری طرف کا بالکل درست  
ہو کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے پھر اس کو پھیرتا ہے تو یہ درست

۱۰ یہیں سے باب کا مطلب نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب سوچ نکلنے سے پہلے صحابہؓ سے بیان کیا ۱۲ منہ ۱۰ جبریل کی دعا  
میں یوں ہے کہ جیت لیا ہوا تھا ۱۲ منہ ۱۰ کلچر ۱ اور تمغنا اور آنکھ کی گدی تک چیر ڈالتا ہے ۱۲ منہ حمد اللہ تعالیٰ ۱۰

يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ  
الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا  
قَالَ قَالَ لِي انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى  
مِثْلِ التَّشْوِيرِ قَالَ فَلَحَبْتُ أَنَّهُ كَانَ  
يَقُولُ فَإِذَا رَفِغَ لَغْظُ وَأَصْوَاتُ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا  
فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رَجُلٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا  
هُمْ يَأْتِيَهُمْ لَهَبٌ مِّنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَإِذَا  
أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضُوا قَالَ قُلْتُ  
لَهُمَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَ لِي انْطَلِقْ  
انْطَلِقْ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى نَحْوِ  
حَسْبَتِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَدُ مِثْلَ اللَّامِ  
فَإِذَا إِنِّي التَّهْمَرُ جُلٌّ سَابِغٌ يَسْبِغُ وَإِذَا إِنِّي  
شَطُّ التَّهْمَرِ جُلٌّ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حَجَرًا  
كَثِيرَةً فَإِذَا ذَلِكِ السَّابِغُ يَسْبِغُ مَا  
يَسْبِغُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكِ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ  
الْحِجَارَةَ فَيَفْعَلُهَا فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا  
فَيَنْطَلِقُ يَسْبِغُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كَلِمًا  
رَجَعَهَا إِلَيْهِ فَعَرَلَهُ فَاهُ فَاَلْقَمَهُ حَجَرًا  
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ قَالَ لِي  
انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا  
عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِهِ الْمَرْأَةُ كَأَكْرَهٍ مَا  
أَنْتَ رَأَوْهُ جُلًّا مَرَاةً وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ  
يَحْتُمَا وَيَسْعَى حَوْكُهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا  
هَذَا قَالَ قَالَ لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا  
فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُّعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ

ہو جاتا ہے (ایسا ہی برابر ہو رہا ہے) میں نے (اپنے ساتھ) فرشتوں سے پوچھا، سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں انہوں نے کہا! چلو چلو (ابھی کچھ مت پوچھو) خیر پھر ہم تینوں پہلے ایک گھر پہنچے جو تندور کی طرح تھا۔ سمرہ بن جندب کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اس تندور میں غل اور شعیر ہو رہا تھا، ہم نے جو جھانک کر دیکھا تو اس میں مرد اور عورتیں ہیں لیکن سب ننگے (برہنہ) اور جب ان کے نیچے سے لگ کی ٹیک (پٹ) اُن پر آتی ہے تو وہ چلاتے ہیں، میں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے اور ایک ندی پر پہنچے، سمرہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کا پانی خون کی طرح لال تھا اور ایک شخص اُس ندی میں تیر رہا تھا، ندی کے کنارے ایک اور شخص کھڑا تھا جس نے اپنے سامنے بہت سے پتھر اکٹھا کر رکھے تھے، یہ شخص جو ندی میں تیر رہا تھا تیرتے تیرتے اس کنارے والے شخص کے پاس آنا اور اپنا منہ کھول دیتا وہ اس کے منہ میں ایک پتھر دے دیتا تو پھر ندی میں چل دیتا پھر کوٹ کر آتا تو کنارے والا شخص ایک اور پتھر اُس کے منہ میں دیدیتا، غرض جب کوٹ کر آتا یہی ہوتا، میں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا، یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے چلتے چلتے ایک نہایت بد صورت بد شکل مرد کے پاس پہنچے بہت ہی بد صورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو، وہ کیا کر رہا تھا آگ سلگا رہا تھا اور اُس کے گرد دوڑ رہا تھا، میں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا چلو چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر پھر ہم تینوں چلے چلتے چلتے ایک بہت گھنے سبز باغیچے پر پہنچے



تَوْرَ الرَّبِّعِ فَمَازَا بَيْنَ ظَهْرِي التَّوْضَةِ  
رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَأَيْ رَأْسَهُ طَوِيلًا  
فِي السَّمَاءِ فَمَازَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ  
أَكْثَرِ وَلَدَانِ سَأَلْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ  
لَهُمَا مَا هَذَا مَا هُوَ كَلَّا قَالَ قَالَا  
لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا  
فَاَنْتَهَيْتَنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَحْمِ أَرَا  
رَوْضَةً قَطُّ اعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ  
قَالَ قَالَا لِمَ قَ فِيهَا قَالَ قَالَا تَقِينَا  
فِيهَا فَاَنْتَهَيْتَنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ  
بِلَيْنِ ذَهَبٍ وَلَكِنَّ فِصَّةً فَاَنْتَهَيْتَنَا  
بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا  
فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رَجُلٌ شَطْرُ  
مَنْ خَلْفَهُمْ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ وَشَطْرُ  
كَأَفْجَحَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ قَالَ قَالَا لِمَ أَذْهَبُوا  
فَقَعُوا فِي ذَلِكَ التَّهْمَةِ قَالَ قَالَا أَنْفَرُ  
مُعْتَرِضٌ يَعْبُرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ  
فِي الْبَيَاضِ فَذْهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ  
سَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشُّؤْ  
عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ  
قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَا كَ  
مَنْزِلُكَ قَالَ فَمَا بَصَرِي صُعْدًا نَادَا  
فَصُرْتُ مِثْلُ الرِّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ  
قَالَا لِي هَذَا كَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ  
لَهُمَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَادْخُلَا

اس میں ہمہ قسم کے بھول تھے، اس کے بھیجی ایک لمبے قد کا آدمی  
تھا، اتنا لمبا کہ مجھ کو اس کا سر دیکھنا مشکل ہو گیا، اور اس کے  
گرد گرد بہت سے لڑکے جمع ہیں اتنے بہت لڑکے میں نے کبھی  
نہیں دیکھے، میں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ لمبا  
شخص کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں، انہوں نے کہا چلو چلو  
(ابھی کچھ نہ پوچھو) پھر ہم تینوں چلے اور ایک بڑے باغ پر  
پہنچے، ایسا بڑا اور عمدہ باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا، میرے  
ساتھ والے فرشتوں نے مجھ سے کہا، اس باغ میں ایک درخت  
تھا، اس پر چڑھ جا، ہم تینوں اس پر چڑھ گئے اور جاتے جاتے  
ایک شہر پر پہنچے، جو سور نے چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا  
تھا ہم نے اس شہر کے دروازے پر آکر دروازے کو کھلوایا  
دروازہ کھولا گیا ہم اس کے اندر گئے وہاں ہم کو ایسے آدمی  
ملے کہ ان کا آدھا دھڑ تو نہایت خوبصورت بہت ہی  
خوبصورت جو تم نے کبھی دیکھا ہو۔ میرے ساتھ والے  
فرشتوں نے ان سے کہا جاؤ اس ندی میں گر پڑو (غوطہ  
لگاؤ) وہاں ایک اور ندی دکھائی دی جو عرض میں بہ رہی  
تھی اس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا عرض یہ آدمی اس  
ندی میں کود پڑے پھر جو لوٹ کر ہمارے پاس آئے تو ان کی  
بد صورتی بالکل جاتی رہی اور ان کا سارا دھڑ نہایت خوبصورت  
ہو گیا اب میرے ساتھ والے فرشتے کہنے لگے یہ شہر  
جنت عدن ہے ہمیشہ رہنے کا باغ اور یہی تمہارا مقام  
ہے میری آنکھ جو اوپر اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں ایک محل  
ہے سفید ابر کی طرح ان فرشتوں نے کہا یہ تمہارا  
گھر ہے میں نے کہا اللہ تم کو برکت دے مجھ کو چھو  
میں اپنے گھر میں جاؤں، انہوں نے کہا نہیں ابھی تم اس گھر

قَالَ أَمَّا الْإِنْفَاقُ فَلَا وَانْتَ دَاخِلُهُ قَالَ قُلْتُ  
لَهُمَا فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُ اللَّيْلَةَ عَجَبًا  
فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ قَالَ قَالَ لِي أَمَّا  
إِنَّا سَخَبُوكَ أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي  
أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُلْغَمُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ  
الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَ  
يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَّا  
الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ بُشِّرْهُ  
إِلَى قَفَاةٍ وَمَنْخَرَةٍ إِلَى قَفَاةٍ وَعَيْنُهُ إِلَى  
قَفَاةٍ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ  
فَيَكْذِبُ الْكَذْبَ تَبْلُغُ الْأَقَانِ وَأَمَّا  
الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ  
بَنَاءِ الشُّوَرِ فَإِنَّهُمْ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي وَ  
أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْتَجِرُّ فِي  
التَّهْرِ وَيُلْقِمُ الْحَجَرَ فَإِنَّهُ الْبَرِّاءُ  
وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيمُ الْمُرَاةُ الَّذِي عِنْدَ  
النَّارِ يَحْتَمِي وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ  
خَائِرٌ جَهَنَّمِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي  
فِي الدَّرُوضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَمَّا الْوُلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ  
مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ  
الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

میں نہیں جاسکتے (تمہاری دنیا میں بسنے کی عمر ابھی باقی ہے)  
لیکن (عنقریب مرنے کے بعد) تم اس میں داخل ہو گے۔  
میں نے کہا اچھا خیر اس رات کو میں نے جو عجیب عجیب  
باتیں دیکھیں ہیں ان کی تو حقیقت بیان کرو، انہوں نے  
کہا ہاں اب ہم تم سے ان کی حقیقت بیان کرتے ہیں پہلا  
شخص جو تم نے دیکھا جس کا سر پتھر سے کھلا جا رہا تھا یہ وہ شخص  
ہے جس نے دنیا میں قرآن سیکھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا،  
فرض نماز کا وقت قضا ہو جاتا وہ سوتا پڑا رہتا۔ اور  
وہ شخص جس کے گلپھڑے اور نتھنے اور آنکھیں گدی تک  
چیرے تھے وہ دنیا میں کیا کرتا تھا، صبح کو گھر سے نکلتے  
ہی ایک جھوٹی خبر تراشتا (لوگوں سے کہتا) وہ خبر  
سارے جہان میں پھیل جاتی۔ اور ننگے مرد اور عورت جو  
تم نے تندور میں دیکھے وہ زنا کرنے والے اور زنا کرنے  
والیاں ہیں۔ اور وہ شخص جو ندی میں تیر رہا تھا اس  
کے منہ میں پتھر دیتے جاتے تھے یہ سود خوار ہے۔ اور  
وہ بدھوت شخص، آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دھوڑ  
رہا تھا وہ دودھ کا داروغہ ہے مالک نامی، لمبا شخص جو  
باغیچہ میں بنا تھا وہ ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہیں، ان کے  
گرد وہ لوگ ہیں جو اسلام کی فطرت پر مرنے (یعنی توحید  
پر) سمر کہتے ہیں بعض مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مسلم اور مشرکوں کے بچے  
جو نابالغ مرتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں آپ نے فرمایا  
ہاں مشرکوں کے بچے بھی ملے اب رہے وہ لوگ جن کا آدھا

۱۔ کیونکہ ہر ایک بچہ اسلام ہی کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ کے گمراہ کرنے سے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اس لیے جو بچہ کسی میں مرجع  
اس کا حکم وہی ہوگا جو مسلمانوں کی اولاد کا ہے، مشرکوں کی اولاد میں بہت اختلاف ہے کہ وہ کہاں ہیں گئے اس حدیث (باقی آگے)

أَوَّلَ الدُّعَاءِ الْمَشْرُوكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ  
كَانُوا شَطْرَهُمْ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرَهُمْ مِنْهُمْ  
قَبِيحًا فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا  
وَأَخْرَسَيْنَا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ

آدھا دھڑ خوبصورت تھا اور آدھا دھڑ بد صورت یہ  
وہ لوگ تھے جنہوں نے (دنیا میں) اچھے اور بُرے سب  
طرح کے کام کیے، اللہ تعالیٰ نے اُن کے قصور معاف  
کر دیئے یہ

(بقیہ حاشیہ سابقہ) سے تو نکلتا ہے کہ وہ بھی بہشتی ہیں اور قرین قیاس بھی ہیں، کس لیے کہ وہ بے قصوب ہیں اور اسلامی فطرت پر پیدائش  
تھے بعضوں نے کہا، ان کا امتحان لیا جائیگا، بعضوں نے کہا اپنے ماں باپ کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں رہیں گے واللہ اعلم ۱۲ منہرج (حواشی متعلقہ  
صفحہ ۱۱۱) لے سبحان اللہ کیا کرم اور رحم ہے، صدقے اس کے کرم اور رحم کے، یا اللہ ہم کو اپنے ان غلاموں میں کرنے اور ہماری  
خطائیں معاف فرما، ہم تو اس لائق بھی نہیں کہ ان لوگوں میں گئے جائیں، ستر پار تک ہم گناہوں میں مبتلا ہیں، ہم لے پاس تو نیک عمل ایک بھی اس  
لائق نہیں ہے کہ تیری درگاہ میں پیش کیا جائے، مگر تو اپنی عنایت اور نوازش سے اگر قبول کرے تو یہ تیرا فضل اور احسان ہے، ایک حدیث میں ہے کہ  
جب کوئی مسلمان اپنا خواب کسی سے بیان کرے تو وہ یوں کہے خیر لانا وشر لا عددنا یہ عبدلرزاق نے نکالا، اس کے راوی ثقہ ہیں، لیکن  
سند منقطع ہے، طبرانی اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ آپ صبح کی نماز پڑھ کر صحابہ سے پوچھتے تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک بار  
ابن زبیل نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے، آپ نے فرمایا خیراً تلقاہ وشرّاً تتوقاہ وخیراً لانا وشرّاً لاعدائنا  
والحمد لله رب العالمین۔ مگر اس کی سند ضعیف ہے، قسطلانی نے کہا تعبیر دینے والے کو چاہیے کہ طلوع اور غروب آفتاب اور زوال  
کے وقت تعبیر نہ دے، اسی طرح رات کو، اور خواب اُس وقت اعتبار کے لائق ہوتا ہے جب آدمی راست گو ہو، اور دہسنے کر دھڑ پر با وضو  
سوئے، اور سوتے وقت الشمس، والیل، والیتن، اور اخلاص اور معوذتین پڑھ لے اور یہ دعا پڑھ کر سوئے، اللهم انی اعوذ بک من  
سئی الاحلام واستجیر بک من تلاعب الشیطان فی البیظۃ والنمام اللهم انی اسألك رؤیا صالحة صادقة نافعة  
حافظۃ غیر منسیۃ اللهم اسأنی فی منامی ما احب اور عورت اور دشمن اور جاہل سے اپنا خواب بیان نہ کرے بلکہ ایسے شخص سے تعبیر  
پوچھے جو دیندار عالم پر ہیزگار اور رازدار ہو ۱۲ منہرج رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲ منہرج لغفر لکاتبہ ولین سغی فیہ ولوالدیم اجمعین

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ  
اللہ کے فضل سے اٹھائیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب اُس کے فضل و کرم کے بھروسے پر انیسواں پارہ  
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ۞  
شروع ہوتا ہے ۞

# استیسوان پارہ ۲۹

## کتاب الفتن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

**باب ۳۹۳ مَا جَاءَنِي قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى**  
وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا  
مِنْكُمْ خَاصَّةً وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِثُ مِنَ الْفِتَنِ -  
۴۴۰ رَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
بِشْرِ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ  
فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي فَأَقُولُ أَمَتِي  
فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَشُوا عَلَى الْقَهْقَرَى  
قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ  
بِكَ أَنْ تُرْجِعَهُ عَلَيَّ أَهْقَابِنَا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ انفال میں یہ فرمانا) کہ اُس  
فتنے سے بچو جو ظالموں پر خاص نہیں رہتا بلکہ ظالم غیر ظالم عام  
و خاص سب اُس میں پس جاتے ہیں، اس کا بیان، اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنی امت کو فتنوں سے ڈراتے تھے اُس کا ذکر۔  
ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم نے شہر  
بن سری نے کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے عبد اللہ بن  
ابی لیلیہ سے انہوں نے کہا کہ اسماء بنت ابی بکر نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی، آپ فرماتے تھے کہ قیامت  
کے دن، میں اپنے حوض پر ہونگا اتنے میں کچھ لوگ میرے پاس  
آنے پائیں گے، اُن کو فرشتے گرفتار کر لیں گے، میں کہوں گا  
یہ تو میری امت کے لوگ ہیں، جواب ملے گا تم نہیں جانتے کہ  
یہ لوگ ایٹے پاؤں پھر گئے تھے ابن ابی لیلیہ (اس حدیث کو نقل  
کر کے) یوں دُعا کرتے یا اللہ ہم ایٹے یوں کے بل لوٹ جانے

۱۵ فتنے سے مراد یہاں ہر ایک فتنہ ہے دینی ہو یا دنیاوی، لعنت میں فتنہ کے معنی سونے کو آگ میں پٹانے کے ہیں تاکہ اُس کا کھرا یا کھوٹا بن معلوم ہو، کئی فتنہ  
عذاب کے معنی بھی آتا ہے جیسے اس آیت میں ذوقوا فتنتم کہیں آڑ ملنے کے معنی میں ۱۲ منہ ۲۵ یہاں فتنے سے مراد وہ گناہ ہے جسکی متاع عام ہوتی ہے مثلاً  
بُری باتوں کو دیکھ کر خاموش رہنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سستی اور مداہنت کرنا پھوٹ نا اتفاق بدعت کا شروع جہاد میں سستی، امام احمد اور زائر  
مطرف بن عبد اللہ بن شخیہ سے نکالا میں نے جنگ جمل کے دن زیرِ قہر سے کہا تم ہی لوگوں نے تو حضرت عثمانؓ کو نہ بچایا وہ مارے گئے، اب انکے خون کا دھوی کرنے  
کے لئے آئے ہو، زیرِ قہر نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ آیت پڑھی و اتقوا فتنۃ لا تصیبکم الذین ظلموا منکم خاصۃ ادرہم کو یہ گمان رہتا تھا  
کہ ہم لوگ اس فتنے میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ جو ہونا تھا وہ ہوا یعنی اس بلا میں ہم لوگ خود گرفتار ہوئے ۱۲ منہ ۲۵ اُن کو آئے کیوں نہیں دیتے تھے  
۱۵ یعنی اسلام سے مرتد ہو گئے، حافظ نے کہا اس صورت میں تو کوئی اشکال نہ ہو گا، اگر بدعتی یا دوسرے گنہگار مراد ہوں تو بھی ممکن ہے کہ اُس وقت حوض  
پر آنے سے روک دیئے جائیں، پھر آگے چل کر آپ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں ۱۲ منہ ۲۵

أَوْ نُفَتَنَ -

۴۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغَيَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لِيُزْفَعَنَّ إِلَى بَرِّ جَالٍ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُمْ لِأَنَا وَلَهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيُّ رَأْبٍ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحَدٌ شَوْأَ بَعْدَكَ -

۴۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَرَدَّكَ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا أَلَيْدُ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعَنِي الثُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ أَنَا أَحَدٌ ثَلَاثُ هَذَا فَقَالَ هَكَذَا

اور فتنوں میں پڑنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تم لوگوں کا پیش خیمہ ہونگا، اور تم میں سے کچھ لوگ مجھ تک اٹھائے جائیں گے (میرے پاس لائے جائیں گے) جب میں انکو (پانی) دینے کیلئے جھکوں گا تو وہ بٹھا دیئے جائیں گے، میں عرض کروں گا بڑا دکھ ہے یہ تو میری (امت کے) لوگ ہیں، ارشاد ہو گا تم نہیں جانتے کہ انہوں نے جو جو (دین میں) نئی باتیں تمہارا سے بعد نکالیں۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں پینے کا اور جو اس میں پینے کا وہ پھر کبھی پیسا سنا ہو گا۔ اور کچھ لوگ حوض پر ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں وہ مجھ کو پہچانتے ہیں یہ پھر وہ (روک دیئے جائیں گے) مجھ میں اور ان میں آڑ کر دی جائے گی۔ ابو حازم نے کہا نعمان بن ابی عیاش نے سنا میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر رہا تھا تو چھپا کیا تم نے سہل سے یہ حدیث اسی طرح سے سنی، میں نے کہا ہاں، نعمان نے کہا میں گواہی دیتا ہوں

۱۵ معاذ اللہ دین میں نئی بات یعنی بدعت نکالنا کتنا بڑا گناہ ہے، ان بدعتوں کو پہلے آنحضرتؐ پاس لاکر پھر چھٹائے جائیں گے اس سے منع ہو گا انکو اور زیادہ درج ہو جیسے کہتے ہیں سے قیمت تو دیکھئے کہ کہاں کوئی جاگمزدہ دوجارہ یا تھو جب کہ لب بام رہ گیا یا اس لینے کہ دوسرے مسلمان انکا حال پر اغلال اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ بدعت سے بھاگتے رہو، حضرت مجددؑ فرماتے ہیں میں کسی بدعت میں ظلمت اور تاریکی کے سوا اطلاق تو نہیں پایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنا لازم کر لو! میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے میں دوا علینا الا البلاء ۱۲ منہ معہ یا جو میں پہچان لوں گا وہ مجھ کو پہچان لیں گے ۱۲ منہ معہ اللہ تعالیٰ ۱۲

سَمِعْتُ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ أَتَا  
أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدَّارِيِّ لَسَمِعْتُهُ  
يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ مَعِيَ فَيُقَالُ إِنَّكَ  
لَا تَدْرِي مَا بَيْنَنَا وَبَعْدَكَ فَا قُولُ  
سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي -

باب ۳۹ قول النبی صلی اللہ علیہ  
وَسَلَّمَ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكَرُونَهَا  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي  
عَلَى الْحَوْضِ -

۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ  
سَتَرُونَ بَعْدِي أَمْرًا وَ أُمُورًا تُنْكَرُونَهَا  
فَا لَوْ فَمَا تَأْمُرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
أَدِّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَ سَلُّوا اللَّهَ  
حَقَّكُمْ -

میں نے ابو سعید خدریؓ سے یہی حدیث سنی ابو سعید اس میں متناثر حالت  
تھے آنحضرتؐ کہیں گے یہ لوگ تو میری امت کے ہیں ارشاد  
ہو گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں  
(دین میں) نکالیں۔ اُس وقت میں کہوں گا جس شخص نے میرے  
بعد دین بدل ڈالا وہ دور ہو دور ہو۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (انصار سے) یوں  
فرمانا تم میرے بعد ایسے ایسے کام دیکھو گے جو تم کو بُرے لگیں گے  
اور عبد اللہ بن زید بن عامر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے (انصار سے) یہ بھی فرمایا تم ان کاموں پر جو حق کو مٹا رہے  
ملنے تک صبر کیے رہنا۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن  
سعید قطان نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب  
نے کہا میں نے عبد اللہ بن مسدد سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے  
(جو لوگ مستحق نہیں ہیں انکو تو حکومت ملے گی تم محروم رہو گے اور  
ایسی باتیں جنکو تم برا (خلافت شرع) سمجھو گے، یہ سن کر صحابہؓ نے عرض  
کیا پھر (ایسے وقت میں) آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا اس وقت  
کے حاکموں کو انکا حق ادا کرو (زکوٰۃ وغیرہ) اور تم اپنا حق ادا کرو

۱۔ معاذ اللہ آنحضرتؐ کو بدعت کے نام سے نفرت ہے یہ سنتے ہی کہ ان لوگوں نے دین میں نئی باتیں نکالی تھیں یا دین کی اصلی باتوں کو بدل  
کر دوسری باتیں اختیار کر لی تھیں، آپؐ غصہ آجائیگا یا تو پہلے شفقت تھی یا یوں ارشاد ہو گا، دور ہو دور ہو، مسلمانوں اس حدیث سے تم سمجھ سکتے ہو کہ ہمارا  
پیغمبر صاحبِ کرامت و شفقت کن مسلمانوں پر ہے، انہی مسلمانوں پر جو ہر بات میں سنت کی پیروی کرتے ہیں اور بدعت بد چلنے والے کفری ہیبت کی اور عبادت  
کریں صبر کیا ہے، کس لئے کہ جب آنحضرتؐ ہی ناراض ہوئے تو ہم اپنی عبادت کو لیکر کیا کریں گے، چاہیں گے یا خاک میں جھونکیں گے، ہم لوگوں کو تو یہ  
کوشش کرنا چاہیے کہ اعتقاد اور عمل دونوں میں سلف صالحین یعنی صحابہؓ اور تابعین کے طریق پر رہیں اور پچھلے مصلحین میں جو نئی باتیں اعتقاد و عبادت میں  
اور پچھلے فقہاء نے جو نئی باتیں اعمال میں نکالی ہیں ان سب کو دھتائی جائے ہم کو اپنے پیغمبرؐ کی عنایت اور شفقت درکار ہے، ہمارے پیغمبرؐ سے راضی ہوں  
تو ہمارا بیڑا پار ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ ۳۵۰ یہ حدیث اور کتاب المغازی میں موصولاً گورچکی ہے ۱۲ منہ ۳۵۰ یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کہ اللہ  
انکو انصاف اور حق کی توفیق دے، جیسے توری کی روایت میں ہے یا اللہ انکے بدل تم پر دوسرے حاکم جو عادل اور منصف ہوں مقرر کرے، مسلم اور طبریؒ کی روایت میں  
یوں ہے کہ یا رسول اللہ ہم ان سے لڑیں نہیں، آپؐ نے فرمایا نہیں جب یہ نماز پڑھتے رہیں، (بقیہ بر صفحہ ۲۸۴) ۳۵۰ یا دین میں کیا کیا بدل ڈالا ۱۲ منہ ۳۵۰

۴۴۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ  
عَنِ الْجَعْدِيِّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبرْ فَإِنَّهُ  
مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَبْرًا مَاتَ  
مِيتَةً جَاهِلِيَّةً-

۴۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنِينِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِيِّ أَبِي عَثْمَانَ حَدَّثَنِي  
أَبُو رَجَاءٍ الْعَطَّارُ دُرِّيٌّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ تَرَاى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ  
فَلْيَصْبرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجُمَاعَةَ  
شَبْرًا لَمَاتَ أَلَمَاتٍ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً-

۴۴۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ  
وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى  
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عبد الوارث بن  
سعد سے انہوں نے جعد صیرفی سے انہوں نے ابو رجا عطار  
سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا جو شخص دین کے مقدمہ میں حاکم کی کوئی بات ناپسند  
کرتے تو اس کو صبر کرنا چاہیے اس لیے کہ بادشاہ اسلام کی اطاعت سے  
اگر کوئی بالشت برابر باہر ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی  
ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں  
نے ابو عثمان جعد صیرفی سے کہا مجھ سے ابو رجا بن طحان نے بیان  
کیا کہا میں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بادشاہ سے ایسی بات  
دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہو تو صبر کرے اس لیے کہ جو کوئی بالشت برابر  
بھی جماعت سے جدا ہو گیا اور اسی حال مرا تو اس کی موت جاہلیت  
کی موت ہوگی۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے  
عبد اللہ نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں بکیر بن سعد اللہ  
اشج سے انہوں نے بسیر بن سعید سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ  
سے انہوں نے کہا ہم عبادہ بن صامت پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا

(بقیہ حاشیہ ص ۴۸۴) معلوم ہوا جب سلمان حاکم نماز پڑھنا بھی چھوڑ دے تو پھر اس سے لڑنا اور اس کا خلاف کرنا درست ہو گیا، بے نمازی حاکم  
کی اطاعت ضرور نہیں ہے اس پر تمام اہل حدیث کا اتفاق ہے ۱۲ منہج (حواشی صفحہ ۱۷۱) حافظ نے کہا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کافر ہو جا  
گا، اور کفر پر مرے گا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جاہلیت والوں کا کوئی امام نہیں ہوتا، اسی طرح اُس کا بھی نہ ہوگا، دوسری روایت میں یوں ہے جو شخص جماعت سے بالشت برابر  
جُلا ہو گیا اُس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی، ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمان حاکم کو ظالم یا فاسق ہو اُس سے بغاوت کرنا درست  
ہے، اور فقہائے اس پر اجماع کیا ہے کہ ظالم حاکم کے ساتھ رہ کر کافروں سے جہاد کرنا درست ہے اور اس کی اطاعت واجب ہے۔ البتہ اگر مزع کفر اختیار کرے  
تب اس کی اطاعت جائز نہیں بلکہ جس کو قدرت ہو اُس کو اُس پر جہاد کرنا واجب ہے۔ مکین کہتے ہوں کہ امام حسین علیہ السلام نے جو نذر پر خرچ کیا  
تو اُول تو آپ نے اس سے بیعت نہیں کی تھی اور اُس کی خلافت قبول نہیں کی تھی، دوسرے زید نے وہ باتیں کرنی شروع کیں جو صراحتہ کفر تھیں جیسے شراب  
اور زنا اور جمع بین الاختین کی حالت وغیرہ اور ایسی حالت میں اُس سے لڑنا اور اُس پر جہاد کرنا واجب تھا، اور امام نے جو کیا وہ بجا کیا، آپ نے  
دین اور شریعت کی حفاظت کیلئے اُس پر خرچ کیا، اور اللہ کی راہ میں شہید ہوئے، درجات مالیدہ حاصل کیئے ۱۲ منہج ص ۱۷۱ لڑائی اور بغاوت نہ کرے

قُلْنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ  
 اللَّهِ بِهِ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ دَعَاَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا  
 أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي  
 مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا  
 وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ كُنَّا نَسْمَعُ الْأَهْلَ أَهْلَهُ  
 إِلَّا أَنْ تَكُونُوا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَ كُفْرٍ  
 اللَّهُ فِيهِ بُرْهَانٌ -

۴۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا  
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَقْرَبَ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ اسْتَعْمَلْتُ فَلَا تَأْذِلْنِي تُسْعِلْنِي  
 قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَشْرَةً  
 فَاصْبِرُوا حَتَّى تُلَاقُونِي -

اللہ تمہارا بھلا کرے ہم سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اللہ تم کو اس کی وجہ سے  
 فائدہ دے انہوں نے کہا ایسا ہوا لیلیۃ العقبین میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلا بھیجا ہم نے آپ سے بیعت کی  
 آپ نے بیعت میں ہم سے یہ اقرار لیا کہ خوشی اور ناخوشی تکلیف  
 اور آسانی ہر حال میں آپ کا حکم سنیں گے اور بجا لائیں گے گوہر  
 حق تلفی ہو یا ہم محروم کیے جائیں اور دوسروں کو ہمد سے اور خدمات  
 ملیں آپ نے یہ بھی اقرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اس سے بھگتیں  
 نہ کریں البتہ جب تم علانیہ اس کو کفر کرتے دیکھو تو اللہ کے پاس تم کو دلیل  
 ہم سے محمد بن عمرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں  
 قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اسید بن  
 حضیر سے ایک شخص (خود اسید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا  
 کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص (عمرو بن عامر) کو حاکم بنا دیا  
 اور مجھ کو حکومت نہیں دی آپ فرمایا تم (انصاری لوگ) میرے  
 بعد اپنی حق تلفیاں دیکھو گے تو قیامت (کے دن) مجھ سے  
 ملنے تک صبر کیے رہنا -

سے امام احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے گو تم اپنے تئیں حکومت کا حق دلا مجموعہ بھی اس سے بڑھ چلا بلکہ حاکم وقت کی اطاعت کرو اس کا حکم سنو میں تک کہ اگر اللہ کو منظور ہے  
 تو بنو بصرے تم کو حکومت مل جائے گی ابن حبان اور امام احمد کی روایت میں ہے گو یہ حاکم تمہارا مال کھائے تمہاری بیوی بچہ پر مار لگائے یعنی جب بھی ممبر کرو ۱۳ منسلک اور اس سے بڑھ  
 بڑھ کر کو موافقہ نہ ہو گا دوسری روایت میں یوں ہے جب تک وہ تم کو صاف اور موعظ کفر کی بات نہ کہہ دے تیسری روایت میں ہے جو حاکم اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں کرنا  
 چاہیے ابن ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے جب تم پر ایسے لوگ حاکم ہوں گے جو تم کو کسی باتوں کا حکم کریں گے جو تم نہیں پہچانتے اور ایسے کام کریں گے جن کو تم بڑبڑلاتے ہو تو ایسے حاکموں کی اطاعت کرنا  
 تم کو ضرور نہیں ہے جو فرمایا اللہ کے پاس تم کو دلیل مل جائے گی یعنی اس سے بڑھنے اور اس کی مخالفت کرنے کی اس قدر تم کو مل جائے گی اس سے یہ نکلا یہ جب تک حاکم کے قول یا فعل کی کوئی تاویل غرضی ہو  
 اس وقت تک اس سے لڑنا یا اس پر خروج کرنا جائز نہیں البتہ اگر صاف و موعظ و موعظ کے مخالف حکم دے اور قوا اسلام کے برخلاف چلے جب تو اس پر اعتراض کرنا اور اگر نہ ملے تو اس پر اعتراض نہ کرنا  
 داؤدی نے کہا کہ اگر ظالم حاکم معزول کرنا بغیر قہر اور فساد کے ممکن ہو تب واجب ہے کہ وہ معزول کر دیا جائے ورنہ صبر کرنا چاہیے بعضوں نے کہا البتہ اس وقت تک حاکم کو حاکم بنانا درست  
 نہیں اگر حکومت ملے وقت عادل ہو پھر فاسق ہو جائے تو اس پر خروج کرنے میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ مروج اس وقت تک جائز نہیں جب  
 تک علانیہ کفر نہ کرے اگر علانیہ کفر کی باتیں کرنے لگے اس وقت اس کو معزول کرنا اور اس سے لڑنا ناجائز ہے ۱۲ منہ ۶



**باب ۳۹۵** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غُلَامَةٍ سَقَمَاءَ۔  
 ۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَا لِسَامِعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرُوءَانٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غُلَامَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرُوءَانٌ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غُلَامَةٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَشَرٍ فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرُوءَانَ حِينَ مَلَكَوْا بِالسَّامِ فَإِذَا هُمْ عُلَمَاءُنَا أَحَدَانَا قَالَ لَنَا عَلِيُّ هُوَ لَا إِنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ فَلَنَا أَنْتَ أَعْلَمُ

**باب ۳۹۵** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا پوسیدہ قوف چھو کر وٹنے کی حکومت سے میری امت کی تباہی آئے گی۔  
 ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید نے کہا مجھ سے میرے دادا (سعید) نے بیان کیا میں مسجد نبوی میں مدینہ میں ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھا تھا اور مروان بھی وہیں تھا اتنے میں ابوہریرہؓ نے کہا میں نے پیغمبر صاحب سے سنا جو پوسے تھے اور اللہ نے اُن کو سچا کیا تھا آپ فرماتے تھے قریش کے چند چھو کر وٹنے کے ہاتھ میری امت تباہ ہوگی مروان نے کہا اللہ اُن پر لعنت کرے چھو کر وٹنے کے ہاتھ سے ابوہریرہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو اُن کے نام بیان کر دوں فلا نے کے بیٹے فلا نے کے بیٹے عمرو بن یحییٰ کہتے ہیں میں اپنے دادا کے ساتھ مروان کی اولاد پاس جایا کرتا جب وہ شام کے ملک میں حاکم بن گئے تھے میرے دادا جب ان کم عمر لڑکوں کو دیکھتے تو کہتے شاید یہ چھو کر وٹنے بھی اُس حدیث میں داخل ہوں ہم لوگ کہتے تم جانو سہ

سہ چھو کر وٹنے کی حکومت خرابی اور بربادی کی طرح ہے یہ ترائی اسلام میں یزید پلید کے زمانہ سے شروع ہوئی وہ کو سخت ایک کس چھو کر وٹنے ابوہریرہؓ سے جو میرے صحابہ اس وقت تک موجود تھے اسکو کسی نا حد سے سے خلافت کا حق نہ تھا لیکن زور زبردستی حاکم بن یحییٰ آخر مسلمان پر وہ تباہی آئی کہ پناہ پناہ مسلمانوں کے سردار امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے جن سے اسلام کی زینت تھی اور مدینہ منورہ کی بے حرمی ہوئی بہت سے صحابہ اور تابعین کو یزید کے لشکر نے مدینہ میں اُن کو شہید کیا لعنت اللہ علی یزید و علی اتباہ ۱۲ منہ سلہ انہوں نے نام بنام حاکم حاکموں کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنئے تھے مگر زور کی جیسے بیان نہیں کر سکتے تھے مروان خود ان چھو کر وٹنے میں داخل تھا گویا اُس نے اپنے اوپر لعنت کی کئی حدیثوں میں جن کو طرائی وغیرہ نے نکالا یہ موجود ہے کہ آنحضرت نے مروان کے باپ حاکم پر لعنت کی اور اسکی اولاد پر بھی لعنت کی ۱۲ منہ سلہ شک کی وجہ یہ تھی کہ ابوہریرہؓ نے ان چھو کر وٹنے کے نام نہیں بیان کیے تھے حافظ نے کہا اُن چھو کر وٹنے میں پہلا چھو کر وٹنے یزید پلید تھا اور ابن ابی شیبہ نے ابوہریرہؓ سے عرفان نکال میں مالک کی پناہ چاہتا ہوں چھو کر وٹنے کی حکومت سے اگر تم اُن کا کہنا مانو تو دین کی تباہی ہے اگر نہ سنو تو وہ تم کو تباہ کریں دوسری روایت میں ابن ابی شیبہ کے یوں ہے ابوہریرہؓ بازنا میں چلتے چلتے یہ دعا کرتے یا اللہ سنہ ہجری محمد کو کھانا چھو کر وٹنے کی حکومت سنہ ہجری میں یزید خلیفہ ہوا اور ابوہریرہؓ کی دعا قبول ہوئی وہ ایک سال پہلے دنیا سے گذر گئے تفاتی نے کہا جس نے امام حسین کو قتل کیا یا آپ کے قتل کو جائز رکھا یا اُس سے غرض ہوا وہ بالافاق ملعون ہے اور یزید سے یہ باتیں بتواتر ثابت ہیں اس پر اُن اس کے مددگاروں پر سب پر لعنت کی ۱۲ منہ ۱

**باب ۳۹۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ -**  
**۳۹۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسماعِيلَ حَدَّثَنَا**  
**ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ**  
**عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ**  
**عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ**  
**أَنَّهُمَا قَالَتِ اسْتَفْظَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحَمَّرًا وَجْهَهُ يَقُولُ**  
**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ**  
**قَدِ اقْتَرَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ**  
**وَمَا جُوجُ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سَعْفَيْنِ**  
**تَسْعَيْنِ أَوْ مِائَةَ قَيْدٍ أَمْثَلِكُ وَ**  
**فِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ**  
**الْمُحِبُّ -**

**۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ**  
**عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ**  
**أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّشَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ**  
**عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ**  
**بْنِ سَرِيدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْلَمَ مِنَ الطَّامِ**

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک بلا سے**  
**جو نزدیک آن پہنچی عرب کی خرابی ہوتے والی ہے -**  
**ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے**  
**سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے سنا انہوں نے**  
**عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت سلمہ سے انہوں**  
**نے ام المومنین ام حبیبہ سے انہوں نے ام المومنین زینب**  
**بنت جحش رضی اللہ عنہن سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت**  
**صلی اللہ علیہ وسلم سوتے سے جاگے آپ کا منہ گھبراہٹ**  
**کی وجہ سے سرخ تھا فرمانے لگے لا الہ الا اللہ ایک بلا سے**  
**جو نزدیک آن پہنچی عرب کی خرابی ہونے والی ہے - آج**  
**یا جوج اور ماجوج کے روک کی دیوار میں اتنا روزن ہوگا**  
**سفیان بن عیینہ نے قوسے یا سوس کا اشارہ کر کے بتلایا**  
**ام المومنین زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھے نیک**  
**لوگوں کے رہنے پر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے دُخا کا عذاب**  
**اُترے گا آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے گی تب**  
**ہم سے ابو نعیم فضل بن وکیع نے بیان کیا کہا ہم سے**  
**سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ**  
**بن زبیر سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمود بن**  
**عیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر**  
**بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے**  
**انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ**

لے تسلطانی نے کہا اس بلا مراد وہ اختلاط ہے جو حضرت عثمان کی اخیر خلافت میں ہوا یا وہ جنگ جو حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ میں ہوئی ۱۲ منہ ۱۳ منہ سے  
 کا اشارہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کے کلمے کی اور سوس کا اشارہ بھی اسی کے قریب قریب ہے اسی وجہ سے شک ہوئی ۱۲ منہ - ۱۳ منہ سے  
 مراد زنا ہے یا اولاد زنا یا دوسرے فسق و فجور جب یا جوج ماجوج کی سد آنحضرت کے زمانہ میں اتنی کھل گئی تھی تو اب تک معلوم نہیں  
 کتنی کھل گئی ہوگی اور ممکن ہے کہ اگر کر برابر ہو یا پہاڑوں میں پھپھ گئی ہو اور اسی وجہ سے جغرافیہ والوں کی نظر اس پر نہیں پڑی ۱۲ منہ

الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا آسَأُ  
قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ  
خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ -

### باب ۳۹ ظُهور الفتن -

۵۱ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْبُورُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَاءُ سَرَابُ  
الْتَّمَانِ وَيَقْصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشَّمُّ  
وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهُمُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ  
وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ دَابْنُ  
أَخِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

علیہ وسلم مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے اور صحابہ  
سے پوچھا جو میں دیکھتا ہوں وہ تم دیکھتے ہو انہوں نے کہا  
نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں  
وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں ٹپک رہے ہیں  
باب ۳۹۔ فتنوں کا ظاہر ہونا۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الاعلیٰ بن  
عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں  
نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ جلدی گزرنے لگے گا  
اور نیک اعمال گھٹ جائیں گے (یا علم اٹھ جائے گا) اور غیبی  
دلوں میں سا جائے اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے اور ہرج  
بہت ہوگی صحابہ پوچھا ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا قتل غوریزی  
اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ اور یونس اور لیث بن سعد اور  
زہری کے پیغمبر (محمد بن عبد اللہ بن مسلم) نے زہری سے روایت  
کیا انہوں نے حمید سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سہ مراد ہی تھے ہیں جسے قتل عثمانؓ جنگ صفین جنگ جمل واقعہ حرہ جو زید کی حکومت میں ہوا قتل امام حسین علیہ السلام واقعہ کربلا قتل عبد اللہ بن الزبیر مکتہ کی  
بے حرق و غرور اب تک مکتہ مسلمانوں میں ۱۲ منہ سے یعنی لوگ میش اور عشرت اور فتنہ میں پڑ جائیں گے ان کو ایک سال ایسا گزرے گا جسے ایک ماہ  
ایک ماہ ایسے جیسے ایک ہفتہ ایک ہفتہ جیسے ایک دن یا یہ ارادہ کہ دن رات برابر ہو جائیں گے یا دن رات چھوٹے ہو جائیں گے گویا یہ بھی قیامت کی ایک نشانی  
یا شر اور فساد نزدیک آجائے گا کہ کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا یا دین میں جلد جلد بدلتے اور ٹٹنے لگیں گی یا عرس چھوٹی ہو جائیں گی یا زمانہ میں سے برکت  
جاتی ہے گی جو کام اگلے لوگ ایک ماہ میں کرتے تھے وہ ایک سال میں بھی پورا نہ ہوگا ۱۲ منہ سے شعیب کی روایت کو امام بخاری نے کتاب الادب میں اور یونس کی  
روایت کو امام مسلم نے صحیح میں اور لیث کی روایت کو طبرانی نے معجم الاوسط میں اور زہری کے پیغمبر کی روایت کو بھی طبرانی نے معجم الاوسط میں وصل کیا مطلب یہ ہے کہ  
ان چاروں نے معمر کا خلاف کیا انہوں نے زہری کا شیخ اس حدیث میں حمید کو بیان کیا اور امام بخاری نے دونوں طریقوں کو صحیح سمجھا جب تو ایک طریقہ بیان  
بیان کیا اور ایک کتاب الادب میں کیونکہ احتمال ہے زہری نے اس حدیث کو سعید بن مسیب اور حمید دونوں سے سنا ہو ۱۲ منہ :

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي الْعَمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ آيَاتًا مَا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَ يَرْقَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْتُرُ فِيهَا الْمَرْجُ وَالْقَتْلُ۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعَمَشِ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو مُوسَى فَقَدْ ثَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ آيَاتًا مَا يَرْقَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْتُرُ فِيهَا الْمَرْجُ وَالْقَتْلُ۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ رَأَيْتُ لَجَائِسٍ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ وَالْمَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبْشَةِ الْقَتْلُ۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَاحِبُهُ سَمِعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ آيَاتُ الْمَرْجِ يَرْقَعُ الْعِلْمُ وَيُظْمَرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَالْمَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبْشَةِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے امش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ تھا دونوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب کچھ پہلے ہی ایسے دن آئیں گے جن میں جہالت اتر آئے گی اور (دین کا) علم اٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی بہت ہوگی۔

ہم سے عمر بن حفص بن فیث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے امش نے کہا ہم سے ابو وائل شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعریؓ پاس بیٹھا تھا تنے میں ابو موسیٰ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی خون ریزی

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے امش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ کے پاس بیٹھا تھا تنے میں ابو موسیٰ نے کہا میں نے آنحضرت سے سنا پھر اس حدیث کی طرح بیان کیا ہرج حبشی کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے واصل بن حیان سے انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے ابو وائل نے کہا میں سمجھتا ہوں عبد اللہ بن مسعود نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا قیامت کے ساتھ ہرج (خون ریزی) کے دن آئیں گے (دین کا) علم مٹ جائے گا لہ

لہ اس طرح کہ دین کے عالم گزر جائیں گے اور جو لوگ باقی رہیں گے وہ ہمہ تن دنیا کا لے میں غرق ہو گئے ان کو دینی علوم کا بالکل شوق ہی نہیں رہے گا۔ پہلے یہ دین میں یہ آثار شروع ہو گئے ہیں ہزار ہا لکھ ہا مسلمان اپنے بچوں کو صرف انگریزی تعلیم دلاتے ہیں قرآن حدیث سے بے خبر ہو رہے ہیں۔

عَاصِمٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ  
قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَعْلَمُ الْآيَاتِ الْكُبْرَى  
ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
آيَاتِ الْمَرْجِخَةِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ شَرَّارَ النَّاسِ مِنْكُمْ رَكِبَهُ  
السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءُ

باب ۳۹۱ لَا يَأْتِي نَرَمَانٌ إِلَّا

الَّذِي يَعْدُهُ شَرُّ مَنَّهُ

۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكُونَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى  
مِنَ الْحُجَّاجِ فَقَالَ أَصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا  
يَأْتِي عَلَيْكُمْ نَرَمَانٌ إِلَّا الَّذِي يَعْدُهُ شَرُّ  
مَنَّهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ نے کہا ہرج حبشی زبان میں خون ریزی کو کہتے ہیں اور  
ابو حواریہ (وضاح بن عبداللہ بشاری) نے عام سے روایت کی انہوں  
نے ابو داؤد سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے  
عبداللہ بن مسعود سے کہا تم وہ دن جانتے ہو جن کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خون ریزی کے دن ہوں  
گے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ فرماتے تھے بدترین لوگ وہ ہوں گے جو قیامت قائم ہوتے  
وقت زندہ ہوں گے

باب ہر زمانہ کے بعد دوسرے زمانہ کا اس سے  
بدتر آنا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے  
سفیان ثوری نے انہوں نے زبیر بن عدی سے انہوں نے  
کہا ہم انس بن مالک سے پاس آئے ہم نے اُن سے حجاج بن یوسف  
دعالم کا شکوہ کیا جو جو مصیبتیں اس کا طرف سے ہم کو پہنچ رہی تھیں  
اس نے کہا اچھی صبر کرو اس کے بعد جو زمانہ آئے گا وہ اس  
سے بھی بدتر ہو گا اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ تم اپنے  
پروردگار سے مل جاؤ گے میں نے یہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

(بقیہ صفحہ سابقہ) بالکل بے بہرہ رکھتے ہیں الاما شاء اللہ کچھ جو دین کے عالم رہ گئے ہیں قیامت کے قریب یہ بھی مذہب کے علم دین کو محض بیکار سمجھ کر لوگ اس سے  
تفصیل چھوڑ دینگے ۱۲ منہ: حواشی صفحہ ہذا سے کیونکہ اچھے لوگ قیامت سے پہلے اٹھ جائیں گے جیسے امام مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی قیامت کے قریب اللہ  
تعالیٰ میں کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا جو حریر سے زیادہ ملائم ہوگی اس کے لگتے ہی جس شخص کے دل میں رقی برابر بھی ایمان ہو گا وہ اٹھ جائے گا دوسری حدیث  
میں ہے کہ قیامت جب تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت تک میری امت کا ایک گروہ  
حق پر قائم رہے گا تو اس سے یہ نکلے کہ قیامت پہلے لوگوں پر بھی ہوگی کیونکہ اس حدیث میں قیامت تک یہ مراد ہے کہ اس ہوا پہنچنے تک چل گئے ہی ہر ایک مومن مرتے گئے گا اور کفار  
دنیا میں رو جائیں گے انہی پر قیامت آئے گی ۱۳ انتظامی سہ اب یہ بھی اعتراض نہ ہو گا کہ بعد کا زمانہ اگلے زمانہ سے بہتر ہو گا مثلاً کوئی بادشاہ عادل اور متبع شرع پیدا ہوگا ہم  
جیسے عمر بن عبدالعزیز بن کا زمانہ حجاج کے بعد تھا وہ نہایت عادل اور متبع سنت تھے کیونکہ ایک آدمہ شخص کے بعد عہدہ پیدا ہونے سے اس زمانہ کی نفیست  
اگلے زمانہ پر لازم نہیں آتی حجاج کو ظالم تھا مگر اس کے زمانہ میں جتنے صحابہ اور تابعین زندہ تھے وہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں زندہ نہ تھے تو حجاج کا زمانہ عمر بن عبدالعزیز کے

۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
حَدَّثَنَا إِسْحَقُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدِ  
بِنْتِ الْحَارِثِ الْفُزَارِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ  
رَأَتْ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَالْتَمَسَتْ لِقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيَسَلِّهَ فِرْعَاءُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا  
ذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَا  
أَنْزَلَ مِنَ الْفَتَنِ مَنْ يُؤَقِّطُ صَوَاحِبَ  
الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَنْزِلَ وَاجَهَهُ لِكَيْ  
يُصَلِّيَنَّ رَبِّكَ كَأَسِيسَةٍ فِي الدُّنْيَا  
عَاصِرِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ -

بَابُ ۲۹۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ  
فَلَيْسَ مِنَّا -

۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا -

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے  
اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے  
انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ہند بنت عارث فرامیر سے  
انہوں نے ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سوتے وقت ایک رات جاگے گھبرائے ہوئے آپ فرما  
رہے تھے سبحان اللہ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خزانے  
اتارے (جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے جیسے روم اور ایران کے خزانے)  
اور کیا کیا فتنے اور فسادات اور حجرے والیوں (ازاداج  
مطہرات) کو کون جگاتا ہے تاکہ (انہیں اور) تہجد پڑھیں،  
دیکھو بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں،  
لیکن آخرت میں تنگی (نیکیوں سے خالی) ہوں گی -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص ہم  
مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے (یعنی مسلمانوں  
میں) سے نہیں ہے -

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم  
کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ  
اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر  
ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے -

ہم سے محمد بن علاؤ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ  
علاء بن اسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے  
انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللہ جو دنیا میں آپ کی وفات کے بعد ہوئے ۱۲ھ سے ۱۳ھ تک کافر ہے اگر مسلمان پر ہتھیار اٹھانا درست جانتا ہے اگر درست نہیں جانتا تو مکلف

فریق یعنی سخت پر نہیں ہے اس لیے کہ ایک امر حرام کا ارتکاب کرتا ہے ۱۲ھ سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا -

۶۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ -

۶۶۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ أَبِي مَحْمَدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ سَاجِدٌ بِسَهْمٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنَصْمِهِ قَالَ نَعَمْ -

۶۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَرِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَلْبَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَهْلٍ قَدْ أَبْدَى نَصْوَلَهَا فَأَمْرًا أَنْ يَأْخُذَ بِنَصْوَلِهَا لَا يَخْذِلُ مُسْلِمًا -

وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے مسلمانوں میں سے نہیں ہے -

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہبی یا محمد بن رافع نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے عامر سے کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار نہ اٹھائے دگو کھیل ہی کے طور پر ہو کیونکہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چلوا دے اور مسلمان کو مار کر وہ دوزخ کے گڑھے میں جا کرے +

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا ابو محمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) تم نے جابر سے یہ حدیث سنی ہے وہ کہتے تھے مسجد میں ایک شخص (نام نامعلوم) تیرے گرد آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نوکیں تھام لے عمرو نے کہا وہاں میں نے سنی ہے -

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے ایک شخص مسجد (جوی) میں تیریے ہوا گذرا ان کی نوکیں کھلی ہوئی تھیں آنحضرت نے یہ حکم دیا ان کے پھلوں کو تھام لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کے چٹھہ جائیں -

حافظ نے کہا احتمال ہے کہ یہ محمد بن رافع ہوں کیونکہ امام مسلم نے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبد الرزاق سے روایت کی مبنی کی عقل جاتی ہے انہوں نے حافظ صاحب پر متزامن جایا کہ مسلم نے جو محمد بن رافع سے روایت کی یہ اس کو مستلزم نہیں ہے کہ بخاری نے بھی انہی سے روایت کی ہو اسے مرد آدمی حافظ نے یتمیل کا لفظ کہا اور اس کا قرینہ یہ بیان کیا کہ امام مسلم نے اس حدیث کو انہی کے واسطے سے عبد الرزاق سے روایت کیا اور اکثر حدیثوں میں امام بخاری اور مسلم کے شیوخ متفق ہیں پھر اس میں استلزام کی بحث لانا کمال فہم کی دلیل ہے ۱۲۷۱

آپ نے نوکیں تھامنے کا اسی لیے حکم دیا ایسا نہ ہو کہ مسلمان کے گلب جائے اس کو زخم پہنچے ۱۲۷۱

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو  
أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنِ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ  
فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُورَتِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ  
عَلَى نَصْلِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَوْ يَصِيبْ  
أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ  
۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَبَابُ الْمُسْلِمِ قُتْلُ قَرْنَتَيْهِ كُفْرٌ.

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ  
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

ہم سے محمد بن علاؤ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ  
نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے  
ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا جب کوئی تم میں سے ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں تیر  
لے کر گزرے تو اس کی پیکان تھام لے یا یوں فرمایا اپنی قبلی میں  
رکھ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس سے تکلیف پہنچے۔  
باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے بعد  
ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جانا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ مجھ سے  
میرے والد نے کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے شقیق ابو دائل  
بن سلمہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا مسلمان کو بُرا کہنا گالی دینا گناہ ہے اور اس سے (بلا و شرعی)  
ڑنا کفر ہے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن  
حجاج نے کہا مجھ کو واقد بن محمد نے خبر دی انہوں نے اپنے والد  
محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت سے سنا  
آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے دیکھو میرے بعد کہیں ایک دوسرے  
کی گردنیں مار کر کافر بن جانا۔

۱۔ ہر جگہ کا یہی حکم ہے جس سے ایذا پہنچنے کا احتمال ہو عید آباد میں اکثر لوگ بندھتے ہیں ہوائی مسجد میں لے کر آتے ہیں ان کو اس بات سے باز رہنا  
چاہیے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کرنے میں آدمی فاسق ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی کافر کا سافل ہے جسے کافر مسلمانوں سے ناحق لڑتے ہیں ایسے ہی اس  
شخص نے بھی کیا گویا کافروں کی طرح عمل کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان سے لڑا وہ کافر ہو گیا ہے جیسے خارجیوں کا مذہب ہے  
اس لیے کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اور دونوں گروہوں کو مومن قرار دیا اور صحابہ نے آپس میں لڑائیاں کیں گو ایک  
طرف والے غلط تھے بہت سی طرف تھے مگر کسی نے ان کو کافر نہیں کہا خود حضرت علیؓ نے معلومہ والوں کے حق میں فرمایا اخواننا بغوا علیہ غازی مودعہ مسلمانوں کی جماعت سے  
میلہ ہو کر سارے مسلمانوں کو کافر قرار دینے لگے پس اپنے ہی تئیں مسلمان سمجھے اور ہر طرف یہ کہ ان خارجیوں ہی مردودوں نے مسلمانوں کے سردار جناب علیؓ کو قتل  
کون کیا امام حسین کو بھی انہوں ہی نے شہید کیا حضرت عائشہ اور حضرت عثمانؓ اور جلاتے صحابہ کو کافر قرار دیا کہ جو یہ لوگ کافر ہوئے تو تم کو مسلمان کہاں سے نصیب ہو گا



۷۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي  
حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي  
بَكْرَةَ وَعَنْ تَرْجِيلٍ أَخُوهُمَا فَضَّلَ فِي نَفْسِي  
مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي  
بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا تَذَرُونِ أَتَى يَوْمٌ  
هَذَا قَالُوا اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى  
ظَنَنْتَ أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ  
أَلَيْسَ يَوْمُ الْخَيْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ أَتَى بَكِيدٍ هَذَا أَلَيْسَتْ يَا بَكِيدُ  
قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ  
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ  
وَأَبْسَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ  
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَكِيدِكُمْ  
هَذَا الْإِلَهَلْ بَلَغْتُ قُلْتُمْ نَعَمْ  
قَالَ اللَّهُ تَشَاهَدُ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ  
الْعَائِبَ فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ  
مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ فَكَانَ كَذَلِكَ قَالَ  
لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارٍ أَيْضُرِبُ  
بَعْضُكُمْ بِرَأْسِ قَابٍ بَعْضُكُمْ كَانَ  
يَوْمَ حَرِّقِ ابْنِ الْحَضَرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ  
جَارِيَةُ ابْنِ قَدَامَةَ قَالَ أَشْرَفُوا

ہم سے مسند نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سید قطان نے  
کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے  
عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوبکرہؓ سے اور  
محمد بن سیرین نے اس حدیث کو اور ایک شخص (حمید بن عبدالرحمن) سے  
بھی سنا اور کہا وہ میرے نزدیک عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے افضل تھے  
انہوں نے بھی ابوبکرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے (یوم  
الخر کو مٹھا میں) خطبہ سنایا اور فرمانے لگے تم جانتے ہو یہ کون سا  
دن ہے صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے  
ابوبکرؓ کہتے ہیں (آپ اتنی دیر خاموش رہے) کہ ہم سمجھے شاید آپ  
اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم الخر نہیں ہے  
ہم لوگوں نے کہا بیشک یوم الخر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا  
اچھا یہ شہر کون سا شہر ہے کیا حرمت والا شہر دیکھ نہیں ہے ہم نے  
کہا بیشک یا رسول اللہ حرمت والا شہر مکہ ہے آپ نے فرمایا پھر  
دیکھو تمہاری جان مال عزت آبرو بدن کے چمڑے ایک دوسرے  
پر اس طرح سے حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے اس  
شہر میں سن لو میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا یا نہیں ہم نے کہا  
بے شک آپ نے پہنچا دیا اس وقت آپ نے دعا کی یا اللہ گواہ  
رہیو اور فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرا یہ کہنا ان لوگوں  
کو پہنچا دیں موجود نہیں ہیں اس لیے کہی ایسا ہوتا ہے جس کو  
کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ اس بات کے سننے والے سے زیادہ اس  
کو یاد رکھتا ہے محمد بن سیرین نے کہا آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی  
ہوا اور آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا دیکھو میرے بعد ایک دوسرے  
کی گردنیں مار کر کافرن بن جانا عبدالرحمن بن ابی بکرہؓ کہتے ہیں جب وہ

لے کیونکہ یہ حمید بزرگ زہد اور عابد اور اولیاء اللہ میں سے تھے ۱۲۷ھ میں دوسرے مسلمانوں کو جو اس وقت وہاں حاضر تھے اسی طرح ان مسلمانوں کو  
جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ۱۲۷ھ میں بعد کے لوگ بن کوماضین نے یہ حدیث پہنچائی ان سے زیادہ حافظہ تھے اور انہوں نے اس کو خوب یاد رکھا

عَلَىٰ إِبْنِ بَكْرَةَ فَقَالُوا هَذَا  
أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
فَعَدَّ تَتْنِي أَرْنِي عَنْ إِبْنِ بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ  
كُوْدُخَلُوا عَلَىٰ مَا بَلَغَتْ بِقَصْبَةٍ۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفًّا مَّا  
يُضْرِبُ بَعْضُكُمْ بِرَأْسِ قَابِ بَعْضٍ۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّجٍ سَمِعْتُ أَبَا  
مُرَّةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ

وہ دن آیا جس دن عبداللہ بن عمرو حمزنی کو جاریہ بن قدامہ نے  
ایک مکان میں گھیر کر جلا دیا تو جاریہ نے اپنے لشکر والوں سے  
کہا ذرا ابو بکرہ کو تو جھانکو (وہ کس خیال میں ہیں) انہوں نے کہا  
یہ ابو بکرہ موجود ہیں تم کو دیکھ سب سے ہیں عبدالرحمن ابن ابی بکر کہتے  
ہیں مجھ سے میری والدہ (مالہ بنت عقیظ) نے کہا ابو بکرہ نے کہا اگر  
یہ لوگ (یعنی جاریہ کے لشکر والے) میرے گھر میں بھی گھس  
آئیں (اور مجھ کو مارنے لگیں) تو بھی ایک بالنس کی چھڑی ان پر  
نہیں چلانے کا۔

ہم سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل  
نے انہوں نے اپنے والد فضیل بن غزوان سے انہوں نے عکرمہ  
انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی  
گردنیں مار کر کافر مرتد بن جانا۔

ہم سے سلیمان بن حرب زادی نے بیان کیا کہا  
ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے میں  
نے ابو زرہ بن عمرو بن جریر سے سنا انہوں نے اپنے دادا جریر بن

لے جب جاریہ کے لشکر والوں کی یہ گفتگو سنی کہ شاید ابو بکرہ ہتھیار سے مقابلہ کریں یا زبان سے برا بھلا کہیں تو ۱۲۰ سالہ چہ جائیکہ ہتھیار سے لڑوں کیوں کہ  
ابو بکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سن چکے تھے کہ مسلمان کو مارنا اُس سے بڑا کفر ہے عبداللہ بن عمرو حمزنی کا قصہ یہ ہے کہ وہ معاویہ کا بھیجا ہوا بصرے میں  
آیا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ بصرے والوں کی افواہ کے حضرت علی کا مخالف کروائے گویا امیر معاویہ کی یہ پولیٹیکل چال تھی جب حضرت علی نے یہ سنا تو جاریہ بن قدامہ کو  
اس کی گرفتاری کے لیے روانہ کیا حمزنی ایک مکلائی چھٹیل جاریہ نے اس کو گھیر کر مکان میں آگ لگا دی اور حمزنی مکان سمیت جل کر خاک ہو گیا یہ واقعہ ۱۲۰ ہجری کا  
اور ابن ابی شیبہ اور طبری نے لکھا کہ عبداللہ بن عباسؓ جو حضرت علی کی طرف سے بصرے کے حاکم تھے وہ وہاں سے نکلے اور زیاد بن سمیہ کو اپنا خلیفہ کر گئے اُس وقت  
معاویہ نے موقع پا کر عبداللہ بن عمرو حمزنی کو بھیجا کہ جا کر بصرے پر قبضہ کرے وہ غی تیم کے حملہ میں اترا اور حضرت عثمان کے طرفدار جو لوگ تھے  
وہ اُس کے شریک ہو گئے زیاد نے حضرت علی کو اس واقعہ کی خبر کی اور مدد چاہی حضرت علی نے پہلے عین بن جسیعہ ایک شخص کو روانہ کیا لیکن وہ دغا  
سے مار ڈالا گیا پھر جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انہوں نے حمزنی کو اُس کے ہالیں یا ستر رقتا سمیت ایک مکان میں گھیر لیا اور اس کو آگ لگا دی  
اور اُس کے ساتھی سب جل کر خاک ہو گئے چلو جس کم جہاں پاک ۱۲۰

قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَحْتُ النَّاسَ ثُمَّ  
قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَوْمٍ أَضْرَبُ  
بَعْضُكُمْ بِرَأْسِ بَعْضٍ -

**باب ۴۳ تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ**  
فِيهِمَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ -  
۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ  
أَبْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهِمَا  
خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهِمَا خَيْرٌ  
مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهِمَا خَيْرٌ مِنَ  
السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ  
مَنْ رَجَدَ فِيهَا مَاجَأٌ أَوْ مَعَادٌ  
فَلْيَعُدَّ بِهِ -

۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

عبد اللہ بخلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حج وداع میں مجھ سے فرمایا ذرا لوگوں کو تو خاموش کر پھر فرمایا  
دیکھو میرے ایسا نہ کرنا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر  
بن جاؤ -

**باب ۴۳ - آنحضرت کا یہ فرمانا ایک ایسا فتنہ نمود ہو گا جس**  
میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے شخص سے بہتر ہو گا -  
ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے  
انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
ابراہیم بن سعد نے کہا اور مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان  
کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں سے سعید بن مسیب سے  
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کئی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹھے  
رہنے والا شخص کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا  
چلتے والے سے اور چلتے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا  
جو شخص دور سے اُن کو جھانکے گا وہ اُس کو بھی سمیٹ لیں گے  
اُس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ یا پناہ کا مقام مل سکے وہ  
اُس چلا جائے یہ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر  
دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن

لے آفت میں مبتلا کر دیں گے ۱۳۷ھ تک ان فتنوں سے محفوظ رہے مراد وہ فتنہ ہے جو مسلمانوں میں آپس میں پیدا ہوا رہے نامعلوم ہونے کے حق کسی کی طرف ہے ایسے  
وقت میں گرفتہ گیری بہتر ہے بعضوں نے کہا اس شہر سے ہجرت کر جائے جہاں ایسا فتنہ واقع ہوا اگر وہ آفت میں مبتلا ہو جائے اور کوئی اُس کو مانے آئے تو  
ممبر کرے اور جائے پر مسلمان پر ہاتھ نہ اٹھائے بعضوں نے کہا اپنی جان یا مال کو بچا سکتا ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جب کوئی گروہ  
امم سے باغی ہو جائے تو امام کے ساتھ ہو کر اُس سے لڑنا جائز ہے جیسے حضرت علیؓ کی خلافت میں ہوا اور اکثر کبار صحابہ نے اُنکے ساتھ ہو کر  
امیر معاویہ کے باغی گروہ سے مقابلہ کیا اور یہی حق ہے مگر بعض صحابہ جیسے سعید بن عاصؓ اور ابوبکرؓ دونوں فریق سے الگ ہو کر گھر میں بیٹھے رہے ۱۲۷ھ سنہ ۴

عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَتَّرَ فَرْقَنُ وَجْهًا مَلْجَأٌ أَوْ مَعَاذٌ أَفْلِعُذْبَةً -

**باب ۴۰۲** إِذَا اتَّقَى الْمُسْلِمَانِ بَيِّنَتَهُمَا -  
۴۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ذَهِبٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسَلَامٍ إِلَى الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ سُرَيْدٌ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَةَ ابْنِ عِمٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّوَجَّهَ الْمُسْلِمَانِ بَيِّنَتَهُمَا فَيَكْلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ الشَّارِ قِيلَ فَمَنْ الْقَائِلُ فَمَا بَالُ الْمُقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ تَقَاتُلَ صَاحِبِهِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُوسُفَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَ شَرَاهُ بِهِ فَقَالَا إِنَّمَا سَرَوْنِي هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَلْبِيسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ -

خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی ایسے فتنہ ہوں گے جن میں بیٹھ رہنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے جو شخص ان رفتنوں کو جھانکے گا وہ ان میں مبتلا ہو جائے گا (ایسے وقت میں) جو شخص پناہ کی جگہ پاوے وہاں پناہ پکڑے۔

**باب جب دو مسلمان تلواریں لیکر ایک دوسرے سے بھڑکے**  
ہم سے عبداللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایک شخص سے (جس کا نام نہیں لیا) انہوں نے امام حسن بھری سے انہوں نے کہا میں فتنے کے زمانہ یعنی جنگ صفین و جنگ جمل میں اپنے ہتھیار لگا کر نکلا رہے میں ابو بکرہ دحمانی اٹے انہوں نے پوچھا کہاں جاتے ہو میں نے کہا اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی یعنی حضرت علیؓ کی مدد کو جاتا ہوں ابو بکرہ نے کہا (لوٹ جا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑکائیں تو دونوں دونی ہوں گے لوگوں نے پوچھا غیر جو کو قاتل ہو وہ تو دوزخی ہوگا مگر جو مارا گیا یعنی مقتول وہ کیوں دوزخی ہوئے لگا آپؐ نے فرمایا نہیں وہ بھی دوزخی ہے وہ اپنے ساتھی کو مار دینے کی کینیت کر چکا تھا حماد بن زید کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابو یوب اور یونس بن عبید سے بیان کی میرا مطلب یہ تھا وہ حدیث یہ حدیث محمد سے بیان کریں انہوں نے کہا اس حدیث کو حسن بھری نے احنف بن قیس سے روایت کیا انہوں نے ابو بکرہؓ سے

۱۔ یہ غرض جو بن عبید تھا معتزلہ مہدیا حدیث نے حدیث کی روایت میں اس کو غیر معتبر قرار دیا ہے بعضوں نے کہا ہشام بن حسان فرود ہی تھا امامت ۲۔ تاکہ حضرت علی کا شریک ہوں ۱۲۷ھ کو ہتھیار لے کر احنف بن قیس لکھے تھے یعنی بھری مطلب یہ ہے کہ عمر بن عبید نے اپنی روایت میں غلطی کی جو احنف کا نام چھوڑ دیا

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بِهَذَا أَوْ قَالَ مُوَسَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُوسُفُ هِشَامُ  
وَمُعَلَّى بْنُ نُمَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْخَنْفِ  
عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهَوَّاهُ  
بَكَّةَ عَنْ بَنِي عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ عُمَرُ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ جَرَّاشٍ  
عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سَعِيدٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے  
پھر وہی حدیث نقل کی اور مؤمل بن ہشام نے کہا ہم سے حماد بن  
یزید نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب اور یونس اور ہشام اور  
معلی بن زیاد نے انہوں نے حسن بھری سے انہوں نے حنف بن  
قیس سے انہوں نے ابوبکرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اور معمر نے بھی اس حدیث کو ایوب سے روایت  
کیا اور بکار بن عبد العزیز نے اس کو اپنے باپ سے انہوں نے  
ابوبکرؓ سے روایت کیا اس کو طرائی نے واصل کیا اور غندر  
(محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے منصور  
سے انہوں نے ربیع بن جراح سے انہوں نے ابوبکرؓ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (پھر ایسی ہی حدیث  
نقل کی تھیں اور سفیان ثوری نے بھی اس حدیث کو منصور بن معمر  
سے روایت کیا پر یہ روایت مرفوع نہیں ہے۔

بَابُ كَيْفَ الْأُمَرَاءُ كَانُوا تَكُنْ جَمَاعَةً  
۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مَسْلَمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا  
يُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَضْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا أَدْرِيسَ الْخَوْلَافِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حَدِيثَهُ  
بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ

باب جب کسی شخص کی امامت پر اتفاق نہ ہو تو لوگ کیا کریں  
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے  
کہا ہم سے عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبد اللہ  
حضری نے بیان کیا انہوں نے ابو ادريس خولانی سے سنا انہوں نے  
حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے بھلی باتوں سے پوچھا کرتے اور میں برائی (فتنے اور فساد)

لے اس کو بتلینے والے اور امام احمد نے ۱۲۷ مندرجہ انہوں نے حسن سے انہوں نے حنف بن قیس سے اس کو سلم اور نسائی نے واصل کیا ۱۲۸ مندرجہ طرائی کے الفاظ یہ ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فقہ کا سنتہ القائل والقائل فی انہ المقتول فی الدار المقتول فی الدار القائل ۱۲۹ مندرجہ اس کو امام احمد نے واصل کیا ان کے الفاظ یہ ہیں اذا اتفق المسلمون علی  
علی الاصلاح فہما علی حرف ہنم فاذا اختلفا فہما علی ترجمہ دو ملکا بھر جائیں ایک دوسرے پر تمہارا رٹھائے تو دونوں دوزخ کے کنارے لگ گئے ہیں اگر دونوں  
ہو جائے یعنی دونوں میں سے کوئی مارا جائے تو دونوں دوزخ میں گریں گے ۱۳۰ مندرجہ انہوں نے ربیع سے انہوں نے ابوبکرؓ سے ۱۳۱ مندرجہ  
بلکہ ابوبکرؓ کا قول ہے اس کو نسائی نے نکالا اس لفظ سے اذہل الرجلان المسلمان السلاح احدہما علی الآخر فہما علی حرف ہنم فاذا قتل احدہما الآخر  
فہما فی النار ترجمہ وہی ہے جو امام احمد کی روایت کا اور ہر گز ۱۳۲ مندرجہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَبَرِ  
وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةً أَنْ يُدْرِكَنِي  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ  
وَشَرِّ فِجَاعٍ نَأْتِيهِ هَذَا الْخَبَرُ فَمَلَّ بَعْدُ  
هَذَا الْخَبَرِ مِنْ شَرِّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ  
بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ  
دَخْنٌ قُلْتُ وَمَا دَخْنُهُ قَالَ قَوْمٌ  
يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيٍ تَعْرِفُ مِنْهُمْ  
وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَبَرِ  
مِنْ شَرِّ قَالَ نَعَمْ دَعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ  
جَهَنَّمَ مِنْ أَجَابَةٍ هُمُ الَّذِينَ نَزَلُوا فِيهَا  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ

کو پوچھا کرتا اس ٹرسے کہیں اُس میں گرفتار نہ ہو جاؤں (ایک دن)  
میں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور غربانی میں گرفتار تھے  
پھر اللہ تعالیٰ یہ بھلائی ہم پر لے کر آیا (اسلام کی توفیق دی) اب  
اس بھلائی کے بعد کیا پھر برائی پیدا ہوگی آپ نے فرمایا ہاں میں  
پوچھا پھر اس بُرائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں مگر اُس  
میں دھواں ہوگا میں نے عرض کیا وہاں کیا بات آپ نے فرمایا ایسے  
لوگ پیدا ہوں گے جو (پورا پورا) میری سنت پر نہیں چلنے کے  
اُن کی کوئی کوئی بات اچھی ہوگی کوئی کوئی بُری خلاف شرع میں  
پوچھا پھر اس بھلائی کے بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں اس وقت  
دوزخ کی طرف بلائے وائے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں  
گے جو کوئی اُن کی بات مانے گا بس اُس کو دوزخ میں جھونکے میں  
گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن لوگوں کی صفات تو بیان

لے یعنی خالص بھلائی نہ ہوگی نکتہ اور کدورت برائی کی بھی لہو لگی ۱۲ منہ ۳ گویہ ظاہر اسلام کا دعویٰ کریگے ۱۲ منہ ۴ حدیث میں کہا پہلی برائی سے وہ فتنے مروج ہیں جو حضرت  
مُتَّحِن کے بعد ہوتے اور دوسری بھلائی سے عربین عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور اُن کے بعد کا اس زمانہ میں کوئی خلیفہ عادل ہوتا متبع سنت کو قائم ہوتا بدعتی جیسے خلفاء عباسیہ میں  
ما سون رشید خرافا لم اور اہل حدیث کا مخالف گذرا ہوا کل علی اللہ اچھا گذرا اُس نے امام احمد کو قید سے مخلصی دی اور معتزلہ کی خوب سرکوبی کی بعضوں نے کہا پہلی بُرائی  
سے حضرت عثمان کا قتل دوسری بھلائی سے حضرت علی کا زمانہ مراد ہے اور دوسریوں سے خارجیوں اور یاضیوں کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے اور دوسری بُرائی سے بنی  
امیہ کا زمانہ مراد ہے جب حضرت علی کو برسرِ منبر پر لکھا جاتا ہے کہ ہوں آنحضرت کی مراد اس حدیث سے واللہ اعلم یہ ہے کہ ایک زمانہ تک قبورِ نقشبہ میرے وقت میں سیپی  
پلندہ ہے گا اور بھلائی قائم رہے گا یعنی لوگ کتاب و سنت کی پیروی کرتے ہیں گے جیسے متفقہ جبری تک رہا اُس کے بعد برائی پیدا ہوگی یعنی لوگ تقدیرِ شخصی میں گرفتار ہو کر کتاب  
و سنت بھی بالکل منہ نہ مڑیں گے بلکہ قرآن و حدیث کی تعمیل ہی چھوڑ دیں گے قرآن و حدیث کے بدل دوسری کتابیں پڑھنے لگیں گے دین کے مسائل بعض قرآن و حدیث کے  
اُن کتابوں سے نکالے جائیں گے جیسے شرح شہناج شرح لمعہ در مختار ہدایہ شامی طحاوی قہستانی کیلنی و غیرہ سے پھر اس کے بعد ایک مدت دراز گذرے نہ ہو کہ لوگ خدا و قرآن و  
حدیث کی طرف مائل ہو گئے اور تقدیرِ شخصی کا بھندارہ چھوٹے گایہ لوگ اہل حدیث کہلو گئے اُن میں بھلائی ہوگی مگر خالص بھلائی نہ ہوگی کچھ کچھ تقدیر یا تعصب کی نکتہ اُن میں باقی رہے گی  
شکوہ کچھ اس وقت میں جو ایک جماعت اہل حدیث کی کہلاتی ہے وہ باوجود دعویٰ اتباعِ سنت کے کچھ کچھ اپنے علماء کے جیسے ابن تیمیہ شاہ ولی اللہ اور شوکانی اور ولانا امین شیعہ ہیں  
ایسے مقلد بن جاتے ہیں کہ ان کی رائے کے خلاف دلیل بیان کرنے والے کیل نہیں سنتے ہیں نکتہ اور تاریکی ہے یا لگے ائمہ دین جیسے امام ابوحنیفہ امام شافعی حضوریں یا دوسرے اولیاء  
اللہ یا صوفیہ کرام ان کی توہین کرتے ہیں غیر ایک مدت گزرنے کے بعد پھر کچھ لوگ پیدا ہو گئے جو میرے کفار ہوں گے لوگوں کو دوزخ کی طرف بلائے اُن میں بھلائی کا نام  
نہ ہوگا اس سے مراد نجی اور چکڑا لوی اور زندہ لانی اور قادری فرقتے ہیں ۱۲ منہ ۵

مِنْ جُلْدَيْنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ  
فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ  
تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ فَاِمَامَهُمْ قُلْتُ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ  
قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنَّ  
تَعْصَى بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يَذْرُوكَهُ  
الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ -

باب ۴۴۴ مَن كَرِهَ أَنْ يُكْثِرَ سَوَادَ  
الْفِتَنِ وَالظُّلُمِ -

۴۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا  
حَبِيبُ بْنُ غَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ

فرمائیے تاکہ ہم ان کو پہچان لیں آپ نے فرمایا یہ لوگ (بظاہر) تو  
ہماری جماعت (یعنی مسلمانوں میں سے ہوں گے ہماری ہی زبان  
بولیں گے عربی، فارسی، اردو) میں سے کہا یا رسول اللہ اگر میں یہ  
زمانہ پاؤں تو کیا کروں آپ نے فرمایا ایسا کر کہ مسلمانوں کی جماعت  
اور امام کے ساتھ رہ میں نے کہا اگر اس وقت جماعت نہ ہو تو  
نہ امام ہوئے فرمایا تو پھر ایسا کر ان کل فرقوں سے الگ رہ جنگل میں  
دور دراز چلا جا اگر وہاں کچھ کھانے کو نہ ملے ایک درخت کی  
جڑ سے تک جیانا رہے (تقریب تیس سے حق میں بہتر ہے)

باب مفسدوں اور ظالموں کی جماعت بڑھانا منع ہے  
ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے حبیبہ بن  
خریج وغیرہ نے کہا ہم سے ابوالاسود (محمد بن عبد الرحمن اسدی) نے

سے اسلام اور مسلمانوں کی غیر خواہی اور ملاح کام میرے گرد حقیقت منافق اور بد باطن اور بدخواہ اسلام ہو گئے وہ کفار کا تقرب حاصل کرنے کے لیے دہرودہ یہاں ہیں گے  
کہ دین اسلام کی بچ گئی ہو جائے اور مسلمانوں میں جو کچھ رہی ہو اسلام کی عظمت باقی ہے وہ بھی نہ ہے ظاہر و باطن ہر طرح نصاریٰ کے خیر خواہ نہیں جانیں اور معاشرت اور رسم و  
رعایا اور سوامیں ان کی تقلید اختیار کریں گویا اپنی قوم کو محض فنا کر کے ایک مدبری قوم میں غرق ہو جائیں اتنا غرق ہوں کہ اپنی قوم کا کوئی نام دشنام غیر محض قیام کے اور  
کہیں باقی نہ رہے نہ جان الذاکر کوئی عامل شخص ذرا بھی غور کرے تو یہ کچھ بے لگا کر یہ لوگ مسلمانوں اور اسلام کے بھی خواہ نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے رہے ہیں نہ ان کو بھی  
رہنا چاہتے ہیں مسلمانوں کا غیر خواہی وہی شخص ہو سکتا ہے جو اسلام کے اصول اور عقائدات کی مضبوطی میں کوشش کرے مسلمانوں کو عورتا قرآن اور حدیث اور دین نبی کتابیں پڑھنے  
پر مجبور کرے بالفرض اگر مسلمانوں نے اسلام کے اصول اور عقائدات کو چھوڑ کر دنیا بھی کھائی اور مال دار بن گئے تو کیا نامہ ہو اور مسلمان ہی نہ ہے مسلمان نہ کر دینا ہی ترقیات  
کریں تو اس کو اسلامی ترقی کہہ سکتے ہیں نہ سنا ہے اس سے ترجمہ باب نکلتا ہے میرے لوگوں میں اتفاق نہ ہو اور انہوں نے کسی کو بالاتفاق امام نہ بنایا ہو تو اسی حالت میں  
کیا کروں خلیفہ نے جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی تھی ہمارے زمانہ میں وہی بات ہو رہی ہے مسلمانوں کا کوئی امام نہیں ہے جس کی بالاتفاق  
وہ اجماعت کہیں اس کی بات مانیں ہر فرقہ نے مولویوں مرشدوں کو امام بنا کر رکھا ہے کوئی کسی کی نہیں سنتا سنا سنا ہے یعنی ان کی جماعت میں جاکر شریک ہونا ان  
کی تعداد بڑھنا منع ہے ابوالیعلیٰ نے ابن مسعودؓ سے مروی روایت کی جو شخص کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے وہاں نہیں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے کاموں سے راضی ہو  
وہ گویا خود وہ کام کر رہا ہے اس حدیث سے اہل بدعات اور فسق کی مجلسوں میں شریک ہونے کی اور ان کا شمار بڑھانے کی ممانعت نکلتی ہے گویا آدمی ایسے اجتماعات میں  
محل میں شریک نہ ہو تاخرین علماء نے تو یہ لکھا ہے کہ جو کوئی کافروں یا شرکوں یا بیٹے بیٹے سے بولی دسروں دیہاتیوں میں شریک ہو تو تاشا کے طور پر بدلے تو وہ کافر ہو جائے گا  
اور اس کا سناخ فسخ ہو جائے یعنی جو بدعت کا سب سے باہر ہو جاتی ہے میں کہتا ہوں جو کوئی حال حال چلا غل غرس گانے بجانے کی عقل میں شریک ہو وہ  
برقیوں میں گن جائے گا تو ان کاموں کو اچھا نہ جانتا ہو ۲۷۲۷ گئے وغیرہ سے ابن تیمیہؒ مراد ہے وہ ضعیف ہے ۱۲۷۲ منہ ۶۴

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى  
أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْدُ فَانْكَرَبَتْ فِيهِ فَلَقِيبَتْ  
عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَمْتُ فِي أَشَدِّ النَّهْيِ ثُمَّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَنَا سَاقِمٌ  
الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يَكْتُمُونَ  
سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السُّمُّ فَيُؤْمِي فَيُصِيبُ  
أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ فَأَنذَرُ  
اللَّهُ تَعَالَى إِيَّاكَ الَّذِينَ تَوَلَّوْهُمْ الْمَلَائِكَةُ  
ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

**بَابُ إِذَا بَقِيَ فِي خُتَالَةٍ مِنَ النَّاسِ**  
۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُدَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا وَأَنَا  
أَنْظَرُ الْأُخْرَى حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ  
نَزَلَتْ فِي جَذْرٍ ثَلُوبٍ لِتُجَالِ ثُمَّ  
عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ  
وَحَدَّثَنَا عَنْ تَمِيمٍ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ  
النُّومَ وَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ  
فَيُطَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ

دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا ابو الاسود نے کہا مدینہ والوں  
کو بھی ایک فوج بھیجنے کا حکم دیا گیا تھا میرا بھی نام اُس فوج میں لکھا گیا  
پھر میں عکرمہ سے ملا اُن سے بیان کیا تو انہوں نے مجھ کو اس  
فوج میں شریک ہونے سے سخت منع کیا اور کہنے لگے مجھ سے ابن  
عباس نے بیان کیا مشرکوں کے ساتھ کچھ مسلمان بھی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے مقابلہ میں اُن کی جماعت بڑھانے کے لیے نکلتے پھر  
مسلمانوں کی طرف سے تیرا کر اُن کو لگتا یا تلوار کی ضرب پڑتی وہ  
مارے جاتے اُن کے شان میں اللہ نے دھوکہ نہا کی یہ  
آیت اتاری جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گنہ گار  
ہیں اخیر آیت تک۔

**باب اگر خراب لوگوں میں دھوکہ کرکٹ میں کوئی مسلمان بجائے تو کیا کرے**  
ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر  
دی کہا ہم سے اہش نے بیان کیا انہوں نے زید بن وہب سے  
کہا ہم سے حذیفہ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک کا تو ظہور میں دیکھ چکا ہوں دوسری کے  
ظہور کا انتظار کر رہے ہوں آپ نے فرمایا ایمان داری آدمیوں کے  
دلوں کی جڑ پر اتاری یعنی پیدائش سے دلوں میں ایمان ہوتا ہے پھر  
انہوں نے قرآن سیکھا حدیث سیکھی تو اس ایمان داری کو اور  
زور ہو گیا اور آنحضرت نے ہم سے اس ایمان داری کے اثر  
جانے کا حال بیان کیا آپ فرمایا ایسا ہو گا ایک آدمی سو جائے گا  
پھر ایمان داری اُس کے دل سے اٹھائی جائے گی اس کا نشان  
ایک کالے داغ کی طرح رہ جائے گا پھر جو سوئے گا تو زہری ہو گا

یہ حدیث ابن زبیر کی خلافت میں شام والوں سے مقابلہ کرنے کے لیے ۱۲ منہ پہلے مطلب عکرمہ کا یہ ہے کہ یہ مسلمان مسلمانوں سے لڑنے  
کے لیے نہیں نکلتے تھے بلکہ کافروں کی جماعت بڑھانے کے لیے تب ہی اللہ تعالیٰ نے اُن کو ظالم اور گنہ گار فرمایا پس اسی قیاس پر جو  
مسلمانوں سے لڑنے کے لیے نکلے گا وہ گنہ گار ہو گا گو اس کی نیت مسلمانوں سے جنگ کرنے کی نہ ہو ۳۰ منہ نہ



النَّوْمَةُ تُمْقِضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَشْرُهَا مِثْلُ  
أَشْرِ الْمَجْلِ كَجَمٍّ دَحْرَجَتْهُ عَلَى رَجُلٍ لَكَ  
فَنَفِطَ قَتْرَاهُ مُنْتَبِهاً وَلَيْسَ فَيَدْرِي  
وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ فَلَا يَكَادُ  
أَحَدٌ يُوَدُّ الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي  
بَيْتِي فُلَانٌ سَرَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ  
مَا أَغْلَقَكَ وَمَا أَظْفَرَهُ وَمَا أَجَدَكَ  
وَمَا فِي قَلْبِهِ مَثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ  
مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى سَمَانٍ  
وَلَا أَبَانَ أَيْكُمْ بَايَعْتُ لِمَنْ كَانَ  
مُسْلِمًا دَّهَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَإِنْ كَانَ  
نَصْرَانِيًّا دَّهَ عَلَى سَاعِيهِ وَأَمَّا  
الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا فُلَانًا  
وَقُلَانًا.

### بَابُ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ -

۶۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ  
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى

ایمان داری اٹھائی جائے گی اب اس کا ایک ہلکا نشان آبلہ کے  
نشان کی طرح رہ جائے گا جیسے تو ایک انگارہ اپنے پاؤں پر پھیلے  
اور ایک آبلہ پھول آئے وہ پھولا دکھائی دیتا ہے مگر اس کے  
اندر کچھ نہیں ہوتا اور قیامت کے قریب ایسا ہوگا لوگ خرید و  
فروخت کریں گے ان میں کوئی ایمان دار نہیں ہونے کا یہاں  
تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قوم یا خاندان میں ایک شخص ایمان دار  
ہے اتنی ایمان داروں کی قلت ہوگی اور کسی شخص کی نسبت یوں  
کہا جائے گا کیا عقل منہ عمدہ بہادر آدمی ہے لیکن اس کے دل میں  
رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا حذیفہ کہتے ہیں مجھ پر ایک زنا  
ایسا گذر چکا ہے جب مجھ کو کچھ پروانہ ہوتی ہیں جس سے چاہوں  
خرید و فروخت (معاملہ) کروں اگر میں جس سے معاملہ کرتا وہ مسلمان  
ہوتا تب تو اس کا اسلام اس کو مجبور کرتا وہ بے ایمانی نہ کر سکتا  
اگر نصرائی ہوتا تو اس کے حاکم لوگ اس کو دباتے ایمان داعی پر  
مجبور کرتے مگر آج کے دن (اس زمانہ میں) تو میں کسی سے معاملہ  
خرید و فروخت نہیں کرتا مگر فلاں فلاں آدمیوں سے

### باب فتنے فساد کے وقت جنگل میں جا رہنا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن  
المحیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ  
بن اکوع سے وہ حجاج بن یوسف (ظالم کپاس گئے) کو حجاج کہنے لگا۔

۱۲۷ - کہو کہ اس وقت اکثر لوگ ایمان دار تھے ۱۲۸ - منہ ۱۲۹ - حذیفہ نے چند آدمیوں کا نام لیا جو اس زمانہ میں ایمان داری میں مشہور ہو گئے یہ حدیث مع خرچ اور گندہ مکی ہے  
اگرچہ اس حدیث میں ترجمہ باب کی مراحمت نہیں ہے مگر اشارۃً اس سے مطلب نکلتا ہے اور ترجمہ باب مراحۃً ایک حدیث میں مذکور ہے جس کو ابن حبان نے ابو یزید  
سے نکالا اس میں منافقوں ہے تو کیا کرے گا جب ناقص کوڑا کرکٹ لوگوں میں رہ جائے گا پھر فرمایا ایسے وقت تو خاص اپنے نفس کی فکر کر اور ماحترع کوڑا نکلے سال پر  
چھوڑنے کے یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ تھی اس وجہ سے اس کو نہ لایا ۱۲۸ - منہ ۱۲۹ - یعنی جس شہر میں ہوا اس کو چھوڑ کر جنگل میں جا کر رہ جانا آنحضرت کے زمانہ میں  
یہ امر آقا کریم کو اپنے اہانت ہی کے لیے جائز تھا لیکن تمہوں میں تو قرب ہے فین محمد سے بغیر میں تو قرب زاع محمد سے صاحب معاملہ نے کہا یہ غلط ہے اگر صحیح ہو تو تحریر کے  
مضمون یہاں یہ ہو گئے کہ وہ ہونا لوگوں سے الگ رہنا ۱۲۸ - منہ ۱۲۹ - جب حجاج حجاز کا حاکم بنا عبد اللہ بن زبیر کو شہید کر کے ۱۲۸ - منہ ۱۲۹

الْحَجَّاجُ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكُوْعِ اِمَّا تَدِدُنِي  
عَلَى عَقْبَيْكَ تَعْرِضْتَنِي قَالَ لَا وَلَكِنْ  
رَأَيْتُكَ سَأَلَكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَبِيٌّ  
فِي الْبَدْوِ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا  
قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ  
الْاَكُوْعِ إِلَى التَّبَدُّةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً  
وَوَلَدَتْ لَهُ اَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبِلَ  
اَنْ يَمُوتَ بِلَيْالٍ فَتَوَلَّى الْمَدِيْنَةَ -

۴۴۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ  
صَعَصَعَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ اَلْحَدَّثُ رَقِي  
اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُوشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ عَنَّمُ  
يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفَ الْجَبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ  
يَهْتَرِبُ بِهَا يَتَهُ مِنَ الْفِتَنِ -

اکوے کے بیٹے تو (اسلام سے) اڑیوں کے بل پھر گیا پھر جنگل بن گیا  
سلمہ بن اکوے نے کہا میں اسلام سے نہیں پھراتا یہ ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خاص اجازت دی جنگل میں رہنے کی اور  
یزید بن ابی حمید سے مروی ہے جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے  
تو سلمہ بن اکوے مدینہ سے نکل کر جا کر ریزہ میں رہے اور وہاں ایک  
عورت سے نکاح کیا اُس سے اولاد بھی پیدا ہوئی سلمہ عمر بھر  
وہیں رہتے مرنے سے چند راتیں پہلے مدینہ میں آگئے  
اور وہیں ان کا انتقال ہوا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم امام  
مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی مصعب  
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے  
جب مسلمان کیسے تک بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں لے کر پہاڑوں کی  
چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر چلا جائے اپنا دین  
فتنوں سے بچانے کو بھاگنا پھرے۔

اے حاج مردود نہایت ہے ادب اور گستاخ تھا اس نے سلمہ کی حمایت کا کچھ ادب نہیں کیا اور لگا ان کو مرتد بنانے کہتے ہیں اس مردود نے سلمہ بن اکوے کو قتل کر دیا  
اور قتل کیے یہ یہاں نہ ہوں نہ کہ تو نے پھر جنگل میں جا کر اپنی ہجرت توڑ دی اور تہہ ہو گیا طرانی نے جابر بن سمرہ سے مرفوعاً نکالا جو شخص ہجرت کے بعد پھر جنگل میں جا کر  
رو جائے مدینہ پہنچو ورنہ اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہاں اگر فتنہ ہو تو وہاں رہا ہے کیونکہ جنگل میں بیٹا فتنہ میں رہنے سے بہتر ہے ۲۷ سنہ ۳۵ھ جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے  
وہیں ابو ذر غفاریؓ بھی جا کر رہ گئے تھے ۱۷ سنہ ۳۵ھ حضرت عثمانؓ شہید ہوئے اور سلمہ اسی سنہ میں مدینہ سے نکل کر جا کر ریزہ میں رہ گئے شکستہ ہجری میں انہوں نے مدینہ  
میں انتقال کیا تو چالیس برس کے قریب ریزہ ہی میں گذرے اور آخر وقت مدینہ میں آگئے جہاں ہجرت کی تھی وہیں ان کو مرتد یہ اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھے سلمہ پر کہ رات  
کو اسی مقام پر ملا جہاں انہوں نے ہجرت کی تھی اور پہنچے پھر کچھ دور میں دفن ہوئے سلمہ نے جو جو جائزایاں آنحضرتؐ کے ساتھ کی ہیں وہ حاج کے باپ کو بھی نصیب نہیں ہوئیں  
بقول شیعہ شیعہ حوچی کو طرکی کی قدر اور المغازی میں اوپر گزشتہ جگہ کہ سلمہ نے اکیسے اتنے بہت لڑاکوؤں سے سب اور ڈٹ چڑا دیے ان کے بجائے عاصم بن اکوے جنگ خیر میں  
شہید ہوئے اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہمارے پیادوں میں آج سلمہ سب سے بہتر ہے حاج مردود کا سپہ کا مسلمان تھا اُس نے نہ محامی ہونے کا خیال کیا نہ تابعی ہونے کا نہ بندگی نہ  
فضلیت نہ تقویٰ نہ پرہیزگاری کا ستر ہزار صحابہ اور تابعین کو ناحق قتل کیا عبد اللہ بن زبیر کو عرس مکہ جا کر شہید کیا پھر ان کی لاش سولی پر لٹکتی ہوئی چھوڑ دی اسرار  
ہندہؓ نے جہاں جو آنحضرتؐ کی بڑی سالی تھیں اُن سے بے ادبی کی معاف اللہ اس کا بھی قتل کرنا چاہتا تھا یہ عجب اسلام ہے ایسے سلا کو مدہی سے سلام دینا مافوق

## باب ۴۲ التَّعَوُّذُ مِنَ الْفِتَنِ -

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَقَّوهُ بِالسَّلَاةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّيْنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لَا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي قَالُوا سَأَرْجُلُكَ إِذَا الْأَخْيَرُ يَدْعُو عَمَلِي غَيْرَ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ مَنْ أَنَا فَقَالَ أَبُوكَ هَذَا أَفَدْتُمْ أَنْشَاءَ عَمَلٍ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا رَبًّا لَا إِسْلَامَ دِينًا وَنَحْمَدُكَ سُورًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ تَطَرُّقَتْهُ صُورٌ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى رَأَيْتُمْ مَا دُونَ الْحَاطِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُدْكَرُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْ لَكُمْ تَسْأَلُوكُمْ وَقَالَ عَبَّاسُ التَّوَسُّطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ هَذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَا قَا

## باب فتنوں سے پناہ مانگنا۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام و ستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات شروع کیے یہاں تک کہ آپ کو تنگی کر ڈالا اُس وقت آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا لوگو تم مجھ سے جو بات (غیب کی) پوچھو وہ میں بیان کر دوں گا انس کہتے ہیں میں نے دہے اور بائیں طرف جو دیکھا ہر شخص کو کپڑا پیٹے رہتا ہوا پایا (وہ ڈر گئے کہیں آپ کے غصے کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہ اترے) اتنے میں ایک شخص نے جس کو لوگ اُس کے باپ کے سوا ایک اور کا بیٹا کہا کرتے تھے اُس نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے اُس کے بعد حضرت عمرؓ اٹھے اور کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے پیغمبر ہونے پر رد دل سے (لامنی اور خوشی میں) اور فتنوں کی خرابی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح کوئی بھی اور بری چیز نہیں دیکھی (اچھی تو بہشت اور بری دوزخ) بہشت اور دوزخ دو دنوں کی تصویر مجھ کو دکھائی گئی میں نے دونوں کو اس دیوار یعنی محراب کی دیوار کے اوپر ہی دیکھ لیا قتادہ نے کہا یہ حدیث اس آیت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے (جو سورہ ملکہ میں ہے) یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء وان تبدلکم تسموکم اور عباس بن ولید نرسی نے کہا اس کو ابو نعیم نے تخریج میں مل کیا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہ ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے اُن سے انسؓ نے یہی حدیث

۴۲۸۔ حدیث مسلم ہونے کے وقت حضرت اور گوشہ گیر یہ ہجرت ہے اگر قتل کا اندیشہ ہو کفار نے اختلا کو افضل کہا ہے کیونکہ اُس میں جمعہ اور جماعت اور تعلیم اور تعلیم کا

موقع ملتا ہے ۱۲۷ھ قیس یا خارجہ یا عبد اللہ ۱۲۷ھ ہم کو آپ کے بچے پیغمبر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ۱۲۷ھ منہ سکھ تصویر تو آسمان یا زمین یا پہاڑ

کی ایک نما سی جگہ میں آسکتی ہے اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ بہشت اور دوزخ اتنی بڑی ہو کر مسجد میں کیونکر سائیں ۱۲۷ھ منہ ۴

تَمَّاسَةُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِشَةُ يَا اللَّهَ  
مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ  
مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ وَقَالَ فِي خَلِيفَتِهِ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ مَرْزُوحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَ  
مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَسَادَةَ أَنَّ أَسَا  
حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِهَذَا أَوْ قَالَ عَائِشَةُ يَا لِلَّهِ مِنْ  
شَرِّ الْفِتَنِ -

**بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ -**

۷۷۹ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ  
عَنْ سَلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ  
هَهُنَا الْفِتْنَةُ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ

بیان کی (جو اور گزری) انس نے کہا ہر شخص کھڑے میں اپنا سر پیٹے  
ہوے اور ہاتھ اور فتنے سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ  
رہا تھا اور بالذات من سوء الفتن امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن  
خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید  
بن ابی مرزوب اور معمر بن سلیمان نے انہوں نے معمر کے والد سلیمان  
بن طرخان سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا  
پھر یہی حدیث آنحضرت سے نقل کی اس میں یوں ہے عائشہ بالذات  
من شر الفتن (یعنی بجائے سور کے شر کا لفظ ہے)

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ فتنہ  
پورب کی طرف سے آئے گا۔**

مجھ سے عبد اللہ بن سندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام  
بن یوسف صنعانی نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے  
زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن  
عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ مزہ کے پاس  
دیا منبر پر ترمذی کھڑے ہوئے اور فرمایا دیکھو فتنہ ادھر سے آئے گا

اس روایت کے لانے سے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ عید کی دعا میں ہوائی شک کے ساتھ مذکور ہے جتنے محابہ وہاں موجود تھے سب رونے لگے  
کیونکہ ان کو علم ہو گیا تھا کہ آنحضرتؐ بوجہ کثرتِ سوالات بالکل رنجیدہ ہو گئے ہیں اور آنحضرتؐ کا بیچوہو نا خدا کے غضب کی نشانی ہے جب کثرتِ سوالات سے آپ  
کو فضا یا تو خیال کرنا چاہیے کہ جو شخص آپ کے ارشاد سن کر اس پر عمل نہ کرے اور دوسرے پہلے پاؤں کی بات سنے اس پر آپ کا قصہ کس قدر ہوگا اور اس کو  
کو خدا کے غضب سے کتنا ڈرنا چاہیے اور پھر لکھ چکا تھا کہ اہل ہند کی غفلت اور بے اعتنائی اور حدیث اور قرآن کو چھوڑ دینے کی سبب ان کی سال سے ان پر طاعون کی بلا نازل  
ہوئی ہے معلوم نہیں آیت اور کیا عذاب آتا ہے ابھی یہ پارہ ختم نہیں ہوا تھا یعنی ماہِ صفر ۱۱ھ ہجری میں پنجاب سے خبر آئی کہ وہاں سخت زلزلہ ہوا اور ہزاروں  
لاکھوں مکانات تہ خاک ہو گئے مدینہ ہزار آدمی مر گئے اور جو بچے رہے ہیں ان کی بھی حالت تباہ ہے نہ سہنے کو گھر نہ بیٹھنے کا ٹکانا غرض اہل ہند کی طرح  
غوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور تعصب اور نامتی شناسی نہیں چھوڑ دیتے - معلوم نہیں آئندہ اور کی کیا عذاب آنے والے ہیں یا اللہ سچے مسلمانوں پر  
رحم کرو اور ان کو ان عذابوں سے بچا لے آمین یا رب العالمین ۱۲ھ مدینہ کے پورب کی طرف نجد و عراق و عرب اور ایران اور ہند یہ سب ممالک  
واقع ہیں قیامت کے قریب انہی ملکوں میں سے فتنہ شروع ہوگا اور اب تک بھی اکثر فتنے اسی سمت سے آچکے ہیں بڑا فتنہ تاتاریوں کا تھا جنہوں نے  
خلافتِ اسلامی کو درہم برہم کر دیا اور ہزار ہا مسلمانوں کو قتل کیا بغداد کو جو اسلام کا دارالسلطنت تھا عرب اور ہند و باد کی ۱۲ مدینہ کو

الشَّيْطَانِ وَقَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ -

۷۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
لَيْثٌ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ  
الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا مِنْ  
هَاجِئِ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ -

۷۸۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ تَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي  
شَأْمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا  
وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي  
شَأْمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأُظْهِرَهُ قَالَتْ  
فِي الْمَثَلَةِ هُنَاكَ الزَّكَارِيُّ وَالْفَتَنُ  
وَمَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ -

ادھر سے دیورب کی طرف اشارہ کیا مسلم جہاں سے شیطان کی چوٹی  
نکلے گی یہ یا سورج کا سرا نمود ہوتا ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یث بن  
سعد نے انہوں نے تافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ دیورب کی طرف منہ کیے ہوئے  
تھے فرماتے تھے فتنہ ادھر سے نمودار ہوگا ادھر سے جہاں سے  
شیطان کی چوٹی نکلتی ہے -

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن  
سعد نے انہوں نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے تافع سے  
انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے شام ملک میں برکت  
دے یا اللہ ہمارے یمن کے ملک میں برکت دے صحابہ  
نے عرض کیا یہ بھی فرمائیے ہمارے نجد کے ملک میں اپنے  
پر بھی دعا کی یا اللہ ہمارے شام کے ملک میں برکت دے  
یا اللہ ہمارے یمن کے ملک میں برکت دے صحابہ نے عرض کیا  
یہ بھی فرمائیے ہمارے نجد کے ملک میں میں سمجھتا ہوں تیسری بار  
جب صحابہ نے یہ عرض کیا کہ نجد کے لیے بھی دعا فرمائیے تو اپنے  
فرمایا وہیں تو زبیر لے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے وہیں سے  
شیطان کی چوٹی نمودار ہوگی لے

لے بیٹے وہاں ہوشرق کے ملک سے آئے گا اسی طرف سے یا سورج ابوج آئیں گے نجد سے مراد وہ ملک ہے عراق کا جو بلندی پر واقع  
ہے آنحضرت نے اس کے لیے دعا نہیں فرمائی کیونکہ ادھر سے بڑی بڑی آفتوں کا ظہور ہونے والا تھا امام حسینؑ میں اسی سرزمین میں شہید ہوئے  
کوہ ہائل وغیرہ یہ سب نجد میں داخل ہیں بعض بیوقوفوں نے نجد کے فتنے سے محمد بن عبد الوہاب کا نکلنا مراد رکھا ہے اُن کو یہ معلوم نہیں کہ محمد بن  
عبد الوہاب تو مسلمان اور مہرہ تھے وہ تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلاتے تھے اور شرک و بدعت سے منع کرتے تھے  
یہاں کا نکلنا تو رحمت تھا نہ فتنہ اور اہل مکہ کو پورے سال انہوں نے لکھا ہے اس میں سراسر یہی مضامین ہیں کہ توحید اور اتباع سنت  
اختیار کرو اور شرک اور بدعتی امور سے پرہیز کرو اپنی قبریں مت بناؤ تمہوں پر مگر نذیب مت نہ نماؤ متیں مت مانو یہ سب (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۷۸۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَلْفٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ زُبَيْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ يَحْدِثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَبَاذَرْنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ وَالْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْفِتْنَةُ تَكَلُّتُكُمْ أُمَّكُمْ لَتَمَّا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ قِتَالُكُمْ عَلَى الْمُلْكِ -

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ طمان نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے ویرہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن عبداللہ بن عمرؓ ہم لوگوں پر برآمد ہوئے ہم کو امید ہوئی کہ وہ کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے اتنے میں ایک شخص (حکیم) نے ان سے جلدی کر کے پوچھا ابو عبدالرحمن فتنے میں لڑنا کیسا ہے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے ان سے لڑو تا کہ فتنہ نہ رہے تو فتنے میں لڑنا بہتر ٹھیرا انہوں نے کہا ارے تو جانتا ہے فتنہ کس کو کہتے ہیں (خدا کرے تو مرے) تیری ماں تجھ کو دھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ رفع کرنے کے لیے مشرکوں سے لڑتے تھے شرک میں پڑنا یہ فتنہ ہے کیا آنحضرت کی لڑائی تم لوگوں کی طرح بادشاہت حاصل کرنے کے لیے تھی سہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور تو نہایت عمدہ اور سنت نبوی کے موافق ہیں آنحضرت علیؑ نے بھی اونچی قبروں کو گرا دینے کا حکم دیا تھا پھر محمد بن عبداللہ نے ابو جہر کی بیرونی کو کیا تصور کیا ۱۲ منہ بڑا حواشی صفحہ ہذا) سہ جس میں رحمت اور نشارت کا ذکر ہو گا ۱۲ منہ سہ عبداللہ بن عمرؓ کا یہ مذہب تھا کہ جب ممان میں آپس میں فتنہ ہو تو لڑنا درست نہیں دونوں طرف والوں سے الگ رہ کر خاموش گھرمیں بیٹھا چاہیے اور اسی لیے عبداللہ بن عمرؓ نے معاویہؓ کی تحریک ہوئے رحمت علیؑ کے اسی شخص نے گویا عبداللہ بن عمرؓ کا رد کیا کہ اللہ تو فتنہ رفع کرنے کیلئے فرسے کا حکم دیتا ہے اہم فتنے میں لڑنے کیلئے منع کرتے ہوں ۱۲ منہ سہ تو اس آیت وقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ میں فتنہ سے مراد شرک ہے یعنی مشرکوں سے لڑو اس لیے کہ دنیا میں شرک باقی نہ رہے اللہ کی توحید پھیل جائے آنحضرت کی کل لڑائیاں اسی فرض سے ہیں بادشاہت حاصل کرنے کی غرض سے ہرگز نہیں تھیں ہی وجہ تھی کہ جب معاویہ اور علیؑ میں لڑائی ہوئی تو عبداللہ بن عمرؓ ان میں سے کسی کی طرف شریک نہیں ہوئے اور حضرت علیؑ کو غلیفہ برف تھے اور معاویہ والے باغی تھے مگر عبداللہ بن عمرؓ حضرت علیؑ کے لشکر میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے اجماع تک حضرت علیؑ سے بیعت نہیں کی تھی وہ اس انتظار میں تھے دیکھیں آئندہ معاملات کی کیا صورت پیدا ہوتی ہے اگر حضرت علیؑ پر سب کا اتفاق ہو گیا انہی سے بیعت کر لیں گے عبداللہ بن عمرؓ کا یہ غامض خیال تھا کہ جب تک لوگوں کا اتفاق کسی پر نہ ہو جائے اس کی خلافت صحیح نہیں ہے مگر تعجب یہ ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اختلاف کی وجہ سے حضرت علیؑ کی بیعت کرنے میں تو تامل کیا لیکن یزید سے کیونکر بیعت کر لی حالانکہ اہل مدینہ اہل مکہ سے بہت سے اصحاب و اہل بیعت اس کی بیعت کے خلاف میں تھے بعض کہتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے یزید سے اس وقت بیعت کر لی تھی پھر اس کے برے اطوار دیکھ کر اہل مدینہ نے انکی بیعت توڑ دی اس پر یزید نے مسلم بن عقبہ کو شکر دے کر مدینہ والوں کے قتل کے لیے بھیجا عبداللہ بن عمرؓ سے ہے کیونکہ انہوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی اور عبداللہ بن مروان سے عبداللہ بن عمرؓ نے اس وقت بیعت کی جب وہ عبداللہ بن زبیر پر غالب آگیا اور عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے اور سب بگڑے ممانوں نے (بقیہ صفحہ ۵۰۸) (۵۰۸)

**باب ۴۰۹** الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمُوجِ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلْفِ بْنِ خُوَيْشٍ كَانُوا يَتَجَمُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهَذِهِ الْأَيَّامِ عِنْدَهُ لَفِتْنٍ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ هَ الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فِتْنَةً تَسْعَى بِزِينَتِهَا رِجْلَ جَمُودٍ حَتَّى إِذَا اشْتَكَتْ وَشَبَّ ضَرَامُهَا وَكَتَّ عَجُوزًا اغْبَرَّ ذَاتِ حَلِيلٍ شَمَطَاءٌ يَنْكُرُ لَوْنُهَا وَتَغَابَرَتْ مَكْرُوهَةٌ لِلشَّرِّ وَالتَّقْيِيلُ

۴۰۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَدَّ شَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حَدِيثَهُ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَتَيْكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنَّ الَّتِي تَمُوجُ كَمُوجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ عُمَرُ أَيْ كَسْرُ الْبَابِ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ

**باب اس فتنے کا بیان جو سمندر کی طرح موجیں مار کر اُمنڈے** اُسے گاسفیان بن عیینہ نے خلف بن خویش سے روایت کیا اگلے لوگ فتنے کے وقت امر القیس شاعر کی یہ بیتیں پڑھنا پسند کرتے تھے (بعضوں نے کہا یہ بیتیں عمرو بن معدیکرب کی ہیں)

ابتداء میں ایک جوان عورت کی صورت ہے یہ جنگ دیکھ کر نادان اُسے ہوتے ہیں عاشق و دہنگ جب کہ بھڑکے شعلے اُس کے پھیل جائیں ہر طرف تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدل جاتا ہے رنگ ایسی بد صورت کو رکھے کون چونڈا ہے سبیدار سونگھنے اور چومنے سے اُس کے سب ہوتے ہیں

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اُمّ ش نے کہا ہم سے شقیق نے کہا میں نے حفص سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار ایسا ہوا ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اُن میں انہوں نے پوچھا فتنے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم میں سے کس کو یاد ہے حفص نے کہا اُس فتنے کے باب میں جو آدمی کو اُس کے گھر بار مال اولاد میں پیدا ہوا کرتا ہے (اُن کی محبت میں خدا کو بھول جاتا ہے) ایسے فتنے کا کفارہ نماز ہے اور صدقہ اور امر بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرنا) نہی عن المنکر (بری بات سے منع کرنا) حضرت عمرؓ نے کہا میں یہ (چھوٹے چھوٹے) فتنے نہیں پوچھتا اُس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی طرح اُمنڈا اُسے گا۔ حفص نے کہا اُس فتنے سے آپ کو کچھ ڈر نہیں امیر المؤمنین آپ اور اُس فتنے کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا بھلا یہ دروازہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) عبداللہ بن عمر کی نیت تھی کہ اگر عبداللہ بن زبیر غالب ہو جائیں اور عبداللہ مطلوب تو عبداللہ بن زبیر ہی سے بیعت کر لیں ۳۰ مندرجہ مضمون ۱۷۰۸ تمام یہاں پر اس کا ترجمہ چل جائیگا لوگوں کی عقلیں جاتی رہیں گی کہ مندرجہ اس کو امام بخاری نے تابع صحیفہ میں کیا ہے

بَلَّ يَكْنُ قَالَ عُمَرُ ذَاكَ لَا يَغْلُقُ  
أَبَدًا قُلْتُ أَجَلٌ قُلْنَا لِحَدِيثَةٍ  
أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ  
نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عَدِ  
لَيْلَةٍ وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا  
لَيْسَ بِالْأَعْلَى لِيُطْفِئَ فِيهِ بَنَّا أَنْ نَسْأَلَهُ  
مِنَ الْبَابِ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا  
فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنَ الْبَابِ قَالَ  
عُمَرُ

توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا حدیفہ نے کہا توڑ ڈالا جائیگا  
حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو وہ دروازہ کبھی بند نہ ہوگا حدیفہ نے  
جی ہاں شقیق کہتے ہیں ہم نے حدیفہ سے پوچھا کیا حضرت عمرؓ اس  
دروازے کو جانتے تھے انہوں نے کہا ایسا یقین کے ساتھ  
جانتے تھے جیسے یہ بات آج کی رات کل کے دن سے  
پہلے ہے اس کی وجہ یہ تھی میں نے ان ایک حدیث بیان  
کی تھی جو کچھ اشکل بھو بات نہ تھی شقیق کہتے ہیں کہ حدیفہ سے  
یہ پوچھنے میں ڈر ہے وہ کون تھا ہم نے مسروق سے کہا تم  
آپ بھو انہوں نے پوچھا حدیفہ نے کہا وہ دروازہ خود حضرت  
عمرؓ تھے۔

۸۴۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ  
الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي رَافِدَةٍ  
فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى  
بَابِهِ وَقُلْتُ لَا أَكُونَنَّ الْيَوْمَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن  
جعفر نے خبر دی انہوں نے شریک بن عبد اللہ سے انہوں نے  
سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعرئی سے انہوں  
نے کہا ایسا ہوا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت  
کے لیے مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے میں میں آپ کے  
پیچھے پیچھے گیا جب آپ باغ کے اندر گھس گئے تو میں دروازے  
پر ٹیڑھ رہا میں نے کہا آج میں آپ کا مدد بان ہوں گا گو آپ نے  
مجھ کو دربان بننے کا حکم نہیں دیا تھا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۷ منہ ۱۷ منہ حضرت عمرؓ تھے توڑنا یہ کہ شہید کیے جائیں گے ۱۷ منہ ۱۷ منہ ہوا کہ جب لوٹ پھرتی گئی ۱۷ منہ ۱۷ منہ بلکہ آنحضرت سے کسی ہوتی یقین بات  
تھی ۱۷ منہ ۱۷ منہ یہ حدیث اہم گندہ رکھی ہے ہمان اللہ حضرت عمرؓ کی ذات مسلمانوں کی پشت پناہ تمام آفتوں اور بلاؤں کی روک تھام جب سے یہ ذات مقدس اٹھ  
گئی مسلمان مصیبت میں مبتلا ہو گئے آئے دن ایک ایک آفت ایک ایک مصیبت اگر حضرت عمرؓ نہ ہوتے تو ان کی جاہلیت رجال بد روایتوں اور مفسیوں اور  
کی جو حافی اللہ ہر چیز کو خدا اور عابد اور مہجور کو ایک سمجھتے تھے بغیروں اور آسمانی کتابوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان بدعتی گمراہ پرستوں اور ہر پرستوں اور ان  
مافعیوں اور خارجیوں دشمنان صحابہ کرام کی بیعت کی کچھ دالی چلنے پانی کبھی نہیں ہرگز نہیں یا اللہ حضرت عمرؓ کی طرح اور ایک شخص کو مسلمانوں میں بھیج دے جو  
اسلام کا جھنڈا اُس کو بلند کرے اور دشمنان اسلام کو سرنگوں کرے آمین یا رب العالمین ۱۷ منہ ۱۷ منہ گلوں پر ایک روایت میں گزرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ  
کو دروازے کی نگہبانی کا حکم دیا شاید جب ابوبکرؓ کے دل میں یہ خیال آیا ہو تو آنحضرت نے دشمن فہمی سے ان کی خواہش معلوم کر کے ان کو درباری پر مقرر کر دیا ۱۷ منہ ۱۷ منہ



بَوَّابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي  
فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى  
حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى نَفِثِ الْبَيْتِ فَكَشَفَ عَنْ  
سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ  
يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ  
حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْوُجُوهُ  
يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ اسْأْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ  
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا  
أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْأْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ  
بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ فَدَلَّاهُمَا فِي  
الْبَيْتِ فَاِمْتَلَأَ النُّفُثَ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ  
مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا  
أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْأْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ  
بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ  
فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ  
حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبَيْتِ  
فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي

باغ کے اندر جا کر حاجت سے فراغت کی اور وہاں سے آ کر  
کنویں کی مینڈ پر بیٹھ گئے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں ٹٹکا  
دیں اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق آئے انہوں نے اندر  
جائیکے اجازت مانگی میں نے کہا ٹھیر جاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اجازت لے لوں وہ ٹھیر گئے میں اندر گیا اور عرض کیا  
یا رسول اللہ ابو بکر آئے اور آپ پاس آنے کی اجازت چاہتے  
ہیں آپ نے کہا جا ان کو اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری بھی  
خیر ابو بکر اندر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف  
بیٹھے انہوں نے بھی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں ٹٹکا دیں اتنے  
میں حضرت عمر آئے میں نے کہا ٹھیرو میں آنحضرت سے اجازت  
لے لوں (اور میں نے اندر جا کر آپ سے عرض کیا) آپ نے فرمایا  
ان کو بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری بھی خیر وہ بھی  
آئے اور اسی کنویں کی مینڈ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بائیں طرف بیٹھ گئے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں ٹٹکا دیں  
اب مینڈ بھر گئی اس پر بیٹھنے لگی جگہ نہیں رہی اتنے میں حضرت  
عثمان آئے میں نے کہا ٹھیرو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اجازت لے لوں (اور اندر جا کر میں نے عرض کیا) آپ نے فرمایا  
ان کو بھی اجازت دے اور خوشخبری بھی سنا - مگر ایک  
بلا کے ساتھ جو دنیا میں ان پر آئے گی پھر وہ بھی اندر  
گئے مینڈ پر تو بیٹھنے کی جگہ نہیں رہی تھی وہ دوسری طرف آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر

لے بلا سے باغیوں کا بلوہ اٹاؤ گھر لینا انکے علم اور تعمیری کی شکایتیں کرنا خلافت سے اتار دینے کی سازشیں کرنا مراد ہے گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے  
مگر ان پر یہ آفتیں نہیں آئیں بلکہ ایک کافر نے وہو کے سے ان کو مار ڈالا وہ بھی عین نمازیں باب کا مطلب نہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حضرت عثمانؓ کی نسبت یہ فرمایا کہ ایک بلا یعنی قتلے میں مبتلا ہو گئے اور یہ قتلہ بہت بڑا تھا اسی کی وجہ سے جنگ جمل اور جنگ مہین واقع ہوئی  
میں میں ہزار مسلمان شہید ہوئے ۱۲ سنہ میں نے ان سے جا کر کہا تو انہوں نے کہا الحمد للہ واللہ المستعان ۱۲ سنہ نہ ہوا

الْبَرِّ فَجَعَلْتُ أَمَّتِي أَخَا لِي وَادْعُوا اللَّهَ  
أَنْ يَأْتِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ  
ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَانْفَرَدَتْ هُنَا

۸۵۔۔ حَدَّثَنِي بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ  
نَزَحْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ قَبْلَكَ رِثَامَةٌ  
أَلَا تُكَلِّمُهُ هَذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا  
دُونَ أَنْ أَنْتَحَرَ بَابًا أَلَا كُونُ أَذَلَّ مَنْ يَفْتَحُهُ  
وَمَا أَتَا يَا لَذِي أَقُولُ لِيَجِدَ بَعْدَ أَنْ  
يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ  
بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ تَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجَاءُ بِرَجُلٍ  
فِي طَرَحٍ فِي السَّارِ فَيُطْحَنُ فِيهَا كَطْنُ  
الْحِمَارِ بِرَحَاةٍ فَيُطَيَّفُ بِهِ أَهْلُ  
السَّارِ فَيَقُولُونَ أَيُّ قُلَانُ أَلَسْتَ  
كَنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى  
عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ (إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا

کنویں میں لٹکا دیں ابو موسیٰ کہتے ہیں اس وقت مجھ کو آزد ہوئی  
کاش میرا بھائی (ابو بردہ یا ابورس) بھی اس وقت آجاتا اور  
میں دعا کرنے لگا یا اللہ اس کو بھی بھیج دے سعید بن مسیب  
کہتے ہیں میں نے اس واقعے کی یہ تعبیر نکالی کہ آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ اور  
عمرؓ کی قبریں ایک ہی جگہ بنیں (کہونکہ تینوں ایک ہی مینڈ پر بیٹھے  
تھے اور حضرت عثمانؓ کیلئے ایک علیحدہ جگہ میں دفن ہوئے۔

مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے  
انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عیسیٰ سے کہا میں نے ابو داؤد  
سے سنا وہ کہتے تھے لوگوں نے سامعین سے کہا (جو آنحضرتؐ کے  
محبوب تھے یہ کہا کہ تم حضرت عثمانؓ سے گفتگو کرو سامعین نے  
کہا میں یہوشیدہ ان سے گفتگو کر چکا ہوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ  
علامہ ان کو برا بھلا کہہ کے قتلے اور فساد کا دروازہ پہلے کھولنے  
والا میں بنوں اور میں (خوشامدی) ایسا شخص بھی نہیں ہوں کہ کوئی دو  
آدمیوں پر حاکم بن جائے تو میں اس کو (خوش کرنے کے لیے خواہ مخواہ)  
یوں کہوں کہ تم اچھے آدمی ہو جب سے میں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے یہ حدیث سنی ہے میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے  
(قیامت کے دن) ایک آدمی کو لے کر آئیں گے اس کو دوزخ میں  
ڈال دیں گے وہ ان کو دے ہوئے اس طرح چکر مارتا رہے گا۔  
جیسے چکی کا گدھا گھومتا رہتا ہے دوزخ کے لوگ اس گرد جمع  
ہو جائیں گے پوچھیں گے بھلے آدمی تو تو (دنیا میں اچھا آدمی تھا)

لے تاکہ پرہشت کی بشارت وہی پاس ۱۲ منہ سے ان کو سمجھاؤ کہ تم نے ولید بن عقبہ وغیرہ اپنے عزیزوں کو حاکم بنا دیا ہے وہ شراب کھرا بھارتے ہیں لوگوں پر ظلم  
کرتے ہیں سلفہ نزعہ باب نہیں سے نکلا ۱۲ منہ سے یعنی نسبت میری تم لوگ یہ خیال نہ کرنا کہ میں عثمان کو نیک بات سمجھانے میں مدد ہنت اور سستی کرتا ہوں  
اور عثمان کی اس وجہ سے کہ وہ حاکم ہیں خواہ مخواہ خوشامد کے طور پر تعریف کرتا ہوں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص دعا دیوں پر بھی حاکم بنے میں اس کی تعریف کرنے  
والا نہیں اس لیے کہ حکومت بڑے مومنانہ چیز ہے حاکم کو عدل اور انصاف اور رعایا کی پوری خبر گیری کا انتظام کرنا چاہیے تو حاکم شخص کے لیے یہی غنیمت ہے کہ حکومت  
کی وجہ سے اور مومنانہ میں گرفتار نہ ہو جائے بھلائی اور ثواب حاصل کرے ۱۲ منہ سے اس کی انتہا باہر نکل جائیں گی ۱۲ منہ سے

يَا مَعْزُومِينَ وَلَا أُنَاعِلُهُ وَانْتَهَى عَنِ  
الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ۔

**بَابُ ٣٢** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْهِثْمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَعْنَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجُمُعِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَدَّ كُفَا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفَدِّحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ.

٤٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمَّاشٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَمٍ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِزَاةٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ لَمَّا سَارَ  
طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَالِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ لَعَنَ

لوگوں کو نیک بات کا حکم دیتا تھا بُری بات سے منع کرتا تھا  
(تو اس آفت میں کیوں گرفتار ہوا) وہ کہے گا بیشک میں لوگوں کو  
تو جی بات کا حکم کرتا لیکن خود نہ کرتا اور بُری بات سے منع کرتا  
لیکن خود باز نہ آتا میرے کام کرتا

باب ۱۰۔ ہم سے عثمان بن عفان نے بیان کیا کہا ہم سے  
حرف اعرابی نے انہوں نے امام حسن بصریؒ سے انہوں نے  
ابوبکرؓ سے انہوں نے کہا جنگ جمل کے واقع میں اللہ نے  
مجھ کو ایک کلمہ سے فائدہ دیا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا تھا ہوا یہ کہ جب آنحضرتؐ کو یہ غیر ذہنی کہہ کر  
والوں نے (بجور ان) کسرے (شیر و بیہ بن پروین ہر مز) کی بیٹی کو  
بادشاہ بنایا تو آپؐ نے فرمایا وہ قوم کبھی پنپنے والی نہیں جو  
ایک عورت کو اپنا حاکم بنائیں۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے  
یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے کہا ہم سے  
ابو حصین نے کہا ہم سے ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی نے  
انہوں نے کہا جب طلحہ بن عبید اللہ اور زہر حضرت عائشہ کے  
ساتھ بصرہ کی طرف گئے تو حضرت علیؓ نے (۳۶ھ ہجری میں)

۱۔ اس امر سے نہ حدیث بیان کر کے لوگوں کو یہ سمجھا یا کہ تم میری نسبت یہ گمان نہ کرنا کہ میں عثمان کو نیک صلاح چاہیں کو تا ہی کرتا ہوں کیا میں قیامت کے دن اپنا حال اسی شخص کا سا کروں گا جو انٹریاں اٹھالے ہوئے گدھے کی طرح گھوسے گا یعنی اگر میں تم لوگوں کو یہ کہوں کہ سری بات دیکھتے پہنچ گیا کرو اور جو کوئی بُرا کام کرے اس کو مجھ کر لیتے کام سے باز رکھا کرو اور خود میں ایسا نہ کروں بلکہ میرے کاموں کو دیکھ کر خاموش رہ جاؤں تو میرا حال اسی شخص کا سا ہونا ہے ۱۲۔ مد ۱۲۔ اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں گویا پہلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۲۔ مد ۱۲۔ اور جنگ جمل میں ایسا ہی ہوا تھا کہ حضرت عائشہ اس فریق کی سرمدہ تھیں جس نے حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا لیکن کوفہ نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ حضرت عائشہ کو فریق کا امید نہیں ہو سکتا اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت عائشہ کو بن لوگوں نے جڑ کا کر لیا تھا سب بھاگ کھڑے ہوئے اور کچھ مارے گئے حضرت عائشہ کو اپنی بہنوں کے ساتھ اور جنگ ختم ہوئی اسی طرف کی میں حاضر حضرت عائشہ کی طرف سے شہید ہوئے اور زیر میدان جنگ سے لوٹ کر ایک جگہ جا کر سو رہے تھے وہ ایک شخص نے آگ لگا رکھی تھی ۱۳۔ مد ۱۳۔ کہ جب حضرت عثمان طہ نے میں شہید کیے گئے تو حضرت عائشہؓ اس وقت کہ میں تھیں انہوں نے لوگوں کو ترغیب دی کہ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ ان کے قاتلوں سے لینا چاہیے لہذا اور زیر دونوں مدینہ میں تھے حضرت علیؓ سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے عمرے



## باب ۳

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَّا عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِنَّهَا سَأَلَتْ وَجْهَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيَتْكُمْ

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْحَبَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَابُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَاءٍ حَيْثُ بَعَثَ عَلَى إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَفِرُّهُمْ فَقَالَ مَا سَأَلَ أَيْنَكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا

## باب ۴

ہم سے ابو نعیم بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الملک بن ابی غنیمہ سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عمار بن یاسرؓ کو فد کے منبر پر کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہؓ کا اور ان کے بصرے کی طرف (بارادہ جنگ) چلے جانے کا ارادہ کیا اور کہنے لگا وہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں نبی ہیں مگر مگر تقدیر کا لکھا ضرور پورا ہونا ہے اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے

ہم سے بدل بن حبر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو بن مرہ نے خبر دی کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ کہتے تھے ابو موسیٰ اشعرؓ اور ابو مسعود انصاری دونوں عمار بن یاسرؓ کے پاس اس وقت گئے جب حضرت علیؓ نے ان کو کوفہ بھیجا تھا اس لیے کہ لوگوں کو لڑنے کے لیے متعذر کریں ابو موسیٰ اور ابو مسعود دونوں عمار سے کہنے لگے جب سے تم

سے اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں اور بعض نسخوں میں باب کا لفظ ساقط ہے اور ہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس باب کی حدیث اعلیٰ حدیث کا ایک جزو ہے ۱۲۷۸ حضرت عائشہ کی عزت اور حرمت میں کلام نہیں ۱۲۷۹ اس سے دیکھیں اس فساد میں تم جن کی پیروی کرتے ہو یا نہیں عمار بن یاسرؓ سے اعلیٰ درجہ کے صحابی اور آنحضرتؐ اور آپ کے اہل بیت کے جانشین تھے انہوں نے گو حضرت عائشہؓ سے بدرجہ مجبوری لوگوں کو لڑنے کے لیے ترغیب دی مگر جسے حق پرست لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے حضرت عائشہ کی فضیلت اور عزت اور حرمت میں کوئی کلام نہیں کیا یہاں حافظ صاحب اور تطلانی نے انکی پیروی سے ایک عجیب بات لکھ ماری انہوں نے یہ کہا کہ عمارؓ جو منبر پر بیٹھے کھڑے ہوئے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ امامؓ ان لوگوں کے جن کو حضرت علیؓ نے مہماتھا سردار تھے اور غلیظہ وقت کے صاحبزادے تھے اس لیے اور چونکہ گو عمارؓ فضیلت میں امامؓ پر درج تھے یا عمارؓ نے تو اس کی راہ سے ایسا کیا میں کہتا ہوں عمارؓ اگر بڑے درجہ کے صحابی تھے مگر امامؓ پر وہ راجع نہیں ہو سکتے امام علیہ السلامؓ صحابی بھی تھے دوسرے آنحضرتؐ کے نواسے کی جگہ تھے عمارؓ کی طرح ان سے افضل نہیں ہو سکتے عمارؓ اور دوسرے سب صحابہؓ باشندے جناب عباسؓ اور حمزہؓ اور علیؓ مرتضیٰ کے ان کے خادموں کی طرح تھے واللہ علی القول شہید ولا خلاف نے سبیل اللہ موتہ لا تم ۱۲۸۰

۱۲۸۱ حضرت علیؓ نے اس لیے جلدی کی کہ کہیں فتنہ بڑھ نہ جائے اور بہت سے لوگ حضرت عائشہؓ کے شریک ہو کر باغی نہ بن جائیں اس وقت اس فتنہ کا بچھانا مشکل ہو جاتا بقول شخص سے

چو پر شد نہ شاید گشتن بہ پیل ۵

سریشہ شاید گرفتن بہ پیل

الْآخِرُ مُنْذُ اسَلَّمْتُ فَقَالَ عَمَّا مَّا  
رَأَيْتُ مِنْكُمْ مُنْذُ اسَلَّمْتُمَا أَمْرًا  
أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ رِبْطَايَكُمَا عَنْ  
هَذَا الْأَمْرِ وَكَسَا هُمَا حُلَّةَ حُلَّةٍ  
ثُمَّ رَأَوْهُمَا إِلَى الْمَسْجِدِ -

۷۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بَعْنَ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ  
جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَرَأَى مُوسَى بْنُ عَمَارٍ  
فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ  
أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ عَيْبٌ  
وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحَبْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي  
مِنْ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْآخِرِ قَالَ  
عَمَّا مَّا يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ  
وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ  
صَحَبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ رِبْطَايَكُمَا فِي هَذَا  
الْآخِرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسَى

مسلمان ہوئے ہم نے کوئی بات تمہاری اس سے زیادہ بری نہیں  
دیکھی جو تم اس کام میں جلدی کر رہے ہو عمار نے جواب دیا میں نے  
بھی جب سے تم دونوں مسلمان ہوئے ہو تمہاری کوئی بات اس  
سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو ابو مسعود  
نے عمار اور ابو موسیٰ دونوں کو ایک ایک کپڑے کاٹنا جوڑا پہنایا  
پھر تینوں مل کر مسجد کو سد مار گئے

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں  
نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے  
کہا میں (کو فہ میں) ابو مسعود اور ابو موسیٰ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم  
کے ساتھ بیٹھا تھا تنے میں ابو مسعود نے عمار سے کہا تمہارے  
ساتھ والے بننے لوگ ہیں اگر چاہوں تو تمہارے سوا ان میں  
سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ عیب بیان کر سکتا ہوں (لیکن ایک تم بے  
عیب ہو اور جب سے تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت  
اختیار کی میں نے کوئی عیب کا کام تمہارا نہیں دیکھا ایک ہی عیب  
کا کام دیکھتا ہوں کہ تم اس امر میں دینی لوگوں کو جنگ کے لیے اٹھانے  
میں جلدی کر رہے ہو عمار نے کہا ابو مسعود تم اور تمہارے ان ساتھی  
(ابو موسیٰ اشعرئی) اسے جب سے تم دونوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی میں نے کوئی عیب کا کام  
اس سے زیادہ نہیں دیکھا جو تم دونوں اس کام میں دیر کر رہے

لے یعنی لوگوں کو حضرت عائشہ سے ملنے کے لیے براہ کھینچنے کرنے میں ۱۲ منہ سلہ کیونکہ غلیفہ وقت کا حکم فوجا بجالانا چاہیے جیسے بغیر صاحب کا حکم ہے ۱۲ منہ سلہ  
تاکہ غازیہ بعد ادا کرے عمار دور دراز سفر کر کے مدینہ سے کوفہ میں آئے تھے ان کے کپڑے میلے کچھ بھگتے تھے تو ابو مسعود نے انکو نئے کپڑے پہنائے اور چونکہ یہ  
مناسب نہ تھا کہ ان کو پہناتے اور ابو موسیٰ منہ دیکھتے رہتے اس لیے ان کو بھی پہنائے ۱۲ منہ سلہ ہوا یہ تاکہ ابو موسیٰ اشعرئی حضرت عثمان کی طرف سے  
کوفہ کے حاکم تھے حضرت علیؓ نے بھی انہی کو قادم رکھا جب حضرت عائشہ ایک فوج کثیر کے ساتھ بصرہ تشریف لے گئیں اور طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں حضرت علیؓ کی بیعت تو کرنا کہ  
ساتھ نہ گئے تو حضرت علیؓ نے ابو موسیٰ کو کہلا بھی کہ مسلمانوں کو جنگ کیلئے تیار رکھو اور جن کی دھڑ ابو موسیٰ نے ساب بن مالک اشعرئی سے رائے لی انہوں نے یہی کہ غلیفہ وقت  
کے حکم پر چلنا چاہیے لیکن ابو موسیٰ نے نہ سنا اور اٹل لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ جنگ کا ارادہ نہ کرو پھر حضرت علیؓ نے قرظہ بن کعب کو کوفہ کا حاکم کیا (بقیہ بر صفحہ ۵۱۶)

يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطَىٰ أَحَدَهُمَا  
أَبَا مُوسَىٰ وَالْأُخْرَىٰ عَمَّارًا ۖ  
قَالَ دُوحًا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ -

### بَاب ۴۱۲ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ

عَذَابًا -

۴۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ  
أَخْبَرَنَا اللَّهُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ  
مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ لَبِعُوا عَلَى  
أَعْمَالِهِمْ -

بَاب ۴۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِيُحْسِنَ بَنِي عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هَذَا السَّيِّدُ  
وَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

پھر ابن مسعودؓ نے ہوا ایک مال دار آدمی تھے اپنے غلام سے کہا ارے  
چھو کرے کے کپڑے دو (دے) جوڑے لے کر آوے لے کر آیا  
ابو مسعودؓ نے ایک جوڑا ابو موسیٰؓ کو دیا اور ایک عمارؓ کو لے اور  
کہنے لگے (دھائی) یہ کپڑے پہن کر جمعہ کی نماز کو چلو

باب کسی قوم پر جب اللہ تعالیٰ عذاب اتارتا ہے (تو اس  
میں سب طرح کے لوگ شامل ہو جاتے ہیں)

ہم سے عبدان عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم کو  
عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ابی نے  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ نے  
خبر دی انہوں نے اسے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے  
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احب اللہ تعالیٰ کسی قوم  
پر اپنا عذاب اتارتا ہے تو اس قوم کے سب لوگ عذاب میں مبتلا  
ہو جاتے ہیں (اچھے ہوں یا برے) پھر قیامت کے دن ہر ایک  
کا حشر اس کے اعمال کے موافق ہو گا سہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امام حسنؓ کے لیے یہ  
فرمانا میرا یہ بیٹا (مسلمانوں کا) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس  
کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کو ایک دوسرے سے لڑنا چاہتے ہوئے ملے گا

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور ابو موسیٰؓ کو معزول کیا اور طلحہؓ اور زبیرؓ نے پھر سے جا کر کیا کیا کہ حضرت علیؓ کے نائب ابن حنیفؓ کو گرفتار کر لیا یہ تو علانیہ  
بنادت اور عہد شکنی ٹھہری اور ایسے لوگوں سے لڑنا بموجب نص قرآنی تھا لہذا ابی بنی تھے تعالیٰ امیر اللہ ضرور تھا اور حضرت عمارؓ کی رائے بالکل ٹھیک  
تھی کہ خلیفہ وقت کی تعمیل حکم میں دیر نہ کرنا چاہیے اور آنحضرتؐ نے خود حضرت علیؓ سے فرمایا تھا یا علی تم بیعت توڑنے والوں سے اور باغیوں سے لڑو  
گئے کہتے ہیں جب جنگ جمل شروع ہوئی ۱۲ ہجری ۱۵ ہجری الاول کو تو ایک شخص حضرت علیؓ پاس آیا کہنے لگا تم ان لوگوں سے کیسے لڑتے ہو انہوں  
نے کہا میں حق پر لڑتا ہوں وہ کہنے لگا وہ بھی یہ کہتے ہیں ہم حق پر لڑتے ہیں حضرت علیؓ نے کہا میں ان سے بیعت شکنی اور عصیان کو چھوڑ دینے پر لڑتا ہوں

۱۲ منہ (خواجہ صفحہ ۵۱۴) سہ دونوں کو اپنے پیڑھے پہنکے ۱۲ منہ سہ قیامت کے دن جو لوگ اس قوم میں اچھے اور نیک ہو گئے وہ عذاب  
میں شریک نہیں کیے جائیں گے کیونکہ قیامت انصاف کا دن ہے وہاں ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق جزا اور سزا ملے گی ابن حبان نے حضرت عائشہؓ سے مروی نقل کیا اور  
اور کہہ چکے ہیں اللہ تعالیٰ جب اپنا نازل کر دینا میں ان کو دکھلا تا ہے جن پر ان کا غصہ ہوتا ہے تو اچھے نیک لوگ بھی بروں کے ساتھ بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن قیامت  
(باقی آئندہ صفحہ ۵۱۷)

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ أَبُو مُوسَى وَ  
لَقِيْنَهُ بِالنُّكُوفَةِ جَاءَهُ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ  
فَقَالَ أَدْخِلْنِي عَلَى عِيْسَى فَأَعْظَمَهُ فَكَانَ  
ابْنُ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَاكْتُمَ يَفْعَلُ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ لَمَّا سَارَ الْحُسَيْنُ  
بُنْ عَلِيٍّ إِلَى مَعْصُومِيَةٍ بِالْكَتَّابِ قَالَ  
عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمَعْصُومِيَةٍ أَرَى كِتَابَةً  
لَا تَوَلِّي حَتَّى تَدْبِرَ أَخِيهَا قَالَ مَعْصُومِيَةُ  
مَنْ لِي ذَرَارِي الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَنَا فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَاصِمٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
سَمَةَ تَلَقَّاهُ فَقَوْلُ لَهُ الصُّلْحُ قَالَ  
الْحُسَيْنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ  
بَيَّنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُخْطَبُ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَقَالَ النَّبِيُّ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے  
سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو موسیٰ (اسرائیل بن موسیٰ) نے  
سفیان نے کہا میں ابو موسیٰ سے کوفہ میں ملا تھا وہ عبد اللہ بن  
شبرمہ کوفہ کے قاضی کچاس آئے تھے اور ان سے کہتے تھے مجھ کو  
عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کچاس لے چلو  
میں ان کو نصیحت کروں گا لیکن ابن شبرمہ ابو موسیٰ کی حق گوئی سے  
ڈرتے تھے وہ ان کو دعیسیٰ کچاس نہیں لے گئے تھے خیر ان ابو موسیٰ  
نے کہا ہم سے امام حسن بصری نے بیان کیا جب امام حسن علیہ السلام  
فوجیں لے کر معاویہ کی طرف چلے تو عمر بن عاص معاویہ سے  
کہنے لگے یہ فوج تو میں ایسی دیکھتا ہوں جو پیٹھ موڑنے والی نہیں  
جب تک اس کے مقابل فوج پیٹھ نہ پھیرے اس وقت معاویہ نے  
کہا اگر لڑائی ہو (اور یہ مسلمان مارے جائیں) تو ان کی اولاد کی کون  
خبر گیری کرنے کا کوئی نہیں ہے اس وقت عبد اللہ بن عاص اور عبد الرحمن  
بن عمر نے کہا یہ دونوں قرشی تھے ہم امام حسن علیہ السلام سے  
ملے ہیں اور ان صلح کا پیغام دیتے ہیں حسن بصری نے کہا میں ابو بکر سے

(یعنی صفحہ سابقہ) کے دو بیٹی اپنی نیت اور عمل کے موافق اٹھائے جائیں گے اصحاب سننے نے ابو بکر سے فرمایا نکالا جب لوگ کسی بیٹی کو رکھیں  
اور اس کو نہ رکھیں تو قریب میں اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا یعنی کھٹکاروں کو اٹکے گناہ پر پورے دروں کو گناہ سے نہ روکنے اور منع نہ کرنے پر  
حاشا غیبی کوہ منصور عباس کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے ۱۲ منہ سلہ اس ڈر سے کہ ابو موسیٰ صاف گواہی ہیں ایسا نہ ہو عیسیٰ ان کو ایذا دے ۱۲ منہ سلہ یا جب تک  
اس کا آخری حصہ پیٹھ نہ موڑے۔ دوسری روایت میں یوں ہے یہ فوج اس وقت تک پیٹھ نہ موڑنے والی نہیں جب تک اپنے مقابل دلوں کو مار نہیں لگی یہ عروین  
عاص معاویہ کے صاحب اور شریخ خاص شہر دیر کے تھے ۱۲ منہ سلہ اگرچہ حدیث میں ان کا لفظ ہے اور ظاہری ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ عرو نے کہا میں خبر گیری کر دوں گا مگر  
صحیح نہیں ہے عرو کا ایسا کہنا کسی روایت میں مقبول نہیں ہے حافظ نے کہا یہ اٹھ بیس پھر کون خبر گیری کرے گا کوئی نہیں ۱۲ منہ سلہ پھر وہ دونوں امام حسن کچاس آئے  
اور صلح کی تجویز فرمائی امام حسن کے ساتھ بے حداد ہے صاحب مدنی دل لشکر تھا اور اپنے سب لوگوں سے موت پر بیعت لی تھی بھلا ایسے لشکر سے معاویہ کیا  
کیا مقابلہ کر سکتے تھے انہوں نے پولٹیکل چال کر کے صلح کر لی امام حسن کے مقدمہ لشکر کے سردار عیسیٰ بن سعد تھے یہ دونوں لشکر کوفہ کے قریب ایک دوسرے  
سے امام حسن نے ان لشکروں کی تعداد پر نظر ڈالی کہ معاویہ کو کپکار فرمایا میں نے اپنے پروردگار پر اس جو ملنے والا ہے اس کو اختیار کیا اگر خلافت اللہ نے تمہارے لیے لکھی  
ہے تو مجھ کو ملنے والی نہیں اگر میرے لیے لکھی ہے تو میں نے تم کو ملنے والی اس وقت معاویہ کے لشکر والوں نے نیکہ کہی اور مغیرہ بن شعبہ نے یہ حدیث سنائی  
(باقی صفحہ آئندہ ہے)



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي هَذَا  
سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَدِّحَ بِهِ  
بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ -

ایک دن آنحضرت خطبہ سنارہ تھے امام حسن علیہ السلام تشریف  
لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے  
اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دو گروہ مسلمان کے  
درمیان صلح کرا دے -

۱۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ  
بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حُرْمَلَةَ مَوْلَى أَسَامَةَ  
أَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرُو قَالَ أَيْتُ حُرْمَلَةَ  
قَالَ أَسْأَلُكَ أَسَامَةَ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ  
لَيْسَ سَيِّئًا لَكَ الْآنَ سَيَقُولُ مَا خَلَفَ  
صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ  
كُنْتُ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ  
أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنْ هَذَا أَمْرٌ  
لَمْ أَسْأَلْهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا فَهَبْتُ  
إِلَى حَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَقْرَدُوا  
بِي مَا أَحْلَيْتَنِي -

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے  
سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے امام محمد یاقزنی  
بیان کیا ان کو حرملہ نے خبر دی جو اسامہ بن یزید کے غلام تھے  
عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے خود بھی حرملہ کو دیکھا تھا حرملہ کہتے  
تھے اسامہ بن یزید نے (مدینہ سے) مجھ کو حضرت علیؑ کے پاس (کہ فرمیں  
بھیجا) اسامہ کچھ روپیہ چاہتے اسامہ نے حرملہ سے کہہ دیا تھا  
حضرت علیؑ تم سے کچھ لو چھین گے کہیں گے تمہارے صاحب یعنی  
اسامہ گھر میں کیوں بیٹھ رہے تو تم کہنا اگر خدا نخواستہ تم شہر کے  
منہ میں بھی ہو تو میں تمہارے ساتھ رہنا پسند کروں لیکن یہ معاملہ  
ایسا ہے (یعنی مسلمانوں کی آپس کی جنگ) کہ میں اس میں شریک  
نہیں ہو سکتا حرملہ کہتے ہیں میں حضرت علیؑ کے پاس گیا اسامہ کا بیٹا  
بہنچایا لیکن انہوں نے کچھ نہیں دیا پھر میں امام حسنؑ اور امام حسینؑ  
اور عبد اللہ بن جعفر سے ملا انہوں نے کیا کہا کہ اتنا مال و اسباب  
مجھ کو دیا جتنا میرا اونٹ اٹھا سکتا تھا

حواشی صفحہ سابقہ

۱) ابی ہنیٰ اصیل (غیر تک پھر امام حسنؑ نے خطبہ سنایا اور خلافت معاویہ کے سپرد کر دی اس شرط پر کہ وہ اللہ کی کتاب اور سنت پر عمل کرے لوگ امام  
حسنؑ کو کہنے لگے یا عمار المسلمین یعنی مسلمانوں کے ننگ  
آپ نے جواب دیا العار خیر من النار جو صلح نامہ قرار پایا تھا اس میں یہ بھی شرط تھی کہ معاویہ  
کے بعد پھر خلافت امام حسنؑ کو ملے گی محمد بن قدامر نے یہ سند صحیح اور ابن ابی حشیر نے ایسا ہی زوائد میں کیا ہے کہ امام حسنؑ نے معاویہ سے اسی شرط پر بیعت کی تھی کہ اس کے  
بعد امام حسنؑ خلیفہ ہو گے لیکن معاویہ نے بعد ہدیٰ کی کرنے سے پہلے اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ بنادیا حالانکہ وہ کسی طریق سے خلافت کا مستحق نہ تھا ۱۲ منہ خواشی صفحہ  
۱۷ مگر یہ حدیث میں نے ان سے نہیں سنی ۱۲ منہ ملے کسی جنگ میں انہوں نے میری رفاقت نہ کی ۱۲ منہ ملے کیونکہ یہ بیت المال کا روپیہ ہونے والوں کا حصہ ہے  
۱۲ منہ ان سے بیان کیا گیا اسامہ کو کچھ روپیہ کی احتیاج ہے ۱۲ منہ ملے امام حسینؑ کو اسامہ کا حال معلوم تھا آنحضرتؐ ایک رات پر امام صاحب کو لیک رات پر اسامہ  
کو بھلاتے اور فرماتے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں انہوں نے اس قدر مال و اسباب اسامہ کے لیے مجھ کو دیا جتنا اونٹ چل سکتا تھا ۱۲ منہ

**بَابُ ١٢١** إِذَا قَالَ عِنْدَ تَوَرُّثِ شَيْءٍ نَمَّ  
خَاجٍ فَقَالَ بِخَلْفِهِ -

٩١٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ سَرِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ قَالَ  
لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الدِّيْنَةِ يَزِيدَ بْنَ مَعْوِيَةَ  
جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَتَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّي  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
يُنْصَبُ رَجُلٌ غَادِرٌ لَوْ أَنَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ دَرَأْنَا  
قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَكْظَمَ مِنْ أَنْ  
تُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ  
يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا  
مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هَذَا  
الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتْ الْفَيْصَلُ بَيْنِي  
وَبَيْنَهُ.

باب کوئی شخص لوگوں کے سامنے ایک بات کہے پھر اُنکے پاس نکل کر دوسری بات کہنے لگے (تو یہ دغا بازی ہے)

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیگیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا جب مدینہ والوں نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے گھر والوں کو بڑی غلاموں اور اور غیرہ کو جمع کیا اٹھ اور کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا دیکھو ہم تو اس شخص (یزید) سے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق بیعت کر چکے ہیں اب میں اس سے بڑھ کر کوئی دغا بازی نہیں سمجھتا کہ اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق ایک شخص سے بیعت کی جائے پھر رعیت توڑ کر اُس سے لڑنے کا سامان کیا جائے اور دیکھو مدینہ والو تم میں سے جو کوئی یزید کی بیعت توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت کرے تو اُس میں اور مجھ میں کوئی تعلق نہیں رہا میں اُس سے الگ ہوں۔

۱۔ جو یزید سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنی بیعت نہیں توڑی تھی ۱۲۔ منہ کہیں وہ بھی مدینہ والوں کے ساتھ ہو کر یزید کی بیعت نہ توڑ ڈالیں ۱۳۔ منہ  
تاکہ لوگ اُسے پہچان لیں کہ یہ وہ قابا ز تھا ۱۴۔ منہ کہ ہوا یہ تھا کہ پیلے پیلے مدینہ والوں نے یزید کو اچھا سمجھ کر اس سے بیعت کر لی تھی پھر لوگوں کو اُس کے دریافت  
حال کے لیے بھجوا یا تو معلوم ہوا وہ کجبت ناسق ناجر شراب تور ہے تب انہوں نے یزید کے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا اور یزید کی  
بیعت توڑ دی یزید یہ حال سن کر غصے ہوا ۱۵۔ اور مسلم بن عقبہ کو فوج کثیر دے کر اُسے مدینہ پر بھیجا اور حکم دیا کہ جب مدینہ والوں پر غالب ہو تو تین دن تک قتل و غارت  
خون ریزی کرتے رہنا اس نے ایسا ہی کیا کہتے ہیں خود معاویہ نے مرتے وقت یزید کو وصیت کی تھی کہ اہل مدینہ سے تجھ کو تکلیف پہنچے گی تو مسلم بن عقبہ کو فوج کا سردار کر  
کے وہاں بھیجا ہے اس کی خبر ہی پر پولاد تھا کہ اس کموت مسلم بن عقبہ مدینہ والوں کے بغیر فیغ قتل کیا پھر اُن سے فارغ ہو کر مکہ کو چلا عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لیے لیکن  
وہ تی میں فی ان رو سقر ہوا لطف تو یہ ہے کہ یہ مسلم بن عقبہ مرتے وقت کہنے لگا یا اللہ میں کوئی نیکی اس زیادہ نہیں کی ہے کہ مدینہ والوں کو قتل کیا، نکال اسباب ٹوٹا  
لعنة الله علیہ عا مین السلام ۱۶۔ منہ عبد اللہ بن عمر کو معاویہ نے دولا کہ روپیہ بھیج کر یہ خواہش کی تھی کہ وہ ان کی زندگی ہی میں یزید اپنے صاحبزادے سے بیعت کر لیں مگر معاویہ  
نے کہا کہ شاید معاویہ تجھ سے دولا کہ روپیہ کا عوض یہ چاہے جس تو کہے ہو سکتا ہے میں اپنے دین کو ایسے سستے داموں میں بیچ دوں (باقی بر صفحہ آئندہ)

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو  
شُمَايْلٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا  
كَانَ ابْنُ زَيْدٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَّابُ بْنُ  
الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَّابُ الْقُرَظِيُّ بِبَصْرَةَ  
فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتَّى  
دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ  
عُلْيَةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَنَجَسْنَا إِلَيْهِ فَأَنشَأَ ابْنُ  
يَسْتَعْمِرُ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ أَلَا  
تَرَى مَا وَقَعَ فِيمَا لَنَا فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ  
تَكْلِمَةَ إِرَاقِي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللَّهِ أَنِّي أَصْبَعْتُ  
سَاطِطًا عَلَى أَحِبَّاءِ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ يَا  
مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ابو شہاب  
رحمہ اللہ بن نافع انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے ابو الزبیر  
سے انہوں نے کہا جب ابن زید اور مروان شام میں حاکم ہوئے  
اور عبداللہ بن زبیر مکہ میں خلافت پر آدھکے اور خزرجیوں نے  
رحمہ اللہ بن نافع بن الدرقی تھا بصرے میں زور چلایا تو میں اپنے والد  
رحمہ اللہ بن نافع کے ساتھ ابو بزرہ اسلمی صحابہ پاس گیا ہم ان کے گھر  
میں گئے وہ بالٹ کے ایک بالا خانے کے سایہ میں بیٹھے تھے  
ہم بھی ان کے پاس جا کر بیٹھے میرے والد نے چاروںہ کچھ  
باتیں کریں انہوں نے کہا ابو بزرہ نے پہلی جو بات کی وہ میں نے  
سنی انہوں نے کہا میں جو ان قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں  
تو محض اللہ کی رضا مندی کے لیے اللہ میرا اجر دینے والا ہے  
عرب کے لوگو تم جانتے ہو پہلے تمہارا کیا حال تھا

اور ان بقیہ بیعت پر بیعت کی رو سے دو بیروں سے ایک بیعت نہیں ہو سکتی خیر جب معاویہ مر گئے تو عبداللہ بن عمر نے ان کے بیٹے زید کو لکھ بھیجا کہ میں نے تم سے  
بیعت کر لی زید بیعت خوش ہوا اور اسی وجہ سے عبداللہ اسکی آفتوں سے ہمیشہ محفوظ رہے عبداللہ کا یہ مذہب تھا کہ گو زید فاسق ہو مگر حق و فحور کی وجہ سے امام  
معزول نہیں ہو سکتا جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر فقہوں کا قول ہے ہم کہتے ہیں زید کی امامت ہی صحیح نہ تھی کیونکہ اہل صل و عقد نے اس بیعت نہیں کی تھی سب  
کے سردار اس وقت امام حسین علیہ السلام تھے انہوں نے اور دوسرے معتز اہل بیعت اور صحابہ نے اس کی بیعت نہیں کی تھی دوسرے زید کی خلافت و نما  
بازی اور زبردستی پر بھی تھی اس کے بزرگوار یہ شرط قبول کر چکے تھے کہ امام حسن نے تاحیات خلافت میرے پردہ کی ہے پھر معاویہ کے بعد خلافت اپنے  
اصلی حقدار کی طرف رجوع کرے گی اسی حق دار امام حسن اور ان کے بعد امام حسین تھے لیکن زید نے امام حسن کو زہر دلوادیا اور ان کی وفات پر بیعت خوش  
ہوا بلکہ یہ کہ امام حسن ایک انگارہ تھے جس کو اللہ نے پیدا کیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ معاویہ بھی اس سازش میں شریک اور رازدار تھے اس پر طرہ  
یہ کہ امام کو ایک حسین بنیاتی وہ بھی مستعار خلافت کا حق حاصل تھا آپ کو کیا اختیار تھا کہ عہد شکنی کر کے

اپنے بیٹے کو خلافت سے جائیں اگر معاویہ صحابی نہ ہوتے تو ہم انکی شان میں بہت کچھ کہہ سکتے صحابیت کا ہم ادب کر کے سکوت کرتے ہیں اور یہ معاملہ حق تعالیٰ کے سپرد کرتے  
ہیں ۱۱۔ منہ یہ ابن زید اور مروان ہی ہے جو امام حسین سے ملنے آیا تھا اور جس کے لشکر والوں نے امام حسین کو شہید کیا زید نے اسکو بھرے کا حاکم کیا تھا یہ زیاد بن  
ابی سفیان کا بیٹا تھا یعنی زید کا چچا زاد بھائی بقول شیعہ سگ زرد برادر شغال جب زید ملعون فی النار رہا تو بھرے والوں نے پندرہ ہزار کے لیے اس سے  
کہا تم ہی حاکم رہو میان تک کہ کوئی خلیفہ مقرر ہو اسکے بعد خلافت کے کئی ٹکڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر مکہ میں خلیفہ ہوئے اور بصرے میں خوارج کا  
زور ہوا تو ابن زید ابھرے سے بھاگ کر شام میں چلا گیا مروان سے جا کر مل گیا مروان عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرنا چاہتا تھا لیکن اسنے منہ کیا اور مروان کو نلیفہ بنایا اور

عَلَيْكُمْ مِنَ الذَّلِيلَةِ وَالْقَلِيلَةِ وَالضَّلَالَةِ وَإِنَّ اللَّهَ  
أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا  
الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنَّ ذَٰلِكَ الَّذِي بَالِغُ الشَّامِ  
وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنْ  
هُوَ لَا الَّذِينَ بَيْنَ بَيْنٍ أَظْهَرَ كُمْ وَاللَّهُ إِنْ  
يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ ذَٰلِكَ الَّذِي  
بِمَكَّةَ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى  
الدُّنْيَا -

۴۹۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ  
عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ  
الْيَوْمَ شَرُّ مَنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَأَنَّا يَوْمُئِذٍ يُسْرُونَ وَالْيَوْمَ  
يَجْهَرُونَ -

۴۹۶ - حَدَّثَنَا خَلَادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ  
عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ  
عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبِفَاقِ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ  
الْإِيمَانِ -

یعنی آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے جہان بھر کے ذلیل خدائی خواہ  
تمہارا کیا شمار کر اسی میں گرفتار پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طفیل  
سے اور ایسے پیغمبر برحق حضرت محمدؐ کے صدقے سے تم کو اس بری حالت  
سے نجات دی یہاں تک کہ تم اس مرتبہ کو پہنچے دنیا کے حاکم اور  
سرور بن گئے پھر اس دنیا نے تم کو خراب کر دیا دیکھو یہ شخص جو  
شام میں حاکم بن بیٹھا ہے (یعنی مروان) دنیا کے لیے لڑتا ہے اور  
یہ خارجی لوگ جو تمہارے گرد گرد ہیں (جو اپنے تئیں بڑا قادی کہتے ہیں)  
خدا کی قسم یہ بھی دنیا کے لیے لڑتے ہیں اور یہ شخص جو مکہ میں  
خلیفہ بن بیٹھا ہے -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے  
شعبہ بن حجاج نے انہوں نے واصل احذب سے انہوں نے ابو داؤد  
سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آج کل کے  
منافق کم بخت اُن منافقوں سے بھی بدتر ہیں جو آنحضرتؐ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے وہ تو اپنا نفاق چھپاتے تھے یہ تو  
علانیہ نفاق کرتے ہیں -

ہم سے فلا دین یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معمر  
بن کرام نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں  
نے ابو الشعثاء سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں  
نے کہا نفاق تو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک تھا  
کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا کہ فلاں شخص منافق ہے (لیکن اس زمانہ  
میں تو یا آدمی مومن ہے یا کافر -

لے ابو ہریرہ کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت سب آپے دما پے میں گرفتار ہیں ہر شخص چاہتا ہے میں سب کا سرور بنوں اور سب سے بڑا ہو  
کر رہوں کسی کی عرض یہ نہیں ہے کہ دین کی ترقی ہو اسلام پیسے جیسے اگلے خلیفوں اور پیغمبر صاحب کی نیت تھی باب کا مطلب اس سے  
یوں نکلا کہ مروان یا خواجہ یا عبداللہ بن زبیر لوگوں سے تو یہ کہتے کہ ہم دین کے لیے لڑتے ہیں اور درپردہ طلب دنیا کی نیست تھی تو عیسا لوگوں کے  
سامنے کہتے تھے اس کے خلاف نیت رکھتے تھے ۱۲۷ یعنی نفاق کی باتیں مثلاً حاکم وقت سے بغاوت لوگوں کو میکانا بیعت کے بعد باقی صفحہ آئندہ

**بَاب ۴۱۵ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُعْبَثَ أَهْلُ الْقُبُورِ -**

۴۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَلَيْكُنِي مَكَانُهُ -

**بَاب ۴۱۶ تَغْيِيرُ التَّوْبَانِ حَتَّى يُعْبَثَ الْأَوْثَانُ -**

۴۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرَّ الْيَاثُ نِسَاءً دَوَسَ عَلَى ذِي الْخُلَاصَةِ وَذُو الْخُلَاصَةِ طَارِعِيَهُ دَوَسَ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

**بَاب قِيَامَتِ أَسْ وَقْتُ تَمَكُّ نَهْ هُوَ كِي جَب تَمَكُّ**  
لوگ قبر والوں پر رشک نہ کریں لے

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر گزرا کر یوں نہ کہے گا کاش میں اُسکی جگہ قبر میں رہتا (مر گیا ہوتا)۔

**بَاب قِيَامَتِ كَيْ قَرِيبُ زَمَانُهُ كَارْنُكَ بَدَلْنَا دَعْرَبِ**  
میں ابھرت پرستی شروع ہونا

ہم سے ابوالیمان دحکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہا مجھ کو ابو ہریرہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتیں ذوالخلصہ کے بت خانہ میں چڑھیں مثلاً کئی نہ پھریں ذوالخلصہ ایک مقام کا نام ہے جہاں پر دوس قبیلے کا بت تھا جاہلیت کے زمانہ میں اس کو پوجا کرتے تھے لے

دبقیہ صفحہ سابقہ پھر بیت توڑ دیا ۱۲ منہ سہ حذیفہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس زمانہ میں نفاق کا وجود نہیں ہو سکتا نفاق کا وجود ہر زمانہ میں ہو سکتا ہے حذیفہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد چونکہ وہی مہند ہو گئی اس لیے اب یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ فلاں شخص منافق ہے (یہ کہہ کہ دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا بعد حال یا آدمی مومن ہو گا یا کافر) منہ (جو بھی غلط تھا) لے آرزو نہ کریں کاش ہم بھی مرکز قبر میں گر گئے ہوتے لاکھتیں اور بلائیں نہ کیجئے بعضوں نے کہا یہ اُس وقت ہو گا قیامت کے قریب فتنوں کی کثرت ہوگی دین ایمان جاتے ہیںے کا ڈھنگ ہو گا کیونکہ گمراہ کرنے والوں کا ہر طرف سے نرہ نہ ہو گا ایماندار مغلوب ہونگے وہی یہ آرزو کرئیے لیکن مسلم کی رعایت میں ملوں ہے دنیا ختم نہ ہوگی میں تک کہ ایک شخص قبر پر سے گزریگا اس پر لوٹ جائے گا کیونکہ کاش میں اس قبر و اسے کی جگہ پر ہوتا اور یہ کہنا اس کا کچھ دنداری کے وجہ سے نہ ہوگا بلکہ بلاؤں اور آفتوں کی طرح ہے جو کہیں معبود نے کہا ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اگر موت بکتی ہو تو اس کے مول لینے پر مستعد ہونگے ۱۲ منہ لے چوتھو شکانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے گرد طواف کرئیے معلوم ہوا کہ کہنے کے سوا اور کسی قبر یا جھنڈے یا شہ سے یا بت کا طواف کرنا شرک ہے (باقی صفحہ آئندہ)

٤٩٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْعَيْثِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ  
حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ  
النَّاسَ بِعَصَاةٍ-

بَابُ خُرُوجِ النَّاسِ وَقَالَ أَنَسٌ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا  
أَشْرَاطُ السَّاعَةِ نَأْسٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ  
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ -

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اولیٰ نے بیان کیا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابو الغیت (سلم) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تحطائے قبیلہ کا ایک شخص لوگوں کو اپنی چھڑی سے نہ مارے گا۔

باب (حجاز کے ملک سے) ایک آگ نکلتا اور اسی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نشانی قیامت کی یعنی علامات کبرے میں سے) ایک آگ ہے یعنی حجاز کے ملک میں جو لوگوں کو پورب سے بچھم کی طرف لے جائے گی یہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس حدیث سے یہ بھی نکالا کہ اپنے شرک اور بت پرستی عورتوں سے بھی پھیلے گی کیونکہ عورتیں ضعیف لافتنہ ہوتی ہیں جلدی سے کفر کی باتیں اُتیار کر لیتی ہیں حدیث سے یہ بھی نکالا کہ قیامت کے دن تک کچھ نہ کچھ اسلام باقی رہے گا مگر ضعیف ہو جائے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے بڑا اسلام غریب اور مسعود کا بد مذہب ہی کے ملک سے سارے جہان میں توجہ پھیلے گی قیامت کے قریب وہاں بھی شرک ہونے لگے گا دوسرے ملکوں کا پورا پورا عجز و تواضع بھی شرک اور شرکوں سے پڑے پڑے ہیں دوسری روایت میں تو بیگ کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لات اور عزی کی پرستش پھر نہ شروع ہوگی تیسری روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ میری امت کے کئی قبیلے بت پرستی شروع نہ کریں گے حاکم کی روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ بنی عامر کی عورتوں کے مونڈنے کی ممانعت نہ ہو اور نہ کہ پاس نہ لڑیں اور نہ کہ کھائیں ایک روایت میں یوں ہے کہ یہاں تک میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں معاذ اللہ کہ اسے بغیر صاحب دنیا میں ایسی قسریں لائے تھے کہ اللہ کی توجہ جاری کریں شرک اور کفر اور بت پرستی کی کمر توڑیں پس جو شخصی شرک اور شرک مقامات کو بیٹے بتوں اور تھاؤں اور جھنڈوں اور قبروں اور گنبدوں کو جہاں پر شرک کی جاتی ہے تباہ اور سارا دور پر باد کرے دہی دروغیت و شہر صاحب کا پیر رہے اور یوں تو ہر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ میں بغیر صاحب کا ماشق ہوں پر علانیہ شرک ہوتے دیکھتا ہے اور نہ سے ایک حرف نہیں نکالا ایسا زبانی دعویٰ کچھ کا نہیں آتا ۱۲ مندرجہ خواہی صفحہ پہلا کہتے ہیں یہ قحطانی بھدی کے بعد نکلے گا اور انہی طریق پر چلے گا یہ نفع بن حمانہ نے نکالا اور انہوں ہی نے عبدالرحمن بن ملجم بن جابر صدیقی سے انہوں نے باپ سے انہوں نے داد سے مروی نکالا کہ امام بھدی کے بعد قحطانی آئے گا وہ ان سے کم نہ ہو گا شاید وہ حضرت علی کا نائب ہو گا ۱۳ منہ سے یعنی ان کا بادشاہ فرمان روا ہے گا بعضوں نے کہا متیقہ گلوئی سے ہائے گاندگان خدا کو جانوروں کی طرح سمجھے گا اس کا نام جمجاہو گا جیسے صحیح مسلم کی روایت میں ہے حافظ نے کہا چونکہ جمجاہ قریش کے خاندان سے نہ ہو گا جن کو خلافت اور حکومت کا حق ہے یہ گویا زمانہ کا تغیر ہو گا کہ خلافت غیر سختی کوئی تو باب کی مطابقت حاصل ہو گئی ایسی طرح اٹھی حدیث سے اُس میں کفر اور شرک سے زمانہ کا تغیر ہے ۱۴ منہ سے یہ حدیث باب لہجہ میں موصول گندرجکی ہے جاز عرب کے اُس قطعہ کو کہتے ہیں جس میں مکہ مدینہ مافسود واقع ہیں کہتے ہیں یہ آگ آچکی ہے ساتویں صدی ہجری میں ماہ جمادی الثانی ۲۵۵ھ ہجری میں مدینہ میں زلزلہ ہوا لوگوں نے جانا قیامت آئی پھر ایک طرف سے زمین پھٹ گئی اُس میں سے ایک آگ نکلی اور چالیس دن تک (باقی) جو صفحہ آئندہ

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تَضِيئُ أَعْنَاقَ الْأَوَّلِ بِبُصْرَى -

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اللَّهِ عَنْ جُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ شَكِّ الْفُتَاتِ أَنْ يَخْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ خَصَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عَقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ تَابَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ سعید بن مسیب نے کہا مجھ کو ابو ہریرہؓ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آگ مجاز کی زمین سے نکلے گی جو بھرے تک (بھری ایک شہر سے شام میں دمشق کے قریب) کے اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی

ہم سے عبد اللہ بن سعید کندی نے بیان کیا کہ ہم سے عقبہ بن خالد نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر نے انہوں نے جبیب بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبید اللہ کے دادا حفص بن حاصم بن عمر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ فرات کی ندی میں ایک خزانہ نمود ہوگا جو کوئی وہاں دیکھ کر نہ نکلے وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے (اسی سند سے) عقبہ بن خالد نے کہا ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالولید نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ

(یعنی صفحہ سابقہ) اس کی روشنی دہی لو پھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ ملتی تھی سیکڑوں کو اس تک اس کی روشنی جاتی تھی مترجم کہتا ہے اس قسم کے واقعہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں ابھی اسی پنجاب میں ایسے زور کا زلزلہ آیا کہ ہزار ہا مکانات گر گئے لوگ مر گئے بعد اس کے خبر آئی کہ تبت کی طرف ایک پہاڑ میں سے آگ نکل آئی زلزلہ کا سبب اکثر حکیموں نے یہی کہا ہے کہ زمین میں ایک قسم کا سائل مادہ جمع ہوتا ہے وہ باہر نکلنا چاہتا ہے لیکن پہاڑ اس کو روکتے ہیں اس کے تھام کی وجہ سے زمین کے اجزاء میں فرسولی حرکت پیدا ہوتی ہے مگر زمین میں اس قسم کے شدید زلزلے بہت کم آتے ہیں ایسے ممکن ہے کہ آنحضرت کی مراد اس آگ سے یہی واقعہ ہوا جو کشتہ بھری میں ہوا اور ممکن ہے کہ مجاز میں آگ نکلنے سے آپ کی یہ مراد ہو کہ مجاز میں ریل جاری ہوگی اور یہ فرمان آپ کا مجمع ہوا آگ کی بڑی مشعلی سے مجاز میں ریل بن رہی ہے اور مشرق سے مغرب تک لوگوں کو لے جائے گی اس کا مطلب بھی ریلوے پر خوب چسپاں ہوتا ہے یعنی جب یہ ریل جاری ہو کر بغداد اور ریلوے سے جو بھی بن رہی ہے مل جائے گی اس وقت ایسا واسطہ جو مشرق والے ہیں یورپ کا مغرب میں ہے ای ریل پر کریں گے ۱۲ منہ (جو آگنی صفحہ ہذا) اسے یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ شام کے ملک تک پہنچے گی ملک کی ایک اونٹ دیکھ لائی دیں گے یہ بالآخر کے طور پر فرمایا اور عرب کی زبان میں ایسے مبالغہ رائے ہیں جس صورت میں کہ اس آگ سے مجاز ریلوے مراد ہو تو مطلب حدیث کا صاف ہے یعنی مجاز سے شام تک یہ ریل جاری ہوگی پھر دمشق کے پاس ہے یہ ریل دمشق ہی سے مجاز تک بن رہی ہے ۱۲ منہ کیونکہ اس خزانہ پر کشت و خون ہوگا دوسری روایت میں ہے سو آدمی میں سے نہایت مارے جائیں گے ایک زندہ بچے گا ایسا سونا کس کام کا جس کے بعد سونا پرے شل شہور ہے جھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان

الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْبِرُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ -

### بَابُ

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ دُحْدَحٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَنَسِيأُ قِيَّ عَلَى النَّاسِ نَرَمَانٌ كَيْمَشِي بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ -

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقْتَتَلَ فَنُتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَوْتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ كَلِّهِمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ إِلَيْهِمْ وَتَكْفُرَ الْكَلْبُورُ -

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ فرات ندی میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہوگا تو خزانہ کے بدل پہاڑ کا لفظ ہے

### بَابُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ بن جراح سے انہوں نے کہا ہم سے معبد بن خالد نے بیان کیا کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے فرمایا لوگو جو خیرات کرنا ہو کر عنقریب ایک زمانہ لیا آئے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر پھرتا رہے گا اور کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جو اس خیرات کو قبول کرے مسدد نے کہا حارثہ بن وہب عبید اللہ بن عمر کے اخیانی بھائی تھے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن ارجح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے بڑے بڑے دو گروہوں میں لڑائی نہ ہوگی جن دونوں کا دین ایک ہی ہوگا مراد صغین کی لڑائی ہے دونوں طرف والے مسلمان تھے اور قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک جھوٹے دجال پیدا نہ ہوں یہ تیس کے قریب ہونگے ان میں کاہر ایک یہ دعوے کرے گا میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور قیامت اس وقت تک نہ ہوگی

لے اس حدیث کی مناسب ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے کہا امام بخاری نے اس حدیث کو اس باب میں لا کر یہ اشارہ کیا کہ یہ زمانہ اسی وقت نکلے گا جب یہ آگ نکلے گی اور لوگ اس سے ڈر کر بھاگ رہے ہونگے ۱۲۷ھ یہ زمانہ آخر وقت قیامت کے قریب ہوگا جب دنیا کی آبادی بہت کم رہ جائے گی اور مال دولت کی بوجہ کثرت کوئی قدر نہ رہے گی اس وقت میں کون خیرات قبول کرے گا بعضوں نے یہ کہا کہ یہ زمانہ پہلے کا ہے جبکہ عین عبد العزیز کی خلافت میں ان کا ایسی ہی کثرت ہو گئی تھی ۱۲۷ھ میں دو لوگوں کی ماں ام کلثوم بنت جبرول تھی ۱۲۷ھ -



يَقَارِبُ الزَّمَانُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ  
الْهَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ  
الْمَالُ فَيَقْبِضَ حَتَّى يُمْرَبَ رَبُّ الْمَالِ مَنْ  
تَقَبَّلَ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ  
يَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ  
لِي بِهِ وَحَتَّى يَنْطَاقَ النَّاسُ فِي الْبُيُوتِ  
وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ  
يَقُولُ يَا كَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَ  
رَأَاهَا النَّاسُ يَعْنِي آمَنُوا أَجْمَعُونَ  
فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا  
لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ  
فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ  
وَقَدْ فَشَرَ الرُّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا  
بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِ  
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ  
الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقَحْتِهِ فَلَا يَطْعَمُ  
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيْطُ  
حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَكْلَتَهُ إِلَى  
فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا-

جب تک بھوٹے و حال پیدا نہ ہوں یہ تیس کے قریب ہوں گے  
اُن میں کا ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور  
قیامت اُس وقت تک نہ ہوگی یہاں تک کہ دین کا علم دنیا  
سے اٹھ جائے اور نزلے بہت ہونگے (یعنی معمول کے خلاف زور  
سے یا جلد جلد اور زمانہ میں برکت نہ رہے عیش و غفلت کی وجہ سے)  
جلد جلد گزرے اور فتنے (دین کے فسادات) نمود ہوں گے اور ہرج بہت  
ہو دینی خون ریزی اور مال بہت ہو کہ نکلے اتنا کہ مال وائے کو اس کی  
فکر رہے گی دیکھے اُس کی خیرات کوئی لیتا ہے یا نہیں ایک شخص  
کو خیرات دینے جائے گا وہ کہے گا کچھ حاجت نہیں مجھ کو ضرورت  
نہیں اور لوگ خوب لمبی لمبی عمارتیں ٹھونکیں گے اور ایک شخص  
دوسرے شخص کی قبر پر سے گزرے گا اور کئے کا ش میں اس جگہ ہوتا  
در گیا ہوتا اور سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا جب اُدھر سے نکلے  
گا اور سب لوگ دیکھ لیں گے تو سب کے سب خدا پر ایمان  
لائیں گے مگر اُس وقت کا ایمان لانا اُس شخص کے لیے کچھ مفید  
نہ ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا ایمان لاکر کچھ نیک  
کام نہیں کر چکا تھا اور قیامت ایسی اچانک آجائے گی کہ دو آدمی  
کپڑا پھیلانے بیچ کھوج کر رہے ہوں گے ابھی بیچنے سے فراغت  
نہیں کریں گے اور کپڑا تہ تک نہ کریں گے کہ قیامت آجائے  
گی اور کوئی آدمی اپنی اونٹنی کا دو دھے جا رہا ہوگا ابھی پیٹنے  
کی نوبت نہیں آئی ہوگی کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی اپنا  
عوض لیپ پوت رہا ہوگا اپنے جانوروں کو اس میں پانی نہ پلایا  
ہوگا کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی لوالہ منہ تک اٹھا  
چکا ہوگا ابھی کھایا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

لے مگر جو پچھم سے سورج نکلنے سے بیشتر ایمان لایا ہے یا ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی کر چکا ہے لوگوں کو ان کا ایمان فائدہ دیگا اس صورت میں

مشترک کا یہ استدلال پورا نہ ہوگا کہ مومن کہہ سکا جس نے اعمال خیر نہ کیے ہونگے ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۱۳ منہ ۶

## باب ۴۱۹ ذِکْرِ الدَّجَالِ-

۸۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّ ثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسُ قَالَ  
قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ  
أَحَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ وَلَا تَهُ قَالَ لِي  
مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ  
إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خُضِرَ وَنَهْرٌ مَاءٌ  
قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

۸۰۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ تَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أُمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَخْوَرُ عَنِ الْيَمْنَى كَأَنَّهُمَا  
عَيْنَةٌ طَافِيَةٌ

## باب دجال کا بیان

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا مجھ سے قیس  
بن ابی حازم نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے کہا دجال کو بتنا  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اتنا کسی سے نہیں پوچھا  
میں اکثر دجال کا حال آپ سے پوچھا کرتا تھا آپ نے فرمایا تجھ کو  
دجال سے کچھ نہیں ڈر (کیونکہ میں ابھی زندہ ہوں) میں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ  
ہوگا اور پانی کی ندی ہوگی آپ نے فرمایا پھر اس سے کیا ہوتا  
ہے اگر یہ بات بھی ہو جب بھی اللہ کے نزدیک وہ کچھ مال نہیں  
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وسیب  
نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے  
ابن عمرؓ سے امام بخاری نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابن عمرؓ نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا دجال  
دہنی آنکھ کا کانا ہوگا اسکی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور ہے

لے دجال دجل سے نکلا ہے جس کا معنی حق کو چھانا اور طرح سازی کرنا جادو اور شعبہ بازی کرنا ہر شخص کو جس میں یہ مصیقت ہوں دجال کہہ سکتے ہیں چنانچہ اگر لوگ دجال اس  
امت میں تیس کے قریب دجال پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا دیکھا ہمارے زمانہ میں جو ایک مرزا قادیان میں پیدا ہوا ہے وہ بھی ان میں سے  
کا ایک ہے اور بڑا دجال وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا عجیب عجیب شعبہ سے دیکھائے گا خدا کی کا دعویٰ کرے گا لیکن مردود کا نا ہوگا یہ باب اسی  
کے حالات میں ہے واللہ تعالیٰ اس شر سے محفوظ رکھے ایک حدیث میں ہے جو کوئی تم میں سے سنے دجال نکلا تو اس سے دور رہے (یعنی جہاں تک ہو سکے  
اس کے پاس نہ جائے) ۱۲ منہ سے یہی بات وجود اس بات سے کہ اس کے پاس روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں جب بھی وہ اللہ کے نزدیک اس لائق نہ ہوگا کہ لوگ  
اسکو خدا کہیں گے کیونکہ وہ کانا اور عیب دار ہوگا اور اس کی پیشانی پر کفر کا لفظ مرقوم ہوگا جس کو دیکھ کر سب مسلمان پہچان لیں گے کہ یہ جلیع مردود ہے دوسری میں ہے  
کوئی تم میں سے مرے تک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا اور دجال کو لوگ دنیا میں دیکھ لیں گے تو معلوم ہوگا وہ جھوٹا ہے اس حدیث کے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں  
دنیا میں بیداری میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوتا ہے صحیح مسلم کی روایت میں کہ حضرت علیؓ اسی کو انکار کرتے ہیں ۱۲ منہ سے اس باب میں مختصر روایتیں آئی  
ہیں جن میں پہلی آنکھ کا کانا کہہ ہے غرض ایک آنکھ اسکی کافی ہوگی اور اختلاف اس پر معمول ہے کہ روٹیوں کو یہ تحقیق یاد نہ رہا کہ آنکھ کا کانا دیا یا  
بائیں آنکھ کا بعضوں نے کہا ایک آنکھ کافی اور دوسری میں چلی ہوگی کسی بوسے پر لٹنا پانی مردود متاثر تو عجیب رکھتا ہوگا اس پر خدا کی کا دعویٰ کیا کرنا دیکھا

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيئُ الدَّجَالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجِفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَلَكِنَّا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي نَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَكِنَّا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ فِي أَبُو بَكْرَةَ يَمْعُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مشرق کی طرف سے خراسان سے آئے گا اور مدینہ کے قریب آن کر اترے گا پھر مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا اور پچھنے کافر اور منافق ہیں وہ (ظہر کے مارے) مدینہ سے نکل کر دجال کپاس پیل دس گئے۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے داداد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑنے کا اُس دن مدینہ کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے (بہرہ دیتے) ہونگے علی بن عبد اللہ نے کہا محمد بن اسحاق نے صالح بن ابراہیم سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے کہا میں بصرہ میں گیا وہاں ابوبکر نے مجھ سے بیان کیا میں نے آنحضرت سے سنا یہی حدیث (اور پر والی بیان کی تھی)

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے اُن کے والد

دجال صاحب پہلے اپنی آنکھ تو درست کر دے پھر دوسروں کی خبر لو ۱۲ منسلہ جو کچے مومن ہیں وہی مدینہ میں رہ جائیں گے دوسری طاعت میں ہے وہ سب شہروں میں جائے گا۔ سو انہ اور مدینہ کے ان شہروں کی فرشتے حفاظت کریں گے ۱۲ منسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی مدینہ کے گرد شہر پناہ بن گئی ہے پہلے چھ دروازے تھے چند سال سے ساتواں دروازہ بھی بن گیا ہے دوسری روایت میں ہے دجال دور ہی سے آپ کا روضہ مبارک دیکھ کر کہے گا آغا محمد کا یہی سفید عمل ہے ۱۲ منسلہ اس شعر کے لائن سے امام بخاری کی عرض یہ ہے کہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کا سماع ابوبکر سے ثابت ہو جائے، کیونکہ بعض محدثین نے ابراہیم کی روایت ابوبکر سے منکر بھی ہے۔ اس لیے کہ ابراہیم ۱۲ منسلہ اور ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے اپنی وفات تک بصرہ میں رہے ۱۲ منسلہ

ابراہیم عن صالح عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاشی علی اللہ بما هو اھلہ ثم ذکر الہ جال فقال انزلنا من السماء من نبی الا وقد اشد رة قومہ ولکن سألکم فیہ قولا لعلہ لعلہ نبی لقومہ انہ اعوہا فان اللہ لیس یا عوہا۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنْتَا نَارٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا سَاجِدٌ أَدْمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطَفُ أَوْ يَضْرِبُ رَأْسَهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْكَمٍ ثُمَّ ذَهَبْتُ الْتَفَعْتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعَدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عَذْبَةٌ طَائِفَةٌ قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطِينٍ تَرَجُلٌ مِنْ خُرَاعَةٍ۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

عبداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ نہانے کو لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف بیان کی پھر دجال کا تذکرہ کیا فرمایا میں بھی تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے مگر میں اس کی ایک نشانی تم سے کہے دیتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ مرد و دکانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے یہ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار سوتے میں میں نے دیکھا میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اتنے میں ایک شخص گندم گوں سیدھے بال والا دکھلائی دیا اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ ہیں مریم کے بیٹے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پھر میں نے دوسری طرف نگاہ کی تو ایک سرخ رنگ کا موٹا شخص نظر آیا اس کے بال گھونگڑے تھے آنکھ کا نی جیسے پھولا لگوں میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اس کی صورت عبدالعزیز بن قطن سے بہت ملتی تھی (یہ ایک شخص تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا)

ہم سے عبدالعزیز بن ابیہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے

۱۔ دوسری روایت میں ہے نوح کے بعد جتنے پیغمبر گذرے ہیں سب نے اپنی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے ایک روایت میں ہے نوح نے بھی ڈرایا کہانا ایک بڑا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے ۱۲۔ یہ حدیث اور کتاب التعمیر میں گندہ ہے ۱۱۔

قَالَتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْتَعْبِدُنِي فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ -

۸۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرُوبٍ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ تَرَبِيعِي عَنْ  
حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءٌ  
وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاءُهُ  
نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ إِنَّا سَمِعْنَاهُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ -

۸۱۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنذَرَهُ  
أُمَّتُهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ الْأَعْوَرُ فَإِنَّ  
رَبِّكَ لَيَسْ بِأَعْوَرٍ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْنُوزٌ  
كَافَرٌ قِيَرَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے یہ

ہم سے عبد اللہ بن ابی عروبہ نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے  
انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے عبد الملک بن عمر سے  
انہوں نے ربیع بن حراش سے انہوں نے حدیفہ بن یمان  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
دجال کے ساتھ پانی ہوگا آگ بھی ہوگی لیکن اس کی آگ حقیقت  
میں ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی حقیقت میں آگ ہے حدیفہ کی یہ  
حدیث سن کر ابو مسعود انصاری نے کہا میں نے بھی یہ حدیث  
آنحضرت صلعم سے سنی ہے یہ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے  
شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پیغمبر ایسا نہیں  
نہیں آیا جس نے اپنی امت کو جو ٹٹے کاٹنے دجال سے ڈر لیا ہو کہ  
لو وہ مردود کا نا ہوگا اور تمہارا پروردگار کا نا نہیں ہے اور اس کی  
دولوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا اس باب میں ابو ہریرہؓ اور  
ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ

۱۔ یہ امت کی تعلیم کے لیے تھا اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے پہلے آپ کو یہ خبر نہیں دی گئی تھی دجال کب نکلے گا آپ کو یہ خیال تھا شاید میری زندگی  
ہی میں نکل آئے ۲۔ دوسری روایت میں یوں ہے تم میں سے جو کوئی اس کا زمانہ پائے تو اس کی آگ میں چلا جائے وہ نہایت شرین ٹھنڈا عمدہ پانی ہوگی  
مطلب یہ ہے کہ دجال ایک شعبہ بن ہوگا اور ساحر ہوگا پانی کو آگ اور آگ کو پانی کر کے لوگوں کو بتلائے گا یا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر کے اٹل کر دے گا میں  
لوگوں کو وہ پانی دے گا ان کے لیے وہ پانی آگ ہو جائے گا اور جن مسلمانوں کو وہ مخالف سمجھ کر آگ میں ڈال دے گا ان کے حق میں آگ پانی ہو جائے گا  
جن لوگوں نے امتراض کیا ہے کہ آگ اور پانی دونوں مختلف حقیقتیں ہیں ان میں انقلاب کیسے ہوگا درحقیقت وہ پہلے سے کے بیوقوف ہیں یہ انقلاب  
تو دنیا میں رات دن ہو رہا ہے عناصر کا کون سا قدر برابر برابری ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کوئی دجال کا کہنا مانے گا وہ اس کو ٹھنڈا پانی  
دے گا تو درحقیقت یہ ٹھنڈا پانی آگ ہے یعنی قیامت میں وہ دھڑی ہوگا اور جس کو مخالف سمجھے گا اور اس آگ میں ڈالے گا اس کے حق میں یہ  
آگ پانی ہوگی یعنی قیامت کے دن وہ بھی ہوگا اس کو بہشت کا ٹھنڈا پانی ہے گا ۱۲۔ منہ سے یہ دونوں حدیثیں اور احادیث الالبیاری میں موصول  
مگر یہ بھی ہیں دوسری روایت میں ہے کہ مومن پڑھ لے گا خود لکھا یا پڑھا ہو یا نہ ہو کافر پڑھ لے گا گو لکھا پڑھا بھی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہوگی نوری  
نے کہا صحیح ہے کہ حقیقت یہ لفظ (باقی بس صفحہ آئندہ)

## باب ۴۱ لا یدخل الدجال المدینۃ

۸۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا حَدَّثَنَا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهِمَا يَحْدِثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّ الدَّجَالِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضُ السَّيَاحِ الْفِتَى تَلَى الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ يُؤَدُّ رَاجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا أَمْ أَحَبَبْتُهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْآخِرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُجِيبُهُ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِمِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ-

۸۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

## باب ۴۲ الدجال مدینہ طیبہ میں نہیں جانے کا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ ابن مسعود نے بیان کیا کہ ابو سعید خدریؓ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا لمبا قصہ بیان فرمایا اُس میں بھی تھا کہ دجال پر مدینہ کے اندر جانا حرام کر دیا گیا ہے وہ کیا کرے گا مدینہ کے باہر ایک کھاری زمین میں اترے گا جو مدینہ کے قریب ہوگی اس وقت مدینہ والوں میں سے ایک آدمی جو سب میں اچھا آدمی ہوگا اُس کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں تو فری دجال ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرما گئے تھے دجال اپنے لوگوں سے کہے گا دیکھو اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر جلادوں نے تم کو میرے باب میں (میرے سے ہونے کی) کچھ شک نہیں رہنے کی وہ کہیں گے نہیں رہیں کیا شک رہے گی دجال کی کرے گا اس شخص کو مار ڈالے گا پھر جلانے کا تب وہ شخص کہے گا اب تو مجھ کو اور یقین ہو گیا تو ہی (کم بخت) دجال ہے پھر دجال اُس کو مار ڈالنا چاہے گا تو مار نہ سکے گا۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ تعنی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نعیم بن عبد اللہ مجری سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ ۵۳۱) اُس کی پیشانی پر کھما ہوگا بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ایمان کا ایسا نور دے گا کہ وہ دجال کو دیکھتے ہی پہچان لیں گے کہ یہ کافر جلتا زید معاش ہے اور کافر کی عقل پر پردہ ڈال دے گا وہ سمجھے گا کہ دجال مجھ سے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۵۳۱) دوسری روایت میں ہے یہ شخص مسلمان ہوگا اور لوگوں سے پکار کر کہے گا مسلمانوں ہی دجال ہے جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی ایک روایت میں ہے کہ دجال اُس کو اُڑے سے پھینک دے گا ایک روایت میں ہے کہ لوہار سے دو نیم کرے گا اور یہ جلانا کچھ دجال کا معجزہ نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے کار کو معجزہ نہیں دیتا بلکہ خدا کا ایک فعل ہوگا جس کو وہ اپنے بندوں کو آزمائے کے لیے دجال کے ہاتھ پر کرے گا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ولی کی بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ شریعت پر قائم ہو اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف چلتا ہو اور

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
النَّقَابِ الْمَدِينَةُ مَدْلَايُكُمُ لَا يَدْخُلُهَا  
الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ.

۸۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَالُ فَيَحْدُ الْمَلَائِكَةُ  
يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَفْعَلُهَا الدَّجَالُ قَالَ وَلَا  
الطَّاعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

بَابُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ -

۸۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا  
أَخِي عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ  
أَبْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ  
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ

ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا مدینہ کے رستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں اس میں نہ  
طاغوت آئے گا نہ دجال۔

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید  
بن ہارون نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں  
نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا دجال مدینہ پر آئے گا دیکھے گا تو فرشتے وہاں پہرہ دے  
رہے ہیں تو مدینہ کے پاس نہ پھٹک سکے گا اسی طرح طاغوت  
بھی ٹھہرا رہے تو مدینہ میں نہ آ سکے گا یہ

باب یا جوج اور ما جوج کا بیان

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسماعیل بن ابی اویس  
نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی عبد المجید نے انہوں نے  
سیمان بن بلالؓ انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے  
انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے بیان کیا ان سے

یہ آنحضرت کی برکت ہے کہ مدینہ ہلاکوں سے محفوظ ہے، بعضہ تو مدینہ میں آتا ہے میں نے خود دیکھا ہے اس لیے طاغوت سے مراد وہ ہے جو بنی یارن یا گردن میں  
ہوتا ہے بڑی جگہ اور روزن اور خار کے ساتھ میں پیگ جو آج کل ہندوستان میں شایع ہے بعضوں نے کہا آپ نے انصارِ مدینہ کے ساتھ فرمایا تو یہ بیماری بھی مدینہ  
میں جا سکتی ہے ۱۲۷ھ میں یہ ہے کہ یا جوج ما جوج آدمی ہیں یا فتنہ بن نوح کی اولاد سے بعضوں نے کہا وہ آدم کی اولاد ہیں مگر نوح کی اولاد نہیں آدم کا نطفہ شری  
نیل میں گیا تھا اس سے پیدا ہوئے مگر یہ قول بعض سے دلیل ہے ابن مردودہ اور حاکم نے حذیفہ سے مروی ہے کہ یا جوج ما جوج دو قبیلے ہیں یا فتنہ بن نوح کی اولاد ہیں ان  
میں کوئی شخص اس وقت تک نہیں رہتا جب تک ہزار اولاد اپنی نہیں دیکھ لیا اور اب ابی حاکم نے نکالا آدمیوں اور بنیوں کے دس حصے ہیں ان میں دس حصے یا جوج ما جوج ہیں ایک  
حصے میں باقی لوگ کعب سے منقول ہیں یا جوج ما جوج کے کئی لوگ کئی قسم کے ہیں بعضے تو شاد کی طرح لمبے بعضے طول عرق دونوں میں چار چار ہاتھ بعضے تیسے ہاتھ کے رکھے ہیں  
کو ایک کو بھاتے ایک کو اوڑھ لیتے ہیں اور حاکم نے ابن عباسؓ سے نکالا یا جوج ما جوج کے لوگ ایک باشت کے لوگ ہیں بہت لمبے ان میں وہ ہیں جو تین باشت کے ہیں ابی کبیر  
نے کہا ابن ابی حاکم نے ان کے اشکال اور حالات اور قوت و طاقت اور کائنات کے باب باب میں عجیب عجیب حدیثیں نقل کی ہیں جن کی سندیں صحیح نہیں ہیں کہتا ہوں جتنا صحیح حدیثوں  
سے ثابت ہے وہ اسی قدر سچہ کہ یا جوج ما جوج دو قومیں ہیں آدمیوں کی قیامت کے قریب وہ نہایت بھڑم کریں گے اور ہرستی میں گھس جائیں گے اسی کو تباہ و  
بر باد کریں گے و اللہ اعلم ۱۲۷ھ

إِنِّي سَفِينٌ عَنْ رَبِّكَ ابْنَةُ بَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِمَا  
يَوْمًا فِرْعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُلِّ  
لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّكَهِ اقْتَرَبَ فِيمَا الْيَوْمَ  
مِنْ شَرِّهِمْ يَا جُوجُ وَمَا جُوجُ مِثْلُ هَذِهِ  
وَحَلَقَ بِأَصْبَعِهِ الْأَكْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا  
فَالَتْ رَبَّنَا ابْنَةُ بَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَفَنَمَلُكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ  
نَعَمْ إِذَا أَكْثَرُ الْخُبْتُ -

۸۱۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمًا جُوجُ  
وَمَا جُوجُ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقْدٌ وَهَبٌ  
تَسْعِينَ -

ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے انہوں نے ام المومنین زینب بنت  
بحش سے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس  
گھبرائے ہوئے تشریف لائے آپ فرما رہے تھے لا الہ  
الا اللہ عرب کی غرابی ایک آفت سے جو نزدیک ہی آن پہنچی  
آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے انگوٹھے اور  
کلمے کی انگلی کا حلقہ کر کے بتلایا یہ سن کر ام المومنین زینب نے  
عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھے نیک بخت لوگ زندہ رہنے پر  
بھی ہم تباہ اور برباد ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جب بیکاری  
بہت پھیل جائے گی۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب  
بن خالد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاووس نے انہوں نے  
اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی  
کھل گئی وہیب نے نوے کا اشارہ کر کے بتلایا (اس اشارے  
کا ذکر اوپر گذر چکا ہے)

لہ ہمارے زمانہ میں بہت سے لوگ اس میں شبہ کرتے ہیں کہ جب یا جوج ماجوج اسی بڑی قوم ہے کہ اس میں کاکوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا  
جب تک ہزار آدمی اپنی نسل کے نہیں دیکھ لیتا تو یہ قوم اس وقت دنیا کے کس حصے میں آباد ہے اہل جغرافیہ نے تو ساری زمین کو چھان ڈالا ہے  
یہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا جزیرہ ان کی نظر سے رہ گیا ہو مگر اتنا بڑا ملک جس میں ایسی کثیرا تعداد قوم جتنی ہے نظر نہ آتا قیاس سے دوسرے دوسرے  
اس زمانہ میں لوگ بلبے بلبے اپنے بہاؤں پر چڑھ جاتے ہیں ان میں ایسے ایسے سوراخ کرتے ہیں جس میں سے ریل چلی جاتی ہے تو یہ دیوار ان کو کیونکر روک  
سکتی ہے سنت سے سنت چیز دنیا میں فولاد ہے آج بھی آسانی سوراخ ہو سکتے ہیں کتنی ہی ادنیٰ دیوار ہوا آلات کے ذریعے اس پر چڑھ سکتے ہیں -  
ڈانیا منٹ سے اس کو دم بھر میں گرا سکتے ہیں ان شہوں کا ہواب یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دیوار اب تک موجود ہے اور یا جوج ماجوج کو روکے  
ہوئے ہے البتہ آنحضرت کے زمانہ تک ضرور موجود تھی اور اس وقت تک دنیا میں صنعت اور آلات کا ایسا رواج نہ تھا تو یا جوج ماجوج کی وحشی  
قویں اس دیوار کی وجہ سے رکی رہنے میں کوئی تعجب کی بات نہیں تھا اور یہ کہ یا جوج ماجوج کے کسی شخص کا نہ مرنے کا جب تک وہ ہزار آدمی اپنی نسل سے نہ دیکھ لے  
یہ بھی ممکن ہے کہ اسی وقت تک کامیاب ہو جب تک آدمی کی عمر ہزار دو ہزار سال تک ہوا کرتی تھی نہ ہمارے زمانہ کا جب عمر انسانی کی مقدار سو برس یا ایک سو بیس  
برس رہ گئی ہے آخر یا جوج ماجوج بھی انسان ہیں ہمارے عروج کی طرح ان کی عمریں بھی گھٹ گئی ہوں گی اب یہ تو آثارِ صماہ اور تابعین سے منقول ہے کہ  
ان کے قدر و قیمت اور کان ایسے ہیں ان کی سندیں صحیح اور قابلِ اعتماد ہیں اور جغرافیہ دانوں نے جن قوموں کو دیکھا ہے انہی میں سے دو بڑی  
قومیں یا جوج اور ماجوج ہیں اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کوئی قومیں ہیں بعضوں نے قیاس سے روس اور تاتاری یعنی چینی اور جاپانی (دیکھائی میں صفحہ آمیدہ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب الاحکام

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ -

۸۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ عَصَانِي وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى عَصَانِي -

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورۃ النساء میں اللہ اور رسول کا اور اپنے حاکموں (سربراہوں) کا کہا مالتویہ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی (کیونکہ میں اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہوں) اس طرح جس نے میرے مقرر کیے ہوئے حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی گویا میری نافرمانی کی -

۸۲۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالک نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) قوموں کو یا جوج ماجوج کہا ہے بعضوں نے انگریز اور روس کو انگریز کی قوم کوئی بڑی تعداد کی قوم نہیں روس تاتاریں جاپان یہ دونوں یا جوج ماجوج ہو سکتے ہیں سلم کی حدیث میں ہے کہ یا جوج ماجوج بحیرہ طبریہ پر سے گزریں گے تو اسکا پانی تمام کر دیں گے امام احمد کی روایت ہے جس پر سے گزریں گے اس کو تباہ کریں گے جس پر سے گزریں گے اس کو برباد کریں گے سلم کی ایک حدیث میں ہے وہ کہیں گے اب زمین والوں کو تو تباہ کر چکے لاؤ آسمان والوں کو بھی ماریں پھر آسمان کی طرف تیر ماریں گے اللہ تعالیٰ اس کو خون سے رنگ کر لوٹا دے گا وہیں جبریل اور ابن ابی حاتم کی روایت ہیں ہے وہ کہیں گے اب ہم آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے ایک حدیث میں ہے کہ وہ زمین کے سب جافور سانپ بھونک بھی کھا جائیں گے اور باقی اور سور بھی ان کا مقدمہ لالچش شام میں ہوگا تو ساقی شکر کا خیر حصہ ان فرماں میں لیکن اللہ مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس کو ان سے بچائے رکھے گا ۱۲ سند دواخی صفحہ ۵۱۷ امام بخاری نے اس آیت کو اگر اس طرف اشارہ کیا کہ صبح اور رات قول یہی ہے کہ ادنیٰ ازلا من مکہ سے بادشاہ اور سردار مراد ہیں بعضوں نے عالم مراد لیے ہیں قطلانی نے کہا بادشاہوں اور حاکموں کی اطاعت اسی وقت تک واجب ہے جب تک وہ تنہا کے کوافو

سہم دیں جب تک کہ ان کی اطاعت واجب نہیں ہے

قَالَ لَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرْعِيَّتِهِ فَإِلَّا صَامَ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرْعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرْعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهَا وَفِيهَا ذَوُكِبَةٍ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ إِلَّا فُكِّلَ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرْعِيَّتِهِ

**بَابُ ۲۲۲ الْأَمْرُ مِنَ قُرَيْشٍ**

۸۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مَعْوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَقْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَيُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكًا مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَكَعْنِي أَنْ

تم میں سے ہر شخص حکومت رکھتا ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کی باز پرس ہوگی بادشاہ تو بطور حاکم ہے اس سے تو اس کی رعایا کی پوچھ ہوگی لیکن دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے گھروالوں کے حاکم ہیں گھر کے لوگ اسکی رعیت ہیں ان کی باز پرس اس سے ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے گھروالوں کی نگہبان ہے اس سے ان کی پوچھ ہوگی اسی طرح آدمی کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اس سے اسکی پوچھ ہوگی (کچھ چرائی یا تلف تو نہیں کی) عرض ہر شخص حکومت رکھتا ہے اور اس سے اپنی رعیت کی پرسش ہونا ہے

**باب امیر اور سردار اور خلیفہ ہمیشہ قریش قبیلے سے ہونا چاہیے**

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ابومہنیہ شعیب نے خبر دی انہوں نے لہری سے انہوں نے کہا محمد بن حبیہ بن مطعم بیان کرتے تھے وہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ معاویہ کے پاس گئے تھے دران کو مدینہ والوں نے بھیجا تھا معاویہ سے بیعت کرنے کے لیے جب امام حسنؑ نے خلافت اُن پر سپرد کردی تھی معاویہ کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب ایک شخص قحطان کا بادشاہ ہوگا (یعنی قحطان قبیلے کا جیسے ابوسریج کی روایت سے بھی اور گردنچکا) معاویہ یہ سن کر غصے ہوئے

اسے یہ ترجمہ باب نمود ایک حدیث کا لفظ ہے جس کو طبرانی نے نکالا لیکن چونکہ وہ بخاری کی شرط پر نہ تھے اس لیے اُس کو نہ لاسکے جمہور علماء سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ امامت اور خلافت کے لیے قریشی ہونا شرط ہے اور غیر قریشی کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے اور حضرت ابوبکر صدیق نے اسی حدیث سے استدلال کر کے انصار کے دعویٰ کو رد کیا جب وہ کہتے تھے کہ ایک امیر انصار میں سے رہے ایک قریشی میں سے اور تمام صحابہ نے اس پر اتفاق کیا گویا صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا کہ غیر قریشی کے لیے خلافت نہیں ہو سکتی البتہ خلیفہ وقت کا وہ نائب رہ سکتا ہے جیسے آنحضرتؐ نے اور خلفاء راشدین نے اور خلفاء بنی امیہ اور عباسیہ نے اپنے عہد میں غیر قریشی لوگوں کو اپنا نائب اور عامل مقرر کیا ہے حافظ نے کہا خارجی اور معتزلیوں نے اس مسئلہ میں خلافت کیا وہ غیر قریشی کی امامت اور خلافت جائز رکھتے ابن طیب نے کہا ان کا قول اتفاقات کے لائق نہیں ہے جب حدیث سے ثابت ہے کہ قریش کا حق ہے کہ ہر قرن میں مسلمانوں نے اسی اصول پر عمل کیا ہے تا مانی عیاض نے کہا سب علما کا یہی مذہب ہے کہ امام کے لیے قریشی ہونا شرط ہے اور یہ اجماعی مسائل میں سے ہے اور خارجی اور معتزلہ نے یہ شرط نہیں رکھی اُن کا قول تمام مسلمانوں کے خلاف ہے مترجم کہتا ہے اب سلطان روم خلیفہ شری نہیں ہو سکتے البتہ بادشاہ اسلام یا نائب خلیفہ ہو سکتے ہیں ۱۲ منہ

رَا جَا لَا مَنَعَكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ  
لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُشَرُّ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جُفَاءُ لَكُمْ  
فَاتَاكُمْ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي تَضِلُّ  
أَهْلُهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ  
أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ نَا  
أَتَا مَوْلَايَيْنِ تَابَعَهُ نَعْلِمُ عَنْ  
ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ  
الزُّهَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اور خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے وہی  
اللہ کی تعریف کی پھر کہنے لگے اما بعد مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تم  
میں سے چند لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کا ثبوت اللہ  
کی کتاب و قرآن اسے نہیں ہے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
منقول ہیں ایسے لوگ بڑے جاہل ہیں تم لوگ ایسے خیالات  
سے بچے رہو جو گمراہ کرنے والے ہیں میں نے خود آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ امر یعنی خلافت اور  
سرور قریش میں رہے گی جب تک وہ دین اور شریعت  
کو قائم رکھیں گے اور جو کوئی ان میں سے (یعنی قریشی خلیفوں سے  
دشمنی کرے گا اللہ اس کو اُندھے منہ دروزخ میں گرا دے گا۔  
شیب کے ساتھ اس حدیث کو نعیم بن حماد نے بھی ابن مبارک  
سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن ہریرے

سے یہ معاویہ کا کہنا ہے معنی نہ تھا کیونکہ عبداللہ بن عمر اس حدیث کو آنحضرت سے نقل کرتے تھے اور ابو ہریرہ اور ابن عمر نے بھی اس کو روایت  
کی ہے شاید معاویہ کا یہ مطلب ہوگا کہ عبداللہ بن عمر جو اس حدیث سے یہ سمجھے ہیں کہ اوائل زمانہ اسلام میں ایسا ہوگا یعنی  
قسطانی بادشاہ ہوگا یہ غلط ہے آنحضرت نے ایسا نہیں فرمایا ہے بلکہ امت اور خلافت کو قریش سے خاص رکھا ہے اور حدیث  
کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب ایسا ہوگا یعنی ایک قسطانی شخص بادشاہ ہوگا ۱۲۷ھ میں سبب دین اور شریعت کی پیروی چھوڑ  
دیں گے تو انہی خلافت بھی مٹ جائے گی ایسا ہی ہوا جب خلفائے عباسیہ نے دین کی پیروی چھوڑ دی اور شراب خوری اور میثاق و غیر  
میں پڑ گئے اللہ تعالیٰ نے خلافت ان کے خاندان سے نکال لی اس زمانہ سے اب تک پھر خلافت قریشی لوگوں کو نصیب نہیں  
ہوئی البتہ یمن یا مغرب یا مصر میں بعضے بعضے ماکم قریشی بلکہ سادات میں سے ہوئے مگر اب ان کی بھی حکومت باقی نہ رہی  
اب سارے عرب اور روم میں ایک مسلمان بادشاہ رہ گیا ہے جو خاندانہ ترک میں سے ہے اسی طرح مصر کا بادشاہ بھی ترک  
ہے ایران کا قاجاری ہے افغانستان کا بابرک زئی ہے بھٹان کا اوزیک ہے عزم قریشی کوئی خلیفہ نہ رہا اور یہی اسرائیل  
اسلام کی تباہی کا باعث ہو رہا ہے اب بھی اگر سب مسلمان مل کر ایک قریشی بلکہ بنی فاطمہ میں سے متقی اور عالم شخص کو اپنا خلیفہ بنائیں  
اور سارے جہان کے مسلمان اس کے تابع حکم رہیں تو ابھی پھر اسلام چمک جائے مولانا اسماعیل شہید نور اللہ مرحوم نے نیز یہودیوں  
عربی کے شروع میں ایسا کرنا چاہا تھا اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی کو خلیفہ قرار دیا تھا لیکن اللہ کو منظور نہ تھا چند ہی روز میں  
مولانا صاحب اور سید صاحب سب ہی شہید ہوئے سفاقی نے کہا حدیث سے یہ نکلا کہ اگر قریشی خلیفہ بھی کفر یا بدعت کی طرف لوگ بلائے تو اس  
سے لانا اور اس کا معرول کرنا درست ہے میں کہتا ہوں یہی قول صحیح ہے اور اسی ہے امام حسین علیہ السلام نے یزید پلید پر خروج کیا تھا یا بخود یہ قریشی  
تھا کیونکہ یزید لوگوں کو گناہ اور معصیت کی طرف سے جانا چاہتا تھا اور قسطانی نے جو اس پر اعتراض کیا کہ ماموں اور معصم اور دانی  
خلق قرآن کے قابل تھے اور بدعت کی طرف دعوت کرتے تھے علماء اہل سنت کو ستاتے تھے مگر کسی نے ان پر خروج کرنے کو واجب  
نہیں کہا یہ اعتراض نفوسے کیوں کہ اس وقت لوگ مجبور ہو گئے اس لیے مجبوری سے ترک واجب پر گزرتا رہے ۱۲۷ھ  
عہ یزید تمام اہل سنت کے نزدیک ایک مسلمان شخص تھا اس کو خبیث یا پلید کے القاب سے ذکر کرنا درست نہیں۔ عبداللہ ربیع

جُبَیْر۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ ابْنَ يَحْيَى  
ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا  
بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ۔

بَابُ ۴۲۲ أَجْرُ مَنْ قَضَى بِأَلْحَكَمَةِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ كَمَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا شَيْهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا  
فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا  
مُسْلَطَةٌ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخُو  
أَتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَ  
يُعْلِمُهَا۔

بَابُ ۴۲۵ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ  
مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً۔

محمد بن جبر سے روایت کیا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم  
بن محمد نے کہا میں نے والد محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے  
وہ کہتے تھے دادا صاحب یعنی عبد اللہ بن عمر نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اور سرداری ہمیشہ قریش  
ہی میں رہے گی جب تک قریش کے دو آدمی بھی باقی نہیں گئے  
باب جو شخص اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ کرے اس کا  
ثواب کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا جو لوگ اللہ  
کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہی گنہگار ہیں (معلوم ہوا جو  
اللہ کے اتارے موافق فیصلہ کریں ان کو ثواب ملے گا)

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم  
بن حمید نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس  
بن ابی حازم سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی پر رشک نہ ہونا چاہیے  
مگر دو آدمیوں پر ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے رحلال  
مال دیا ہے اور وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کر رہا ہے دوسرا  
اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے یعنی دین کا علم  
قرآن حدیث کا وہ اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے لوگوں کو تعلیم دیتا ہے  
باب امام را اور بادشاہ اسلام کی بات سننا اور ماننا  
واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ کی بات کا حکم نہ دے

اس کو طرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ سے یعنی اور لوگ رشک کے قابل ہی نہیں ہیں یہ دو شخص البتہ رشک کے قابل ہیں کیونکہ ان دونوں  
شخصوں نے دین اور دنیا دونوں حاصل کر لی دنیا میں نیک نام ہو گئے اور آخرت میں شاد کام یعنی بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی  
گزرے ہیں جن کو یہ دونوں نعمتیں سرفراز ہوئی ہیں ان پر یہ حد رشک ہوتا ہے نواب سید محمد صدیقی حن خان صاحب کو  
اللہ تعالیٰ نے دین کا علم بھی دیا تھا اور دولت بھی عنایت فرمائی تھی انہوں نے اپنی دولت بہت سے نیک کاموں میں جیسے  
اشاعت کتب حدیث وغیرہ میں صرف کی اللہ تعالیٰ انکے دیر سے بندہ کرے اور ان کی نیکیاں قبول فرمائے ۱۲ منہ رحمتہ اللہ تعالیٰ  
سے ورنہ واجب نہیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لا طاعت لمخلوق فی معصیۃ الخالق ۱۲ منہ نہ

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنِ اسْتَعْلُ  
عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ سَأْسَدَ  
نَزِيلَهُ

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ تَرَوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرٍ  
شَيْئًا فَكِرْهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ  
أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا يَمُوتُ  
إِلَّا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَعْنِي نَافِعٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمُرءِ  
السَّالِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ  
بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ  
وَلَا طَاعَةَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو التیاح نے انس بن مالک سے  
ضعیف ہے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردار کی بات سنو اور مالوگو کو تم پر  
ایک حبشی غلام سردار کیا جائے جس کا سرمشق کی طرح چھوٹا ہو  
یعنی بے وقوف ہو

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد  
بن زید نے انہوں نے جعد بن دینار سے انہوں نے ابو رجاء  
عمران وطارودی سے انہوں نے ابن عباس سے وہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اپنے  
حاکم سے کوئی بری بات دیکھے تو صبر کرے اس لیے کہ جو  
شخص جماعت سے باشت بھرا لگ ہو کر مرے اس کی موت  
جاہلیت کی سی موت ہوگی

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع  
نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان پر اپنے امام اور بادشاہ  
اسلام کی اطاعت واجب ہے خوشی یا ناخوشی ہر حال میں جب تک گناہ  
کا حکم اس کو نہ دیا جائے پھر جب امام یا بادشاہ اسلام کی طرف سے  
اس کو گناہ (نا جائز کام) کا حکم دیا جائے تو نہ سنے نہ اطاعت کرے

۱۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ حبشی غلام خلیفہ ہو کیونکہ خلافت تو قریشی کے سوا اور کسی کی صحیح نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خلیفہ اگر ایک حبشی غلام کو بھی نہیں  
کا سردار یا حاکم مقرر کرے تو ان لوگوں کو اس کی اطاعت کرنا چاہیے ۱۲ منہ سے جماعت سے الگ ہونا اس سے یہ مراد ہے کہ امام اور حاکم اسلام سے الگ  
ہو کر رہے اس کی اطاعت سے نکل جائے جیسے خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کیا تھا حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مشرک یا بدعتوں کی جماعت میں  
شریک رہے ان سے الگ ہونا واجب ہے جیسے قرآن میں ہے فلا تقعد بعد الذکر یعنی مع القوم الفالین ۱۲ منہ سے اس حدیث سے اگلی حدیث کی تفسیر  
ہوگی کہ جماعت میں وہیں تک شریک رہنا ضرور ہے جب تک جماعت خلافت شرع کا حکم نہ دے اگر کوئی بات کا حکم دے تو اس جماعت  
کو سلام کرنا چاہیے اکیسویں رو کہ اپنی زندگی گزارنا اور حق تعالیٰ کے حکم پر قائم رہنا بہتر ہے ۱۲ منہ ۲

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرِّيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنِ يُطِيعُوهُ فَنُصِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ يُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَعَلْتُمْ حَطَبًا وَاقْتَدَمْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَعَلُوا حَطَبًا نَاقِدًا وَقَالُوا هُمُورًا لِلدَّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَوْا مِّنَ النَّارِ أَنَّهَا خُلِبَتْ فَبِيدُوا هُمُورًا كَذَلِكَ إِذْ خَمَلَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهَا فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلْتُمْهَا مَا خَرَجْتُمْ مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ -

باب ۲۲۶ مَن لَّمْ يَسْأَلِ إِلَّا مَا رَآهِنَّ اللَّهُ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے کہا ہم سے ایش نے کہا ہم سے سعید بن عبیدہ نے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے حضرت علیؑ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیرۃ جبری) میں ایک لشکر بھیجا اس کا سرور ایک انصاری عبد اللہ بن حذافہ اسمیٰ کو مقرر کیا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں (رستے میں ایسا اتفاق ہوا) عبد اللہ بن حذافہ ان لوگوں پر غصے ہوئے کہنے لگے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا انہوں نے کہا بیشک یہ حکم تو دیا تھا عبد اللہ نے کہا تو میں تم سے بصد ہو کر یہ کہتا ہوں تم لکڑیاں جمع کرو انکار سلگاؤ اس میں گھس جاؤ انہوں نے لکڑیاں جمع کیں آگ سلگائی جب اس میں گھسنے کا قصد کیا تو ایک دوسرے کو تکیے لگے کہنے لگے ہم نے محمدؐ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی تو محض (دوزخ کی) آگ سے بچنے کے لیے اب ہم پھر آگ میں داخل ہو جائیں تو اسلام لانے سے اتنی تکلیف اٹھانے سے نتیجہ ہی کیا ہوا اتنے میں آگ (خود بخود) بجھ گئی اور عبد اللہ کا غصہ بھی جاتا رہا پھر یہ قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا اگر یہ لشکر و اسے اس آگ میں گھس جاتے تو کبھی اس میں سے نہ نکلتے (حاکم کی) اطاعت اسی کام میں کرنا چاہیے جو جائز ہوئے

باب جس کو بن مانگے سروراری ملے تو اللہ اس کی مدد کرے گا

ملے ہمیشہ کے لیے دوزخی ہو جاتے ہیں ملے نہ کہ گنہ کے کام میں ۱۲۷۷ھ اس کی سروراری نیک نامی کے ساتھ گنہ گری اور جو شخص مانگ کر پیچھے ہٹ کر حکومت حاصل کرے (اللہ تعالیٰ اپنی مدد اس سے اٹھائے گا) بارہ زمانہ میں مسلمانوں کو غلبہ ہو گیا ہے خصوصاً حیدرآباد میں جن کو دیکھتے ہیں حکومت اور تعلقات کی کا طالب ہے ..... اسے بجائے حکومت بڑے موافقہ کا کام ہے رواج کائنات کے ہزار باطریق ہیں طیبہ، فساد، کفر، ہونہار، بخیر، ہونہار، سوداگری، کاشتکاری، ہونہار، پیشہ کرو، مگر عدالت اور مال کی خدمت کرو، اگر زبردستی بادشاہ اسلام تم کو ایسی خدمت پر مامور کرے تو اللہ سے مدد چاہو اور اس سے ڈرو کہ اپنی خدمت ایمان داری کے ساتھ ادا کرو ۱۲۷۸ھ

۸۲۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
جَدُّنَا يَحْيَى بْنُ حَزْرَمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ سُمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ  
إِنْ أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ  
إِنْ أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعْذْتُ عَلَيْهَا  
كَذَا إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا  
خَيْرًا مِنْهَا فَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأَتِ  
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

باب ۴۲۷ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وَكَلَّ  
عَلَيْهَا-

۸۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرِجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ سُمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ  
فَإِنْ أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ  
أُعْطِيتَ بِهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعْذْتُ عَلَيْهَا وَإِذَا  
حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا  
فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ-

باب ۴۲۸ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُوصِلِ عَلَى الْإِمَارَةِ-

۸۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ  
سَتَحْضُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَتَسْتَكُونُونَ نَدَامَةً  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُعَذَّبُ الْمَرْضِعَةُ وَيُنَسَبُ الْفَاطِمَةُ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے جریر  
بن حازم نے انہوں نے امام حسن بصریؒ سے انہوں نے  
عبدالرحمن بن سمرہؒ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے فرمایا عبدالرحمن حکومت اور سرداری کی درخواست  
نہ کر کیونکہ اگر مانگے پھر تجھ کو حکومت اور سرداری ملے گی تو اللہ  
اپنی بددعوت سے اٹھائے گا تو جو جانے تیرا کام جانے اور جو بن  
مانگے از سر بدستی تو سردار بنایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا  
اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر  
سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور جو کام بہتر معلوم ہو وہ کر۔  
باب ۴۲۷ شخص مانگ کر حکومت اور سرداری لے اس کو اللہ  
پھوڑ دے گا (وہ جانے اس کا کام جانے)

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوارث  
نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے امام بصریؒ سے کہا  
مجھ سے عبدالرحمن بن سمرہؒ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے فرمایا عبدالرحمن حکومت اور سرداری کی درخواست  
نہ کیجیو اگر درخواست پر تجھے ملے گی تو چھوڑ دیا جائے گا تو جانے  
تیرا کام جانے اور اگر بن درخواست ملے گی تو اللہ تیری مدد کرے گا  
اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر  
سمجھے تو جو کام بہتر ہے وہ کر اور قسم کا کفارہ دیدے۔

باب حکومت اور سرداری کی حرص کرنا منع ہے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی  
ذریب نے انہوں نے سعید مقبریؒ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم  
لوگ قریب میں حکومت اور سرداری کی حرص کرو گے اور قیامت  
کے دن تم کو اس کی وجہ سے ندامت اور شرمندگی ہوگی حکومت اور

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَرَانَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَوْلَهُ -

۸۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ  
مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمَرْنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مَثَلُهُ  
فَقَالَ إِنَّا لَا نُؤَيِّ هَذَا مَنْ سَأَلَهُ  
وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ -

بَاب ۲۹۹ مَنِ اسْتُرِغِيَ سَرِيعَةً فَلَمْ  
يَنْصَحْ -

۸۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو

سرداری ایک آنکی طرح ہے دودھ پلاتے وقت تو مزہ ہے  
اور دودھ پیتے وقت تکلیف اور محمد بن بشار نے کہا ہم سے  
عبداللہ بن حمران نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے  
انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عمر بن حکم سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے اُن کا قول نقل کیا یہی جو اوپر گذرا  
ہم سے محمد بن علا نے بیان کیا کہا ہم سے ابو سامہ نے  
انہوں نے برید سے انہوں نے اپنے دادا ابو ہریرہ سے انہوں  
نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعرمی سے انہوں نے کہا میں ایک قوم  
والے دو شخصوں کے ساتھ اُن میں ابو موسیٰ کے نہیں ہوئے۔  
طبرانی کی روایت میں ہے ایک اُن میں ابو موسیٰ کے چچا زاد بھائی  
تھے آنحضرت کے پاس گیا اُن میں ایک کہنے لگا یا رسول اللہ ہم  
کو کہیں کی حکومت دیجئے دوسرے نے بھی یہی عرض کیا آنحضرت  
نے فرمایا ہم اس شخص کو حکومت نہیں دیتے تو اس کی درخواست کرے  
یا عرض کرے۔

باب جو شخص وصیت کا حکم دے اور انکی غیر نواہی نہ کرے  
اُن کا عذاب۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالا شہب (جعفر بن

سہب) نے کہا آنحضرت نے کیا عذاب دیا ہے اہل حکومت اور سرداری سے وقت بڑی لذت ہوتی ہے خوب روپیہ کھاتا ہے مزے اڑاتا ہے لیکن اس کو بھولنا  
پاہیے کہ یہ سلا قائم رہنے والی چیز نہیں ایک دن ہمیں جائے گی تو متنا مزہ اٹھایا ہے وہ سب کر کر رہا ہو جائے گا اور اُس رنج کے سلتے ہو سردار  
اور حکومت جاتے وقت ہوگا یہ خوشی کوئی چیز نہیں ہے مائل کو پیاسے کے من کا کام کے انجام میں رنج ہو اُس کو تھوڑی سی لذت کی وجہ سے ہرگز اختیار  
نہ کرے مائل وہی کام کرتا ہے جس میں رنج اور کد کا نام نہ ہو نہ ہی لذت ہی لذت ہو گویہ لذت مقدار میں تھوڑی ہو لیکن اُس لذت سے بدرجہا بہتر  
ہے جس کے بعد رنج سہنا پڑے لا حول ولا قوۃ الا باللہ لعنت خدا کی دنیا کی حکومت ہمہ سرداری اور بادشاہت درحقیقت ایک عذاب  
ایم ہے اسی لیے عقلمند بزرگ اُس سے ہمیشہ بھاگتے رہے امام ابو نعیم نے مار کھائی قید میں رہے مگر حکومت نہ کی دوسری حدیث  
ہے جو شخص عدالت کا حکم یعنی قاضی (ج) بنایا گیا وہ نہ پھری ذبح کیا گیا ہمارے شہر حیدرآباد میں ہم نے آنکھوں سے دیکھا کئی شخصوں  
کو وزارت کا عہدہ ملا اور انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا مگر چند ہی سال میں یہ عہدہ ان سے چھین گیا اور جیتنے ہی اٹھو ایسا رنج  
ہوا کہ اُسی رنج میں دنیا سے چلتے ہوئے بعضوں نے خود کشی کر لی ۱۶ منہ سے تو اس طریق میں دو باتیں اچھے طریق کے خلاف ہیں  
ایک تو سعید مقبری اور ابو ہریرہؓ میں عمر بن حکم کا واسطہ ہونا دوسرے حدیث کو موقوفہ نقل کرنا ۱۶ منہ رحمت اللہ تعالیٰ



الْأَشْهَبُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْلٍ  
عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي  
مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ إِنْ تُحَدِّثْكَ  
حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاكَ  
اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحْطُهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ  
يَجِدْ سَأَلَهُ الْجَنَّةَ -

۸۳۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ دَاوُدَ بْنَ  
هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْتُ مَعْقِلَ بْنَ  
يَسَارٍ تَعَوُّدُهُ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ  
لَهُ مَعْقِلُ أَحَدٌ ثَاكٌ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
مَا مِنْ قَالٍ يَتْلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ الْجَنَّةَ -

بَابُ ۲۳ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ

عَلَيْهِ -

۸۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَارِثِيُّ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ بْنُ الْحَجَّوْنِيِّ عَنْ طَرِيفِ ابْنِ تَمِيمَةَ  
قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدُبًا وَأَصْحَابَهُ

حیان نے انہوں نے امام حسن بصریؒ سے کہ عبید اللہ بن زیاد  
نے معقل بن یسار صحابی کی مرض متوہیں عبادت کی معقل نے اس  
سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے  
آنحضرت صلی اللہ وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص  
ایسا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو رعیت کی نگہبانی پر مقرر  
کیا ہو وہ خیر خواہی کے ساتھ اُن کی نگہبانی نہ کرے  
تو قیامت کے دن وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا  
بہشت میں جانا کہاں ہے

ہم سے اسحاق بن منصور کو سچ نے بیان کیا، کہا ہم کو  
حسین بن علی جعفی نے خبر دی کہ زائد بن قدامہ نے یہ حدیث ہشام  
بن حسن سے نقل کی انہوں نے امام بصریؒ سے انہوں نے  
کہا ہم عبادت دیار پر ہی ا کے لیے معقل بن یسار صحابی کے پاس  
گئے اتنے میں عبید اللہ بن زیاد بھی وہاں آیا معقل نے اُس  
سے کہا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ نے فرمایا جو بادشاہ  
یا حاکم مسلمانوں پر حکومت کرتا ہو اور اُن کی بدخواہی پر اُس کا  
خاتمہ ہو تو بہشت اُس پر حرام ہے -

باب جو شخص بندگان خدا کو ستائے و شکر میں پھانسی  
اللہ تعالیٰ اُس کو ستائے گا و شکر میں پھانسی لگا

مجھ سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے  
خالد بن عبد اللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جبریری  
سے انہوں نے ابوتیمہ طریف بن خالد سے انہوں نے کہا میں

سہ بلکہ اُن پر ظلم و تعدی کرنے یا ظلم و تعدی ہونے سے اس کا بندوبست نہ کرے ۱۲ منہ سے طبرانی کی رعایت میں اتنا زیادہ ہے حالانکہ بہشت  
کی خوشبو ستر برس کی راہ سے محسوس ہوتی ہے طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ یہ عبید اللہ بن زیاد ایک عالم سفاک چھوکر افتاح جس کو معلوف  
نے حاکم بنایا تھا وہ بہت خورنریزی کی کرتا تھا آخر عبد اللہ بن معقل بن یسار صحابی نے اُس کو نصیحت کی کہ ان کاموں سے باز رہ غیر تک ۱۲ منہ

وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا أَهْلُ سَمْعَتٍ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا  
قَالَ سَمْعَتُهُ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ اللَّهَ بِهِ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقُ يَشَقِّقْ  
اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا  
فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْتَبْنَى مِنَ الْإِنْسَانِ  
بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ  
إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ  
أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ  
بِمَلٍّ كَفَّهِ مِنْ دَمِ أَهْلٍ أَفْءَ  
فَلْيَفْعَلْ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَنْ  
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبٌ قَالَ  
نَعَمْ جُنْدَبٌ -

اس وقت موجود تھا جب صفوان بن محرز اور ان کے ساتھیوں کے  
جندب بن عبد اللہ بجلی صحابی نصیحت کر رہے تھے لوگوں نے  
ان سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے  
انہوں نے کہا ہاں سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص لوگوں کو نلنے  
دریا اور ناموری کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت  
کے دن اس ریاکاری کا حال لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص زندگان  
خدا پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر سختی کرے گا یہ سن کر لوگوں  
نے کہا ہم کو اور نصیحت کرو انہوں نے کہا یعنی جندب نے  
دیکھو آدمی کی پہلی چیز جو مرے بعد سڑتی ہے وہ پیٹ ہے  
اب جس سے ہو سکے وہ پیٹ میں حلال ہی لقمہ ڈالے (حرام سے  
پرہیز کرکے) اور جس سے ہو سکے وہ چلو بھر لہو بہا کر (یعنی ناسحق  
نہون کر کے) بہشت میں جانے سے اپنے تئیں نہ روکے فریری  
کہتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا اس حدیث میں یہ  
قول میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کس کا قول ہے  
جندب کا ہے انہوں نے کہا ہاں -

باب رستے چلتے چلتے کوئی فیصلہ کرنا یا فتویٰ دینا  
اور یحییٰ بن یعمر تابعی مشہور نے رستے میں فیصلہ کیا اس کو ابن  
سعد نے طبقات میں وصل کیا اور شیخی نے اپنے گھر کے دروازے  
پر فیصلہ کیا اس کو بھی ابن سعد نے وصل کیا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر  
بن عبد اللہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم  
بن ابی الجعد سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا  
انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں مسجد کے دروازے پر

باب ۴۳۱ الْقَضَاءُ وَالْفُتْيَا فِي  
الطَّرِيقِ وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي  
الطَّرِيقِ وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ  
۱۵۸۵ -

۸۳۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي  
الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا

۱۵ اور حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ نے بازار میں فیصلہ کیا مطلب یہ ہے امام بخاری کا فیصلہ کرنے کے لیے کوئی خاص مقام جیسے عکرا یا مسجد شرط نہیں ہے ۱۵۸۵

رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةٍ السَّجْدَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعَدْتُ لَهَا فَكَانَ الرَّجُلُ اسْتَكْبَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعَدْتُ لَهَا كَيْدُ صَيَّامٍ وَلَا صَلَوةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَا حِكْمِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ -

**باب ۴۳ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَائِبٌ -**

۸۳۶ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهَا تَعْرِيفِينَ فَلَانَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّا كُفِلُوا مِنْ مُصِيبَتِي قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهِ قَالَ إِنَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْهُ الرِّجَالُ بِأَبِيهِ فَلَمْ تَجِدْ

ایک شخص ملازنام نامعلوم اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان ملایا کر رکھا ہے یہ سنتے ہی وہ جیسے دب گیا زخم مندہ ہو گیا عاجز بن گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے تو قیامت کے لیے نہ ایسا بہت کچھ روزہ لیا رکھا ہے نہ نماز نہ صدقہ بس اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہو گا میں سے محبت رکھے گا

**باب ۴۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان نہ تھا نہ عرض بیگی بلکہ ہر شخص کو آپ کے پاس جانے کی اجازت تھی**

ہم سے اسحاق بن منصور کو سچ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد بن الوارث نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنی بی بی سے پوچھا کہ تو فلائی عورت کو بیہجانتی ہے اُس نے کہا ہاں بیہجانتی ہوں انس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر سے گزرے وہ ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو وہ کہنے لگی اہی جاؤ بھی تم پر یہ مصیبت تھوڑے ہے یہ سن کر آنحضرت آگے بڑھ گئے اُس وقت ایک اور شخص (فضل بن عباس) اُس عورت پر سے گزرے اور پوچھنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کیا فرمایا وہ کہنے لگی میں نے نہیں پہچانا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں سمجھی کوئی اور شخص ہیں انہوں نے کہا وہ آنحضرت تھے یہ سن کر وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی دیکھا

۱۔ ترجمہ باب اس نکلا کہ آپ نے مسجد کے دروازے پر چلتے چلتے اس کو یہ فتویٰ سنایا یہ حدیث اوپر گندہ کی ہے اور بڑی امید کی حدیث ہے عموماً ہر گندہ گاروں کے لیے جن کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے اللہ ہمارے قریبی جب و جب من یک منہ منہ رکھنا نظر نہ کہانہ اس کی بی بی کا نہ اُس عورت کا نام معلوم ہے رات

عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَاللَّهُ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ  
أَوَّلِ صَدْمَةٍ -

**باب ۴۳۳** الْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى  
مَنْ رَجَبٌ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ -  
۸۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَلَالِيُّ  
حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو  
ثُمَّ مَاتَ عَنْ أَبِي أَنْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ  
يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ مِنَ الْأَمِيرِ -  
۸۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ  
بِمَعَاذٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ  
الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ  
هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

تو آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہیں ہے کہنے لگی یا رسول  
اللہ! تقصیر معاف فرمائیے! خدا کی قسم میں نے اس وقت آپ کو  
نہیں پہچانا! اب صبر کرتی ہوں! آپ نے فرمایا صبر تو اسی وقت  
اجر رکھتا ہے جب صدمہ شروع ہو سکے۔

باب ماتحت کا ماکم قصاص کا حکم دے سکتا ہے  
بڑے حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن  
عبد اللہ انصاری نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے ثمامہ سے  
انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قیس بن سعد بن عبادہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح رہا کرتے جیسے کو تو ال  
امیر کے پاس رہا کرتا ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے انہوں نے قرہ سے کہا مجھ کو حمید بن ہلالی نے بیان  
کیا کہا ہم سے ابو بردہ نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیسے ابو موسیٰ کو دین کی طرف  
بھیجا پھر ان کے پیچھے ہی معاذ بن جبل کو روانہ کیا دوسری سند  
امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبد اللہ بن صباح نے بیان کیا  
کہا ہم سے محبوب بن حسن نے کہا ہم سے خالد حذاف نے انہوں نے  
حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ

سے وردہ روحو کو سب کو اثر میں میرا ہوتا ہے یہ حدیث اور کتاب ابن ابی نعیم گذر چکی ہے ۱۲ منہ سٹہ اور قصاص کی طرح حدیث ہے تو ہر ملک کا عامل حدود اور قصاص  
شرع کے موافق جاری کر سکتا ہے بڑے بادشاہ یا خلیفہ سے اجازت لینا شرط نہیں ہے اور عقیقہ کہتے ہیں کہ عاملوں کو ایسا کرنا درست نہیں بلکہ شہر کے سردار  
حدیں قائم کریں یا قاسم نے کہا انھیں دور خلافت ہی میں لیا جاوے گا یہاں خلیفہ رہتا ہو یا اس کی تحریری اجازت سے اور مقاموں میں اخصب نے کہا  
جس عامل یا دہلی کو خلیفہ اجازت دے حدود اور قصاص قائم کرنے کی وہ قائم کر سکتا ہے ۱۳ منہ درمہ اللہ سٹہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیس بن سعد آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کو تو ال تھے کیونکہ کو تو ال کا عہدہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا نہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں بلکہ یہ امیر  
کی حکومت میں یہ عہدہ ایجاد ہوا اور انبی کا اثر اس عہد میں لگیا اکثر کو تو ال قائم نہ ہوئے اور بے رحم ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے ۱۲ منہ ۱۰

أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَمَوَّدَ فَأَتَى  
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى  
فَقَالَ مَا لِهَذَا قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ  
تَمَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ  
فَضَاءَعَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ۴۴۲ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يَفْتِي  
وَهُوَ غَضَبَانُ -

۸۳۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ  
بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ  
وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ بِأَنْ لَا يَقْضِيَ بَيْنَ  
اِثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضَبَانُ يَا بَنِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمُ  
بَيْنِ اِثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ -

۸۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ  
عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ  
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي وَاللَّهِ لَا تَأْتِي عَنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ  
مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِمَّا يُجْلِي فِيهِ قَالَ فَمَا  
رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

آنحضرت کے زمانہ میں ایک شخص (نام نامعلوم) مسلمان ہو گیا  
مگر پھر یہودی ہو گیا وہ شخص ابو موسیٰ کے سامنے لایا گیا اتنے میں  
معاذ بن جبل آن پہنچے ابو موسیٰ سے پوچھا کیوں اس شخص کا کیا حال  
ہے (یعنی اس کی مشکلیں بند ہی ہوئی تھیں انہوں نے کہا یہ شخص مسلمان  
ہونے کے بعد یہودی ہو گیا (مرد ہو گیا) معاذ نے کہا میں نہیں  
بیٹھوں گا جب تک اللہ اور رسول کے موافق اس کو قتل نہ کر لوں  
باب غصے کی حالت میں حاکم یا قاضی کو فیصلہ کرنا  
درست ہے یا نہیں -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے کہا میں نے عبد الرحمن بن  
ابی بکرہ سے سنا ابو بکرہ نے اپنے بیٹے (عبید اللہ) کو لکھا جو  
سجستان میں قاضی تھا جس وقت تو غصے میں ہو تو آدمیوں کا  
فیصلہ نہ کر کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ فرماتے تھے کوئی حاکم دو آدمیوں کا اس وقت فیصلہ  
نہ کرے جب غصہ میں ہوئے

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ  
ابن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو اسماعیل بن ابی خالد نے انہوں  
نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے  
انہوں نے کہا ایک شخص سلیم بن حارث یا اور کوئی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ خدا کی قسم میں صبح  
کی جماعت میں اس وجہ سے شریک نہیں ہو سکتا کہ فلاں صاب  
(معاذ بن جبل یا ابی بن کعب) اس نماز کو لنگھاتے ہیں ابو مسعود  
کہتے ہیں ہم نے کسی وعظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا

سے یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ معاذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حامل تھے انہوں نے قتل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی بہت

سے غصے کی حالت میں آنحضرت کے سوا اور لوگوں کو فیصلہ کرنا منع ہے اور حاکم کے نزدیک غصے کی حالت میں جو حکم دے وہ نافذ نہ ہو گا ۱۳۱۸

أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْظَرِينَ فَلَكُمْ مَا صَلَّيْ بِالنَّاسِ فَلْيُؤْخِرُوا فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ لَكَرْنَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ أَهْرَ أَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فَبَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُزِجْنَهَا ثُمَّ لِيُسْكِنَهَا حَتَّى تَطْمُرُ ثُمَّ لِيُحِضَ نَتْمُرُ فَإِنْ بَدَأَ اللَّهُ أَنْ يُطْلِقَهَا فَلْيُطْلِقَهَا.

باب ۴۳ مَنِ رَأَى الْفَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَهْرِ النَّاسِ إِذَا كَرِهَ خَفِيفُ الظُّنُونِ وَالتَّهْمَةِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ خَذَى مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرٌ مِنْهُ مُؤَرًّا.

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَاصِمَةَ

غَضَبَ نَهْنَسَ دِيكَمَا جُنَا أَسْ دِنَ غَضَبَ هُوَ بَعْدَ اس كَ فَرَمَا لَوُ كُو تَم مِ بَعْض لَوُ كَ اِيسَ مِ بُو دِ مِ سَ نَفَرَت دَلَا نَا چَلَا تَ مِ بِ جِب كُو لُ تَم مِ لَوُ كُو لَ كَا مَ بَنَ تُو مَخْصَر نَا زَ پُ رَ طَ مَ اس سِ بَ كَ اُن مِ لَ كُو لُ بُو رَ حَا هُو تَا هَ كُو لُ كُ زُ وُ رَ كُو لُ كَا مَ ضَرُ وُ رُ تَ وَا لَ لَ

ہم سے محمد بن ابی یعقوب بیان کیا کہ ہم سے حسان بن ابی ابراہیم نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایللی نے کہ زہری نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی اُن کو اُن کے والد عبد اللہ بن عمر نے انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی جو رور آمنہ بنت غفار کو طلاق دے دیا حضرت عمرؓ نے اس کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ غصے ہوئے اور فرمایا عبد اللہ کو چاہیے کہ رجعت کر لے اور عورت کو (اپنے پاس) رہنے دے یہاں تک وہ حیض سے پاک ہو پھر حیض آئے پھر پاک ہو اب اگر چاہے اس کو طلاق دے دے۔

باب قاضی کو اپنے ذاتی علم کی رو سے معاملات میں حکم دینا درست ہے نہ حدود اور حقوق اللہ میں)۔ یہ بھی جب کہ بدگمانی اور تہمت کا ذریعہ ہو اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندربولوسفیان کی جو رور کو یہ حکم دیا تو ابوسفیان کے مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے موافق تجھ کو اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا

لے یہ حدیث لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غصے میں جو حکم دینے کی مانعت الکی حدیث میں ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اولاد لوگوں کے لیے ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصے میں حکم دینا جائز تھا کیونکہ آپؐ غصے میں بھی حق سے تجاوز نہ کرتے آپ پوری طرح اپنے نفس پر قادر تھے اور لوگوں میں یہ بات نہیں ہے ۱۱ منہ ۱۲ منہ حنفیہ کا یہی قول لیکن دوسرے علماء کے نزدیک معاملات میں بھی قاضی کو اپنی ذاتی علم پر حکم دینا درست نہیں ہے قسطلانی نے کہا اگر گورہوں کی گواہی قریبہ قتل یا شاہدہ کے یا ظن غالب کے خلاف ہو جب اُس گواہی پر بالاتفاق حکم دینا درست نہیں ہے ۱۲

قَالَتْ جَاءَتْ هَذَا بِنْتُ عُثْبَةَ بْنِ  
رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهُ  
مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلٍ  
خَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَسْذِلُوا مِنْ  
أَهْلِ خَبَاءٍ ثَاكٍ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ  
عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلٍ خَبَاءٍ أَحَبَّ  
إِلَيَّ أَنْ يَعْزُّوا مِنْ أَهْلِ خَبَاءٍ ثَاكٍ  
ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ  
مِيسِيكٌ فَمَلَّ عَلَى مِنْ حَرَجٍ أَنْ  
أُطْعِمَ الْكَذِبَ لَهُ عِيَالَنَا قَالَ  
لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ  
مِنْ مَعْرُوفٍ -

بَابُ ۲۳۷ الشَّهَادَةُ عَلَى الْخَطِ الْخُصْمِ  
وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ  
عَلَيْهِمْ وَكِتَابُ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَ  
الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا  
فِي الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ  
خَطَاً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هَذَا مَا لَمْ يَزَعْجْهُ  
وَلَا تَمَاسَّاهُ مَا لَا بَعْدَ أَنْ شَبَّتَ  
الْقَتْلُ فَالْخَطَاُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ قَدْ  
قَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ  
وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَبْعِينَ مِثْقَالًا

حضرت عائشہؓ نے کہا ہند عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ خدا کی قسم ساری زمین پر کوئی گھڑا ہے  
ایسے نہیں جسے جن کا میں ذلیل اور خوار ہونا اتنا پسند کرتی نہیں  
جتنا آپ کے گھروالوں کا کیونکہ ہند کے باپ اور عزیزوں  
کو جنگ بدر میں علی اور حمزہؓ نے قتل کیا تھا اور اب آج یہ حال  
ہے کہ ساری زمین پر کسی گھروالوں کو عزت اور آبرو حاصل ہونا  
مجھ کو اتنا پسند نہیں جتنا آپ کے گھروالوں کا کیونکہ میں مسلمان  
ہو گئی ہوں پھر کہنے لگی ابوسفیان بہت ہی بخیل محسوس آدمی ہے  
اُس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا کیا مجھ پر کچھ گناہ ہوگا  
اگر میں اُس کے مال میں سے بے اُس کے پورے اپنے بال  
بچوں کو کھلاؤں آپ نے فرمایا نہیں کچھ نہیں گناہ ہونے  
کا اگر دستور کے موافق کھلائے۔

باب مہری خط پر گواہی دینے کا بیان رکہ یہ فلاں شخص  
کا خط ہے اور کوئی گواہی اس مقدمہ میں جائز ہے کوئی ناجائز  
اور حاکم جو اپنے نائبوں کو پروانے لکھے اسی طرح ایک ملک کا  
قاضی دوسرے ملک کے قاضی کو اس کا بیان اور بعض لوگوں  
رامام ابو حنیفہؒ نے کہا حاکم جو پروانے اپنے نائبوں کو لکھے اُن  
پر عمل ہو سکتا ہے مگر حدود و شریعہ میں نہیں ہو سکتا کیوں کہ  
فرسے کہیں پروانہ جعلی نہ ہو پھر خود ہی کہتے ہیں کہ قتل خطا میں  
پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اُن کی رائے پر مثل مالی دعووں  
کے ہے حالانکہ قتل خطا مالی دعووں کی طرح نہیں ہے بلکہ  
ثبوت کے بعد اُس کی سزا مالی ہوتی ہے تو قتل خطا اور عمد  
دونوں کا حکم ایک ہونا چاہیئے (دونوں میں پروانے کا اعتبار

سہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ میں اپنے ذاتی حکم پر حکم دیا آپ کو معلوم تھا کہ یہ ہند ابوسفیان کی جو دوسرے اس لیے یکم نہیں دیا کہ

پہلے گواہ لے کر کہ تو کون ہے اور ابوسفیان کی جو دوسرے یا نہیں قتل خطا میں دیت لازم ہوتی ہے تو مالی دعوای کی طرح ٹھہرا منہ نہ

وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ كَتَبَ الْقَاضِيُ الْقَاضِيُ  
جَارِئًا إِذْ عَدَّتْ الْكِتَابَ وَالْحَاتِمُ  
كَانَ الشَّيْخُ يُجِيرُ الْكِتَابَ الْمُخْتَوِّمَ  
بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِيِ وَيُرْوَى عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ  
التَّحْقِيقُ شَهَادَةُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى  
قَاضِيُ الْبَصْرَةِ وَدِيَّاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ  
الْحَسَنُ وَثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ  
وَبِلَالُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ رَعَاهُمُ بْنُ عَبْدِ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنْصُورٍ يُجِيرُونَ كِتَابَ  
الْقَضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ  
فَإِنْ قَالَ الَّذِي جُمِعَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ  
إِنَّهُ نَزَّوْهُ قَبْلَ لَهُ أَذْهَبَ فَالْقِسْ  
الْمُخْرِجُ مِنْ ذَلِكَ وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ  
عَلَى كِتَابِ الْقَاضِيِ الْبَيْتَةَ ابْنُ  
أَبِي يَسْلَى وَسَوَّاهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ

نہ ہونا چاہیے اور حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو حدود میں پروانے  
لکھے ہیں اور عمر بن عبدالعزیز نے دانت توڑنے کے مقدمہ میں  
پروانہ لکھا اور ابراہیم غنی نے کہا ایک قاضی دوسرے قاضی کے  
خط پر عمل کرے جب اس کی مراد خط کو پہچانتا ہو تو یہ جائز ہے  
اور شجعی مہری خط کو جو ایک قاضی کی طرف سے آئے جائز کہتے  
تھے اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے نکالا اور عبداللہ بن عمرؓ سے  
بھی ایسا ہی منقول ہے اور معاویہ بن عبدالکریم ثقفی نے کہا  
میں عبداللہ بن یعلیٰ بصرے کے قاضی اور دیا س بن معاویہ  
(بصرے کے قاضی) اور حسن بصری (بصرے کے قاضی) اور ثمامہ بن  
عبداللہ بن انس (بصرے کے قاضی) اور بلال بن ابی بردہ (بصرے  
کے قاضی) اور عبداللہ بن بریدہ (بصرے کے قاضی) اور عامر بن عبیدہ  
رکوفہ کے قاضی) اور عامر بن منصور (بصرے کے قاضی) ان سبوں سے  
ملا ہوں یہ سب ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام لیجے گا ہوں  
کے منظور کرتے اگر فریق ثانی جس کو اس خط سے ضرر ہو تا ہے یوں  
کہے کہ خط جعلی ہے تو اس کو حکم دیں گے کہ اچھا اس کا ثبوت ہے  
اور قاضی کے خط پر سب سے پہلے ابن ابی یعلیٰ رکوفہ کے قاضی اور سوار بن  
عبداللہ بصرے کے قاضی انے گواہی چاہی اور ہم سے ابو نعیم

امام بخاری کے اعتراض کا حاصل یہ ہے کہ جو قاضی مقدمہ کے وقت قتل خواہ خطا ہو یا عمدائی دعوے نہیں لگا جاتا اسی بیٹے قتل کا دعوے فوجداری دعوے  
کہلاتا ہے اور مالی دعوے دیوانی کا دعوے اب یہ کہنا کہ خط ثابت ہونے کے بعد قاتل سے مال دلایا جاتا ہے اس لیے وہ مالی دعوے ہوا یہ صحیح نہیں  
ہے کسی بیٹے کہ کسی قتل میں بھی جب وارث و میت پر راجعی ہو جائیں تو دیت کا حکم دیا جاتا ہے حالانکہ قتل عمد یا اتفاق مالی دعوے نہیں ہے ۱۲ منہ یعلیٰ بن امیہ  
کو زنا کے مقدمہ میں پروانہ لکھا تھا بعض نسخوں میں نے اسی روئے بدلنے لیا اور وہ ہے جارد و یک شخص قضا عبدالغیس قبیۃ کا سردار اس نے  
اکو حضرت عمرؓ کے پاس قدم میں منفعون عامل پر یہ گواہی دی کہ وہ شراب پی کر متوالا ہو گیا تھا حضرت عمرؓ نے اس باب میں قدامہ  
کو لکھا پھر اس کو حد لگائی یہ قصہ عبدالرزاق نے یہ سند صحیح روایت کیا ۱۲ منہ سے اپنے عامل زریق بن حکیم کو ۱۲ منہ سے اس کو ابوبکر  
خلال نے وصل کیا ۱۲ منہ سے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ سے حافظ نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کا اثر محمد کو میر مولانا نہیں ملا  
۱۲ منہ سے جب فریق ثانی کو اس کی صحبت میں کچھ کلام نہ ہوتا ۱۲ منہ سے یہ دونوں اخیر زمانہ کے قاضی تھے ابن ابی یعلیٰ تو  
ولید بن زید کی طرف سے اور سوار منصور عباسی کی طرف سے انہوں نے صرف خط منظور نہ کیا بلکہ یوں کہا دو گواہوں کو  
ساتھ لاکر جو یہ گواہی دی کہ یہ خط غلام قاضی کا لکھا ہوا ہے ۱۲ منہ ۵



لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ الْكَلْبِيِّ  
الْبَصْرِيِّ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيْتَةَ أَتَى  
بِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا أَوْ كَذَا وَهُوَ يَكُونُ  
وَحَدَّثَنَا بِهِ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
فَأَجَانَرُهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قَلَابَةَ  
أَنْ يَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى يَعْلَمَ مَا  
فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْزًا  
وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ مَا أَنْ يَدُ فَصَاحِبِكُمْ  
وَلَا مَا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ  
فِي شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ  
إِنْ عَرَفْتُمَا فَاشْهَدَا وَإِلَّا فَلَا  
تَشْهَدَا -

۸۴۳ - حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عِنْدَ مُحَمَّدٍ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَّا إِذَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ  
قَالَ إِيَّاهُمْ لَا يَفْرُدُونَ كِتَابًا إِلَّا غَنَتُومًا  
فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا  
مِنْ فِصْلَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَبَيْضَاءَ وَ

(فضل بن وکین) نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر نے بیان کیا  
کہ میں نے موسیٰ بن النضر بصری کے قاضی کے پاس اس مدعی  
پر گواہ پیش کیے کہ فلاں شخص پر میرا اتنا حق آتا ہے اور وہ کوفہ  
میں ہے پھر میں اُن کا خط لے کر قاسم بن عبد الرحمن کوفہ کے قاضی  
کے پاس آیا انہوں نے اس کو منظور کیا اور امام حسن بصری اور ابو قتادہ  
نے کہا وصیت نامہ پر اس وقت تک گواہی کرنا مکروہ ہے جب  
تک اُس کا مضمون نہ سمجھ لے ایسا نہ ہو وہ ظلم اور خلاف شرع ہو  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے یہودیوں کو خط بھیجا یہ  
حدیث کتاب القسامتہ میں موصول گذر چکی ہے) یا تو اُس شخص  
کی (یعنی عبد اللہ بن سلم) کی دیت دو جو تمہاری بستی میں مارا گیا ورنہ  
جنگ کے لیے مستعد ہو جاؤ اور زہری نے کہا اس کو ابن ابی  
شلیبہ نے وصل کیا اگر عورت پر دے کی آٹھیں ہوں تو اُس کو  
پہچانتا ہوں اور اگر غیرہ سے جب تو اس پر گواہی دے  
سکتا ہے ورنہ نہیں۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا ہم سے غندر محمد  
بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے قنادہ سے  
سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا جب اللہ  
بجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم والوں کو پروانہ لکھنا  
چاہا تو صحابہ کہنے لگے روم والے اسی خط کو پڑھتے ہیں (قابل  
اعتماد سمجھتے ہیں) جس پر میری گواہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہ سن کر چاندی کی ایک مہر بنوائی گویا میں اس وقت اس کی چمک

لے لیکن امام مالک نے وصیت نامہ پر گواہی کرنا جائز رکھا ہے گواہ کو اس کے مضمون کا علم نہ ہو اسی طرح ہند کتاب پر حسن بصری کے اثر کو  
دارمی نے اور ابو قتادہ کے اثر کو ابن ابی شلیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک جب تک عیث اپنا منہ گواہ کو نہ  
دکھلائے اُس پر گواہی دینا درست نہیں کیونکہ آواز دوسری آواز کے مشابہ ہوتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی لیے ہماری شریعت میں عیث کا  
منہ اور دونوں ہتھیلیاں ستر نہیں رکھی گئی ہیں اور ضرورت کے وقت مثلاً قاضی یا گواہ کے سامنے اس کا کھون درست ہے ۱۲ منہ ۱۷

نَفْسُهُ مُحَمَّدٌ تَرَسُولُ اللَّهِ -

**باب ۳۴** مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ وَقَالَ الْحَسَنُ أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوَى وَلَا يَخْشَوْا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا بِأَيْتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ثُمَّ قَرَأَ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ كَمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ وَقَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَابُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا اسْتَوْدَعُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَخَشَوْنَ اللَّهَ فَالْأَشْرَارُ

دیکھ رہا ہوں اس کا کندیہ تھا محمد رسول اللہ -

**باب قاضی بننے کے لیے کیا کیا شرطیں ہونا ضرور ہے**  
اور امام حسن بصری نے کہا اس کو ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں وصل کیا اللہ تعالیٰ نے حاکموں سے یہ عہد لیا ہے (اُن پر لازم کیا ہے) کہ خواہش نفس کی پیروی نہ کریں اور لوگوں کا ڈر نہ رکھیں کہ حق فیصلہ کرنے سے کوئی ناراض ہو جائے گا ہو جائے بیزار سے اور اس کی آیتوں کے بدلہ دنیا کا مقوڑا مول نہ لیں پھر انہوں نے یہ آیت سورہ ص کی پڑھی دَاوُدُ اَیُّہم نے تجھ کو زمین کا حاکم بنایا تو انصاف کے ساتھ لوگوں کا فیصلہ کیا کر اور نفس کی خواہش پر عمل نفس کی خواہش بھگے کو خدا کے ٹھیک رستے سے ڈکا دے گی جو لوگ اللہ کی راہ حق اور انصاف سے (ڈگ) ابھک جاتے ہیں اُن کو بدلے اور حساب کا دن بھول جانے کی دیر سے سخت سزا ملے گی اور امام حسن بصری نے سورہ مائدہ کی یہ آیت بھی پڑھی بیشک ہم نے تورات اتاری اُس میں ہدایت ہے اور روشنی خدا کے تابعدار یعنی نبی و حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل میں آئے یہودیوں کو اُسی کے موافق حکم دیتے رہے اور پیغمبروں کے علاوہ شاخ اور مولوی بھی اُسی پر حکم دیتے رہے اس لیے کہ اللہ کی کتاب کے وہ نگہبان اور امانت دار بنائے گئے تھے اُس کی نگہبانی کرتے رہے

اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ شرط عمل ہو سکتا ہے اور قاضی کا خط مالکیہ کے نزدیک حجت ہے اُس پر ہر ہویا نہ ہو طحاوی نے کہا اور تمام فقہانے امام مالک کا اختلاف کیا ہے کیونکہ ایک خط دوسرے خط کے مشابہ ہوتا ہے ابن بطال نے کہا اس پر علماء کے کرام کا اتفاق ہے کہ گواہ کو صرف اپنا خط دیکھ کر گواہی دینا درست نہیں جب اُس کو وہ معاملہ یاد نہ ہو ۱۲ منہ شافعیہ نے کہا قضا کی شرط یہ ہے کہ آدمی مسلمان پر سب پر ہمارا مکلف آزاد مرد سن دار بکھتا ہو تو کافر یا نابالغ یا مجنون یا غلام یا لونڈی یا نشہ یا عورت یا بہرے یا گورنگے یا اندھے کی قضا درست نہیں ہے ابجدیث اور شافعیہ کے نزدیک قضا کے لیے مجتہد ہونا بھی ضروری ہے یعنی قرآن اور حدیث اور نسخ کا عالم ہونا ای طرح قضائے صحابہ اہل بیت سے واقف ہونا اور ہر مقدمہ میں اللہ کی کتاب کے موافق حکم دے اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ لکھا ہو تو حدیث کے موافق اگر حدیث میں بھی نہ لکھا ہو صحابہ کے اجماع کے موافق اگر صحابہ میں اختلاف ہو تو جس کا قول قرآن و حدیث کے زیادہ موافق دیکھیں اس پر حکم دیں اور اہل حدیث اور محققین علماء نے مقلد کی قضا جابر نہیں رکھی اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ :-

يَا أَيَّتُهَا ثَمَّتَا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ  
يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ  
هُمُ الْكَافِرُونَ وَقَدْ آوَدَ وَ  
سُلَيْمَانُ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ  
إِذْ نَفَسَتْ فِيهِ غَمُّ الْقَوْمِ وَ  
كَتَبَ لِحُكْمِهِمْ شَاهِدَيْنِ فَفَعَلْنَاهَا  
سُلَيْمَانُ وَكَأَلَّا اثْنَيْنِ حُكْمًا  
وَعِلْمًا فَحَمَدَ سُلَيْمَانُ وَلَمْ  
يَلْمِ دَاوُدَ وَلَوْ لَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ  
مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ  
الْقَضَاءَ هَلَكُوكَ وَإِنِّي أَشْنَى  
عَلَىٰ هَذَا رِبْعِيهِ وَحَدَّثَنَا  
هَذَا بِأَجْمَعِهِ وَقَالَ  
مَزَاهِمُ بْنُ سُرْقَالٍ لَنَا  
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمْسٌ  
إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُمْ  
خَصْلَةٌ كَانَتْ فِيهِ وَصَمْتُهُ  
أَنْ يَكُونَ فِيهِمَا حَلِيمًا  
عَفِيفًا صَلِيبًا  
عَالِمًا سَوْدَا

تو ہو کر دیکھو لوگوں سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو اور میری باتوں کے  
بدل دنیا کا تھوڑا سول مت لو یعنی رشوت کھا کر خلاف شرع  
فیصلہ نہ کرو اور جو لوگ اللہ کے اٹارے موافق حکم نہ دیں وہی  
کافر ہیں اور امام حسن بھری نے سورہ انبیاء کی یہ آیت بھی پڑھی  
اور اسے پیغمبر داؤد اور سلیمان کو یاد کر جب دونوں ایک کعبیت  
یا باغ کا فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت  
چر پڑی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے پھر ہم نے  
اس مقدمہ کا..... ٹھیک فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے  
ہر ایک کو داؤد اور سلیمان دونوں میں فیصلہ کرنے کی سمجھ دی  
تھی اور علم دیا تھا تو اللہ نے سلیمان کی تعریف کی اور داؤد پر  
بھی ملامت نہیں کی گو ان کا فیصلہ ٹھیک نہ تھا اور اگر قرآن  
شریف میں اللہ تعالیٰ ان دونوں پیغمبروں کا ذکر نہ کرتا تو میں سمجھتا  
ہوں قاضی لوگ تباہ ہی ہو جاتے مگر اللہ تعالیٰ نے کیا کہا کہ سلیمان  
کی تو تعریف کی اور داؤد کو ان کی خطا اجتہادی میں معذور رکھا  
اور مزاحم بن زفر نے کہا اس کو سعید بن منصور نے قائل کیا ہم  
سے عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے کہا قاضی کے لیے پانچ باتیں ضرور ہیں  
اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو تو وہ عیب دار ہے سمجھ والا  
ہو قرآن و حدیث میں فہم سلیم رکھنا ہو دوسرے بردبار ہو غصیلا  
نہ ہو تبسیرے حرام کاموں اور بدکاری سے پاک ہو یعنی متقی پرہیز  
گار ہو جو تھے حق اور انصاف پر لپکا اور مضبوط ہو

۱۷۔ کس لیے کہ قاضیوں سے اکثر رائے اور اجتہاد میں غلطی ہوتی ہے ۱۲ منہ ۱۷ معلوم ہوا پیغمبر بھی اجتہاد کرتے ہیں اور کبھی ان سے اجتہاد  
میں خطا بھی ہوتی ہے مگر وہ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے ان کو مطلع کر دیتا ہے جب پیغمبروں سے اجتہاد  
میں خطا ہونا ممکن ہوا تو ان کے اربعہ ایسے کہاں کے بڑے بڑے آئے جن سے خطا نہ ہو سکتی ہو مقلدین کو اس پر غور کرنا چاہیے اور  
الطفا یہ ہے کہ مقلدین اپنے اصول میں یہ فقرہ پڑھتے ہیں الاجتہاد یخطئ ویصیب باوجود اس کے اپنے مجتہد کی خطا پر مجھے رہتے ہیں  
اور حق بات کو قبول نہیں کرتے وہاں ہذا العلم عظیم ۱۲ ایسے انصاف کرنے میں اس کو کسی کا ڈر نہ تھا تک کہ بادشاہ کا بھی ڈر نہ ہو اگر خطا  
کا عہدہ جانا یا تو بیزار سے جانا رہے خواہ جس کس کو ہے ۱۲ منہ ۱۷

عَنِ الْعِلْمِ -

بَاب ۴۳۸ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ وَالْعَالَمِينَ  
عَلَيْهِمَا وَكَانَ شَرِيحُ الْقَاضِي  
يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا  
قَالَتْ عَائِشَةُ يَا كُلَّ الْوَصِيِّ  
يَقْدُرُ عَمَلَاتِهِ وَكُلَّ أَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ -

۴۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ  
بْنُ يَزِيدَ بْنُ أَخْتِ نَمِرَةَ أَنَّ حُوَيْطِبَ  
بْنَ عَبْدِ الْعَزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى  
عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَمْ أَهْدُ  
أَتَاكَ تِلْكَ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا  
فَإِذَا أُحْطِيتِ الْعَمَالَةُ كَرِهْتُمَا فَقُلْتُ  
بَلَى فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ  
قُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَاعْبُدًا وَأَنَا  
يَحْزَنُ دُرُوبُهُ أَنْ تَكُونَ عَمَلَتِي  
صَدَقَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُمَرُ

پانچویں عالم ہو اور علم کی باتیں (دوسرے عالموں سے بھی) خوب  
تحقیق کرتا رہے

باب حاکموں اور عالموں کو تنخواہ لینا درست ہے نہ  
اور شرح کو فہ کے قاضی جو حضرت عمرؓ کی طرف سے مقرر ہوئے  
تھے اقصا کی تنخواہ لیتے تھے اور حضرت عائشہؓ نے کہا جو شخص  
میت کا وصی ہو وہ اپنی عنایت کے موافق یتیم کے مال میں  
سے کھا سکتا ہے اور ابو بکر اور عمرؓ نے بھی بیت المال میں سے  
تنخواہ لی ہے

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے  
نجدی انہوں نے زہری سے کہا نوحہ کو سائب بن یزید نمر کے  
بھانجے نے ان کو حوایط بن عبد العزیز نے ان کو عبد اللہ  
بن سعیدی نے وہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں ان کے  
پاس آئے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے سنا ہے تو عام لوگوں کے  
کاموں میں سے (جیسے تحصیلداری قضات وغیرہ) ایک خدمت  
بجالاتا ہے جب اس کی تنخواہ تجھ کو دی جاتی ہے تو اس کا لینا برا  
جانتا ہے عبد اللہ بن سعدی نے کہا ہاں یہ بات سچ ہے حضرت عمرؓ  
نے کہا پھر اس سے تبرامطلب کیا ہے عبد اللہ نے کہا مطلب یہ  
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو گھوڑے غلام لونڈی (سب طرح کے مال)  
عنایت فرمایا ہے میں جانتا ہوں مسلمانوں کی خدمت بجا  
لاؤں حضرت عمرؓ نے کہا نہیں ایسا مت کریں میں نے بھی

۱۔ یہ نہیں کہ اپنے علم پر نازاں ہو دوسرے سب لوگوں کو اپنے مقابل نہ سمجھ اگر کسی قاضی کو یہ خیال ہو تو وہ جو نورو کا قاضی اور گدھا ہے اللہ تعالیٰ نے  
دنیا میں ایک کو ایک سے بڑھ کر عالم پیدا کیا ہے تو علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرنا چاہیے جو بات اپنے تائیں معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے پوچھ  
لیجئے دریافت کرے ۱۲ منہ سے جو علماء کا یہی قول ہے کہ حکومت اور قضا کی اجرت لینا درست ہے حنفیہ کہتے ہیں اگر قاضی محتاج ہو تب تو بقدر کفایت  
اجرت قبول کرے اگر مالدار ہو تو افضل یہ ہے کہ اجرت نہ لے ۱۷ منہ اس کو عبد الرزاق اور سعید بن مسعود نے وصل کیا کہ مسروق قضا کی تنخواہ نہیں  
لیتے تھے اور شرح بیان کرتے تھے ۱۸ منہ دمی پر قاضی کا بھی قیاس ہو سکتا ہے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ جب خلیفہ ہوئے  
اس کو بھی ابن ابی شیبہ وصل کیا ۶

لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي لَكُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتُ  
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ  
إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَّا لَا  
فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَمَمُولُهُ  
وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا  
الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ  
فَخُذْهُ فَلَا تَلَا تُبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَيْنَ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ  
يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي  
الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي  
حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَّا لَا فَقُلْتُ أَعْطِهِ  
مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَمَمُولُهُ وَ  
تَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا  
الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ  
فَخُذْهُ فَلَا تَلَا تُبِعْهُ نَفْسَكَ -

آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایسا ہی کرنا چاہا تھا کہ اپنی خدمت کا  
ابورہ نہ لوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دے رہے تھے میں  
کہہ رہا تھا یہ روپیہ آپ اس کو کیوں نہیں دیتے جو مجھ سے زیادہ  
اُس کی احتیاج رکھتا ہے ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت نے ایک  
خدمت کے بدلے مجھ کو کچھ روپیہ دینا چاہا میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ اُس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو آپ نے  
فرمایا نہیں لے لے مالدار بن جا رہے تیرا جی پاس (اللہ کا بھیجا ہوا)  
آجائے تو نے اُس کی تاک نہ لگائی ہو نہ سوال کیا ہو تو اُس کو لے لے  
اور جو مال اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے مت پڑ اور اسی سند  
سے زہری سے مروی ہے کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے  
بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا  
وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کچھ عنایت فرماتے  
تو میں کہتا اُس کو دیجئے جو مجھ سے بڑھ کر محتاج ہے ایک  
بار آپ نے مجھ کو کچھ روپیہ دیا میں نے عرض کیا اُس کو دیجئے  
جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہے آپ نے فرمایا لے لے اور  
مالدار بن جا اور دیکھ اگر تجھ کو احتیاج نہیں ہے (تو خیرات کر دے)  
دنیا کا مال جو بن تیرے تاکے اور مانگے تیرے پاس آئے انکو  
لے اور جو اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے مت لگ۔

لے سمان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمدہ رائے بتلائی جو حضرت عمرؓ کو بھی نہیں سوجھی تھی یعنی اگر حضرت عمرؓ اس مال کو نہ لیتے  
صرف واپس کر دیتے تو اُس میں اتنا فائدہ نہ تھا جتنا لے لینے میں اور پھر اللہ کی راہ میں خیرات کرنے میں کیوں کہ صدقہ کا ثواب بھی اس میں  
حاصل ہوا محققین صوفیہ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت مال کے رد کرنے میں بھی نفس کو ایک خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہم ایسے بے پروا ہیں کہ لوگ  
روپیہ لاتے ہیں اور ہم واپس لاتے ہیں اگر نفس میں یہ بات پیدا ہو تو فوراً لے لینا چاہیے اور لے لینے کے بعد پھر دوسرے موقع  
پر محتاجوں کو خیرات کر دے غرض تصوف میں اصل الاموال یہ ہے کہ نفس کو موٹا نہ ہونے دے یہ ظالم جو بات کہے  
اُس کے خلاف کرے ۱۲ منہ نمبر

**باب ۴۳۹** مَنْ قَضَىٰ وَلَا عَنْ فِي الْمَسْجِدِ  
وَلَا عَنْ عَمْرٍ عِنْدَ مَنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَىٰ شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَىٰ  
بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضَىٰ مَرْوَانُ عَلَى  
عَلِيٍّ نَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَنَابِرِ  
وَكَانَ الْحَسَنُ وَنَزِيدُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ  
فِي الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ -  
۸۴۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ  
بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاغِينَ  
وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَرَّقَ  
بَيْنَهُمَا -

۸۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي بُرَيْدٍ سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا  
مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا آيَتٌ سَاجِدًا  
وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ سَاجِدًا أَيْقُتِلُهُ  
فَنَدَّ عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا  
شَاهِدٌ -

**باب ۴۴۰** مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى  
إِذَا أَتَىٰ عَلَىٰ حَدِّ امْرَأَةٍ يُحْرِمُ مِنَ  
الْمَسْجِدِ فَيُقَامُ وَقَالَ عُمَرُ أَخْرَجَاهُ

**باب ۴۳۹** جو شخص مسجد میں فیصلہ کرے یا لعان کرے اور  
حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس لعان  
کرایا اور شریح قاضی اور شعبی اور یحییٰ بن یمر نے مسجد میں قضا کا  
کام کیا اور مروان نے زید بن ثابت کو مسجد میں منبر نبوی کے  
پاس قسم کھانے کا حکم دیا اور امام حسن بھری اور زرارہ بن  
ادنی دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر قضا کا کام کیا  
کرتے (ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے عین مسجد میں)

ہم سے علی بن عبداللہ نے روایت کیا کہا ہم سے  
سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سہل بن سعد سے روایت کی  
میں اُس وقت موجود تھا جو روخواند دونوں نے لعان کیا اُس  
وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی پھر لعان کے بعد دونوں میں  
جُدائی کر دی گئی تھے

ہم سے یحییٰ بن جعفر بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے  
عبدالرزاق بن ہمام نے کہا مجھ کو ابن جریر نے خبر دی کہا مجھ کو  
ابن شہاب نے انہوں نے کہا سہل بن سعد سے جو بنی ساعدہ  
قبیلے کے ایک شخص تھے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد وہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا بتلائیے اگر کوئی شخص  
اپنی عورت کے ساتھ غیر مرد کو (براکام کرتے) پائے تو کیا کرے اُس  
کو مار ڈالے پھر ایسا ہوا کہ عویمر اور اُس جو روخواندوں نے مسجد  
کے اندر لعان کیا اس وقت میں موجود تھا۔

**باب ۴۴۰** حد کا مقدمہ مسجد میں مٹنا پھر جب حد لگانے کا وقت  
آئے تو مجرم کو مسجد باہر لے جانا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا اس  
مجرم کو مسجد کے باہر لے جاؤ اور حد لگاؤ اس کو ابن

لہ شریح اور یحییٰ بن یمر کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے اور شعبی کے اثر کو سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے جامع سفیان میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ حالانکہ  
اس روایت سے باب کا مطلب نہیں نکلا مگر آگے کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لعان عین مسجد میں ہوا تھا ۱۲ منہ ۱۳ عین یہ اثر کتاب التلاغات میں موجود آگے  
چکا ہے - ۱۲ منہ -

مِنَ الْمَسْجِدِ وَيُذَكِّرُ عَنْ عَلِيٍّ  
بِشُحُوذِهِ -

۸۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ  
فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
نَزَيْتُ فَاغْرَضْ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ  
عَلَى نَفْسِهِ أَمَّا بَعًا فَقَالَ إِيَّاكَ جُنُودٌ  
قَالَ لَا قَالَ إِذَا هَبُوا بِهِ فَأَرْجُمُوهُ  
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ  
نَزَّ جَمْعُهُ بِالْمُصَلَّى نَزَّ وَأَهُ يُؤْنَسُ وَ  
مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الرَّجْمِ -

بَابُ مَوْعِظَةِ الْأَمَامِ الْمُخْصُومِ  
۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
مَرْثَدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے وصل کیا اور حضرت علیؑ سے بھی ایسا  
ہی منقول ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد  
نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
ابو سلمہ اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے ایک  
شخص داعمہ اسلمیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچاس آیا اس وقت  
آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے  
زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور (وہ دوسری طرف  
سے آیا اور یہی کہا جب چار بار اس نے اقرار کیا تو آپ نے  
اس سے پوچھا کہیں تو دیوانہ تو نہیں ہے اس نے کہا جی نہیں  
(میں خاصا پنگا سیانا ہوں) اس وقت آپ نے صحابہ سے فرمایا اس  
کو دباہر لے جاؤ اور سنگسار کرو ابن شہاب نے (اسی سند سے)  
کہا مجھ کو اس شخص (ابو سلمہ) نے بیان کیا جس نے جابر ابن عبد اللہ  
انصاریؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں بھی ان لوگوں میں شریک  
تھا جنہوں نے اس شخص کو عید گاہ میں سنگسار کیا اس حدیث کو  
یونس بن یزید اور عمر اور ابن جریر نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ  
سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نقل کیا ہے۔

باب حاکم مدعی اور مدعا علیہ کو نصیحت کر سکتا ہے  
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے  
امام مالکؓ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے  
اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے

اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا اس کی سند ضعیف ہے اس میں یوں ہے کہ ایک شخص حضرت علیؑ کے پاس آیا اور آپ سے گوفی  
کی آپ نے قبضہ کیا اس کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور حد لگا دو۔ اس کے بعد تینوں کی روایت عقیل کے خلاف ہے عقیل نے اس کو ابو ہریرہؓ سے  
اور انہوں نے جابر سے روایت کیا ان تینوں کی روایتیں اوپر موصول اسی کتاب میں باب الحمد و میں گند چکیں ۱۲ منہ ۴۰

اَنْ رَّسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّرَاتَكُمْ  
تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ  
اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ  
فَاَقْضِيْ نَحْوَمَا اَسْمَعُ فَمَنْ  
قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا  
فَلَا يَأْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ  
قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

باب ۲۲۲ الشَّهَادَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ النَّحْوِ  
فِي الْوَكَايَةِ الْقَضَاءِ اَوْ تَبَلُّ ذَلِكَ الْخُصْمُ  
وَقَالَ شَرِيْحُ الْقَاضِي وَسَّأَلَهُ  
اِنْسَانُ الشَّهَادَةَ فَقَالَ اِنَّتَ اَلْاَمِيْرُ  
حَتَّى اَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عَكَرْمَةُ  
قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدِيْثٍ نَّاءٍ اَوْ سُرْقَةٍ  
وَاَنْتَ اَمِيْرٌ فَقَالَ شَهِادَتُكَ شَهِادَةٌ  
رَّاجِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ صَدَقْتَ

ام المؤمنین ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا دیکھو میں بھی آدمی ہوں (لوازم) بشریت سے پاک نہیں ہوں  
تم آپس میں جھگڑتے ہوئے میرے پاس آتے ہو اور کبھی ایسا ہوتا  
ہے تم میں سے ایک فریق دمدعی یا مدعی علیہ بحث کرنے میں  
دوسرے فریق سے زیادہ چالانگی کر دیتا ہے اور میں اس کی  
بحث سن کر اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں (جرح کو غیب کا علم  
نہیں ہے اب اگر میں کسی فریق کو (ظاہری روئے اور پر اس کے  
بھائی کا کچھ حق دلا دوں تو میں اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں

باب اگر قاضی خود عہدہ قضا حاصل ہونے کے بعد یا  
اس سے پہلے ایک سرکار کو پہنچا دے اس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے  
اور شرعیہ کو ذک کے قاضی سے ایک آدمی دنام نام معلوم نے کہا تم  
اس مقدمہ میں گواہی دو، انہوں نے کہا تو بادشاہ کا پاس جا کر  
فریاد کرواں میں گواہی دوں گا اور عمر مہر کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے عبد الرحمن  
بن عوف سے پوچھا اگر تو خود اپنی آنکھ سے کچھ نہ لایا ہو تو کی کا جرم  
کرتے دیکھے اور تو امیر ہو تو کیا اس کو حد لگا دینگا عبد الرحمن  
نے کہا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا آخر تیری گواہی ایک مسلمان کی گواہی کی  
طرح ہوگی یا نہیں عبد الرحمن نے کہا بیشک سچ کہتے ہو حضرت عمرؓ نے کہا

سے بہت ضمانت اور خوش تقریری سے بحث کرتا ہے ۱۲ منہ کے جس کا وہ واقع میں مقدار نہ ہو ۱۲ منہ سکھ وہ اپنے حق میں اس کو درست نہ سمجھے ۱۲ منہ سکھ  
حدیث سے امام مالک اور شافعی اور احمد اور ابوداؤد اور مجاہد اور عطاء بن ابی رباح اور ابو حنیفہ کا قول رد ہو گیا کہ قاضی کا فیصلہ ظاہر اور باطن دونوں طرح نافذ ہو جاتا ہے  
اور اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہ تھا البتہ اللہ تعالیٰ اگر آپ کو بتا دیتے تو معلوم ہوتا ہوتا  
شہ یعنی اپنی شہادت اور واقفیت کی بنا پر اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور امام بخاری کے نزدیک راجح ہی معلوم ہوتا ہے کہ قاضی کو خود اپنے علم یا گواہی پر فیصلہ  
کرنا درست نہیں بلکہ ایسا مقدمہ بادشاہ وقت یا دوسرے قاضی کے پاس رجوع ہونا چاہیئے اور اس قاضی کو دخل دوسرے گواہوں کے دیاں گواہی دینا چاہیئے  
۱۲ منہ سکھ کیونکہ تم کو اس کا حال خوب معلوم ہے میں تم کو گواہ کر چکا تھا ۱۲ منہ سکھ اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں دس کیا ۱۲ منہ سکھ اس کو ثوری اور ابان  
ابن شیبہ نے دس کیا ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ کو یہ معلوم تھا کہ (باقی پر صفحہ آئندہ)





رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَاءِهِ سَلَحٌ هَذَا  
الْقَتِيلِ الَّذِي يَدْكُرُ عِنْدِي  
قَالَ فَادْرِيهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
كَذَا لَا يُعْطَاهُ أَصْبَغَ مِنْ فُرْشٍ  
وَيَدْعُ أَسَدًا مِّنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ  
عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَأَمَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَذَاهُ إِلَى فَنَاشَرْتُهُ مِنْهُ خِرَافًا  
فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأْتَلُتُهُ قَالَ فِي  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ إِلَى  
وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَابِ الزُّحَاكِمَ لَا يَقْضِ  
بِعَلِيهِ شَيْءٌ بَدَلًا لَكَ فِي وَلَا يَتَّهَ أَوْ  
بَلَاكُمَا وَكُوَاثَرُ خَصْمٍ عِنْدَهُ الْآخِرُ  
يَحْقُوقُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَيَأْتِيهِ لَا  
يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلٍ بَعْضُهُمْ حَتَّى  
يَدْعُو بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرُهُمَا  
إِفْرَارَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ  
مَا سَمِعَ أَوْ مَأَاةً فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ  
قَضَى بِهِ وَمَا كَانَ فِي عَمِيرَةٍ لَمْ  
يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ  
آخَرُونَ مِنْهُمْ بَدَلُ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ

تھا کہنے لگا اُس کا سامان میرے پاس ہے آنحضرت  
نے فرمایا اچھا تو جان ابو قتادہ کو راضی کرے یہ سن کر ابو بکر صدیق  
نے کہا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا آپ قریش کی ایک چڑیا ایک چھوٹے  
بجور کو تو سامان دلا دیں اور اللہ کے ایک شبیر کو محروم کر دیں  
جو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے ابو قتادہ رضی  
کہتے ہیں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو حکم  
دیا اُس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا میں نے اُس کے بدلے  
ایک باغ خرید لیا یہ پہلی جائیداد تھی جو میں نے حاصل کی تھی امام  
بخاری نے کہا عبد اللہ بن صالح نے (مجبور سے) کہا انہوں نے  
لیث بن سعد سے روایت کی یہی حدیث اس میں یوں ہے  
پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھ کو دلا دیا اور  
اہل حجاز امام مالک وغیرہ نے کہا قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ  
کرنا درست نہیں خواہ اُس معاملہ پر عہدہ قضا حاصل ہوئے  
بعد گواہ ہوا ہو یا اُس سے پہلے اور اگر مدعی علیہ اُس کے سامنے  
اقرار کرے مجلس قضا میں جب بھی بعض لوگ کہتے ہیں قاضی  
کو اُس اقرار کی بنا پر فیصلہ کرنا درست نہیں یہاں تک کہ دو گواہ  
بلائے اور اُن کو اُس کے اقرار پر گواہ کر دے اور بعض عراقیوں  
وامام ابو حنیفہ وغیرہ نے کہا اگر قاضی مجلس قضا میں کوئی بات سنے  
یا دیکھے تو اُس کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے لیکن اگر غیر مجلس قضا  
میں کسی فریق سے کوئی بات دیکھے تو اُس کی بنا پر فیصلہ نہیں کر  
سکتا جب تک دو گواہ یہ گواہی نہ دے کہ اُس فریق نے ایسا  
کہا تھا اور بعض عراقی و اے امام ابو یوسف وغیرہ کہتے ہیں

سے بعض نفعوں میں فارغ نہ ہوا ہے اس صورت میں یہ کلام اُسی شخص کا ہوگا جس کے پاس سامان تھا مطلب یہ ہے کہ ابو قتادہ کو راضی کر دیجیے  
کہ اُس کا سامان میرے پاس ہی رہنے دیں ۱۲ منہ اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس  
اس دوسرے شخص کے اقرار پر وہ سامان ابو قتادہ کو دلا دیا اور اس کے اقرار پر آپ نے گواہ نہیں کیے ۱۲ منہ لیکن یہ قول ابو قتادہ کی حدیث سے اور نہ اس کی حدیث سے رد  
رہنما ۱۲ منہ ۱۲

مُؤْتَمِنٌ وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ  
مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ  
الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضَىٰ بَعْلِيَّةٌ  
فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضَىٰ فِي غَيْرِهَا  
وَقَالَ الْفَرَسِيُّ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ  
أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً يَعْلِمُهُ دُونَ عِلْمِ  
غَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ  
شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلَكِنْ فِيهِ تَعَرُّضٌ  
لِلْهَمَّةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَ  
لِيُقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ  
كُتِبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ تَلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةٌ

نہیں قاضی جو بیان سنے اس کی بنا پر حکم دے سکتا ہے کیوں کہ  
قاضی کی ایمانداری پر بھروسہ کیا گیا ہے آخر گواہی لینے سے کیا  
عرض ہے یہی ناکہ جو امر حق ہے وہ کھل جائے پھر قاضی کا  
علم تو گواہی سے بھی بڑھ کر ہے اور بعض عراق والوں (امام ابو حنیفہ  
اور امام ابو یوسف) نے کہا قاضی کو دیوانی مقدمات میں اپنے  
علم پر فیصلہ کرنا درست ہے دوسرے (فوجداری) مقدمات میں  
درست نہیں اور قاسم بن محمد بن ابی بکر نے کہا حاکم کو اپنے علم پر  
فیصلہ کرنا نہیں چاہیے جیسے دوسرے کسی شخص کے علم پر اگرچہ  
قاضی کا ذاتی علم قوت میں دوسرے کی شہادت سے زیادہ ہے لیکن  
اس میں لوگوں کو تمت کا موقع ملتا ہے اور مسلمانوں کو بدگانی  
پیدا ہوتی ہے کہ قاضی صاحب نے ایک فریق کی رعایت کر کے  
ناجائز فیصلہ کر دیا اور آنحضرت صلی علیہ وسلم نے بدگانی کو برا جانا  
جیسے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا یہ صفیہ میری بی بی ہے

۱۰ خواہ مجلس قضا میں یا فی مجلس قضا میں ۱۲ منہ سلہ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست ہے امام مالک کہتے ہیں اگر یہ امر  
بائز رکھا جائے تو اس میں بڑا درد ہے یعنی قاضی بے ایمان ہوتے ہیں وہ ان لوگوں کو جن سے دشمنی ہوئی اپنے علم کی بنا پر پھانسی دیں گے اور سزا دیں گے  
امام شافعی سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا اگر یہ بدعاش قاضی دنیا میں نہ ہوتے تو قس یہ کہتا کہ قاضی کو اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کرنا درست ہے  
۱۱ منہ سلہ خلاصہ و تفصیل وغیرہ ۱۲ منہ سلہ تو اگر حاکم قاضی نے کسی شخص کو زنا یا چوری یا خون کرتے دیکھا تو صرف اپنے علم کی بنا پر غرم کو سزا نہیں دے  
سکتے جب تک باقاعدہ شہادت سے ثبوت نہ ہو امام احمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے امام ابو حنیفہ کہتے ہیں قیاس تو یہ تھا کہ ان سب مقدمات میں بھی قاضی  
کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا جائز ہوتا لیکن میں قیاس کو چھوڑ دیتا ہوں اور احتمال کی رو سے یہ کہتا ہوں کہ قاضی ان مقدمات میں اپنے علم کی بنا پر حکم نہ دے  
مستترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک تو تقویٰ اور سیرکاری اور خدا ترسی کا کال ہو گیا ہے دوسرے اگلے زمانہ میں نیز بعض قاضی بدعاش ہوتے تھے  
لیکن پھر مسلمان ہوتے تھے مسلمان سے بھی تو توقع ہوتی ہے کہ خدا سے ڈرے گا اگر اب تو قاضی ایسے لوگ کیے جاتے ہیں جو مسلمان بھی نہیں  
ہیں اور کفار کی حکومت میں تو ایسا کیے جانے پر تعجب نہیں ہوتا لیکن افسوس ہے کہ اسلامی حکومتیں بھی اب غیر مسلم کو قاضی مقرر کرتی ہیں  
حیدر آباد، ہندو اور پارسی اور نصرانی قاضی بنائے گئے ہیں کیا خوب اسی طرح سنا جاتا ہے کہ مصر میں بھی نصرانی قاضی ہیں کیا ان اسلامی  
حکومتوں کو اتنا نہیں معلوم ہے کہ عہدہ قضا کے لیے بالاتفاق مسلمان ہونا شرط ہے جب اصل سے جھڑے قضا ہی صحیح نہ ہو تو اب قاضی کے علم  
پر فیصلہ ہونا یہ تو اس کی فرع ہے اس لیے ہمارے زمانہ میں بھی قول مختار ہے کہ قاضی کو کسی معاملہ میں دیوانی ہو یا فوجداری اپنے علم پر فیصلہ  
کرنا درست نہیں اور اگر قاضی خود کسی مقدمہ میں گواہ ہو تو ایسا مقدمہ کسی دوسرے قاضی پاس رجوع کیا جائے اور یہ قاضی دوسرے گواہوں کی طرح  
اس کے پاس ہا کر گواہی دے تاکہ مدعی کا حق تلف نہ ہو ۱۲ منہ سلہ یا قاسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود نے ۱۲ منہ سلہ یہ حدیث اور پر مذکور  
ہو چکا ہے اور آگے بھی آتی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ قاضی کو اپنے علم پر فیصلہ کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْبٍ فَلَمَّا  
رَاجَعَتْ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ  
مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَا هُمَا فَقَالَ إِنَّمَا  
هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ  
الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ كَجَرَى  
الدَّمِ سَوَاءٌ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَارٍ أَوْ ابْنُ  
أَبِي عَيْتَبٍ وَاسْحَقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الرَّهْمِيِّ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْنَى ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

باب ۲۲۲ أَمْرُ النِّسَاءِ إِذَا وَجَّهَهُ  
أَمِيرٌ إِلَى مَوْجِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا  
وَلَا يَتَعَاصِيَا -

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
الْعُقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدٍ  
ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ  
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي  
وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لِيَسْرَا

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم  
سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
امام زین العابدین علیہ السلام سے کہ ام المومنین صفیہ بنت حنی  
رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچاس (ملنے کو) آئیں  
اُس وقت آپ مسجد میں اعتکاف میں تھے جب وہ لوٹ کر  
جانے لگیں تو آپ گھر تک اُن کو پہنچا دینے کو اُن کے ساتھ  
گئے رستے میں دو انصاری آدمی (نامعلوم) ملے آپ نے  
اُن کو بلایا اور فرمایا یہ صفیہ بنت حنی ہے (میری بی بی) وہ  
کہنے لگے سبحان اللہ، آپ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے بدن  
میں خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہے اس حدیث کو شعیب اور  
عبد الرحمن بن خالد بن مسافر اور ابن ابی عقیق اور اسحاق بن  
یحییٰ نے بھی زہری سے روایت کیا انہوں نے امام زین العابدین  
سے انہوں ام المومنین صفیہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
باب اگر بادشاہ دو شخصوں کو ایک ہی ملک کا حاکم  
کر کے بھیجے اور اُن کو نصیحت کرے کہ مل کر رہنا ایک دوسرے  
سے اختلاف نہ کرنا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الملک  
بن عمرو عقیدی نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعید بن  
ابن بردہ سے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعرئی اور معاذ بن  
جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا دیکھو دونوں لوگوں پر آسانی

دیکھ صفحہ سابقہ بدلتی کا موقع پیدا ہوتا ہے اور آنحضرت صلعم نے بدگمانی پیدا کرنے کو برا سمجھا تھا ان صحابیوں سے فرمایا کہ یہ عورت کوئی ضرورت  
نہیں ہے بلکہ صفیہ میری بی بی ہے نہ مطلقہ نہ غلامی نے بیان کیا کہ قاسم کے انکو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ دھواشی صفحہ ۵۶۱ اسے آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں کہ  
ہم آپ پر کوئی بزرگان کر سکتے ہیں ۱۲ منہ سٹھ نہیں یہ بات نہیں اصل یہ ہے ۱۲ منہ سٹھ میں ڈرا لیا نہ پوچھا رہے دل میں کوئی دوسرہ ڈالے ۱۲ منہ سٹھ شیب  
اور ابن مسافر اور ابن ابی عقیق کی روایتوں کو خود امام بخاری نے ہی کتاب میں اور اسحاق بن یحییٰ کی روایت کو ذہلی نے نہ روایات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵

وَلَا تُعْبِدُوا بَشَرًا وَلَا تُنْفِرُوا  
تَطَاعًا وَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى إِنَّهُ  
يُضْمَعُ بِأَمْرٍ ضَنَا إِلَيْكُمْ فَقَالَ  
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَالَ النَّضَرُ  
وَالْبُودَاوِدُ وَيَزِيدُ بْنُ هُرُونَ  
وَفَرَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

باب ۲۴۴۔ إجابة الحاكم لل دعوة  
وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدُ اللَّهِ الْغُبَرِيُّ بِشُعْبَةَ  
۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي  
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فَكُونُوا الْعَاقِلِينَ  
أَجِيبُوا الدَّاعِيَ-

رہنا سنتی نہ کرنا خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور دونوں مل کر رہنا  
اختلاف نہ کرنا ابو موسیٰؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول  
اللہ! ہمارے ملک میں ایک شہد کا شراب بنا کر تاجسے جس کو  
بتع کتے ہیں اس کا کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا جو شراب نشہ  
پیدا کرے وہ حرام ہے و شہد کا ہو یا کسی اور چیز کا اس حدیث کو  
نضر بن شعیل اور ابو داؤد و طحاوی اور یزید بن ہارون اور فرکیع  
نے بھی روایت کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعید سے  
انہوں نے والد سے انہوں نے سعید کے (دادا ابو موسیٰ اشعری)  
سے انہوں نے آنحضرتؐ صلعم سے لے

باب حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے اور حضرت  
عثمانؓ نے مغیرہ کے غلام زانام نامعلوم کی دعوت قبول کی ہے  
ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے انہوں سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے  
بیان کیا انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے  
انہوں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جو مسلمان  
قید ہو جائے اُس کو قید سے بچھڑاؤ۔ اور دعوت کرنے والے  
کی دعوت قبول کرو

لے زید کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اور ابی شخصوں کی روایتوں کو خود امام بخاری نے معازی میں وصل کیا ۱۲۱ھ منہ لے کیونکہ دعوت قبول کرنے کی حدیثیں عام  
ہیں حاکم اور غیر حاکم سب کو شامل ہیں علماء نے کہا ہے کہ حاکم کو جیسے قاضی یا نائب یا موصوب یا تعلقہ دریا تحصیلہ وغیرہ ہیں کسی شخص کی خاص دعوت نہ قبول کرنی  
کرنی چاہیے البتہ عام دعوت میں ہاں سکتے ہیں ۱۲۱ھ منہ لے حضرت عثمانؓ اسکی دعوت میں گئے لیکن روزہ دار تھے تو برکت کی دعا دیکر چھ آگے اس کو ابو یوسف بن ماعد نے  
زوائد البر والصلہ لابن المبارک میں بہ سند صحیح وصل کیا ۱۲۱ھ منہ لے کافروں کو غلامیہ وغیرہ دے کر ۱۱۱ھ منہ لے خصوصاً ولیدہ کی دعوت اُس کا قبول کرنا بعضے  
شافعیہ نے وجہ کہا ہے ابن بطال نے امام مالکؒ سے نقل کیا قاضی کوئی دعوت قبول نہ کرے صرف ولیدہ کی دعوت قبول کرے میں کہتا ہوں امام مالکؒ نے  
ابن فضلؒ کے یہ یہ کہہ کر رکھا ہے کہ جو کوئی انکو دعوت دے اسکی دعوت میں چلے جائیں اور ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے ابن فضلؒ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء و راشدین سے  
بڑھ کر نہیں ہو سکتے اور آنحضرتؐ جو لہ ہے اور قصاب اور غلام ہر ایک کی دعوت میں تشریف لے جاتے اور ابیہا ہی غنائے راشدین سے منقول ہے بلکہ میں  
کہتا ہوں کہ ابن فضلؒ اور صلاح کے یہ یہ مناسب ہے کہ امام اور دنیا داروں و اولادوں کی دعوت میں اگر نہ جائیں تو غیر مگر عربوں کی دعوت میں جنگی کامی  
حلال کی ہو مگر وہاں تاکہ نفس شکی ہو حضرت ضیا الدین (بقیمہ صفحہ آئندہ)



بَكُفْتُ شَاوَاتًا قَالَ سَفِينٌ قَصَّهُ  
عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَرَأَاهُ شَامًا  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ  
سَمِعَ أَذُنَايَ وَابْصَرْتُهُ عَيْنِي  
وَسَلُّوا زَيْدُ بْنُ شَابِتٍ قَائِلًا  
سَمِعَهُ مَعِيَ وَكَمْ يَقُولُ الزُّهْرِيُّ  
سَمِعَ أَذُنِي خَوَاصْرًا صَوْتُ الْجَوَامِ  
مِنْ تَجَارُؤُنْ كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ -

باب ۴۴۷ استيفضاء المولى واستعماله

۸۵۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ  
أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ  
كَانَ سَأَلَهُ مَوْلَى ابْنِي حَدِيثًا يَوْمَ الْمُهَاجِرِينَ  
الْأَوَّلِينَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَسْجِدِ قُبَاٍّ فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدُ

باب ۴۴۸ العرفاء للثلاثين

۸۵۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ  
حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي

پہنچا دیا تین بار یہی فرمایا سفیان بن عیینہ نے کہا اس حدیث کو زہری  
نے نہیں سنایا اور ہشام کی روایت میں اپنے والد سے انہوں نے  
ابو حمید سعدی سے اتنا زیادہ ہے ابو حمید نے کہا میرے  
کانوں نے آنحضرت کا یہ فرمانا سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور  
تم لوگ زید بن ثابت صحابی سے پوچھ لو انہوں نے بھی یہ حدیث  
میرے ساتھ سنی ہے سفیان نے کہا زہری نے یہ لفظ نہیں کہا  
میرے کان نے سنا امام بخاری نے کہا حدیث میں خوار کا لفظ  
ہے یعنی گائے کی آواز یا جوہر کا لفظ جو تجاروں سے نکلا ہے (جو  
سورہ مومنوں میں ہے) یعنی گائے کی طرح آواز نکالتے ہوں گے۔

باب آرد و شدہ غلام کو قاضی یا حاکم بنانا

ہم سے عثمان بن صالح مصری نے بیان کیا کہا ہم سے  
عبد اللہ بن وہب نے کہا بھٹہ کو ابن جریج نے خبر دی ان کو نافع  
نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے کہ سالم جو ابو حذیفہ کے آزاد شدہ غلام  
تھے مساجر بن اولین کی اور دوسرے اصحاب کی مسجد قبا میں نماز  
میں امامت کیا کرتے تھے ان اصحاب میں ابو بکر اور عمر اور ابوسلمہ  
اور زید بن حارثہ اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی تھے یہ

باب چودہویں یا نقیب بنانا

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے  
اسمعیل بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے  
کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا

۱۔ حدیث میں نماز کی امامت کا ذکر ہے اور قضا اور قریب اس پر قیاس کی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو جو آپ کے آزاد شدہ غلام  
تھے لشکر کا سردار مقرر کر کے بھیجا امامت اس کی وجہ یہ تھی کہ سالم قرآن کے بڑے قاری تھے جیسے دوسری حدیث میں ہے قرآن چار شخصوں سے سکھو عبد اللہ  
بن مسعود اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل چھ سے ایک روایت میں ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک بار آنحضرتؐ آپس آئے میں میں نے  
دیر لگائی آپ دیر پوچھی میں نے کہا ایک قادی کو نہایت عمدہ طور سے میں نے قرآن پڑھتے سنا یہ سننے ہی آپ چادر لے کر باہر نکلے دیکھا تو وہ سالم ہیں مولیٰ ابی  
حذیفہ کے آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری امت میں ایسا شخص بنایا ۱۰۷ متہ

عَزَّوَجَلَّ إِنَّهُ الْوَسِيُّ أَنَّ مَوَانَ بِنَا الْحَكَمَ  
الْمُسَوِّدَ بِنَ خُرْمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أُذِنَ لَهُمُ  
الْمُسْلِمُونَ فِي عَتِيقِ سَبِي هَوَارِثَ إِيَّيْكَ  
أُذِرِي مَنْ أُذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ رَجَعُوا  
حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرُكُمْ فَرَجَعَ  
النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ  
أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَبَعُوا وَأَذْنُوا-

باب ۴۴۸ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَنَازُلِ السُّلْطَانِ  
وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ-

۸۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ بِنَ زَيْدٍ بِنَ عَبْدِ اللَّهِ بِنَ عُمَرَ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنَسُ بْنُ عُمَرَ أَنَا نَحُلُ  
عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ خِلَافَ مَا  
نَدَّكَ لَمَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ  
كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا-

۸۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يَزِيدَ بِنِ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَزَاءَ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ وَالْوَحْشَيْنِ

اُن کو مروان اور مسور بن خرمہ نے خبر دی جب مسلمانوں نے جنگ  
حنین کے بعد ہوازن کے قیدی آزاد کرانے کی اجازت دے دی  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے جانوں، کس نے  
اجازت دی ہے کس نے اجازت نہیں دی کیونکہ ہزاروں مسلمان  
وہاں موجود تھے تم لوگ ایسا کرو اس وقت لوٹ جاؤ اور تمہارے  
نقیب یا جو دوسری ہم سے بیان کریں گے تم لوگ راضی ہو یا نہیں  
یہ سن کر سب لوگ لوٹ گئے اور ان کے چودہریوں اور نقیبوں نے  
ان سے گفتگو کی بعد اُس کے آنحضرت پاس گئے اور آپ کو خبر دی  
کہ لوگوں نے غوثی سے اجازت لی دی

باب - بادشاہ کے سامنے درمنہ درمنہ تو خوشامد کرنا  
پیٹھ پیچھے اُس کو بُرا کہنا یہ منع ہے کیونکہ دغا بازی اور نفاق ہے  
ہم سے ابو نعیم (فضل بن وکیع) نے بیان کیا کہا ہم سے  
عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر نے انہوں نے اپنے والد سے  
انہوں نے کہا چند لوگوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ہم لوگ  
اپنے بادشاہ وقت پاس جاتے ہیں تو ان سے ایسی باتیں کرتے  
ہیں جو وہاں سے نکلنے کے بعد نہیں کرتے عبد اللہ نے کہا تم ہم تو  
اس کو نفاق سمجھتے تھے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن  
سعید نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عراق  
بن مالک سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب میں بُرا وہ آدمی ہے

سے قیدیوں کو چھڑ دینے کی ۱۲ منہ ۱۲ جیسے عروہ بن زبیر اور ابواسحاق شیبانی اور ابوالشعثا نے ۱۲ منہ یعنی منہ پر زیادہ تعریف اور خوشامد کرتے ہیں پیٹھ  
پیچھے اتنی نہیں کرتے ۱۲ منہ ۱۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۱۲ منہ ۱۲ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے اندر آنے کی  
اجازت مانگی آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کیا بُرا آدمی ہے جب وہ اندر آیا تو اس سے بکشادہ پیشانی پر تو یہ نفاق نہیں ہے کیونکہ آپ نے اُس  
سے ملنے کے بعد اُس کے حق میں تعریف کا کوئی کلمہ نہیں کہا ہر ملاق اور مروت سے ملنا تو یہ دوست دشمن سب کے ساتھ ہونا چاہیے ۱۲ منہ



الَّذِي يَأْتِيَهُمْ لَآءُ بَوَّجِهِ وَهَلْ لَآءُ  
بَوَّجِهِ۔

### باب ۴۴۹ الْقَضَاءُ عَلَى الْغَائِبِ

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَيْعٌ  
فَأَحْتَاَجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ  
خُذْ فِي مَا يَكْفِيكَ وَفَكَدَاكَ  
بِالْمَعْرُوفِ۔

باب ۴۵۰ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ  
فَلَا يَأْخُذُ بِهِ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يَحِلُّ  
حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ

جو دو غلام دور رخہ ہوان کے پاس جائے تو ایک منہ لے کر اُنکے  
پاس آجے تو دوسرا منہ لے کر لے۔

### باب یک طرفہ فیصلہ کرنے کا بیان

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن  
عمینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد  
سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ہندہ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابو سفیان ایک ہی نبیل آدمی  
ہے اور مجھے اُس کا رویہ فروغ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے  
آپ نے فرمایا تو اتنا روپیہ لے سکتی ہے جتنا دستور کے موافق  
تجھ کو اور نیری اولاد کو کافی ہو۔

باب اگر کسی شخص کو حاکم دوسرے بھائی مسلمان کا  
مال (ماحق) دلا دے اس کو نہ لے حاکم کے فیصلہ سے نہ حرام حلال  
ہو سکتا ہے نہ حلال حرام ہے۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اولیسی نے بیان کیا کہا  
ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ایک فرقہ میں جا کر اُن کی تعریف کرے اور دوسرے فرقہ میں جا کر اُن کی برائی بیان کرے قسطلانی نے کہا اگر کسی کی نیت دو جماعتوں کو  
ملا دینے کی ہو اور مسلمانوں میں اصلاح کر دینے کی ہو تو ایسے موقع پر بات بنانے میں قیامت نہیں بلکہ اچھا ہے ۱۲ منہ سے یعنی مدعی علیہ کی غیبت میں  
اس قسم کا فیصلہ حنفیہ سے مطلق جائز نہیں رکھا لیکن مالک اور شافعی اور احمدیہ نے دیوانی معاملات میں جائز رکھا ہے حقوق اللہ میں  
جائز نہیں لہذا اگر غائب بصر پر چوری کے گواہ پیش ہوں تو صرف مال کی فوری دی جائے گی نہ ہاتھ کاٹنے کی علامت کہا ہے ایسی صورت میں لازم ہے کہ مدعی  
علیہ کو تین بار آواز دی جائے اگر وہ حاضر نہ ہو تو ایک طرفہ فیصلہ صادر کیا جائے ۱۲ منہ سے آخر مال ہوں کو کہاں سے کھلاؤں خود کیا کھاؤں وہ تو غرض نہیں  
دیکر یا امام منہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت نے یہ حکم ابو سفیان کی غیبت میں دیا تو قضا علی الغائب ثابت ہوئی بعضوں نے کہا اس حدیث سے استدلال  
میں نہیں ہے کیونکہ واقعہ مکہ میں ہوا اور ابو سفیان وہاں موجود تھا ہم کہتے ہیں مکہ میں موجود ہونے سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ جس وقت آنحضرت نے ہند  
کو یہ اجازت دی اس وقت بھی ابو سفیان اس مجلس میں حاضر ہوا تھا تو امام بخاری کا استدلال صحیح ہے مگر ابن مندہ کی ایک روایت سے یہ نکلتا ہے  
کہ ابو سفیان اس وقت بھی موجود تھا جب ہند نے یہ گفتگو کی اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ شاید یہ دوسرا واقعہ ہو ۱۲ منہ سے یہ مطلب اور پرکھ کر باہر بیان  
ہو چکا ہے اور حنفیہ نے بیچ حدیثوں کا خلاف کر کے یہ حکم دیا ہے کہ قاضی کی قضا نکاح اور طلاق میں ظاہر اور باطن نافذ ہو جاتی ہے اور دلیل لی  
انہوں نے اس حدیث سے شاید رک زواج کا حافظ نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں اور قرطبی نے کہا اس مسئلہ کی وجہ سے حنفیہ پر قید آیا اور  
حدیث بہت تشبیع ہوئی ہے اور تعجب یہ ہے کہ انہوں نے قاضی کی قضا سے مالی دعاوی میں توبہ حکم نہیں دیا کہ وہ مال مدعی کیسے درست ہو جائے  
گا مگر شرم گاہ کو جائز کر دیا حالانکہ شرم گاہ کا خیال مال سے زیادہ ہونا چاہیے تھا ۱۲ منہ سے

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الزُّبَيْرِ  
أَنَّ نَزِيلَ ابْنَةَ ابْنِ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ  
أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَتَ بَنِي أَبِي جُحْرٍ تَخْتَصِمُ  
بَيْنَهُمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّ يَارَسِيئِي  
الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ  
بَعْضٍ فَاحْشِبْ أَتَهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ  
فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَأَتَانِيهِ قِطْعَةً  
مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيكَ تَوَكُّمًا -  
۸۶۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَمِينُ  
إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ دُلَيْقٍ  
سَرَمْعَةً مِثْلِي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ  
حَامِرُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ  
كَانَ عَهْدِي إِلَى فِيهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ  
زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي ذَا بَنٍ وَرَبِيدَةٌ ابْنِي وَلَدَتْ عَلَى  
فِرَاشِهِ فَتَسَاءَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي  
كَانَ عَهْدِي إِلَى فِيهِ قَالَ عَبْدُ بْنُ سَرَمْعَةَ

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان  
کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو بنی ام سلمہ نے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے دروازے پر  
کچھ جھگڑے کی اور سنی تو باہر تشریف لے گئے اور فرمایا میں بھی  
آدمی ہوں میرے پاس ایک مقدمہ آتا ہے اور کبھی ایسا  
ہوتا ہے تم میں سے کسی کی تقریر دوسرے سے عمدہ ہوتی ہے  
میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اُس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں  
پھر جس کسی کو زمین ظاہری روکد اور پھر دوسرے کے دوسرے  
مسلمان کا حق دلا دوں وہ اس کو لے یا پھوڑ دے (انتخاب رہے)  
میں اُس کو درحقیقت دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے  
امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ  
بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا عقبہ  
بن ابی وقاص نے جو کافر مرا تھا اسی نے آنحضرت کا دندان مبارک  
شہید کیا تھا اپنے بھائی سعید بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ  
زمرہ کی لونڈی کا جو بیٹا ہے وہ میرے لطف سے ہے تو اُس کو  
لے لیمو غیر جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اُس بچہ کو لے لیا اور  
کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے اور بھائی نے اُس کے لے لینے کی مجھ  
کو وصیت کی تھی عبد بن زمرہ اُسٹھے اور کہنے لگے رواہ اچھی  
ٹھہری یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے پیدا  
ہوا ہے عرض دلوں ایک کے بعد ایک (جھگڑتے ہوئے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے سعید نے کہا یا رسول اللہ میں جھتیجا ہے

لے لو اگر کسی نے جو لے لیا یا مال و اسباب یا حقوق پر قائم کر دیے اور قاضی نے بحق مدعی فیصلہ کر دیا تب بھی مدعی کو عند اللہ وہ

لینا درست نہ ہو گا تسلطانی نے کہا لیکن مجتہدین کے خلاف مسائل میں قاضی کی قضا باطل بھی نافذ ہو جائے گی مثلاً اگر حنفی قاضی ایک شافعی مسابہ

کو حق شفعہ دلا دے تو مدعی اُس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ۱۲۰۰۰

اَخِي وَابْنُ وَلِيدَةٍ اَبِي دُلْدَا عَلَى فَرَشِهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنِي نَزْمَةَ ثُمَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ  
لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ لِحَجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ  
لِسَوْدَةَ بَنَتْ نَزْمَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لَمَّا  
رَأَى مِنْ شَبهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاهَا  
حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى -

**باب ۴۴۱ الحکم فی البئر ونحوها**  
۸۶۱- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سَفِيْنُ عَنْ مَنْصُورٍ  
وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَخْلَعُ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٌ يَقْتَضِعُ  
مَا لَّا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَ  
هُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آتٍ  
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ  
فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ  
فَقَالَ فِي شَرَكٍ وَفِي شَرَكٍ خَلَصْتُهُ  
فِي بَيْتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ أَلَيْكَ بَيْتُهُ قُلْتُ لَا قَالَ

بھائی نے اُس کے لینے کی مجھ کو وصیت کی تھی عبد بن زمرہ بنو  
(حضرت) یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا  
ہے آپ فیصلہ کیا کہ عبد یہ چھترا ہے (تیرا بھائی ہے) پھر فرمایا  
بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور زنا  
کرنے والے کے لیے پھروں کی سزا ہے باوجود اس فیصلے  
کے آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا تو اس  
سے پردہ کر حالانکہ وہ ان کا بھائی ہوا کیونکہ آپ نے دیکھا  
اس کی صورت عقبہ سے ملتی تھی لہ

**باب کنوئیں کا مقدمہ فیصل کرنا۔**

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق  
بن ہمام نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور  
اور اعمش سے انہوں نے ابو داؤد سے کہ عبد اللہ بن مسعود نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی قسم کھائے  
جس سے اس کا حق ثابت ہو جائے حالانکہ وہ قسم بھوٹی ہو اُس کی  
وجہ سے کسی دوسرے شخص کا مال مارے تو جب وہ قیامت کے  
دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اللہ اُس پر غصے ہوگا اس کے  
بعد یہ آیت اتری ان الذین یشترون بعہد اللہ الآیہ رجسورہ آل  
عمران میں ہے عبد اللہ یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ اشعث بن  
قیس آن پہنچے انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی باب میں اتری ہے  
ہوایہ تھا کہ مجھ میں اور ایک شخص (حفشیش یا ہریر) میں ایک کنوئیں  
پر تکرار ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تیرے پاس

۱۰ سبحان اللہ بخاری کے باریک فہم پر آفرین انہوں نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ اگر قاضی کی قضا ظاہر اور باطن میں عیناً نہ ہو  
و عند اللہ دونوں طرف ناغہ ہو جائی جیسے حنفیہ کہتے ہیں تو جب آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بچہ زمعہ کا بیٹا ہے تو سودہ کا بھائی ہو جاتا اور اس وقت آپ  
سودہ کو اُس سے پردہ کرنے کا یوں حکم دیتے جب پردے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قضاے قاضی سے باطن اور حقیقی امر نہیں بدلتا گو ظاہر میں وہ  
دہ کا بھائی ٹھہر مگر حقیقتہً وہ عند اللہ بھائی نہ ٹھہرا اور اسی وجہ سے پردے کا حکم دیا ۱۲ منہ ۴

فَلْيَحْلِفْ قُلْتُ إِذَا يَحْلِفُ فَتَرَكْتُ  
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَمَلِ اللَّهِ  
الْآيَةَ۔

**باب ۵۵۵** الْقَضَاءُ فِي كَثِيرِ الْمَالِ  
وَقَلِيلِهِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ  
شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ  
وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ  
بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ  
قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةً  
خَصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا  
أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا  
أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ أَقْضَى لِي بِذَا اللَّيْلِ أَحْسَبُ  
أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَكَ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَأَمَّا  
رَحِي قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلْيَاخُذْهَا أَوْ لِيكَ عَمَلًا

**باب ۵۵۶** بَيْعُ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ  
أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَعِيمِ بْنِ النَّخَعِ۔

گواہ ہیں میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو تیرا مدعی علیہ قم کھائیگا  
میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا کر میرا مال اڑائے گا اُس وقت  
یہ آیت اتری ان الذین یشترون بعمل اللہ الآیۃ۔

**باب ۵۵۷** نَاقِصُ الْمَالِ الْإِسْلَامِ فِي بَيْعِهِ وَوَعْدِهِ بِهِ وَهُوَ تَقْوِي  
اور بہت دروڑوں مالوں کو شامل ہے اور سفیان بن عیینہ نے  
کہا ابن شبرمہ روکوفہ کے قاضی نے کہا دعویٰ سے تھوڑا ہوا بہت سب  
کا فیصلہ یکساں ہے۔

ہم سے ابو لیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے اُن کو زینب بنت  
ابی سلمہ نے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے دروازے پر کچھ ٹکڑا  
کی جھنجھٹ سنی تو باہر نکلے فرمایا دیکھو میں بھی آدمی ہوں میرے  
سامنے مقدمہ آتا ہے تو ایک فریق دوسرے سے خوش تقریر ہوتا ہے  
میں اس کے موافق فیصلہ کرتا ہوں وہ سچا ہے پھر جس شخص کو میں غلطی  
سے کسی مسلمان کا حق و لادوں اُس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا  
ہوں اب اُس کو اختیار ہے لے یا چھوڑ دے۔

**باب ۵۵۸** حَاكِمُ (مَبْذُورٌ) أَوْ غَائِبٌ لَوُكُودِ الْجَاهِلِ  
منقولہ اور غیر منقولہ بیع سکتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک مدبر غلام نعیم بن خاتم کے ہاتھ بیع ڈالایہ حدیث آگئی ہے

اس حدیث اور آیت سے بھی امام بخاری نے حنفیہ کا رو کیا کیونکہ اگر قاضی کے فیصلے سے دوسرے مسلمان کا حق یا مال درست ہو جائے انھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اُس کے لیے وعدہ کیوں فرماتے مگر مال میں تو حنفیہ بھی کہتے ہیں کہ قاضی کے فیصلے سے درست نہ ہو گا ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی دونوں میں برابر گناہ ہے  
جیسے ایک لاکھ روپیہ کسی کا ناحق اڑایا ایسے ہی ایک ہزار میں ناحق اڑایا ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی ہر ایک کا حکم ایک ہے یا پھر باجوئے ہر ایک دعویٰ کے فیصلہ  
کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے بلکہ بعض وقت چھوٹے سے دعویٰ میں مشکلات یا پیچیدگیوں آن پڑتی ہیں جو بڑے دعویٰ میں نہیں پڑتیں حافظ نے کہا  
یہ مثنویہ کو موصول نہیں لیکن عینی نے کہا اس کو سفیان ثوری نے اپنی تصنیف میں ابن شبرمہ سے نقل کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ حالانکہ حدیث میں صرف  
غلام کے بیچنے کا ذکر ہے مگر غیر منقولہ جائیداد کا اس پر قیاس کر لیا یہ ابو یوسف کو جس نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا تھا درحقیقت سفید  
کے حکم میں تھا کیونکہ اور کوئی جائیداد نہیں رکھتا تھا ایسی حالت میں اُس کا اپنے غلام کو مدبر کر دینا حاکمیت پر مبنی تھا ۱۲ منہ ۱۲ منہ  
ان کا فرض ادا کرنے کے لیے یا اور کسی غرض سے ۱۲ منہ ۱۲ منہ

۸۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَجْدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَهْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانٍ مِائَةٍ دَرَاهِمٍ ثُمَّ أَمْسَكَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ.

۸۶۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعَثْتُ أَمْرًا عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي أَمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطَعْتُمْ فِي أَمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَنِي فِي أَمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمُ اللَّهُ أَزْكَى لَخَلِيقًا لِلْأَمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ.

ہم سے محمد بن عبداللہ بن غیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے سلمہ بن کہیل نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص راہزن کو رہنے اپنے غلام کو دیکر کہہ دیا اس شخص کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی جائیداد نہ تھی آپ نے کیا کیا اس غلام کو آٹھ سو درہم پر بیچ دیا اور وہ روپیہ اس شخص راہزن کو رہنے کے پاس بھیج دیئے۔

باب کسی شخص کی سرداری میں نادانی سے لوگ طعن کریں، اور حاکم اُن کے طعنہ کی پرواہ نہ کرے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج راہزن کی دروم کے نصاریٰ سے لڑنے کے لیے، اس کا سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا اب لوگوں نے اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارنا شروع کیا آپؐ نے (منبر پر چڑھ کر) فرمایا لوگو اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے تم اس کے باپ کی سرداری پر طعنہ مار چکے ہو اور اللہ کی قسم وہ سرداری کے لائق تھا (تو تمہارا طعنہ لغو تھا) اور ان لوگوں میں سے تھا جو مجھ کو بہت محبوب ہیں اب اس کا یہ بیٹا اسامہ اس کے بعد ان لوگوں میں ہے جو مجھ کو محبوب ہیں۔

۱۷ مئی یوں کہہ دیا تو میرے مرنے پر آزاد ہے ۱۲ منہ سے حالانکہ اس لشکر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور بڑے بڑے صحابہ شریک تھے ۱۲ منہ سے کہ بولڑے بولڑے لوگ ہوتے ہوئے آپؐ نے ایک چھوکرے کو سردار بنایا حالانکہ آپؐ کا کوئی فعل مصطفیٰ اور دراندیشی سے غالی نہ تھا ہوا یہ تھا کہ اسامہ کے والد زیدؓ حاضر ان رومی کافروں کے ہاتھ شہید ہوئے تھے آپؐ نے ان کے بیٹے کو اسلئے سردار بنایا کہ وہ اپنے باپ کے مارنے والوں کے ساتھ بڑے جوش کے ساتھ طریقے دوسرے یہ کہ اسامہ کے دل کو ذرا تسلی ہوگی ۱۲ منہ سے حضرت زیدؓ کو آنحضرتؐ نے (باقی بر ص ۱۷ منہ سے)

**باب ۵۵۱** اَلَا كِدَ الْخَصِمِ وَهُوَ  
الدَّارُكُمْ فِي الْخُصُومَةِ لَدَا عَوْجًا۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ بَنِي  
أُمِّ مَلِكَةَ يُحَدِّثُونَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ أَلَا كِدَ  
الْخَصِمِ۔

**باب ۵۵۲** إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ  
خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَمُورًا۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَالِدًا إِسْحَاحَ وَحَدَّثَنِي نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ  
الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَزِيمَةَ فَلَمْ يَجِئُوا

**باب ۵۵۱** الد الخضم کا بیان، یعنی اُس شخص کا جو ہمیشہ لوگوں  
سے لڑتا جھگڑتا رہے، (سوءہ مریم میں حبیبی و شذیہ بہ قوفا  
لڈا) یہاں لڈا کا معنی ٹیڑھی اور کج ہے (یعنی کراہی کی طرح جانوں  
ہم سے مستعد بن مسرور نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید  
قطان نے انہوں نے ابن جریر سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ  
سے سنا وہ حضرت عائشہ سے نقل کیا کرتے تھے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب  
لوگوں میں زیادہ برا وہ شخص ہے جو لڑاکا جھگڑالو ہو و آئے  
دن ایک نہ ایک سے لڑتا اور جھگڑتا رہے)

**باب ۵۵۲** اگر حاکم کا فیصلہ ظلمی یا علماء کے خلاف ہو تو  
وہ رد ذکر دیا جائے گا (اُس کا ماننا ضرور نہ ہوگا۔

جھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق  
نے کہا ہم کو عمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم  
سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے خالد بن ولید کو بھیجا دو سری سند رام بخاری نے کہا اور  
جھ سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی  
کہا ہم کو معمر بن زکریا نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن  
عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ  
کی طرف بھیجا اسلام کی دعوت دینے کو ان لوگوں کی زبان سے

(بقیہ صفحہ سالقم) بیٹا بنایا تھا جب وہ عروہ موت میں شہید ہوئے تھے تو ایک اکلوتا بیٹا اسامہ چھوڑ گئے تھے آنحضرت ان کو بے انتہا پاپتے تھے یہاں تک کہ ایک  
پراس کو بٹھاتے اور ایک دان پر امام سن کو اور فرماتے یا اللہ میں اُن کے کونوں سے محبت کرتا ہوں تو میں ان دونوں سے محبت کر اس حدیث کے لانے سے یہاں  
یہ عرض ہے کہ آنحضرت نے لوگوں کے لغو طعن اور تشیع پر کچھ خیال نہیں کیا اور اسامہ کو سرور دی سے علیحدہ نہیں کیا اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ  
کی بے اصل شکایات پر سعد بن ابی وقاص کو موزوں کر دیا کیونکہ ہر زمانہ اور ہر موقع کی مصیبت جدا گانہ ہوتی ہے گو سعد کی شکایت جب حضرت عمرؓ نے دریافت  
کیں تو بے اصل نکلیں مگر کسی فتنے یا فساد کے دور سے حضرت عمرؓ کو ان کا علیحدہ ہی کر دینا قرین مصلحت نظر آیا اور آنحضرت کو ایسے کسی فتنہ اور فساد کا اندیشہ نہ تھا  
بہر حال یہ امر امام کی رائے کی طرف مغفوف ہے (حواشی صفحہ ۵۷۱) لے سرور ابن کوفی جذیمہ کی طرف ۱۲ منہ دے

أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا أَصَبْنَا أَصَبْنَا  
فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ  
إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّنْ أَسِيرُهُ فَأَمَرَ  
كُلَّ رَجُلٍ مِمَّنْ أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ فَقُلْتُ  
وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ حُلٌّ  
مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ فَمَا كُنَّا ذَٰلِكَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ لِيكَ وَمَا صَنَعَ خَالِدُ  
بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ -

**باب ۳۵۷** إِمَامٌ يَأْتِي قَوْمًا فَيُضِلُّهُمْ بَيْنَهُمْ  
۸۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَنِ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ  
كَانَ قِتَالُ بَيْنِ بَنِي عَمْرِو وَبَيْنَ ذَٰلِكَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ  
ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ  
صَلَاةُ الْعَصْرِ قَازَنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ رَاحِمًا  
أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالْبُؤْبُكَرُ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسُ  
حَتَّى قَامَ خَلْفَ ابْنِ بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ  
الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ

ابھی طرح یہ تو نہ نکلا کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں یوں کہنے لگے ہم نے  
اپنا دین بدل دیا لیکن خالد نے اُن کو قتل کرنا شروع کیا اور  
ایک ایک قیدی ہم میں سے ہر شخص کو دے کر یہ حکم کیا کہ  
اپنے اپنے قیدی کو مار ڈالے عبداللہ کہتے ہیں میں نے تو قسم  
کھالی میں کبھی اپنے قیدی کو نہیں مارے گا اور جو شخص میرا  
ساتھ دے وہ بھی نہ مارے غیر پھر جب ہم راس جنگ سے  
لوٹ کر آئے تو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا  
ذکر کیا تو آپ یوں دعا کرنے لگے یا اللہ خالد بن ولید نے جو  
کیا میں اُس سے بیزار ہوں دوبار آپ نے یہی دعا کی تھی

**باب امام (یا بادشاہ) لوگوں میں ملاپ کرانیکو اگر خود جدا**  
ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید  
نے کہا ہم سے ابو جاتم مدینی نے انہوں نے سہل بن سعد مدینی  
سے انہوں نے کہا بنی عمرو بن عوف کے قبیلے کے لوگ آپس میں لڑ  
پڑے تھے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ ظہر کی  
نماز پڑھ کر اُن میں ملاپ کرانے کے لیے تشریف لے گئے  
اتنے میں عصر کی نماز کا وقت آگیا اور آنحضرت لوٹ کر نہیں آئے  
تھے بلالؓ نے اذان اور اقامت کہی اور ابوبکر صدیقؓ سے غار  
بڑھانے کو کہا وہ امامت کے لیے آگے بڑھے نماز شروع کر دی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت آئے جب نماز شروع  
کر چکے تھے آپ صفیں چیر کر اُس صف میں شریک ہوئے  
جو ابوبکرؓ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف میں) سہل کہتے ہیں

اسے مطلب وہی تھا کہ شرک چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ۱۲ منہ سٹہ تو خالد کا غلط فیصلہ آپ نے رد کر دیا اور خالد کو سزا نہ دی کیونکہ وہ مجتہد تھے اور  
حاکم تھے حاکم اور مجتہد اگر غلطی کرنے سے تو اس پر تاوان لازم نہیں آتا مگر عبداللہ بن عمرؓ نے جو خالد کا غلط حکم نہ سنا اس صاف ثابت ہوا کہ حاکم کا جو حکم خلاف  
شرع ہو اس کی تعمیل نہ کرے اور پہلے اس حاکم کو نرمی اور ملائمت سے سمجھانا چاہیے کہ تیرا حکم خلاف شرع ہے اس کو واپس لے لے اگر وہ کسی  
طرح نہ مانے اور اپنی رائے پر جارا ہے تب اللہ سے مدد مانگ کر اس کی نکت حکم سے لڑنا اور اسکو معزول کرنا چاہیے ۱۲ منہ سٹہ یہ آپ کے لیے

أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُسْكُ عَلَيْهِ التَّنَفُّتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَدْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَمْضِهِ وَأَدْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَلَيْتَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيْتَهُ يَحْمَدُ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا سَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَعَكَ إِذْ أَدْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيَّتَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَلْقَومُ إِذَا أَنَا بَكُمُ امْرُؤٌ فَلْيَسْبَحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ

**باب ۲۵۸** يُسْتَعْبَدُ لِكَلَابَةِ أَنْ يَكُونَ زَيْنًا وَلَا

۸۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ تَرِيدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِمَقْتُلِ هَلْ

لوگوں نے یہ حال دیکھ کر (عین نماز میں) دستک مینا شروع کی مگر ابو بکرؓ کی عادت تھی وہ جب نماز شروع کرتے تو نماز سے فراغت کیے تک کسی طرف خیال نہ کرتے جب دستک پر دستک ہونے لگی بند نہ ہوئی تو انہوں نے نگاہ پھیری دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اشارہ کیا (یعین نماز میں) کہ نماز پڑھنا جاؤ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی جگہ رہو لیکن انہوں نے کیا کیا فردا سی دیر بٹھہر کر اللہ کا شکریہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سبب سے ایسا فرمایا (مگر کو امامت کے لائق سمجھا) اس کے بعد اٹھ پاؤں صف میں آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھ کر آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابو بکرؓ میں نے تم کو اشارہ بھی کیا جب بھی تم اپنی جگہ بٹھہرے اور نماز پڑھاتے نہ رہے انہوں نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ سزاوار ہو سکتا ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا امام بننے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا سنو جب نماز میں تم کو کوئی سانحہ پیش آئے تو مرد و سحان اللہ کہیں غور میں دستک لیں

**باب لکھنے والا منشی ایماندار اور عقلمند ہونا چاہیے۔**

ہم سے ابو ثابت محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید ثابت سے انہوں نے کہا یامدہ کی لڑائی (مسلمہ کذاب کے لوگوں سے) ہوئی (اور اس میں

بقیہ صفحہ سابقہ) جائز تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں کہ صفوں کو پیر کر آگے کی صف میں چلا جائے بعضوں نے کہا ہر امام اور ہر بادشاہ کو ایسا کرنا درست ہے ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ جاتے وقت بلال سے فرما گئے تھے اگر نماز کا وقت آجائے اور میں لوٹ کر نہ آؤں تو ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں گے ۱۲ منہ (مواشی صفحہ ہذا) ۱۷ اس حدیث کی شرح اور گزشتہ ۱۲ منہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خاص لوگوں میں ملاپ کرانے کے لیے تشریف لے گئے ۱۲ منہ ہو



الْإِمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمْرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ  
 أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ  
 الْإِمَامَةِ يَقْتُلُهُ الْقُرَّانُ وَرَأَيْتُ أَحْسَنَ أَنْ  
 تَسْتَحِرَّ الْقَتْلَ يَقْتُلُهُ الْقُرَّانُ فِي الْمَوَاطِنِ  
 كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنُ كَثِيرٍ وَرَأَيْتُ أَسْرَى  
 أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ فَلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ  
 شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَاكُم  
 يَزُلْ عُمَرُ يَرَا جُعْنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ  
 صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ عُمَرَ وَ  
 رَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ  
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ شَكَرَ رَجُلٌ شَاكٍ عَاقِلٌ  
 لَا تَجْمَعُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ  
 فَا جَمْعُهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَفْنِي  
 نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانُ بِأَثْقَلُ  
 عَلَيَّ مِمَّا كَلَفْنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ  
 قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَاكُم يَزُلْ

قرآن کے بہت سے قاری شہید ہوئے تو ابو بکر صدیقؓ نے مجھ کو  
 بلا بھیجا وہاں حضرت عمرؓ بھی موجود تھے میں کیا ابو بکرؓ نے کہا یہ  
 عمرؓ میرے پاس آئے کہتے ہیں یا مہر کی لڑائی میں قرآن کے بہت  
 سے قاری مارے گئے میں ڈرتا ہوں اسی طرح اگر دوسری لڑائیوں  
 میں بھی قاری لوگ شہید ہوں تو کہیں قرآن کا ایک بڑا حصہ نہ  
 اٹھ جائے میری رائے یہ ہے کہ تم قرآن کو (ایک مصحف میں)  
 جمع کرنے کا حکم دے دو یہ سن کر میں نے حضرت عمرؓ سے کہا بھلا  
 میں ایسا کام کیوں کر کروں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 نہیں کیا لیکن عمرؓ نے یہ کہا خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اور عمرؓ برابر  
 مجھ سے یہی کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے  
 دل میں بھی ڈال دیا کہ عمرؓ سچ کہتے ہیں اور ان کی میری  
 ایک رائے ہو گئی زید کہتے ہیں ابو بکرؓ نے مجھ سے کہا تم ایک  
 جوان عقلمند آدمی ہو تم کو بھوٹا نہیں سمجھتے دبیعت الیامانہ  
 بھی ہو تم اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی  
 قرآن لکھا کرتے تھے تم ایسا کرو قرآن کی (رجا بجا) تلاش  
 کر کے اس کو اکٹھا کرو زید کہتے ہیں اگر ابو بکرؓ مجھ کو ایک پہاڑ  
 ڈھونے کے لیے کہتے تو وہ بھی مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا جتنا  
 یہ کام مجھ پر سخت گذرا اور میں نے ابو بکرؓ اور عمرؓ دونوں  
 سے کہا تم دونوں ایسا کام کیوں کرتے ہو جو آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے نہیں کیا ابو بکرؓ نے کہا خدا کی قسم یہ کام بہت

لے کیونکہ اس وقت تک قرآن لوگوں کے سینوں میں تھا اور کچھ لکھا ہوا بھی تھا مگر متفرق جابجا قطعوں میں سب ایک مصحف میں  
 جمع نہ تھا ۱۲ منہ سے اس قول سے صاف نکلتا ہے کہ صحابہؓ کو دین کی اس بات سے تامل ہوتا جو آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے نہیں کی پس جس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؓ نے نہ کیا ہو مثلاً  
 مجلس میلاد یا عرس یا سوم یا چہلم یا نیازات اور فاتحہ وغیرہ ان میں سے مسلمانوں کو ضرور تامل ہو گا اور اگر ان باتوں کو بدعت  
 سمجھ کر ان سے باز رہیں تو جتنی ثواب ہوں گے نہ قابل ملامت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے ۱۲ منہ سے یہیں  
 سے ترجمہ باب نکلان ہے ۱۲ منہ سے اس میں دین کی بڑی حفاظت اور مصلحت ہے ۱۲ منہ ۶۶

يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي  
لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرِي بِكُرْوَعِي  
وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيْتُ بَعَثَ  
الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِيِّ الرَّقَاعِ  
وَاللَّخَافِ وَصَدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ  
أَخْرُسُورَةَ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ  
مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى أَخِيهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ  
أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهُمَا فِي سُورَةِ تَهَا  
كَانَتْ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتُهُ  
حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ عِنْدَهُمَا  
حَيَاتُهُ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ  
بَدَتْ عُمَرَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
اللِّخَافُ يَعْنِي النَّدَفَ -

**باب ۴۵۹** كِتَابُ لِحَاكِمٍ إِلَى عُمَرَ  
وَأَلْفَاظِي إِلَى أُمِّ النَّاسِ -

۸۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْسٍ ح حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي كَيْسٍ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ  
عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ  
وَبِجَالٍ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ سَهْلٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ خَبْرٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرٍ  
مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمْ فَأَخْبَرَ مُحَمَّدُ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطَرَحَ فِي قَفِيرٍ

عمدہ ہے اور برابر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک  
کہ اللہ نے میرے دل میں بھی وہی ڈال دیا جو ابو بکرؓ اور  
عمرؓ کے دل میں ڈالا تھا میری رائے اور ان کی رائے ایک  
ہو گئی آخر میں نے قرآن کی تلاش شروع کی ہر جگہ سے  
اکٹھا کرنا شروع کیا کہیں کچھ اور کی چھڑیوں پر کہیں پرتوں  
پر کہیں چوڑے پتھروں پر دیا ٹھیکریوں پر مجھ کو لکھا ملا کچھ  
لوگوں کو زبانی یاد تھا سورہ توبہ کی اخیر آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ  
مِنْ أَنْفُسِكُمْ الْآیۃ خُزَیمۃ بن ثابت یا ابو خُزَیمۃ کے پاس (دیکھی ہوئی)  
ہی (گو یاد بہتوں کو تھی) اب یہ مصحف جو طیار ہوا ابو بکرؓ کی  
زندگی بھران کے پاس رہا پھر جب اللہ نے ان کو اٹھالیا تو عمرؓ کی  
زندگی بھران کے پاس رہا پھر عمرؓ کے بعد ان کی بیٹی ام المومنین  
حفصہؓ کے پاس رہا محمد بن عبد اللہ نے کہا حدیث میں خلاف  
کے لفظ سے ٹھیکرے مراد ہیں -

**باب** امام یا بادشاہ کا اپنے نائبوں کو اور قاضی کا  
اپنے عملہ کو لکھنا -

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینہی نے بیان کیا کہا  
ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو یسے سے دوسری سند  
امام بخاری نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا  
کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو یسے بن عبد اللہ بن  
عبد الرحمن بن سہل سے انہوں نے سہل بن ابی حاتم سے ابو یسے  
کو سہل اور ان کی قوم کے دوسرے بڑے لوگوں نے خبر دی  
کہ عبد اللہ بن سہل اور عیصہ بن مسعود دونوں کھانے  
کی تکلیف اٹھا کر خیبر کی طرف گئے وہاں سے کچھ کچھ رہی  
لے کر آئیں جب وہاں پہنچے اور الگ الگ ہو گئے تو عیصہ کو

لے قاضی کا عملہ جیسے ناظرین ہر قسم تعمیل اور وکیل کو تو ال و فیو ۱۲۸

أَوْعَيْنَ فَإِنِّي يَهُودٌ فَقَالَ أَتُكْفِرُ بِاللَّهِ  
فَتَكْفُرُ بِمُؤَدَّاتِكُمْ مَا قَاتَلْنَاكَ وَاللَّهِ  
ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ  
فَذَكَرَ لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ  
حَوِصَّةٌ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَ  
هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْبِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحِصَّةَ  
كَبُرَ كَبِيرُيْرٍ السَّنَنُ فَتَكَلَّمَ  
حَوِصَّةٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحِصَّةٌ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا أَنْ يَدَّ وَأَصَابَكُمْ فَمَا أَنْ  
يُؤَدَّ نُوا يَحْرِبُ فَلَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَكَتَبَ  
مَا قَاتَلْنَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَوِصَّةَ وَمُحِصَّةَ  
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَخْلِفُونَ وَ  
تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا  
لَا قَالَ أَتَخْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ  
قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَّاهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى  
أَدْخَلَتْ الدَّارَ قَالَ سَمِعْتُ فَكَضَيْتُ

غیر آئی کہ عبداللہ بن سہل کو کسی نے مار کر پانی کے چشمہ میں ڈال  
دیا ہے۔ یہ حال دیکھ کر محیصہ (غیر کے) یہودیوں کے پاس گئے  
اور ان سے کہنے لگے خدا کی قسم تم ہی لوگوں نے اس کا خون کیا  
ہے وہ مکر گئے کہنے لگے واہ واہ خدا کی قسم ہم نے اس کو  
نہیں مارا آخر محیصہ (غیر سے) لوٹ کر اپنی قوم والوں کے پاس  
آئے ان سے یہ واقعہ بیان کیا پھر وہ ان کے بڑے بھائی  
تولیہ اور عبد الرحمن بن سہل یہ تینوں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس آئے محیصہ نے چاہا میں گفتگو شروع کروں  
کیونکہ وہی عبداللہ کے ساتھ اخیر میں گئے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کوبات کرنے دے بڑے  
کوبات کرنے دے یعنی جو عمر میں بڑا ہے پہلے اس کو بولنے  
دے تب تولیہ نے (جو عمر میں سب سے بڑے تھے) گفتگو کی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہودی تمہارے سامنے  
عبداللہ کی دیت دیں نہیں تو ان کو لڑائی کی ٹوٹس دی  
جائے پھر آپ نے یہودیوں کو اس مقدمہ میں لکھا انہوں  
نے جواب میں یہ لکھا کہ ہم نے اس کو نہیں مارا آپ نے تولیہ  
اور محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا اب تم لوگ قسم کھاؤ کہ  
یہودیوں نے اس کو مارا ہے تو تمہارے سامنے کا خون ان  
پر ثابت ہو جائے گا انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھانے کے  
آپ نے فرمایا تو پھر یہودیوں سے قسم لی جائے گی کہ ہم نے  
اس کو نہیں مارا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مسلمان  
نہیں تھے۔ آخر عبداللہ کی دیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنے پاس سے سو اونٹنیاں دیں سہل کہتے ہیں یہ سب اونٹنیاں

لے ان کی گردن توڑ کر پانی میں ڈال دیا تھا (ابن اسحاق) ۱۲ منہ سے کافر ہیں ان کو قسم کھانے میں کیا باک وہ تو ہم سب کو مار ڈالیں گے

اور پھر قسم کھائیں گے ہم نے نہیں مارا ۱۲ منہ کا

مِنْهَا نَافَةٌ

کتاب ۴۹۰ هَذَا يَحْوِي لِحَاكِمًا أَنْ  
يَبْعَثَ رَجُلًا وَاحِدًا لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ  
۸۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدٌ ثنا ابْنُ أَبِي  
زَيْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَرْيِدِ  
بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَخِي  
نَقَّالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ  
اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ فَأَقْضِ  
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ  
إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَفَى  
بِأَمْرَاتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ  
فَعَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةِ مِنَ الْغَنَمِ  
وَوَلِيدَةٌ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا  
إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ بِمِائَةِ وَتَغْرِيبٌ  
عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا قَضَاءَ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا  
الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدُّ عَلَيْكَ وَ  
عَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ بِمِائَةِ وَتَغْرِيبٌ  
عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا ابْنِي لِرَجُلٍ فَأَعُدْ

ہمارے میں لائی گئیں (مجھ کو یاد ہے) ان میں سے ایک اونٹنی  
نے مجھ کو لات ماری تھی  
باب کیا حاکم صرف ایک شخص کو کسی بات کے دریا  
کرنے کے لئے بھیج سکتا ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے  
ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ  
بن عبد اللہ عقبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور زید بن  
خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا ایک گنوار نام نامعلوم  
آنحضرتؐ پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کی کتاب کے موافق  
ہمارے مقدمہ فیصلہ کر دیجئے یہ سن کر اس کا حریف کھڑا ہو کہنے لگا  
بیشک کہ یا رسول اللہ کی کتاب کے موافق ہمارے مقدمہ کا فیصلہ  
کر دیجئے اب وہ گنوار کہنے لگا یا رسول اللہ مقدمہ یہ ہے کہ میرا بیٹا اس  
کے یہاں نوکر تھا اس نے کیا کیا اس کی جو دوسے زنا کی لوگوں نے  
مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار کیا جائے گا میں نے بکریاں اور ایک  
لوٹری اس کو دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا جو میں نے دوسرے  
عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا تیرا بیٹا سنگسار نہ  
ہوگا سو کوڑے کھائے گا ایک برس کے لیے دیس سے نکالا جائے گا  
آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی  
کتاب کے موافق کر دینا بکریاں اور لوٹری اپنی واپس لے لے  
تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑیں گے ایک برس کے لیے دیس باہر  
ہوگا انیس تو ایسا کر کل اس دوسرے شخص کی جو دیکھا پاس جا کر وہ

لے اس حدیث کے کی مطابقت ترجمہ باب سے شکل ہے کیونکہ حدیث میں یہ ذکر کہاں ہے کہ آپ نے نائب کو لکھا یا امین کو بعضوں نے کہا جب یہودیوں  
کو لکھا وہ بھی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایا تھے تو آپ نے اپنی رعایا کو لکھا اس سے امین کو لکھا جو ان کے لئے لکھا یا بعضوں نے کہا آخر آپ نے جو خط بھیجا عقاد  
کسی ایک خاص یہودی کا تھا اس کے نام ابونکاحم جو سارے خیبر سے یہودیوں کا سردار ہو گا وہی گویا نائب کے مثل ہوا ۱۱۱ منہ سہ یعنی بطور حاکم کے  
نہ بطور گواہ کے کیونکہ ایک شخص کی گواہی پر قاضی کو کوئی حکم دینا جائز نہیں ۱۲ منہ ۴

عَلَىٰ أَمْرًا هَذَا فَأَمَرَ جُمُوعًا فَعَدَا عَلَيْهِمَ  
أُنَيْسٌ فَرَجَمَهُمَا -

باب ۱۷ تَرْجِمَةُ الْحُكَّامِ وَهَلْ  
يَجُوزُ تَرْجِمَانُ وَاحِدٌ وَقَالَ حَارِجَةُ  
بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ  
يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبَتْ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَقْرَأَتْهُ  
كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا لَيْتَهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
عَلَيْ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا  
تَقُولُ هَذِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ  
فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهِمَا الَّذِي صَنَعَ  
بِهِمَا وَقَالَ أَبُو جَحْمَةَ كُنْتُ أَسْتَرْجِمُ بَيْنَ  
أَبْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ لَا بَدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمِينَ -

زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر مہج کو انیس اس کے پاس گئے  
اس نے زنا کا اقرار کیا انیس نے اس کو سنگسار کر ڈالا۔

باب حاکم کے سامنے مترجم کا رہنا اور کیا ایک ہی  
شخص ترجمہ کے لئے کافی ہے اور خارجہ بن زید بن ثابت نے  
زید بن ثابت سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان یہودیوں کی تحریر سیکھنے کا حکم دیا تو زید آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے خط جو آپ یہود کو لکھواتے لکھتے اور یہود کے خط  
جو آپ کے پاس آتے پڑھ کر آپ کو سناتے تھے اور حضرت عمرؓ نے  
(عبدالرحمن بن حاطب سے) کہا یہ لونڈی (فہمہ) کیا کہتی ہے  
اُس وقت حضرت عمرؓ کی اس حضرت علی اور عبدالرحمن بن حوف  
اور عثمان بیٹھے تھے انہوں نے کہا یہ کہتی ہے کہ فلاں غلام  
(برغوس) نے مجھ سے زنا کی اور ابو تمزہ نے کہا میں ابن عباس اور  
لوگوں کے بیچ میں مترجم رہا کرتا اور بعض لوگ امام محمد اور امام  
شافعی کہتے ہیں حاکم کے سامنے ترجمہ کرنے کے لیے کم سے کم  
دو مترجموں کا ہونا ضرور ہے۔

اُسے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا نائب بنا کر بھیجا تھا اور انیس کے سامنے اُس کے اقرار کا وہی حکم ہوا جیسے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
اقرار کر چکا تھا اگرچہ انیس کو وہ بنا کر بھیجے گئے ہوتے تو ایک شخص کی گواہی پر اقرار کیسے ثابت ہو سکتا ہے حافظ نے کہا امام بخاری نے یہ باب لاکر امام احمد کے  
امتیاز کی طرف اشارہ کیا ان کا مذہب یہ ہے کہ قاضی کسی شخص کے اقرار پر کوئی حکم نہیں دے سکتا جب تک دو عادل شخصوں  
کو جو قاضی کی مجلس میں رہا کرتے ہیں اس کے اقرار پر گواہ نہ بنا دے اور جب وہ دونوں اُس کے اقرار پر گواہی دیں تب  
قاضی ان کی شہادت کی بنیاد پر حکم دے ۱۲ منہ ۱۲ جب وہ نقد اور عادل ہو امام مالک کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد  
بھی اس کے قائل ہیں امام بخاری کا بھی یہی قول ہے (معلوم ہوتا ہے) لیکن شافعی نے کہا جب حاکم فریقین یا ایک فریق کی زبان نہ سمجھتا  
ہو تو دو شخص عادل بطور مترجم کے ضرور ہیں جو حاکم کو اس کا بیان ترجمہ کر کے سنائیں ۱۲ منہ ۱۲ اس کو امام بخاری نے تلخیص  
میں وصل کیا۔ کہتے ہیں زید بن ثابت ایسے ذہین تھے کہ پندرہ دن کی محنت میں یہودی کی کتاب پڑھنے لگے اور لکھنے لگے اس حدیث  
سے یہ بھی معلوم ہوتا کہ کافروں کی زبان اور قرآن دونوں سیکھنا درست ہے خصوصاً جب ضرورت ہو کیونکہ آنحضرتؐ نے زید سے فرمایا تھا  
مجھ کو یہودیوں سے لکھواتے پڑھانا نہیں ہوتا ۱۲ منہ ۱۲ حاطب بن اسد عبدالرزاق اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲  
یہ حدیث اور کتاب العلم میں موصول آگزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۲ تو ترجمہ کو انہوں نے شہادت پر قیاس کیا یہاں سے ان لوگوں  
کا جواب ہو گیا جو کہتے ہیں امام بخاری نے بعض الناس کے لفظ سے امام ابو حنیفہ کی تحقیق کی ہے کیونکہ بعض الناس کوئی تعبیر کا کلمہ نہیں  
اگر تعبیر کا کلمہ ہوتا تو امام شافعی کے لیے کیونکر ملتا تھا کہ ۱۲ منہ ۱۲

۸۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هَذَا تِلْكَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي تَرْكِيهِ عَنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِي تَرْجُمَانِيهِ تِلْكَ لَمْ أَرِي سَأَلْتُ هَذَا إِنْ كَذَبَنِي فَلَا تَذْكُرْ كَرَّ الْحَدِيثِ فَقَالَ لِلتَّحْنَانِ تِلْكَ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ تَذْكُرِي هَاتَيْنِ-

بَابُ ۴۲۲ مُحَاسَبَةُ الْإِمَامِ عَمَّا لَمْ يَكُنْ

۸۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأَتَيْثِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا محمد کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی ان کو عبید اللہ بن عباس نے ان سے ابو سفیان نے بیان کیا کہ ہر قتل ربا و شاہ روم نے ان کو قریش کے اور کئی سواروں کے ساتھ بلا بیجا پھر اپنے ترجمان سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہہ میں اس شخص سے (یعنی ابو سفیان سے) کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں اگر یہ جھوٹ ہوئے تو تم کہہ دینا یہ جھوٹا ہے پھر اخیر تک سادی ہی بی بیان کی جو شروع کتاب میں گندہ چکی ہے (خیر میں ہر قتل نے اپنے ترجمان و مترجم سے کہا اس شخص (یعنی ابو سفیان) سے کہہ اگر تو نے جو کہادہ سچ ہے اس پیغمبر کا یہی حال ہے تو وہ عنقریب اس ملک کا بھی مالک ہو جائیگا جو اس وقت میرے دونوں پاؤں کے تلے ہے

باب امام یا بادشاہ اپنے عاملوں سے حساب لے سکتا ہے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبید بن سلیمان نے خبر دی کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو عبیدہ ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبید اللہ بن ابیہ کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیج دیا تحصیل دار بنایا جب وہ زکوٰۃ وصول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگایہ تو تمہارا یعنی زکوٰۃ کا مال ہے اور یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا ہے

سہ یہاں یہ اعتراض ہو ہے کہ ہر قتل کا فعل کیا محبت ہے وہ تو کافر تھا نفرائی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ گوہر قتل کافر جو مگر اگلے پیغمبروں کی کتابوں اور ان کے حالات سے خوب واقف تھا تو گویا اگلی شریعتوں میں بھی ایک ہی مترجم کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا جاتا تھا بعضوں نے کہا ہر قتل کے فعل سے عرض نہیں بلکہ ابن عباس نے جو اس امت کے عالم تھے اس قتل کو نقل کیا اور اس پر یہ اعتراض نہ کیا کہ ایک شخص کا ترجمہ غیر کافی تھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص کی مترجمی کافی سمجھتے تھے ۱۲ مندرجہ اور جو سرکاری روپیہ انہوں نے کھایا ہو وہ ان سے وصول کر سکتا ہے ۱۲ مندرجہ

لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهَلْ جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ  
حَتَّى تَأْتِيكَ هَدْيُتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا  
ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَخُطِبَ النَّاسَ فَمَحَمَّدُ اللَّهِ وَأَشْنَى عَلَيْهِ  
ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعِيزُ بِمَا جَاءَكَ  
مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا وَلاَ فِي اللَّهِ فَيَأْتِي  
أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ هَذَا الْكَلِمَةُ وَهَذِهِ هَدْيُهُ  
أَهْدَيْتَ لِي فَهَلْ جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ  
بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدْيُتُهُ إِنْ كَانَ  
صَادِقًا قَوْلًا لِلَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا  
شَيْئًا قَالَ هَشَامٌ بَغِيرَ حَقِّهِ إِلَّا جَاءَ اللَّهُ  
يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَلَا فَلَاعْرِفَنَ مَا جَاءَ  
اللَّهُ رَجُلٌ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ وَبَعِيرَةٌ لَهَا  
خَوَاشٍ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى  
رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِهِ الْآهَلُ بَلَغَتْ -

**باب ۲۷۳ بَطَانَةُ الْأَمَامِ وَأَهْلُ**  
**مَسْوَراتِهِ الْبَطَانَةُ الدُّخْلَاءُ -**

۸۴۳ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ  
سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ  
مِنْ نَبِيٍّ وَلاَ اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا  
كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ  
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے باو یا ربی میا  
کے گھر بیٹھا رہتا اور پھر یہ تحفہ تجھ کو ملتا تو دیکھتے اس کے  
بعد آپ کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا اللہ کی حمد و ثنا  
کی پھر فرمایا اما بعد میں تم لوگوں میں سے بعضوں کو  
تخصیلاً رہنا ہوں اور وہ خدمت میں لیتا ہوں جو اللہ نے مجھ کو  
عنایت فرمائی ہیں جب وہ لوٹ کر آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال  
تو تمہارا ہے اور یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملا ہے بعد اکر وہ سچا  
ہے تو اپنے باو میا کے گھر بیٹھا رہتا پھر یہ تحفہ اس کے پاس  
آتا تو خیر قسم خدا کی زکوٰۃ کے مال میں ہے اگر کوئی شخص کوئی چیز لے  
لے گا ہشام راوی نے اتنا اور زیادہ کیا ناسحق تو وہ قیامت کے  
دن اس کو لادے ہوئے آئے گا من لو میں اس کو پہچان لوں گا  
جو اللہ تعالیٰ پاس ایک اونٹ لے ہوئے آئے گا وہ بڑا بڑا ہو گا  
یا ایک گائے لے ہوئے وہ بھی بھیں کر ہی ہوگی یا ایک بکری سیلے  
ہوئے وہ میں میں کر رہی ہوگی اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ  
اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھ لی اور  
فرمایا من رکھو میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا -

**باب امام یا بادشاہ کا مشیر خاص جس کو بطانہ بھی**

کہتے ہیں، (یعنی راز دار دوست)

ہم سے اصبح بن فرج نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن  
وہب نے خبر دی کہ ابیہ کو یونس بن یزید ملی نے انہوں نے ابن  
شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
کوئی پیغمبر یا نبی کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دو طرح کے رفیق نہ  
ہوں ایک رفیق تو اس کو اچھی باتیں کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اُن کی  
رغبت دلاتا ہے اور ایک رفیق بری باتیں کرنے کا ان کی رغبت

تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْضُمُهُ عَلَيْهِ كَالْمَعْصُومِ  
مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ  
يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ بِهَذَا وَأَعْنِ  
ابْنَ كَيْسٍ عَتِيقٌ وَمُوسَى عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
مِثْلَهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ  
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ  
وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعُوبَةُ بْنُ سَلَمَةَ  
حَدَّثَنِي الرَّهْزِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَرَأَ  
سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

**بَابُ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ**  
۸۶۴ - حَدَّثَنَا سَمْعِيُّ حَدَّثَنِي نَائِلُكَ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ  
بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ

وَالنَّاسُ يَكُونُ جَمْعُ الْبُحْرَانِ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
رَهْتَانِیَّةً اور سلیمان بن بلال نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید  
انصاری سے روایت کیا کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی اس کو  
اسمعیل نے وصل کیا اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ بن عقبہ سے بھی ان  
دونوں نے ابن شہاب سے یہی حدیث اس کو بیعتی نے وصل کیا  
اور شعب بن ابی حمزہ نے زہری سے یوں روایت کیا مجھ سے  
ابو سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدری سے اُن کا قول  
یعنی حدیث کو موقوفاً نقل کیا اور امام او زاعی اور معاویہ بن سلام  
نے کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن  
نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین اور سعید  
بن زیاد نے اس کو ابو سلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابو سعید  
خدری سے موقوفاً یعنی ابو سعید کا قول اور عبداللہ بن ابی جعفر نے  
کہا مجھ سے صفوان بن سلیم نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے  
انہوں نے ابوالیوب سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا اس کو امام نسائی نے وصل کیا

**باب امام لوگوں سے کن باتوں پر بیعت لے۔**  
ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے  
امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ کو  
عبادہ بن ولید نے خبر دی کہا مجھ کو میرے والد نے انہوں نے

لے مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کو بھی شیطان بہکانا چاہتا ہے مگر وہ اس کے دام میں نہیں آتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو معصوم رکھنا چاہتا ہے  
باقی دوسرے خلیفے اور بادشاہ کبھی بدکار مشرک کے دامن میں پھنس جاتے ہیں اور برے کام کرتے ہیں جتنے ہیں بعضوں نے کہا نیک رفیق سے فرشتہ  
اور برے رفیق سے شیطان مراد ہے بعضوں نے کہا نفس امارہ اور نفس مطمئنہ ۱۲ منہ سگھ اور نرائی کی روایت کو امام احمد نے اور معاویہ کی  
روایت کو امام نسائی نے وصل کیا ان دونوں نے راوی حدیث ابو ہریرہؓ کو قرار دیا اور ادھر کی روایتوں میں ابو سعید خدری ۱۲ منہ سگھ عبداللہ  
بن ابی حسین اور سعید کی روایتوں کو معلوم نہیں کس نے وصل کیا ۱۲ منہ سگھ حاصل یہ ہے کہ اس حدیث میں ابو سلمہ پر راویوں کا اختلاف ہے کوئی کہتا ہے  
ابو سلمہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کوئی کہتا ہے ابوالیوب کوئی ابو سعید سے موقوفاً نقل کرتا ہے کوئی مرفوعاً ۱۲ منہ



بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ كَوْمَةً لَا تَكُونُ.

۸۶۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ خَدِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَجْفَرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخِرَةِ، فَاعْفُ رِئَاضًا لِلْمُهَاجِرَةِ فَاجَابُوا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا ۸۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا قِيمًا اسْتَطَعْتَ.

۸۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

اپنے والد عبادہ بن صامت سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا حکم سننے اور ماننے پر بیعت کی خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں اور اس شرط پر کہ جو شخص سرداری کے لائق ہوگا (مثلاً قریش میں سے ہو اور شرع پر قائم ہو) اس کی سرداری قبول کر لیں گے اس سے جھگڑا نہ کریں گے اور جہاں کہیں رہیں گے وہاں حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے اور اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرنے کے۔

ہم سے عمر بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو سردی کے وقت برآمد ہوئے دیکھا تو مہاجرین اور انصاری خندق کو دور پہنچے آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے فائدہ ہو چکا کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ہے۔ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا! انہوں نے جواب میں یہ شعر پڑھا:

اپنے پیغمبر محمد سے یہ بیعت ہم نے کی

جان جب تک ہے زمین کے کافروں سے ہم جدا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ہم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کرنے تھے کہ آپ کا حکم سنیں گے اور مانیں گے تو آپ فرماتے یوں کہو جہاں تک ممکن ہوگا یعنی ہو سکے گا اے

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سفیان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے

دِينًا، قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ  
اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ  
كُتِبَ إِلَيَّ أُخْرِجُوا السَّمْعَ وَالطَّلَاعَةَ  
لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا  
اسْتَطَعْتُ وَإِنْ بَقِيَ قَدْ أَقْرَأَ  
بِمِثْلِ ذَلِكَ -

٨٤٨ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ  
الشَّعْبِيِّ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقْنِي فِيمَا  
اسْتَطَعْتُ وَالنَّصِيحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

٨٤٩- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ دِينَاصٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ  
عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَبْدَ الْمَلِكِ أَمِيرَ

عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب لوگوں نے لعجہ الملک بن مروان پر اتفاق کر لیا تو عبداللہ بن عمرؓ نے بیعت کا خط اس مضمون کا لکھا میں اللہ کے بندے عبداللہ بن مروان کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ کی شریعت اور اس کے پیغمبر صلعم کی سنت کے موافق جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میرے بیٹے بھی ایسا ہی اقرار کرتے ہیں۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے  
ہشیم نے کہا ہم سے سیار بن وردان نے انہوں نے شعبی سے  
انہوں نے جریر بن عبد اللہ بن جلی سے انہوں نے کہا میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا حکم سننے اور پانے پر  
بیعت کی تو آپ نے مجھ کو یہ کلمہ سکھلا دیا یوں کہ جہاں تک مجھ  
سے ہو سکے گا اور میں نے اس امر پر بھی آپ سے بیعت کی کہ ہر  
مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا جب لوگوں نے عبد الملک بن مروان سے بیعت کر لی تو عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی اُس کو یوں خط لکھا اللہ کے بندے

۱۔ عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد ۱۲ مندرجہ ہوا یہ جب کہ زبیر خلیفہ ہوا تو عبداللہ بن زبیر نے اس سے بیعت نہیں کیا بڑید کے مرتے ہی عبداللہ بن زبیر نے خلافت کا دعویٰ کیا اور معاویہ بن زبیر بن معاویہ خلیفہ ہوا کچھ لوگوں نے عبداللہ سے کچھ لوگوں نے معاویہ بن زبیر سے بیعت کی لیکن یہ معاویہ جو ابنیں حال میں دن سلطنت کر کے مر گیا اور وہ ان خلیفہ بن بیٹھا وہ پھر جیسے ہی کر مر گیا اور اپنے بیٹے عبدالملک کو خلیفہ کر گیا عبداللہ نے حجاج بن یوسف ظالم کو عبداللہ بن زبیر جیسے لڑنے کے لیے روانہ کیا جب جا غالب ہوا اور عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے تو اب سب لوگوں کا اتفاق عبد الملک پر ہو گیا اس وقت عبداللہ بن زبیر نے اپنے بیٹوں سمیت اُس سے بیعت کر لی عبداللہ بن عمر کے بیٹوں کے نام یہ تھے عبداللہ، ابو بکر و ابو سعید، بلال اور عمر یہ سب مغنیہ بنت ابی سعید کے بطن سے تھے اور عبدالرحمن ان کی ماں علیہ بیت نافیسی تھی اور سالم و عبداللہ اور حمزہ ان کی ماں لونڈی تھی اسی طرح زبیر ان کی ماں بھی لونڈی تھی ۱۲ مندرجہ ہو

الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَقْرَبُ بِالنَّمِيعِ وَالطَّاعَةِ  
لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا  
اسْتَطَعْتُ فَإِنْ بَيْنِي قَدْ أَقْرَبُوا بِذَلِكَ  
۸۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
حَدَّثَنَا حَارِثُ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ  
لِسَلَمَةَ عَلَى آتِي شَوْجَ بَايَعْتُمُ الْعَبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ  
قَالَ عَلَى الْمَوْتِ -

۸۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَمَاءَ  
حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَّةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ الْمُسَوِّمَ بْنَ مَحْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ  
الَّذِينَ وَلَا هُمْ عُمَرَاؤُهُمْ وَأَنْشَأُوا  
قَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ كُنْتُ بِاللَّيْلِ  
أَنَا فَسَكُمُ عَلَى هَذَا الْأَهْلِ وَلِكُنْتُكُمْ  
إِنْ شِئْتُمْ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فُجَعَلُوا  
ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فُكُنُوا وَكَوُوا  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمَرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ  
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا أَرْنَاهُ  
أَحَدًا مِنْ النَّاسِ يَتَّبِعُ أَوْلِيَّكَ  
الرَّهْطَ وَلَا يَطْأُ عَقِبَهُ وَمَالَ  
النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَادُّونَهُ  
تِلْكَ اللَّيَالِي حَتَّى إِذَا كَانَتْ اللَّيْلَةُ

امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کو معلوم ہو میں اللہ کی شریعت  
اور اس کے پیغمبر کی سنت کے موافق تیرا حکم سننے اور ماننے کا  
اقرار کرتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میرے بیٹے  
مجھی یہی اقرار کرتے ہیں۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے  
حاتم بن اسلمیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبیدہ سے میں  
نے سلمہ بن اکوع سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت کی تھی انہوں نے  
کہا (لو کہ مر جائے پر۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسمار نے بیان کیا کہا  
ہم سے جویریہ بن اسمار نے انہوں نے امام مالک سے  
انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے  
اُن سے مسور بن مخزوم نے بیان کیا کہ حضرت عمر (مرنے وقت)  
بن چہ آدمیوں کو خلافت کے لیے نامزد کر گئے تھے (یعنی علی  
عثمان ازیر وطلحہ سعد اور عبدالرحمن بن عوف) یہ سب جمع ہوئے  
انہوں نے مشورہ کیا (کوئی خلیفہ ہو) آخر عبدالرحمن بن عوف نے  
کہا مجھ کو کچھ خلافت کی آرزو نہیں ہے لیکن اگر تم کہو تو میں تم میں  
سے کسی کو خلافت کے لیے چن سکتا ہوں (میری رائے  
پر رکھ دو) انہوں نے ایسا ہی کیا عبدالرحمن کو اختیار سے  
دیا کہ وہ جس کو چاہیں چن لیں اب لوگ سب عبدالرحمن کی  
طرف جمع ہو گئے ایک آدمی بھی اُن باقی آدمیوں کے ساتھ نہیں  
رہا اُن کے پیچھے پیچھے چلتا تھا اور جس کو دیکھو وہ راتوں کو میری  
سے مشورہ کر رہا ہے کس کو خلیفہ کرنا چاہیے مسور ابن مخزوم  
کہتے ہیں جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان

سے دینا ہوا کی ساقی ہے جب اُن کو معلوم ہو گیا کہ خلافت عبدالرحمن کے ہاتھ میں ہے تو میں انہی پر جب بڑے جس کو دیکھو اُن کے ساتھ ۱۲ منہ

الَّذِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا نَبَايَعْنَا عُمَانَ قَالَ أَلَيْسَ لِي  
 طَرَفٌ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْرِهِ مِنَ الْأَسْلِ  
 فَتَوَرَّبَ الْبَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ  
 تَأْتِيَانِي كَوَالِدِهِ مَا أَكْتَحَلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ  
 بِكَبِيرِ كَوْمٍ أَطْلُقُ فَإِذَا عُمُ الرُّبَيْبِ وَسَعْدًا  
 قَدْ عَوَّيْتُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ  
 ادْعُ لِي عَلِيًّا قَدْ عَوَّيْتُ فَنَاجَاهُ حَتَّى  
 ابْتَهَأَ اللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِّنْ عِنْدِهِ  
 وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
 يَخْشَاهُ مِنْ عَنِّي شَيْئًا ثُمَّ قَالَ  
 ادْعُ لِي عُمَانَ قَدْ عَوَّيْتُ فَنَاجَاهُ حَتَّى  
 فَتَرَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنَ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى  
 لِسَائِسِ الصُّبْحِ وَاجْتَمَعَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ  
 عِنْدَ الرُّبَيْبِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَنْ كَانَ  
 حَاضِرًا مِّنَ الْأَمْهَاجِيِّينَ وَالْأَنْصَارِ  
 وَأَرْسَلَ إِلَى أَمْثَرِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوا  
 وَأَقْوَامُ تِلْكَ الْحَجَّةِ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا  
 اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ  
 قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ  
 فِي أَمْرِ النَّاسِ فَكُنْتُ أَرَاهُ يُعَدُّ لَوْتٍ  
 بِعُمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلَى نَفْسِكَ سَبِيلًا  
 فَقَالَ أَبَايُكَ عَلَى سُلْطَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَانْخَلِيفَتَيْنِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی تو تھوڑی رات گئے عبدالرحمن بن  
 عوف میرے پاس آئے دروازہ کھٹکھٹایا میں سوتے سے جاگ  
 اٹھا مجھ سے کہنے لگے واہ تم سو رہے ہو میں تو اس رات (یا ان  
 تین راتوں) میں کچھ زیادہ نہیں سویا جاؤزبیر بن عوام اور سعد بن  
 ابی وقاص کو بلا لاؤ میں اُن کو بلا لایا عبدالرحمن ان سے مشورہ  
 کرتے رہے پھر مجھ کو بلایا اور کہا جاؤ حضرت علیؑ کو بلا لاؤ۔  
 میں اُن کو بھی بلا لایا ادھی رات تک اُن سے کانا پھوسی (سرگوشی)  
 کرتے رہے جب حضرت علیؑ اُن کے پاس سے اُٹھے تو ان کو یہی امید  
 تھی کہ عبدالرحمن مجھ ہی کو خلافت کے لیے تجویز کریں گے۔ مگر تھا  
 یہ کہ عبدالرحمن کے دل میں ذرا حضرت علیؑ کی طرف سے کچھ ڈر  
 تھا۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا اب حضرت عثمانؓ کو بلا لاؤ۔  
 میں اُن کو بلا لایا اُن سے اس وقت تک سرگوشی رہی کہ صبح کی اذان  
 ہوئی اذان کے وقت دونوں جدا ہوئے۔ جب لوگوں نے صبح کی  
 نماز پڑھی اور یہ پھیپوں آدمی منبر کے پاس جمع ہو گئے تو عبدالرحمن نے  
 جتنے مہاجرین اور انصار مدینہ میں حاضر تھے اور جتنے فوجوں کے  
 سردار وہاں موجود تھے جو اتفاق سے اس سال حج کے لیے آئے  
 تھے اور حضرت عمرؓ کے ساتھ انہوں نے حج کیا تھا سب کو بلا بھیجا۔  
 جب سب لوگ اکٹھے ہو گئے اس وقت عبدالرحمن نے تشہد  
 پڑھا اور کہنے لگے علیؑ تم بڑا زمانا میں نے سب لوگوں سے  
 اس معاملہ میں گفتگو کی (میں کیا کروں) وہ عثمانؓ کو مقدم رکھتے ہیں  
 ان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ پھر عثمانؓ سے کہا ذاتھ لاؤ (میں تم  
 سے اللہ کے دین اور اُس کے رسول کی سنت اور آپ کے بعد

لے عبدالرحمن یہ دُرتے تھے کہ حضرت علیؑ کے مزاج میں ذرا سختی ہے اور عام لوگ اُن سے خوش نہیں ہیں ان کے خلاف جھلکتے ہیں۔ یہاں نہ ہو کر ان سے کھڑا ہوا جائے  
 بیٹھے کہیں حضرت علیؑ کی مزاج شریف میں لطافت اور خوش لمبی بہت تھی۔ عبدالرحمن کو یہ ڈر ہوا کہ اس مزاج کے ساتھ خلافت کا کام اچھی طرح سے چلے گا یا نہیں  
 چنانچہ ایک شخص نے حضرت علیؑ سے اس لطافت اور خوش لمبی کی نسبت کہا ہذا نسی انک الی الابلجۃ ۱۲۷

مِنْ بَعْدِهِ قَبَايَعُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ  
وَأَمْرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ۔

### بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعَنَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ  
لِي يَا سَلَمَةُ الْإِتْبَايَعُ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي  
الثَّانِي۔

### بَابُ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ  
وَعُكٌّ فَقَالَ أَقْبِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ  
فَقَالَ أَقْبِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فُخْرِجَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةُ كَأَنَّكَ تَنْفِي خَبَثَهَا

دونوں خلیفوں (ابوبکرؓ اور عمرؓ) کے طریق پر بیعت کرتا ہوں۔ یہ  
کہہ کر عبدالرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ سے بیعت کر لی۔ اور جتنے  
مہاجرین اور انصار اور فوجوں کے سردار اور عام مسلمان وہاں موجود  
تھے انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

باب دوبار بیعت کرنا (یعنی ایک ہی امام سے)

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبیدہ  
انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں نے حدیبیہ  
میں درخت رضوان کے تلے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بیعت کی۔ پھر آپ نے فرمایا سلمہ تو بیعت نہیں کرتا میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ میں پہلے ہی بار بیعت کر چکا آپ نے فرمایا  
دوسری بار پھر سہی۔

باب گنواروں (دیہاتیوں) کا (اسلام اور جہاد پر)  
بیعت کرنا۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قلعینی نے بیان کیا انہوں نے  
امام مالک سے انہوں نے محمد منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ  
انصاری سے ایک گنوار (نام نامعلوم) نے (مدینہ میں اگر) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر اس کو بخار آگیا۔  
اس نے کہا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا۔  
پھر کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا۔ آخر وہ  
مدینہ سے نکل کر اپنے جنگل کی طرف چل دیا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح بے پلید چیز دہل چکیں، کو دور

لے یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے بھی بیعت کر لی امر آتی ہی تھا کہ پہلے حضرت عثمان خلیفہ ہوں اور آخر میں جناب رضوی کو خلافت ملے اگر جناب مرتضیٰ  
علیؓ شیریشہ شریعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی خلافت مل جاتی جب بھی آپ اس کے مستحق تھے۔ مگر حق تعالیٰ جل شانہ کو ان  
چاروں بزرگوں کو خلافت کا شرف یکے بعد دیگرے دینا منظور تھا وکان امر اللہ مفعولاً ۱۲۔ سلمہ بن اکوع بڑے بے باک اور لڑنے والے  
شخص تھے خصوصاً تیر اندازی اور دوڑ میں اپنا نظریہ نہیں رکھتے تھے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے ان  
سے دوبار بیعت لی ۱۲۔ عہ فاضل مترجم کی یہ ذاتی رائے ہے تمام اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے مستحق خلافت تھے۔ جو اہل حدیث و

وَيَنْصَحُ طَبِئًا

## بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

۸۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ رُفَاهُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُضَوِّجُ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَبِينِ أَهْلِهِ.

## بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

۸۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعُكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْلَيْتُ بَيْعَتِي فَأَبَى

کرویتا ہے اور خالص پاکیزہ کو رکھ لیتا ہے۔

## بَابُ نَابَالِغِ لَوْ كَ كَابِيعَتِ كَرْنَا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن یزید نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے انہوں نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بچنے میں) دیکھا تھا۔ ان کی ماں زینب بنت حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبد العز سے بن قصی ان کو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے بیعت کر لیجئے آپ نے فرمایا وہ ابھی کم سن ہے آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور عبد اللہ بن ہشام کا دستوں تھا وہ اپنے سب گھروالوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

## بَابُ بَيْعَتِ كَعْدَا س كَا فِخ كَرْنَا دَانِيَسْ هُوَسَلَا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے ایک گنوار نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ میں اس کو تپ آنے لگی۔ وہ آئیکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا۔ پھر دوبارہ آپ سے پاس آیا۔ کہنے لگا!

لہ بیشک آپ کا فرمانا صحیح ہے۔ مدینہ طیبہ ایسا ہی شہر ہے برے لوگ وہاں ٹھہرنے نہیں پاتے خود بخود نکل کر چل دیتے ہیں مدینہ میں وہی لوگ اقامت کرتے ہیں جو نیک اور صالح ہوتے ہیں اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک ۱۲ منہ ۱۵۰ میاں سے یہ نکلا کہ نابالغ کی بیعت صحیح نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵۰ یہی سنت ہے کہ ہر ایک گھر کی طرف سے عید الفطر میں ایک بکری قربانی کی جائے سارے گھروالوں کی طرف سے ایک ہی بکری کافی ہے۔ اب یہ جو رواج ہو گیا ہے کہ بہت سی بکریاں قربانی کرتے ہیں یہ سنت نبوی کے خلاف ہے اور صحت فقہ کے لیے لوگوں نے ایسا کرنا اختیار کر لیا ہے۔ جیسے کتاب الامفیہ میں گزر چکا ہے۔ حافظ نے کہا عبد اللہ بن ہشام اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے بہت مدت تک زندہ رہے ۱۲ منہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجَّأَهُ فَقَالَ  
أَرَأَيْتَ يَبْنَؤُ فَايَ تَخْرُجُ الْأَعْرَافُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ  
تَنْفَعُ خَبَرَهَا وَيَنْصَعُ طَبِيبُهَا۔

بَابُ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يَبَايِعُهُ  
إِلَّا لِدُنْيَا۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
رَجُلٌ عَلَى فُضْلِ مَاءٍ بِالنَّظَرِ يَمْنَعُ  
مِنْهُ ابْنَتَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ  
إِمَامًا لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا إِنْ  
أَعْطَاهُ مَا يَرِيدُ وَفِي لَهُ وَإِلَّا  
لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ يَبَايِعُ رَجُلًا  
بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَخَلَفَ

یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے انکار کیا آخر نبوی  
مدینہ سے نکل کر چل دیا اُس وقت آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ پلید میل کچیل کو چھانٹ ڈالتا ہے  
اور مستقرِ خالص مال رکھ لیتا ہے۔

باب جو شخص محض دنیا کمانے کی نیت سے بیعت  
کرے اُس کی سزا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ محمد بن مہمون سے  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے کہا آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے  
دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات تک نہ کرے گا نہ انکو دگنا ہوں  
سے، پاک صاف کرے گا بلکہ اُن کو دکھ کی مار پڑے گی۔ ایک تو  
تو وہ شخص جس کے پاس رستے میں بے ضرورت پانی ہو یعنی اُس کی  
حاجت سے زیادہ، اور وہ مسافر کو نہ دے۔ دوسرے جو شخص  
محض دنیا کمانے کی غرض سے کسی امام سے بیعت کرے اگر وہ اس  
کو دنیا کا روپیہ پیسہ دے تب تب بیعت پوری کرے ورنہ پوری  
نہ کرے تیسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد باز ا میں کچھ  
سامان بیچنے کو نکالے۔ اور اللہ کی جھوٹی قسم کھائے کہ اس

لے جس کو پانی کی احتیاج ہو معاذ اللہ کیسی سخت دلی اور قساوت قلبی ہے۔ بزرگوں نے تو یہ کیا ہے کہ مرتے وقت بھی خود پانی نہ پیا اور دوسرے بھائی مسلمان  
کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ جنگِ یوہود میں جس میں بہت سے صحابہ شریک تھے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں اپنے چچا زاد بھائی پگس جو زخمی ہو کر گرا پڑا  
تھا پانی لے کر گیا اتنے میں اس کے پاس ایک اور مسلمان زخمی پڑا تھا اُس نے پانی مانگا میرے بھائی نے اشارے سے کہا پہلے اس کو پلا ڈجب میں اُن کے  
پلانے کو گیا تو ایک اور زخمی نے پانی مانگا اس نے اشارے سے کہا اس کے پاس لے جاؤ۔ مگر میں جب تک پانی لے کر اس کے پاس پہنچا وہ جان بحق  
تسلیم ہوا لوٹ کر آیا تو وہ شخص بھی مر چکا تھا جس کے پلانے کے لیے میرے بھائی نے کہا تھا اگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں میرا بھائی بھی مر گیا ہے۔

رضی اللہ عنہم۔ جب اونی مسافر کو پانی نہ دینے کی یہ سزا ہو تو خیال کر لینا چاہیے کہ جن اشقیاء نے امام حسین علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اہل بیت سے فرات ایک ندی کا پانی روک دیا اور انکو پیاسا شہید کیا انکو کتنا عذاب ہو گا معاذ اللہ کوئی جانور کے ساتھ بھی ایسی بے دردی نہیں کرتا جو ان اشقیاء پر نہ ہو  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ کی۔ ان مردودوں کو آنحضرت کا بھی خیال نہ آیا کہ آپ ہی کی جوتیوں کی ٹھیلی سے اس درجہ کو پیچھے رکھتے اور سرداری ملی ورنہ تنگ  
دھڑنگ جاووروں کی طرح جنگل میں مارے پھرتے تھے پوچھنا کون تھا ۱۲ منہ۔

يَا لَللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَ كَذَا  
فَصَدَّقَهُ . فَاَخَذَهَا وَ لَمْ يُعْطِ بِهَا .

بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ رَوَاهُ  
ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ .

۸۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي  
يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي  
أَبُو دَرِيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ  
عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ  
فِي مَجْلِسٍ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا  
بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا  
تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ  
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَسْرَابِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي  
مَعْرُوفٍ مِّمَّنْ وَفِي مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى  
اللّٰهِ وَ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا  
فَعُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَقَاتِلِهِ  
وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا  
فَسَوَّرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ

مال کا مول مجھ کو اتنا ملتا تھا لیکن میں نے نہ بیچا، اور اس کی قسم  
کے اعتبار پر کوئی وہ سامان خریدے حالانکہ وہ جھوٹا ہو اس  
کو اتنا مول نہیں ملتا تھا۔

باب عورتوں سے بیعت لینا۔ اُس کو ابن عباس نے  
آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (بہ حدیث باب  
العیدین میں مذکور ہو چکی ہے)۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا  
اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا، مجھ سے یونس نے بیان  
کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو ادیس (عاند اللہ)  
خولانی نے خبر دی انہوں نے عبادہ بن صامت سے سنا وہ  
کہتے تھے ہم مجلس میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہم سے فرمایا تم مجھ سے ان شرطوں پر بیعت کرتے ہو۔ کہ  
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے اور چوری نہ کرو گے زنا  
نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون ناحق نہ کرو گے (جیسے شرک کے  
زمانہ میں بعض اپنی بیٹیوں کو مار ڈالتے، اپنے ہاتھ اور پاؤں کے  
درمیان طوفان نہ جوڑو گے اچھی بات میں نافرمانی نہ کرو گے۔  
پھر جو کوئی ان شرطوں کو پورا کرے اُس کا ثواب اللہ دیگا اور جس سے  
ان میں سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے یعنی شرک کے سوا دوسرے  
گناہوں میں سے کوئی گناہ، پھر دنیا ہی میں اُس کی سزا مل جائے۔  
(حد کھائے، تو وہ سزا اس کے گناہ کا اتار ہو جائے گی اگر سزا نہ ہو،

۱۔ مسلم کی روایت میں تین آدمی اور ہیں ایک بولہ حاکم کا دوسرے جھوٹا بادشاہ تیسرے مغرور فقیر۔ ایک روایت میں تینوں سے نیچے ازار لگانے والا  
دوسرا خیرات کر کے احسان چلانے والا تیسرا جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا نہ کو رہے۔ ایک روایت میں قسم کھا کر کسی کا مال چھین لینے والا نہ کو رہے ۱۲۔  
۱۳۔ اکثر گناہ ہاتھ اور پاؤں سے صادر ہوتے ہیں اس لیے افراد میں انہی کا بیان کیا۔ بعضوں نے کہا یہ محاذرہ ہے۔ جیسے کہتے ہیں،  
بما کسبت ایدیکم اور پاؤں کا ذکر محض تاکید کے لیے ہے۔ بعضوں نے کہا بین ایدیکم و اس جگہ سے تلب مراد ہے (افتراد پہلے تلب  
سے کیا جاتا ہے آدمی دل میں اس کی نیت کرتا ہے پھر زبان سے نکالتا ہے ۱۲۔



عَائِشَةُ رَأَتْ رَسَاءَ حَقَا عَنْهُ نَبَايَعُنَا ۖ  
عَلَى ذَالِكَ .

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَبَايِعُ النَّسَاءَ بِالْكَلامِ بِهِنَّ الْإِيَّةِ  
لَا يُشْرِكُنَ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ  
إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا .

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
قَالَتْ يَا بَعْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ  
شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ الْبَيْعَةِ  
فَقَبَضَتْ امْرَأَةً مِنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ  
ثَلَاثَةٌ أَشْعَدُ شَيْئًا وَأَنَا أَرْبَعٌ

اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اُس کا گناہ چھپائے رکھے تو قیامت کے دن،  
اللہ تعالیٰ کا اختیار ہوگا چاہے تو اُس کو عذاب کرے چاہے  
تو معاف کر دے (عبادہ کہتے ہیں) ہم نے انہی شرطوں پر آپؐ سے  
بیعت کی۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق بن ہمام  
کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے اُنہوں نے عروہ سے  
انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
عورتوں سے زبانی بیعت لیتے اسی آیت کے موافق (جو سورۃ متحہ میں ہے)  
ان لا یشرکون باللہ شیئا اخیر تک حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا ہاتھ کسی غیر عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا۔ البتہ اُس  
عورت کو آپؐ نے ہاتھ لگایا جو آپؐ کی بی بی یا لونڈی تھی۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث  
بن سعید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ  
بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپؐ نے مجھ کو یا ہم کو سورۃ متحہ کی  
یہ آیت سنائی ان لا یشرکون باللہ شیئا اخیر تک اور ہم کو میت پر نوحہ  
کرنے (چلا کر رونے پٹینے) سے منع فرمایا ایک عورت نے کیا کیا خود  
ام عطیہ یا کسی اور عورت نے بیعت کے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

لے بہ ظاہر اس حدیث کا تعلق ترجمہ باب سے سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر امام بخاری کی باریک بینی اللہ اکبر یہ ہے کہ یہ شرطیں سورۃ متحہ میں قرآن شریف میں  
عورتوں کے باب میں مذکور ہیں یا ایہا النبی اذا جازک المؤمنات یا لایشرکون باللہ شیئا اخیر آیت تک قرآن بخاری نے عبادہ کی حدیث  
بیان کر کے اس آیت کی طرف اشارہ کیا جس میں مراۃ عورتوں کا ذکر ہے۔ بعضوں نے کہا امام بخاری نے اپنی مادیت کے موافق اس حدیث کے دوسرے  
طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف یوں مذکور ہے کہ عبادہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان شرطوں پر بیعت لی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو  
شریک نہ کریں گے جو یہی نہ کریں گے اخیر تک ۱۲ منہ لے نسائی اور طبری کی روایت میں یوں ہے۔ امیرہ بنت رقیقہ کئی عورتوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم پاس گئی کہنے لگی ہاتھ لائیے ہم آپؐ سے مصافحہ کریں آپؐ فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا یہ بھی بن سلام نے اپنی تفسیر میں شعی سے نکالا کہ عورتیں  
کپڑا لٹک کر آپؐ کا ہاتھ تھامتیں یعنی بیعت کے وقت ۱۲ منہ لے اس سے یہ نکلتا ہے کہ عورتیں بھی بیعت کے وقت آپؐ سے ہاتھ ملا تیں (لقبہ بر بصرہ آئندہ)

أَنْ أَجْزِيَهَا نَكْمُ يَقُلْ شَيْئًا  
فَدَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَّتِ  
امْرَأَةً إِلَّا أُنْمِ سُلَيْمٌ وَأُمُّ الْعَلَاءِ  
وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةٌ مُعَاذِ  
أَبْنَتُهُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ  
مُعَاذِ -

اور کہنے لگی یا رسول اللہ فلائی عورت (نام نامعلوم) نے میری ایک  
میت میں میری مدد کی تھی (میرے ساتھ مل کر نوحہ کیا تھا) میں چاہتی  
ہوں اس کا بدلہ کر دوں (اس کے بعد نوحہ سے توبہ کروں) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہیں فرمایا وہ گئی اور پھر لوٹ کر  
آئی۔ ام عطیہ کہتی ہیں پھر یہ شرطیں ام سلیم (انس کی والدہ) اور ام عمار  
اور ابوسبرہ کی بیٹی معاذ کی جو روایا ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی جو رو  
ایہ کے سوا اور عورتوں نے پوری نہیں کیں علیہ

بَابُ مَنْ نَكَحَ بَيْعَةً وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ  
يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَحَ فَإِنَّمَا  
يُكِنُّ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَدَّى بِمَا عَاهَدَ  
عَلَيْهِ اللَّهُ - فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا  
عَظِيمًا -

باب بیعت توڑنا گناہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سورہ  
فتح میں، فرمایا جو لوگ تجھ سے دلے پیغمبر بیعت کرتے ہیں درحقیقت  
وہ خدا سے بیعت کر رہے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر  
ہے۔ پھر جو کوئی بیعت کر کے اپنا اقرار توڑے وہ اپنا آپ نقصان  
کرے گا۔ اور جو کوئی اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے  
ساتھ باندھا اس کو اللہ تعالیٰ بہت بڑا ثواب دیگا۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ سَمِعْتُ جَابِرًا  
قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ عَلَى الْإِسْلَامِ  
فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ  
الْعَدُوُّ مُحْشُومًا فَقَالَ أَقْبِلْنِي نَأْبَى فَلَكَ  
وَلِي قَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفَعُ خَبَرَهَا

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دیکین) نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا۔ میں نے  
جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا۔ وہ کہتے تھے ایک گنوار نام  
نامعلوم یا قیس بن ابی حازم، آل حضرت صلعم کچھ پاس آیا کہنے لگا۔  
یا رسول اللہ اسلام پر مجھ سے بیعت لیجئے۔ آپ نے اس سے بیعت  
لی۔ پھر دوسرے دن بخاریں بھلاتا آیا کہنے لگا میری بیعت فسخ  
کر دیجئے۔ آپ نے انکار کیا بیعت فسخ نہیں کی، جب وہ پٹھانوں کو

وَقَدْ بَيَّعَهُ مَعَهُ سَابِقَةً كَمَا رَوَاهُ بَعْضُ النَّاسِ بَعْضُ النَّاسِ بَعْضُ النَّاسِ بَعْضُ النَّاسِ بَعْضُ النَّاسِ  
دعوائی صفحہ ہذا پہلے نسائی کی روایت میں صاف یوں ہے آپ نے فرمایا جا اس کا بدلہ کر آؤ گئی اور پھر آئی اور آپ سے بیعت کی شاید یہ نوحہ اس  
قسم کا نہ ہوگا جو قطعاً حرام ہے یا یہ اجازت خاص طور سے اس عورت کے لیے ہوگی بعض مالکیہ کا یہ قول ہے کہ نوحہ حرام نہیں ہے۔ مگر نوحہ میں جاہل کے  
افعال حرام ہیں جیسے کپڑے پھاٹنا منہ یا بدن نوچنا خاک اڑانا۔ بعضوں نے کہا اس وقت نوحہ حرام نہیں ہوا تھا۔ قسطلانی نے کہا صحیح یہ ہے کہ پہلے  
نوحہ جائز تھا پھر مکہ مکرمہ تک پہنچ کر وہ تحریمی ۱۲ منہ سے یہ راوی کو شک ہے کہ ابوسبرہ کی بیٹی وہی معاذ کی جو روایت تھی یا معاذ کی جو روایت تھی  
تھی۔ حافظ نے کہا صحیح و اوصلف کے ساتھ ہے۔ کیونکہ معاذ کی جو روایت عرب بنت غلام تھی ۱۲ منہ ۶

وَيَنْصَحُ طَيْبَهَا۔

## باب ۶۶۱ فِي الْإِسْخْلَافِ۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا  
 سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
 سَعِيدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ ثَاثُ عَائِشَةَ رَضِيَ وَارِثُهَا فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ذَاكَ كَوَكَانَ وَأَنَا سَحٌّ فَأَسْتَغْفِرُ  
 لَكَ وَأَذْعُوَاكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ  
 وَأَقْلِيَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا ظَنَنْتُ  
 تَحُجُّ مَرُوفِي وَتَوَكَانَ ذَاكَ لَظَالِمَتِ  
 أَخْرَ يُؤْمِكُ مَعْرَسًا بَبْعُضِ أَرْوَاجِكَ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَلْ أَنَا وَارِثُهَا لَقَدْ هَمَمْتُ  
 أَدْرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِي بَكْرِ  
 وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ  
 أَوْ يَتَمَتَّى الْمُتَمَتُّونَ ثُمَّ قُلْتُ  
 يَا بَنِي اللَّهِ وَبَيْنَ قَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ  
 أَوْ يَدُ قَوْمِ اللَّهِ وَيَا بَنِي الْمُؤْمِنُونَ۔

چلتا ہوا تو فرمایا دینہ کیا ہے (لو ہار کی، بھٹی ہے۔ پلید اور ناپاک  
 (میل کھیل، کو چھانٹ ڈالتا ہے اور کھرا ستم مال رکھ لیتا ہے۔  
 باب۔ ایک خلیفہ مرتے وقت کسی اور کو خلیفہ کرنا  
 تو کیا۔

ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم کو سلیمان بن بلال نے  
 خبر دی۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں  
 نے قاسم بن محمد سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عائشہؓ کے سر میں درد  
 ہوا، کہنے لگیں ہائے سر پھٹنا جاتا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا اگر ایسا ہوا اور میں زندہ رہا تو تیرے لیے بخشش!  
 چاہوں گا دعا کروں گا (یعنی اگر تو میرے سامنے مر گئی حضرت عائشہؓ  
 نے کہا ہائے مصیبت! خدا کی قسم میں بھیجتی ہوں آپ میرا مرنا چاہتے  
 ہیں مر جاؤں تو آپ اسی دن شام کو دوسری عورت سے شادی کریں  
 آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں میں کہتا ہوں ہائے سر  
 پھٹنا جاتا ہے (آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا تھا کہ میں پہلے مروں گا۔  
 حضرت عائشہؓ ابھی بہت دنوں تک زندہ رہیں گی، میں نے یہ قصد  
 کیا ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں۔ ابوبکر کو خلیفہ بنادوں۔  
 ایسا نہ ہو (میری وفات کے بعد) لوگ کچھ اور کہنے لگیں دیکھیں  
 خلافت ہمارا حق ہے، یا آرزو کرنے والے کچھ اور آرزو کریں  
 (خود خلیفہ بننا چاہیں) پھر میں نے (اپنے دل میں) کہا اللہ تعالیٰ  
 کو خود ابوبکر کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں ہے۔ نہ مسلمان  
 اور کسی کو خلیفہ ہونے دیں گے (اس لیے پہلے سے خلیفہ بنانا  
 بیکار ہے،

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے مرض موت میں فرمایا عائشہؓ اپنے باپ اور بھائی کو بلا لے۔ تاکہ میں ان کے لیے لکھ دوں یعنی ابوبکر کی خلافت  
 نہ چاہوں۔ اس کے اخیر میں بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے سوا اور کسی کی خلافت نہیں ماننے کے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ إِنِّي لَأَسْتَخْلِفُ قَالُوا لَئِنْ  
أَسْتَخْلِفْتَ لَنَقْدِ اسْتَخْلَفْتَ مَنْ  
هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَ إِنْ  
أَتَرْتُكَ لَنَقْدِ تَرَكْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ  
مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ  
رَأَيْتُكَ تَرَاهُكَ وَ ذِدْتُ أَرَأَيْتَ  
لَنَجُوتُ مِنْهَا كَفَافًا لِي وَ  
لَا عَلَى لَأَ اتَّخَذْتُهَا حَيَا وَ  
مَيْتًا۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى  
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ

ہم سے محمد بن یوسف قریابی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری  
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
عبداللہ بن عمرؓ سے جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو ان سے کہا گیا آپ  
کسی کو خلیفہ نہیں کر جاتے۔ انہوں نے کہا اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں  
(تو یہ بھی ممکن ہے) جو شخص مجھ سے بہتر تھے یعنی ابوبکر وہ خلیفہ کر  
گئے تھے اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں (مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ  
دوں) تو یہ بھی ہو سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ  
نہیں بنا گئے جو مجھ سے بہتر تھے پھر لوگوں نے اُن کی تعریف شروع  
کی اُنہوں نے کہا بات یہ ہے کوئی تو دلوں سے میری تعریف کرتا ہے  
کوئی مجھ سے ڈر کر اور میں تو یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ خلافت کے مقدمہ  
میں برابر چھوٹ جاؤں نہ مجھ کو ثواب ملے نہ عذاب ہو میں نے خلافت  
کا بوجھ اپنی زندگی بھر اٹھایا اب مرنے پر میں یہ بوجھ اپنی گردن پر  
نہیں اٹھاتا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن یوسف  
نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے کہا  
کو انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے حضرت عمرؓ کا دوسرا خطبہ  
سنا جب وہ منبر پر بیٹھے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر کی خلافت ارادہ الہی اور مرنے نبوی کے لواحقین علی اور جبریلؑ ایسے پاک نفس خلیفہ کو غاصب  
اور ظالم جانتے ہیں وہ خود ناپاک اور پلیدی ہیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) لے سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی احتیاط انہوں نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تو کسی کو خلیفہ نہیں کیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑا اور ابوبکر صدیقؓ خلیفہ کر گئے تو وہ ایسے رستے چلے جس میں دونوں کی پیروی ہو جاتی ہے۔  
یعنی کچھ مشورہ پر چھوڑا کچھ مقرر کر دیا انہوں نے چھ آدمیوں کو جو اس وقت افضل اور اعلیٰ تھے معین کیا۔ پھر ان چھ میں سے کسی کی تعیین مسلمانوں  
کی رائے پر چھوڑ دی گویا دونوں سنتوں پر عمل کیا دوسرے تقویٰ شعار دی دیکھے کہ عشرہ مبشرہ میں سے سعید بن زید بھی زندہ تھے۔ مگر ان کا نام تک نہ  
لیا اس خیال سے کہ وہ حضرت عمرؓ سے کچھ رشتہ رکھتے تھے۔ ہمارے حضرت عمرؓ کی طرح مسلمانوں میں کون بے نفس اور عادل اور منصف پیدا ہوا ہے۔  
ان کا ایک ایک کام ایسا ہے جو ان کی فیصلت پہچاننے کے لیے کافی ہے۔ اور افسوس ہے ان عقل کے اندھوں پر جو ایسے فرد فہم کو جس کا نظیر  
اسلام میں نہیں ہوا برا جانتے ہیں ۱۲ منہ لے یا کوئی شخص خلافت کو رغبت کے ساتھ چاہتا ہے کوئی اس سے ڈرتا ہے۔ کیوں کہ خلافت بڑے مواخذہ کا  
کام ہے ۱۲ منہ لے اس لیے میں کسی معین شخص کو خلیفہ نہیں کرتا ۱۲ منہ۔

حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَلِكَ الْغَدَا مِنْ  
يَوْمِ تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَشَأَ دَا بُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ  
قَالَ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرْنَا كَرِيمًا  
بِنَا إِلَيْكَ أَنْ يَكُونُوا آخِرَهُمْ فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ  
اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهَارِكُمْ نُورًا  
تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِي اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوَّلُ  
الْمُسْلِمِينَ يَا مُؤَرِّكُهُمْ فُؤُومًا قَبَا يَعُوهُ  
وَكَأَنْتَ ظَلِيفُهُمْ قَدْ بَا يَعُوهُ قَبْلَ  
ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَأَنْتَ بَيْعُهُ  
الْعَامَّةُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الرَّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَإِنِّي بِكَ  
يَوْمَئِذٍ أَصْعَدُ الْمِنْبَرَ لَكُمْ يَزِلُّ بِهِمْ حَتَّى  
صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَبَا يَعُهُ النَّاسُ عَامَّةً -

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ -  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

دوسرے دن انہوں نے سنا یا د پہلے خطبہ میں تو انہوں نے کہا تھا  
کہ آنحضرت کی وفات نہیں ہوئی جو کوئی ایسا کہے گا میں اس کی گردن  
اڑا دوں گا، انہوں نے تشہد پڑھا ابو بکر صدیق خاموش بیٹھے رہے  
کوئی بات نہیں کی۔ پھر حضرت عمر کہنے لگے مجھ کو تو یہ امید تھی کہ  
آنحضرت اس وقت تک زندہ رہیں گے کہ ہم سب دنیا سے اٹھ  
جائیں گے آپ ہم سب کے بعد وفات فرمائیں گے خیر اب جو محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم گذر گئے تو اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک نور باقی رکھا ہے (یعنی قرآن)،  
جس کی وجہ سے تم راہ پاتے رہو گے اسی نور سے اللہ تعالیٰ نے  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی راہ بتلائی اور دیکھو (مسلمانو) ابو بکر صدیق  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رفیق ہیں ثانی اثین (افہامی  
الغار) یعنی غار ثور میں دوسرے شخص جو آنحضرت کے ساتھ تھے،  
تمام مسلمانوں میں ان کو خلافت کا زیادہ حق ہے انھوں ان سے بیعت  
مگر حضرت عمر نے یہ خطبہ اس وقت سنا یا جب مسلمانوں کا ایک گروہ  
پہلے ہی بنی ساعدہ کے مندر سے میں ابو بکر سے بیعت کر چکا تھا لیکن  
وہ خاص بیعت تھی، یہ عام بیعت ہوئی منبر پر (وفات کے دوسرے  
روز) اسی سند سے زہری نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضرت  
عمرؓ اس روز ابو بکر صدیق سے برابر یہی کہتے رہے انھو منبر پر چڑھو  
(آخر وہ چڑھے) اور لوگوں نے عام طور سے اُن سے بیعت کی۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جبیر

۱۔ باب کی مناسبت اس سے نکل کر حضرت عمرؓ نے ابو بکر صدیق کی نسبت فرمایا وہ تم سب میں خلافت کے زیادہ مستحق اور زیادہ لائق ہیں  
شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت صدیق کی خلافت حضرت عمرؓ ہی کے زور اور اصرار سے ہوئی۔ ورد صدیق بالکل درویش صفت اور منکسر  
المزاج اور خلافت سے متنفر تھے۔ ہم کہتے ہیں اگر ایسا ہی ہو جب بھی کیا قباحت ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے نزدیک جس کو  
خلافت کے لائق سمجھا اس کے لیے زور دیا اور حتیٰ پسند لوگوں کا یہی قاعدہ ہوتا ہے۔ اگر حضرت عمرؓ کی یہ رائے غلط ہو تو  
تو دوسرے صدیا ہزار ہا صحابہ جو وہاں موجود تھے۔ وہ کیوں اتفاق کرتے غرض باجماع صحابہ ابو بکر صدیق خلافت کے  
اہل اور قابل ٹھہرے ۱۲ منہ +

مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً  
فَكَلَّمْتُهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ  
أَجِدْكَ كَأَنَّهُمَا تَوَيْدُ الْمَوْتِ قَالَ إِنْ لَمْ  
تَجِدِيْنِي فَأَيُّ أَبَا بَكْرٍ.

۸۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ  
طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ  
لَوْ فِدَا بَرَاخَةَ تَذْبَعُونَ أَذُنَ ابْنِ  
حَتَّى يُرَى اللَّهُ خَلِيقَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَغْدِرُونَكُمْ

۴۴۳-  
بَابُ

۸۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ  
بْنَ سُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اثْنَا

بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک  
عورت (نام نامعلوم) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔  
اور آپ سے ایک امر میں کچھ عرض کیا آپ نے فرمایا پھر آئیو  
اس نے کہا یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں  
دیئے آپ کی وفات ہو گئی ہو تو کیا کروں، فرمایا اگر مجھ کو نہ  
پائے تو ابو بکر پاس آئیو۔

ہم سے مسدد بن مسرمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن  
سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے  
قیس بن مسلم نے بیان کیا۔ انہوں نے طارق بن شہاب سے  
انہوں نے ابو بکر صدیق سے انہوں نے براء بن خبیہ کے پیغام  
لانے والوں سے کہا تم جنگل میں اونٹ چراتے رہو جب تک کہ  
اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے خلیفہ اور دوسرے مہاجرین کو کوئی ایسا  
امر بتلائے جس کی وجہ سے وہ تمہارا قصور معاف کریں۔

بَابُ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے  
کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے کہا  
میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں بارہ امیر (سرور) ہوں گے

لے یہ حدیث صاف دلیل ہے اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آپ کے بعد ابو بکر خلیفہ ہونگے۔ دوسری روایت میں جس کو طبرانی اور  
اسماعیلی نے نکالایوں ہے کہ آنحضرت سے ایک گنوار نے بیعت کی پوچھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو کس کے پاس آؤں آپ نے فرمایا ابو بکر کے پاس۔ پوچھا اگر  
وہ بھی گزر جائیں فرمایا عمر کے پاس ۱۲ منہ لے یہ براء واہے بہت سے لوگ تھے اور اسدا اور غطفان قبیلوں کے انہوں نے کیا کیا آنحضرت کی وفات کے  
بعد اسلام سے پھر گئے اور طحیہ بن خویلد اسدی پر ایمان لائے جس نے آنحضرت کے بعد پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید جب سیلمہ  
کے قتل واقع سے فارغ ہوئے تو ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ آخر ان پر غلبہ آئے انہوں نے عاجز ہو کر توبہ کی اور اپنی طرف سے چند لوگوں کو معافی  
قصور کے لیے ابو بکر صدیق کے پاس بھیجا یا ابو بکر نے فرمایا تو جنگ اختیار کرو مال اسباب گھر بار اہل و عیال سے ہاتھ دھو یا ذات کی صلح اختیار کرو۔ انہوں  
نے پوچھا ذات کی صلح کیا ہے۔ ابو بکر نے فرمایا ہتھیار اور سامان جنگ ہم جب تم سے ملے ہیں تم اور جو لوگ کا مال ہاتھ آیا ہے وہ مسلمانوں پر تقسیم ہو جائے گا۔  
جو لوگ ہم میں سے مارے گئے ان کی دیت دو تم میں سے جو لوگ مارے گئے ان کو غنم سمجھو اور تم غریب رعیت کی طرح جنگل میں اونٹ چراتے رہو۔  
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے خلیفہ اور مہاجرین کو وہ بات بتلائے جس سے وہ تمہارا قصور معاف کریں ۱۲

عَشْرًا مِمَّا نَقَالَ كَلِمَةً ثُمَّ أَسْمَعَهَا فَقَالَ  
أَبْنَىٰ إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ -

بَابُ مَجْعَمِ أَخْرَاجِ الْخُصُومِ وَآهْلِ  
الزَّيْبِ مِنَ الْبَيِّنَاتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَ  
كَيْدِ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ  
كَانَتْ -

۸۹۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِحَطْبٍ  
يُحْتَضَبُ ثُمَّ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا  
ثُمَّ أَمُرَّ بِجَلِّاءِ فَيُؤْتَمَّ النَّاسُ ثُمَّ أُخَالِفَ  
إِلَى رِجَالٍ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمْ بِمِزْتَهْمٍ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ  
عَرًّا قَامِيْنًا أَوْ فِرًّا قَامِيْنًا حَسَلَتَيْنِ لَفَتَّ يَدَا  
الْعِشَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَمَا كَانَ  
بَيْنَ ظُلْمِ الشَّامَةِ مِنَ اللَّحْمِ مِثْلُ مَنْسَاةٍ

اس کے بعد ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نے نہیں سنا میرے باپ سمو  
نے مجھ سے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

باب جھگڑا اور فسق اور فحور کرنے والوں کو جب  
انکی پہچان ہو جائے گھروں سے نکلوا دینا۔ اور حضرت عمر  
نے ابو بکر صدیق کی بہن ام فروہ کو گھر سے نکلوا دیا جب انہوں نے  
نوحہ کیا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ  
میں میری جان ہے میں نے یہ قصد کیا کہ لوگ ایاں اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔  
پھر ناز کی اذان دینے کا حکم دیا انانچو کے بعد میں ایک شخص سے کہوں وہ  
نماز پڑھائے اور میں پیچھے سے ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں (جو جماعت  
میں حاضر نہیں ہوتے) اُنکے گھر حلال ہو گئے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ  
میں میری جان ہے اگر ان لوگوں میں سے (جو جماعت میں نہیں آتے کسی کو  
یہ معلوم ہو جائے کہ اسکو گوشت کی ایک موٹی بڈی یا بکری کے دو اچھے کھر لیں گے  
تو عشا کی جماعت میں (حالانکہ وہ رات کو ہوتی ہے) ضرور شریک ہو محمد بن  
یوسف فریری نے کہا یونس نے کہا محمد بن سلیمان نے کہا امام بخاری نے  
کہا مزنا وہ گوشت ہے جو بکری کے کھروں میں ہوتا ہے برون منساۃ

لے دوسری روایت میں ہے یہ دین برابر عرت سے رہے گا بارہ خلیفوں کے زمانہ تک (بوداؤ کی روایت میں یوں ہے یہ دین برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر  
بارہ خلیفہ ہوں گے اور سب پر امت اتفاق کرے گی۔ یہ بارہ خلیفے آنحضرت کی امت میں گذر چکے ہیں حضرت صدیق سے لے کر عمر بن عبدالعزیز تک چودہ شخص حکم  
ہوئے ہیں ان میں سے دو کا زمانہ بہت طویل رہا ایک معاویہ بن یزید دوسرے مروان کا ان کو نکال ڈالو تو وہی بارہ خلیفے ہوتے ہیں جنہوں نے بہت زور  
شور کے ساتھ خلافت کی۔ عمر بن عبدالعزیز کے بعد پھر زمانہ کارنگ بدل گیا۔ اور امام حسن علیہ السلام اور عبداللہ بن زبیر پر گو سب لوگ جمع نہیں ہوئے تھے  
مگر اکثر لوگ توجع ہو گئے۔ پہلے اس لیے ان دونوں صاحبوں کی بھی خلافت حق اور صحیح ہے۔ امامیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ بارہ امام مراد ہیں یعنی حضرت  
علی سے لے کر امام محمد بن حسن مہدی تک مگر اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ امام حسن کے بعد پھر کسی امام پر لوگ جمع نہیں ہوئے نہ انکو شوکت اور حکومت حاصل ہوئی  
بلکہ اکثر اشخاص کے ڈر سے چھپے رہے تو یہ لوگ اس حدیث سے کیسے مراد ہو سکتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ لے اپنے بھائی ابو بکر صدیق پر ۱۲ منہ لے اس کو اسحاق بن ماجہ نے  
اپنے مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ لے امام ابن قیم نے اس حدیث سے اور دوسری حدیثوں سے یہ دلیل لی ہے کہ ہماری شریعت میں تعزیر بالمال ہے اور حنفیہ نے اسکو ناجائز نہیں  
رکھا ۱۲ منہ

وَمِنْ صُنَائِهِ الْمِيمُ مَحْفُوظَةٌ

**باب ۴۴۴** هَذَا لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ  
الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ  
مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَغَيْرِهَا

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مَن  
بَيْنَهُ حِينَ صَحِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ  
قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ  
وَدَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلْيَكُنْ عَلَيَّ ذَلِكَ  
خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُوبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## كِتَابُ التَّيَمُّنِ

**باب ۴۴۵** مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّنِ وَمِنْ قَبْلِ الشَّهَادَةِ  
۸۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ

اور میضاۃ بہ کسرہ میم۔

باب کیا امام کو یہ درست ہے کہ جو لوگ مجرم اور  
گناہگار ہوں ان سے بات کرنے کی اور ملاقات کرنے کی لوگوں  
کو ممانعت کر دے۔

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ ابن کعب  
بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو  
کعب کو اندھے ہو جانے کے بعد لے کر چلا کرتے۔ انہوں نے  
کہا میں نے کعب سے وہ قصہ سنا جب وہ غزوہ تبوک میں  
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ گئے تھے۔ یہ  
قصہ اوپر تفصیل سے گزر چکا ہے، کعب نے سارا قصہ بیان کیا  
اور یہ کہا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع  
کر دیا ہم سے کوئی بات تک نہ کرے۔ ہم نے پچاس راتیں اس حال  
میں کاٹیں۔ پھر آپ نے یہ خبر سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور  
معاف کر دیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب آرزوؤں کے بیان میں

### باب شہادت کی آرزو کرنا

ہم سے سعید بن خفیر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے  
کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے۔  
انہوں نے ابوسلمہ اور سعید بن مسیب سے کہ ابوبہریرہ نے کہا۔

اسے معلوم ہوا جو شرعی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کر سکتے ہیں بلا وجہ شرعی تین دن سے زیادہ منع ہے ۱۲ منہ  
کے جس کو عربی میں تنے کہتے ہیں یعنی آدمی کا یوں کنا کاش ایسا ہوتا تھے اور ترجی میں یہ فرق ہے کہ تنی اس بات میں بھی ہوتی ہے جو محال ہو۔ جیسے  
اس کا شجہ جانی پھر آجانی اور ترجی ہمیشہ انہی باتوں میں ہوتی ہے جو ممکن ہوں ۱۲ منہ و





أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَى ثَلَاثٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ  
لَيْسَ شَيْءٌ أَزْصَدُكَ فِي دِينٍ عَلَى أَحَدٍ  
مَنْ يَقْبَلَهُ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ.

۹۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الَلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا  
عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ  
أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقْتُ الْهَدْيَ  
وَلَحَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا.

۹۰۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَبَيْنَا بِالْحَبِجِ وَقَدْ مَنَّا مَكَّةَ لَا ذَبِيعَ خَلَوْنَ  
مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَ  
الْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلَنَجْعَلَ  
إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ

خرچ کر ڈالوں ایک اشرفی بھی جس کو کوئی لینا قبول کرے نہ رکھ  
چھوڑوں (بلکہ دے ڈالوں) البتہ کسی کا قرض مجھ پر آتا ہو اُس کے  
ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر مجھ کو پہلے  
سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں  
نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا  
کہ حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع  
میں فرمایا اگر مجھ کو اپنا حال پہلے سے معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا  
تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور عمرہ کر کے دوسرے لوگوں  
کی طرح جب انہوں نے احرام کھولا میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

ہم سے حسن بن عمر حرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریج  
بصری نے انہوں نے حبیب بن ابی قریبہ سے انہوں نے عطاء بن  
ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا  
ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم  
لوگوں نے حج کی نیت سے لبیک کہی اور مکہ میں ذی حجر کی چوتھی تاریخ  
پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف  
اور صفا مروہ کی سعی کر کے ہم اپنے حج کو جس کی نیت باندھ چکے تھے  
عمرہ کر ڈالیں اور احرام کھول دیں البتہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو

لے پس اصل درویشی یہ ہے جو آنحضرت نے بیان فرمادی کہ کوئی کیلئے کچھ نہ رکھ چھوڑے جو روپیہ یا مال متاع آئے وہ عزیار اور مستحقین کو فوراً تقسیم کر دے  
اگر کوئی شخص غنا اپنے لیے جمع کرے اور تین دن سے زیادہ روپیہ پیر اپنے پاس رکھ چھوڑے تو اس کو درویش دیکھ گے بلکہ دنیا دار کہیں گے ایک بزرگ کے  
پاس روپیہ آیا انہوں نے پہلے چالیسواں حصہ اس میں سے زکوٰۃ کا نکالا پھر باقی ۳۹ حصے بھی تقسیم کر دیئے اور کہنے لگے میں نے زکوٰۃ کا ثواب حاصل کرنے  
کے لیے پہلے چالیسواں حصہ نکالا اگر سب ایک بارگی خیرات کر دیتا تو اس فرض کے ثواب سے عروم رہتا حیدر آباد میں بہت سے مشائخ اہل درویش  
ایسے نظر آتے ہیں کہ دنیا دار اُن سے ہر اتب بہتر ہیں فسوس اُن کو اپنے تئیں درویش کہتے ہوئے شرم نہیں آتی وہ تو سا ہو کاروں کی طرح مال و دولت  
اکٹھا کرتے ہیں ان کو صاحب یا سا ہو کار کا لقب دینا چاہیے نہ شاہ اور فقیر کا ۱۲ منہ

يَكُنْ قَعًا أَحَدٍ مِّنْهَا هَدًى غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلَى مَنَ الْيَمِينِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهَلَّتْ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَسْطَلِقُ إِلَى مَنَى وَذَكَرَ أَحَدُ تَابِيفِطْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَنْدَبْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْ أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَخَلَلْتُ قَالَ وَلَقِيَهُ سُورَةُ وَهُوَ بِرُحَى جَنْدَةَ الْعُقْبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَنَا هَذِهِ خَاصَّةٌ قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدٍ قَالَ وَكَانَتْ عَاسِشَةُ تَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَاصِصٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا تَطُوتُ وَلَا تَصِلُ حَتَّى تَطْهَرَا فَنَلْتَا نَزَلُوا الْبَطْحَاءُ قَالَتْ عَاسِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَطِيعُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَا نَطْلُقُ بِحَجَّةٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقَ أَنْ يَسْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى الشَّعْثِيمِ فَأَعْمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ

آيَا الْحَجِّ

بَابُ تَرْكِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْثَ كَذَا وَكَذَا

وہ احرام نہ کھولے جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے سوا ہم میں سے کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا اتنے میں حضرت علیؓ بھی یمن سے تشریف لائے ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے وہ کہنے لگے میں نے تو احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی خیر جب آنحضرت نے صحابہ کو یہ حکم دیا وہ کہنے لگے کیا ہم مناکو ایسی حالت میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو یعنی جماع پر کچھ دن نہ گزرے ہوں یہ سن کر آپؐ نے فرمایا اگر محمدؐ کو وہ بات معلوم ہوئی جواب معلوم ہوئی تو میں بھی اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لانا اگر قربانی کے جانور میرے ساتھ نہ ہوتے تو میں بھی (تمہاری طرح) احرام کھول داتا اور سراقہ بن مالک بن جشم (اسی حجتہ الوداع میں) آپؐ سے اس وقت ملے جب آپؐ بڑے شیطان کو کھنکریاں مار رہے تھے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ (یہ حج کو عمرہ کو ڈالنا) خاص ہم لوگوں کے لئے ہے آپؐ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے جابرؓ نے کہا اور حضرت عائشہؓ شعیب مکہ پہنچیں تو ان کو حیض آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ حج کے سب کام (دوسرے حاجیوں کی طرح) کرتی جائیں مگر بیت اللہ کا طواف نہ کریں نماز نہ پڑھیں جب تک پاک نہ ہو لیں۔ خیر جب لوگ حج سے فارغ ہو کر محصب میں اترے (مدینہ جانے لگے) تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ لوگ تو ایک حج ایک عمرے کا ثواب لے کر گھر کو لوٹتے ہیں اور میرا تو قحط حج ہی ہوا آپؐ نے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے کہا تم ان کو لے کر تنیم میں (عمرہ کو لاؤ) انہوں نے حین ذی حرج میں حج عے بعد عمرہ کیا۔

بَابُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں فرمانا کاش ایسا ہوتا۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ قَالَ مَنْ هَذَا يَقِيلُ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ -

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْلَةَ بَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرَّ وَجَلِيلٌ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
بَابُ تَسْمِيَةِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ -

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسِدُوا إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلًا أَمَّا اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَكُونُ آثَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُودُ لَوْ أُوتِيتَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا الْفَعْلُ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے سنا انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کہتی تھیں ایسا ہوا ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی آپ کی نیند اچاٹ ہو گئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت شخص اس رات کو میری نگہبانی کرے (چوکی پہرہ دے) اتنے میں ہم نے ہتھیار کی کھر کھر مارت سنی۔ آپ نے پوچھا کون ہے جو اب ملا سعد بن ابی وقاص آپ کا چوکی پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہے یہ سنتے ہی آپ بے فکر ہو کر سو گئے میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔ امام بخاری نے کہا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں بلال جب نئے نئے مدینہ میں آئے اولد بخاری سے حیران ہوئے تو یہ شعر پڑھتے تھے:

کاش میں مکہ کی پاؤں ایک رات  
گرد میرے ہوں جلیل اذخر نبات  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے  
باب قرآن اور علم کی آرزو کرنا

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد اللہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی پر رشک کرنا اچھا نہیں مگر دو شخصوں پر ایک تو اس پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن یاد کرایا ہے وہ رات اور دن کے وقتوں میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس پر کوئی شخص رشک کر کے یوں کہہ سکتا ہے کاش مجھ کو بھی یہ نعمت ملتی تو میں بھی اس کی طرح کیا کرتا دوسرے

لے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ شروع شروع مدینہ میں تشریف لائے تھے دشمنوں کا ہجوم تھا آپ کی دعا سعد کے حق میں قبول ہوئی ۱۲  
لے کہ بلال یہ شعر پڑھتے ہیں انکے کلام میں کاش کا لفظ تھا تو باب کا مطلب ثابت ہوا یہ حدیث کتاب الحجۃ میں موصول آمد رکھی ہے ۱۲

كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا  
يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ يَقُولُ لَوْ أَنِّي تَيْتُ  
مِثْلَكَ مَا أَذِقَ لَفَعْلَتُ كَمَا  
يَفْعَلُ۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا  
جَدِيدُ بْنُ هَذَا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمَتَى  
وَلَا تَتَمَوَّأُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ  
عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا  
اَكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا  
اَكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ النَّضْرِ  
أَنَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ كُوَيْلٍ أَنِّي سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا  
تَتَمَوَّأُوا الْمَوْتَ لَتَمَيَّتُ۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ  
خَبَّابَ بْنَ الْأَرْدِثِ فَعُوذُكَ وَقَدْ اُكْتُوِي

اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا ہے وہ اُس کو  
نیک کاموں میں جن میں خرچ کرنا چاہیے خرچ کرتا ہے۔ اس پر  
کوئی شخص یوں رشک کر سکتا ہے۔ اگر مجھ کو بھی اس طرح دولت  
ملتی تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسے وہ کر رہا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے پھر  
یہی حدیث بیان کی۔

باب جو آرزو کرنا منع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سورہ  
نسا، میں فرمایا اللہ نے جو تم میں سے کسی کو دوسرے سے زیادہ  
مال، دیا ہے تو اس کی ہوس نہ کرو مرد اپنی کمائی کا ثواب پائیں گے  
عورتیں اپنی کمائی کا اور اللہ سے اس کا فضل مانگو لوگوں کو  
دیکھ کر ہوس کرنا کیا ضرور ہے، بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔  
دہرا ایک کی حالت سے واقف ہے، اس نے جتنا جس کو دیا ہے۔  
اسی میں کچھ حکمت ہے،

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہ ہم سے ابو الاحوص سلام  
بن سلیم نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے نصر بن انس  
سے کہ انس بن مالک نے کہا اگر میں نے آل حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو میں  
موت کی آرزو کرتا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے عبیدہ بن سلیمان  
نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم  
سے انہوں نے کہا ہم لوگ عباب بن ارت صحابی کی بیمار پرسی کو گئے

لے حضرت انس کی عربیت طویل ہوئی تھی انہوں نے طرح طرح کے فتنے اور فساد مسلمانوں میں دیکھے مثلاً حضرت عثمان کی شہادت امام حسین  
علیہ السلام کی شہادت خارجیوں کا زور ظلم اس وجہ سے موت کو پسند کرنے لگے۔ فسطاطی نے کہا اگر آدمی کو دین کی خرابی اور فتنے میں پڑنے  
کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا بڑا کراہت جائز ہے میں کہتا ہوں ایک حدیث میں ہے اذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی ایک غیر مفتون دوسری  
حدیث میں ہے ایسے وقت میں یوں دعا کرنا بہتر ہے۔ اللهم احین مالکات الحیوة خیرالی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرالی ۱۲ منہ۔

سَبْعًا فَقَالَ كَوَلَا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو  
بِالْمَوْتِ لَدَعْوَتِهِ بِهِ -

۹۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَشَامُ بْنُ يَوْسَعٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ مَوْنَى  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَرْهَرَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْتَنِي أَحَدُكُمْ  
الْمَوْتَ إِمَّا مُجَسَّنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا  
مُسَيَّدًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتَبُ -

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ كَوَلَا اللَّهُ  
مَا اهْتَدَيْنَا -

۹۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْبَرَةَ بْنِ أَبِي عَنِ  
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ  
عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَنْقُلُ مَعَنَا الثَّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَلَقَدْ  
رَأَيْتُهُ وَارَى الثَّرَابَ بِيَاضٍ بَطْنُهُ يَقُولُ  
كَوَلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا هُنَّ وَلَا تَصَدَّقْنَا  
وَلَا صَلِّينَا فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأُلَى  
وَمَرْبَمَا قَالَ الْمَلَائِكَةُ بَعُثُوا عَلَيْنَا إِذَا  
أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا  
صَوْتَهُ -

انہوں نے سات جگہ داغ لگایا تھا کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں  
موت کی دعا کرتا -

ہم سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہ ہم سے  
ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری  
سے انہوں نے ابو عبیدہ (سعد بن عبیدہ) سے جو غلام تھے عبد الرحمن  
بن ازہر کے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیک  
شخص ہے (زندہ رہے) تو اور نیکیاں کرے گا اور اگر گنہگار (برا)  
شخص ہے جب بھی (زندہ رہے تو) شاید توبہ کر لے۔

باب آدمی کا یوں کہنا درست ہے اگر اللہ نہ ہوتا  
تو ہم کو ہدایت نہ ہوتی -

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ مجھ کو والد (عثمان بن حبلہ)  
نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے روایت کی کہ ہم سے ابو اسحاق نے  
بیان کیا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا خندق کے دن  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی (بہ نفس نفیس) ہم لوگوں کے ساتھ  
مٹی ڈھو رہے تھے۔ میں نے دیکھا آپ کے مبارک پیٹ کی سفیدی  
کو مٹی نے ڈھانپ لیا تھا آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے اے خدا  
اگر تو نہ ہوتا تو کہاں ملتی نجات؟ کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم  
نذکوۃ؟ اب اتنا ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات؟ بے سبب ہم پر  
یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں جب وہ فتنہ چاہیں تو سنتے نہیں ہم  
ان کی بات؟ آپ بلند آواز سے یہ شعریں پڑھتے -

لے بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ ابو عبیدہ اسمہ سعد بن عبیدہ بنی عبد الرحمن بن ازہر یعنی امام بخاری نے کہا ابو عبیدہ  
کا نام سعد بن عبیدہ ہے وہ عبد الرحمن بن ازہر کا غلام تھا ۱۲۸ھ میں اس کا مصرع ثانی اس روایت میں متروک  
ہے۔ باب میں پارے میں گزر چکا ہے۔ پاؤں جمودے لڑائی میں تو دے ہم کو ثبات ۱۲۸ھ میں

**باب ۸۸۳** كَرَاهِيَةِ التَّمَتِّي لِقَاءِ  
الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُعْوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّضْرِ مَوْلَى  
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ  
كُتِبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَهُ  
فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْتَنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْلُوا  
اللَّهُ الْعَاقِبَةَ.

**باب ۸۸۴** مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْثِ قَوْلُهُ تَعَالَى  
لَوْ أَنَّ لَكُمْ تَوَارَةً  
۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَيْمِ  
بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
الْمَدَنِيَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
شَدَّادٍ أَرَهُيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا  
امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيْتَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ  
امْرَأَةٌ أَعْلَنْتُ.

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

**باب دشمن سے ملنے سے باز رہنا منع ہے**  
اس کو اعرج نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے نقل کیا ہے (یہ روایت کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے  
معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن  
عقبہ سے انہوں نے سالم ابو انصر سے جو عمر بن عبد اللہ کے غلام  
تھے اور ان کے منشی بھی تھے انہوں نے کہا عبد اللہ بن ابی اوفی  
(صحابی) نے عمر بن عبد اللہ کو ایک خط لکھا تھا میں نے اس کو پڑھا۔  
اس میں یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے ملنے  
ہونے کی آرزو نہ کرو (اگر ہو جائے تو صبر کرو) اور اللہ سے امن و  
سلامتی دہر بلا سے بچانے کی دعا کرتے رہو۔

**باب اگر مگر کہنا کہاں پر درست ہے**

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن  
عییینہ نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے قاسم بن محمد سے  
انہوں نے کہا ابن عباس نے لعان کرنے والوں کا قصہ بیان کیا  
تو عبد اللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے حق میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا اگر میں کسی کو بن  
گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا انہوں نے کہا نہیں  
یہ دوسری عورت تھی جس کی بدکاری کھل گئی تھی (مگر قاعدے  
سے ثبوت نہ تھا)

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

لہ امام بخاری نے یہ باب لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ مسلم نے جو ابو ہریرہ سے روایت کی کہ اگر مگر کہنا شیطان کا کام کھوتا ہے۔ اور نسائی نے  
جو روایت کی جب محمد پر کوئی بلا آئے تو یوں نہ کہہ اگر میں ایسا کرتا اگر یوں جوتا بلکہ یوں کہہ اللہ کی تقدیر میں یونہی تھا اس نے جو چاہا وہ کیا تو ان روایتوں  
کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر مگر کہنا مطلقاً منع ہے۔ اگر ایسا جوتا تو اللہ اور رسول کے کلام میں اگر لفظ کیوں آتا بلکہ ان روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ اپنی تدبیر  
کی مشیت سے غافل ہو کر اگر مگر کہنا منع ہے ۱۲ منہ

عَمْرُو وَحَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّسَاءِ فَخَذَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَ النَّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ تُخَذَرَجُ وَرَأْسُهُ يَفْطُرُ يَقُولُ لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَبَهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَ النَّسَاءَ وَالْبَوْلَدَ فَخَذَرَجَ وَهُوَ يَمْسُحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا عَطَاءٌ كَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عُمَرُ فَقَالَ رَأْسُهُ يَفْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَقَالَ عُمَرُ وَلَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا شَيْخِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا ہم سے عطار بن ابی رباح نے بیان کیا ایک رات ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نمازیں دیر کی آخر حضرت عمرؓ نکلا اور کہنے لگے یا رسول اللہ نماز پڑھیے عورتیں اور بچے تو سونے لگے اس وقت آپ (مجر سے) برآمد ہوئے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا داخل کر کے باہر تشریف لائے، فرمانے لگے اگر میری امت پر یا یوں فرمایا۔ لوگوں پر دشوار نہ ہوتا سفیان بن عیینہ نے یوں کہا میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اس وقت (اتنی رات گئے، اُن کو یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ اور ابن جریر نے (اسی سند سے سفیان سے انہوں نے ابن جریر سے) عطار سے روایت کی انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز (یعنی عشا کی نماز) میں دیر کی حضرت عمرؓ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ عورتیں بچے تو سو گئے یہ سن کر آپ باہر تشریف لائے اپنے سر کی ایک جانب پانی پونچھ رہے تھے فرما رہے تھے اس نماز کا عمدہ، وقت یہی ہے۔ اگر میری امت پر شاق نہ ہو عمرو بن دینار نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہم سے عطار نے بیان کیا اور ابن عباس کا ذکر نہیں کیا لیکن عمرو نے یوں کہا آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ابن جریر کی روایت میں یوں ہے آپ کے ایک جانب پانی پونچھ رہے تھے اور عمرو نے کہا آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو اس نماز کا افضل وقت تو یہی ہے۔ اور ابراہیم بن منذر امام بخاری کے شیخ نے کہا ہم سے معن بن عیینہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن مسلم نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطار بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (پھر یہی حدیث نقل کی)



۹۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنَّا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِكِ-

۹۱۵- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ شَابِثٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا الشَّهْرُ وَوَاصِلَ النَّاسِ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مَدَّ فِي الشَّهْرِ لَوْ صَلَّيْتُ وَصَلَا تَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمِّقُهُمْ إِنِّي كُنْتُ مَشْكُومًا إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مَغْفِرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۹۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ کنندی سے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں مسواک کا حکم اُن کو دیتا یعنی واجب کر دیتا،

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے اخیر مہینے میں طے کے روزے رکھے۔ دوسرے چند لوگوں نے بھی ایسا کیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر رمضان کا مہینہ اور باقی رہتا عید کا چاند نہ ہو جاتا، تو میں اتنے طے کے روزے رکھتا کہ مہینہ اپنی مہینہ چھوڑ دیتے میں کچھ تمہاری طرح تھوڑے ہوں مجھ کو تو میرا مالک کھلاتا پلاتا رہتا ہے حمید کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن مغیرہ نے بھی ثابت انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس کو امام مسلم نے وصل کیا،

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا اس کو دارقطنی نے وصل کیا، مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے زہری سے ان کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا تم میں میری طرح کون ہے۔

لہ بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے تابعد سلیمان بن مغیرہ عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حافظ نے کہا یہ غلطی ہے ۱۲۱۱  
لہ یعنی جو عبادت میں خلاف سنت تشدد اور سختی کرنا چاہتے ہیں ۱۲۱۱ منسلک یعنی حقیقتہً برشت کا کھانا پانی تو اس صورت میں آپ کا وصال ظاہری ہوگا نہ حقیقتہً یا کھانے پینے سے مجازی معنی مراد ہے۔ یعنی وہ فوت مجھ کو دیتا رہتا ہے جو تم کو کھانے پینے سے حاصل ہوتا ہے ۱۲۱۱

ثَوَابُ صِدْقٍ قَالَ أَيْكُمْ مَثَلِي إِنْ أَبَيْتُ يُطْعِمُنِي  
رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوَا أَنْ يَنْتَهِيَا  
وَأَصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ أَوَّا  
إِلَيْهِمَا فَلَمَّا كُنَا حَرَكًا لَزْدُ تَكْمُ  
كَانَتْ حِلْ لَكُمُ

میں تو رات کو اپنے پروردگار پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے۔  
آخر ایسا ہوا کہ جب صحابہ نے کسی طرح نہ مانا دے کے روزے رکھنا نہ  
چھوڑے تو آپ نے اُن کے ساتھ طے کا روزہ رکھا۔ ایک دن کچھ نہیں  
کھایا دوسرے دن بھی کچھ نہیں کھایا تیسرے دن عید کا چاند ہو گیا آپ  
نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور کئی دن نہ کھاتا گویا آپ نے اُن کو  
تنبیہ کرنے کے لیے ایسا فرمایا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَوْصِ  
حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدِّ إِمْرَأَةٍ  
الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَكُمُ  
لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ  
قَصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا  
شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلْ  
ذَاكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَاءُوا  
وَيَمْنَعُوا مِنْ شَاءُوا لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ  
حَدِيثُ عَهْدٍ هُمْ يَا لِحَا هَيْلَةٍ  
مَخَافُ أَنْ تُنْكَرَ قُلُوبُهُمْ  
أَنْ أَدْخَلَ الْجَدَّ فِي الْبَيْتِ  
وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو الاحوص (مسلم)  
بن سلیم نے کہا ہم سے اشعث بن ابی الشعثار نے انہوں نے اسود  
بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے  
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا حکیم کعبہ میں داخل ہے  
آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر لوگوں کو کیا ہو گیا تھا انہوں نے  
حکیم کو کعبہ میں کیوں نہیں شریک فرمایا تیری قوم قریش کے پاس  
روپیہ کی قلت تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کعبہ کا دروازہ  
اتنا اونچا کیوں رکھا گیا کہ آدمی بن سیدھی کے اندر نہیں جاسکتا،  
آپ نے فرمایا یہ تیری قوم والوں (قریش) نے کیا۔ اُن کا  
مطلب (دروازہ اونچا رکھنے سے) یہ تھا کہ جس کو چاہیں اندر  
لے جائیں اور جس کو چاہیں اندر نہ آنے دیں گے۔ بات یہ ہے  
اگر تیری قوم کے جہالت کا زمانہ ابھی حال ہی میں نہ گزرا ہوتا۔  
اور ان کے دلوں میں انکار آجانے کا مجھ کو ڈر نہ ہوتا تو میں کعبہ  
کو اگر حکیم کو کعبہ میں شریک کر دیتا اور اس کا دروازہ اونچا

طے دیکھتا تو میرے ساتھ کمان تک لے کر جاتا کہ میری ریش کی سزا تم کو ملتی ۱۲ منہ اس لیے حکیم کو کعبہ کی عمارت میں شریک نہ کر سکے۔  
لکھ اگر دروازے کی نہ نیچے ہوتی تو ہر شخص بلا کلفت گھس جاتا کمان تک روکتے اب تک یہ ہوتا ہے کہ داخل کے وقت ایک سیر بھی لگانی جاتی ہے اور  
فیبی صاحب ایک ایک ریال لوگوں سے لے کر داخل کراتے ہیں وہ بھی کس مشکل سے حبشی زور آور اور غلام دروازے پر کھڑے رہتے ہیں اور بازو  
پکڑ پکڑ کر جس کو منظور ہوتا ہے اوپر کھینچ لیتے ہیں وہ وہ چپقلش ہوتی ہے کہ معاذ اللہ کعبہ کی داخلی کرنا کچھ ضرور نہیں ہے۔ لوگوں کو چاہیے داخل کا خیال  
چھوڑ دیں اور یہ ریال جو مال داروں کے ہتھیلے میں جاتے ہیں مکہ معظمہ کے غریب اور محتاج لوگوں کو دیں۔ اس میں داخلی سے زیادہ ثواب  
کی امید ہے ۱۲ منہ +

الْأَمْصَارِ -

۹۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ  
إِبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ  
أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ  
وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا  
أَوْ شِعْبًا لَّسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ  
شِعْبِ الْأَنْصَارِ -

۹۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَرَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا  
الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ  
وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا  
لَّسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا  
تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الشَّعْبِ -

زیرین پر لکھا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
کہ ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں  
نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اگر میں نے مکہ سے مدینہ میں ہجرت نہ کی ہوتی تو میرا شمار بھی  
انصاریوں میں ہوتا اور مدینہ کو انصار سے اتنی محبت ہے، اگر  
لوگ ایک رستے پر چلیں اور انصار دوسرے رستے یا درے میں  
تو میں تو اسی رستے یا درے میں چلا جاؤں جدھر سے انصار  
جا رہے ہوں۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب  
بن خالد نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباد بن تیمیم  
سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید مازنی سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر میں نے  
ہجرت نہ کی ہوتی تو میں ایک انصاری آدمی ہوتا۔ اور اگر دنیا  
جہان کے لوگ ایک رستے یا درے میں چلیں اور انصار دوسرے  
رستے یا درے میں، تو میں انصار کے درے اور رستے  
میں چلا جاؤں۔ عباد کے ساتھ اس حدیث کو ابو التیاح نے  
بھی انس سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس میں بھی درے کا ذکر ہے یہ حدیث اوپر

ملے دوسری روایت میں یوں ہے اس کے دو دروازے رکھتا ایک مشرقی ایک مغربی۔ عبداللہ بن زبیر نے اپنی خلافت میں یہ حدیث  
خفرت عائشہ سے سن کر جیسا نشان آں حضرت کا تھا اسی طرح کہہ کر بنا دیا مگر خدا حجاج عالم سے سمجھے اس کم نبت نے کیا کیا عباد اللہ کی خدمت سے  
پھر کہہ کر توڑو اگر جیسا جاہلیت کے زمانہ میں تھا ویسا ہی کر دیا اگر کہہ میں دو دروازے رہتے تو داخلہ کے وقت کیسی راحت رہتی۔ ہوا  
آتی اور نکلتی رہتے اب ایک ہی دروازہ اور روشن دان بھی نہ لادو اور لوگوں کا ہجوم داخلہ کے وقت وہ تکلیف ہوتی ہے کہ معاذ اللہ۔ اور  
گرمی اور گھس کے مارے غازی بھی طرح اطمینان سے نہیں پڑھی جاتی ۱۲۰۰ ملے میں بھی ایک انصاری لکھا جاتا اس حدیث سے انصار کی فضیلت  
بیان کرنا منظور ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنا خاندان یا نسب بدل ڈالتا کیونکہ یہ حرام ہے اور قطع نظر اس کے آپ کا خاندان  
اور نسب تو سارے عرب میں عمدہ اور افضل اور اعلیٰ تھا ۱۲۰۱ منہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المغازی میں موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب أخبار الأحاد

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُجَانَةِ حَبْرٍ  
الْوَحِيدِ الصُّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ  
وَالصُّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ وَقَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى فَكُلَا تَقْرَمَنْ كُلَّ فَرْقَةٍ مِنْهُمْ  
طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا  
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّكُمْ يَخْذَرُونَ  
وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً يَقُولُهُ تَعَالَى وَإِنْ  
كَلَامَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَلَوْ  
اقْتَتَلَ رَاغِبَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ وَ  
قَوْلُهُ تَعَالَى إِنْ جَاءَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ایک سچے شخص کی خبر پر اذان نماز روزے فرائض  
سارے احکام میں عمل ہونا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ میں)  
فرمایا۔ ایسا کیوں نہیں کرتے ہر فرقہ میں سے کچھ لوگ نکلیں۔  
تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور لوٹ کر اپنی قوم کے  
لوگوں کو ڈرائیں۔ اس لیے کہ وہ تباہی سے بچے نہیں اور  
ایک شخص کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں جیسے (سورہ حجرات کی)  
اس آیت میں فرمایا اگر مسلمانوں کے دو طائفے لڑیں۔ اور  
اس میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں جو آپس میں لڑیں (تو ہر ایک  
مسلمان ایک طائفہ ہوا اور اسی سورت میں) اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا مسلمانو (جلدی مت کیا کرو) اگر تمہارے پاس بدکار شخص  
کچھ خبر لائے تو اس کو تحقیق کر لیا کرو اور اگر خبر واحد مقبول نہ ہوتی

لہ اس باب میں امام بخاری نے ان حدیثوں کو جمع کیا جن میں اگر لفظ ہے تو معلوم ہوا کہ اگر گناہ مطلقاً منع نہیں ہے۔ اور دوسری حدیث میں جو آیا  
ہے اگر گناہ سے بچاؤ وہ خاص مقاموں پر محمول ہے یعنی جب کسی کا خیر کا ارادہ کرے اور اس پر قدرت ہو تو اس کو کڑا لے اس میں اگر گناہ نکالے۔ دوسرے  
جب کوئی مصیبت پیش آئے کچھ نقصان ہو جائے تو اللہ کی تقدیر اور اس کے ارادے سے سمجھے۔ اس میں بھی اگر گناہ نکالنا اور لوگ گناہ اگر ہم ایسا کرتے تو  
یہ آفت نہ آتی منع ہے۔ کیوں کہ اس میں تقدیر الٰہی پر بے اعتمادی اور اپنی تدبیر پر ہوسہ نکلتا ہے ۱۲ مسئلہ جن کو اصطلاح اہل حدیث میں خبر واحد کہتے  
ہیں اکثر صحیح حدیثیں اسی قسم کی ہیں کہ ان کو ایک یا دو صحابہ یا ایک یا دو تابعینوں نے روایت کیا ہے۔ خبر واحد کا جب راوی سچا اور ثقہ اور معتبر ہو تو اس کا قبول  
کرنا تمام اماموں نے واجب رکھا ہے اور ہمیشہ قیاس کو ایسی حدیث کے مقابل ترک کر دیا ہے۔ بلکہ امام ابو حنیفہ نے تو اور زیادہ احتیاط کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے  
کہ مرسل اور ضعیف حدیث یہاں تک کہ صحابی کا قول بھی حجت ہے۔ اور قیاس کو اس کے مقابل میں ترک کر دیں گے اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ کو جزائے خیر  
دے وہ اہل سنت یعنی اہل حدیث کے پیشوا تھے۔ ہمارے زمانہ میں جو لوگ اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں اور صحیح حدیث کو سن کر بھی قیاس کی پیروی  
نہیں چھوڑتے وہ سچے حنفی نہیں ہیں۔ بلکہ بدنام کنندہ کو نامے چند اپنے امام کے جھوٹے نام لیا ہیں۔ سچے حنفی اہل حدیث ہیں جو امام ابو حنیفہ کی ہدایت اور ارشاد  
کے مطابق چلتے ہیں اور تمام عقائد اور صفات اعتدال اور رسول میں ان کے ہم اعتقاد اور ہم عمل ہیں ۱۲ مسئلہ اس آیت سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلتا ہے۔ کیونکہ  
طائفہ ایک شخص کو بھی کہہ سکتے ہیں اور بعض فرقہ میں صرف تین ہی آدمی ہوتے ہیں ۱۲ مسئلہ اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ اگر نیک اور سچا اور معتبر شخص  
کوئی خبر لائے تو اس کو مان لینا چاہیے اس میں تحقیق کی ضرورت نہیں کیوں کہ اگر اس کی خبر کا بھی یہی حکم ہو جو بدکار کی خبر کا ہے (باقی برصغیر آئندہ)

أَمْرَاءَ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ قِيَانُ  
سَمَاءَ أَحَدٍ مِنْهُمْ رُذَّالَى السُّنَّةِ -

۹۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ  
حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ  
فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشِيرَيْنِ لَيْلَةً وَكَانَتْ  
رَأْسُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيقًا  
فَلَمَّا طَلَنَّا أَتَانَا شَتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ  
قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلْنَا عَنْ تَرْكِنَا بَعْدَنَا  
فَاخْتَبَرْنَا قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ  
فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِمُوهُمْ وَ  
مَرُّهُمْ وَذَكَرْ أَسْيَاءَهُمْ أَحْفَظْهَا  
أَوْ لَا أَحْفَظْهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي  
أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّ  
تَكْبِيرُ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّمْكُمْ  
أَكْبَرُكُمْ -

۹۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَيْنٍ

تو آنحضرت صلعم ایک شخص کو حاکم بنا کر اور اس کے بعد دوسرے  
شخص کو کیوں بھیجتے اور یہ کیوں فرماتے کہ اگر پہلا حاکم کچھ بھول  
جائے تو دوسرا حاکم اس کو سنت کے طریق پر لگا دے۔

ہم سے محمد بن شنہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب بن  
عبد المجید ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے  
کہا ہم سے مالک بن حویرث نے بیان کیا کہ ہم کئی جوان بچے ایک  
ہی عمر کے (اپنی قوم کی طرف سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے  
اور میں راتوں تک آپ کی صحبت میں رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
بڑے نرم دل تھے۔ آپ جب یہ سمجھے کہ ہم لوگ اپنے گھروں کو جانا  
چاہتے ہیں تو پوچھا تم لوگ (اپنے عزیزوں میں سے) کن کو گھروں  
میں چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا اب تم ایسا کرو  
اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ وہیں جا کر رہو اور اپنے لوگوں کو  
اسلام کی باتیں سکھلاؤ۔ اسلام کے فرائض اور واجبات بتا دیجیے  
لانے کا ان کو حکم دو۔ ابو قلابہ نے کہا مالک بن حویرث نے  
اور کئی باتیں بیان کیں کچھ یاد ہیں کچھ نہیں ہیں (جو یاد ہیں ان میں  
یہ بات بھی تھی کہ) آپ نے فرمایا جیسے تم نے مجھ کو نماز پڑھتے  
دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہنا اور جب نماز کا وقت آجائے۔  
اس وقت تم میں سے ایک شخص اذان دے۔ اور جو عمر میں بڑا ہو  
وہ امامت کرے۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تونیک اور بدکار دونوں کا یکساں ہونا لازم آئے گا۔ ابن کثیر نے کہا آیت سے یہ بھی نکلا کہ فاسق اور بدکار شخص کی روایت  
کی ہوئی حدیث حجت نہیں۔ اسی طرح جمہول الحال کی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) لے اور اس کی غلطی ظاہر کر دے۔ اگر خبر واحد قبول کے لائق نہ ہوتی تو ایک  
شخص واحد کو حاکم بنا کر بھیجنا یا ایک شخص واحد کا دوسرے کی غلطی ظاہر کرنا اس کو ٹھیک رستے پر لگانا اس کے کچھ معنی نہ ہوتے ۱۲ منہ۔

لے ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اذان دے تو معلوم ہوا کہ ایک شخص کے اذان دینے پر لوگوں کو عمل کرنا اور نماز  
پڑھ لینا درست ہے آخر یہ بھی خبر واحد ہے ۱۲ منہ۔

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ إِذَا نَ  
بَلَالٍ مِنْ سَعُورٍ فَإِنَّهُ يُؤْذَنُ  
أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَ  
يَكْبِتُهُ قَائِمَكُمْ وَ كَيْسَ الْفَجْرُ  
أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَ جَمَعَ يَحْيَى  
كَفَيْهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَ مَدَّ  
يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ الشَّبَابَتَيْنِ -

بن سعید قطان نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو عثمان  
نہدی سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعود سے انہوں نے کہا آپ  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلالؓ کی اذان تم لوگوں کو سحری  
کھانے سے درو کے کیونکہ وہ رات رہے سے اس لیے اذان  
دیتا ہے کہ جو شخص نماز میں کھڑا ہوا ہے (عبادت کر رہا ہے، وہ  
ذرا آرام کرنے یا کھانے پینے کے لیے، لوٹ جائے۔ اور جو سو  
رہا ہے وہ جاگ اٹھے (تہجد پڑھے اور فجر (یعنی صبح صادق)، اس  
طرح (نبی و ماری) نہیں ہوتی۔ اور یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی  
دونوں ہتھیلیاں ملا کر بتلایا جب تک اس طرح سے روشنی نہ ہو جائے  
یحییٰ نے کلمے کی انگلیاں کو پھیلا کر بتلایا۔

۹۲۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ  
بَلَالٌ يُنَادِي بِكَيْلٍ فَكَلُّوا وَاشْتَرُوا حَتَّى  
يُنَادِيَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ -

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز  
بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ  
بن خطاب سے سنا۔ انہوں نے آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا بلالؓ رات رہے سے اذان دے دیتا  
ہے۔ تم لوگ اس وقت تک کھایا پیا کرو جب تک عبداللہ بن  
ام مکتوم اذان دے۔

۹۲۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنِ الْعَكْرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَظْفَرَ خُمْسًا فَقِيلَ  
أَيُّ نِدَاءٍ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا  
صَلَّيْتَ خُمْسًا نَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ  
مَا سَلَّمَ -

ہم سے حفص بن عمر حنفی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے حکم بن عتبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے  
علقمہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولے سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں  
(جب سلام پھیرا، تو لوگوں نے کہا کیا نماز بڑھ گئی (یعنی چار سے  
پانچ رکعتیں پڑھنے کا حکم ہوا، آپ نے فرمایا یہ کیا بات لوگوں نے کہا  
آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں پھر آپ سلام کے بعد (سجود کے دو سجود کیے،

لے یعنی چوڑے آسمان کے کنارے کنارے پھیلی ہوئی ۱۲ منہ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے صرف ایک شخص بلال یا عبداللہ بن  
ام مکتوم کی اذان کو کافی سمجھا ۱۲ منہ اگرچہ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ یہ کہنے والے کہ آپ نے (باقی برصغیر آئندہ،

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذَوَالْيَدَيْنِ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ أَصَدَقَ ذَوَالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ -

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ يَقْبِضُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آيَةٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ قُرْآنٌ وَقَدْ أُسْرَانٌ يَسْتَقْبِلُ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا ذَكَامَتْ دُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَامُوا إِلَى الْكَعْبَةِ -

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین ایک شخص تھا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا نماز اللہ کی طرف سے کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے انہوں نے کہا جی ہاں اس وقت آپ نے کھڑے ہو کر اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا۔ پھر اللہ اکبر کہہ کے ایک سجدہ کیا جیسے معمولی سجدہ کیا کرتے تھے یا اس سے کچھ لمبا پھر سجدے سے سر اٹھایا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ دیا ہی کیا پھر سر اٹھایا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ایسا ہوا لوگ صبح کی نماز مسجد قبا میں پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص (عباد بن بشر) آیا۔ اور کہنے لگا رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف اتر ا اور آپ کو (نماز میں) کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہ سنتے ہی (عین نماز میں) انہوں نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔ پہلے پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے۔ ادھر ہی سے گھوم کر کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) پانچ رکعتیں پڑھیں۔ کئی آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو خود انہوں نے کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی خمسین روایت کیا اس میں یہ میثعہ مفردیوں ہے۔ قال صلیت خمسین اباب کی مطابقت حاصل ہو گئی۔ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے کہنے پر عمل کیا حافظ نے کہا اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۹۱۲) لے اور سلام پھیر دیا تشہد نہیں پڑھا اس کی بحث گذر چکی ہے۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کیونکہ آپ نے ذوالیدین اکیلے ایک شخص کا بیان منظور کر لیا اور دوسرے لوگوں سے جو پوچھا تو تاکید اور مضبوطی کے لیے۔ اگر ایک شخص کی خبر قابل لحاظ نہ ہوتی تو آپ ذوالیدین کے کہنے پر کچھ خیال ہی نہ فرماتے ۱۲ منہ لے باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ایک شخص کی خبر پر مسجد قبا والوں نے عمل کیا ۱۲ منہ

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ  
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ  
لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ  
سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا  
كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ  
فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ  
دَجْرِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً  
تَرْضَاهَا فَوُجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّى  
مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى  
قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ  
أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ  
فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ  
الْعَصْرِ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ  
الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ  
وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ قِصْبِ  
وَهُوَ كَمُرٌّ فَجَاءَهُمْ آبُ فَقَالَ لَاتِ  
الْعَمْرُ قَدْ حَرَمْتَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا  
أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَرَّارِ فَاسْكُرْهَا

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وکیع بن جراح  
نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحق  
سبیعی سے انہوں نے برابر بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ میں تشریف  
لائے تو سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے  
رہے۔ مگر آپ کی خواہش یہ تھی کہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم  
ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتاری  
ہم تیرا بار بار آسمان کی طرف منہ پھرانادیکھ رہے ہیں۔ جو قبلہ  
تو پسند کرتا ہے ہم وہی تجھ کو عنایت فرمائیں گے (اور کعبہ کی  
طرف منہ کرنے کا حکم ہو گیا) ایک شخص (عباد بن بشر) نے آپ  
کے ساتھ عصر کی نماز (کعبہ کی طرف پڑھی) پھر انصار کے کچھ لوگوں  
پر گزرا (جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے تھے،  
رکوع میں تھے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو کعبہ کی  
طرف منہ کرنے کا حکم ہو چکا۔ یہ سنتے ہی رکوع ہی میں وہ کعبہ کی  
طرف پھر گئے۔

مجھ سے یحییٰ بن قزعة نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن  
مالک سے انہوں نے کہا میں (شراب حرام ہونے سے پہلے،  
ابو طلحہ انصاری اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب  
کو کھجور کا شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم)  
آیا اور کہنے لگا۔ سنتے ہو شراب پینا حرام ہو گیا۔ اسی وقت  
ابو طلحہ نے کہا انس اٹھ اور شراب کے یہ سب شکے توڑ  
ڈال۔ انس کہتے ہیں میں ایک ہاون دستہ لے کر اٹھا۔

لے یہ واقعہ تحویل قبلہ کے پہلے دن مسجد نبی حارثہ یعنی مسجد قبلتین کا ہے۔ بعض روایتوں میں طبرکی نام مذکور ہے۔ اور اگلی حدیث کا واقعہ دوسرے  
روز کا مسجد قبلہ کا ہے تو دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں رہا۔ باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲۷۰



قَالَ آتَنَّا نَقَعْتُمُ إِلَى مَهْرَاسٍ كُنَّا نَقْصَرُ نَهْمًا  
بِاسْقِلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ -

۹۲۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ  
حَدِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا أَهْلَ تَجْرَانِ لَا بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ رَجُلًا  
أَمِينًا حَقِّ أَمِينٍ فَاسْتَشَرْتُ لَهَا أَهْلًا  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ  
أَبَا عُبَيْدَةَ -

۹۲۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَآمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ  
أَبُو عُبَيْدَةَ -

۹۳۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ رَافٍ عَنْ يُحْيَى بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ عُكَيْدِ بْنِ حُثَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ  
الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اور نیچے کی طرف اس سے مار مار کر سب منکوں کو توڑ ڈالا۔  
(شراب بہ گیا)

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعب بن حجاج نے  
انہوں نے ابواسحاق بیسی سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے  
حدیفہ بن یمان سے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران (ایک  
شہر ہے یمن میں) وہاں کے لوگوں سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک  
شخص کو بھیجوں گا وہ ایمان دار ہے ایمان دار بھی کیسا پکا ایمان دار  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہ سن کر منتظر رہے دیکھیں آپ  
کس کو بھیجتے ہیں (آپ کی رائے میں کون اس صفت سے موصوف ہے)  
پھر آپ نے ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعب نے انہوں  
نے خالد بن مران سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے  
انہوں نے کہا آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا  
ایک امین (معتد علیہ) شخص ہوتا ہے۔ اور اس امت کا امین ابو  
عبیدہ بن جراح ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبید بن جلیل سے  
انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے  
کہا انصاریوں میں ایک شخص تھا (اوس بن خولی نامی) جب وہ  
آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کہیں جاتا تو میں

لے سبحان اللہ صحابہ کی ایمان داری اور تقویٰ شجاعتی ایمان ہو تو ایسا ہو باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ انہوں نے ایک شخص کی خبر پر شراب کے حرام  
ہو جانے میں اعتماد کیا ۱۲ من لکھ جب انہوں نے درخواست کی کسی ایماندار شخص کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے ۱۲ من لکھ یہ ایمان داری اور امانت  
داری میں فرد فرید تھے۔ گو اور سب صحابہ بھی ایمان دار تھے مگر ان کا درجہ اس خاص صفت میں بہت بڑھا ہوا تھا جیسے حضرت عثمان کا درجہ  
حیا اور عزم میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شجاعت و فہم میں رضی اللہ عنہم ۱۲ من لکھ اس حدیث کو اس باب میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔  
مگر اسی حدیث باب سے متعلق تھی اس کو بھی اس کی مناسبت سے ذکر کر دیا ۱۲ من لکھ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ بِمَا يَكُونُ  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُكَ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ  
 أَنِّي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
 ۹۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
 عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ  
 سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ  
 الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ  
 رَجُلًا فَأَذَقَهُ نَامِرًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا  
 فَكَمَرُوا أَن يَدْخُلُوهَا وَ قَالَ  
 اخْرُؤْهُمْ لَنَا فَرَزْنَا مِنْهَا فَنَاكَرُوا  
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 يَلَدَيْنِ أَمَّا أَدُوا أَن يَدْخُلُوهَا لَوْ  
 دَخَلُوهَا لَوَيَّرْنَا لَوَائِفَهَا إِيَّايَ يَوْمَ  
 الْقِيَمَةِ وَقَالَ لِلْآخِرِينَ لَا طَاعَةَ  
 فِي مَعْصِيَةِ إِبْنِ الطَّاعَةِ رِئِ  
 الْمَعْرُوفِ -

حاضر رہتا اور جوابات آپ کی سنتا یا دیکھتا اس کی خبر اس  
 کو کر دیتا۔ اسی طرح جب میں کہیں جاتا تو وہ آپ کے  
 پاس حاضر رہتا اور جو کچھ بات آپ کی سنتا یا دیکھتا اُس کی  
 خبر مجھ کو کر دیتا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غدر نے ۔  
 کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے زبید سے انہوں نے سعد  
 بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے  
 حضرت علیؓ سے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
 لشکر بھیجا۔ اور ایک شخص (عبد اللہ بن حذافہ سہمی) کو اس کا  
 سردار مقرر کیا اس نے کیا کیا آگ سلگائی۔ اور لشکر والوں سے  
 کہنے لگا۔ اس میں گھس جاؤ۔ انہوں نے چاہا گھس جائیں۔ اور  
 بعضوں نے کہا ہم تو آگ ہی سے بھاگ کر حضرتؐ کے پاس آئے  
 ہیں۔ پھر لوگوں نے اس کا تذکرہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کیا۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے اس آگ  
 میں گھسنا چاہا تھا اگر گھس جاتے تو پھر قیامت تک اسی میں  
 رہتے (قبر میں ہی عذاب ہوتا رہتا، اور جو لوگ نہیں گھسنا چاہتے  
 تھے ان سے فرمایا۔ دیکھو اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی حالت  
 نہ کرنا چاہیے۔ اطاعت اسی کام میں ضرور ہے جو شرع کے  
 موافق ہو۔

لے یہ حدیث اور کتاب العلم اور کتاب التفسیر میں طول کے ساتھ گزر چکی ہے۔ یہاں اس لیے لائے کہ اس سے خبر واحد کا حجت ہونا نکلتا  
 ہے۔ کیوں کہ حضرت عمرؓ اس کی خبر پر اعتماد کرتے وہ ان کی خبر پر اعتماد کرتا ۱۲ منہ لے باقی خدا و رسول کے حکم کے خلاف کسی کا حکم نہ ماننا  
 چاہیے۔ بادشاہ ہو یا وزیر سب بھروسہ پر ہے۔ ہمارا بادشاہ حقیقی اللہ ہے۔ یہ دنیا کے جموں نے بادشاہ گویا گردیوں کے بادشاہ ہیں یہ کیا  
 کر سکتے ہیں۔ بہت ہوا تو دنیا کی چند روزہ زندگی لے لیں گے وہ بھی جب بادشاہ حقیقی چاہے گا وہ ان سے یہاں نہیں ہو سکتا اس  
 حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں نکلتی ہے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاکر باتوں میں سردار کی اطاعت کا حکم دیا۔ حالانکہ وہ  
 ایک شخص ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض صحابہ نے اس کی بات سنی اور آگ میں بھی گھسنا چاہا ۱۲ منہ عہ کیوں کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے سردار کی اطاعت کرنے کا حکم دیا تھا ۱۲ منہ

۹۳۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ صَلَاحٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ هَيْرَةَ وَمَرْيَدَ بْنَ خَالِدٍ  
أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ  
أَبَاهُ هَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ  
لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذِنَ  
لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ  
فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا الْعَسِيفِ  
الْأَجِيرِ تَرَفَّى بِأَمْرٍ آتَمَ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى  
ابْنِي الرَّجْحَ فَأَنْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ مَنَ  
الْفَتَمِ وَلَيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ  
فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى أَمْرَاتِهِمُ الرَّجْحَ وَإِنَّمَا  
عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٍ فَقَالَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَتْ بَيْنَكُمَا  
بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا  
وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدٌ مِائَةٌ وَ  
تَغْرِيبٌ عَامٍ وَ أَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ  
لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ فَأَعْدُ عَلَى

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن  
ابراہیم نے کہا ہم سے والد ابراہیم بن سعد نے انہوں نے  
صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو عبید اللہ  
بن عبد اللہ نے خبر دی ان کو ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی نے  
کہ دو شخصوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا مقدمہ  
پیش کیا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابو الیمان  
بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ محمد کو  
عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ ابو ہریرہ نے کہا ایسا ہوا ہم ایک مرتبہ  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں  
ایک گنوار شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ  
کی کتاب کے موافق میرا فیصلہ کر دیجئے۔ پھر اس کا حریف (مرفق ثانی)  
کھڑا ہوا کہنے لگا سچ کہتا ہے یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے  
موافق اس کا فیصلہ کر دیجئے۔ اور محمد کو اجازت دیجئے۔  
تو میں مقدمہ کے واقعات بیان کروں۔ آپ نے فرمایا اچھا بیان کر۔  
وہ کہنے لگا میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا اس نے کیا کیا اس کی  
جو رو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار کیا  
جائے گا۔ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کو دے کر  
اپنے بیٹے کو چھڑا لیا۔ پھر جو میں نے غلاموں سے مسئلہ پوچھا  
تو انہوں نے کہا اس کی جو رو سنگسار کی جائے گی اور تیرے  
بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک سال کے لیے جلا وطن ہوگا  
یہ سن کر آنحضرت نے فرمایا خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان  
ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا بکریاں  
اور لونڈی تو واپس لے لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پونگے  
ایک سال کے لیے جلا وطن ہوگا۔ اور انیس تو ایسا کر دیر  
انیس اسلم قبیلے کا ایک شخص تھا، صبح کو اس کی جوتھکے پاس جا

امْرَأَةً هَذَا فَإِنْ اُعْتَرَفَتْ فَأَمْرُجُهَا  
فَعَدَّ اَعْلَيْنَا اُنْثَى فَاَعْتَرَفَتْ  
فَدَجَمَهَا۔

بَابُ بَغْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الزُّبَيْرِ طَلِيعَةً فَوَحْدَةً۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّبِ قَالَ سَمِعْتُ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَدْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ  
فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَاَنْتَدَبَ  
الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَاَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ  
لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ قَالَ  
سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُثَنَّبِ وَقَالَ  
لَهُ اَيُّوْبُ يَا اَيُّا بَكَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ  
فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ

اس سے پوچھا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر ڈال  
انہیں صبح کو اس عورت کے پاس گیا اس نے زنا کا اقرار کیا انہیں نے  
اس کو سنگسار کر ڈالا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زبیر کو اکیلے  
بھیجنا کافروں کی خبر لانے کے لیے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن  
عبد اللہ انصاری سے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جنگ خندق کے دن لوگوں کو بلایا تو سب سے پہلے زبیر حاضر  
اور مستعد ہوئے پھر بلایا تو وہی پہلے آئے۔ پھر بلایا تو وہی پہلے  
آئے تین بار ایسا ہی ہوا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک رفیق  
دیامد و گار خاص ہوتا ہے۔ اور میرا رفیق زبیر ہے۔ سفیان بن  
عییینہ نے کہا میں نے اس حدیث کو محمد بن منکدر سے یاد رکھا۔  
اور ایوب سختیانی نے محمد بن منکدر سے کہا ابو بکر دیہ محمد بن منکدر  
کی کسبت ہے تم جابرؓ کی حدیثیں لوگوں کو سناؤ لوگوں کو یہ بہت

لے باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ آپ نے ایک شخص واحد انہیں کو حکم دیا اس نے حکم شرعی یعنی رجم جاری کیا بعضوں نے کہا آپ نے ہر فرقہ کو جو ایک تنہا  
تہابات قبول کی اس کی تصدیق فرمائی۔ امام ابن قیم نے فرمایا خبر واحدین قسم کی ہے۔ ایک یہ کہ قرآن کے موافق ہو دوسرے یہ کہ اس میں قرآن کی  
تفصیل ہو تیسرے یہ کہ اس میں ایک نیا حکم ہو جو قرآن میں نہیں ہے۔ ہر حال میں اس کا اتباع واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے علاوہ  
رسول کی اطاعت کا جدا گانہ حکم دیا پس اگر خبر واحد وہی قابل قبول ہو جو قرآن کے موافق ہے تو رسول کی اطاعت علیحدہ اور خاص نہیں ہوئی۔ اور  
حنفیہ جو کہتے ہیں کہ قرآن پر زیادتی خبر واحد سے نہیں ہو سکتی بلکہ خبر مشہور یا متواتر ہونا ضرور ہے انہوں نے بہت سے مسائل میں اپنے اس اصول کے  
خود خلاف کیا ہے جیسے نمبر تیسرے وضو کے جواز اور نہاب سرکہ اور مردس درم سے کم نہ ہونا اور ایک عورت اور اسکی چھو بھی یا خال میں جمع حرام ہونا اور  
شفعہ اور رہن اور صد با مسائل میں جن میں احاد حدیث وارد ہیں اور باوجود اسکے حنفیہ نے ان سے کلام اللہ پر زیادت کی ہے میں کہتا ہوں حنفیہ کا کوئی اصول  
جتنا ہی نہیں ہے۔ اصول میں تو یہ لکھتے ہیں کہ خبر واحد اور قول صحابی بھی حجت ہے نیز کہ بہ القیاس اور پھر صد ہا مسائل میں حدیث کے خلاف قیاس پر عمل کرتے  
ہیں۔ اصول میں لکھتے ہیں کہ کتاب اللہ پر زیادت کے لیے خبر مشہور یا متواتر ضرور ہے۔ اور پھر صد ہا مسائل میں خبر واحد سے زیادت کرتے ہیں۔ اور جہاں  
چاہتے ہیں وہاں خبر مشہور کو بھی یہ باند کر کے کہ مخالف کتاب اللہ ہے ترک کر دیتے ہیں۔ مثلاً یسین مع الشاہد الواحد کی حدیثوں کو غرض یہ اصول عجیب  
ہیں جو کچھ سمجھ میں نہیں آتے اور حق یہ ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول نہیں ہیں خود بچھلوں نے قائم کیے ہیں۔ اور وہی حق تعالیٰ  
کے پاس جواب دہ ہوں گے اللہ انصاف نصیب کرے ۱۲ منہ ۵

عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ  
سَمِعْتُ جَابِرًا قَتَبَ بَنِي  
أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ  
لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الشُّوْبَرَاءَ يَقُولُ  
يَوْمَ قَرْيَظَةَ فَقَالَ كَذَا أَحْفَظُهُ  
كَمَا أَتَكَ جَابِرٌ يَوْمَ الْخُنْدَقِ  
قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ قَى  
تَبَسَّمَ سُفْيَانُ۔

**بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا  
تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ  
يُؤْذَنَ لَكُمْ فَيَاذًا أِذْنٌ لَهُ  
وَاحِدٌ جَانِبٌ۔**

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي  
عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا  
وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَاءَ رَجُلٌ  
يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ اسْتُذِنَ لَهُ وَبَشَّرُهُ  
بِالْجَنَّةِ فَيَاذًا أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ

بھلا لگتا ہے کہ تم جابر کی حدیثیں ان کو سناؤ اس پر محمد بن منکدر  
نے اسی مجلس میں کہا میں نے جابر سے سنا اور (چار) حدیثوں میں  
پے درپے یہ کہا میں نے جابر سے سنا علی بن مدینی کہتے ہیں میں  
نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان ثوری اس حدیث میں یوں  
روایت کرتے ہیں کہ آل حضرت نے بنی قریظہ کے دن ایسا فرمایا  
دیعنی لوگوں کو بلایا تو پہلے زبیر حاضر ہوئے، انہوں نے کہا میں نے  
تو محمد بن منکدر سے اس طرح سے سنا جیسے تم اس وقت میرے  
سامنے بیٹھے ہو انہوں نے یہی کہا خندق کچھ پہر سفیان نے کہا خندق  
کا دن اور بنی قریظہ کا دن ایک ہی ہے اور مسکرائے۔

**باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ احزاب میں) فرمانا مسلمانوں  
پیغمبر کے گھروں میں یعنی زمرانہ میں نہ جاؤ مگر اجازت لیکر  
جب تم کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور ظاہر ہے کہ اجازت کے لیے  
ایک شخص کا بھی اذن دینا کافی ہے۔**

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے  
انہوں نے ابو موسیٰ اشعرئی سے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
(مدینہ کے) ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ اور محمد سے  
فرمایا تم درباری کرو (کوئی بے اجازت اندر آنے نہ پائے)  
اتنے میں ایک شخص آئے وہ اجازت مانگتے تھے۔ آپ نے  
فرمایا ان کو اجازت دے اور ہشت کی خوش خبری سنا دے

لے بنی قریظہ کے دن سے وہ دن مراد ہے جب جنگ خندق میں آنحضرت نے بنی قریظہ کی خبر لانے کے لیے فرمایا تھا وہ دن مراد نہیں ہے  
جب بنی قریظہ کا محاصرہ کیا اور ان سے جنگ شروع کی کیوں کہ یہ جنگ جنگ خندق کے بعد ہوئی جو کئی دن تک قائم رہی تھی۔ باب کی مطابقت  
ظاہر ہے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے ایک شخص زبیر کو خبر لانے کے لیے بھیجا اور ایک شخص کی خبر قابل اعتماد سمجھی ۱۲ منہ۔  
لے جمہور کا یہی قول ہے کیوں کہ آیت میں کوئی قید نہیں کہ ایک شخص یا اتنے شخص اجازت دیں۔ بلکہ اذن کے لیے شخص غیر عادل کا بھی اجازت  
دینا کافی ہے۔ کیوں کہ ایسے معاملوں میں جمہور بولنے کا دستور ہمیں ہے ۱۲ منہ۔

عُمَرُ فَقَالَ اَشَدُّنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالنَّجَّةِ  
ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ اَشَدُّنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ  
بِالنَّجَّةِ۔

کیا دیکھتا ہوں وہ ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت عمرؓ آئے آپ نے  
فرمایا ان کو بھی اجازت دے اور بہشت کی خوش خبری سنا دے  
پھر حضرت عثمانؓ آئے آپ نے فرمایا ان کو بھی اجازت دے  
اور بہشت کی خوش خبری سنا دے۔

۱۱۵۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَكْلَبٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ  
عُمَرَ قَالَ جِئْتُ نَزَّارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ  
عَلَى رَأْسِ النَّاسِ فَقُلْتُ قُلْ هَذَا  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اولیسی نے بیان کیا کہ  
ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید  
انصاری سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابن عباس  
سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا میں جو آیا دیکھا  
تو آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ (ماڑی) میں تشریف  
رکھتے ہیں ایک کالا غلام (رباح نامی) زینے کی چوٹی پر پہرے  
کے طور سے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا اندر جا کر عرض کر  
کہ عمر حاضر ہے آپ نے اجازت دی۔

بَابُ ۱۱۵۶ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُمَمَاءِ وَالرُّسُلِ  
وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ بِكِتَابٍ  
إِلَى عَظِيمٍ بَصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاناموں اور  
ایلیچوں کو ایک کے بعد ایک بھیجتا اور ابن عباس نے کہا  
(یہ بدر الوحی میں موصولاً گزر چکا ہے) آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے وحیہ کلبی کو اپنا خط دے کر بصرے کے رئیس کی طرف بھیجا اور  
اس سے کہلا بھیجا کہ یہ خط روم کے بادشاہ کو پہنچا دے۔

۱۱۵۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْدَرٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّهُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

ہم سے یحییٰ بن جکدر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث بن سعد  
نے انہوں نے یونس بن یزید اہلی سے انہوں نے ابن شہاب  
سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود  
نے خبر دی ان کو عبد اللہ بن عباس نے کہ آل حضرت

لے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے ایک شخص یعنی ابو موسیٰ کی اجازت کو کافی سمجھا ۱۲ منہ لے یہ خبر سن کر کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دیا ۱۲ منہ لے تو ایک شخص کی اجازت کافی ہوئی اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ لے اس کا نام حارث بن ابی  
تھامہ ۱۲ منہ لے اور حاطب بن ابی بلتعہ کو خط دے کر یونس بادشاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا یہ خط اب تک موجود ہے۔ اس کی عکسی تصویریں حال  
ہی میں شایع ہوئی ہیں۔ اور شجاع بن ابی شمر کو بلقا کے حاکم کے پاس بھیجا ۱۲ منہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ  
بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى  
عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى  
كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَرَّقَهُ فَحَبَسَتْ  
أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدَا عَلَى هَذَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَرَّقُوا  
كُلَّ مُمَرَّقٍ -

۹۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ  
الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ أَسْلَمُوا آذَنٌ فِي تَوْبِكَ  
أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ  
فَلَيْتُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ  
فَلَيْتُمْ -

**باب** وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُودِ الْعَرَبِ أَنْ يُبَدِّلُوا  
مَنْ دَرَأَهُمْ قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کسرے (پرویز بادشاہ ایران) کے نام پر (عبد اللہ بن حذافہ کے ہاتھ) بھیجا۔ آپ نے عبد اللہ بن حذافہ سے فرمایا تم یہ خط بحرین کے رئیس (منذر بن ساوی) کو دینا وہ کسری کپاس پہنچا دے گا۔ غرض جب یہ خط کسری کپاس پہنچا اس (مردود) نے پڑھ کر پھاڑ ڈالا زہری نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے اس حدیث میں اتنا اور بیان کیا پھر آنحضرت صلعم نے ایران والوں کو بد عادی الٹی ان کو بھی بالکل پھاڑ ڈال۔

ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے کے ایک شخص دہند بن اسماء بن حارثہ سے عاشورے کے دن فرمایا لوگوں میں یا اپنی قوم والوں میں یوں منادی کر دے۔ آج جس نے کچھ کھایا ہو وہ اب باقی دن کچھ نہ کھائے (امساک کرے) اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزے کی نیت کرے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب کے ایچیوں کو یہ حکم کرنا کہ جن لوگوں کو تم اپنے ملک میں چھوڑ آئے ہو ان کو (دین کی باتیں) پہنچا دینا یہ مالک بن حویرث صحابی نے نقل کیا (یہ حدیث بھی موصولاً گذر چکی ہے)

لے مکڑے مکڑے کر رہے۔ ان کی حکومت کا نام و نشان نہ رہے۔ ایسا ہی ہوا ایران والوں کی سلطنت حضرت عمر کی خلافت میں بالکل نابود ہو گئی اور پھر آج تک پارسیوں کو سلطنت نصیب نہیں ہوئی جہاں میں دوسروں کی رعیت ہیں انکی شہر ادیان تک قید ہو کر مسلمانوں کے تعریف میں آئیں اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہوگی۔ مردود کسری پرویز ایک ذرے سے ملک کا بادشاہ ہو کر یہ دماغ رکھتا تھا کہ پرویز دگار عالم کے محبوب کا خط جو آنکھوں پر رکھتا تھا اس نے حقیر جان کر پھاڑ ڈالا اس کی سزا ملی یہ دنیا کے دجاہل، بادشاہ و حقیقت طاغوت ہیں معلوم نہیں اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں کہ جیسے تم ویسے ہی خدا کی دوسری مخلوق تم میں کیا فعل لگتے ہیں جو جوں جوں دنیا میں علم کی ترقی ہوتی جاتی ہے وہ وہ بادشاہوں کے ناک کے کیڑے جھرتے جاتے ہیں۔ اور ایک زمانہ وہ آنے والا ہے کہ کوئی ان جاہل بادشاہوں کو ایک کوڑی برابر بھی نہیں پوچھنے کا عظمت اور عزت کا تو کیا ذکر ہے ۱۲۷۸

ترجمہ باب اس سے یہ نکلا کہ آپ نے ایک ہی شخص کو اپنی طرف سے ایچی مقرر کیا ۱۲۷۸

۹۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا  
النُّصَيْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ  
قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْعُدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ  
فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مِنَ الْوَفْدِ قَالُوا مَرْيَعَةُ قَالَ مَرْحَبًا  
يَا لَوْفِدٍ وَالْقَوْمُ غَيْرُ خَزَايَا وَ  
لَا سَدَامَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كِفَارٌ مُضَرٌّ قُمْنَا  
يَا مِرَّةُ تَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَتُخْرِجُ  
بِهِ مَنْ ذَرَأَاتُنَا فَسَأَلُوا عَنِ  
الْأَشْرِبَةِ فَتَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ  
وَأَمَرَهُمْ يَأْمُرُ بِجِ آمَرَهُمْ  
يَا إِيْمَانِ يَا لَوْفِدٍ قَالَ هَلْ  
تَذَرُونِ مَا الْإِيْمَانُ يَا لَوْفِدٍ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَرِيبَاءُ  
الزَّكَاةِ وَآخُطُّ فِيهِ صِيَامُ  
رَمَضَانَ وَتَوَتُّؤُا مِنَ الْمَغَامِرِ  
الْعُمَسِ وَتَهَاهُمْ عَنِ  
الدِّيَارِ وَالْعَنْتِ وَالْمَرْفَتِ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے۔  
دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحاق بن راہویہ  
نے بیان کیا کہ ہم کو نصر بن شعیب نے خبر دی کہ ہم کو شعبہ نے انہوں  
نے ابو جمرہ سے انہوں نے کہا ابن عباس مجھ کو (خاص) اپنے پلنگ پر  
بٹھا لیتے۔ ایک بار مجھ سے کہنے لگے کہ عبد القیس قبیلہ کے کچھ ایچی  
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم کس  
قوم کے ایچی ہو۔ انہوں نے کہا ربیعہ قبیلہ کے (عبد القیس اسی  
قبیلہ کی ایک شاخ ہے) آپ نے فرمایا واہ کیا اچھے ایچی آئے۔ یا  
یوں فرمایا کیا اچھے لوگ آئے تم نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ۔ وہ  
کہنے لگے یا رسول اللہ (بڑی مشکل ہے) ہم میں اور آپ کے پیچ  
میں مضر کافروں کا ملک پڑتا ہے۔ اس لیے ہم کو ایسی بات بتلا  
دیجئے جس کو کر کے ہم بہشت میں پہنچ جائیں اور جو لوگ ہمارے  
پیچھے (ہمارے ملک میں) ہیں ان کو بھی اس کی خبر کر دیں۔ پھر انہوں  
نے شراب کے برتنوں کو پوچھا آپ نے چار باتوں سے ان کو منع  
فرمایا اور چار باتوں کا حکم دیا ایمان کا حکم دیا پھر فرمایا جانتے ہو  
ایمان باللہ کیا ہے انہوں نے کہا (ہم کیا جانیں) اللہ اور اس کا  
رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے اس بات  
کی (صدق دل سے) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے  
لاائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے  
بھیجے ہوئے ہیں۔ اور نماز درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا۔  
راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا اور رمضان کے روزے  
رکھنا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ (امام وقت کے پاس)  
داخل کرنا اور ان کو کدو کے تونے اور سبز لاکھی برتن اور  
نرالی کے برتن اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن سے منع فرمایا

لے ابن خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ ذیل ہوتے قید ہوتے ۱۲ منزلہ ہم ہر وقت آپ پاس آئیں سکتے ۱۲ منزلہ کہ ان میں کھانا پینا کیا ہے ۱۲ منزلہ



وَالْقَبْرِ وَرَبَّمَا قَالَ الْمَقْبَرِ  
قَالَ اخْطُطُوهُنَّ وَابْلِغُوهُنَّ مَنْ  
وَرَأَى كَلْمًا۔

### باب ۴۹ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ  
الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَمَا آيَةُ  
حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَأَعَدَّتْ ابْنُ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ  
سَنْتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ  
أَسْمَعْهُ يُحَدِّثْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَائِمًا مِنْ أَصْطَبِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ سَعْدًا  
فَدَا هَبُوا يَا كَلْبُونَ مِنْ لَحْمٍ فَتَدَا لَهُمْ  
أَمَّا أَقْرَبُ مِنْ بَعْضِ أَمْرٍ وَاجِرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ لَعُمْرُ صَبٍّ فَأَمْسَكُوا  
فَقَالَ سَأُؤَلِّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلُّوْا أَوْ لَطْعُمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ  
بِهِ شَلَكٌ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي۔

برتن سے منع فرمایا اس زمانہ میں ان برتنوں میں شراب بنا کرتا تھا،  
بعضی روایتوں میں نقیر کے بدل مقیر کا لفظ ہے (یعنی تارنگا ہوا۔  
تار وہ روغن ہے جو کشتیوں پر ملا جاتا ہے، ان حضرت نے فرمایا  
ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے ملک والوں کو پہنچا دو۔

### باب ایک عورت کی خبر کا بیان

ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے کہا  
ہم سے شعبہ نے انہوں نے تویر بن کیسان غبري سے انہوں نے  
کہا مجھ سے عامر بن شعبي نے کہا تم دیکھتے ہو۔ امام حسن بصری کتنی  
حدیثیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) نقل کرتے ہیں۔  
اور میں تو دو برس یا اڑھائی برس کے قریب عبد اللہ بن عمر کی صحبت  
میں رہا میں نے ان کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث  
روایت کرتے نہیں سنا۔ صرف یہی حدیث سنی کہ آں حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے کئی اصحاب جن میں سعد بن ابی وقاص بھی تھے ایک  
گوشت کھانے کو تھے اتنے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ایک بی بی (ام المؤمنین میمونہ) نے پکار کر کہا یہ گوہ کا گوشت ہے  
یہ سن کر وہ رک گئے۔ اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا نہیں (مزے سے) کھاؤ اور کھلاؤ۔ گوہ حلال ہے۔ یا  
یوں فرمایا اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔ بات یہ ہے  
کہ یہ جانور میری خوراک نہیں ہے (مجھ کو اس کے کھانے سے  
ایک قسم کی نفرت آتی ہے۔

لے جو یہاں نہیں آئے ۱۲ منہ اس حدیث کی شرح اور کئی بار گزر چکی ہے۔ ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے کہ اپنے ملک والوں کو پہنچا دو  
کیوں کہ یہ عام ہے۔ ایک شخص بھی ان میں کا یہ باتیں دوسروں کو پہنچا سکتا ہے ۱۲ منہ اگر یہ عورت ثقیل ہو تو وہ بھی واجب القبول ہے ۱۲ منہ  
۱۲ منہ شعبی کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ حسن بصری جھوٹے ہیں۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ حسن بصری حدیث بیان کرنے میں بہت جرات کرتے ہیں۔  
حالانکہ وہ تابعی ہیں عبد اللہ صحابی ہو کر بہت کم حدیثیں بیان کرتے تھے ۱۲ منہ +

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة

### کتاب قرآن و حدیث کی پیروی کرنے کے بیان میں

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

ثَعْلَبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ كُونُوا أَكْبَرُكُمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَا تَخْدَعُوا ذَٰلِكَ الْيَوْمَ عَيْنًا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا عَيْنَ الْيَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ يَسْمَعُ سُفْيَانُ وَنُفَيْسٌ وَثَعْلَبَةُ طَارِقًا

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَّاحِيَّ بَايِعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے مسعر بن کدام وغیرہ سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے ایک یہودی اکعب احبار اسلام لانے سے پہلے حضرت عمرؓ سے کہنے لگے امیر المؤمنین تمہارے قرآن میں (سورہ مائدہ میں) ایک آیت ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اگر یہ آیت ہم یہودیوں پر آرتی تو ہم اس دن کو جس دن یہ آیت اترتی (عید خوشی) کا دن مقرر کر لیتے حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو خوب معلوم ہے یہ آیت اکب اور کہاں اتری عرفہ کے دن (عرفات میں) جمعہ کے روز امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث مسعر سے سنی ہے اور مسعر نے قیس سے اور قیس نے طارق سے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے۔ انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے۔ کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے حضرت عمرؓ کا وہ خطبہ سنا جو آل حضرت کی وفات کے دوسرے روز انہوں نے پڑھا۔ جب مسلمانوں نے ابو بکر صدیقؓ سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمرؓ

لے وغیرہ سے شاید سفیان ثوری مراد ہوں۔ کیوں کہ امام احمد نے اس حدیث کو انہی کے طریق سے نکالا ۱۲۱ منہ لے تو اس دن مسلمانوں کی دو صدیوں بیضہ عرفہ اور جمعہ تھیں اور اتفاق سے یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی عیدیں بھی اسی دن آگئی تھیں اس سے پیشہ کہیں ایسا نہیں ہوا تھا لے حدیث میں عن عن کے ساتھ روایت تھی اس لیے امام بخاری نے صراح کی تصریح کر دی اس حدیث کی مناسبت باب سے ہوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر اس آیت میں احسان تجا کیا کہ میں نے آج تمہارا دین پورا کر دیا اپنا احسان تم پر تمام کر دیا یہ جب ہی ہو گا کہ امت اللہ اور رسول کے احکام پر قائم رہے قرآن و حدیث کی پیروی کرتے رہے ۱۲ منہ۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَرَّرَ قَبْلَ  
أَيِّ بَكْرٍ فَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَاخْتَارَا  
اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ  
وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ  
بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا  
وَلَا تَمَّا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ -

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر چڑھے۔ اور ابو بکر کے  
خطبہ سننے سے پہلے انہوں نے تشہد پڑھا۔ پھر کہنے لگے  
اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لیے دنیا کی نعمتوں سے جو تمہارے  
پاس ہیں وہ نعمتیں زیادہ پسند کیں جو اس کے پاس ہیں (یعنی  
آخرت کی نعمتیں)۔ اور یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کے سبب سے  
اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو (دین کا) سیدھا رستہ دکھلایا تو  
اس کو (مضبوط) تھاے رہو تم سیدھا رستہ پاؤ گے یعنی وہ رستہ  
جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بتلایا۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَلَفَنِي إِكْبَرُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ  
عَلَيْهِ الْكِتَابُ -

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن  
خالد نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے  
ابن عباس سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ کو اپنے سینے سے لگایا اور یوں دعا کی۔ یا اللہ اس کو  
قرآن کا علم دے۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أُمَّ  
أَبَا الْيَمْنَانِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ

ہم سے عبد اللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن  
سلیمان نے کہا میں نے عوف اعرابی سے سنانا سے ابو  
المنہال نے بیان کیا انہوں نے ابو بزرہ صحابی سے

لے اگر قرآن کو چھوڑ دو گے تو گراہ ہو جاؤ گے قرآن کا مطلب حدیث سے کھلتا ہے تو قرآن اور حدیث یہی دین کی اصلیں ہیں۔ ہر مسلمان کو ان دونوں  
کو پھاننا یعنی سمجھ کر پڑھنا اور انہی کے موافق اعتقاد اور عمل کرنا ضروری ہے۔ جس شخص کا اعتقاد یا عمل قرآن اور حدیث کے موافق نہ ہو وہ کبھی اللہ  
کا ولی اور مقرب بندہ نہیں ہو سکتا اور جس شخص میں جتنا اتباع قرآن و حدیث زیادہ ہے اتنا ہی ولایت میں اس کا درجہ بلند ہے۔ مسلمانوں کو خوب  
سمجھ رکھو موت سر پر کھڑی ہے۔ اور آخرت میں پروردگار اور اپنے پیغمبر کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم وہاں شرمندہ ہو اور  
اس وقت کی شرمندگی کچھ فائدہ نہ دے۔ دیکھو یہی قرآن اور حدیث کی پیروی تم کو نجات دلوانے والی اور تمہارے بچاؤ کے لیے ایک  
عمدہ دستاویز ہے۔ باقی سب چیزیں ڈھونگ ہیں۔ کشف و کرامات تصور شیخ و روشی کے شیطانیات دوسرے خرافات جیسے حال تالی نیار  
اعراس میلے ٹھیلے چراغاں صندل یہ چیزیں کچھ کام آنے والی نہیں ہیں۔ ایک شخص نے حضرت زید کو جو رئیس الاولیاء تھے خواب میں دیکھا پوچھا کہو  
کیا گذری۔ انہوں نے کہا وہ روشی کے حقائق اور دقائق اور فقیری کے نکتے اور ظرائف سب گئے گذرے کچھ کام نہیں آئے۔ چند کعتیں تہجد کی جو ہم صحر  
کے قریب (سنت کے موافق) پڑھا کرتے تھے۔ انہوں ہی نے ہم کو بچایا یا اللہ قرآن اور حدیث پر ہم کو جگا رکھا اور شیطانی علوم اور دوسروں سے بچائے  
رکھ آئیں تم آئیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ابن عباس اس امت کے بڑے عالم ہوئے خصوصاً علم تفسیر  
میں تو وہ بے نظیر تھے ۱۲ منہ

قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ كَعَشَكُمْ  
بِالْإِسْلَامِ وَيُمَحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

۹۴۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ كُرْدَانَ  
يُبَايِعُهُ وَأَمْرُكَ بِالسُّلْمِ وَالطَّاعَةِ  
عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا  
اسْتَطَعْتَ.

**باب ۵۹ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم**  
عَلَيْكُمْ وَسَلَامٌ بَعَثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ  
۹۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا بَرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَعَثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ  
بِالرَّغْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَاكُثُهُ رَأَيْتُنِي أُبَيِّنُ  
بِمَقَاتِلِهِمْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعْتُ رِجْلِي  
يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْعَنُونَهَا  
أَوْ تَرَعَنُونَهَا أَوْ كَلِمَةً تُفِيهَا.

انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے تم کو مالدار کر دیا  
(یا تمہارا درجہ بلند کر دیا) اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ  
سے (ورنہ اسلام سے پہلے تم ذلیل اور محتاج تھے)۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے  
امام مالک نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے  
کہا عبد اللہ بن عمر نے عبد الملک کو ایک خط لکھا اس میں  
عبد الملک کی بیعت قبول کی اور یہ لکھا کہ میں تیرا حکم سنوں گا اور  
مانوں گا۔ بشرطیکہ اللہ کی شریعت اور اس کے پیغمبر کی سنت  
کے موافق ہو جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میں**  
جامع باتیں دیکر بھیجا گیا یعنی جن کے لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہیں  
ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید  
بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آل حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں جامع باتیں دے کر بھیجا گیا اور میرا رعب  
دشمنوں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی۔ اور ایک بار میں  
سورہ ہاتھ میں نے خواب میں دیکھا زمین کے خزانوں کی کنجیاں لاکر  
میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ ابو ہریرہ اس حدیث کو روایت  
کر کے کہتے تھے پھر آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو عالم آخرت،  
کو سد بار سے اور تم اس دنیا کے مال و اسباب کو مزے سے  
چکھتے ہو (یا چوستے ہو) یا کوئی ایسا ہی کلمہ تھا۔

لے بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے يُنْفِذُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الْإِخْتِصَامِ جَوَائِزَ فِيهِ كَلِمَةٌ لِكُلِّ شَيْءٍ  
امام بخاری کی ہے ۱۲۷۱ جب عبد اللہ بن زبیر شہید ہو چکے اور لوگوں کا اتفاق عبد الملک کی خلافت پر ہو گیا تو ۱۲۷۱ھ میں حدیث میں تلمغوث ناما ہے  
یہ کلمہ لغیث سے نکلا ہے لغیث کہتے ہیں کھانے کو جس میں جو لے بول یعنی جس طرح اتفاق پڑے اس کو کھاتے ہو یا تو غوث ناما ہے جو غوث سے نکلا  
ہے عرب لوگ کہتے ہیں لغث الجدی ام یعنی بکری کے بچے نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا ۱۲۷۱ھ

۹۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَلَا نَبِيٍّ نَبِيٍّ إِلَّا أُخِطَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أَوْ مِنْ أُمَّةٍ عَلَيْهِ الْبَشَرُ دَلَامًا كَانَ الْكَذِبُ أَوْ تَبَيَّنَتْ دَحِيحًا أَوْ حَاكَ اللَّهُ إِلَهُ قَوْمًا جُذًا آتَى أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا۔ کہنا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے والد (کیسان) سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یا ہر نبی کو کچھ کچھ نشانیاں (معجزے)، ایسے دیئے گئے جن پر خلقت کو ایمان نصیب ہوا یا خلقت ایمان لائی۔ اور مجھ کو (بڑا) معجزہ جو دیا گیا وہ قرآن ہے جس کو اللہ نے مجھ پر بھیجا (قرآن قیامت تک باقی ہے۔ دوسرے پیغمبروں کے معجزے گزر کر حکایت رہ گئے، اس لیے مجھ کو امید ہے کہ قیامت کے دن میری پیروی کرنے والے شمار میں بہت ہوں گے۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان) میں فرمایا پروردگار ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے (مجاہد نے) کہا یعنی امام کہ ہم لوگ اگلے لوگوں (صحابہ اور تابعین) کی پیروی کریں اور ہمارے بعد جو لوگ آئیں وہ ہماری کریں۔ اس کو فرمایا اور طبری نے وصل کیا۔ اور عبد اللہ بن حوٰن نے کئی باتیں ایسی ہیں جن کو میں خاص اپنے لیے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کے لیے پسند کرتا ہوں ایک تو یہ حدیث شریف مسلمانوں کو چاہیے**

**باب ۲۹۲- اَلَا تَقْتَدُوا بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْعَلْنَا لِمَنْتَقِينَ إِمَامًا قَالَ أَيْسَهُ نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثُ أَحْبَبُهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي هَذِهِ الثَّلَاثَةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوَهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا وَالْقُرْآنُ**

لہ قرآن ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی ہے آج قرآن اترے پرچہ سو برس ہو چکے ہیں۔ لیکن کسی سے قرآن کی ایک سورت نہ بن سکی۔ باوجودیکہ ہر زمانہ میں قرآن کے صد مخالف اور دشمن گذر چکے اب کوئی یہ نہ کہے کہ مردم شامی کے رو سے نصاریٰ کی تعداد پر نسبت مسلمانوں کے زیادہ معلوم ہوتی ہے تو مسلمانوں کا شمار آخرت میں کیونکر زیادہ ہو گا اس لیے کہ نصاریٰ جو حضرت عیسیٰ کی امت کہلانے کے لائق ہیں وہی ہیں جو آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخت تک گذر چکے۔ ان میں بھی وہ نصاریٰ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سچی شریعت پر قائم ہیں یعنی توحید آئی کے قائل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بندہ اور پیغمبر سمجھتے تھے ان نصاریٰ سے قیامت کے دن مسلمان تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ اس زمانہ کے نصاریٰ درحقیقت حضرت عیسیٰ کی امت اور سچے نصاریٰ نہیں ہیں وہ صرف حضرت عیسیٰ کے نام لیوا ہیں انہوں نے اپنا دین بدل ڈالا اور دین کے بڑے رکن یعنی توحید کو خراب کر دیا۔ افسوس اسی طرح نام کے مسلمانوں نے بھی اپنا دین بدل ڈالا اور شرک کرنے لگے اس قسم کے مسلمان بھی درحقیقت مسلمان نہیں ہیں نہ امت محمدی میں ان کا شمار ہو سکتا ہے ۱۲ھ اس کو محمد بن نصر مروزی نے کتاب السنۃ میں وصل کیا ۱۲۷ھ

وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَكَّهُمُوهُ وَيَسْأَلُوا عَنْهُ  
وَيَدْعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ۔

اس کو سیکھیں اور حدیث کے عالموں سے پوچھتے رہیں دوسرے  
قرآن اس کو سمجھ کر پڑھیں اور لوگوں سے قرآن کے مطالب  
کی تحقیق کرتے رہیں۔ تیسرے یہ کہ مسلمانوں کا ذکر نہ کریں۔  
مگر خیر اور بھلائی کے ساتھ۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
وَاِصْلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ جَلَسْتُ  
إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ  
جَلَسَ إِلَى عُمَرَ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا  
فَقَالَ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدْعُرَ فِيهَا صَفْرَاءَ  
وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ  
الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ  
قَالَ لِمَ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبُكَ  
قَالَ هُمَا الْمَرْأَتَانِ يُفْتَدَى بِهِمَا۔

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن  
بن ہمدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے واصل  
ابن حیان سے انہوں نے ابو داؤد (شقیق بن سلمہ) سے انہوں  
نے کہا میں شیبہ بن عثمان جعفی پاس (جو کعبے کے کلید بردار تھے) اس  
مسجد میں (یعنی مسجد حرام میں) بیٹھا رہا وہ کہنے لگے جہاں تم بیٹھے  
ہو میں (ایک دن) حضرت عمرؓ میرے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے  
میں نے قصد کیا کہ کعبے میں جو اشرفیاں یا روپیہ (بطریق تدرائش) کبھی  
آتے ہیں وہ ایک نہ چھوڑوں۔ سب مسلمانوں کو بانٹ دوں میں نے  
اُن سے کہا تم ایسا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے پوچھا کیوں۔ میں نے کہا  
اس لیے کہ تم سے پیشتر جو دو صاحب گذرے ہیں انہوں نے  
ایسا نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیشک یہ دونوں صاحب ایسے  
گذرے ہیں جن کی پیروی کرنا چاہیئے۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ وَهَبٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ  
يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ  
نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرٍ مِنْ قُلُوبِ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے  
سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعش سے پوچھا انہوں نے  
زید بن وہب سے روایت کی کہا میں نے حذیفہ بن یمان سے  
سنا وہ کہتے تھے ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا  
فرمایا ایمان داری آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اتری ہے  
آدمی کی فطرت میں داخل ہے، اور قرآن بھی (آسمان سے) اُترا

لے مطلب میں غور کر کے ۱۲ منہ گھ فیبت نہ کریں یا مسلمانوں کو خیر اور بھلائی کی طرف بلاتے رہیں و عطا و نصیحت کرتے رہیں۔ یہ دوسرا ترجمہ اس  
وقت ہے جب حدیث میں ویدعوا الناس الی خیر جو ۱۲ منہ گھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ ۱۲ منہ گھ بلکہ اس روپیہ کو کعبے ہی کے  
لیے چھوڑ دیا کہ وہاں کی مرمت اور درستی وغیرہ میں صرف ہو ۱۲ منہ

الرِّجَالِ وَ نَزَلَ الْقُرْآنُ  
نَقَرُوا الْقُرْآنَ وَ عَلِمُوا مِنْ  
السَّنَةِ.

۹۲۹- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عُمَرُو  
بْنُ مُرَّةٍ سَمِعْتُ قُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّةَ  
يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ  
الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَ أَحْسَنَ  
الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ شَرُّ

پھر لوگوں نے اس کو پڑھا اور حدیث شریف سے قرآن کا مطلب  
سمجھا تو قرآن اور حدیث دونوں سے اس ایماندار می کو جو  
فطرتی تھی پوری قوت مل گئی،

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
کہا ہم کو عمرو بن مرہ نے خبر دی کہا میں نے مرہ ہمدانی سے سنا  
وہ کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود نے کہا وہ کہتے تھے سب کلاموں  
سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام یعنی قرآن شریف ہے، اور سب طریقوں  
میں عمدہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور سب  
کاموں میں برے وہ کام ہیں جو (دین میں) نئے نکالے جائیں جن کو  
بدعت کہتے ہیں، اور دیکھو جن باتوں کا آخرت میں تم سے وعدہ ہے

لہ قرآن کی تفسیر حایت شریف ہے۔ بغیر حدیث کے قرآن کا صحیح مطلب معلوم نہیں ہوتا جتنے گمراہ فرقے اس امت میں ہیں وہ کیا کرتے ہیں قرآن  
کو لے لیتے ہیں اور حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور چونکہ قرآن کی بعض آیتیں گول مول ہیں ان میں اپنی رائے کو دخل دے کر گمراہ ہو جاتے ہیں اس لیے  
مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن کو حدیث کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور جو تفسیر حدیث کے موافق ہو اسی کو اختیار کریں۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس آخری  
زمانہ میں جب طرح طرح کے فتنے مسلمانوں میں نمودن ہو رہے ہیں۔ اور رجال اور شیطان کے نائب ہر جگہ پھیل رہے ہیں اس نے عام مسلمانوں کا  
ایمان بچانے کے لیے قرآن کی ایک مختصر اور صحیح تفسیر یعنی تفسیر مرفوعۃ القرآن مرتب کرادی۔ اب ہر مسلمان بڑی آسانی کے ساتھ قرآن  
کا صحیح مطلب سمجھ سکتا ہے۔ اور ان رجال اور شیطان پھندوں سے اپنے تئیں بچا سکتا ہے واللہ الحمد ۱۲۸۷ھ دوسری مرفوعہ حدیث میں  
جابر کی کل بدعت ضلالتہ اور حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے من احدث فی امرنا بذنا مالئ منہ فموردا ورعاً باض بن سادہ کی حدیث میں ہے یا کم  
ومحدثات الامور فان کل بدعت ضلالتہ اس کو ابن ماجہ اور حاکم اور ابن حبان نے صحیح کہا حافظ نے کہا بدعت شرعی وہ ہے جو دین میں نئی بات نکالی  
جائے جس کی اصل شرع سے نہ ہو۔ ایسی ہر بدعت مذمومہ اور قبیح ہے۔ لیکن لغت میں بدعت برائی بات کو کہتے ہیں اس میں بعضی بات اچھی ہوتی ہے  
بعضی بری۔ امام شافعی نے کہا ایک بدعت محمود ہے جو سنت کے موافق ہو دوسری مذمومہ جو سنت کے خلاف ہو اور امام بیہقی نے مناقب  
شافعی میں ان سے نکالا انہوں نے کہا نئے کام دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جو کتاب و سنت اور آثار صحابہ اور اجماع کے خلاف ہیں وہ بدعت ضلالت  
ہیں۔ دوسرے وہ جو ان کے خلاف نہیں ہیں وہ جو محدث ہوں مگر مذموم نہیں ہیں میں کہتا ہوں بدعت کی تحقیق میں علماء کے مختلف اقوال ہیں اور انہوں  
نے اس باب میں جداگانہ رسائل اور کتابیں تصنیف کیے ہیں۔ اور بہتر رسائل مولانا اسماعیل صاحب کا ہے۔ ایضاً الحق ابن عبدالسلام نے کہا۔  
بدعت پانچ قسم ہے۔ بعضی بدعت واجب ہے جیسے علم صرف اور نحو کا حاصل کرنا جس سے قرآن و حدیث کا مطلب سمجھ میں آئے بعضے مستحب  
ہیں جیسے تراویح میں جمع ہونا مدر سے بنانا سرائیں بنانا بعضے حرام ہیں مثلاً خلاف سنت ہیں جیسے قدیرہ مرجعہ مشہرہ کے بدعات بعضے مباح ہیں  
جیسے مصافحہ نماز فجر یا نماز صبح کے بعد اور کھانے پینے کی لذتیں وغیرہ بعضے مکروہ اور خلاف اولے میں کہتا ہوں ابن عبدالسلام کی مراد بدعت سے  
بدعت لغوی ہے۔ بیشک اس کی کئی قسمیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن بدعت شرعی جس کی کوئی اصل کتاب و سنت سے نہ ہو اور قرون ثلاثہ کے بعد دین میں  
نکالی جائے وہ نری گمراہی ہے۔ ایسی بدعت کوئی اچھی نہیں ہو سکتی اور صرف و نحو کا علم حاصل کرنا یا مدر سے یا سرائیں بنانا یا نماز تراویح میں  
جمع ہونا بدعت شرعی نہیں ہے۔ کیوں کہ ان کی اصل کتاب و سنت سے پائی جاتی ہے۔ اور ان میں کی بعضی باتیں صحابہ اور (باقی برصغیر آئیں)۔

الْمَوَدَّةِ مُحَمَّدًا كَمَا كُنْهَا دَامَ مَا تَوَعَّدُ دُونَ  
لَا يَدُ وَمَا أَتَتْهُ مَعْجِزِينَ۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ  
آبِي هُرَيْرَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَضِيقَنَّ بَيْنَكُمَا يَكْتَابُ  
اللَّهُ۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْنَانَ حَدَّثَنَا  
ثَلَاثُ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَمِيٍّ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كُلُّ أُمَّتٍ يَدُ خُلُوفٍ الْجَنَّةِ إِلَّا مَنْ  
آبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى  
قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ  
عَصَانِي فَقَدْ آبَى۔

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ أَخْبَرَنَا  
يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ وَآلُفِي  
عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْسَرَةَ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

دشتر و نشر عذاب قبر وغیرہ، وہ سب ہونے والی ہیں۔ اور تم  
پروردگار سے بچ کر کہیں جانیں سکتے۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن  
عمینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ  
بن مقبہ بن مسعود سے انہوں نے ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے  
دونوں نے کہا ہم آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے رات  
میں دو گنوار روتے آئے، آپ نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی  
کتاب کے موافق کر دوں گا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے طلحہ بن سلیمان نے  
کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت  
کے سب لوگ (گو وہ گنہ گار ہوں ایک نہ ایک دن) بہشت میں جائیں گے  
مگر جو میری نافرمانی کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نافرمانی کرنے  
سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے میری بات سنی (میری اطاعت  
سب کی اطاعت پر مقدم رکھی، وہ تو بہشت میں جائے گا جس نے  
میری بات نہ سنی وہ دوزخ میں جائے گا۔

ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے  
خبر دی کہا ہم کو سلیم بن حیوان نے (یزید نے ان سلیم کی تعریف کی)۔  
کہا ہم سے سعید بن مینار نے۔ کہا ہم سے جابر بن عبد اللہ نے۔ وہ  
کہتے تھے سوتے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آئے

دبقیہ صفحہ سابقہ، تابعین کے وقت میں شروع ہو گئی تھیں۔ بدعت شرعی وہ ہے جو صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد دین میں نکالی جائے  
اور اس کی اصل کتاب اور سنت سے نہ ہو۔ رہا مصالحو حق اور فخر کی ناز کے بعد تو گواہ بن عبد السلام نے اس کو مباح کہا۔ مگر اکثر علماء  
نے اس کو باعث مذہم قرار دیا ہے۔ اسی طرح عیدین کے بعد بھی مصافحہ اور معافقہ سے منع کیا ہے ۱۲ منہ۔

دعواشی صفحہ ہذا، لے یہ حدیث مفصل طور سے اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ  
لے حدیث کے خلاف کسی مجتہد یا امام یا پیر یا درویش کا کہنا سنا ۱۲ منہ۔



يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَانْقَلَبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنْ لَصَحَّحِيكُمْ هَذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادِبَةً وَبَعَثَ دَارِعِيًّا فَمَنْ أَجَابَ الدَّارِعِيَّ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الْمَادِبَةِ وَمَنْ كَتَمَ يُعِيبُ الدَّارِعِيَّ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَكَذَلِكَ يَكْفُرُ مِنَ الْمَادِبَةِ فَقَالُوا أَوْ لَوْهَا لَهَا يَنْفَعُهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا قَالِ الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّارِعِيُّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَ

دجبریل اور میکائیل، ایک کئے لگا وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا کیا ہوا ان کی آنکھ (ظاہر میں) سوتی ہے پر دل بیدار اور ہوشیار ہے (ہر وقت ذکر پروردگار ہے) پھر کئے لگے اس پیغمبر کی ایک مثال ہے تو وہ مثال اس کے لیے بیان کرو ایک کئے لگا وہ سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا ان کی آنکھ سوتی ہے پر دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا اس کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے ایک گھر بنایا۔ پھر کھانا تیار کر دیا۔ اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لیے بھیجا۔ جس نے دعوت دینے والے کی بات سنی وہ گھر میں آیا (مزے مزے سے) کھانا کھایا۔ اور جس نے اس کی بات نہیں سنی وہ نہ گھر میں آیا نہ اس نے کھانا کھایا۔ پھر کئے لگے اس مثال کی شرح تو بیان کرو کہ یہ پیغمبر اس کو سمجھ لیں۔ اس پر ایک فرشتہ بولا (کیا فائدہ، وہ تو سو رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا بھائی! (کہہ تو دیا، اُن کی آنکھ (ظاہر میں) سوتی ہے دل بیدار ہوشیار ہے۔ اس وقت دوسرے فرشتے نے کہا گھر سے مراد بہشت ہے اور دعوت دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے) پھر جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی اور مانی اس نے اللہ کی بات سنی اور مانی۔ اور جس نے حضرت محمد کی بات نہ مانی اس نے اللہ کی بھی بات نہ مانی۔ حضرت محمد کیا ہیں گویا اچھے کو بُرے سے جدا کرنے والے ہیں۔

لے وہ کم بہشت سے محروم رہا اور وہاں کے کھانے سے بھی مسلمانوں کو کمرے بعد بہشت میں جانا منظور ہے تو قرآن اور حدیث پر فہم رہو رات اور دن قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہو۔ جو حدیث کے خلاف بکے بڑا ہوا یا چھوٹا اس کی بات چھپر پر مار دو ہیں اس سے غرض ہی کیا ہے بڑے تھے تو اپنے گھر کے بڑے تھے ہمارے پروردگار نے ہم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا دوسرے کسی کی اطاعت کا حکم نہیں دیا پس ہم کو حضرت محمد سے کام ہے۔ اور انہی کا سایہ عاطفت اور رعایت ہم کو کانی اور دانی ہے بڑے ہوں یا چھوٹے سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار اور غلام اور کفیل برقرار ہیں۔ ہم آقا کو چھوڑ کر تمک حرام بنانا نہیں چاہتے دوسروں کی پیروی تم ہی کو مبارک ہے ہم تو حافظ صاحب کا یہ مصرع پڑھا کرتے ہیں طاعت غیر تو در نہ سب ماتواں کرو ۱۲ منہ

بَيْنَ الثَّانِي تَابَعَهُ فَتَبَيَّنَ عَنْ كَيْفِ  
عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ خَرَجٍ عَنْ عَلِيٍّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الزَّعْبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ  
عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَآءِ  
اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبَقًا بَعِيدًا  
فَإِنْ أَحَدٌ تَحَرَّيْتُمْ وَتَسَالَا لَقَدْ  
مَنْكَلْتُمْ مَنَکَلًا بَعِيدًا -

۹۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَغْرِبِي وَ مَشْرِقِي مَا  
بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَنْ لِي رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا  
فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي سَأَيْتُ الْعَجِيزَ يَعْنِي  
وَأِنِّي أَنَا الَّذِي يُرَى الْعُرْيَانُ فَالْتَجِأُوا  
فَأَلْهَمَهُ طَائِفَةً مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْبَحُوا  
فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَتَجَبَّوْا وَكَذَّبَتْ  
طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصَابَهُمْ مَكَاثِلُهُمْ

محمد بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بھی لیٹ  
سے روایت کیا انہوں نے خالد بن یزید مصری سے انہوں نے  
سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے جابر سے کہ آنحضرت ہم پر برآمد  
ہوئے پھر یہی حدیث نقل کی (اس کو امام ترمذی نے وصل کیا)

ہم سے ابو نعیم فضل بن دیکن نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں  
نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے  
کہا قرآن اور حدیث کے پڑھنے والو تم (قرآن اور حدیث پر) جمو گے اور  
تو بہت آگے بڑھ جاؤ گے اگر تم قرآن اور حدیث پر نہ جمو گے اور  
اور رہا بنے ہائیں رستہ لوگے تو بس گمراہ ہو گئے کیسے گمراہ بہت گمراہ -

ہم سے ابو کریب محمد بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ  
نے انہوں نے برید سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے  
انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور اللہ نے جو مجھ کو  
دے کر بھیجا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس گیا  
اور کہنے لگا میں نے (دشمن کا) لشکر اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا  
اور میں ننگ دھڑنگ تم کو ڈرانے کے لیے (بھاگ کر) آیا ہوں تو  
بھاگو بھاگو (اپنے تئیں بچاؤ) اب کچھ لوگوں نے تو اس کا کہنا سنا وہ نہ  
یہی رات اطمینان سے بھاگ کر چل دیئے کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا  
معلوم ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانوں ہی میں پڑے رہے آخر صبح سویرے

لے لیجئے لوگوں سے کہیں افضل ہو گے جو تمہارے بعد آئیں گے یہ ترجمہ اس وقت ہے جب حدیث میں فقہ سبقت بہ صیغہ معروف ہو تو ترجمہ یہ ہوگا -  
تم حدیث اور قرآن پر جم جاؤ کیونکہ دوسرے لوگ حدیث اور قرآن کی پیروی کرتے ہیں تم سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں یعنی دور نکل گئے ہیں ۱۲ -  
۱۱ - دوسرے لوگوں کی رائے پر چلو گے ۱۲ - انہیں عرب میں تادمہ تھا جب دشمن نزدیک آن پہنچتا اور کوئی شخص اس کو دیکھ لیتا اس کو یہ ڈر ہوتا کہ میرے  
پہنچنے سے پہلے یہ لشکر میری قوم پر پہنچ جائے گا تو تنگ ہو کر چھینا چلاتا بھاگتا - بعضے کہتے ہیں اپنے گھر سے اتار کر جھنڈے کی طرح ایک کڑی پر لگاتا اور  
چلاتا ہوا بھاگتا ۱۲ - انہیں اعراف کا تہ و لمن سخی فیہ

نَصَبْتَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ  
فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَأَتْبَعَهُ مَا  
جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ  
بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ -

۹۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ لَمَّا تَوَضَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِصَ أَبُو بَكْرٍ  
بَعْدَهُ ذَكَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ النَّاسِ وَقَدْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ  
أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
فَسَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ  
وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ تَقَالُ  
وَاللَّهُ لَا تَأْتِيكَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ  
وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ  
السَّالِ وَاللَّهُ كَرُمٌ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا  
يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَلَّاهُمْ عَلَى  
مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ

دشمن کا، لشکر ان پر آپڑا ان کو مارا برباد کر دیا۔ بس یہی مثال ہے  
ان لوگوں کی جنہوں نے میرا کھانا اور جو حکم میں لے کر آیا اس کو  
مانا۔ اور ان لوگوں نے جنہوں نے میرا کھانا مانا اور جو حکم میں  
لے کر آیا اس کو جھٹلایا شیطان کے لشکر نے ان کو آدو بوجا اور  
تباہ کر دیا دوزخ میں ڈلوادیا،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن  
سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو  
عبداللہ بن عبداللہ بن غتبہ نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ سے  
انہوں نے کہا جب آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی  
اور ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے اور عرب کے کئی قبیلے پھر گئے۔  
ابو بکرؓ نے ان سے لوٹنا چاہا، تو حضرت عمرؓ ابو بکر سے کہنے لگے  
تم ان لوگوں سے کیسے لوٹو گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تو فرمایا ہے مجھے اس وقت تک لوگوں سے لوٹنے کا حکم ہوا ہے  
جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا  
معبود نہیں ہے۔ پھر جس نے یہ گواہی دی (لا الہ الا اللہ، کہ  
اس نے اپنی دولت اور جان مجھ سے بچالی۔ البتہ کسی حق کے بدل  
ہو تو وہ اور بات ہے (مثلاً کسی کا مال مارے یا کسی کا خون کرے)  
اب اس کے باقی اعمال کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔ ابو بکرؓ  
صدیق نے یہ سن کر جواب دیا میں تو خدا کی قسم اس شخص سے ضرور  
لوٹوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خلا  
کی قسم اگر وہ ایک رسی جس سے جانور باندھتے ہیں، نہ دیں گے  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتے تھے تو میں اسے  
نہ دینے پر ان سے روؤں گا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں پھر جو میں نے غور کیا

لے انہوں نے شیطان کے شر سے اپنے تئیں بچالیا ۱۷ منہ لے وہ تو کلمہ گو ہیں صرف زکوٰۃ نہیں دیتے ۱۲ منہ لے نماز پڑھے لیکن زکوٰۃ نہ دے دونوں نماز  
کے فرض میں ۱۲ منہ لے جیسے نماز سلامتی جسم کا حق ہے ۱۲ منہ +

إِلَّا أَنْ مَرَّ آيَةُ اللَّهِ فَدَسَّحَ صَدْرًا  
أَبْنَى بَكْرٍ لِقَالِ نَعَرْتُ أَنَّهُ الْعَقْبُ قَالَ  
ابْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْكَلْبِ عَنَّا  
وَهُوَ أَصَحُّ -

۹۵۴۔ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ  
زُهَيْرٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي  
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عِيْنَةُ بْنُ حِصْبٍ  
بْنِ حُدَيْفَةَ بْنِ بَدْرِ فَتَزَلَّ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحَزْزِ  
بْنِ قَيْسٍ بْنِ حِصْبٍ وَكَانَ مِنَ الثَّقَفِ الْكَلْبِيِّ  
يُذْنِبُهُمْ عَمَّا وَكَانَ الْقَرَاءَةُ أَصْحَابَ بَجَلِيسٍ  
عَمَّا دُمُشَادَ رَتَمَ كُهُولًا كَانُوا أَوْشُبَانًا فَقَالَ  
عِيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي هَلْ لَكَ وَجْهٌ

تو میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کے دل میں لڑائی کی تجویز فرمائی  
ہے اور ان ہی کی رائے حق ہے ابن بکر نے اور عبد اللہ بن صالح  
نے لیٹ سے اس حدیث میں بجائے عقلا کے عناقار وایت کیا  
ہے۔ یعنی بکری کا بچہ وہی زیادہ صحیح ہے۔

مجھ سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے  
عبد اللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید اہلی سے انہوں  
نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے  
بیان کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن  
بدر (مدینہ میں) آیا اور اپنے بھتیجے حرب بن قیس بن حصن کے پاس آئے  
حرب بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جن کو حضرت عمر کا قرب حاصل  
تھا اور حضرت عمر کے مقرب اور مشیر وہی لوگ رہتے جو قرآن  
کے قاری (اور عالم) ہوتے جو ان ہوں یا بوڑھے خیر عیینہ نے  
حرب سے کہا میرے بھتیجے تم کو امیر المؤمنین کے پاس وجاہت اور عزت

لے کیونکہ زکوٰۃ میں بکری کا بچہ تو کبھی آجاتا ہے مگر رسی زکوٰۃ میں نہیں دی جاتی۔ بعضوں نے کہا آنحضرت نے جب محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ نصیبنے کے لیے  
بھیجا تو وہ شخص سے زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھ ایک رسی بھی ان کے باندھنے کے لیے لینے اس طرح گویا رسی بھی تجارت زکوٰۃ میں دی جاتی ہے۔

لکھ یہ عیینہ بن حصن آنحضرت کے عہد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر جب طلحہ اسدی نے آنحضرت کی وفات کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو عیینہ بھی اس کے معتقدوں میں  
شریک ہو گیا ابوبکر کی خلافت میں طلحہ پر مسلمانوں نے حملہ کیا وہ تو بھاگ گیا لیکن عیینہ قید ہو گیا اس کو مدینہ میں لے کر آئے۔ ابوبکر نے اس سے کہا تو یہ کہ اس  
نے تو یہ کہ ۱۲ منہ لکھ سبحان اللہ علم کی تدریجی تہہ ہی ہوتی ہے جب بادشاہ اور رئیس عالموں کو مقرب رکھتے ہیں۔ علم ایسی ہی چیز ہے کہ جو ان میں  
ہو یا بوڑھے میں ہر طرح اس سے افضلیت پیدا ہوتی ہے۔ ایک جوان عالم درجہ اور مرتبہ میں اس سو برس کے بوڑھے سے کہیں نامد ہے۔ جو  
کم بخت زادہ لکھ ہو۔ حضرت عمر بن خطاب اور فضیل بن جیحین وہاں علم کی تدریجی تہہ بھی بدرجہ کمال ان میں تھی۔ اب ہمارے زمانہ کے بادشاہوں کو دیکھو  
عالموں کی تدریجی تہہ تو کبھی عالموں کے جانی دشمن اور جاہل پرست ہیں۔ جہاں کسی عالم کا نام سنا اس کو نکلوایا موقوف کیا ذلیل کیا اور جاہلوں کے لیے  
وزارت عدالت مال سب میضے کھلے ہوئے ہیں۔ ہنسی تو ان بے وقوفوں پر آتی ہے جو کہتے ہیں جہاں آدمی عالم بڑا پھر وہ دنیا کے انتظامی کاموں  
اور ریاست کے اعلیٰ عہدوں کے لائق نہیں رہتا۔ اسے خدا کی تادم پتہ ایسے ہی لوگوں نے تو دنیا میں جہالت کی گرم باز ای کر دی ہے۔ اور  
علم کو صفو دنیا سے مفقود کر دیا ہے۔ اسے مردود و علم ہی سے تو آدمی دنیا اور دین دونوں کے کاموں کی مہارت پیدا کرتا ہے۔  
تم بیچارے ہو کیا اور تم عالم کے سامنے کیا کام کر سکتے ہو۔ عالم لوگ تمہاری تحریروں اور تقریروں کو گائے کا موت اور گوند  
شتر خیال کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَسْتَأْذَنَ رَأً عَلَيْهِ  
قَالَ سَأَسْتَأْذِنُكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
فَأَسْتَأْذَنَ رَأً عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا  
ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ  
وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ  
حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ فَقَالَ الْحُرِيُّ يَا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ  
بِالْعِفْرِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ فَوَاللَّهِ  
مَا جَادَمَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ  
وَقَائًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ.

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
قَائِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ قَاطِمَةَ  
بِنْتِ الْمُثَنَّى عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ  
أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ  
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ  
تُصَلِّيُ فَقُلْتُ مَا لِهَذَا فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا  
نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ  
أَيُّهُ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ تَعْمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيدًا  
اللَّهُ دَأَشْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ  
شَيْءٍ لَكُمْ آتٍ إِلَّا وَدَدْتُ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي

حاصل ہے مجھ کو بھی ان کے پاس اجازت مانگ کر لے چلو۔  
حرنے کہا اچھائیں اجازت لوں گا ابن عباس کہتے ہیں پھر حرنے  
عیینہ کو لانے کی اجازت (حضرت عمرؓ سے) لی۔ عیینہ جو نبی دربار  
میں پہنچا تو کیا کہنے لگا خطاب کے بیٹے نہ تو تو ہم کو مال کا گجھا دیتا  
ہے نہ انصاف کرتا ہے حضرت عمرؓ یہ دے ادبی کی گفتگو اسن کر  
غصے ہوئے اور قریب تھا کہ عیینہ کو مار بیٹھیں حرنے عرض کیا  
امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے معافی  
کا شیوہ اختیار کر اور اچھی بات کا حکم کر اور جاہلوں کی گفتگو  
سے چشم پوشی کر حرنے جو نبی یہ آیت پڑھی (حضرت عمرؓ بس جیسے  
سہم گئے) انہوں نے ذرا حرکت بھی نہ کی ان کی عادت تھی اللہ  
کی کتاب پر فوراً عمل کرتے۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ تغیبی نے بیان کیا۔ انہوں نے امام  
مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے قاطمہ بنت  
منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے۔ انہوں نے کہا  
سورج گمن کے وقت میں حضرت عائشہؓ پاس گئی دیکھا تو وہ  
نماز میں کھڑی ہیں لوگ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے  
(نماز ہی میں) ان سے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا (کیا آفت آئی جو ایسے  
پریشان ہیں) انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور  
کہنے لگیں سبحان اللہ میں نے کہا کیا اللہ کی قدرت کی کوئی نشانی ہے  
دیا عذاب کی نشانی ہے) انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا  
غیر جب آنحضرت (گمن کی نماز سے فاسخ ہوئے تو اللہ کی مدح و ثنا  
کی پھر فرمایا آج اس جگہ پر دنیا اور آخرت کی کوئی چیز باقی نہ رہی جس کو

لہ سبحان اللہ خلاف ایسے لوگوں کو۔ ادارہ ہے جو قرآن اور حدیث کے ایسے تابع اور مطیع ہوں اب ان جاہلوں سے پوچھنا چاہئے کہ عیینہ بن  
حصن تو تھا لاہی بھائی تھا پھر اس نے ایسی بے نیازی کیوں کی۔ اگر ذرا بھی علم رکھتا ہوتا تو ایسی بے ادبی کی بات کس سے نہ نکالتا۔ حرنے تیس جو  
عالم تھے ان کی وجہ سے اس کی عزت بچ گئی ورنہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے وہ مار کھاتا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ۱۲ منہ

حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رَأَى إِلَى أَنْتُمْ  
تُفْتَلُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ  
الدَّجَالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ  
لَا أَدْرِي أَى ذَالِكَ فَالْتَّ أَسمَاءُ  
يَقُولُ مُعَمَّدُ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ  
فَأَحْبَبْنَا دَارَ امَّا فَيُقَالُ نَحْمُ  
صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُؤَقِّنٌ وَامَّا  
الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَى  
ذَالِكَ فَالْتَّ أَسمَاءُ يَقُولُ لَا أَدْرِي  
سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا  
فَقُلْتُ ۞

۹۵۸- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزُبِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ دَعَوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ  
كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ  
عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا فَهِمْتُكُمْ عَنْ  
شَيْءٍ فَاخْتَلَفْتُمْ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ  
فَاتَّوَأَمْتُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ ۞

**باب ۲۹۳ مَا يَكُونُ مِنْ  
كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَفْنِيهِ وَ**

میں نے نہ دیکھ لیا ہو یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی اور  
اللہ نے مجھ کو یہ بتلایا کہ قبر میں تم لوگوں کا امتحان ہوگا اور امتحان  
بھی کیسا سخت اس کے قریب قریب جو دجال کے سامنے ہوگا۔  
پھر جو شخص مومن ہے یا مسلمان ہے فاطمہ کہتی ہیں مجھ کو یاد نہ رہا  
اسمار نے کونسا لفظ کہا مومن یا مسلم، وہ کہے گا یہ حضرت محمد ہیں  
اللہ کی نشانیاں اور معجزے لیکر ہمارے پاس آئے ہم نے ان کا کتنا  
مان لیا ان پر ایمان لائے فرشتے اس سے کہیں گے تو نیک ہے  
آرام سے قبر میں سو جا دیا اچھی طرح سو جا، ہم تو پہلے ہی سے  
جانتے تھے کہ تو ایمان اور یقین والا ہے اور منافق یا شکی معلوم  
نہیں اسمار نے کونسا لفظ کہا وہ کہے گا میں نہیں جانتا یقین سے کچھ  
نہیں کہ سنا، میں نے لوگوں سے جیسا سنا ویسا کہ دیا۔

ہم سے اسمعیل بن اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک  
نے۔ انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں  
نے ابو ہریرہ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا جس بات کا ذکر میں تم سے نہ کروں وہ مجھ سے  
نہ پوچھو یعنی بلا ضرورت سوالات نہ کرو، اس لیے کہ اگلی امتیں  
اسی بے فائدہ پوچھنے اور اپنے پیغمبروں پر اختلاف کرنے کی  
وجہ سے تباہ ہو چکی ہیں۔ جب کسی کام سے تم کو منع کر دوں۔ تو  
اس سے بچے رہو۔ اور جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک  
تم سے ہو سکے اس کو بجالاؤ۔

**باب بے فائدہ بہت سوالات کرنا منع ہے**  
اسی طرح بے فائدہ سختی اٹھانا اور وہ باتیں بنانا جن میں کوئی فائدہ

لہ جب آنحضرت کے باب میں اس سے پوچھیں گے یہ کون شخص ہیں ۱۲ھ میں یہ حدیث کتاب العلم اور کتاب الکسوف میں گذر چکی ہے۔ اس باب  
کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ ہم نے ان کا کتنا مان لیا ان پر ایمان لائے ۱۲ھ میں اور جب نہ ہو کے تو مواخذہ ہوگا مثلاً کوئی گناہ کے  
کام پر مجبور کیا گیا یا حلق میں نوالہ تک گیا پانی نہیں ہے تو شراب سے اتار دیا ۱۲ھ

قَوْلِهِمْ تَعَالَى لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ  
ثَبَدَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّبِيُّ  
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا ثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ  
شَهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَرِي  
وَقَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَغْظَمَ الْمُسْلِمِينَ  
مَجْرُمًا مَن سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ  
فَحَرِّمْ مِنْ أَجْلِ مَسْئَلَتِهِ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا  
دُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ  
أَبَا النَّظَرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مَجْرَافًا فِي الْمَسْجِدِ مِنْ  
حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِيهَا لَيْلًا حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ  
فَعَدَّ وَاصُوتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ  
بَعْضُهُمْ يَتَخَنَّمُ بَعْضَهُمْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمْ  
الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُمْ أَنْ  
يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ  
فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ  
صَلَاةٍ الْمَرْفُوعَةِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ

نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں فرمایا مسلمانوں ایسی  
باتیں نہ پوچھو کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو بری لگیں۔

ہم سے عبد اللہ بن یزید مرقی نے بیان کیا کہا ہم سے  
سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہوں نے  
ابن شہاب سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے۔  
انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا قصور وار وہ مسلمان  
ہے جو ایک بات (خواہ مخواہ بے نائدہ) پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن  
اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو جائے۔

ہم سے اسحاق بن منصور کو ج نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن  
مسلم صفار نے خبر دی کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا کہا ہم سے  
موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ابو النضر سے سنا وہ بسر بن سعید سے  
روایت کرتے تھے وہ زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی گھیر کر ایک حجہ بنالیا اور رمضان کی  
کئی راتوں میں اس میں عبادت کرتے رہے (تراویح پڑھتے رہے)  
کئی لوگ بھی جمع ہونے لگے (وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے)  
ایک رات ایسا ہوا لوگوں نے آپ کی آواز بالکل نہ سنی وہ سمجھے  
آپ سو گئے یہ خیال کر کے بعض لوگ کھنگارنے لگے تاکہ آپ  
برآمد ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے حال سے واقف ہوا  
میں اس خیال سے نہ نکلا ایسا نہ ہو کہ یہ نماز (تراویح اور تہجد کی)  
تم پر فرض ہو جائے پھر تم اس کو بجانہ لاسکو لوگو تم اپنے گھروں میں یہ  
نماز پڑھ لیا کرو افضل نماز وہی ہے جو گھر میں ہو۔ ایک فرض نماز

۱۔ اور بعضوں نے اس مانعت کو عام رکھا ہے ہر زمانہ کے لیے اور کہا ہے جب تک کوئی حادثہ واقع نہ ہو تو خواہ مخواہ فرضی سوالات کرنا منع ہے  
جیسے فقہا کی عادت ہے۔ بعضوں نے کہا یہ مانعت زمانہ وحی سے خاص تھی۔ کیونکہ اس وقت یہ ڈر تھا کہیں سوال کی وجہ سے وہ شے حرام نہ ہو  
جائے ۱۲ منہ ۱۳ گو سوال تحریم کی علت نہیں ہے۔ مگر جب اس کی حرجت کا حکم سوال کے بعد اترتا تو گویا سوال ہی اسکی حرمت کا باعث ہوا ۱۲ منہ۔

الْمَكْتُوبَةِ۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
أَبُو اسَامَةَ عَنْ جُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ  
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْقَشِيرِيِّ قَالَ  
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ  
الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ  
أَبُوكَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ  
ثَوَلِي شَيْبَةً فَلَمَّا رَأَى عَمْرَ مَا يَوْجُهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ  
الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّاسَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ ذَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُؤَيَّدَةِ  
قَالَ كَتَبَ مُعَوِيَّةُ إِلَى الْمُؤَيَّدَةِ الْكُتُبَ إِلَى مَا مَنَعَتْ  
وَمِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ  
إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي  
دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ

مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد  
بن اسامہ نے انہوں نے برید بن ابی بردہ سے انہوں نے ابو  
موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
لوگوں نے چند باتیں ایسی پوچھیں جن کا پوچھنا آپ کو بُرا لگا جب  
لوگ برابر پوچھتے ہی بد ہے (باز نہ آئے) تو آپ غصے ہوئے۔  
فرمانے لگے (اچھا یوں ہی سی) اب پوچھتے جاؤ۔ اتنے میں ایک  
شخص (عبداللہ بن خذافہ) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ  
کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ خذافہ تھا۔ پھر دوسرا شخص (سعد بن سائب)  
اٹھا اس نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ  
سالم تھا شیبہ بن ربیعہ کا غلام جب حضرت عمرؓ نے دیکھا آپ کے  
(مبارک) چہرہ پر غصہ تھا تو عرض کرنے لگے ہم لوگ پروردگار کی بارگاہ  
میں (آپ کو غصہ دلانے سے) توبہ کرتے ہیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وفضاح  
یشکری نے) کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر کو فی نے انہوں نے دراد  
سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے۔ انہوں نے کہا معاویہ نے مغیرہ  
ابن شعبہ کو لکھا تم نے کوئی حدیث آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنی ہو مجھ کو لکھ بھیجو۔ انہوں نے جواب میں یہ لکھوایا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَمَّا  
أَعْطَيْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ۔

۱۔ یا جو نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے جیسے عیدین گس کی نماز وغیرہ یا حجۃ المسجد کہ وہ خاص مسجد ہی کے تعلیم کے لیے ہے۔ اس حدیث  
کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ ان لوگوں کو مسجد میں اس نماز کا حکم نہیں ہوا تھا مگر انہوں نے اپنے نفس پرستی کی اپنے اس سے باز رکھا معلوم  
ہوا کہ سنت کی پیروی افضل ہے۔ اور غلاف سنت عبادت کے لیے سختی اٹھانا قیدیں لگانا کوئی عمدہ بات نہیں ہے ۱۲ منہ لکھ کسی نے یہ پوچھا  
میری اونٹنی اس وقت کہاں ہے۔ کسی نے پوچھا قیامت کب آئے گی کسی نے پوچھا ہر سال حج فرض ہے ۱۲ منہ ۱۰



لَا يَنْفَعُ دَابَّجًا مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ  
كَانَ يَنْهَى عَنْ قِتْلٍ وَقَالَ وَكَثُرَتِ السُّؤَالُ وَاصْطَفَى  
السَّالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوبِ الْأُمَهَاتِ دَوْدُو  
الْبَنَاتِ وَمَنْعِ ذَهَابِ -

۹۶۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ مَدْيَدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ تَقَالَ نُهَيْتَنَا عَنِ التَّكْلِيفِ -

۹۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ رَأَتْهُ النَّفْسُ تَصَلَّى الظُّهْرَ  
فَكُنَّا سَمْعًا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ  
ذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ  
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ  
عَنْهُ فَإِنَّهُ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ  
بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ فَكَثُرَ  
النَّاسُ الْبُكَاءُ وَكَثُرَ سُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونَنِي

اور یہ بھی لکھوایا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے فائدہ بک بک  
اور بہت سوالات کرنے اور مال دولت کو ضایع کرنے اور ماؤں کو  
ستانے اور لڑکیوں کو جیتا گاڑ دینے اور دوسروں کا حق نہ دینے  
اور (بے ضرورت) مانگنے سے منع فرماتے تھے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ہم حضرت  
عمرؓ کے پاس تھے تو ہم کو تکلف سے منع کیا گیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی۔  
انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا  
اور ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے  
کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس  
بن مالک نے خبر دی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے  
ہی باہر نکلے۔ اور ظہر کی نماز (اول وقت) پڑھائی جب سلام  
پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا فرمایا قیامت  
سے پہلے کئی بڑی بڑی باتیں ہوں گی۔ پھر فرمایا جس کو کچھ پوچھنا  
منظور ہو وہ پوچھ لے قسم خدا کی میں جب تک اس جگہ رہوں گا۔  
جو بات تم پوچھو گے میں بتا دوں گا انسؓ کہتے ہیں یہ سن کر لوگ  
بہت رونے لگے آپ کے غصے سے ڈر گئے کہیں عذاب  
نہ اترے، اور آپ بار بار یہی فرماتے جاتے تھے پوچھو نا پوچھو نا۔

لے بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ کانوا یقتلون بناتہم فی الجاہلیۃ فحرم اللہ ذلک۔ امام بخاری نے کہا عرب لوگ جاہلیت  
کے زمانہ میں بیٹیوں کو مار ڈالتے پھر اللہ نے اس کو حرام کر دیا ۱۲ منہ یعنی سختی اور تشدد اور بے فائدہ ایک بات کے پیچھے لگ جائے ۱۲ منہ  
سے ابو نعیم نے مستخرج میں نکالا انس سے کہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس تھے وہ چار بیوند لگے ہوئے ایک کر تپہنے تھے اتنے میں انہوں نے یہ آیت پڑھی  
وفا کہتے دایا تو کہنے لگے فاکہ تو ہم کو معلوم ہے لیکن اب کیا چیز ہے۔ پھر کہنے لگے ہائیں ہم کو تکلف سے منع کیا گیا اور اپنے تئیں آپؐ پر کرنے لگے  
کہنے لگے اے عمرؓ ماں کے بیٹے یہی تو تکلف ہے۔ اگر تجھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ اب کیا چیز ہے تو کیا نقصان ہے ۱۲ منہ لگے آپ کو یہ خبر تھی کہ چہرہ منافق  
لوگ آپ کو تنگ کرنے کے لیے آپ سے سوالات کرنا چاہتے ہیں ۱۲ منہ

فَقَالَ أَنَسُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ  
 ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّاسُ  
 فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ فَقَالَ  
 مَنْ ابْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ  
 حُدَافَةُ قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ  
 سَلُونِي سَلُونِي فَتَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى  
 رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا  
 وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ  
 فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ  
 ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَوْلَى دَاوُدَ نَفْسِي  
 بِمِدْيَةٍ لَقَدْ عَرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ  
 وَالنَّارِ أِنْفَاقِي عَرِضَ هَذَا  
 الْعَاثِطِ وَأَنَا أَصْلِي فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ  
 فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
 أَخْبَرَنَا سَرْدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا  
 شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

آخر ایک شخص (نام نامعلوم) اُنھا پوچھنے لگا یا رسول اللہ میں (میں) کے  
 بعد کہاں جاؤں گا آپ نے فرمایا دوزخ میں (ایک اور شخص نے  
 پوچھا میں کہاں جاؤں گا کیا بہشت میں آپ نے فرمایا ہاں بہشت میں (طبرانی)  
 پھر عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میرا باپ  
 (واقعی) کون تھا (لوگ اور کچھ بتاتے ہیں) آپ نے فرمایا تیرا باپ  
 حذافہ تھا۔ پھر آپ بار بار یہی فرمانے لگے پوچھے جاؤ نا پوچھے جاؤ نا  
 یہ حال (آپ کے غصے کا) حضرت عمرؓ دیکھ کر (ادب سے)  
 دوزخ انو ہو بیٹھے اور کہنے لگے ہم اپنے پروردگار کے رب ہونے  
 سے اسلام کے دین ہونے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پیغمبر ہونے سے راضی ہیں۔ انس کہتے ہیں پھر آپ خاموش  
 ہو رہے (آپ کا غصہ جاتا رہا) جب آپ نے حضرت عمرؓ کی یہ بات  
 سنی اس کے بعد فرمایا تم خوش ہوئے یا نہیں (یا یوں فرمایا اولی  
 یعنی تم پر افسوس) قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری  
 جان ہے۔ ابھی بہشت اور دوزخ دونوں میرے سامنے اس  
 دیوار کے عرض میں لائی گئیں (یعنی ان کی تصویریں) اس وقت میں  
 نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے آج کے دن کی طرح نہ کبھی کوئی اچھی  
 چیز (یعنی بہشت) نہ بری چیز (یعنی دوزخ) دیکھی۔

مجد سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن  
 عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو موسیٰ  
 بن انس نے خبر دی۔ کہ میں نے انس بن مالک سے سنا۔  
 ایک شخص (عبد اللہ بن حذافہ) نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ

لے شاید یہ شخص منافق ہوگا۔ حافظ نے کہا شاید صحابہ نے اس کا نام عمداً بیان نہیں کیا تاکہ اس کا پردہ چھپا رہے ۱۲۷ھ۔

لے دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ آپ کے پاؤں چومے اس میں اتنا زیادہ ہے اور قرآن کے امام ہونے سے یا رسول اللہ معاف

فرمائیے اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے گا برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آپ خوش ہو گئے ۱۲۷ھ۔

يَقِيَّ اللَّهُ مَنْ آتَى قَالَ أَبُوكَ فَلَا تَزَكَّتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ الْأَيَّامِ -

۹۶۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَنْبَرِمَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ -

۹۶۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنِ الرَّغْمِشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ بِالْمَدِينَةِ دَهْوَيَتَوَكَّأُ عَلَى عِصْبٍ فَمَرَّ بَنَفِي مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّذُوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَسْمَعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّذُوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ

کون تھا آپ نے فرمایا فلاں شخص اور یہ آیت (سورہ مائدہ کی) ازسی۔ مسلمانوں ایسی باتیں نہ پوچھو جو اگر کھول دی جائیں تو تم کو بری لگیں۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے ورقاء بن عمرو نے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن (البوطاہ) سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ بھی کہیں گے اچھا اللہ تو بڑا جس نے سب کو پیدا کیا اب اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن یونس نے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابراہیم غنمی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں ایک کھیت میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ ایک گھوڑی کی چھڑی ٹیکتے جا رہے تھے۔ اتنے میں چند یہودی ملے اور وہ آپس میں، کہنے لگے ان پیغمبر صاحب سے پوچھو روح کیا چیز ہے۔ بعضوں نے کہا نہ پوچھو ایسا نہ ہو وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تم کو ناگوار ہو۔ آخر وہ آنحضرتؐ پاس آں کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ابوالقاسم بیان تو کرو روح کیا چیز ہے آپ ایک گھوڑی تک خاموشی (آسمان کی طرف) دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا

لے معاذ اللہ یہ شیطان ان کے دلوں میں دوسوہ ڈالے گا۔ دوسری روایت میں ہے جب ایسا دوسوہ آئے تو اعوذ باللہ پڑھو۔ یا آمنت باللہ کہو یا اللہ احد اللہ الصمد اور بائیں طرف تھو کو اعوذ باللہ پڑھو ۱۲ منہ لے ان یہودیوں نے آپس میں یہ صلاح کی تھی کہ ان سے روح کو پوچھو اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں جب تو سمجھ جائیں گے کہ یہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں۔ چونکہ کسی پیغمبر نے روح کی حقیقت بیان نہیں کی اگر یہ بھی بیان نہ کریں تو معلوم ہوگا کہ پیغمبر ہیں اس پر بعضوں نے کہا نہ پوچھو اس لیے کہ اگر انہوں نے بھی روح کی حقیقت بیان نہیں کی تو انکی پیغمبری کا ایک اور ثبوت پیدا ہوگا اور تم کو ناگوار گذرے گا ۱۲ منہ

فَنَآخَرْتُمْ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ  
الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ دَيِّنَا لَوْلَاكَ  
عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ  
رَبِّي.

باب ۲۹۴- الْإِثْمُ آدَمُ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافَ مِنْ ذَهَبٍ  
فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ  
ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا فَنِي أَتَّخَذْتُ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ

کہ آپ پر وحی آرہی ہے اور پیچھے سرک گیا یہاں تک کہ وحی موقوف  
ہو گئی۔ پھر آپ نے (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت سنائی لوگ  
تجھ سے روح کو پوچھتے ہیں۔ کہہ دے روح میرے مالک  
کا حکم ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں  
کی پیروی کرنا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے  
انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں  
نے کہا ایسا ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) سونے کی  
ایک انگوٹھی بنوائی لوگوں نے بھی آپ کے دیکھا دیکھی سونے  
کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ آپ نے فرمایا میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی  
دو تم سبھوں نے بھی بنوائیں پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک  
دیا اور فرمایا اب میں کبھی نہیں پہننے کا یہ حال دیکھ کر لوگوں نے

لے روح کی حقیقت میں حضرت آدم سے لے کر تا اس دم ہزار ہا حکیموں نے غور کیا اور اب تک اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی۔ اب امریکہ کے حکیم  
روح کے پیچھے پڑے ہیں لیکن ان کو بھی اب تک پوری حقیقت دریافت نہ ہو سکی پر اتنا تو معلوم ہو گیا کہ بیشک روح ایک جوہر ہے جس کی صورت  
ذی روح کی صورت کی سی ہوتی ہے۔ مثلاً آدمی کی روح اس کی صورت پر کتے کی روح اس کی صورت پر اور یہ جوہر ایک لطیف جوہر ہے۔ جس کا  
ہر جزو جسم حیوانی کے ہر جزو میں سما جاتا ہے۔ اور بوجہ شدت لطافت کے اس کو نہ پکڑ سکتے ہیں نہ بند کر سکتے ہیں۔ روح کی لطافت اس درجہ ہے کہ شیشہ  
میں سے بھی پار ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ہوا اور پانی دوسرے اجسام لطیفہ اس میں سے نہیں نکل سکتے یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اس نے روح کو اپنی  
ذات مقدس کا ایک نمونہ اس دنیا میں رکھا ہے تاکہ جو لوگ صرف محسوسات کو مانتے ہیں وہ روح پر غور کر کے مجردات یعنی جنوں اور فرشتوں اور  
پروردگار کو بھی مانیں۔ کیوں کہ روح کے وجود سے انکار کرنا یہ ممکن نہیں ہو سکتا ہے۔ ہر آدمی جانتا ہے کہ ساڑھ برس آدمی میں فلا نے ملک میں  
گیا تھا میں نے یہ یہ کام کیے تھے۔ حالانکہ اس ساڑھ برس میں اس کا بدن کئی بار بدلی گیا یہاں تک کہ اس کا کوئی جزو قائم نہ رہا۔ پھر وہ چیز کیا ہے  
جو نہیں بدلتی اور جس پر میں کا اطلاق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کا مجر دکھانے کے لیے روح کی حقیقت پوشیدہ کر دی۔ پیغمبروں کو  
آتا ہی بتلایا گیا کہ وہ پروردگار کا امین حکم ہے۔ مثلاً ایک آدمی کہیں کا حکم ہو تعلق دار یا تحصیل دار یا ڈپٹی کلکٹر پر اس کی موت کوئی کا حکم  
بادشاہ کے پاس سے صادر ہو جائے دیکھو وہ شخص وہی رہتا ہے جو پہلے تھا اس کی کوئی چیز نہیں بدلتی۔ لیکن موت کوئی کے بعد  
اس کو تعلق دار یا تحصیل دار یا ڈپٹی کلکٹر نہیں کہتے۔ آخر کیا چیز اس میں سے جاتی رہی۔ وہی حکم بادشاہ کا جاتا رہا۔ اسی طرح روح بھی  
پروردگار کا ایک حکم ہے۔ یعنی حیات کی صفت کا ظہور ہے۔ جہاں یہ حکم اٹھ گیا حیوان مر گیا۔ اس کا جسم وغیرہ سب ویسا ہی رہتا  
ہے۔ ۱۲۱۸۰ اللہم اغفر لکاتبہ ولوالہ وللمسلمین وسعی فیہ۔

كَلْبَنَ ۖ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَ أَبَدًا قَبِيذًا لَقَامِي  
خَوَاتِيمَهُمْ۔

**باب** مَا يَكُونُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالنَّارِ فِي  
فِي الْعِلْمِ وَالْفُلُوقِ فِي الْبَيْنِ وَالْبِدْعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى  
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا  
عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَيْشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي  
سَكَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا أَتَشْكُرُ  
تَوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمُتَكَلِّمٍ فِي آيَاتِ  
يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيُنِي فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ  
الْوَصَالِ قَالَ تَوَاصِلُ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ ثُمَّ  
رَأَوْا لَهْلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ تَوَاصَلُوا لَهْلَالَ لَمَزِدْتُمْ كَمَا لَمْ تَكُنْ لَهْلًا۔

بھی اپنی اپنی انگلیاں اتار کر ڈال دیں۔

**باب** کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا یا علم کی بات میں  
(بے موقع فضول) جھگڑا کرنا اور دین میں یا بابتوں میں غلو کرنا حد  
سے بڑھ جانا، منع ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا) میں  
فرمایا۔ کتاب والو اپنے دین میں حد سے مت بڑھو۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد سند نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام  
بن یوسف نے کہا ہم کو محمد بن زہری نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے  
انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوسریحہ سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طے کے روزے نہ رکھو  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو طے کرتے ہیں فرمایا میں تمہاری  
طرح تمہارے ہوں میں تو رات اپنے مالک کے پاس رہتا ہوں۔ وہ مجھ کو  
کھلا پلا دیتا ہے۔ آخر وہ طے کے روزے رکھنے سے باز نہ آئے  
اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا کہ دو دن یا دو رات  
برابر طے کا روزہ رکھا پھر (اتفاق سے عید کا) چاند ہو گیا۔ آپ نے  
فرمایا اگر ابھی چاند نہ ہوتا تو میں اور طے کرتا۔ گویا ان کو سزا دینے  
کے لیے آپ نے فرمایا۔

۱۔ یہیں سے ترجمہ الباب نکلتا ہے حضور کا انگلی کو پہننا یا نہ پہننا دین کے فرائض و اجبات یا فرویات میں سے نہ تھا۔ مگر اس کے باوجود صحابہ کرام  
رضوان اللہ علیہم کا جذبہ اطاعت اور حضور سے جذبہ عقیدت اتنا گہرا تھا کہ وہ حضور کے ہر عمل پر نظر رکھتے تھے اور اسی کی پیروی کرتے تھے۔ آج کل  
کے لوگوں کی طرح وہ کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے کے وجہ دریافت نہیں کرتے تھے بلکہ جیسے یہود نے حضرت عیسیٰ کو گھٹایا۔ یہاں تک کہ انکی پیغمبری  
سے بھی انکار کیا اور نصاریٰ نے چڑھایا یہاں تک کہ خدا بنا دیا دونوں باتیں غلو ہیں غلو اسی کو کہتے ہیں کہ ایک امر مستحب کو فرض بنا دینا یا مباح کو  
حرام کر دینا یا حرام کو شرک کہ دنیا یہ امر مسلمانوں میں بھی ہے اللہ رحم کرے ۱۲ منہ ۱۳ گویہ روایت باب کے مطابق نہیں ہے۔ مگر امام بخاری نے  
اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا اس میں صاف یوں مذکور ہے کہ میں اتنی طے کرتا کہ یہ سختی کرنے والے اپنی سختی  
چھوڑ دیتے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر عبادت اور ریاضت اسی طرح دین کے سب کاموں میں آن حضرت کے ارشاد اور آپ کی سنت  
کی پیروی کرنا ضرور ہے۔ اسی میں زیادہ ثواب ہے۔ باقی کسی بات میں غلو کرنا یا حد سے بڑھ جانا مثلاً ساری رات جاگتے یا ہمیشہ روزہ  
رکھنا یہ کچھ افضل نہیں ہے۔ کیا تم نے وہ شعر نہیں سنا۔ بہ زہد و ورع کوش و صدق و صفاء و لیکن مفیزا ئے بر مصطفیٰ +  
اسی طرح یہ جو بعض مسلمانوں نے عادت کر لی ہے کہ ذرا سے مکروہ کام کو دیکھا تو اس کو حرام کہہ دیا یا سنت یا مستحب پر (باقی برصغیر آئندہ)

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَالِيمٍ الثَّوْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَالٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَمَةَ عَنْ سُبَيْرِ بْنِ الْحَجَرِ وَعَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عُنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَتَنَافَرُهَا قَدْ آفَيْتُهَا أَسْتَأْنِ الْإِبِلَ وَادَّافَيْتُهَا السَّبِيْنَةَ حَرَمٌ مِنْ غَيْرِ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ - وَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَافِرًا وَلَا عَدَلًا وَلَا دَارِيفَةً ذِمَّةَ النَّسُولِيِّينَ وَاحِدَةً يَسْطُرُ بِهَا أَذْنَاهُ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَافِرًا وَلَا عَدَلًا وَلَا دَارِيفَةً مَنْ ذَا لِي تَوَاصِيًا بِغَيْرِ آذِنٍ مَوَالِيَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ

ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم بن یزید تمیمی نے کہا مجھ سے والد نے کہا حضرت علی نے ہم کو اینٹوں کے منبر پر دکرٹے ہو کر خطبہ سنایا وہ تلوار باندھے تھے۔ اس میں ایک کاغذ لٹک رہا تھا کہنے لگے خدا کی قسم ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جو پڑھی جاتی ہو۔ اور اس کاغذ کے سوا پھر اس کاغذ کو کھولا تو اس میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا کہ دیت میں اتنی اتنی عمر کے اونٹ دیئے جائیں، اور اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مدینہ طیبہ کی زمین عیر سے لے کر یہاں (یعنی ثور تک یہ دونوں مدینہ کے پٹائی میں) حرم ہے جو کوئی اس جگہ نئی بات نکالے (بدعت، اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی پھٹکار اللہ تعالیٰ اس کا نہ فرض قبول کریگا نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا مسلمانوں کا ذمہ (عہد) ایک ہے ایک ادنیٰ مسلمان اس میں کام کر سکتا ہے۔ سو جس نے مسلمان کا ذمہ توڑا اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کریگا نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا جس نے اپنے صاحبوں کو چھوڑ کر اور کسی کو مولے بنایا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی پھٹکار۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض

دقیقہ صحیح سابقہ فرض واجب کی طرح سختی کی یا حرام یا مکروہ کام کو شرک قرار دے دیا اور مسلمان کو مشرک بنا دیا یہ طریقہ خوب نہیں ہے وہ غلو میں داخل ہے ولا تقولوا ہذا حلال و ہذا حرام تنقروا علی اللہ الکذب ۱۲ منہ دوحاشی صفحہ ہذا طے باب کا مطلب میں سے نکلا اور گو حدیث میں اس جگہ کی قید ہے۔ مگر بدعت کا حکم ہر جگہ ایک ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس میں یہ بھی تھا کہ جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے ذبح کرے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی زمین کا لٹائی چرے اس پر اللہ نے لعنت کی اور جو کوئی اپنے باپ پر لعنت کرے اس پر اللہ نے لعنت کی۔ اور جو شخص کسی بدعتی کو اپنے یہاں ٹھکانا دے اس پر اللہ نے لعنت کی اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شیعہ لوگ جو بہت سی کتابیں جناب امیر کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے صحیفہ کاملہ وغیرہ یا جناب امیر کا کوئی اور قرآن اس مروج قرآن کے سوا جانتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اسی طرح سورہ علی جو بعض شیعہوں نے اپنی کتابوں میں نفل کی ہے پوری مغتری مفروض ہے لعنتہ اللہ علیہ علی واضعہ البتہ بعضی روایتوں سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جناب امیر کے قرآن شریف کی ترتیب دوسری طرح پر تھی یعنی باعتبار تاریخ نزول کے اور ایک تابعی کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن شریف موجود ہوتا تو ہم کو بہت فائدہ حاصل ہوتے یعنی سورتوں کی تقدیم اور تاخیر معلوم ہو جاتی باقی قرآن ہی تھا۔ جواب مروج ہے۔ اس سے زیادہ اس میں کوئی سورت نہ تھی ۱۲ منہ ۴

اللَّهُ مِنْهُ صَوْنًا وَلَا عَذَابًا

۹۶۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ وَتَزَوَّجَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَزَوَّجُونَ عَنِ النَّبِيِّ أَصْنَعُهُ فَوَاللَّهِ إِنْ أَعْلَمَهُمْ بِاللهِ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

۹۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَهْلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَ عَمْرٌ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَدُ بَنِي تَيْمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرِعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيَّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَ أَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا

قبول کرے گا نہ نفل۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا (مثلاً افطاریا نکاح) اس کی اجازت دی بعض لوگوں نے اس سے پرہیز کرنا بچنا اختیار کیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے (خطبہ سنایا) اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں ایک کام کو کرتا ہوں وہ اس سے بچتے ہیں خدا کی قسم میں ان سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے واقف اور ان سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔

ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے نافع بن عمر سے انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا یہ دو بڑے نیک آدمی یعنی ابو بکر اور عمر ملاکت کے قریب پہنچ گئے تھے (لیکن اللہ تعالیٰ نے بچالیا) ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پاس جب بنی تميم کے ایلچی آئے (انہوں نے یہ درخواست کی کسی کو ہمارا سردار بنا دیجئے، تو ابو بکر اور عمر میں سے ایک نے (یعنی عمر نے) یہ کہا اقرب بن حابس حنظلی کو جو بنی مجاشع میں سے تھا سردار بنا دیجئے اور دوسرے (یعنی ابو بکر صدیق) نے کسی اور کو (قعقاع بن سعید بن زرارہ کو) سردار بنانے کی رائے دی

لے اس کو اپنے درجہ کا سمجھے اور کہنے لگے آنحضرت کی بات اور ہے۔ اور اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں۔ آپ کو تقویٰ ہی عبادت کافی ہے لیکن ہم کو بہت زیادہ محنت اٹھانا چاہیے ۱۲ لے اس کی مرضی پہنچانے والا ۱۲ لے داؤد نے کہا آنحضرت نے جو کام کیا اس سے بچنا اس کو خلاف تقویٰ سمجھنا بڑا گناہ ہے بلکہ الحاد اور بے دینی ہے میں کہتا ہوں جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو تقویٰ یا اولیٰ کے خلاف یا آپ کی عبادت کو بے حقیقت سمجھے اس سے کتنا چاہیے تجھ کو تقویٰ کہاں سے معلوم ہوا اور تو نے عبادت کیا سمجھی نہ تو نے خدا کو دیکھا نہ تو خدا سے ملا جو کچھ تو نے علم حاصل کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پھر خدا کی مرضی تو کیا جانے جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا یا نبی یا اسی میں خدا کی مرضی ہے ۱۲ لے

خلاف پیغمبر کے راہ گردید کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید ۱۲ منہ

أَرَدْتُ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ  
فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَلَّيْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمٌ  
قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَ لَمْ يَدْكُرْ ذَلِكَ  
عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ  
كَأَنِّي السِّرَّاءِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى  
يَسْتَفْهِمَهُ -

اس وقت ابو بکرؓ سے کہنے لگے، تم کو مصلحت سے غرض نہیں ہے  
بس مجھ سے اختلاف کرنا چاہتے ہو۔ عمرؓ کہنے لگے نہیں میری نیت  
اختلاف کی نہیں ہے۔ اور اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سامنے دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں آخر (سورہ ہجرات کی) یہ  
آیت اُتری۔ مسلمانوں پیغمبر کی آواز پر اپنی آواز مت بلند کیا کرو  
غیر آیت عظیم تک۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا عبد اللہ بن زبیر کہتے تھے  
اس آیت کے اُترنے کے بعد حضرت عمرؓ نے یہ طریقہ اختیار کیا اور  
ابو بکرؓ نے اپنے نانا کا ذکر نہیں کیا۔ وہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کچھ عرض کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات  
کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اُن حضرت کو ان کی بات سنائی نہ دیتی۔  
تو آپ دوبارہ پوچھتے کیا کہا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام  
مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے  
والد سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں یہ حکم دیا ابو بکرؓ سے  
سے کہ نماز پڑھائیں۔ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکرؓ  
(بڑے نرم دل آدمی ہیں) وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے  
تو آپ کی یادیں، روتے روتے ان کی آواز بھی نکل نہ سکے گی۔  
اس لیے عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے آپؐ پھر یہی فرمایا ابو بکرؓ  
سے کہ نماز پڑھائیں اس وقت میں نے حفصہؓ سے کہا اب تم  
عرض کرو کہ ابو بکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو روتے روتے  
ان کی آواز تک نہیں نکلی گی عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے  
حفصہؓ نے ایسا ہی عرض کیا آپ نے فرمایا تم تو یوسف پیغمبر کے

۹۷۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مَرَّةً أَبَا بَكْرٍ  
يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ  
أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ  
النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ ثُمَّ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ  
بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ  
لِحَفْصَةَ قَوْلِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي  
مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ  
ثُمَّ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلْتُ  
حَفْصَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

لے اس حدیث کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں جھگڑا کرنے کا ذکر ہے۔ کیونکہ ابو بکرؓ اور عمرؓ دونوں تویت کے باب میں جھگڑا رہے  
تھے یعنی کس کو حاکم بنایا جائے یہ ایک علم کی بات تھی ۱۲ یعنی :



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتَنَ صَوَابُ  
يُوسَعَ مُرَوِّا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلِ النَّاسِ  
نَقَلَتْ حَفْصَةُ بِعَاقِبَةِ مَا كُنْتُ  
لَأَصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَ عُمَيْرُ  
إِلَى عَاصِمِ بْنِ عِدِيٍّ فَقَالَ أَمَّا آيَةُ  
رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا  
فَيَقْتُلُهُ أَتَقْتُلُونَهُ بِمِثْلِي يَا  
عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَأَلَهُ فَكَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَسَائِلَ وَغَابَ فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ  
الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُمَيْرُ وَاللَّهِ لَا تَبِينُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَ  
قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ خَلَفَ  
عَاصِمٌ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ  
فِيكُمْ قُرْآنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّ مَا  
فَتَلَاَعَمَّا ثُمَّ قَالَ عُمَيْرُ كَذَبْتُ  
عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا

ساتھ والیاں ہو دول میں تو کچھ اور ہے لیکن زبان سے دوسرا  
بہانہ کرتی ہو ابو بکرؓ سے کہ وہ نماز پڑھائیں آنحضرتؐ کا یہ  
ارشاد سن کر ام المومنین حفصہؓ حضرت عائشہؓ سے کہنے لگیں مجھ کو  
تم سے کچھ بھلائی سچے یہ نہیں ہو سکتا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن  
عبد الرحمن بن ابی ذئب زہری نے انہوں نے سہل بن سعد سے  
انہوں نے کہا ایسا ہوا عومیر عجلانی عاصم بن عدی صحابیؓ پاس آیا۔  
(جو اس کی قوم والے تھے، اور پوچھنے لگا بتلاؤ اگر کوئی شخص اپنی  
جو رو کے ساتھ غیر مرد سے کو برا کام کرتے، پائے تو کیا کرے۔  
اس کو مار ڈالے تو تم اس کو (قصاص) میں مار ڈالو گے عاصم تم ایسا  
کر و میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔  
عاصم نے آپ سے پوچھا آپ نے ایسے سوالوں کو برا جانا اور  
پوچھنے والے پر عیب لگایا۔ آخر عاصم اپنے گھر لوٹ آئے اور  
عومیر سے کہہ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سوالوں  
کو برا جانا اور کچھ جواب نہیں دیا، عومیر نے کہا خدا کی قسم میں خود  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا (اور آپ سے پوچھوں گا،  
خیر عومیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اللہ تعالیٰ پہلے ہی عاصم  
کے لوٹ جانے کے بعد قرآن کی آیتیں یعنی لعان کی، انا چکا تھا آپ نے عومیر سے فرمایا اللہ  
نے تم لوگوں کے باب میں قرآن اتارا ہے پھر آپ نے عومیر اور اس کی جو رو (دو دونوں  
کو بلا بھیجا ان میں لعان کرایا لعان کے بعد عومیر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اب  
اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر چھوٹا طوفان کیا غرض عومیر نے

لے تم نے بھوکا کر مجھ سے ایک بات کھوائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ پر غصہ کرایا۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے  
اس باب میں اس لیے لائے کہ اس سے اختلاف کرنے کی یا بار بار ایک ہی مقدمہ میں عرض کرنے کی جگہ کر کے کی برائی نکلتی ہے ۱۲ منہ۔  
لے اگر نہ اسے تو ایسی بے غیرتی پر صبر بھی مشکل ہے ۱۲ منہ۔

فَقَارَتْهَا وَكَلَّمَ يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَاغِهَا فَجَرَّتِ الشَّعْثَ  
فِي الْمَثَلَعَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنَّ  
جَاءَتْ بِهَ أَحْمَرَ قَصِيرًا  
مِثْلَ رَحْوَةٍ فَلَا أَمْرَ إِلَّا قَدْ  
كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهَ أَسْخَمَ  
أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسَبُ  
إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهَ  
عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُورِ -

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ  
أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ  
أَدِيسَ النَّضْرِيُّ وَكَانَ مُحْتَمِدُ بْنُ جَبْرِ  
بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَنِي ذِكْرًا مِنْ ذَالِكَ  
قَدْ خَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ  
انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ  
حَاجِبُهُ يَرْفَعُنَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَثْمَانَ  
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ  
يُسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَدَخَلُوا  
فَسَكَنُوا وَجَلَسُوا فَقَالَ هَلْ لَكَ  
فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا قَالَ  
الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ  
بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبْنَا فَقَالَ

اس کو چھوڑ دیا آل حضرت نے اس کو چھوڑ دینے کا حکم نہیں دیا۔  
اس کے بعد لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ جاری ہو گیا کہ لعان  
ہوتے ہی جو روخاوند جدا ہو جاتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے (عویمیر کی جو رو کے باب میں) یہ بھی فرمایا۔ تم  
لوگ دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ لال لال پست قد بامنی کی طرح  
پیدا ہو تو میں سمجھتا ہوں (وہ بچہ عویمیر کا ہے) عویمیر نے عورت پر  
جھوٹا طوفان کیا۔ اور اگر سانوے رنگ کا بڑی آنکھ والا بڑے  
چوڑے والا پیدا ہو تو جب میں سمجھوں گا عویمیر سچا ہے۔ پھر اس عورت  
کا بچہ اسی مکروہ صورت کا (یعنی جس مرد سے بدنام ہوئی تھی اسی کی  
صورت کا) پیدا ہوگا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث  
بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا  
مجھ کو مالک بن اوس نصری نے خبر دی ابن شہاب کہتے ہیں۔  
محمد بن جبیر بن مطعم بھی اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ سے بیان کر چکے  
تھے۔ پھر میں مالک بن اوس پاس گیا ان سے پوچھا تو انہوں نے بیان  
کیا میں چلا حضرت عمر پاس پہنچا میں ان کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں  
ان کا دربان یرن نامی آیا اور کہنے لگا آپ عثمان بن عفان اور  
عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص  
سے ملنا چاہتے ہیں وہ آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے  
ہیں حضرت عمر نے کہا ہاں ان کو آنے دے وہ آئے اور سلام کر کے بیٹھ  
گئے۔ اس کے بعد پھر یرن آیا اور کہنے لگا آپ علی بن ابی طالب  
اور عباس ملنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے ان کو بھی اجازت  
دی (وہ بھی آئے) اس وقت حضرت عباس کہنے لگے امیر المؤمنین میرا  
اور اس ظالم (یعنی حضرت علیؑ) کا فیصلہ کر دیجئے۔ دونوں

لے یہ حدیث لعان کے باب میں گزر چکی ہے ترجمہ باب اس سے نکلنا ہے کہ آنحضرت نے ایسے سوالات کو بر اجانا ان پر عیب کیا ۱۲۱۷

الرَّهْطُ عُمَانٌ وَ أَصْحَابُهُ يَا أَوْسَيَّرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ بَيْنَهُمَا وَأَسْرَحُ أَحَدُهُمَا  
 مِنَ الْآخِرِ فَقَالَ اتُّبِدُ ذَا أَتَشُدُّ كُحْرِيَا اللَّهُ  
 الَّذِي يَأْذِيهِ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ  
 هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَرِّثُ مَا تَرَكَنَا  
 صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ  
 ذَٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَيْنِي وَعَبَّائِينَ فَقَالَ  
 أَتَشُدُّ كَمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَٰلِكَ قَالَ لَا نَعْلَمُ قَالَ  
 عُمَرُ فَلْيُتَّخَذْ تَكْوَمٌ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ  
 خَصَرُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْأَمْوَالِ بِشَيْءٍ  
 أَمْ يُؤْتِيهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَا أَفَاءَ اللَّهُ  
 عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ مِمَّا أَرْجَفْتُمْ الرَّاْيَةَ تَكَانَتْ  
 هَذِهِ خَالِصَةٌ لِلرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَ هَٰذَا وَكَمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا  
 عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَبَشَّرَ فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ  
 مِنْهَا هَذِهِ الْأَمْوَالُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَلَّتْهُمْ مِنْ هَذَا  
 الْأَمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ  
 فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَٰلِكَ

صاحبوں نے آپس میں سخت گفتگو کی اس وقت حاضرین یعنی عثمان  
 اور ان کے ساتھ والے کئے گئے ہاں بہتر ہے امیر المؤمنین ان کا  
 فیصلہ ہی کر دیجئے دونوں کو آرام حاصل ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا  
 ٹھیرو (ذرا صبر کرو) میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس  
 کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم کو یہ معلوم ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا  
 جو ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ حاضرین نے  
 کہا بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔ اس  
 وقت حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کئے گئے۔  
 میں تم دونوں کو پروردگار کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا بیشک فرمایا تو ہے  
 حضرت عمرؓ نے کہا میں اب تم سے اس معاملہ کی ساری حقیقت بیان  
 کرتا ہوں۔ یہ جو لوٹ کا مال بن لڑے بھرے ہاتھ آئے وہ اللہ تعالیٰ  
 نے خاص اپنے پیغمبر کو دیا تھا۔ دوسرے کسی کو نہیں دیا تھا چنانچہ  
 (سورہ حشر میں) فرماتا ہے۔ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أُوتِمْ  
 عَلَيْهِمْ خَيْرٌ آيَتٍ تَكُ - تو یہ مال خاص آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا تھا۔ مگر آپ نے اس کو خاص اپنے اوپر خرچ نہیں کیا نہ  
 اپنی ذاتی جائداد بنایا بلکہ تم ہی لوگوں کو دیا تم ہی لوگوں میں تقسیم  
 کیا۔ تقسیم کے بعد یہ بیچ رہا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا  
 کیا کرتے تھے۔ ان میں سے اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچہ  
 نکال لیتے اور باقی جو رہتا وہ بیت المال میں مسلمانوں کی عام  
 ضرورتوں کے لیے، شریک کر دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت عباس نے کہا میرا اور اس جھوٹے قصوروار دغا باز چور کا فیصلہ کر دیجئے۔ حضرت عباس بزرگ تھے۔  
 انہوں نے شفقت اور غصے کی راہ سے جیسے اپنے چھوٹوں پر کیا کرتے ہیں یہ کلمات حضرت علیؓ کی نسبت کے اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ  
 حضرت عباس حضرت علیؓ کو ایسا سمجھتے تھے ۱۲ منہ ۱۵ رات دن کے منٹے بکھیرے سے نجات ملے ۱۲ منہ+

حَيَاتِهِ أَتَشْكُرُهُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ  
ذَلِكَ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ قِي  
عَبَّاسٍ أَتَشْكُرُهُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ  
قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّا رَأَيْنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْبَضُهَا  
أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا  
حِينَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَابٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنََّّهُ  
فِيهَا صَادِقٌ بَأْسًا تَرَاهُمَا تَابِعًا لِدَحْقِ ثُمَّ  
تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارِثِي  
بَكْرٍ نَقْبَضْتُهَا سَلْتَيْنِ أَعْمَلُ  
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرٍ  
ثُمَّ جِئْتُمَا فِي وَكَلَمْتُمَا عَلَى  
كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَمَرْتُمَا جَمِيعًا  
جِئْتَنِي تَسْأَلْنِي نَصِيْبَكَ مِنْ  
ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي  
نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا  
فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا  
إِلَيْكُمَا عَلَى آتٍ عَلَيْكُمَا عَهْدٌ  
اللَّهُ وَمِيثَاقٌ تَعْمَلَانِ

اپنی زندگی پھر ایسا ہی کرتے ہیں۔ حاضرین میں تم لوگوں کو خدا کی  
قسم دیتا ہوں کہ تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا  
بیشک معلوم ہے پھر علی اور عباس سے کہا تم کو خدا کی قسم یہ بات  
جانتے ہو یا نہیں انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں حضرت عمر  
نے کہا خیر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دنیا سے اٹھالیا ابوبکر خلیفہ ہوئے، وہ کہنے لگے میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی رکا رہا ہوں، ابوبکر نے  
اس جانداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کیا جن جن کاموں میں آپ خرچ  
کرتے انہی کاموں میں خرچ کرتے رہے، اس کے بعد حضرت عمر  
علی اور عباس کی طرف مخاطب ہوئے۔ کہنے لگے تم دونوں  
اس وقت یہ سمجھتے تھے کہ ابوبکر اس معاملہ میں خطا وار ہیں۔  
حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ابوبکر اس معاملہ میں حق پر  
اور سچے اور ایمان دار تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر  
کو دنیا سے اٹھالیا میں خلیفہ ہوا میں نے کہا اب میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر دونوں کا ولی ہوں  
میں نے دو برس تک اس جانداد کو اپنے قبضے میں رکھا۔ اور  
جیسے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کرتے تھے  
کرتا رہا۔ پھر تم دونوں مل کر میرے پاس آئے اس وقت تم  
دونوں کی ایک ہی بات تھی ملے جلے تھے کوئی اختلاف نہ  
تھا عباس تم آئے اپنے بھتیجے (یعنی آنحضرت) کا ترکہ مانگتے  
ہوئے اور علی تم آئے اپنی بی بی کا ترکہ ان کے والد کے  
مال میں سے مانگتے ہوئے میں نے تم سے یہ کہا یہ جانداد تقسیم  
تو نہیں ہو سکتی لیکن اگر تم چاہتے ہو تو میں (اہتمام کے طور پر)

لے تم دونوں اپنا اپنا حصہ اس جانداد میں سے چاہتے تھے ۱۲ منہ

فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ سَأَلُوا اللَّهَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو  
بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَرَّيْتُهَا  
وَأَلَا كَلَّا لَكُنَّ فِي فِيهَا نَقَلْتُمَا أَدْنَعَهَا  
إِلَيْنَا بِإِذْنِكَ كَدَّ نَعْتَهَا إِلَيْنَا  
بِإِذْنِكَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَذَا نَعْتَهَا  
إِلَيْنَا بِإِذْنِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ  
فَأَقْبَلَ عَلَى عِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ  
أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَذَا نَعْتَهَا إِلَيْنَا  
بِإِذْنِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَسْلِمَانِ  
مِنْ قِصَصَاءَ غَيْرِ ذَاكَ قَرَأَ الْإِنِ  
بِإِذْنِهِ تَقْوُمُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ  
لَا أَقْضِي فِيهَا قِصَصَاءَ غَيْرِ ذَاكَ  
حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا  
عَنْهَا فَادْنَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمْهَا.

**باب ۴۹۶** رَأَى مِنْ أَدَى مُحَمَّدٍ ثَا  
ثَرَدَاةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

۹۶۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

تمہارے قبضے میں دے دیتا ہوں۔ لیکن اس شرط سے تم کو  
اللہ کا عہد و پیمان کہ اس جائداد کی آمدنی میں سے وہی  
سب کام کرتے رہو گے جو آنحضرت صلعم اور ابو بکرؓ کرتے  
رہے اور میں اپنی خلافت کے شروع سے اب تک کرتا رہا نہیں  
تو اس جائداد کے بارے میں مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو تم نے  
یہ کہا نہیں اسی شرط پر یہ جائداد ہمارے حوالے کر دو۔  
میں نے اسی شرط پر تمہارے حوالے کر دی۔ کیوں حاضرین!  
تم کو خدا کی قسم اسی شرط پر میں نے ان کو یہ جائداد دی تا اس  
پر حاضرین کہنے لگے بیشک سچ ہے۔ پھر علی اور عباس کی طرف  
مخاطب ہوئے کہنے لگے کیوں تم کو خدا کی قسم اسی شرط پر میں  
نے یہ جائداد تم کو دی ہے نا۔ انہوں نے کہا بیشک تب حضرت  
عمرؓ نے کہا پھر اب اس کے سوا اور کو نسا فیصلہ مجھ سے کرایا  
چاہتے ہو قسم اس پر وردگار کی جس کے حکم سے زمین  
و آسمان قائم ہیں میں اس فیصلے کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں  
کر سکتا۔ قیامت تک نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے اگر تم سے  
اس جائداد کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر میرے حوالے کر دو میں  
اس کا انتظام بھی کر لوں گا۔

**باب جو شخص بدعتی کو ٹھکانا دے (اس کو اپنے  
پاس ٹھہرائے) اس باب میں حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ  
سے روایت کی ہے۔**

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ اس سے

۱۔ جہاں اور ہزاروں خلافت کے کام دیکھتا ہوں ۱۲ منہ ۱۵۔ یہ حدیث اوپر گزری چکی ہے۔ اور ترجمہ باب کی مطابقت اس  
طرح سے ہے۔ کہ حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے علیؓ اور عباس کے تنازع اور اختلاف کو برا سمجھا۔ جب  
تو حضرت عمرؓ سے کہا ان دونوں کا فیصلہ کر کے ان کو آرام دیجئے ۱۲ منہ۔  
۲۔ جو اوپر کے باب میں موصولاً گزری چکی ہے اور نیز باب الجزیہ میں ۱۲ منہ۔

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ  
ثَلُثٌ لَا تَسِيءَ أَحَدًا مَرَّ سُرُّهُ اللَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ قَالَ  
لَعَنَهُ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا  
يَقْطَعُ شَجَرَهَا مَنْ أَخَذَتْ فِيهَا  
حَدَّثَنَا نَعْلِيُّ كَعْنَهُ اللَّهُ وَالْمَلِكُ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَاصِمٌ  
فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي أَنَسٍ قَالَ  
أُذِ ادْعِي مُخَدَّثًا.

**باب ۹۵** مَا يَنْدُرُ مِنَ دَمِ النَّاسِ  
وَتَكْلُفِ الْقِيَامِ وَلَا تَقْلُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ  
۹۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلْحِيظٍ حَدَّثَنِي  
ابْنُ ذَهَبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ شَرِيحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ  
عُرْوَةَ قَالَ حَقَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَمْرٍو فَسَمِعْتُمْ يَقُولُ سَمِعْتُ

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے۔ میں  
نے انس سے کہا کیا آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ  
کی زمین کو بھی حرم قرار دیا۔ انہوں نے کہا ہاں یہاں سے  
(عمر سے) لے کر وہاں (ثور) تک آپ نے فرمایا اس جگہ کا  
درخت کوئی نہ کاٹے۔ اور جو کوئی یہاں بدعت نکالے۔  
اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔ امام  
نے کہا مجھ سے موسیٰ بن انس نے یہ حدیث بیان کی۔ اس  
میں اتنا زیادہ ہے یا بدعت نکالنے والے کو جائے دے  
(وہاں رکھے)

**باب دین کے مسائل میں رائے پر عمل کرنے کی**  
**مذمت اسی طرح بے ضرورت قیاس کرنے کی**  
ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن  
وہب نے۔ کہا مجھ سے عبدالرحمن بن شریح وغیرہ (ابن  
لسیعہ نے) انہوں نے ابوالاسود (محمد بن عبدالرحمن سے  
انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عامر  
حج کے لیے آئے تھے ہم سے ملے میں نے اُن سے سنا

لہ معاذ اللہ بدعت سے آنحضرت کو کتنی نفرت تھی۔ کہ فرمایا جو کوئی بدعتی کو اپنے پاس اتارے جائے دے اس پر بھی لعنت۔  
مسلمانوں اپنے پیغمبر صاحب کے فرمانے پر خود کرو۔ بدعت سے اور بدعتیوں کی صحبت سے بچتے رہو۔ اور ہر وقت سنت نبوی اور  
سنت پر چلنے والوں کے عاشق رہو۔ اگر کسی کام کے بدعت حسنہ یا سنیہ ہونے میں اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا قیام وغیرہ  
تو اس سے بھی بچنا ہی افضل ہو گا اس لیے کہ اس کا کرنا کچھ فرض نہیں ہے اور نہ کرنے میں احتیاط ہے۔ مسلمانو تم جو بدعت  
کی طرف جاتے ہو یہ تمہاری نادانی ہے۔ اگر آخرت کا ثواب چاہتے ہو تو آنحضرت کی ایک ادنیٰ سنت پر عمل کر لو جیسے فجر کی سنت  
کے بعد ذرا سلیٹ جانا اس میں ہزاروں لوگوں سے زیادہ تم کو ثواب ملے گا ۱۲ منہ لے یا تکلف کے ساتھ قیاس کرنے کی۔ جیسے  
حقیقہ نے استحسان نکالا ہے یعنی قیامی محل کے خلاف ایک باریک ملت کو لینا ہماری شرع میں ان باتوں کو کسی صحابی نے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ کتاب اور  
سنت پر عمل کرتے رہے جس مسئلہ میں کتاب و سنت کا حکم نہ ملا اس میں اپنی رائے کو دخل دیا وہ بھی سیدھے سادھے طور سے اور بیچ دار  
وجہوں سے ہمیشہ پرہیز کیا۔ ترجمہ باب میں رائے کی مذمت سے وہی رائے مراد ہے جو نقص ہوتے ساتھ دی جائے ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ  
 أُعْطِيَ كُفْرُهُ اسْتِزَاعًا وَلاَ يَنْزِعُهُ  
 مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعِلْمِ بِهِمْ  
 فَيَكْفَى نَأْسُ جَهَنَّمَ يَسْتَفْتُونَ فَيُهْزَنُونَ  
 بِرَأْيِهِمْ فَيُضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ نَعَدْتُ  
 عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثَمَرًا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَجَرَ بَعْدَ  
 فَقَالَتْ يَا ابْنَ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ  
 فَمَا سَأَلْتُ رَأْيَ مَنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي  
 عَنْهُ فَيُحِلُّهُ فَسَأَلْتُهَا نَعَدْتُ شَيْئًا بِهِ  
 كُنْتُ مَا حَدَّثْتَنِي فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا  
 نَعَجِبْتُ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ  
 اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

وہ کتنے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
 فرماتے تھے اللہ تعالیٰ (قیامت کے قریب) یہ نہیں کرنے کا کہ  
 علم تم کو دے کر پھر تم سے چھین لے (تمہارے دل سے بھلائی)  
 بلکہ علم اس طرح اٹھائے گا کہ عالم لوگ مرجائیں گے انکے ساتھ  
 علم بھی چلا جائے گا اور چند جاہل لوگ رہ جائیں گے ان سے  
 کوئی مسئلہ پوچھے گا تو اپنی رائے سے بیان کریں گے۔ آپ  
 بھی گمراہ ہونگے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ میں نے یہ  
 حدیث حضرت عائشہ (اپنی خالہ) سے بیان کی اتنے میں عبد اللہ  
 بن عمر پھر چرچ کو آئے حضرت عائشہ نے کہا میرے بھانجے تو ایسا  
 کر پھر عبد اللہ کے پاس جا اور جو حدیث ان سے سن کر تو نے مجھ سے  
 نقل کی تھی اس کو دوبارہ ان سے سن کر خوب مضبوط کرے۔ میں  
 ان کے پاس گیا انہوں نے دوبارہ بھی اس حدیث کو اسی طرح بیان  
 کیا جس طرح پہلے بار بیان کیا تھا۔ میں نے آکر حضرت عائشہ کو  
 خبر کی۔ ان کو تعجب ہوا کہ کتنے لگیں عبد اللہ بن عمر نے خدا کی  
 قسم خوب یاد رکھا۔

ہم سے عبد ان نے بیان کیا کہا ہم کو ابو حمزہ نے خبر دی  
 میں نے اعمش سے سنا کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا تم  
 جنگ صفین میں موجود تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے سہل  
 بن حنیف صحابیؓ سے (اسی جنگ کے وقت سنا، دوسری سند  
 امام بخاری نے کہا اور ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا  
 کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے  
 ابو وائل سے انہوں نے کہا سہل بن حنیف نے کہا لوگو اپنی

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ  
 كَتَمَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ  
 أَبَا دَاوُدَ هَلْ شَهِدْتُ صِفِينَ قَالَ  
 نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ  
 وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
 أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ

لے باوجود اس کے کہ وہ مسئلہ حدیث و قرآن میں موجود ہو گا ۱۷ منہ لے کہ اتنی مدت کے بعد بھی حدیث میں ایک لفظ کا فرق نہیں کیا اس حدیث  
 سے یہ بھی نکلا کہ ایک زمانہ ایسا آ سکتا ہے جس میں کوئی مجتہد نہ ہو جو روایا ہی قول ہے۔ لیکن خاندانہ وغیرہ نے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ دوسری  
 حدیث میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر غالب رہے گا جب تک اللہ کا حکم یعنی قیامت آئے ۱۷ منہ۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا سَائِبَكُمْ عَلَى  
دِينِكُمْ لَقَدْ سَأَيْتُنِي يَوْمَ آتَىٰ جَنْدَلٍ  
وَكُنْتُ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمُرَّ بِكَ سَائِبُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَدَدْتُ عَنْهُ  
وَمَا وَصَعْنَا سَائِبُونََنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا  
إِلَّا أَمْرٌ يَقْطَعُنَا إِلَّا أَهْلُ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
أَمْرٌ نَعْرِضُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ  
أَبُو ذَرٍّ شَهِدْتُ صَفِيْنٌ وَرَبِيشْتٌ  
وَصَفُونٌ -

**باب ۹۹۷** مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ بِمَا لَمْ يُنْزَلْ  
عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ  
لَمْ يَجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ  
وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا يَقْنِئِينَ بِقَوْلِهِ  
تَعَالَى بِمَا أَرَادَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ  
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الْوُجُحِ فَسَكَتَ حَتَّى  
أَنْزَلَتْ -

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

راے کو دین کے مقدمہ میں غلط سمجھو میں نے (صلح حدیبیہ میں)  
خود اپنے تئیں دیکھا جب ابو جندل (زنجیروں میں بندھا) آگیا  
تھا اگر مجھ کو کچھ بھی گنجائش ہوتی تو میں اس دن آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتا اور ہم نے جب  
کسی مہم پر اپنی تلواریں کاندھوں پر رکھیں (لڑائی شروع کی)  
تو ان تلواروں کی بدولت ہم کو ایک آسانی مل گئی جس کو ہم  
پہچانتے تھے مگر ایک اسی مہم میں اعش نے کہا ابو دائل نے  
کہا میں صفین میں موجود تھا اور صفین کی لڑائی بھی کیا بری لڑائی تھی  
(جس میں مسلمان آپس میں کٹ مارتے)

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسئلہ**  
راے یا قیاس سے نہیں بتلایا بلکہ جب آپ سے کوئی ایسی  
بات پوچھی جاتی جس باب میں کوئی وحی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے  
میں نہیں جانتا یا وحی اترے تک خاموش رہتے - کچھ  
جواب نہ دیتے - کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ نسا میں)  
فرمایا - تاکہ اللہ جیسا تجھ کو نبلائے اس کے موافق تو حکم دے  
اور عبد اللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
پوچھا گیا روح کیا چیز ہے آپ خاموش رہے - یہاں تک کہ یہ  
آیت اتری -

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

۱۔ جب آپ نے ابو جندل کو قریش کے حوالہ کر دیا اور قریش سے لڑتا - لیکن حکم رسول کے سامنے ہم لوگوں نے کچھ دم نہ مارا ۱۲۔  
۲۔ بنی جگہ صفین میں ہم مشکل میں گرفتار ہیں - دونوں طرف والے اپنے دلائل پیش کرتے ہیں ۱۲۔ ۳۔ بعضے نفلوں میں یہاں اتنی عبارت  
زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ انما راہکم بقول ما یبکی فیہ کتاب ولا سنت ولا یبکی لہ ان یفتی امام بخاری نے کہا انھوں نے راہکم جو سہل کی کلام میں  
ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر مسئلہ میں جب تک کتاب اور سنت سے کوئی دلیل نہ ہو تو اپنی رائے کو سمجھو اور رائے پر فتویٰ نہ دو - بلکہ کتاب سے  
سنت میں غور کر کے اس میں سے اس کا حکم نکالو - ابن عبد البر نے کہا رائے مذہب سے وہی رائے مراد ہے کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر آدمی قیاس  
پر عمل کرے ۱۲۔ ۱۳۔ ویسا لو تک عن الروح یہ حدیث ابھی موصولہ گزر چکی ہے ۱۲۔



سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَسُوْلٍ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَسُوْلٍ مَا شِئْنَا فَنَأْتِيهِ وَقَدْ أَغْيَى عَلَى تَرْصُّصِ رَسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَهُوَ عَلَى  
كَانَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ سَمِعْتُ  
فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولٍ اللَّهُ كَيْفَ أَتُصَوِّرُ فِي بَالِي كَيْفَ أَصْنَمُ  
فِي مَالِي قَالَ فَمَا أَجَابَ بَيْنِي بَيْنَهُ حَتَّى تَوَلَّيْتُ أَيْتًا لِيَذْرَأَنِي -

باب ۹۹۹ - تَعْلِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ  
اللَّهُ لَيْسَ بِأَمِيٍّ وَلَا تَمَثِيلٍ

۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَغَانِيِّ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّعِيدِ قَالَ جَاءَنِي  
أَمْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ

سفيان بن عیینہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے۔  
میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے کہا میں بیمار ہوا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ پاؤں سے چلتے ہوئے  
میرے دیکھنے کو آئے میں بے ہوش پڑا تھا۔ آپ نے وضو کیا۔  
اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھ کو ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا۔  
یا رسول اللہ ایک مرتبہ سفيان نے یوں کہا اے رسول اللہ  
میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔  
یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے  
مرد اور عورتوں کو وہی باتیں سکھانا جو اللہ نے آپ کو سکھائی  
تھیں باقی رائے اور تمثیل آپ نے نہیں سکھائی۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو حواریہ  
نے انہوں نے عبد الرحمن بن اصبہانی سے انہوں نے  
ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے کہا  
ایک عورت دنام نامعلوم یا اسماء بنت یزید آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کچاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کی سب حدیثیں

۱۔ حدیث سے آپ کا سکوت سمجھی آتی ہے لیکن یہ فرمانا کہ میں نہیں جانتا ابن حبان کی روایت میں ہے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کونسی  
جگہ افضل ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ دارقطنی اور حاکم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا حد و گناہ کرنے والوں کا  
کفارہ ہیں یا نہیں۔ مطلب نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مشکل مقامات میں سکوت فرمایا۔ لیکن آپ ہی نے اپنی امت کو قیاس  
کی تعلیم فرمائی۔ ایک عورت نے فرمایا، اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں۔ تو اللہ کا حق ضرور ادا کرنا ہوگا۔ یہ عین قیاس ہے۔  
اور امام بخاری کا یہ مطلب نیکی یا نیک قیاس نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا قیاس جو اصول شرعیہ کے خلاف ہو یا کسی  
دلیل شرعی پر مبنی نہ ہو صرف ایک خیالی بات ہو نہ کرنا چاہیے۔ اور یہ مسئلہ تو علماء کا اجماعی ہے کہ نص موجود ہو تو ہونے والے قیاس  
جائز نہیں اور جو شخص حدیث خلاف کرے حالانکہ وہ دوسری حدیث سے اس کا معارضہ نہ کرتا ہو نہ اس کے نسخ کا دعویٰ سے  
کرے نہ اس کی سند میں فقرہ کرے تو اس کی عدالت جاتی رہے گی وہ لوگوں کا امام کہاں ہو سکتا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ  
اللہ نے فرمایا جو ان حضرات علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ تو سر آنکھوں پر ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اختلاف قولوں میں سے کوئی  
قول چن لیں گے۔ میں کہتا ہوں اس غلطیہ کو اپنے امام کے قول پر چلنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ایک چیز کا حکم دوسری چیز کی مثل قرار دینا  
بوجہ علت جامع کے جس کو قیاس کہتے ہیں ۱۲ منہ

يَحْيَا يَنْتَكُ فَاَجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا  
تَأْتِيكَ رَيْنُو نَعْلَمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ  
فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا  
فَاَجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ  
اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَفْقَهُ  
بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ ذِكْرِهَا ثَلَاثَةَ اِلَافٍ  
كَانَ كَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ  
مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اثنَينِ شَالَ  
فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ  
وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ -

مردوں ہی نے ماریں دیا دکر لیں، آپ ہم عورتوں کے لیے  
بھی ایک دن مقرر فرمائیے اس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں۔ آپ  
ہم کو بھی وہ باتیں سکھلائیں جو اللہ نے آپ کو سکھلائیں۔ آپ  
نے فرمایا اچھا فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ میں تم اکٹھا ہو  
کرو۔ وہ اکٹھا ہوئیں۔ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے  
اور جو باتیں اللہ نے آپ کو سکھلائیں تھیں وہ ان کو سکھلائیں  
پھر فرمایا دیکھو جو کوئی عورت اپنے تین بچوں کو اللہ کے پاس،  
آگے بھیج چکی ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لیے دوزخ  
سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت نے پوچھا ام سلمہ یا ام ایمن  
یا ام مبشر نے، یا رسول اللہ اگر دو بچے بھیجے ہوں۔ اس  
عورت نے دو کا لفظ دو بار کہا۔ آپ نے فرمایا اور دو  
اور دو اور دو بھی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میری  
امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہو کر لوٹنا رہے گا۔  
امام بخاری نے کہا اس گروہ سے دین کے عالموں کا گروہ  
مراد ہے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے  
اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے  
انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ برابر  
غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آن پہنچے۔ وہ  
اس وقت تک غالب ہی رہیں گے۔

بَابُ ۹۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى  
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمُغْبِرَةِ  
بْنِ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي  
ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَ  
هُمْ ظَاهِرُونَ -

۱۔ باب کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کہنے سے کہ وہ اس قول سے کہ وہ اس کے لیے دوزخ سے آڑ ہونگے کیونکہ یہ امر بغیر خدا کے بتلائے قیاس اور  
رائے سے معلوم نہیں ہو سکتا ۲۔ یہ دوسری حدیث کے خلاصہ نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت بدترین خلق اللہ پر قائم ہوگی۔ کیونکہ یہ بدترین  
لوگ ایک مقام میں ہوں گے اور وہ گروہ دوسرے مقام میں ہوگا (بقیہ فی غلہ) عہ علی بن مدینی نے کہا جو امام بخاری کے متاد ہیں۔ اہل حدیث کا گروہ راہ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذِيَةَ بْنَ أَبِي  
سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ  
اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا  
أَنَا كَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ وَلَكِنْ يَزَالُ أَمُرُ  
هَذِهِ الْأُمَّةَ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ  
أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ -

باب ۵۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ يَكْسِرْكُمْ  
شَيْعًا -

۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ لَنَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ  
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِكَ جَاهِلُكَ  
أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْضِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِكَ جَاهِلُكَ  
نَزَلَتْ أَوْ يَكْسِرْكُمْ شَيْعًا وَيَذِيقْ بَعْضَكُمْ بَأْسَ  
بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ -

باب ۵۱ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ  
بن وہب نے انہوں نے یونس سے ابن شہاب سے  
کہا مجھ کو حمید نے خبر دی کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان  
سے سنا وہ خطبہ میں کہہ رہے تھے - میں نے آل حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جس کے  
ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے  
اور میں تو بانٹنے والا ہوں دینے والا اللہ ہے اور اس امت  
کا کام قیامت تک برابر بنا رہے گا یا یوں فرمایا جب تک اللہ کا  
حکم آجائے -

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ النعام میں) یوں فرمانا  
یا تمہارے کئی فرقے کر دے -

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عبینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے  
سنا وہ کہتے تھے جب یہ آیت (سورہ النعام کی) اترے -  
قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تیرے مبارک منہ کی پناہ -  
او من تحت ارجلکم یا اللہ تیرے مبارک منہ کی پناہ - پھر جب  
یہ آیت اترے اویسکم شیعا ویدیق بعضکم باس بعض تو اپنے  
فرمایا یہ دونوں باتیں سہل ہیں -

باب ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے

دقیقہ صفحہ سابقہ) یا اس حدیث میں امر اللہ سے یہ مراد ہے ، یہاں تک کہ قیامت قریب آن پہنچے تو قیامت سے کچھ پہلے یہ فرقہ  
دالے مرجائیں گے اور زلزلے سے لوگ رہ جائیں گے - جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی  
جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی ۱۲ مندرجہ حوالہ صفحہ ہذا معلوم ہوا اسلام کا دین قیامت تک قائم رہے گا اور پادری  
جو بکتے پھرتے ہیں کہ اب اسلام چند صدیوں کا اور مہمان ہے یہ ان کی بے وقوفی ہے - محال است کہ ہزار ہا سال بعد  
بے ہزاراں ہونے اور شان گیر ہونے ۱۲ منہ ۱۷ یہ حدیث تفسیر سورہ النعام میں گزر چکی ہے - من فوقکم سے پتھروں یا بارش کا عذاب  
مراد ہے - من تحت ارجلکم سے زلزلہ اور دھنسا مراد ہے ۱۲ منہ ۱۷



جُبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً  
جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ  
أَنْ تَعْبُدَ نِمَاتًا قَبْلَ أَنْ تَعْبُدَ  
أَنَا حُجُّمَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجُّمٌ  
عَنْهَا أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ  
أَكُنْتَ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ  
فَاقْضُوا الدِّينَ كَذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ  
بِالْوَفَاءِ.

**باب مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ  
الْقَضَاةِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ  
وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ  
أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَدَامَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
الْحُكْمَ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَ  
يُعْزِمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ بَدْلِهَا  
وَمُشَاوَرَةَ الْخُلَفَاءِ وَ سُؤَالَ  
أَهْلِ الْعِلْمِ.**

۹۸۳- حَدَّثَنَا شُعْبَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
قَتَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا  
فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا  
مُسْلَطَ عَلَيْهِ هَكَكَتِهِ فِي الْحَقِّ  
وَاخْرَأَتْهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ

انہوں نے ابن عباسؓ سے ایک عورت دسان بن سلمہ  
جہنی کی جو روایا اس کی پھوپھی، آپ حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلمؐ پاس آئی کہنے لگی۔ میری ماں نے حج کی نذر مانی  
تھی۔ لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئی۔ کیا میں اس کی  
طرف سے حج کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے  
حج کر بھلا بتلا تو سہی اگر تیری ماں پر کچھ قرض ہو تو تو ادا  
کرے گی۔ اس نے کہا بیشک ادا کروں گی۔ آپ نے  
فرمایا تو پھر اللہ کا بھی قرض ادا کرو۔ اس کا قرض ادا کرنا تو  
اور زیادہ ضروری ہے۔

**باب قاضیوں کو کوشش کر کے اللہ کی کتاب کے  
موافق حکم دینا چاہیے۔** کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ  
اللہ کے اتارے موافق حکم نہ کریں۔ وہی لوگ ظالم ہیں  
اور آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم والے کی  
تعریف کی جو علم کے موافق حکم دیتا ہے۔ اور لوگوں کو  
سکھلاتا ہے (یہ حدیث اور پر بھی گزر چکی ہے۔ اس باب  
میں بھی آتی ہے) اور اپنی طرف سے کوئی بات نہیں بناتا  
اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ خلیفوں نے اہل علم سے مشورہ  
لیا ہے، ان سے مسئلہ پوچھا ہے۔

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم  
بن حمید نے۔ انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے  
قیس بن ابی حازم سے۔ انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا رشک دو آدمیوں  
کے سوا اور کسی پر نہ ہونا چاہیے۔ ایک تو اس شخص پر جس  
کو اللہ نے روپیہ پیسہ دیا ہے، اچھے کاموں میں  
اس کے ہاتھ سے خرچ کراتا ہے۔ دوسرے

يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو  
مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ  
قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ  
إِمْلَاحِ الْمَرْأَةِ هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ  
بَطْنُهَا فَيَنْتَلِقُ بَيْنَيْنَا فَقَالَ  
أَيْكُو سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا  
نَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ مَا هُوَ قُلْتُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ فِيهِ عُرَّةٌ أَوْ أَمَةٌ  
فَقَالَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَجِدِي سَكَنًا  
بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتُ تَخْرُجُ فَوَجَدَتْ  
مُعْتَدًا بَيْنَ مَسْكَةٍ فَجَلَسَتْ فِيهَا  
فَشَهِدَ مَعَهَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ عُرَّةٌ  
عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ تَابِعَةُ ابْنِ أَبِي  
الرَّثَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرَّةَ عَنِ

وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت دیا ہے وہ اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے اس کی تعلیم کرتا ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے یہ پوچھا کوئی کسی بیٹ والی عورت کے پیٹ پر ماسے اس کا بچہ گر پڑے تو اس باب میں کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے۔ میں نے کہاں، ہاں میں نے سنی ہے۔ انہوں نے کہا بیان کرو۔ میں نے کہا میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ اس میں ایک بردہ دینا لازم ہوتا ہے، غلام ہو یا لونڈی۔ حضرت عمرؓ نے کہا خبردار تو جھٹ نہیں سکتا جب تک اس حدیث پر دوسرا گواہ کوئی نہ لائے۔ یہ سن کر میں نکلا، میں نے محمد بن مسلمہ صحابی کو پایا۔ میں ان کو لے کر آیا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔ آپ فرماتے تھے اس میں ایک بردہ لازم ہوگا۔ غلام ہو یا لونڈی ہشام بن عروہ کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد نے بھی اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے، انہوں نے مغیرہ سے

لے بیٹے دین کا علم قرآن حدیث کا ۱۲ منہ ۱۳ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ وقت تھے۔ مگر انہوں نے دوسرے صحابہ سے یہ مسئلہ پوچھا اب یہ اعتراض نہ ہوگا۔ کہ حضرت عمرؓ نے جو صورت منیرہ کا بیان قبول نہ کیا تو خبر واحد کی کو حجت ہوگی۔ حالانکہ وہ حجت ہے جیسے اوپر گذر چکا۔ کیوں کہ حضرت عمرؓ نے مزید احتیاط اور مضبوطی کے لیے دوسری گواہی طلب کی۔ نہ اس لیے کہ خبر واحد ان کے پاس حجت نہ تھی۔ کیوں کہ محمد بن مسلمہ کی شہادت کے بعد بھی یہ خبر واحد نہ رہی ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ و لمن سغی فیہ:

الْمُعْزِرَةِ۔

**باب ۵۸۵** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْنَمُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شَبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَيَقِيلَ يَا سَرَّاءُ سُرُّوا لِلَّهِ كَفَّارِينَ وَالتَّوْبَةُ فَقَالَ دَمِنَ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنَعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شَبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى تَوْدَّ خُلُوفُ جَمْرَتَيْ يَبْعَثُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَتَنَ۔

**باب ۵۸۶** إِثْمُ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ

روایت کیا اس کو محاملی نے وصل کیا،

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تم لوگ**  
یعنی مسلمان بھی، اگلے لوگوں کی چال پر چلو گے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید بقری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت بھی اگلی امت کی چال پر نہ چلے گی۔ بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتوں سے کون لوگ مراد ہیں پارسی اور نصرانی آپ نے فرمایا پھر اور کون۔

ہم سے محمد بن عبد العزیز رملی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عمر صنعانی نے (جو یمن کے رہنے والے تھے) انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ تم اگلے لوگوں کی چالوں پر چلو گے بالشت بالشت ہاتھ ہاتھ۔ کہ اگر وہ گوڑ بھوڑ کی سوراخ میں گھسیں گے تو تم بھی گھس جاؤ گے ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے لوگوں سے یہود اور نصرانی مراد ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر کون۔

**باب جو شخص گمراہ کی طرف بلائے اس کا گناہ**

لے جب مسلمانوں کی سلطنت ہوئی پہلے انہوں نے ایرانیوں کی چال ڈھال وضع قطع اختیار کی۔ پھر بعد کے زمانہ میں مغلیہ سلاطین کی سلطنت کے تحت رہی تو انہیں کی سب باتیں جاری ہوئیں یہاں تک کہ سن الہی جاری ہو گیا۔ اس کے بعد انگریزوں کی حکومت ہوئی اب اکثر مسلمان ان کی مشابہت کر رہے ہیں کھانے پینے لباس معاشرت نشست برخاست سب رسموں میں انہی کی پیروی کر رہے ہیں ۱۲ منہ گڑ بھوڑ کے بل میں گھسنے کا مطلب یہ ہے کہ انہی کی سی چال ڈھال اختیار کر رہے ہیں ہویا بری ہر حال میں ان کی چال چلنا پسند کر دے۔ ہمارے زمانے میں بعینہ یہی حال ہے مسلمانوں سے قوت اجتہاد دی اور اختراعی کا مادہ بالکل سلب ہو گیا ہے۔ بس جیسے انگریزوں کو کرتے دیکھا وہی کام خود بھی کرنے لگتے ہیں۔ کچھ سوچتے ہی نہیں کر آیا یہ کام ہمارے ملک اور ہماری آب و ہوا کے لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے یا نہیں۔ اللہ رحم کرے ۱۲ منہ

أَوْ سَقِ سُنَّةَ سَيِّئَةٍ لَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
وَمِنْ أَوْسَارِ الْدِينِ يَصْلُونَهُمْ  
الْآيَةُ-

۹۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
كَالٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَتْ  
عَلَى ابْنِ آدَمَ الْكَوْثِلُ كُلُّهَا وَمِمَّا  
قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّكَ أَوَّلُ مَنْ  
سَقَى الْقَتْلَ أَوَّلًا-

اسی طرح جو شخص بری رسم قائم کر لے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل  
میں فرمایا اُن لوگوں کا بھی بوجھ اٹھائیں گے جن کو بے علمی کی وجہ سے  
گمراہ کرتے ہیں۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر جمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے  
سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے عبد اللہ بن مرہ  
سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ  
اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آدمی ظلم سے ناحق  
مارا جاتا ہے اس کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے رقابیل پر  
ڈالا جاتا ہے جس نے بائبل اپنے بھائی کو ناحق مار ڈالا تھا کبھی  
سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں یوں کہا اس کے خون کے گناہ کا  
ایک حصہ کیوں کہ (روئے زمین پر) ناحق خون کی بنا (رسم) اسی نے  
قائم کی ہے

لَقَدْ اجْزَأَ الثَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ  
وَيَتْلُوهُ الْجَزْءُ الثَّلَاثُونَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى-

اللہ کے فضل و کرم سے انتیسواں پارہ تمام ہوا۔ اب تیسواں  
پارہ خدا چاہے تو شروع ہوگا۔

منور حسین خوشنویس محلہ بہاول پورہ  
حافظ آباد

لے اس باب میں مریح حدیثیں وارد ہیں۔ مگر امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے سے شاید ان کو نہ لاسکے۔ امام مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ  
سے نکالا۔ اُن حضرت نے فرمایا جو شخص عمر ایسی کی طرف بلائے گا اس پر اس کا گناہ اور ان لوگوں کا جو اس پر عمل کرتے رہیں گے پڑتا رہے گا عمل کرنے والوں  
کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔ اور امام مسلم نے جریر بن عبد اللہ بجلي سے روایت کیا جو شخص اسلام میں بری رسم قائم کرے اس پر اس کا بوجھ اور عمل کرنے والوں کا بوجھ  
پڑتا رہے گا عمل کرنے والوں کا بوجھ کچھ کم نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ بدعت نکالنے والے والے کو اس حدیث سے ڈرنا چاہیے۔ اس کو ہلکا نہ سمجھے قیامت  
نیک اس کم بخت پر بوجھ پڑتا رہے گا ۱۲ منہ۔





# تیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تشریع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

**باب ٥** مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَصَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَمَا كَانَ يَهَامُنْ مِنْ شَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُكَابِرِينَ وَالْأَنْصَارَ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالموں کے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے اس کی ترغیب دی ہے۔ اور مکہ اور مدینہ کے عالموں کے اجماع کا بیان اور مدینہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین انصار کے متبرک مقامات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز گاہ اور مقبرہ اور قبر کا بیان۔

٩٨٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ الْمُثَنَّى رَعْنُ جَارِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ  
أَنَّ أَمْرًا بَابَا يَعِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْمَى فِي عَيْنِهِ بِالْمِزَّةِ  
فَجَاءَ الْأَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَلْنِي بِنِعْتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ اچھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے ایک گنوار دقیس بن ابی حازم یاقیس بن حازم یا اور کوئی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر بدینہ میں اس کو تپ آنے لگا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجیے۔ آپ نے انکار کیا

لے اکثر علما کا یہ قول ہے۔ کہ اجماع جب معتبر ہوتا ہے کہ تمام جہان کے مجتہدین اسلام اس مسئلہ پر اتفاق کریں۔ لیکن کابھی اختلاف نہ ہو، اور امام مالک نے اہل مدینہ کا اجماع بھی حجت رکھا ہے۔ امام بخاری کے کلام سے یہ نکلتا ہے۔ کہ اہل مکہ اور اہل مدینہ دونوں کا اجماع بھی حجت ہے۔ مگر حافظ نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ کا اجماع حجت ہے۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ اختلاف کے وقت اس جانب کو ترجیح ہوگی۔ جس پر اہل مکہ اور مدینہ اتفاق کریں۔ بعض لوگوں نے اہل بیت اور علما نے اربعہ کا اتفاق۔ بعضوں نے ائمہ اربعہ کا اتفاق اجماع سمجھا۔ ہے۔ مگر جنہو رکاوہی قول ہے۔ کہ ایسے اتفاقات اجماع نہیں ہو سکتے۔ جب تک تمام جہان کے مجتہدین اسلام اتفاق نہ کریں۔ امام شریکانی نے کہا۔ اجماع کا دعویٰ ایک ایسا دعویٰ ہے۔ کہ طالب حق کو اس سے خوف نہ کرنا چاہیے میں کہتا ہوں اس وقت حرمین شریفین میں بدعت سے بدعات اور امور خلاف شرع جاری ہیں۔ اس لیے اہل حرمین کا اجماع کوئی حجت نہیں ہے۔ اور ہمیشہ طالب حق کو دلیل کی پیروی کرنا چاہیے۔ اور جس قول کی دلیل قوی ہو اس کو اختیار کرنا چاہیے۔ مگر اس کے تاہل تلیل ہوں۔ البتہ مسائل میں ہر تمام جہان کے علماء نے شرعاً اور عرفاً اتفاق کیا ہے۔ ایک مجتہد یا عالم سے بھی اس میں اختلاف منقول نہیں ہے۔ ایسے مسائل میں بے شک اجماع کا حکم کرنا جائز نہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِيْ بِيْعَتِيْ  
فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِيْ بِيْعَتِيْ فَأَبَى فَغَضِبَ  
الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِيْ خَبِيثَتِهَا وَيَنْصَعُ  
طَيْبَتُهَا -

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُمَيْسٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَفْرُغُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ إِخْرَجَتِ حَبَّهَا عُمَرُ فَقَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَمَنِيْ كَوْشَهْدَاتٍ أَمِيرُ  
الْمُؤْمِنِينَ أَتَاكَ رَجُلٌ قَالَ إِنْ فَلَانَا يَقُولُ  
كُومَاتٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعُنَا فَلَانَا  
فَقَالَ عُمَرُ لَا تَوْمَنَ الْعَوِيَّةَ فَأُحْدِثُ  
هُوَ لَوِ الرُّهْطُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ  
يَغْصِبُوا هُمْ قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ  
الْمُؤْمِنِينَ يَجْمَعُ رِعَاءُ النَّاسِ يَغْلِبُونَ  
عَلَى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُزَلُّوا  
عَلَى وَجْهِهَا فَيُطَيِّرُ بِهَا كُلَّ مُطَيِّرٍ  
فَأَمُوهُنَّ حَتَّى تَقْدَمَ

پھر آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے  
انکار کیا۔ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے  
انکار کیا۔ آخر وہ مدینہ سے نکل کر اپنے جنگل کو چل دیا اس وقت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح میل کچیل کو چٹا  
ڈالتا ہے۔ (اور گھر سے پاکیزہ مال کو رکھ لیتا ہے۔)

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الواحد  
بن زیاد نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے  
انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس  
سے انہوں نے کہا میں عبد الرحمن بن عوف کو قرآن پڑھایا کہ تاجب  
حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں، آخری حج کیا۔ تو عبد الرحمن بن عوف نماز  
میں مجھ سے کہنے لگے۔ ابن عباسؓ کا شش تم آج کے دن، امیر المؤمنین کے  
پاس ہوتے۔ ہوا یہ کہ ایک شخص (نام نامعلوم)، ان کے پاس آیا۔ کہنے  
لگا۔ فلاں شخص (نام نامعلوم)، کہتا ہے۔ اگر عمر جائیں تو ہم فلاح  
شخص سے بیعت کر لیں گے۔ یہ سن کر امیر المؤمنین نے کہا۔ میں  
آج سہ پہر کو کھڑے ہو کر خطبہ سناؤں گا۔ اور ان لوگوں کو ڈراؤں گا  
جو دعام مسلمانوں کا حق، غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ نہیں  
امیر المؤمنین ایسا نہ کرو۔ دیاں پر خطبہ نہ سناؤ، کیونکہ یہ حج کا موسم ہے  
یہاں ہر قسم کے (شریعت)، ذلیل لوگ جمع ہیں۔ یہ سب کثرت سے آپ  
کی مجلس میں اکٹھا ہو جاویں گے۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ کی  
کلام کا مطلب یہ سمجھ کر کچھ اور نہ معنی کر لیں۔ اور منہ در منہ

لے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ جب مدینہ سب شہروں سے افضل ہوا تو وہاں کے علماء کا اجماع ضرور معتبر ہوگا۔ کیونکہ  
مدینہ میں برے اور بدکار لوگ ٹھہری نہیں گئے۔ وہاں کے علماء سب اچھے اور نیک اور صالح ہی ہوں گے۔ میں کہتا ہوں یہ حکم خاص تھا۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی حیات بابرکات سے ورنہ بعد آپ کی وفات کے بہت سے اجلائے صحابہ مدینہ سے نکل گئے۔ اور دوسرے ملکوں میں جا کر مرے۔ جیسے علیؓ  
اور ابن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ اور ابو ذرؓ اور عمارؓ اور حذیفہؓ اور عمار بن صامتؓ وغیرہم ۱۲ منہ ۱۵ طویل بن عبیدہؓ یا حضرت علیؓ ۱۴ منہ ۱۵ یا اپنی حیثیت  
سے زیادہ باتیں بناتے ہیں جھوٹا منہ بروی بات۔ حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ خلافت میں رائے دینے کا حق تمام مسلمانوں کو ہے۔ پس جس پر  
اکثر لوگ اتفاق کریں اس سے بیعت کرنا چاہیے یہ کیا بات ہے کہ ہم فلاں سے بیعت کر لیں گے فلاں سے بیعت کر لیں گے ایک تم ہی تھوڑے ہو ۱۶

الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ  
فَتَخْلَصُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ  
الْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيَنْزِلُوا هَا  
عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا قَوْمَ يَهْدِي  
فِي أَكْثَرِ مَقَامٍ أَقْوَمُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ مَنَّ الْمَدِينَةُ فَقَالَ إِنَّ  
اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا الْحَقُّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيهِمَا  
أَنْزَلَ آيَةَ الرَّجْحِ.

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتُوبَانَ  
مُشَقَّانَ مِنْ كُتَّانٍ فَنَمَخَطُ فَقَالَ بَغْ  
بَغْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَطُ فِي الْكُتَّانِ لَقَدْ  
رَأَيْتُنِي ذَرَأِي لِأَخِي فِي مَا بَيْنَ مَنبَرِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى فَيْحِي الْجَائِي  
فِيضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرِي أَرْنِي  
مَجْنُونٌ وَمَا بِي جَنُونٌ مَا بِي إِلَّا  
الْجُوعُ

اس کو اڑاتے پھریں آپ ٹھہر جائیے جب مدینہ میں پہنچے جو ہجرت اور  
سنت نبوی کا مقام ہے وہاں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اصحاب مہاجرین اور انصار خالص ایسے ہی لوگ ملیں گے جو  
آپ کا کام یاد رکھیں گے اور اس کا مطلب بھی ٹھیک بیان کریں گے وہاں  
فراغت سے خطبہ سنائیے امیر المؤمنین نے کہا خیر خدا کی قسم میں مدینہ پہنچ  
کر جو پہلا خطبہ جو کھڑے ہو کر سناؤں گا۔ اس میں اس کا بیان کروں گا۔  
ابن عباس کہتے ہیں پھر ہم مدینہ پہنچے حضرت عمرؓ جمعہ کے دن دوپہر ڈھلی  
برآمد ہوئے اور خطبہ سنایا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو سچا  
پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اور آپ پر قرآن بھیجا۔ اس قرآن میں رحم کی آیت بھی تھی اخیر  
رجو کتاب الحمد و میں مفصل طور سے گزر چکا ہے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد بن زید  
نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرج سے انہوں نے  
کہا ہم ابو ہریرہؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ وہ کتان کے دو کپڑے گیر و سے  
رنگے ہوئے پہنتے تھے۔ اتنے میں انہوں نے انہیں کپڑوں میں ناک سکی  
اور کہنے لگے واہ واہ ابو ہریرہؓ کو دیکھو کتان کے کپڑوں میں ناک سکتا ہے  
اب ایسا مالدار ہو گیا، اور میں نے ایک زمانہ میں خود اپنے تنہیں دیکھا ہے  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے  
کے درمیان (جہاں پر اب قبر شریف ہے) ایسے ہوش پڑا رہتا تھا کبھی کوئی  
آنے والا آتا تو اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا میں دیوانہ ہوں  
رجب تو رستے میں اس طرح چوٹ پڑا ہوں۔ حالانکہ میں دیوانہ نہ تھا۔  
بھوک کے مارے میرا یہ حال ہو جاتا۔

۱۔ اس روایت کی مطابقت باب سے یہ ہے کہ اس میں مدینہ کی فضیلت مذکور ہے کہ وہ دارالسنّت ہے یعنی حدیث شریف لاگ کر ہے توہاں کے علماء کا  
اجتماع بہ نسبت اور شکر کمالوں کے اجماع کے زیادہ معتبر ہو گا۔ حافظ نے کہا صحابہ کا اجماع حجت ہے یا نہیں اس میں بھی اختلاف ہے ۱۲ منہ  
۱۳۔ بے ہوش رہنے میں گر جانا تن بدن کا کچھ خیال نہ رہنا ابو ہریرہؓ کا مطلب یہ ہے کہ یا تو ایسے افلاس اور تنگی میں گرفتار تھے کہ کھانے کو روٹی کا  
ایک ٹکڑا نہ تھا یا اب ایسے مالدار میں کہ کتان کے کپڑے میں جو بہت قیمتی ہوتے ہیں ناک سکتے ہیں اس حدیث کا تعلق ترجیع باب سے یہ ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ  
سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُتَ لِعَبْدِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَكُنَّا  
مَنْزِلِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصَّغَرِ فَاقَى  
الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرٍ مِنَ الصَّلَاتِ  
فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَكُنَّا يَذْكُرُ أَذَانًا وَكَأَنَّ  
إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ  
يُسْرِمْنَ إِلَى أَذَانِهِنَّ وَحَلَوُوهِنَّ فَأَمَرَ  
بِلَاكٍ فَاتَّاهُنَّ ثُمَّ جَمَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ  
مَا شِئًا وَرَأَكِيًا

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِذْ فِئْتِي مَعَ  
صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ  
أَنْ أَذْهَبَ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی  
انہوں نے عبد الرحمن بن عابس سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ سے  
پوچھا کیا تم عید کی نمازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود  
تھے انہوں نے کہا ہاں اور میں اس وقت کم سن تھا اگر آنحضرتؐ سے  
مجھ کو اتنا نزدیک کا رشتہ نہ ہوتا۔ اور میں کم سن نہ ہوتا تو آپ کے ساتھ  
کبھی نہیں رہ سکتا۔ آنحضرتؐ گھر سے نکل کر اس نشان کے پاس آئے  
جو کثیر بن صلت کے گھر کے قریب ہے وہاں عید کی نماز پڑھائی اس کے  
بعد خطبہ سنایا۔ ابن عباسؓ نے عید کی نماز میں اذان اور اقامت کا بیان  
نہیں کیا نیز خطبہ کے بعد آپ نے عورتوں کو نصیحت کی ان کو بھیرات  
کرنے کا حکم دیا۔ عورتیں اپنے کان اور گلے کی طرف ہاتھ بٹھانے لگیں  
آپ نے بلال کو حکم دیا۔ وہ عورتوں کے پاس آئے۔ اس کے بعد بلال  
لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں  
نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبا کی مسجد میں (جو مدینہ سے دو میل پر  
ہے) پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح آیا کرتے۔

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے  
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
حضرت عائشہؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) عبد اللہ بن زبیر کو یہ وصیت  
کی مجھ کو میری سوکنوں کے ساتھ رقیع میں اگاڑ دینا اور حجرے میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گاڑنا میں نہیں چاہتی کہ آپ کی دوسری  
بی بیوں سے زیادہ لوگ میری تعریف کریں۔

(رقیعی صفحہ ساکنہ) صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کا بیان ہے اور قبر شریف کا ۱۲ منہ (صفحہ ہذا) ۱۷ کیونکہ آپ عورتوں کو بھی وعظ سنانے لگے تھے ۱۴ منہ ۱۵ عورتوں  
نے خیرات کا زور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔ ۱۶ منہ ۱۷ اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں آنحضرتؐ کا کثیر بن صلت کے گھر کے پاس  
قبر شریف سے ملنا وہاں عید کی نماز پڑھنا مذکور ہے ۱۸ منہ ۱۹ کہیں وہ رقیع میں دفن ہیں۔ یہ خاص آنحضرتؐ کے پاس تو ان کا درجہ بہت بڑا ہے ۱۲ منہ

وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمْرًا أُرْسِلَ إِلَى عَائِشَةَ اُنْتُدِيَ لِي أَنْ أُدْفِنَ مَعَ صَاحِبَيْهَا فَتَأَلَّتْ رَأْيِي وَاللَّهِ قَالَ وَكَانَ الشَّجَلُ إِذَا أُرْسِلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُدْفِنُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا -

۹۹۴ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَيْنَ مَا لَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَوِعَةٌ وَقَدْ لَكَ الْبَيْتُ عَنْ يُونُسَ وَبَعْدَ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ -

۹۹۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا الْقُسَيْمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الشَّاذِلِيَّ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدًّا أَوْ ثَلَاثًا بِمَدِّ كَرِّ الْيَوْمِ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ -

۹۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

اور اسی سند سے، ہشام ہے مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس احباب وہ زخمی ہوئے تھے کسی کو بھیجا اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس گرنے کی اجازت چاہی انہوں نے کہا بیشک خدا کی قسم میں اجازت دیتی ہوں عروہ کہتے ہیں دوسرے صحابہ جب حضرت عائشہؓ سے اس کی اجازت مانگے تو وہ کہتیں نہیں خدا کی قسم میں ان کے ساتھ کسی اور کو نہیں گرنے دوں گی سہ

ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے ابو بکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہ ابن شہاب نے کہا۔ مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی۔ بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر آپ عصر کی نماز پڑھ کر ان گاؤں میں جاتے جو مدینہ کی بلندی پر واقع ہیں۔ وہاں پہنچ جاتے اور سورج بلند رہتا تھا اس حدیث کو یونس سے روایت کیا ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ گاؤں مدینہ سے تین یا چار میل پر واقع ہیں۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قاسم بن مالک نے انہوں نے جعید بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صاع ایسا تھا جیسا تمہارے وقت کا ایک مد اور تھالی مد پھر صاع کا مقدار بڑھ گیا۔ امام بخاری نے کہا قاسم بن مالک نے جعید بن عبد الرحمن سے سنا ہے

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعینی نے بیان کیا۔ انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق ابن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن

سہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ ۴۸ منہ سہ حضرت عائشہؓ نے براہ تواضع یہ نہیں منظور کیا۔ کہ دوسری بی بیوں سے بڑھ کر یہی حد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہوں کہتے ہیں اب حجرہ شریفہ میں صرف ایک قبر کی جگہ اور باقی ہے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہو گئے طبرانی نے ایسا ہی روایت کیا ۱۷ منہ سہ ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ مدینہ کے بلند گاؤں جن کو عوالی کہتے ہیں۔ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگے ہیں وہ متبرک مقامات میں سے ہیں ۱۲ منہ سہ انہوں نے زہری سے اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ سہ یعنی عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں وہ چار مد کا ہو گیا۔ ایک رطل عراقی کا ہوتا ہے۔ ۱۷ منہ سہ اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ یاد ہو رہا ہے باقی برصغیر آیتہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَكُمْ فِي مَكِيلَاتِهِمْ وَبَارِكْ لَكُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمِدٍّ هُوَ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ -

۹۹۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَازِمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَارِغِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ إِلَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَحْلٍ وَامْرَأَةٍ زَيْنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرَجَحَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ نَوَّضَهُمُ الْجَنَّا يُزْعِدُ الْمَسْجِدَ

۹۹۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَنَا أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُعَلِّمُنَا وَنُحِبُّهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحَدٍ

۹۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو خَازِمَةَ عَنْ سَهْلٍ أَنَّكَ كَانَ بَيْنَ جَدِّهِ الْمَسْجِدِ وَمَا بَيْنَ

مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو دعائی فرمایا یا اللہ ان کے ماپ میں برکت دے ان کے صاع اور مد میں برکت دے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عمرو (انس بن عیاض نے) کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد رانام نام لکھا ایک عورت (بسرہ) کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ وہ دونوں مسجد کے قریب اس مقام پر سنگسار کئے گئے جہاں جنازہ رکھے جاتے ہیں۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کما فحج سے امام مالک نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر سے لوٹنے وقت احد پہاڑ دکھلائی دیا۔ آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے۔ ہم اس کو چاہتے ہیں۔ یا اللہ ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ میں مدینہ کو دونوں پتھر لے کر روں کے بیچ میں حرم بناتا ہوں۔ انس بن مالک کے ساتھ اس حدیث کو سہل بن سعد صحابی نے بھی آنحضرت سے روایت کیا مگر اس میں صرف احد پہاڑ کا ذکر ہے۔ یہ دعامذکور نہیں یہ روایت اوپر معلقاً گزر چکی ہے،

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سہل بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد سعدی سے انہوں نے کہا مسجد کے قبلے کی دیوار اور منبر

بقیہ صفحہ سابقہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں صاع کی مقدار بڑھ گئی لیکن احکام شرعیہ میں جیسے مدقہ فطر وغیرہ ہے اسی صاع کا اعتبار رہا جو اہل مدینہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ۱۲ منہ صفحہ ہذا ۱۱ باب کی مطابقت اس طرح سے کہ مسجد کے قریب یہ مقام منبرک ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہیں کھڑے ہو کر آخر نماز سے کی نماز پڑھاتے ہوں گے۔ ۱۲ منہ

الْقِبْلَةِ وَبَيْنَ الْمَبْرُومِ لِلشَّاةِ  
 ۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
 خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَقِصِ بْنِ  
 عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْحَةٌ  
 مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي -  
 ۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 جَوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ  
 فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ ضَمَرْتُ مِنْهَا وَأَمَدَهَا إِلَى  
 الْحَبَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ وَالَّتِي كُنْتُ تَقُومُ  
 أَمَدًا حَاشِيَةَ الْوُدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي نَدِيٍّ  
 وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ -

۱۰۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ كَيْتٍ عَنْ  
 نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ  
 أَخْبَرَنَا عِيْسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي  
 غَنِيمَةَ عَنْ أَبِي حَتَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ  
 عَسْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مَنْبَرٍ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیچ میں اتنا فاصلہ تھا کہ اس میں سے بکری نکل جائے۔  
 ہم سے عمر بن علی فلاس نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن ہمدی نے  
 کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمن سے انہوں  
 نے حقص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرے (یا قبر) اور میرے  
 منبر کے درمیان بہشت کی کھدائیوں میں سے ایک کھدائی ہے اور  
 منبر میرا قیامت کے دن ابوض کوڑ پر رکھا جائے گا۔  
 ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ بن  
 اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے دوڑ کرائی۔ اب جو گھوڑے شرط کے لیے تیار  
 کئے گئے تھے۔ ان کی دوڑ حقیقت سے تیزی الوداع تک رکھی۔ دونوں  
 منافعوں کے نام ہیں اور جو شرط کے لیے تیار نہیں کئے گئے تھے ان  
 کی دوڑ تیزی الوداع سے مسجد بنی زریق تک رکھی۔ بنی زریق انصار کا ایک  
 قبیلہ ہے اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے شرط  
 کے گھوڑے دوڑائے تھے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ انہوں نے لیث بن سعد  
 سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے دوسری سند امام  
 بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو عیسیٰ  
 بن یونس نے خبر دی اور عبداللہ بن ادیس اور یحییٰ بن عبد المالک بن  
 حمید بن ابی غنیمہ نے انہوں نے ابو حیان ریکی بن سعید سے انہوں  
 نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے  
 حضرت عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا۔

۱۲۷۱ھ میں یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲۷۲ھ میں اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲۷۳ھ میں یہ حدیث کتاب المغازی میں ہے۔ یا آخرت  
 ۱۲۷۴ھ میں یہ حدیث مختصر ہے اور کتاب الاثر میں تفصیل گزر چکی ہے کہ حضرت عمرؓ نے منبر پر فرمایا شراب وہ ہے جو عقل کو چھپا لے۔  
 ۱۲۷۵ھ میں



۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدٍ سَمِعَ عُمَانَ بْنَ

عُمَانَ خُطْبًا عَلَى مَنَابِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ

بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

يُوضَعُ فِي وَرْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَذَا الْكَرْكُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ

حَدَّثَنَا عَامِصُ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَالَفَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَلِ وَفُرَيْيَ

فِي دَارِى النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ وَفَنَّتْ شَهْرًا يُدْعَوُ

عَلَى أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ

۱۰۰۶۔ أَحَدُ ثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَةَ

حَدَّثَنَا بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ تَدُمْتُ الْمَدِينَةَ

فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ

إِلَى الْمَنْزِلِ فَاسْتَقْبِلْ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصِلْ

فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَا نَطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَا فِي سَوِيْقَادٍ أَطْحَبِي

تَمَدًّا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدٍ

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّوَيْجِ حَدَّثَنَا

بَنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا

عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی۔

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے

حضرت عثمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھتے سنا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبداللہ بن ابی

نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے ان سے ہشام بن عروہ نے بیان

کیا انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ

نے کہا میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہانے کے لیے یہ

لگن رکھی جاتی تھی۔ ہم دونوں اس میں سے پانی لیتے جاتے اور نہاتے

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عباد بن عباد نے

کہا ہم سے عامر احوال نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار میں میرے گھر میں بھائی چارہ

کرایا مدینہ میں اور آپ ایک مدینہ تک رکوع کے بعد نمازیں قنوت

پڑھتے رہے بنی سلیم کے چند قبیلوں پر بد دعا کرتے تھے بلکہ

مجھ سے ابو کریب نے بیان کیا کہ ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم

سے برید بن عبد اللہ نے انہوں نے ابوردہ سے انہوں نے کہا میں مدینہ

میں آیا۔ نو عبد اللہ بن سلام مجھ سے ملے کہنے لگے میرے ساتھ گھر کو چلو

میں تم کو اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے پیا ہے۔ اور تم اس جگہ نماز بھی پڑھنا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے نماز بھی پڑھی تھی۔ یہ سن کر میں ان کے ساتھ گیا۔ انہوں

نے مجھ کو ستوپلائے اور کھجوریں کھلائیں۔ اور ان کی نماز کی جگہ میں

نے نماز پڑھی۔

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا۔ کہا ہم علی بن مبارک

نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں

نے ابن عباس سے ان سے حضرت عمرؓ نے وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت

قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 أَتَانِي اللَّيْلَةُ أُمٌّ مِّنْ مَّرَافِي وَهِيَ بِالْعَقِيقِ  
 أَنَّ صَلَّيْ فِي هَذَا الْوَادِعِ الْمُبَارَكِ وَ  
 قُلْ عُمَدُهُ وَحَجَّةٌ وَقَالَ لَهْرُونَ  
 بَنُو إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمَّا عَمَرًا  
 فِي حَجَّ

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو  
 وَقَتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْنَا  
 لِأَهْلِ نَجْدٍ قَالُوا جُحْفَةُ لِأَهْلِ الشَّامِ وَ  
 ذَا الْحَكِيمَةِ لِأَهْلِ السَّيْنَةِ قَالَ سَمِعْتُ  
 هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَّغُوا  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ  
 لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَكْلُمُهُ وَذُرَّاءُ عِدَائِي فَقَالَ  
 كَلِّمُكُمْ عِدَائِي يَوْمَ

۱۰۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى عَنْ  
 حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ حَدَّثَنَا مَرْثُومُ بْنُ عُقْبَةَ  
 حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ دَهْرًا مَعْرُوسًا  
 فِي الْحَكِيمَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بَطَلَاءُ مَبَارَكٌ كَتَبَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ رات کو ایک فرشتہ پروردگار کے  
 پاس سے پہنچے پاس آیا۔ اس وقت میں عقیق میں تھا۔ اس نے کہا  
 اس برکت والے میدان میں نماز پڑھو اور کوئٹہ اور حج دونوں کی  
 نیت کرتا ہوں۔ اور ہارون بن اسماعیل نے کہا ہم سے علی بن مبارک  
 نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ عمرہ حج میں  
 شریک ہو گیا۔

ہم سے محمد بن یوسف یکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
 بن عیینہ نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ  
 بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کا  
 میقات قرن اور شام والوں کا محفہ اور مدینہ والوں کا ذوالحلیفہ مقرر  
 کیا ابن عمر کہتے تھے یہ مینوں تو میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سنے اور دوسرے شخص کے ذریعے سے مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کا میقات یلم مقرر کیا پھر عراق والوں  
 کا ذکر آیا۔ انہوں نے کہا عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
 میں کہاں فتح ہوا تھا۔

ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل  
 بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبد  
 اللہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کہ آپ ذوالحلیفہ میں آخر رات میں اترے ہوئے تھے۔ وہاں  
 خواب میں آپ سے کہا گیا تم برکت والے میدان میں ہو۔

سہ عقیق ایک میدان ہے مدینہ کے باہر یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے کہ آپ ہجرت کے نویں سال حج کے لیے چلے جب اس میدان میں پہنچے  
 جس کا نام عقیق تھا۔ تو یہ حدیث فرمائی ۱۲ منہ ۱۵ اس کو عبد بن حمید نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی کسی نے عبد اللہ سے پوچھا عراق والے  
 کہاں سے احرام باندھیں ۱۲ منہ ۱۵ حافظ نے کہا امام بخاری نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں اس سے مدینہ کی فضیلت بیان کی اور اس کی  
 فضیلت میں شک کیا ہے وہاں وحی اترتی رہی۔ وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے اور منبر ہے جو بہشت کی ایک کھدائی ہے کلام اس  
 میں ہے کہ مدینہ کے عالم کیا دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہیں تو اگر یہ مقصود ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب تک صحابہ مدینہ میں جمع تھے  
 تو یہ مسلم ہے اگر مراد ہو کہ نہ زمانہ میں تو اس میں نزاع ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ مدینہ کے عالم ہر زمانہ میں دوسرے ملکوں کے عالموں پر مقدم ہوں یا نہ ہوں

بَابُ ۵۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۰۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَعْمَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ الْجَدْرُ رَمَ رَأْسَهُ مِنَ الذُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ بِنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَخْيَرَةِ تَعَالَى اللَّهُمَّ لَعَنَ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا جَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبْهُمْ فَأَتَاهُمُ الظُّلُمُونَ.

بَابُ ۵۶ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالْبَيِّنَاتِ هِيَ أَحْسَنُ

۱۰۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَتَابُ بْنُ لَيْثٍ عَنْ اسْتَحْقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطَةُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَ لَهُمُ الْإِتِّصَالُونَ فَقَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ مَا رَسُولُ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بَيْنَ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَجْعَلَنَا بَعْثًا فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ

بَابُ ۵۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

کواس کام میں کوئی دخل نہیں۔ اخیر آیت تک۔ ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرکی نمازیں اخیر رکعت میں رکوع سے سر اٹھا کر یوں فرمایا اللہم ربنا وک الحمد یا اللہ فلا نے کافر پر لعنت کر فلا نے کافر پر لعنت کر اس وقت یہ آیت اتری لیس لک من الامر شیء اور تیوب علیہم اویعذ بہم فانہم ظالمون۔

بَابُ ۵۶ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

یہ فرمانا آدمی سب سے زیادہ جھگڑا لوسے (اور سورۃ عنکبوت میں) یوں فرمانا کتاب والوں یہود اور نصاریٰ سے جھگڑا نہ کرو۔ مگر اچھی طرح سے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن سلام بکندی نے بیان کیا کہ ہم کو عتاب بن بشر نے خبر دی انہوں نے اسحق بن راشد سے کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے ان کو انکے والد ماجد امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے کہا حضرت علی کتنے تھے ایک رات ایسا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو میرے اور حضرت فاطمہ الزہرا اپنی صاحبزادی علیہا السلام کے پاس تشریف لائے فرمایا تم تہجد کی نماز نہیں پڑھتے کیا ساری رات سو یا ہی کرو گے حضرت علی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانبیں سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جب چاہے گا تو ہم کو جگادیں یا ہم نماز پڑھیں گے

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس لیے کہ اگر مجتہدین کے زمانے کے بعد پھر مدینہ میں ایک بھی عالم ایسا نہیں ہوا جو دوسرے ملکوں کے کسی عالم سے بھی زیادہ علم رکھتا ہو چہ جائیکہ دوسرے ملکوں کے سب عالموں سے بڑھ کر ہو۔ بلکہ مدینہ میں ایسے ایسے بدعتی اور بدطینت لوگ جا کر رہے جن کی بدعتی اور بدطینت میں کوئی کلام نہیں ہو سکتی انتہی احمق ۱۲ منہ صفحہ ہذا، ۱۳ یعنی زری کے ساتھ اللہ کے پیغمبروں اور اس کی کتابوں کا ادب رکھ کر ۱۴ منہ ۱۵

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَ  
لَمْ يَدْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ  
يَقْتَرِبُ فَنَزَلَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ  
اَكْثَرَ شَيْءٍ عَجَلًا مَا اَتَاكَ كَيْلًا  
فَهُوَ طَارِقٌ وَ يُقَالُ الطَّارِقُ الْجَمُّ  
وَالثَّاقِبُ الْمُهَيِّئُ يُقَالُ اَثْقَبَ نَارَكَ  
لِلْمَوْتِ

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ حَدَّثَنَا رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْطَلِقُوا  
اِلَى يَهُودٍ فَخُذْجَنَا مَعَهُ حَتَّى يَخْتِنَا بَيْتُ  
الْبَدْرِ اِسْرَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودٍ اَسْلِمُوا  
تَسْلَمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ  
لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ  
اِسْرَ يَدُ اَسْلَمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا  
اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ اِسْرَ يَدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّلَاثَةَ  
فَقَالَ اَعْلَمُوا اَنَّا الْاَرْضُ مِنْ رَبِّهِ وَرَسُولُهُ وَافِي اَرِيْدُ

جونہی میں بنے یہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ موڑ کر چلے  
اور کچھ جواب نہ دیا۔ اب بیٹھ موڑ کر جب بارہ تھے۔ تو میں نے سنا  
آپ اپنی زبان پر ہاتھ مارتے اور کہتے جاتے تھے۔ آدمی سب سے  
زیادہ جھگڑاؤ ہے۔ امام بخاری نے کہا رات کو جو شخص تیرے پاس گئے  
اس کو طاری کہیں گے اور قرآن میں جو والطاری کا لفظ آیا ہے اس  
سے مراد ستارہ ہے ثاقب کا معنی چمکتا ہوا عرب لوگ آگ سگاتے  
والمے سے کہتے اَثْقَبَ نَارُک یعنی آگ روشن کر۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد  
نے انہوں نے سعید بن مسری سے انہوں نے اپنے والد ابو سعید کیسیان  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک مرتبہ ہم مسجد  
نبوی میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں آنحضرت گھر سے برآمد ہوئے فرمایا  
چلو یہودیوں کے پاس چلو ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے جب  
ان کے مدرسے پر پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے ان کو آواز دی فرمایا یہودیو  
دیکھو مسلمان ہو جاؤ ہر آفت سے بچے رہو گے۔ وہ کہنے لگے ابوالقاسم  
تم نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میر  
یہی مطلب تھا۔ کہ تم اقرار کرو کہ میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا پھر آپ  
نے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ ہر آفت سے بچے رہو گے۔ وہ کہنے لگے  
ابوالقاسم تم نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔ آپ نے فرمایا میرا مطلب  
یہی تھا۔ پھر میری باران سے فرمایا۔ دیکھو مسلمان ہو جاؤ اس کے بعد فرمایا  
یہ سچ رکھو ساری دنیا اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تم کو اس ملک سے

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب بطریق انکار کے نہیں دیا۔ مگر ان سے نیند کی حالت میں یہ کلام نکل گیا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے فرمانے پر اٹھ کھڑے ہوتے اور ناز پر ہتے تو اور زیادہ افضل ہوتا۔ اگرچہ حضرت علی نے جو کہا وہ بھی درست تھا۔ مگر کسی شخص کا جگانا اور بیدار  
کرنا بھی اللہ ہی کا جگانا اور بیدار کرنا ہے حضرت علی اس موقع پر یہ کہنا کہ جب اللہ ہم کو جگانے کا تو اٹھیں گے محض مجاہد اور بیکار تھی اس لیے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے ہوئے تشریف لے گئے اور تہجد کی نماز کچھ فرض نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مجبور کرتے دوسرے  
ممکن ہے کہ حضرت علی اس کے بعد اٹھے ہوں اور تہجد کی نماز پڑھی ہو ۱۳ منہ

أُجِيبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ  
شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْثَالُ الْأَرْضِ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ  
بَاب ۵۹ قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ  
أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِكُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُوَ  
أَهْلُ الْعِلْعَانِ

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ  
بَنُو نَجْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ  
فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَيَسْأَلُ أُمَّتَهُ هَلْ بَلَغُوا  
فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ تَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ  
شَهِدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَجَاءُ بِكُمْ  
فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَدَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا  
لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ  
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَعَنْ  
جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

باہر کرنے والا ہوں۔ اگر کسی شخص کو تم میں سے اس کی جا بیداد کی  
قیمت ملتی ہو تو بیچ دے اور نہ چھوڑ کر جانا ہو گا۔  
باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا ہم نے تم کو اسے  
مسلمانوں اس طرح بیچ کی ایک امت بنایا یعنی معتدل اور سیدھی راہ  
پر چلنے والی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ جماعت کے  
ساتھ رہو جماعت سے مراد اس امت کے عالم لوگ ہیں۔

ہم سے اسحق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے  
کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح (ذکوان) نے انہوں نے  
ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کے دن ایسا ہو گا۔ فرشتے حضرت نوح پیغمبر کو لے کر آئیں گے۔ ان سے  
کہا جائے گا۔ کیا تم نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا۔ وہ کہیں  
گے جی ہاں پروردگار۔ ان کی امت سے پوچھا جائے گا تو وہ دکر جائے  
گی کہے گی دنیا میں تو ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر آیا ہی  
نہیں اللہ تعالیٰ حضرت نوح سے پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں۔ وہ  
عرض کریں گے میرے گواہ حضرت محمد اور ان کی امت کے لوگ ہیں پھر  
تم مسلمانوں کو فرشتے لے کر آئیں گے اور تم گواہی دو گے اس کے  
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ  
أُمَّةً وَسَطًا۔ وسطا کا معنی عادل، میانہ رواں تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور  
پیغمبر تم پر گواہ بنے اسحق بن منصور نے اس حدیث کو جعفر بن عون سے بھی  
روایت کیا انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو صالح سے

۱۔ حالانکہ مسلمانوں نے حضرت نوح کو دنیا میں نہیں دیکھا نہ ان کی امت والوں کو مگر یقین کے ساتھ گواہی دیں گے کیونکہ جو بات اللہ اور رسول کے  
فرمان سے ہے اور توازن کے ساتھ سنی جائے وہ مثل دیکھی ہوئی بات کے یقینی ہوتی ہے اور دنیا میں بھی ایسی گواہی لی جاتی ہے مثلاً ایک شخص کسی کام میں ہو  
اور سب لوگوں میں مشہور ہو تو یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے حالانکہ اس کو پیدا ہوتے وقت آنحضرت سے نہیں دیکھا۔ اس آیت سے  
بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ اجماع حجت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو امت عادلہ فرمایا اور یہ ممکن نہیں کہ ساری امت کا اجماع  
ناحق اور باطل ہو جائے ۱۲ منہ ۶

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا -

**باب ۵۱** إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ  
فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ  
مَرْدُودٌ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَهْدَانَا فَهُوَ رَدٌّ

۱۰۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ  
بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ  
يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْأَدْرَدِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ  
حَدَّثَا أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ  
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدْ مَرَّ بِمَنْزِلٍ جَنِيبَ فَقَالَ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْ مِنْ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا  
وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الْقَصَاعَ بِالْقَصَائِرِ  
مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلِ أَوْ يَبْعُوا هَذَا  
وَأَشْتَرُوا بِقَمِيهِ مِنْ هَذَا أَوْ كَذَلِكَ الْمُبْتَذَنُ -

**باب ۵۱** أَجِدَ الْحَاكِمُ إِذَا اجْتَهَدَ  
فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ -

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزْزِينَ  
حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَكِيمِ  
عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَبَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو

انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے -

**باب ۵۱** اگر قاضی یا حاکم یا اور کوئی عہدیدار ایک مقدمہ میں  
کوشش کر کے رائے دے لیکن علم کی وجہ سے وہ رائے حدیث  
کی خلاف نکلے تو منسوخ کر دی جائے گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے

ہم سے اسماعیل بن ادیس نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے بھائی  
ابو بکر سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبد الحمید بن  
سہیل بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے سعید بن مسیب سے  
سنا وہ کہتے تھے ان سے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ دونوں نے بیان  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے ایک شخص رسوا  
بن عزیر، انصاری کو خیر کا تحصیل دار بنایا۔ وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے  
کر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیر کی سب کھجوریں ایسی  
ہی عمدہ ہوتی ہیں۔ اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم  
اس کھجور کا ایک صاع دو صاع الم علم کھجور دے کر خریدتے ہیں۔ آپ نے  
فرمایا ایسا نہ کرو کھجور حب کھجور کے بدل بیچو برابر برابر یا یوں کرو الم علم  
کھجور نقد داموں پر بیچ ڈالو پھر یہ کھجور اس کے بدل خرید کر اسی طرح  
ہر چیز کو جو تل کر لیتی ہے اس کا حکم اپنی چیزوں کا سا ہے جو نہ لکھتی ہیں  
**باب ۵۱** اگر کوئی حاکم حق کی کوشش کر کے غلطی بھی کرے تب  
بھی اس کا ثواب -

ہم سے عبد اللہ بن یزید مرقی کئی نے بیان کیا کہا ہم سے حیوہ  
بن شریح نے کہا ہم سے یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے انہوں نے  
محمد ابراہیم بن حارث سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے  
ابو قیس (عبد الرحمن بن ثابت) سے جو عمرو بن عاص کے غلام تھے

بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ رَبِّ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ ثَبَتَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ رَبِّ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا أَحَدُنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

**باب ۵۳ الحُجَّةُ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ بَغِيْبَ بَعْضُهُمْ مِنْ مَسَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ**

انہوں نے عمرو بن عاص سے . انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب حاکم اجتہاد کر کے دینی حق کی بات دریافت کرنے کی کوشش کر کے ، کوئی حکم دے پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے . اور جب حاکم اجتہاد کر کے کوئی حکم دے اس میں براہ بشریت غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ملے گا نیزید بن عبد اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو ہریرہ سے ایسی ہی حدیث روایت کی اور عبد العزیز بن مطلب نے رجوع مدینہ کا قاضی تھا ، اس حدیث کو عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کیا . اس نے ابوسلمہ سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

**باب اس شخص کا رجوع یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام ہر ایک صحابی کو معلوم رہتے تھے . اس باب میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ بہت سے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے غائب رہتے تھے اور ان کو اسلام کی کئی باتوں کی خبر نہ ہوتی تھی**

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا بیٹا تھا یہ مدینہ کا قاضی تھا ۱۲ منہ سلہ یعنی مرسل روایت کی اس کے والد نے موضوعاً روایت کی تھی اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر مسئلہ میں حق ایک ہی امر ہوتا ہے لیکن مجتہد اگر غلطی کرے تو بھی اس سے مواخذہ نہ ہوگا . بلکہ اس کو اجر اور ثواب ملے گا . یہ اس صورت میں ہے جب مجتہد جان بوجھ کر غلط یا اجماع کا خلاف نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگا . اور اس کی عدالت عیاتی رہے گی . جیسے اوپر گزر چکا ہے اس حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ ہر قاضی مجتہد ہونا چاہیے ورنہ اس کی تقضیہ صحیح نہ ہوگی . ائمہ دین کا یہی قول ہے اور یہی راجح ہے اور تقضیہ نے مقلد قاضی کی بھی تقضیہ جائز رکھی ہے اور یہ کہا ہے کہ مقلد کو اپنے امام کے حکم کے برخلاف حکم دینا جائز نہیں مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے ممکن ہے کہ آدمی کچھ مسائل میں مقلد ہو کچھ مسائل میں مجتہد ہو جس مسئلہ میں آدمی تمام دلائل کو اچھی طرح دیکھ لے اس میں وہ مجتہد ہو جاتا ہے اور جب اس مسئلہ میں مجتہد ہو گیا تو اب اس کو اس مسئلہ میں تقید درست نہیں ہے بلکہ دلیل پر عمل کرنا چاہیے . یہی قول حق اور یہی صواب ہے اور جس نے اس کے خلاف کہا ہے کہ دلیل معلوم ہونے پر بھی اس کو خلاف اپنے امام کے قول پر چلے رہنا چاہیے اس کا قول نامعقول اور غلط ہے دلیل معلوم ہونے کے بعد دلیل کی پیروی کرنا ضرور ہے . اور تقید جائز نہیں اور اللہ تعالیٰ نے سب احکام قرآن مجید میں ایسے مقلدوں کی مذمت کی ہے جو دلیل معلوم ہو جانے پر تقید پر چلے رہے ہیں یہ صریح جہالت اور نا انصافی ہے اللہ تعالیٰ مقلدوں کو آنکھ اور عقل دے ۱۲ منہ سلہ تو بعضی بات اکابر صحابہ پر جیسے حضرت عمرؓ بن عبد اللہ بن مسعودؓ پویشیدہ رہ سجاتی جب دوسرے صحابہ سے سنتے تو فوراً اس پر عمل کرتے اور اپنی رائے سے رجوع کرتے صحابہ تابعین ائمہ دین سب کے زمانوں میں ہی ہوتا رہا کہ کچھ حدیثیں ان کو پہنچیں کچھ نہ پہنچیں کیونکہ اس زمانہ میں حدیث کی کتابیں جمع نہ تھیں اب حنفیہ کا یہ سمجھنا کہ امام ابوحنیفہؒ کو سب حدیثیں پہنچی . ( باقی صفحہ آئندہ )

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ عَنْ عَبْدِ  
بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ أَسْتَاذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى  
عَمْرِ فَكَانَتْ رَجَدًا مَشْغُولًا فَدَجَعَ  
فَقَالَ عَمْرٌ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ نَافِيسٍ اخْتَلَاكَ فَدَعَى لَهُ فَقَالَ  
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا  
كُنَّا نُوْمِرُ بِهَذَا قَالَ فَاتَّبَعْنِي عَلَى  
هَذَا ابْنَتِي أَوْ لَا فَحَلَكُنِي يَكُ فَانْطَلَقَ  
إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا  
لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا فَقَامَ  
أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ  
فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُوْمِرُ بِهَذَا  
فَقَالَ عَمْرٌ خَفَى عَلَيْكَ هَذَا

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ اسے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ سے عطار بن ابی رباح نے بیان  
کیا۔ انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے کہا ابو موسیٰ اشعریؓ نے  
حضرت عمرؓ کے پاس جانے کی اجازت مانگی (لیکن اجازت نہ ملی) ابو موسیٰ  
یہ سمجھ کر کہ حضرت عمرؓ کسی کام میں مشغول ہیں لوٹ کر چل دیئے (تھوڑی  
دیر) حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا اہی ابو موسیٰؓ کی آواز آئی تھی نا  
ان کو اندر آنے کی اجازت دو دیکھا تو وہ چل دیئے ہیں، آنراں کو  
بلا کر لائے جب آئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تم نے ایسا  
کیوں کیا یعنی لوٹ کر کیوں چلے گئے تم کو انتظار کرنا چاہیے تھا،  
انہوں نے کہا ہم کو رآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، یہی حکم  
ہوئے حضرت عمرؓ نے کہا تم اس بات پر کسی اور کو گواہ لاؤ ورنہ میں تم کو نہ روک  
گا۔ ابو موسیٰ یہ سن کر انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے یہ قصہ بیان  
کیا اس وقت ابو سعید خدریؓ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے انہوں نے  
بھی مبارک حضرت عمرؓ سے کہا بیشک رآنحضرت کی طرف سے، ہم کو ایسا

راقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ تھیں بالکل خلاف عقل اور خلاف واقع ہے ایسا ہوتا تو خود امام ابو حنیفہؒ یہ کیوں فرماتے جہاں تم کو آنحضرتؐ کی حدیث مل جائے تو میرا  
قول چھوڑ دو۔ جب حضرت عمرؓ کو سب مدینہ میں پہنچیں ہوں تو امام ابو حنیفہؒ کی نسبت یہ خیال کرنا کہ کوئی صحیح ہو سکتا ہے اور جب حضرت عمرؓ سے بعض مسائل میں غلطی  
ہوئی ہے تو اور امام یا مجتہدین کس شائد قطار میں ہیں ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) لے کہ تین بار اجازت مانگو اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ ۱۲ منہ حضرت عمرؓ نے  
مزید امتیاز کے لیے فرمایا تاکہ لوگ حدیث بیان کرنے میں احتیاط رکھیں۔ ابو موسیٰؓ اہل بیت سے تھے یہ نہیں کہ خبر واحد قبول کرنے کے لائق نہیں ہے خود حضرت  
عمرؓ نے عبدالرحمن بن عوف کی خبر واحد طاعون اور نجوس کے تجزیے کے باب میں اور عمرو بن حزم کی خبر واحد دیت کے باب میں قبول کی ہے اس حدیث کے  
مطابق باب سے ظاہر ہے کہ اس حدیث کی خبر حضرت عمرؓ کو نہ تھی جب حدیث سن لی تو اپنی رائے سے رجوع کیا مسلمانوں دیکھو حضرت عمرؓ حدیث میں ایسی  
احتیاط کرتے تھے کہ ابو موسیٰؓ کے سے ثقہ صحابی کے نقل کرنے پر بھی انہوں نے اتنا نہ کی اور ایک دوسرے صحابی کی شہادت چاہی پھر تمہارے سے،  
ساتھ ہر ایک بوالفضل ہر زہ جو حدیث بیان کر دے تم اس کے بیان پر بھروسہ نہ کیا کرو بلکہ جب کوئی حدیث بیان کرے اس سے پوچھو  
کہ یہ حدیث کس محدث نے باسناد روایت کی ہے اور اس کے لادینوں کو رجال کتاب سے جانچو اور یہ بھی دیکھو کہ حدیث کے اماموں نے اس کو  
صحیح اور معتبر کہا ہے یا نہیں ہمارے زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیلی ہے کہ جاہل صوفی اور درویش اور واعظ عوام کو بگمانے کے لیے جھوٹ موٹ بیان  
کر دیتے ہیں حدیث میں یہ آیا ہے اور اس قصہ خوائی کو لوگ حدیث بیانی کہتے ہیں۔ لاجل و لا قلاۃ الا بانہ یہ بھی یاد رکھو کہ تصوف کی  
کتابوں میں یا اگلے درویشوں کے ملفوظات وغیرہ میں جو حدیثیں بلا سند طیں ان پر ہرگز بھروسہ نہ کرنا چاہیے جب تک حدیث کی کتابوں میں ان  
کی سند نہ ملے پھر سند مسلسل ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک موصول ہو راوی سب ثقہ اور معتبر ہوں۔ ۱۲ منہ



مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَلْهَانِي الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا عِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الْأَعْدَجِ  
يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكَ تَزْعُمُونَ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْتُمُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي  
كُنْتُ أَمَدًا مَسْكِينًا الزُّهْرِيُّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلءِ بَطْنِي وَكَانَ  
الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ  
وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْفَيْئَامُ عَلَى  
أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ  
رِدَائِي حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضَهُ فَلَنْ  
يَسْأَلَ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدِي كَأَنَّهُ  
عَلَى فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا لَسَيْتُ شَيْئًا  
سَمِعْتُهُ مِنْهُ

بَاب ۵۱۳ مَنْ رَأَى تَرْكَ التَّكْيِيرِ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً

حکم ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ  
حدیث نہیں سنی تھی مجھ پر پوشیدہ رہی بات یہ ہے کہ بازاروں میں خرید و  
فروخت کرنے کی وجہ سے میں (اس حدیث سے) غافل رہ گیا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے عبد الرحمن بن ہز  
اعرج سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ لوگوں  
سے کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بہت سی حدیثیں نقل کیں۔ خیر اللہ تعالیٰ سے ایک روز ملنا ہے  
اس روز جھوٹ سچ معلوم ہو جائے گا بات یہ ہے کہ میں ایک فقیر  
محتاج آدمی تھا، اپنا پیٹ بھرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
ساتھ نہ چھوڑتا اور دوسرے مہاجرین بازاروں اپنے اپنے دھندوں  
میں پھنسے رہتے۔ اور انصاری لوگ اپنی کھیتی باڑی کے کام میں لگے  
رہتے۔ ایک دن ایسا ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
موجود تھا۔ آپ نے فرمایا جب تک میں اپنی تقریر ختم کروں۔ اس وقت  
تک اگر کوئی اپنی چادر بچھائے رکھے اور میری تقریر ختم ہونے پر اس کو  
سمیٹ لے تو وہ کوئی بات جو مجھ سے سنی ہو نہیں بھولے گا میں نے  
یہ سن کر اپنی چادر بچھا دی۔ قسم خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر  
بھیجا۔ میں آپ کی کوئی بات نہیں بھولا۔ جو آپ سے سنی تھی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بات کی  
جائے اور آپ اس پر انکار نہ کریں جس کو تقریر کہتے ہیں، تو یہ حجت

۱۷ دوسرے صحابہ نے اتنی نہیں نقل کیں۔ اس لیے ان کی حدیثوں میں شبہ رہتا ہے ۱۲ منہ ۱۷ پھر آپ کی تقریر ختم ہونے پر سمیٹ لی ۱۲ منہ  
۱۷ قسطی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ کبھی بڑے درجے کے صحابی پر جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحبت رہی ہو اور  
علم وسیع رکھتا ہو دین کی کوئی کوئی بات پوشیدہ رہتی اور دوسرے صحابی کو معلوم ہوتی جیسے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جدہ کی میراث  
محمد بن مسلمہ اور مغیرہ سے حدیث سن کر معلوم کی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے استیذان کا مسئلہ ابو موسیٰؓ سے سن کر معلوم  
کیا ۱۲ منہ ۱۷

لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

۱۰۸- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَسِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَرَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِمِ  
قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحْلِفُ بِاللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ الصَّامِثِ الدَّجَالَ قُتِلَ  
تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يُحْلِفُ  
عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۱۴ الْأَحْكَامُ الَّتِي تَعْرِفُ بِاللَّذَلِكَ  
وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا

ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کی تقریر حجت نہیں  
ہم سے حماد بن حمید نے بیان کیا کہ ہم سے عبید اللہ معاذ  
نے کہا ہم سے والد (معاذ بن حسان) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج  
نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے سعد بن مسعود سے  
انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا۔ وہ اس بات پر  
قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے میں نے کہا ہائیں تم  
اس بات پر قسم کیوں کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر  
کو دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات پر قسم  
کھاتے تھے اور آپ نے انکار نہیں کیا۔

باب دلائل شرعیہ سے احکام کا نکالنا جاننا اور ولایت کے  
کیا معنی ہیں؟

سہ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور محفوظ تھے اور آپ کا انکار نہ کرنا اس فعل کے جواز کی دلیل ہے دوسرے لوگوں کا سکوت جواز کی دلیل نہیں ہو سکتا۔  
بعضوں نے کہا ہے اگر ایک صحابی نے دوسرے صحابی کے سامنے یا ایک مجتہد نے ایک بات اسی اور دوسرے صحابہ نے یا دوسرے مجتہدوں نے اس کو سن کر  
اس پر سکوت کیا تو یہ اجماع سکوتی کہلایا جائے گا پھر بھی حجت ہے جیسے حضرت عمرؓ نے منع کی حرمت بر سر منبر بیان کی اور دوسرے صحابہ نے اس پر انکار  
نہیں کیا تو گو اس کی حرمت پر اجماع سکوتی ہو گیا ۱۲ منسلک معلوم نہیں شاید دجال ابن صیاد نہ ہو اور کوئی شخص جو ۱۲ منسلک اگر ابن صیاد دجال  
نہ ہوتا تو آپؐ ضرور حضرت عمرؓ کو اس پر قسم کھانے سے منع فرماتے یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ اوپر کتاب الجائز میں گزر چکا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس کی گردن مارنا  
سچا ہی تو آپؐ نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تو تو اس کی گردن نہ مار سکے گا۔ اگر دجال نہیں ہے تو اس کا مارنا تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دجال ہونے میں شبہ تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے عمرؓ کے قسم کھانے پر انکار کیوں نہ کیا اس کا جواب یہ ہے کہ شاید پہلے آنحضرتؐ  
کو اس کے دجال ہونے میں شبہ ہو پھر جب حضرت عمرؓ نے قسم کھائی اس وقت معلوم ہو گیا کہ وہی دجال ہے۔ البوداؤد نے ابن عمرؓ سے نکالا وہ قسم کھاتے تھے  
اور کہتے تھے بیشک ابن صیاد وہی مسیح دجال ہے اور ممکن ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ پر اس سے انکار نہ کیا۔ کہ ابن صیاد بھی ان تیس دجالوں میں کا  
ایک دجال ہو جن کے نکلنے کا ذکر دوسری حدیث میں ہے اس معنی کو اس کا دجال ہونا یقینی ہوا اور مسلم نے تمیم داری کا قصہ نکالا کہ انہوں نے دجال کو ایک  
جزیرے میں دیکھا اور آنحضرتؐ نے یہ قصہ نقل کیا اور مسلم نے ابوسعیدؓ کے قصہ کا اور میرا کہ ایک ساتھ ہوا وہ کہنے لگا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے مجھ کو  
دجال کہتے ہیں کیا تم نے آنحضرتؐ سے یہ نہیں سنا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں نہیں جائے گا۔ میں نے کہا بیشک سنا ہے کیا تم نے آنحضرتؐ سے یہ نہیں سنا کہ اس  
کی اولاد نہ ہوگی۔ میں نے کہا بیشک سنا ہے ابن صیاد نے کہا میری تو اولاد بھی ہوئی ہے اور میں مدینہ میں پیدا ہوا اور مکہ جا رہا ہوں اور البوداؤد نے جابرؓ سے  
روایت کیا۔ کہ ابن صیاد واقعہ ترہ میں گم ہو گیا بعضوں نے کہا وہ مدینہ میں مر اور لوگوں نے اس پر نماز پڑھی ایک روایت میں ہے کہ ابن صیاد نے کہا۔ البتہ  
یہ تو ہے میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ جانتا ہوں یہ بھی جانتا ہوں اب وہ جہاں ہے یہ سنتے ہی ابوسعیدؓ خدریؓ نے کہا  
اے بے کفایت تیری تباہی ہوسدے دن یعنی تو نے پھر شبیرؓ کا لیا ایک روایت میں عبدالرزاق کی بر سند صحیح ابن عمرؓ سے یوں ہے کہ ابن صیاد کی رباقی بر صحنہ انیدہ

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ  
الْحَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمْرِ فَقَالَ  
عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَنَسْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا  
يَرَهُ وَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْفَهْبِ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحْرِمُهُ وَ  
أَكَلَ عَلَى مَا بَدَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ

بِحَدِّهِ

۱۰۱۹ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَتْمٍ مَوْلَى

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّمَامِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ أَجْدُو لِرَجُلٍ  
سَتَرُوا عَلَى رَجُلٍ ذَرْبًا فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْدُ  
فَرَجُلٌ رُبَّمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاحْتَاطَ فِي مَرْجٍ  
أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ  
الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهَا حَسَنَاتٌ وَكَوَانَهَا  
قَطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں وغیرہ کے حکم بیان کئے۔  
پھر آپ سے گدھوں وغیرہ کا حکم پوچھا گیا تو یہ آیت بتائی کہ من یعلم  
مثقال ذرۃ خیرا یہ حدیث آگے آتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ گھوڑ پھوڑ آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں  
نہ حرام کہتا ہوں۔ مگر دوسرے صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے دسترخوان پر اس کو کھایا۔ اس سے ابن عباسؓ نے یہ نکالا۔ کہ  
وہ حرام نہیں ہے یہ بھی دلالت کی مثال ہے یہ حدیث بھی آگے  
آتی ہے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام  
مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے  
انہوں نے ابوسریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ کسی کے لیے تو ثواب اور اجر ہیں کسی  
کے لیے برابر سزا و عذاب نہ عذاب کسی کے لیے عذاب میں جو  
شخص گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے باندھے پھر کسی  
رہنے یا چین میں ان کی رسی لٹنی کر دے وہ اس رسی کے لٹبائ میں اس  
رہنے یا چین میں جہاں تک چریں اس کو نیکیاں ہی نیکیاں ملیں گی۔ اگر  
کہیں انہوں کو رسی تڑالی اور ایک یا دو زخموں مارے تو ان کے ٹاپوں کے نشان ان کی

دقیقہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ایک آنکھ چول گئی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تیری آنکھ کب سے پھولی اس نے کہا میں نہیں جانتا میں نے کہا تو جھوٹا ہے آنکھ تیری تھوڑی  
اور کہا ہے میں نہیں جانتا یہ سن کر اس نے اپنی آنکھ پر ہاتھ پھیرا اور تین بار گدھے کی سی آواز نکالی میں نے اس کا ذکر امام المومنین حفصہؒ سے کیا انہوں نے  
کہا تو اس سے بچا رہ کیونکہ میں نے لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ دجال کو غصہ دلایا جائے گا اس وقت وہ نکل پڑے گا پھر صحابہ کو اس میں شبہ ہی رہا۔ کہ ابن  
صیاد دجال ہے یا نہیں۔ امام احمد نے ابوذر سے نکالا اگر میں دس بار یہ قسم کھاؤں کہ ابن صیاد دجال ہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ میں ایک بار  
قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے۔ ۱۲ منہ ۵۵ دلائل شرعیہ یعنی اصول شرع وہ دو ہیں۔ قرآن اور حدیث اور بعضوں نے اجماع اور قیاس کو  
بھی بڑھایا ہے لیکن امام الحرمین اور غزالی نے قیاس کو خارج کیا ہے اور یہ ہے کہ قیاس کوئی حجت شرعی نہیں ہے یعنی حجت ملزمہ اس لیے کہ ایک  
مجتہد کا قیاس دوسرے مجتہد کو کافی نہیں ہے تو حجت ملزمہ دو ہی چیزیں ہوں گی کہ اول سنت البتہ قیاس حجت مظہرہ ہے یعنی ہر مجتہد جس مسئلہ میں کوئی  
نص کتاب اور سنت سے نہ ہو تو اپنے قیاس پر عمل کر سکتا ہے۔ البتہ اجماع حجت ملزمہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ اجماع ہو اگر ایک مجتہد کا بھی اس میں خلاف ہو تو  
اجماع باقی ملکا حجت نہ ہوگا ولایت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص جس کوئی خاص نہ ہو اور اس کو کسی شخص سے حکم میں داخل کرنا بدالذات عقل جس کی مثال آگے خود امام بخاری نے

أَنَادَهَا وَأَرْكَبَهَا حَسَنَاتٍ لَهَا وَكَوَأَهَا مَرَّتَ  
بَنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يَرِدْ أَنْ يَسْتَقِيَ بِهِ  
كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهَا وَهِيَ لَذَلِكَ الرَّجُلِ  
أَجْرٌ وَرَجُلٌ تَبَطَّهَا غَنِيًّا وَتَعَفَّفَا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ  
اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَبَيَّ لَهُ سَنَدُ  
رَجُلٍ تَبَطَّهَا خَيْرًا وَرِيَاءً فَبَيَّ عَلَى ذَلِكَ وَرَدَّ  
وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
الْحُمُرِ قَالَ مَا أُنْزِلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهَا إِلَّا هَذِهِ  
الْآيَةُ الْقَادِئَةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

لیدین سب اس کے لیے نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی۔ اگر کسی ندی پر جا  
کر پانی پی لیں لیکن مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو۔ جب بھی اس  
کے لیے نیکیاں ہی لکھی جائیں گی۔ اور جو شخص گھوڑے اپنی ضرورت  
کام کاج کے لیے باندھے تاکہ دوسروں سے سولاری مانگنے کی  
ضرورت نہ پڑے اور اللہ کا جو حق ان کی گردن اور پیٹھ میں ہے  
اس کو فراموش نہ کرے۔ تو اس کے لیے نہ ثواب ہے نہ عذاب  
اور جو شخص غر اور کبر اور انش کے لیے باندھے وہ اس کے لیے عذاب ہیں۔  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صوں کے باب میں  
کی حکم ہے (پوچھنے والا شاید معصع بن معاویہ تھا) آپ نے  
فرمایا۔ صرف ایک سیہ اکیس (بے نظیر) اور جامع آیت ہے۔  
فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره يصعل مثقال ذرة  
شر ايره

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ  
مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ أُمِّدَاةَ  
سَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا هُوَ ابْنُ  
عَفِيَّةَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَيْمُونِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمِّدَاةَ سَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْخَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذُ يَنْ  
فِرْصَةً مَسْكَةً فَتَوْضِئُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ الْوَضْءُ بِهَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِئُ  
قَالَتْ كَيْفَ الْوَضْءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِئُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدَرْتُ الذِّبْجَ يَدِيدًا

ہم سے یحییٰ بن جعفر بکندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن صفیہ سے انہوں نے اپنی والدہ  
(صفیہ بنت شیبہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت (اسماء  
بنت شکیل) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا دوسری سند  
امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن عقیقہ نے بیان کیا کہ ہم سے  
فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے منصور بن عبد الرحمن نے کہا مجھ سے والد  
(صفیہ بنت شیبہ) نے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے حیض کو پوچھا یعنی حیض کا غسل کیونکر کرے۔ آپ نے فرمایا  
ایک لہر مشک لگا ہوا اس سے پاکی کرے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ  
پاکی کیوں کر کروں آپ نے فرمایا اری پاکی کرے حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنها میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ گئی۔ میں نے اس کو پکڑ کر کہنچ لیا

یعنی کسی سوار در ماندے کو سوار کر لین یا ضرورت کے وقت کسی مسلمان کو مانگے پر دینا یا مجاہدین کو جہاد کرنے کے لیے دینا ۱۲ منہ ۱۲  
حقیر نے کہا یعنی زکوٰۃ دے ۱۲ منہ ۱۲ گدھوں کے باب میں تو کوئی خاص حکم نہیں اترا ۱۲ منہ

اور اس کو بھادیا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابولشیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ام حفصہ بنت حارث بن خزیمہ نے ہوام المؤمنین مینونہ کی بہن تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور پیڑ اور گھوڑ پھوڑ تحفہ بھیجے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منگو ابھیجا۔ پھر یہ گھوڑ پھوڑ آنحضرت کے دسترخوان پر کھائے گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کوئی نفرت کرتا ہے ان کو نہ کھایا یہ نفرت طبعی تھی اگر گھوڑ پھوڑ حرام ہوتے تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائے جاتے نہ آپ (دوسرے صحابہ کو) ان کے کھانے کا حکم دیتے۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لسن یا پیاز کھائے (یعنی کچی) وہ ہم سے الگ رہے یا یوں فرمایا ہماری مسجد سے الگ رہے اپنے گھر میں بیٹھا رہے (مجمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہو) جب تک اس کے منہ میں یورہ ہے (جابرؓ نے یہ بھی کہا آنحضرت کے پاس ایک طباق لایا گیا۔ اس میں کچھ بھاجیاں (ساگ) ترکاریاں تھیں آپ نے دیکھا تو اس میں سے بو آتی ہے پوچھا تو لوگوں نے بیان کر دیا فلاں فلاں بھاجیاں ترکاریاں ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ان کے پاس ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ بَيْنَهُمَا إِلَى فَعَلَتْهَا  
۱۰۲۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حَفِصَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ  
بِنِ حَزْنٍ أَهَدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَوْطًا وَأَضْبًا فَدَعَاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَ عَلَى مَا تَدْنِيهِ فَتَرَكَهُنَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَفَقِّدِ  
لَهُمَا وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَّا أَكَلْنَ عَلَى  
مَا تَدْنِيهِمْ وَلَئِنْ أَمَدَّ بِأَكْلِهِنَّ -

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِحٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا  
فَلْيُخْرِزْ لَنَا أَوْ لِيُغْتَزَلْ سَجِدًا وَلِيَقْعُدْ  
فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أَتَى بَيْدِي قَالَ ابْنُ وَهْبٍ  
يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ  
فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَالَ عَنْهَا فَأَخْبَرَهَا  
فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ فَقَرَّبُوها فَقَرَّبُوها

۱۔ کہ پانی سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس لئے کو خون کے مقاموں پر پھیرنا کہ خون کی بدبو رفع ہو جائے۔ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عائشہؓ بدلاست عقل سمجھ گئیں۔ کہتے سے دمنو تو نہیں سکتا تو جھٹی سے آپ کی مراد یہ ہے۔ کہ اس کو بدن پر پھر کر پانی کرے ۱۲ منہ گھوڑ پھوڑ تو حرام ہو ہی نہیں سکتا وہ تو عربوں کی اصلی غذا ہے خصوصاً ان عربوں کی جو صحرا نشین ہیں چنانچہ خود ہی کہتا ہے۔ ۱۳ ذہیر شتر خوردن دوسو سارہ عرب را بجائے رسید است کارند حدیث سے امام بخاری نے دلالت شرعیہ کی مثال دی کہ جب گھوڑ پھوڑ آنحضرت کے دسترخوان پر دوسرے لوگوں نے کھائے تو معلوم ہوا کہ حلال ہیں۔ رام ہوتے تو آپ اپنے دسترخوان پر رکھنے بھی نہ دیتے پھر جائیکہ کھانا ۱۴ منہ

إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ  
فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلُّ  
فَاتِيٍّ أَنَايَ مِنْ لَا تُنَاجِي وَ قَالَ  
أَبْنُ عُقَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ يَقْدِرُ  
فِيهِ خَضِرَاتٌ وَ لَوْ يَدُ كُرَّ  
الْيَيْتُ وَ أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ  
قِصَّةَ الْفَقْدَرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ  
مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ  
بْنُ إِدْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبِي قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ  
بْنُ جَبْرِ أَنَّ أَبَا جَبْرِ بْنَ مُطْعِمٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَمْدَاكَ أَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتَهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا  
بِأَمْرِ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ  
أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَاتِّي أَبَا  
بَكْرٍ رَأَى الْحَبِيدَ عَنِ إِدْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ  
كَأَنَّهُمَا تَعْنِي الْمَوْتَ -

جادو یعنی ابوالیوب انصاریؓ کے پاس، جو آپ کے ساتھ رہتے تھے بلکہ  
ابوالیوب نے جب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو  
نہیں کھایا تو انہوں نے بھی اس کا کھانا پسند نہیں کیا لیکن آنحضرتؐ  
نے ان سے فرمایا تم کھاؤ (میری اور بات ہے، میں ان فرشتوں سے  
مرگوشی کرتا ہوں جن سے تم مرگوشی نہیں کرتے سعد بن کثیر بن عیفر نے  
(جو امام بخاری کے شیخ ہیں) عبد اللہ بن وہب سے اس حدیث میں  
یوں روایت کیا آنحضرتؐ کے پاس ایک ہانڈی لگی جس میں ترکاریاں  
تھیں اور لیث اور ابو صفوان (عبد اللہ بن سعید اموی) نے بھی اس  
حدیث کو یونس سے روایت کیا پر انہوں نے ہانڈی کا قصہ نہیں بیان  
کیا اب میں نہیں جانتا کہ ہانڈی کا قصہ حدیث میں داخل ہے یا زہری  
نے بڑھا دیا ہے۔

مجھ سے عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے  
والد (سعد) اور چچاؓ نے ان دونوں نے کہا ہم سے والد نے بیان  
کیا (ابراہیم بن سعد نے) کہا مجھ کو محمد بن جبر بن مطعم نے خبر دی ان کو  
والد جبر بن مطعم نے ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کسی مقدمہ میں کچھ گفتگو کی۔ آپ  
نے حکم بھی دیا پھر وہ کہنے لگی یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ  
کو نہ پاؤں تو کیا کروں، آپ نے فرمایا ابو بکرؓ کے پاس آئیں۔  
امام بخاری نے کہا حمیدی نے روایت میں ابراہیم بن سعد سے  
اتنا بڑھایا ہے۔ آپ کو نہ پاؤں اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی  
وفات ہو جائے۔

۱۔ کیونکہ آپ جب مدینہ میں آئے تو انہی کے مکان میں ارکے تھے ۱۲ منہ ۱۱۱۱ لیث کی روایت کو زہری بات میں ذہبی نے وصل کیا اور ابو صفوان کی  
روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الاعتصام میں ۱۲ منہ ۱۱۱۱ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوفؓ اس حدیث کو امام بخاری،  
دلائل کی مثال کے طور پر لائے کہ آنحضرتؐ نے عورت کے یہ کہنے سے اگر میں آپ کو نہ پاؤں یہ سمجھ لیا کہ مراد اس کی موت ہے بعضوں نے کہا اس  
میں ظلال ہے ابو بکرؓ مدینہ کے خلیفہ ہونے کی اطلاع حضرت عمرؓ نے جو کہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو غلبہ نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے (باقی صفحہ ۶۸۴)



وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمُ الْآيَةُ

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَمْعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ  
الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكَ الَّذِي أُنْزِلَ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخَذْتُ تَقْرُؤَهُ فَحَضَّا كَوْيْشِبٌ وَقَدْ  
حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ  
اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا  
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْهِدُوا بِهِ تَنَاسًا  
فَقِيلَ لَا يَنْبَغُ لَكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ  
عَنْ مَسْئَلَتِكُمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ  
رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ

### باب ۵۱۶ كِدَاهِيَةِ الْخِلَافِ

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْلَقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي  
عَمْرَانَ الْجَوْفِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا  
الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفْتُمْ تَلَوْنَهُ مَاذَا ائْتَلَفْتُمْ فَقَوْمُوا عَنْهُ  
۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

آیت تک (جو سورہ بقرہ میں ہے)۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن  
سعد نے کہا ہم ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ  
بن عتبہ سے کہ ابن عباسؓ نے کہا تم اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ)  
سے کیا پوچھتے ہو۔ تمہاری کتاب تو نبی اللہ کے پاس سے اتری ہے  
تم خالص اس کو پڑھتے ہو۔ اس میں کچھ طوئی نہیں ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ  
نے تم سے فرمادیا۔ کہ کتاب دالوں نے اپنا دین بدل ڈالا۔ اور وہ  
اپنے ہاتھ سے ایک کتاب لکھتے تھے (معلوم نہیں اس میں کیا کیا  
ملا تے تھے، پھر کہتے تھے یہ اللہ کے پاس سے اتری ہے۔ ان  
کا مطلب یہ تھا کہ دنیا کا حقوڑا سامول کالیں دیکھو تم کو جو اللہ نے  
علم دیا (قرآن اور حدیث) اس میں اس کی ممانعت ہے کہ تم اہل  
کتاب سے (دین کی باتیں) پوچھو خدا کی قسم۔ اور ہم نے اہل کتاب  
میں سے ایک شخص کو نہیں دیکھا جو وہ باتیں پوچھے جو تم پر اتریں،  
(پھر تم کا سبکیوان سے پوچھتے ہو)۔

باب ۵۱۶ کدایہیۃ الخلاف

ہم سے اسحق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الرحمن بن  
ممدی نے انہوں نے سلام بن ابی مطیع سے انہوں نے ابو عمران  
جونی سے انہوں نے جندب بن عبد اللہ بجلی سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھا کرو جب تک  
تمہارے دل طے رہیں پس جب اختلاف کرو تو آٹھ کھڑے ہو  
ہم سے اسحق بن منصور یا منظلی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الصمد

۱۔ یہ بڑے شرم کی بات ہے تم تو ان سے پوچھو ۱۲ منہ : ۳۔ بہت سے مالوں نے اس حدیث کی رو سے توراۃ اور انجیل اور اہل آسمانی  
کتابوں کا معاملہ کرنا بھی مکروہ و کھد ہے کیونکہ ان میں تحریف اور تبدل ہوئی ہے ایسا نہ ہو ضعیف الایمان لوگوں کا اعتقاد بگڑ جائے لیکن جس شخص کو  
یہ ڈرنے ہو اور وہ اہل کتاب سے معاشرت کرنا چاہے اور اسلام پر جو اعتراضات وہ کرتے ہیں ان کا جواب دینا تو اس کے لیے مکروہ نہیں ہے بلکہ باعث  
اجر ہے۔ انہما الاعمال بالنیات ۱۲ منہ :



حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَوْنِيُّ  
عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْدَعُ وَالْقُدَّانُ  
مَا ائْتَلَفْتَ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ  
فَقَوْمُوا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ  
هَارُونَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍاءُ عَنْ جُنْدَبِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ لَمَّا  
حَضَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْبَيْتِ  
رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ  
هَلُوا أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا  
بَعْدَهُ قَالَ عُمَرَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَيْهِ الْوَجْعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ  
فَحَسِبْنَا كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ  
وَاخْتَصَمُوا فَبَيْنَهُمْ مَنْ يَقُولُ قِيبُوا يَكْتُبُ  
لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا  
قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا لِلْعُطْوِ وَالْإِخْتِلَافِ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا  
عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ أَبُو عُبَيْسٍ  
يَقُولُ إِنَّ السَّرِيَّةَ كُلَّ السَّرِيَّةِ هَذَا حَالُ

بن عبد الوارث نے خبر دی کہ ہم سے ہمام (بن یحییٰ بصری) نے کہا  
ہم سے ابو عمران جوئی نے انہوں نے جندب سے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے دل طے  
رہیں پس جب اختلاف واقع ہو تو اٹھ جاؤ۔ اور یزید بن ہارون واسطی  
نے کہا انہوں نے ہارون اور سے روایت کی کہ ہم سے عمران نے  
جندب سے بیان کیا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
کو داری نے وصل کیا،

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن یوسف  
نے خبر دی انہوں نے عمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ  
بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت ہوا۔ اس وقت گھر میں  
چند لوگ تھے جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔ حضرت نے فرمایا میرے  
پاس رکھنے کا سامان (لاوا میں تمہیں ایسی نوشتہ لکھدوں جس کے  
بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ پر بیماری کا غلبہ ہے  
اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے تو قرآن ہمیں رگڑا ہی سے بچنے  
کے لیے کافی ہے آپ کو لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہیں  
اور جو لوگ گھر میں موجود تھے انہوں نے اختلاف کیا۔ اور آپس  
میں جھگڑنے لگے بعض تو کہتے تھے۔ قلم دوات وغیرہ آپ کے  
پاس لاؤ تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نوشتہ لکھوادیں جس کے  
بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ اور بعض دہی بات کہتے تھے جو حضرت عمرؓ نے  
کہی جب جھگڑا اور شور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ ہوا  
تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ نے کہا  
ابن عباسؓ کہا کرتے تھے۔ مجاری مصیبت تو وہ تھی جو رسول اللہؐ

۱۰۲۸ - یعنی جب کوئی شہید درمیش ہو اور جھگڑا اٹھے تو اختلاف نہ کر و بلکہ اس وقت قرات ختم کر کے عیدہ عیدہ ہو جاؤ اور اد حضرت کی جھگڑے سے ڈرانا ہے  
تو قرات سے منع کرنا کہو کہ بعض قرات منع نہیں ۱۲ منہ ۱۳ یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ پہلی سند سے موصول ہے ۱۲ منہ ۱۳

بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ  
تَكْتُبَ لَمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَقَطِمْ  
**بَاب** فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ إِذَا مَا تَخَافُ إِبَاحَتَهُ  
وَكَذَلِكَ أَهْلُكَ تَحَوُّقُهُ حِينَ  
أَحَلُّوا أَصَابُوا مِنَ النَّسَاءِ وَقَالَ  
جَابِرٌ وَلَوْ يَعْرِفُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ  
أَحَلُّوا لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ  
نَهَيْتُنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَوْ يُحْزَمُ  
عَلَيْكَ.

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ  
جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءُ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ  
اللَّهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
فِي أَنَاكِسٍ مَعَهُ قَالَ أَهَلُّنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ  
عُمَرُ قَالَ عَطَاءُ قَالَ جَابِرٌ فَقَدْ لَمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبْرًا رَابِعَةً مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ  
فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْلُلَ  
وَقَالَ أَحَلُّوا أَوْ صَبْرًا مِنَ النَّسَاءِ قَالَ عَطَاءُ قَالَ جَابِرٌ  
يَعْرِفُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ قَبْلَهُ أَنَا أَقُولُ لَهَا لَوْ كُنَّا نَبِيَّنَا  
وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسَ أَمْوَالٍ أَنْ نَحْلُلَ إِلَى نِسَائِنَا

صلی اللہ علیہ وسلم اور اس نوشتہ کھولنے کے درمیان حائل ہوئے  
یعنی جھگڑا اور شور۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کام سے منع کریں۔  
وہ حرام ہو گا۔ مگر جس کا مباح ہونا قرآن یا دوسری دلیلوں سے معلوم  
ہو جائے اسی طرح آپ جس کام کا حکم کریں جیسے حجۃ الوداع میں وجب  
صحابہ نے احرام کھول ڈالا تھا۔ تو آپ نے فرمایا عورتوں سے صحبت کرو  
جابر نے کہا کچھ صحبت کرنا آپ نے واجب نہیں کر دیا بلکہ مطلب یہ تھا  
کہ صحبت کرنا تم کو مباح ہو گیا۔ اور ام عطیہ نے کہا ہم عورتوں کو بزاز  
کے ساتھ ساتھ جانے سے منع کیا گیا۔ لیکن حرام نہیں ہوا یہ حدیث  
کتاب الجنائز میں گزری چکی ہے۔

ہم سے لکھی ابن ابیہم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریر سے  
کہ عطار بن ابی رباح نے کہا جابر نے کہا دوسری سند امام بخاری  
نے کہا محمد بن بکر برسانی نے کہا ہم سے ابن جریر نے بیان کیا کہا  
فجر کو عطار بن ابی رباح نے خبر دی کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا  
اس وقت میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ وہ کہتے تھے ہم صحابہ نے غاص  
حج کی نیت سے احرام باندھا۔ عمر سے کی نیت نہ تھی عطاء نے کہا جابر  
نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ صبح کو مدینہ میں تشریف  
لائے جب ہم لوگ مدینہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ہم کو احرام کھولنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا احرام کھول ڈالو اور عورتوں  
سے صحبت کرو عطاء نے کہا جابر نے کہا لیکن آپ نے کچھ صحبت کرنا  
واجب نہ کیا۔ پھر آپ کو یہ خبر پہنچی۔ ہم لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ عرفہ کے  
دن میں صرف پانچ دن باقی ہیں۔ کیا ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں اور

لہ وہ واجب ہو جائے گا مگر جب قرینہ یا دلیل سے معلوم ہو جائے کہ واجب نہیں ہے۔ اس اثر کو اسمعیل نے وصل کیا مطلب امام بخاری کا  
یہ ہے کہ اصل میں امر وجوب کے لیے اور نبی تحریم کے لیے موهوع ہے مگر جہاں قرآن یا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے کہ وجوب یا تحریم مقصود  
نہیں ہے۔ تو وہاں امر اباحت کے لیے اور نبی کراہت کے لیے ہو سکتی ہے۔

مَنْ فِي عَرَفَةَ نَقَطًا مَذْكُورًا الْمَلَكِي قَالَ  
وَيَقُولُ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَكَذَا وَحَرَكَةً  
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ إِنِّي أَنْتَ كُؤُلُوبُ  
وَأَصْدَقَكُمْ وَأَبْرَكُمْ وَلَوْ لَا هَدَيْتُ  
لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ فَجَلُّوا فَلَ  
اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَهْلِي مَا اسْتَدْبَرْتُ  
مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَ  
أَطَعْنَا -

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي بَرِيدَةَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُرِّي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَواتِ  
الْمَغْضُوبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً  
أَنْ يَنْجِزَ هَآئِلَ النَّاسِ سُنَّةً -

بَابُ ۱۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَمْرُهُمْ  
شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَشَاوِرُهُمْ فِي الْأُمُورِ  
وَأَنَّ الْمَشَاوِرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالْتِبَاسُ  
لِقَوْلِهِ فَبَاذِعْنَاهُمْ فَتَوَكَّلْ عَلَى  
اللَّهِ فَإِذَا عَزَمْتَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْ يَكُنُ الْبَشِيرُ الْمُقَدِّمُ عَلَى

عرفات میں اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے مذی یا منی ٹپک  
رہی ہو مخطا نے کہا جابر نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح مذی  
ٹپک رہی ہو، اس کو ہلایا۔ آخر آنحضرتؐ دخطبہ سنانے کو اٹھ گئے  
ہوئے فرمایا لوگو تم جانتے ہو کہ میں تم سب میں اللہ سے زیادہ ڈرنے  
والا ہوں۔ اور تم سب میں زیادہ سچا اور زیادہ نیک ہوں۔ اور اگر میرے  
ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول ڈالتا اور اگر  
مجھ کو پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی  
اپنے ساتھ نہ لاتا۔ جابر کہتے ہیں آنحضرتؐ کے اس ارشاد پر ہم لوگوں  
نے احرام کھول ڈالا آپ کا حکم سن لیا اور مان لیا۔

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ امام سے عبد الوارث بن سعید  
نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے عبید اللہ بن برید  
سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن مغفل نے انہوں نے آنحضرتؐ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے فضل کا دو گنا  
پڑھو تین بار ہی فرمایا تیسری بار میں یوں فرمایا جو کوئی چاہے آپ کو  
بڑا معلوم ہوا کہیں لوگ اس کو لازمی سنت نہ سمجھ لیں۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ شوریٰ) میں فرمانا مسلمانوں کا کام  
آپس کی صلاح اور مشورے سے چلتا ہے۔

اور سورہ آل عمران میں فرمانا اسے پیغمبران سے کاموں میں مشورہ  
لے اور یہ بھی بیان ہے کہ مشورہ ایک کام کا معتمد عزم اور اس کے  
بیان کر دینے سے پہلے لینا چاہیے۔ جیسے اسی صورت میں فرمانا  
پھر حجب ایک بات ٹھہرا لے یعنی صلاح و مشورے کے بعد

۱۵ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ عورتوں سے محبت کرنے کا جو حکم آپؐ نے دیا تھا۔ وہ وجوب کے لئے نہ تھا۔ قرآن میں بھی ایسے امر موجود ہیں جیسے  
فَمَا يَزِيدُ إِلَّا حَلَّتُمْ مُنَا صُطَا دُوا مِین جب تم احرام کھو دو تو شکار کرو سالکہ شکار کرنا کچھ واجب نہیں ہے

۱۶ یعنی سنت مؤکدہ جو واجب کے قریب ہوتی ہے اس حدیث سے بھی معلوم  
ہوا کہ اصل میں امر وجوب کے لیے ہے جب تو آپؐ نے تیسری بار میں لمن شاور فرما کر یہ وجوب رفع کیا ۱۲۔

اللَّهُ وَتَسْأَلُهُ وَتَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُ  
يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمَقَامِ وَالْخُرُوجِ  
فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ تَكَلَّمَا لَيْسَ  
لَا مَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا أَنَّهُ تَكَلَّمَ  
يَكِلُ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعِزِّ وَقَالَ لَا  
يَتَّبِعُنِي لَيْسَ لَامَتَهُ فَيَضَعُهَا  
حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَتَشَاوَرَ عَلَيْهِ  
وَأَسَامَةُ فِيمَا سَمِعَ عَلَى أَهْلِ الْإِفْكِ  
عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهَا حَتَّى نَزَلَ  
الْفُتْرَانُ فَجَلَدَ التَّامِيزِينَ وَكَهَنَ حَكَمَ  
إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلَحِصَ حَكَمَ  
بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَكَانَتِ الْإِمَّةُ بَعْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ  
الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا  
بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا وَضَعَ الْكِتَابُ أَوْ  
السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّ وَلَا إِلَى غَيْرِهِ  
اِقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توانہ پر دوسرے کو اس کو گزرنا پھر جب آنحضرتؐ مشورہ سے حکم بعد  
ایک کام ٹھہرایا اب کسی آدمی کو انہ ادا اس کے رسول سے آگے دینا  
درست نہیں یعنی دوسری رائے دینا اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جنگ احد میں اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ مدینہ میں رہ کر رہیں  
یا باہر نکل کر جب آپؐ نے زرہ پہنی اور باہر نکل کر دنا ٹھہرایا۔ اب بعض  
لوگ کہنے لگے مدینہ ہی میں رہنا اچھا ہے آپؐ نے ان کے قول کی  
طرف التفات نہیں کیا کیونکہ مشورے کے بعد آپؐ ایک  
بات ٹھہرا چکے تھے آپؐ نے فرمایا جب پیغمبرؐ (الای) پر مستند ہو  
کہ اپنی زدہ پہن سے ہتھیار وغیرہ باندھ کر لیں جو مجھے اب غیر اللہ  
کے حکم کے اس کو اتار نہیں سکتا اس حدیث کو طبرانی نے ابن عباس  
سے وصل کیا اور آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ اور اسامہ بن زید سے  
حضرت عائشہؓ پر جو بہن لگایا گیا تھا۔ اس مقدمہ میں مشورہ کیا اور ان کی رائے  
سنی۔ یہاں تک کہ قرآن اُترا اور آپؐ نے قسمت لگانے والوں کو  
کوڑے مارے اور علیؓ اور اسامہ میں جو اختلاف رائے تھا۔ اس پر  
کچھ التفات نہیں کیا علیؓ کہتے تھے حضرت عائشہؓ کو چھوڑ دیجئے۔ بلکہ آپؐ  
نے اللہ کے ارشاد کے موافق حکم دیا۔ اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی وفات کے بعد جتنے امام علیہ ہوئے وہ ایماندار لوگوں سے اور  
عالموں سے سراج کاموں میں مشورہ لیا کرتے تاکہ جو کام آسان ہو سکے اس  
کو اختیار کریں پھر جب ان کو قرآن اور حدیث کا حکم مل جاتا۔ تو اس  
کے خلاف کسی کی نہ سنتے کیونکہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی پردی

سے جہاں اللہ عمدہ افادہ حاصل کرنے کے لیے قرآن سے زیادہ کوئی کتاب نہیں ہے اس آیت میں وہ طریقہ اختصار کے ساتھ بیان کر دیا جو بڑی بڑی کتب  
میں کاتب لکاب ہے حاصل یہ ہے کہ آدمی کو دینی اور دنیاوی کاموں میں صرف اپنی مفرد رائے پر چر دوسرے کو باعث تباہی اور بربادی ہے ہر  
کام میں عقل اور علم سے مشورہ لینا چاہیے پھر بعض لوگ کیا کرتے ہیں۔ مشورہ ہی لیتے جیسے وہی مزاج جو جاتے ہیں ان میں قوت فیصلہ بالکل  
نہیں ہوتی ایسے آدمیوں سے بھی کوئی کام پورا نہیں ہوتا تو فرمایا جب مشورے کے بعد ایک کام ٹھہرا لے اب کوئی دہم نہ کر اور اللہ کے عہد سے  
پر کر گزری قوت فیصلہ ہے ۱۲ سنہ اب اگرچہ اس کو نسخہ کر دیتے تو قوت فیصلہ کا ابطال ہوتا اور یہ آدمی میں بڑا عیب لگتا جاتا ہے ۱۲ سنہ یہ فقہ  
اور فروع کا درجہ ہے۔ ۱۲ سنہ اس میں کسی خرابی کا ذکر نہ ہو ۱۳ سنہ

وَرَأَى الْوَيْلَ لِمَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ فَقَالَ عُمَرُ  
كَيْفَ تَقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا جَفَا  
فَقَالَ الْوَيْلُ لِمَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ وَاللَّهُ أَكْفَرُ بِبَيْنِ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
تَابَعَهُ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ الْوَيْلُ إِلَى مَشُورَةٍ  
إِذْ كَانَ عِنْدَ أَحْكَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّينِ فَزَوَّيْنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَ  
أَرَادَ وَتَبْدِيلِ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ  
وَكَانَ الْقَتْلُ أَصْحَابَ مَشُورَةٍ كَهُوَ لَا كَانُوا  
أَوْ شُبَّانًا وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ -

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْدَةُ  
وَأَبْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَ  
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ حِينَ قَالَتْ لَهَا أَهْلُ  
الْأَنْدَلِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

سب پر مقدم ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان لوگوں سے جو زکوٰۃ  
نہیں دیتے تھے انہیں سب سبھا تو حضرت عمرؓ نے کہا تم ان لوگوں سے  
کیسے لڑو گے آنحضرتؐ نے تو یہ فرمایا ہے مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا  
میں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو اپنی جانوں  
اور مالوں کو مجھ سے بچالیا۔ ابوبکرؓ نے جواب دیا میں تو ان لوگوں سے مزدور  
لڑوں گا۔ جو ان فرمنوں کو جدا کریں جن کو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یکساں رکھا۔ اس کے بعد عمرؓ کی بھی وہی دسائے ہو گئی۔ عرق ابوبکرؓ نے  
عمرؓ کے مشورے پر انعامات نہ کیے۔ کیونکہ ان کے پاس آنحضرتؐ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا حکم موجود تھا۔ کہ جو لوگ نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں دین کے  
احکام امداد کان کو بدل ڈالیں ان سے لڑنا چاہیے۔ (وہ کافر ہو گئے)  
اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے  
اسلام سے پھر جائے اس کو مار ڈالو اور حضرت عمرؓ کے مشورے میں  
وہی صحابہ شریک رہے جو قرآن کے قاری تھے (یعنی عالم لوگ) جو ان  
ہوں یا بوڑھے اور حضرت عمرؓ اللہ کی کتاب کا کوئی حکم سننے سے پس  
ٹھہرتے اس کے موافق عمل کرتے اس کے خلاف کسی کا مشورہ نہ سننے  
ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن  
شہاب سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص  
اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہؓ سے ہتان کا قصہ روایت  
کی حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور  
اسامہ بن زید کو بوجہ ایسا کیونکہ وہی اترنے میں دیر ہوئی۔ آپ نے

۱۰۳۲ - یہ سب حدیثیں اور موصلا گزر چکی ہیں امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حکام اور بادشاہ اسلام کو مصلحت کے کاموں میں علماء اور عقلمندوں سے مشورہ  
لینا چاہیے لیکن جس کام میں اللہ اور رسول کا حکم صاف صاف موجود ہے اس میں مشورہ کی حاجت نہیں اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرنا  
چاہیے اگر مشورے والے اس کے خلاف مشورہ دیں تو ایسی کو گود شتر سمجھنا چاہیے۔ اللہ اور رسول پر کسی کی تقدیم جائز نہیں  
ہے ۱۲ منہ

حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيَ يَسْأَلُهَا وَهِيَ شَدِيدُ  
 هَمٍّ فِي فِرَاقِ أَهْلِهَا فَأَمَّا أَسَامَةُ فَاتَّسَرَ  
 بِأَلَدِهَا يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهَا وَأَمَّا عَلِيٌّ  
 فَقَالَ لَهُ يَفِيَّتِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا  
 كَثِيرٌ وَرَسُولُ الْجَارِيَةِ تَصَدَّقَكَ فَقَالَ  
 هَلْ رَأَيْتَ مِنْ شَيْءٍ يَتَرَبُّبُكَ قَالَتْ مَا  
 رَأَيْتُ أَمَّا مَنْ أَنَهَا جَارِيَةُ حَدِيثُ النَّسِيبِ  
 تَنَامُ عَنْ عَجَبِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاحِجُ  
 فَنَأْكُلُهَا فَقَالَ عَلِيٌّ الْغَنِيُّ فَقَالَ يَا  
 مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ  
 تَرْجُلٍ بَلَغَنِي إِذَا فِي أَهْلِي وَاللَّهُ مَا  
 عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ  
 بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ  
 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
 بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
 عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ  
 اللَّهَ وَاشْتَمَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تَشِيرُونَ عَلَيَّ  
 فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ  
 عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ - وَعَنْ عُرْوَةَ  
 قَالَتْ لَنَا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِأَلَا مَرٍ  
 قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان دونوں کی رائے پوچھی ان سے مشورہ کیا گیا میں اس بی بی سے جدا ہو  
 جاؤں اس کو طلاق دے دوں اس امر تو جانتے تھے کہ آپ  
 بی بیوں ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہیں۔ ویسا ہی انہوں نے مشورہ  
 دیا۔ اور حضرت حضرت علیؑ نے یہ کہا اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی  
 نہیں کی۔ عائشہؓ کے سوا بہت سی عورتیں ہیں آپ ذرا بریرہ سے تو  
 پوچھئے۔ وہ سچ سچ عائشہؓ کا حال بیان کر دے گی۔ پھر آپ نے بریرہؓ  
 کو بلوایا اور اس سے فرمایا عائشہؓ کی تو نے کبھی کوئی ایسی بات  
 دیکھی ہے جس سے بدگمانی پیدا ہو۔ وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں  
 نے کبھی کوئی بات بدگمانی کی نہیں دیکھی میں اتنا جانتی ہوں۔ کہ حضرت  
 عائشہؓ اللہ رکھے ابھی کس کس چھو کر ہی ہیں اٹا گندھا چھو کر سو جاتی ہیں۔  
 بڑی آن کر اٹا کھا جاتی ہے یہ سنتے ہی آپ سنبھل کر کھڑے ہوئے  
 فرمایا مسلمانوں اگر میں اس شخص سے بدلہ لوں جس نے میری  
 بیوی پر تممت اٹھا کر مجھ کو ستایا۔ تو کون کون لوگ مجھ کو معذور  
 رکھیں گے اللہ کی قسم میں تو اپنی بیوی کو نیک ہی رہا عصمت سمجھتا  
 ہوں اور حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا قصہ بیان کیا اور ابو سامر نے  
 ہشام بن عروہ سے نقل کیا۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن حرب  
 نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی زکریا غسانی نے انہوں نے۔  
 ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہؓ  
 سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا۔ پہلے اللہ کی حمد ثنا  
 بیان کی پھر کہنے لگے تم لوگ کیا رائے دیتے ہو میں ان شخصوں کو کیا سزا  
 دوں جو میری بی بی کو بدنام کرتے ہیں۔ میں نے تو اس کی کوئی برائی کبھی  
 نہیں دیکھی۔ اور عروہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب

اسے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب جھوٹ ہے حضرت عائشہؓ بالکل پاک دامن اور معصوم بی بی ہیں ۱۳ منہ سیکھ بے چاری بالکل معمولی بھالی  
 وہ ایسے برے کاموں کو کیا جانیں ۱۴ منہ سیکھ میری حمایت اور طہ فدا داری کریں گے ۱۵ منہ سیکھ جو اللہ نے کتاب میں اتارا

اَتَاذَن لِيْ اَنْ اَطْلُقَ اِلَى اَهْلِ قَاذِنَ  
لَهَا وَاَرْسَلَ مَعَهَا الْعَلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ  
مِّنَ الْاَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لَنَا  
اَنْ تَنْتَكِلَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا  
بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

حضرت عائشہؓ کو اس بہتان کی خبر ہوئی۔ تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ  
اے مجھ کو اپنے گھر والوں میں جانے کی ذرا اجازت دیتے ہیں۔  
اے نے فرمایا جا اور ایک چھوکر ان کے ساتھ کر دیا۔ انصار کے  
ایک آدمی ابو ایوبؓ، کہنے لگے سبحانک مایکون لنا انتظم بهذا  
سبحانک ہذا بہتان عظیم واللہ تعالیٰ ایسا ہی نفیہ قرآن میں آتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب التَّوْحِيدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں اور جہمیوں وغیرہ کا رد

باب ۵۱۹ مَا جَاءَنِي دُعَاؤُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَابْنِي امْت

رَسَلْتُهُ اِلَى تَوْحِيدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

توحید خداوندی کی طرف بلانا۔

اسلام بخاری جب اعمال کے بیان سے فارغ ہوئے تو عقائد کا بیان شروع کیا تو یاد دہانی سے اعلیٰ کی طرف ترقی کی اور خوارج اور وافض کا رد ہو چکا تھا۔ اب تہذیب  
اور جمہیوں کا رد اس کتاب میں کیا۔ یہ چار فرسے بدعتوں کے سرکردہ ہیں۔ جمہیہ منسوب ہے جمہ برحقوں کی طرف جو ایک بدعتی شخص ہشام بن عبد الملک کی خدمت میں  
ظاہر ہوا تھا۔ یہ اللہ کی صفات کی جو قرآن و حدیث میں وارد ہیں۔ بالکل نفی کرتا تھا۔ گویا اپنے نزدیک تزییر میں مبالغہ کرتا تھا اور اہل  
حدیث کو مشہد و مبصر قرار دیتا آخر سلم بن احوص نے اس کی گروں کا فی کعبت کا منہ کالا ہو گیا امام ابو حنیفہؒ نے کہا جمہ نے نفی تشبیہ  
میں یہاں تک مبالغہ کیا کہ اللہ کو لاشے اور معدوم بنا دیا۔ میں کہتا ہوں ہمارے زمانے میں بھی اللہ رحم کرے جمہ کے متبعین کا ہجوم ہو رہا ہے  
اور اللہ تعالیٰ کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کس مکان اور جہت میں نہیں ہے نہ اتنا سنا ہے نہ چڑھتا ہے نہ بات کرتا ہے نہ سنتا ہے نہ تعجب کرتا ہے  
معاذ اللہ اہل حدیث ان سب صفات کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس عرش کے اوپر ہے مگر وہ عرش کا محتاج نہیں عرش فرش سب اس  
کے محتاج ہیں وہ جب چاہتا ہے آواز اور حروف کے ساتھ بات کرتا ہے جس لغت میں چاہتا ہے کلام کرتا ہے جہاں جاتا ہے اترتا ہے عجی فرماتا  
ہے پھر عرش کی طرف چڑھ جاتا ہے وہ دیکھتا ہے سنتا ہے ہنستا ہے تعجب کرتا ہے عرش پر وہ کرتی رقی تحت الرضیٰ تک سب جانتا ہے اس  
کے علم سمع اور بصیرت کوئی چیز باہر نہیں ہو سکتی وہ علم سے سب کے ساتھ ہے مدد سے مومنوں کے ساتھ ہے اور رحمت اور کرم سے نیک بندوں  
کے ساتھ ہے اس کے ہاتھ ہیں پاؤں ہیں منہ ہے آنکھ ہے انگلیں ہیں کمر ہے جیسے اس کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ یہ کہ مخلوق کے ہاتھوں اور  
پاؤں یا منہ یا آنکھوں یا کمر کی طرح جیسے اس کی ذات مخلوق کی ذات کے مشابہ نہیں ہے وہیہ ہی اس کے صفات بھی مخلوقات کے صفات سے  
نہیں ملتیں نہ اس کی کسی صفت کو تشبیہ دے سکتے ہیں۔ وہ جس صورت میں چاہے تجلی فرما سکتا ہے آنحضرتؐ نے اسے ایک جوان مرد کی صورت میں دیکھا  
اور قیامت کے دن بھی ایک صورت میں ظاہر ہو گا۔ پھر دوسری صورت میں اور مومنوں اور نیک بندے اس کے دیدار سے شرف ہو کر گئے یہ خلاصہ ہے  
اہل حدیث کے اور اہل سنت کے اتفاق کا جس میں کسی اگلے امام کا اختلاف نہیں اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں کو اسی اعتقاد پر قائم رکھے اور اسی (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا  
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِي  
عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ  
الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَيْفِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
مَعْبُدٍ مَوْلَى أَبِي عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عَبَّاسٍ  
يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا  
هُوَ الْيَمَنِ قَالَ لَمَّا أَتَاكَ تَقَدَّمْ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ  
الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُوَ إِلَى أَنْ يَتَّخِذُوا  
اللَّهُ تَعَالَى فَرَادَى اءَدْفُوا ذَلِكَ فَآخِرَهُمْ أَنَّ اللَّهَ  
فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا  
صَلُّوا فَآخِرَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي  
أَمْوَالِهِمْ فَيُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى  
قَعْبِهِمْ فَإِذَا أَقْرَبَ إِلَيْكَ فَخُذْ مِنْهُمْ  
وَتَوَقَّى كَرَاهٍ أَمْوَالِ النَّاسِ -

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن اسحاق  
نے انہوں نے یحیی بن عبد اللہ بن صفی سے انہوں نے ابو معبد سے  
انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا  
اور محمد سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن  
علاء نے کہا ہم سے اسمعیل بن امیہ نے انہوں نے یحیی بن محمد بن  
عبد اللہ بن صفی سے انہوں نے ابو معبد سے سنا جو عبد اللہ بن عباس کے  
غلام تھے انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے معاذؓ بن جیل کو حاکم بنا کر یمن کی طرف بھیجا تو ان  
سے فرمایا دیکھو تم کو اہل کتاب کے کچھ لوگ ملیں گے تو پہلے ان  
کو اللہ کی توحید کی طرف بلاؤ پہلے جب وہ یہ توحید سمجھ لیں اس  
کو مان لیں تو اب ان سے یہ کہیو کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں  
پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز بھی پڑھنے لگیں تو اب ان سے  
کہیو اللہ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے ان میں جو مال  
ہے اس سے لیجائے گی اور ان میں جو محتاج ہے اس کو دے دی  
جائے گی۔ جب وہ اس کو بھی مان لیں تو اس سے زکوٰۃ وصول کر لے  
اور زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال لینے سے بچا رہے۔

دفعہ حاشیہ صفحہ سابقہ، اعتقاد پر مارے اسی اعتقاد پر حشر کرے اور پچھلے مولویوں کی گراہی سے پچھلے رکھے جنہوں نے اپنے عقائد بدل ڈالے اور صحابہ اور تابعین اور  
مجتہدین امت یعنی امام ابوحنیفہ اور شافعی اور امام مالک اور احمد بن حنبل اور سفیان ثوری اور ازاعلی اور اسحق بن راہویہ اور امام بخاری اور ترمذی اور  
طبرانی اور ابن جریر اور شیخ عبد القادر ریلیانی اور ابن حزم اور ابن تیمیہ اور ابن قیم اور عبد اللہ بن مبارک وغیرہ ہم رحمہم اللہ علیم اجمعین کے خلاف  
اپنا اعتقادوں قائم کیا کہ اللہ کی کام میں حرف اور موت نہیں ہے نہ وہ عرش کے اوپر ہے نہ فرش پر نہ آگے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں نہ اوپر نہ نیچے نہ وہ  
اتر سکتا ہے نہ چڑھ سکتا ہے نہ بات کر سکتا ہے نہ کسی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے نہ اس کا منہ نہ ہاتھ نہ پاؤں نہ ۱۲ منہ نہ روحانی صفحہ ہذا  
۱۷ جو سورۃ اخلاص میں مذکور ہے اللہ اکیلا ہے اللہ بے نیاز ہے کسی چیز کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جتنا ہے نہ جتنا گیا اس کے جوڑ کا  
کوئی دوسرا نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۷ معلوم ہوا زکوٰۃ بھی ایک فرض ہے نماز کی طرح اور جو کوئی زکوٰۃ نہ دے اس سے طرنا چاہیے اور امام اس  
کو سزائے مالی بھی دے سکتا ہے اور سزائے مالی کی دلیل وہ ہے جو ابوداؤد و دارقطنی اور ابن خزیمہ اور سالم نے روایت کی اور کہا صحیح ہے ہر بن مسلم سے  
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو زکوٰۃ نہ دے تو ہم اس سے یا جبر میں گئے اور اس کا آدھا مال تاوان ہے خدا کی طرف سے اہل حدیث نے اس حدیث (باقی صفحہ آئندہ)





عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
أَبِي هِلَالٍ ابْنُ الرَّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا عَنْ أُمِّ عَمْرٍاءَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَكَاثَتْ فِي جَدِّ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَهَابَةٍ وَكَانَ  
يَقْدُرُ لِأَهْلِهَا فِي صَلَاتِهِمْ فَيَقْتُمُ بِقُلُوبِهِمْ اللَّهُ  
أَحَدًا فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوهُ لِي لِي قَتْلِي يَصْنَعُ ذَلِكَ  
فَنَالُوهُ فَقَالَ لَا تَهَارِصُوهُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أَحِبُّ  
أَنْ أَتَذَابَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ-

باب ۵۴ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
يُجَالِ اذْعُو اللَّهَ اذْعُو اللَّهَ اذْعُو اللَّهَ اذْعُو اللَّهَ اذْعُو اللَّهَ  
قَوْلُهُ اذْعُو اللَّهَ اذْعُو اللَّهَ اذْعُو اللَّهَ اذْعُو اللَّهَ اذْعُو اللَّهَ

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو قتادہ بن نعمان کا ذکر زیادہ  
کیا دیر روایت اور پر مذکور ہو چکی ہے فضائل القرآن میں

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہبی نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن صالح  
نے کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا ہم سے عمرو بن عمارت مصری  
نے انہوں نے سعید بن ابی بلال سے ان سے ابو الریحان محمد بن عبد الرحمن  
نے بیان کیا انہوں نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے جو حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں انہوں نے حضرت  
عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (کثوم بن زہد) یا  
کسی اور کو ایک شکر کا سردار بنا کر بھیجا وہ نماز میں دہر رکعت میں اپنی  
فرائض قتل ہوا تھا حد پر ختم کرتا۔ جب شکر کے لوگ لوٹ کر مدینہ میں  
آئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ  
نے فرمایا اس سے پوچھو ایسا کیوں کرتا ہے لوگوں نے پوچھا وہ  
کہنے لگے اس سورت میں اللہ کی صفیں مذکور ہیں مجھ کو اس کا پڑھنا  
اچھا لگتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو  
اللہ تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (سورۃ بنی اسرائیل میں) اے پیغمبر  
لوگوں سے کہہ دے اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو جس نام  
سے پکارو اس کے تو سب نام اچھے ہیں۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ و محمد بن حازم

۱۵ یعنی دوسری سورتوں کے ساتھ قتل ہوا تھا بھی مرز پر پڑھنا ۱۲ منہ ۱۵ نو پر تو نام تو بہت مشہور ہیں تفسیر کی حدیث میں وارد ہیں۔ اور ان  
کے سوا بھی بہت اسماء اور صفات قرآن و حدیث میں وارد ہیں۔ ان سب سے اللہ کی یاد رکھتے ہیں لیکن اپنی طرف سے کوئی نام یا صفت  
نرا شنا جائز نہیں حضرت صوفیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے مبارک ناموں میں عجیب ہمار ہیں۔ بشرطیکہ آدمی باطمارت ہو کہ ادب سے ان  
کو پرہیز کرے اور یہ بھی مرز ہے کہ حلال کا حق کھانا جو حرام سے پرہیز کرتا ہو۔ مثلاً غنا اور توانگری کے لیے یا غنی یا غنی کا در در کے شفا اور  
تندرستی کے لیے یا شانی یا کافی یا معانی کا حصول مطالب کے لیے یا قاضی الحاجات یا کافی السمات کا دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے یا عزیز  
یا قہار کا زید یا عزت اور آبرو کے لیے یا رافع یا معز کا علی ہذا القیاس ۱۲ منہ ۱۵

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ وَ  
أَبِي ظُبْيَانَ عَنْ جَدِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ  
النَّاسَ -

۱۰۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمُنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي  
عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ  
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ إِحْدَاى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى  
إِنْبَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا  
أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ لَا يَجْلِي  
مُسْمًى فَمَدَّهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ  
أَنَّهُمَا أَتَيْتُمَا لَتَأْتِيَنَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَمُعَاذُ  
بْنُ جَبَلٍ فَدَفَعَ النَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ  
تَقَعَّقَتْ كَأَنَّهُمَا فِي شَيْنٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاكَ  
فَقَالَ لَمْ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ  
جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا

نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے اور  
ابو ظبیان سے انہوں نے جدیر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔  
دیا آخرت میں رحم نہیں کرے گا جو اس کے بندوں پر دنیا میں  
رحم نہیں کرتے۔

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل مدنی نے بیان کیا کہ ہم سے  
حماد بن زید نے انہوں نے عامر الاحول سے انہوں نے ابو عثمان  
سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپ کی ایک صاحبزادی  
رعلیا حضرت زینب کی طرف سے ایک شخص آپ کو بلانے کو آیا کہ  
لگا۔ ان کا بچہ مرنے کے قریب ہو رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جا اور زینب سے کہہ دے اللہ ہی کا سب مال ہے جو  
چاہے لے لے اور جو چاہے دے اور ہر ذی روح کی حیات کا اللہ  
کے پاس ایک وقت مقرر ہے وہ اتنا ہی جیے گا اس سے کہہ دے  
کہ صبر کر اور اللہ سے صبر کا ثواب مانگے۔ لیکن حضرت زینب نے دوبارہ  
اس کو بھیجا اور قسم دی آپ صبر نہ کرنا لایئے اس وقت آپ کھڑے  
ہوئے آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبلؓ بھی گئے حضرت  
زینبؓ نے بچہ کو (آپ کی گود میں) ڈال دیا اس کی جان نکل ہی تھی دم  
ٹوٹ رہا تھا جیسے پرانی مشک کا حال ہوتا ہے یہ کیفیت دیکھ کر آنحضرت  
کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ رونا  
کیسا۔ آپ نے فرمایا یہ رونا رحم کی وجہ سے ہے جو اللہ نے

۱۔ عہدت بجز خدمت خلق نیست - یہ توضیح و سہارہ دینی نیست یہ اللہ کے بندوں پر رحم کرنا ان کے آرام اور راحت کی فکر کرنا ایسی عبادت  
ہے جو ہر شریعت میں کمات اور نجات کی باعث ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اللہ کی صفت رحم ہے تو رحمن اور رحیم کے نام  
سے اس کو پکار سکتے ہیں ۱۲۷ھ اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۷ منہ سکہ یہ سن کر وہ گیا آنحضرتؐ کا پیغام پہنچا یا ۱۲۷ منہ سکہ آپ کی شان کے  
توضیحات ہے ۱۲ منہ۔



سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَاذِيهِمُ الْغَيْبُ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ.

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَأْيَهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تَدْرِي إِلَّا بَصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ.

بَابُ ۵۲۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ.

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

بلال نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جن کو اللہ ہی جانتا ہے ریپٹوں کا گھٹنا بڑھا ان میں ایک بچہ ہے یا زیادہ پورا ہے یا ادھر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کل کیا ہوگا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا میدان کب برسے گا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جاندار کس سرزمین میں مرے گا اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد بخلی سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ تو سورة النعام میں فرماتا ہے۔ انکھیں اس کو نہیں پاسکتیں۔ اور جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد غیب کی بات جانتے تھے۔ وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ سورة نمل میں فرماتا ہے۔ کسی کو غیب کا علم بجز خدا کے نہیں ہے۔

باب اللہ تعالیٰ (سورة مشر میں) فرماتا وہ سلام ہے یعنی تمام عیبوں سے پاک، اور مومن ہے یہ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے زبیر بن معاویہ

۱۔ اس باب کی دونوں حدیثوں میں صفت علم کا اثبات ہے ۱۲۷۷۔ یہ حضرت عائشہ کا اجتہاد تھا دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کہتے ہیں لا تدرک الابصار سے یہ مراد ہے کہ دنیا میں اس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور مطلق نصیحت کی نفی تھی مراد نہیں ہے ورنہ آخرت میں مومنوں کو دیدار کوئی ٹکڑے کا جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ نے کلام سے حضرت موسیٰ کو فرما دیا اور رویت سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲۷۸۔ اس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ غیب کا علم آنحضرت کو کبھی نہ تھا۔ مگر جو بات اللہ آپ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی ابن اسحاق نے معاذی میں نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی تو ابن عبیدت کہنے لگا محمد اپنے تئیں پیغمبر کہنے میں اور آسمان کے حالات تم سے بیان کرتے ہیں لیکن ان کو اپنے تئیں اونٹنی کی خبر نہیں وہ کہاں ہے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا ایک شخص ایسا ایسا کہتا ہے اور میں تو قسم خدا کی وہی بات جانتا ہوں جو اللہ نے مجھ کو بتلائی اور اب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلا دیا وہ اونٹنی فلاں ٹھکانی میں ہے ایک درخت پر اٹکی ہوئی ہے آخر صحابہ گئے اور اس کو لے کر آئے ۱۲۷۹۔ اپنے بندوں کو امن دینے والا اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ۱۲۸۰۔

زَهْرًا حَدَّثَنَا مُعَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَيْقِقُ بْنُ سَلَةَ قَالَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَنَا نَصْلِي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَوْلُ السَّلَامِ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ  
الصلوات والطيبات السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

## باب ۵۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

مَلِكِ النَّاسِ -

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْضَلُ لِلَّهِ الْأَرْضُ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَطْوَى السَّمَاءُ بِيَمِينِهِ  
ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ  
وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالتَّيْسُ دُمِّي وَأَبْنُ مَسْرُودٍ  
وَأَسْحَقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الدُّهْمِيِّ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ -

## باب ۵۲۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - سُبْحَانَ سَائِكَ رَبِّ  
الْعِزَّةِ - وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِلسَّوْلَةِ وَمَنْ  
خَلَفَ بَعْدَهُ إِنَّ اللَّهَ وَصِيغَتُهُ -

جَعْفَرُ بْنُ كَاهِنٍ سَمِعَ مِنْ مَقْسَمِ بْنِ كَاهِنٍ سَمِعَ مِنْ شَيْقِقِ بْنِ سَلَةَ نَعَى كَرِ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَعَى كَاهِنٍ أَنَّهُ خَضَعَتْ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْيَى نَارِطِيَا  
كَتَبَتْ تَحْتَهُ تَوَلَّيْتُ كُنْتُ (بَعْنِي تَشْدِيدٌ) اللَّهُ بِسَلَامٍ أَنَّهُ خَضَعَتْ نَعَى  
دَجَبِ نَمَازٍ سَمِعَ فَارُغَ بَوَّاسٍ أَمْرًا بِأَيُّوْنَ نَعَى كَاهِنٍ أَنَّهُ بِسَلَامٍ اللَّهُ تَوَخُّودُ  
سَلَامٍ هِيَ دَسَبُ كَابِجَانِ وَالْأَمْلُكَ بَوَّاسٍ كَاهِنُ كَرِ وَالتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصلوات  
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى  
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
يَا بَابِ اللَّهِ تَعَالَى كَارِسُوتِ النَّاسِ فِي، فَرَمَانَا مَلِكِ النَّاسِ لَعْنِي  
سَبْ أَدْمِيُونِ كَابِ دَشَاه -

اس باب میں ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے  
ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن  
وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب  
سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابویہؓ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا۔ اور آسمانوں کو ڈھکنے  
ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے  
رہو بٹے، بادشاہ کہاں گئے (کوئی بولتا تک نہیں)، اس حدیث کو  
شعیب اور محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحییٰ لکھیں نے بھی زہری  
سے روایت کیا انہوں نے ابوسلمہ سے۔

باب اللہ تعالیٰ کا رکھنی بیگرہ قرآن میں، یوں فرمانا وہ پروردگار۔  
عزت والا ہے حکمت والا۔

اور سورۃ الصافات میں، اسے پیغمبرِ ممالک جو عزت والا ہے  
ان باتوں سے پاک ہے جو یہ کافر بناتے ہیں اور سورۃ منافقون میں عزت

سہ جوا کے موصولہ ذکر ہوگی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمان زمین اپنے ہاتھ میں لے کر فرمائے گا۔ انا الملک ۱۲ منہ ۱۲ شعیب کی روایت  
کو داری نے اور زبیدی کی روایت کو ابن خزیمہ نے اور اسحاق بن یحییٰ کی روایت کو ذہبی نے زہری کی روایت میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲



حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَبِي رَضٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَ قَالَ  
لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَبِي رَضٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَضٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ  
يُلْقَى فِيهَا وَ تَقُولُ هَلْ مِنْ قَزْدٍ  
حَتَّى يَضَعَ فِيهَا سَابُّ الْعَالَمِينَ  
قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ  
ثُمَّ تَقُولُ قَدْ قَدْ بَعَثْنَاكَ وَ  
كَرَمَكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ  
تَفْضُلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا  
خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلُ  
الْجَنَّةِ.

باب ۵۲۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ  
الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ -  
۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ

حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے  
انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
دوزخ میں لوگ برابر پڑتے رہیں گے دوسری سند امام بخاری  
نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے  
بیان کیا کہ ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے  
انہوں نے انسؓ سے تیسری سند اور خلیفہ بن خیاط نے اس  
حدیث کو معتمر بن سلیمان سے بھی روایت کیا کہا میں نے اپنے  
والد سے سنا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا براہِ گنہگار لوگ دوزخ میں پڑتے  
رہیں گے اور وہ یہی کہتی جائے گی۔ اور کچھ ہیں اور کچھ ہیں۔ آخر  
پروردگار اپنا مبارک قدم اس پر رکھ دے گا۔ اس وقت وہ سمٹ  
کر چھوٹی ہو جائے گی، عرض کرے گی۔ بس بس تیری عزت اور بزرگی  
کی قسم میں بھر گئی اب گنجائش نہیں رہی، اور بہشت کسی طرح نہیں  
بھرے گی اس میں بہت غالی ہو گئے ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اور  
ایک مخلوق پیدا کرے گا۔ اور بہشت کی غالی ہو گئے ان کو رہنے کے  
لیے دے گا۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۃ الفام میں، فرمانا وہی خدا ہے  
جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔  
ہم سے قبیبہ بن عقیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری  
نے انہوں نے ابن جریر سے انہوں نے سلیمان اخول سے انہوں نے

یعنی ابھی بہشت جو کہ تھل ہے اور لاؤ اور لاؤ ۱۲ منہ سکہ اس حدیث سے قدم کا ثبوت ہوتا ہے۔ اہل حدیث نے یہ اور وجہ اور علین اور  
حق اور اصیح کی طرح اس کی بھی تاویل نہیں کی، لیکن تاویل کرتے دے کہتے ہیں قدم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ذیل کر دے گا  
۱۲ منہ سکہ یعنی اپنا وجود پہچاننے کے لیے اس لیے مصنوع سے صانع پر استدلال ہوتا ہے بعضوں نے کہا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اس آیت  
سے یہ ثابت کریں کہ اس کے کلام پر حق کا اطلاق ہوتا ہے یعنی آسمان زمین کو کلمہ کن سے جو حق ہے پیدا کیا حق کا اطلاق خود پروردگار پر بھی ہوتا ہے۔  
یعنی ہمیشہ قائم اور دائمی کسی فنا ہونے والا نہیں ۱۲ منہ ۵۔



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلْتُ دِيكَ أَمْنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنْتُ دِيكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَسْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ لِي غَيْرُكَ -

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ -

بَابُ ۵۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا -

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عَدُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْبَشَرِ تَجَاوَزَكَ فِي زَوْجِهَا -

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا

طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو یوں دعا کرتے (یعنی تہجد کے وقت) یا اللہ تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا مالک ہے تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان کا بھی جو ان دونوں میں رہتے ہیں (آدمی جن فرشتے) تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا نور ہے تیرا کلام سچا تیرا وعدہ سچا تجھ سے ملنا پر ہے بہشت پر ہے دوزخ پر ہے قیامت پر ہے یا اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا تجھ پر ایمان لایا تجھ پر دوسرے کی ترسے ہی طرف رجوع ہوا۔ اور تیرے ہی مدد سے میں نے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور تجھ ہی سے ہر جگہ سے میں انصاف چاہتا ہوں میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی میرا معبود نہیں۔

ہم سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے پھر سی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے تو حق ہے تیرا کلام حق باب اللہ تعالیٰ کا قرآن میں کئی جگہ فرمایا اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے۔

اور ائمہ نے تميم بن مسلم سے روایت کی اس نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ساری تعریف اللہ ہی کیلئے سزاوار ہے جو ساری آوازوں کو سنتا ہے پھر غولہ بنت ثعلبہ کا قصہ بیان کیا اور کہا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سورۃ مجادلہ کی

مجھ سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو عثمان ندی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم جب کسی چڑھار پر چڑھتے تو زور دے

فَقَالَ أَسْبَعُوا عَلَيَّ الْفُسْكَوْنَ فَمَا تَكُونُ  
لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا عَائِيًّا تَدْعُونَ  
سَمِيعًا بَصِيرًا قَدِيرًا ثَوَّاقِي عَنِّي وَ  
أَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي يَا  
عَبْدَ اللَّهِ بَيْنَ قَتْلِي قَتْلَ لَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَكَانَهَا كَنْزُ  
مَنْ كُنُوسِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ إِلَّا  
أَدْلُكَ بِهِ -

۱۰۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ يَزِيدَ  
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي

چلا کر اللہ اکبر کہتے آنحضرتؐ نے فرمایا لوگو! اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے  
ہو۔ اہستہ اللہ کی یاد کرو، کیونکہ تم کسی بھرے یا غائب کو تصور بے پکارتے  
ہو۔ تم اس پروردگار کو پکارتے ہو جو رتی رتی اسنا اور دیکھتا،  
ہے اور ر علم اور سمع اور بصر کے لحاظ سے، نزدیک ہے پھر آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں دل ہی دل میں لا حول ولا  
قوة الا باللہ پڑھ رہا تھا آپؐ نے فرمایا عبد اللہ بن قیس لا حول ولا قوة  
الا باللہ پڑھنا۔ یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ  
ہے۔ راوی نے کہا یا آپؐ نے یوں فرمایا عبد اللہ بن قیس میں تجھ  
کو بہشت کا ایک خزانہ بتلاؤں۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرو  
نے کہا مجھ کو عمرو بن عمارؓ نے خبر دی انہوں نے یزید بن ابی  
حبیب سے انہوں نے ابوالخیرؓ (رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے  
عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے سنا کہ ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ مجھ کو کوئی ایسی دعا بتلائے جس کو

ملہ وہ جس کا حول ولا قوتہ الا باللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ غائب نہیں ہے اس کا یہ معنی ہے کہ وہ ہر جگہ ہر کوئی اور ہر چیز میں رہا ہے۔ اس طرح کی چیز ہے وہ تو دونوں تک کی بات  
جانتا ہے یہ جو کہا کرتے ہیں اللہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اس کا بھی یہی معنی ہے کہ کوئی چیز اس کے علم اور سمع اور بصر سے پوشیدہ نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے  
جیسے ہم یہ ماننے سمجھتے ہیں کہ اللہ اپنی ذات قدسی ہمتا سے ہر مکان یا ہر جگہ میں موجود ہے ذات مقدس تو بالائے عرش ہے گھر اس کا علم اور سمع اور بصر ہر  
جگہ ہے حضور کا یہی معنی ہے خود امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اللہ آسمان پر ہے زمین میں نہیں ہے یعنی اس کی ذات مقدس بالائے آسمان اپنے عرش پر ہے اور دین  
کے کل اماموں کا یہی مذہب ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے یہ کلمہ لا حول ولا قوتہ الا باللہ عجیب و غریب کلمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ میں یہ اثر رکھا ہے کہ جو کوئی اس کو  
ہمیشہ پڑھا کرے وہ ہر شے سے محفوظ رہتا ہے ہمارے ہر مہرشد حضرت مجدد کائناتؑ و زمانہؑ ہی تھا کہ سو سو بار اول تا آخر عدد تشریف پڑھتے اور پانچ سو مرتبہ لا حول ولا  
قوتہ الا باللہ اور دنیا و آخرت کے تمام کمات اور مفاد حاصل ہونے کے لیے یہ بارہ کلمے میں نے تجربہ کئے ہیں جو کوئی ان کو ہر وقت جب فرصت  
ہو پڑھتا رہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی کل مرادیں پوری ہوں گی۔ ایسا ہوا ایک عہد ہے دین شمس و مہمیت اور اہل علم کا ہوا دشمن تھا اور اس قدر طاقتور ہو  
چکا تھا کہ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا ہر شخص کو خصوصاً دینداروں کو اس کے شر سے اپنی عزت و آبرو و مہمانان دشوار ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لطیف  
سے اس کا قلع قمع کر دیا۔ اور اپنے بندوں کو راحت دی جب اس کے فی ان راسخ ہونے کی خبر آئی تو دفعاً یہ ماہہ تاریخ دل میں گزرا م چونکہ جو جس وقت از دنیا  
گشتہ تاریخ او بجاؤں نہ اسے ہر دن کن دیکھتے ہیں،

دُعَاءِ اَدْعُوْهُ فِي صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ كُلَّمَا كَتَبْتُ ذَنْبًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاعْفُ عَنِّيْ غَفْرَةً لِّمَنْ عِنْدَكَ مَغْفِرَةٌ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

۱۰۴۹۔ حَكَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو وَهَبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عَدُوٌّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِيْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَارَدُوا عَلَيْكَ۔

بَابُ ۵۲۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْهَوَالِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ لُكْدِ بْنِ جَدَّةٍ حَدَّثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ أَصْحَابَ الْإِسْتِخَارَةِ فِي أَرْبَعِ مَوَاطِنَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

میں نماز میں پڑھا کروں ، آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ اللھم انی ظلمت نفسی کلما کتبت ذنبا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی من عندک غفرۃ ایک انت الغفور الرحیم۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تمیمی نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہ جابر کو یونس بن یزید اہل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ نے مجھ کو پکارا کہ لگے تمہاری قوم قریش کی باتیں سن لیں اور جو انہوں نے تم کو جواب دیا وہ بھی سن لیا۔

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَارِسُورَةِ الْغَنَامِ فِي إِفْرَانَا كَمَا دَسَّ وَهْ يَرُدُّكَ قَدْرَتِ وَاللَّهِ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن ابی المظاہر نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا۔ وہ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے حدیث بیان کرتے تھے کہتے تھے میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ہر کام میں (جو مباح ہے) استعارہ کرنا سکھاتے تھے اور اس طرح سکھاتے تھے (اعتیاد کے ساتھ) جیسے قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے

اس حدیث میں نہایت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ معنوں نے کہا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اسی وقت فائدہ دے گا جب وہ سنتا دیکھتا ہو تو آپؐ نے جواوہر صدیقؓ کو یہ دعا مانگنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا وہ سنتا دیکھتا ہے میں کہتا ہوں سہما اللہ اہم بخاری کی باریک فہم اس دعا میں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کیا ہے۔ یہ صیغہ امر اور بکالت خطاب اور اللہ تعالیٰ کا مخاطب کرنا اسی وقت صحیح ہوگا۔ جب وہ سنتا دیکھتا اور حاضر ہو ورنہ غائب شخص کو کون مخاطب کرے گا۔ پس اس دعا سے باب کا مطلب ثابت ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ حدیث میں وارد ہے۔ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو اپنے پروردگار سے مرگوشی کرتا ہے۔ اور مرگوشی کی حالت میں کوئی بات کہنا اسی وقت موزن ہوگی جب مخاطب بخوبی سنتا ہو تو اس حدیث کو اس حدیث کے ساتھ ملانے سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کا وسیع بے انتہا ہے وہ عرش پر رہ کر بھی نمازی کی مرگوشی سن لیتا ہے۔ اور یہی باب کا مطلب ہے نہ ۵

يَقُولُ إِذَا هُوَ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَبْ  
 سَاكِعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ  
 لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ  
 وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ  
 مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ  
 وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ  
 الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ  
 تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ ثُمَّ تَسْمِيهِ  
 بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي  
 وَأَجَلِهِ قَالَ أَوْفِي دِينِي وَمَعَاشِي  
 وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَإِنَّهُ سَاكِعٌ لِي وَيَسِّرُهُ  
 لِي ثُمَّ بَارَكَ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَ  
 إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ شَرًّا لِي فِي دِينِي  
 وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ  
 فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَأَجَلِهِ فَأَعْرِضْهُ  
 عَنِّي وَأَقْذِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ -  
**بَابُ ۵۲۹ مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ وَ**  
**قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ**  
**وَأَبْصَارَهُمْ -**

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلِيمَانَ  
 عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ  
 سَالِوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ

آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو پہلے دو  
 رکعتیں نفل پڑھے پھر اسلام کے بعد یا تشدد کے بعد یا سجدے میں یہ  
 دعا پڑھے یا اللہ میں تیرے علم کی لطیف سے اس کام میں خیریت چاہتا  
 ہوں یعنی دین دنیا کی بھلائی اور تجھ سے قدرت چاہتا ہوں - تیری  
 قدرت کی لطیف سے اور تیرا فضل چاہتا ہوں تو ہی قدرت رکھتا  
 ہے - مجھ کو یہ علم نہیں ہے اور تو ہی علم رکھتا ہے کہ آئندہ کیا ہوئے  
 والا ہے مجھ کو یہ علم نہیں ہے تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے  
 یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام رہیاں پر اس کام کا بیان کرے جس کے  
 لیے استخارہ کرتا ہے زبان سے اس کا نام لے یا دل میں تصور کرے ،  
 میرے لیے فی الحال اور دنیا اور انجام کے لیے بہتر ہے تو اس کو میری  
 قسمت میں و مقدر میں ، کر دے اور اس کو آسان کر پھر اس میں  
 برکت دے یا اللہ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا  
 اور انجام کے لیے بُرا ہے یا یوں فرمایا - فی الحال اور آئندہ کے لیے  
 برا ہے تو اس کو مجھ پر سے ہٹا دے دور کر دے کہ میں اس کو نہ کر  
 سکوں اور پھر جو ام بہتر ہو جہاں ہو میرے لیے مقدر کر دے پھر اس  
 کو مجھ پر راضی اور خوش رکھ لے

باب اللہ کی ایک صفت یہ بھی ہے متقلب المقلوب  
 یعنی دلوں کا پھرنے والا -

اور سورۃ النعام میں اللہ نے فرمایا اور ہم ان کے دل اور آنکھیں پھیر دیں گے -  
 ہم سے سعید بن سلیمان نے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک  
 سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں سالم بن عبد اللہ بن عمر  
 سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں فرمایا کرتے

۱۰۵۲ یہ حدیث اور کتاب التہجد اور کتاب الدعوات میں گزر چکی ہے یہاں اس کو اس لیے لائے کہ اس میں قدرت الہی کا اثبات  
 ہے ۱۲۱۲

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِفُ لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ  
**بَابُ ۵۳** إِنَّ لِلَّهِ يَأْتِيهِ اسْمُ إِلَّا وَاحِدًا  
 قَالَ أَبُو عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ  
 الْبَرُّ اللَّطِيفُ

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا  
 شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْزَانَ عَنْ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي  
 هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
 لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَّا تَرَى إِلَّا وَاحِدًا مَنْ  
 احْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَا لَا حِفْظُنَا  
**بَابُ ۵۴** السُّؤَالُ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ  
 تَعَالَى وَالْإِسْتِغَاذَةُ بِهَا

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ  
 اللَّهِ حَدَّثَنِي مَا لَكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ  
 الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ  
 فِرَاشًا فَلْيَنْفِضْهُ بِصَفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِأَسْمِكَ سَبَّ وَضَعْتُ  
 جَنَّتِي وَبِكَ أَسْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ

تھے۔ نہیں ملے قسم اس کی جودلوں کا پھیرنے والا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کے ایک کم سونا نام ہیں۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ اس کو ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا اور الجلال کا  
 معنی بڑائی اور بزرگی والا اور بزرگ کا معنی لطیف باریک ہیں۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
 کہ ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
 سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نو دہائی  
 (۹۹) نام ہیں یعنی ایک کم سو جو کوئی ان کو یاد کرے دینی ان پر عمل  
 کرے، تو وہ جنت میں جائے گا۔

باب اللہ کے نام لے کر مانگنا ان کی پناہ چاہنا

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ادیسی نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے  
 امام مالک نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مرقری سے انہوں نے  
 ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
 فرمایا تم میں جب کوئی اپنے بھونے پر رسونے کے لیے آئے تو اپنی  
 پیاد (رد مال) کے کونے سے اس کو تین بار جھٹک لے اور یہ  
 دھار پڑھے دپاک، پروردگار میں تیرا نام لے کر اپنی کروٹ بھونے  
 پر رکھنا جوں اور تیرا ہی نام لے کر اٹھاؤں گا اگر تو میری جہان روک

۱۔ میں یہ کام نہیں کروں گا یا یہ بات نہیں کہوں گا ۱۲ منہ ۱۵ ابن عباسؓ نے کہا اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یا نیکی اور  
 انسان کرنے والا ۱۲ منہ ۱۵ یہ تانویں نام ایک روایتیں دار وہیں لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے اس لیے امام بخاری اس کو اس  
 کتاب میں نہ لائے الحمد للہ کے نزدیک اللہ کے اسماء اور صفات اس کی ذات کی طرح غیر مخلوق ہیں اور جمیع نے ان کو مخلوق کہا ہے  
 انہم اللہ تعالیٰ تانویں سے کا عدد کچھ صحر کے لیے نہیں ہے ان کے سوا بھی اور نام قرآن اور حدیثوں میں وارد ہیں جیسے مقلب القلوب ذوالجبروت  
 ذوالملکوت ذوالکبر یا ذو العظمتہ کافی دائم صادق ذی المعارج ذی الفضل غالب وغیرہ ۱۲ منہ ۱۵ یہ باب لاکر امام بخاری نے اہل حدیث  
 کا مذہب ثابت کیا کہ اسم عین مسمی ہے اور مسمی کی طرح غیر مخلوق ہے اور جمیوں کا رد کیا۔ کیونکہ اگر اسم مخلوق ہوتا اور مسمی کا غیر ہوتا  
 تو غیر خدا سے مانگنا اور غیر خدا سے پناہ چاہنا کیونکہ جہاں جو کتاب ہے ۱۲ منہ ۱۵ ایسا نہ ہو کوئی کڑا وغیرہ بیٹھا ہو ۱۲ منہ ۱۵ یعنی تیرے  
 ۱۴ کی مدد سے ۱۲ منہ ۱۵

نَفْسِي فَأَعِظْ لَهَا وَإِنْ أَرَسْتَهَا فَاحْفَظْهَا  
بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الْمُسْلِمِينَ تَابِعَهُ  
يَحْيَىٰ وَبِشَرِّ بْنِ الْمَفْضَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَدَ رُهَيْثُ  
وَأَبُو ضَمَامَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ شَاكِرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَدَ ابْنُ عَجَلَانَ  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْبَدْرُ أَوْسَدُ بْنُ  
أَسَمَةَ بْنِ حَفْصٍ -

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ سَرَّاجٍ عَنْ حَذِيفَةَ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَوْحَىٰ إِلَىٰ فَرَأَشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ  
بِأَسْمِكَ أَحْيَا وَمُوتُ وَإِذَا  
أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ  
النُّشُورُ -

۱۰۵۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ

رکھے پھر بدن میں نہ آنے دے یعنی مرجاؤں تو اس کے گناہ  
بخش دے اور اگر تو اس کو پھر بدن میں جانے کے لیے چھوڑ دے  
تو اس کو ہر بلا سے اس طرح محفوظ رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو  
محفوظ رکھتا ہے عبدالعزیز کے ساتھ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید  
قطان اور بشر بن مفضل نے بھی عبید اللہ سے انہوں نے سعید سے  
انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا۔ اور زہیر بن معاویہ اور ابو ظمیرہ  
اور اسماعیل بن زکریا نے اس حدیث کو یوں روایت کیا عبید اللہ  
سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے تو سعید کے والد کا واسطہ زیادہ کیا اور محمد بن عجلان نے  
اس حدیث کو سعید سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محمد بن عجلان کے ساتھ اس حدیث کو  
محمد بن عبدالرحمن طفاوی اور عبدالعزیز دراوردی اور اسامہ بن حفص نے  
بھی روایت کیا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربيع بن راسح سے  
انہوں نے حذیفہ بن بیان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم جب اپنے بچوں پر ہونے کے لیے تشریف لے جاتے تو  
فرماتے یا اللہ تیرا ہی نام لے کر میں جیتا ہوں اور تیرے ہی نام پر  
مروں گا۔ اور جب صبح ہوتی تو فرماتے شکر اس پاک پروردگار کا جس  
نے مرے بعد ہم کو جلایا۔ اور اسی کی طرف اٹھ کر جاتا ہے یعنی  
شتر کے دن)

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے

سہیح بخاری کی روایت کو امام سنائی تھے اور بشر کی روایت کو سعد نے صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت اور اس کی کتابیں کتاب الدعوات میں گزری ہیں  
ہے۔ اور ابو ظمیرہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسماعیل کی روایت کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو  
امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳

حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَجِيِّ بْنِ حِرَاشٍ  
عَنْ خُرَيْشَةَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي دَسْرٍ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ  
مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ يَا سَيِّدَ نَمُوتُ  
وَيَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالُو عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ  
أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ  
أَهْلَهُ فَقَالَ يَا سَيِّدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الشَّيْطَانِ  
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ  
يُقَدَّرَ سَابِقَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَوْ يَصْرُكَ  
شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ  
حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كِلَابِي  
الْمُعَلَّمَةَ قَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كِلَابُكَ  
الْمُعَلَّمَةُ وَذَكَرَتْ اسْمَهُ  
أَنْتَ يَا مَسْكَنَ فَكَلِّ وَ  
إِذَا سَامَيْتَ بِالْبُعْمَاضِ فَخَرِّقْ  
فَكَلِّ۔

انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ربعی بن خراش سے انہوں  
نے خریشہ بن حر سے انہوں نے ابوذر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر جاتے (خواب گاہ) پر تو فرماتے  
دیا اللہ تیرے ہی نام پر ہم جیتے ہیں۔ تیرے ہی نام پر مرتے ہیں۔  
یعنی موتے ہیں پھر جب نیند سے جاگتے تو فرماتے شکر اس خدا کا  
جس نے مرے بعد ہم کو جلایا اور اسی کی طرف (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے۔  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید  
نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے  
انہوں نے کربیب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی  
سے صحبت کرنے لگے اس وقت یوں کہے میں اللہ کا نام لے کر صحبت  
کرتا ہوں یا اللہ ہم کو شیطان سے بچا دے اور شیطان کو اس  
سے دور رکھ جو اولاد تو ہم کو عنایت فرمائے تو اگر ان کی قسمت میں  
اولاد ہوگی تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل  
بن عیاض مشہور ولی کامل، نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں  
نے ابراہیم بن نخی سے انہوں نے بہام بن حارث سے انہوں نے  
عدی بن حاتم طائی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے پوچھا  
میں اپنے تعلیم یافتہ کتوں کو شکار کے جانور پر چھوڑتا ہوں دیکھا وہ جانور  
کھاؤں، آپ نے فرمایا جب تو اپنے تعلیم یافتہ کتوں کو اللہ کا نام لیکر  
چھوڑے اور وہ جانور کو کچل لیں دامڑا لیں پر اس کو کھائیں نہیں، تو اس  
جانور کو کھا اور جب تو بن بھال کے تیر یعنی لکڑی، سے کوئی شکار  
مارے لیکن وہ نوک سے لگ کر جانور کا گوشت پیر دے اس میں  
گھس جائے، تو اس کو کھا۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ  
عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا  
حَدِيثًا عَقْدُهُمْ بِشَرِّهِ يَأْتُونَنا بِالْحُمَانِ  
لَا نَدْرِي يَدْكُرُونَ أَمْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا  
أَمْ لَا قَالَ أَذْكُرُونَ أَتَوَسَّوْا اللَّهَ وَكُلُّوا  
تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْزَّيْزُورِيُّ  
وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَثِيرِينَ يُسَمِّي وَيَكْبِرُ۔  
۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ  
أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ النَّجْرَةِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ  
قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ  
لَوِذَ بِحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا دُرَّ قَاءُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا  
بِأَبَا يَكُودَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت ابو خالد  
احمر نے کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا وہ اپنے والد سے  
روایت کرتے تھے۔ وہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا لوگوں  
نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یہاں چند ایسے آدمی ہیں جو نو مسلم ہیں۔  
ابھی ان کا شرک کا زمانہ گزرا ہے، وہ ہمارے پاس کٹا ہوا گوشت  
رجحنے کو لاتے ہیں ہم کو معلوم نہیں انہوں نے (ذبح کے وقت)  
اللہ کا نام لیا یا نہیں لیا آپؐ نے فرمایا تم اللہ کا نام لے کر کھا لو،  
ابو خالد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عبد الرحمن اور دود اور دمی  
اور اسامہ بن حفص نے بھی ہشام بن عروہ سے، روایت کیا۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے  
انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دو مینڈوں کی اللہ کا نام لے کر قربانی کی اور اللہ اکبر کہا۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن حجاج  
نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن عبد اللہ  
جبلی سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحجہ کی دسویں  
تاریخ کو جو دسے آپؐ نے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا پھر فرمایا جس شخص نے  
نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو  
وہ اللہ کے نام پر قربانی کاٹے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے ورقان بن عمر خوارزمی  
نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم  
مست کھاؤ جس شخص کو قسم کھانا منظور ہو وہ اللہ کی قسم کھائے۔

۱۔ محمد بن عبد الرحمن طحاوی اور اسامہ بن حفص کی روایتیں خود اسی کتاب میں موصوفاً گزری چکی ہیں اور عبد العزیز کی روایت کو مدعی نے دسل کیا ۱۲۱ منہ  
۲۔ در نہ خاموش رہے ترمذی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی  
اس نے شرک کی۔ اس باب میں امام بخاری نے متعدد حدیثیں لکریں ثابت کیا کہ اسم مسلی کا میں ہے اگر غیر ہو تا تو نہ اسم سے مدعی بانی (باقی بر صفحہ آئندہ)



بَابُ ۵۳۲ مَا يَدَّ كَرَفِي الذَّاتِ وَ  
النُّعُوتِ وَأَسَامِي اللَّهِ -

وَقَالَ خَبِيبٌ وَذَلِكَ فِي  
ذَاتِ الْإِلَهِ فَذَكَرَ الذَّاتَ  
بِاسْمِهِ تَعَالَى -

۱۰۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّسَيْمِيِّ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ  
أَبِي سَفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ جَارِيَةِ التَّقْفِيِّ  
حَلِيفِ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ مَثَرَمِ  
خَبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عِيَّاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ  
حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَعِي  
بَهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَارِثِ لِيَنْتَلِكُوا قَالَ  
خَبِيبُ الْأَنْصَارِيِّ -

وَكُنْتُ أَبَا لِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا  
عَلَى أُمِّي شَتَّى كَانَ لِلَّهِ مُصْرَعِي  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ تَشَاءُ  
يُبَارِكُ عَلَى أَوْصَالِ شَيْئٍ مُنْذَرٍ

باب اللہ تعالیٰ کو ذات کہہ سکتے (اسی طرح شخص) اس کے  
صفات اور اسماء ہیں -

اور خبیب بن عدی صحابی نے مرتے وقت کہا یہ سب تکلیف  
اللہ کی ذات مقدس کے لیے ہے تو اللہ کے نام کے ساتھ انہوں  
نے ذات کا لفظ لگایا -

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن ابی حمزہ  
نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمرو بن ابی سفیان بن اسید  
بن ابی حاریرہ نے جو بنی زہرہ کا حلیف اور ابو ہریرہ کے ساتھیوں  
میں سے تھا۔ کہا ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
رعصل اور قارہ والوں کی درخواست پر دس آدمیوں کو روانہ کے  
پاس (بھیجا ان میں خبیب بن عدی انصاری بھی تھے اور عامر اس  
مکرمی کے سردار تھے) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عیاض  
نے خبر دی ان کو حارث کی بیٹی زینب نے کہ جب بنی حارث  
خبیب کو قتل کرنے کے لیے اکٹھا ہوئے تو انہوں نے زینب سے  
ایک استرہ صفائی کرنے کے لیے مانگا جب وہ خبیب کو حرم کے باہر  
قتل کرنے کے لیے بے چلے تو انہوں نے یہ شعر پڑھیں -  
جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں

مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ گروں

میرا مرنے والا خدا کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہوں گامیں زلوں  
تن جو ٹوٹے ٹوٹے اب ہو جائیگا اس کے جوڑوں پر وہ برکت سے فردوں

بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) نہ اسم پر ذبح کرنا جائز ہوتا نہ اسم پر کتا چھوڑنا مل ہذا لیا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہذا) ۱۳ اس کے سوا احادیث الانبیاء میں گزر  
چکا ہے حضرت ابراہیم کے قصے میں تمہین فی ذات اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی حدیث میں ہے تفکرہ فی کل شیء ولا تفکرہ فی ذات اللہ اور قرآن میں دیکھ کر کہ  
اللہ نفس اور ذات ایک ہی ہے ۱۴ منہ ۱۵ یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے کہ بنی لحيان کے دو سو آدمیوں نے ان کو گھیر لیا آخر سات شخص شہید  
ہوئے اور تین آدمیوں کو قید کر کے لے گئے ان میں خبیب کو بنی حارث نے خرید کر لیا اور ایک مدت تک قید رکھ کر ان کو قتل کیا -  
رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۱۳

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصَيْبٍ -

بِأَنَّهُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى  
وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ وَقَوْلَ اللَّهِ  
تَعْلَمُونَ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا  
فِي نَفْسِكَ

١٠٦٣- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بَنِي  
غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنْ  
اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا  
أَحَدُكُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ-

١٠٦٢ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اُنْ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا  
خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يُكْتَبُ  
عَلَى نَفْسِهِ، وَهُوَ دُفْعٌ عِنْدَكَ عَلَى الْعَرْشِ  
إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي

١٠٤٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ

آنز عقبہ بن حارث نے ان کو مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن اپنے اصحاب کو ان کے مارے جانے کی خبر کر دی۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں) فرمانا اللہ اپنے  
نفس ذات سے، تم کو ڈراتا ہے۔

اور (سورہ مائدہ میں) تو جانتا ہے جو میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تمہارے نفس میں ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت دار نہیں ہے۔ اسی لیے اس نے بے حیائی کی باتیں (جیسے زنا وغیرہ) حرام کی ہیں مگر اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں ہے۔

ہم سے عہد کیا انہوں نے ابوجہرہ سے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے جب خلقت کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں خود اپنے نفس (ذات) پر یہ کیا میری رحمت میرے عہد پر غالب ہے یہ کتاب عرش پر اس کے پاس رکھی ہوئی ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا

سلسلہ آدمی کے لیے یہ عیب ہے کہ اپنی تعریف پسند کرے لیکن پروردگار کے حق میں عیب نہیں ہے کیونکہ وہ تعریف اپنے مزا دار ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے اس طرح ہے کہ امام بخاری نے اس کو لاکر اس کے دوسرے طریق کی طرف اپنی علامت کے مطابق اشارہ کیا یہ طریق تفسیر سورۃ انعام میں گزر چکا ہے۔ اس میں اتنا زائد ہے۔ و لذلک مدح نفسہ توفس کا اطلاق پروردگار پر ثابت ہوا کہ ذاتی نے اس پر خیال نہیں کیا اور جس حدیث کی شرح کتاب التفسیر میں کراۓ تھے ماس کو یہاں مبہول گئے۔ انہوں نے کہا مطابقت اس طرح سے ہے کہ احد کا لفظ بھی نفس کے لفظ کے مثل ہے ۱۲ منہ ۛ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأْ خَيْرٍ مِنْهُوَ وَإِنْ تَقَابَرْتُ إِلَى بَيْتٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَسَا عَا وَ إِنْ تَقَرَّبْتُ إِلَى ذَسَا عَا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَ إِنْ أَنَا فِي يَمْشِي أَتَيْتُ هَا وَ لَمَّا -

باب ۵۳۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ -

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِّنْ تَحْتِ أَرَجُلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ

انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں۔ اور وہ جب میری یاد کرے تو میں اپنے علم اور اپنے فضل و کرم سے اس کے ساتھ ہوں اگر اپنے دل میں میری یاد کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کی یاد کرتا ہوں۔ اور اگر اک جماعت میں (علاوہ میری یاد کرے تو میں اس سے بہتر جماعت (یعنی مقرب فرشتوں کی جماعت) میں اس کی یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہو تو میں ایک بائیں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس سے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں۔

باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا سورہ قصص میں (ہر چیز سوا پروردگار کے ہلاک اور برباد ہونے والی ہے۔)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا جب یہ آیت (سورۃ الفہم کی) اتری اسے پیغمبر کہہ دے وہ اللہ ایسی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیجے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں تیرے (مبارک) منہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر یہ انرا یا تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

سہ یعنی میرا بندہ جیسا میرے ساتھ لگان رکھے گا میں اسی طرح اس سے پیش آؤں گا۔ اگر یہ لگان رکھے گا کہ میں اس کے قصور معاف کروں گا تو ایسا ہی ہو گا۔ اگر یہ لگان رکھے گا کہ میں اس کو عذاب کروں گا تو ایسا ہی ہو گا۔ حدیث سے یہ نکلا کہ جلا کا جانب بندے میں غالب ہونا چاہیے اور پروردگار کے ساتھ نیک لگان رکھنا چاہیے۔ اگر گناہ بہت ہیں تو بھی یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔ اس کی وجہ سے مایوس نہ ہونا چاہیے ان اللہ بفر الذنوب جميعاً انہو الغفور الرحیم ۱۲ منہ سے مطلقانے کہا یعنی اس کی ہر نیکی کا ثواب اس کی نیکی سے کسی حد زیادہ دیتا ہوں دوڑنا اور ایک ہاتھ یا ایک بائیں طرف مجازات میں بالطور مشاکلت کے ہیں جیسے جزا میں مثلاً یا فانا نیکم کہا تھو ۱۳ منہ سے عرض امام بخاری کی یہ ہے کہ منہ کا اطلاق پروردگار پر قرآن اور حدیث دونوں میں آیا ہے اور گناہ جیسے اس کا انکار کیا ہے انہوں نے منہ سے ذات اور جیسے قدرت مراد لی ہے امام ابو حنیفہؒ نے اس کا رد کیا ہے ۱۲ منہ سے۔

أَوْ يَلْسَكُو شَيْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَهُودُ

**باب ۵۳۵** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ أَخَذْنَا عَلَى عَيْنَيْ تَغْدَى وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجَرَّوْا بِأَعْيُنِنَا -

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَسَ وَأَشَارَ سَيْدِهِ إِلَى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَسَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيئَةٍ -

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْكَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَسَ الْكَذَّابَ إِنَّهُ أَعْوَسُ وَإِنَّ رَبِّكَو لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافًا -

**باب ۵۳۶** قَوْلِ اللَّهِ هُوَ اللَّهُ الْحَاقُّ الْبَاقِ الْمَصْبُورُ -

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَفَا حَدَّثَنَا وَهَّابٌ حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْبٍ عَنْ ابْنِ مُحَبِّ بْنِ عَن ابْنِ سَعِيدٍ

اور آپس میں لڑا دے تو فرمایا یہ (بہ نسبت اگلے غذاہوں کے آسان ہے) کیونکہ ان میں سب تباہ ہو جاتے ہیں

**باب ۵۳۵** اللہ تعالیٰ کا (سورۃ طہ میں) یہ فرمانا مطلب یہ تھا کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے۔

اور سورۃ قمر میں) فرمایا نوح کی کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے پانی پر تیر رہی تھی یہ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر آیا۔ تو فرمایا سچا خدا تم پر چھپ نہیں سکتا (وہ مردود نہ کانا ہوگا) اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اس کی دونوں آنکھیں سالم اور بے عیب ہیں۔ آنحضرت نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا انگور۔

ہم سے حفص بن عمر رضی نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے کہا ہم کو قتادہ نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کائنات دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ یا در کھو وہ مردود کانا ہوگا۔ اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا۔

**باب ۵۳۶** اللہ تعالیٰ کا (سورہ شہد میں) فرمانا وہی اللہ ہے چرک بنانے والا پیدا کرنے والا نقشہ کھینچنے والا۔

ہم سے اسحق بن منصور (یا اسحق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے ابن حیر بن سے انہوں نے ابو سعید خدری

لے اس باب کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں ہیں ائمہ دین کا یہی قول ہے۔ مخالفین نے تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ آنکھ سے صفت بھرزا ہے۔ ۷۱۳ اس سے ان لوگوں کا رد ہوا جو آنکھ کی تاویل سے کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ ۷

الْحُدْرِي فِي غَرْبِي الْمَصْطَلِ اَنْهُمْ اَصَابُوا  
سَبَايَا فَاَرَادُوا اَنْ يَسْقَعُوهُ بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ  
فَسَالُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ  
فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوا وَاِنَّ اللَّهَ قَدْ  
كُتِبَ مِنْ هُوَ خَالِقٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ  
فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ  
نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ اِلَّا اللَّهُ  
خَالِقُهَا

باب ۵۳ قول الله تعالى لَهَا  
خَلْقْتُ بَيْدَتِي  
۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ  
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ  
اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَذَلِكَ  
فَيَقُولُونَ لَوْ اَسْتَشْفَعْنَا اِلَى رَبِّنَا حَتَّى  
يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَا تُونَ  
اَدَمُ فَيَقُولُونَ يَا اَدَمُ اَمَا تَرَى النَّاسَ  
خَلَقَكَ اللَّهُ رُبِيدًا وَاَسْجَدَ  
لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلِمَكَ اَسْمَاءَ  
كُلِّ شَيْءٍ شَفَعْنَا لَكَ اِلَى سَرِيَّتِنَا

سے انہوں نے کہا غزوہ بنی مصطلق میں لوگوں نے قیدی عورتیں  
پکڑیں انہوں نے چاہا۔ ان سے محبت کریں۔ لیکن ان کو پیٹ نہ  
رہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل کتنا کیسا ہے۔ آپ  
نے فرمایا عزل کیوں نہ کرو (عزل کرنے میں کوئی قیامت نہیں) کیونکہ  
اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جس کا پیدا ہونا لکھ دیا ہے۔ وہ ضرور  
پیدا ہوگا اور مجاہد نے قزاع سے روایت کیا کہا میں نے ابوسعید خدری  
سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جان  
ایسی نہیں جس کی قسمت میں پیدا ہونا لکھا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ضرور اس  
کو پیدا کرے گا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ ص میں) فرمانا (یعنی شیطان سے) تو نے  
اس کو کیوں سجدہ نہیں کیا۔ جس کو میں نے خاص اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے  
مجھ سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام و متوالی  
نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی طرح جیسے ہم  
دنیا میں جمع ہوتے ہیں مومنوں کو اکٹھا کرے گا۔ وہ گرمی وغیرہ سے پریشان  
ہو کر کہیں گے۔ کاش ہم کسی سفارش سے تو اپنے مالک کے پاس کرائیں  
وہ ہم کو اس جگہ سے (جہاں سخت تکلیف سے) نکال کر آرام دے  
پھر (سب مل کر) آدم کے پاس آئیں گے ان سے کہیں گے اے آدم آپ  
لوگوں کا حال نہیں دیکھتے کس بلا میں گرفتار ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے  
خاص اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور ہر  
چیز کے نام آپ کو بتلائے ہر لغت میں بولنا بات کرنا سکھلایا۔ اب اس

لے عزل کے معنی اور گزر چکے یعنی انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا تاکہ عورت کو حمل نہ رہے ۱۲ منہ سے اس باب میں صفت بد کا بیان ہے بلخیش  
اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں۔ ان کی تادیل نہیں کرتے امام ابو حنیفہ نے کہا بد کی تادیل قدرت یا نعمت سے کرنا قدریہ اور معتزلہ  
کا طریق ہے۔ ۱۲ منہ سے یعنی بیوقوفوں نے اگلے زمانہ میں یہ خیال کیا تھا کہ عالم قدیم ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آتا ہے۔ اور اس پر  
دلیل یہ قائم کی تھی کئی بچوں کو پیدائش سے لے کر الگ مکان میں رکھا ان کو بات نہ کرنے دی۔ جب وہ بڑے ہوئے (باقی برصغیر آئندہ)

حَتَّىٰ يَرْجِعَ مِنْ مَّكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ  
لَسْتُ هُنَاكَ وَيَدَّكَ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ  
الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنْ أَتَوْنَا نُوحًا فَرَاتَهُ  
أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثْنَا إِلَيْهِ أَهْلَ  
الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكَ وَيَدَّكَ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ  
وَلَكِنْ أَتَوْنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ  
فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ  
وَيَدَّكَ لَهُمْ خَطَايَاكَ الَّتِي أَصَابَهَا  
وَلَكِنْ أَتَوْنَا مُوسَى عَبْدًا أَنَا اللَّهُ  
التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ تَكَلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى  
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَدَّكَ لَكُمْ خَطِيئَتُهُ  
الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنْ أَتَوْنَا عِيسَى عَبْدًا اللَّهُ  
وَرَسُولًا وَكَلَّمْتَهُ وَرَدَّحَهُ فَيَأْتُونَ  
عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَلَكِنْ أَتَوْنَا  
عُحْمَدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفِيرًا  
لَهُ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَا تَخْشَوْنَ تَوْفِي  
فَا نَطْلِقُ فَا سْتَاذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي  
عَلَيْهِ فَا إِذَا رَأَيْتَ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا

وقت پروردگار کے پاس ہماری کچھ سفارش کیجئے تاکہ تم کو اس جگہ سے  
نجات ہو کر آرام ملے آدم کہیں گے میں اس لائق نہیں ان کو وہ گناہ یاد آ  
جائے گا جو انہوں نے کیا تھا (منوع درخت میں سے کھانا) مگر تم لوگ ایسا  
کرؤ نوح پیغمبر کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر میں بن کو اللہ تعالیٰ نے بن والوں  
کی طرف بھیجا تھا۔ اسے آخر وہ لوگ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے  
وہ بھی ہی جواب دیں گے میں اس لائق نہیں اپنی خطا جو انہوں نے (دنیا  
میں) کی تھی یاد کریں گے کہیں گے۔ تم لوگ ایسا کرو ابراہیم پیغمبر کے  
پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ (ان کے پاس جائیں گے) وہ بھی  
اپنی خطائیں یاد کر کے کہیں گے۔ میں اس لائق نہیں تم موسیٰ پیغمبر  
کے پاس جاؤ اللہ نے ان کو تورات عنایت فرمائی۔ ان سے بول  
کر باتیں کہیں یہ لوگ موسیٰ کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی یہی کہیں گے  
میں اس لائق نہیں اپنی خطا جو انہوں نے دنیا میں کی تھی یاد کریں  
گے مگر تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس  
کے رسول اس کے خاص کلمہ اور خاص روح میں یہ لوگ عیسیٰ کے  
پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے میں جن کی اگلی پھلی سب  
خطائیں بخش دی گئی ہیں۔ آخر یہ سب لوگ (جمع ہو کر) میرے پاس  
آئیں گے میں چلوں گا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی  
اجازت مانگوں گا۔ مجھ کو اجازت ملے گی۔ میں اپنے پروردگار کو دیکھتے

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) تو بالکل گونگے تھے۔ کوئی بات نہیں کر سکتے تھے۔ اس سے انہوں نے یہ نکالا۔ کہ اگر عالم حادث ہوتا تو سب لوگ گونگے ہی  
ہوتے۔ یہ استدلال جدید فلسفہ کی رو سے غلط نکلا۔ علم حیا و جی سے صاف عالم کا حادث ثابت ہو گیا۔ اب یہ کہ لوگ گونگے کیوں نہ ہوتے۔ اس پر  
وہی ہے کہ عیسا قرآن و حدیث میں وارد ہے۔ وہی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب زبانیں تعلیم کیں۔ انہوں نے اپنی  
اولاد سے مختلف زبانوں میں باتیں کیں اور اس طرح دنیا میں بولنا اور بات کرنا لوگوں نے سیکھا ۱۲ منہ (دعاشی صفحہ ۱۲) لے ہمارے پیغمبر کے  
سوا کوئی پیغمبر ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ تو مراد یہ ہوگی کہ طوفان کے بعد جو لوگ دنیا میں پہنچے تھے۔ وہ اس وقت ساری  
زمین والے تھے۔ کیونکہ باقی سب لوگ ڈوب کر ہلاک ہو گئے تھے گو حضرت شیتہؑ حضرت نوحؑ سے پہلے تھے۔ مگر ان کی کوئی نئی شریعت  
نہ تھی۔ بلکہ آدم علیہ السلام کی ہی شریعت پر چلتے تھے۔ تو شریعت والے پیغمبروں میں آدمؑ کے بعد سب سے پہلے نوحؑ آئے تھے ۱۲ منہ

فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي اسْرَفْ  
مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ وَاسْلُ  
نُعْطُهُ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ فَأَحْمَدُ  
سَابِقُ بِمَحَامِدِ عِلْمِنِيهَا ثُمَّ  
أَشْفَعُ فَيَحْدِثُ حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ  
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا سَأَلْتُ  
رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي  
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ  
يُقَالُ اسْرَفْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ  
يُسْمِعُ وَاسْلُ نُعْطُهُ وَاشْفَعُ  
تَشْفَعُ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ  
عِلْمِنِيهَا سَابِقُ ثُمَّ أَشْفَعُ  
فَيَحْدِثُ لِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ  
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا  
سَأَلْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا  
فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ اسْرَفْ  
مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ وَاسْلُ  
نُعْطُهُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ  
فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ  
عِلْمِنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ  
فَيَحْدِثُ لِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ  
الْجَنَّةَ

ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک اس کو منظور ہے۔ وہ مجھ کو  
سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد حکم ہوگا۔ محمد اپنا سر اٹھاؤ  
اور عرض کرو تمہاری عرض سنی جائے گی۔ تمہاری درخواست منظور ہوگی۔  
تمہاری سفارش مقبول ہوگی۔ اس وقت میں اپنے مالک کی ایسی ایسی  
تعریفیں کروں گا۔ جو وہ مجھ کو سکھایا ہے۔ (یا سکھائے گا) پھر لوگوں  
کی سفارش شروع کروں گا۔ سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔  
میں ان کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے  
پاس حاضر ہوں گا۔ اور اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ جب  
تک پروردگار چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے  
بعد ارشاد ہوگا۔ محمد اپنا سر اٹھاؤ جو تم کو ملے سنا جائے گا۔ اور سفارش  
کرو گے تو قبول ہوگی۔ پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کروں  
گا۔ جو اللہ نے مجھ کو سکھائیں (یا سکھائے گا) اس کے بعد سفارش  
کروں گا۔ لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں ان کو  
بہشت میں لے جاؤں گا۔ پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر  
ہوں گا۔ اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ جب تک  
پروردگار چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد  
حکم ہوگا۔ محمد اپنا سر اٹھاؤ جو تم کو ملے سنا جائے گا۔ اور سفارش  
کرو گے تو قبول ہوگی۔ پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کروں گا  
جو اللہ نے مجھ کو سکھائیں (یا سکھائے گا) اس کے بعد سفارش  
شروع کروں گا۔ لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔  
میں ان کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے

سہ بڑی دیر تک پروردگار آپ کو سجدے میں ہی پڑا رہنے دے گا۔ تاکہ عبودیت اور اویہیت کی شان سب پر کھلی جائے۔ حضرت محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ہی مقرب اور شان والے ہی۔ مگر پروردگار کے بندے اور غلام ہیں۔ اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں  
گر پڑیں گے۔ جیسے غلام اپنے مالک کے پاؤں پر گرتا ہے ۱۲ منہ سہ اور اس قسم کے بندوں کی سفارش کرو ۱۲ منہ سہ جو لوگ اس  
اس حد کے اندر ہوں گے ۱۲ منہ ۶

ثُمَّ أَسَاجِمُ فَاقُولَ مَا بَقِيَ مِنَ التَّائِبِ  
إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقَضَاءُ وَوَجِبَ عَلَيْهِ  
الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً  
ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ  
بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ  
مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّبَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللَّهِ مَلَأَتْ  
لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَابُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
وَقَالَ الْأَيْمِيُّ مَا أَتَّفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ مِنْ فَنَاءَةٍ لَوْ يَغِيضُ مَا فِي يَدِهِ وَقَالَ  
عَرُشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيدُ الْأُخْرَى  
الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

پس حاضر ہوں گا۔ عرض کروں گا یا پاک پروردگار اب تو دوزخ میں ایسے  
ہی لوگ رہ گئے ہیں۔ جو قرآن کے بموجب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہنے  
کے لائق ہیں۔ (یعنی کافر اور مشرک) انسؓ نے کہا۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے  
جائیں گے جنہوں نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان  
کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہوگا۔ پھر وہ لوگ بھی نکال لیے  
جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ اور ان کے دل میں  
گیسوں کے برابر ایمان ہوگا۔ (گیسوں جو سے چھوٹا ہوتا ہے) پھر وہ بھی  
نکال لیے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ اور ان کے  
دل میں جو نیکی برابر (یا بھلے کے برابر) ایمان ہوگا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
کہ ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں  
نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ خرچ کرنے سے اس میں کمی  
نہیں ہوتی۔ رات دن اس کی بخشش جاری ہے۔ (جو دعو کا دیا  
بہا رہا ہے) فرمایا تبارک اللہ نے جب سے آسمان اور زمین پیدا  
کیئے کتنا کچھ خرچ کیا ہوگا۔ مگر اس کے ہاتھ میں جو تھا وہ کچھ کم نہیں ہوا  
فرمایا اس کا عرش پانی پر تھا۔ پروردگار کے دوسرے ہاتھ میں ہفت تلوار  
ہے کسی کو پست کر دیتا کہ دیتا ہے کسی کو بلند

ہم سے مقدم بن محمد نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے میرے چچا

اسے یہ حدیث اور کتاب التفسیر میں گزر چکی ہے۔ یہاں اس کو اس لیے لائے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا بیان ہے۔ دوسری حدیث  
میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں خاص اپنے مبارک ہاتھوں سے بنائیں۔ تورات اپنے ہاتھ سے لکھی۔ آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے  
بنایا۔ جنت عدن کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے ۱۲ منہ سے دیا ہی ہاتھ بھرا ہے جیسے پہلے بھرتا تھا ۱۲ منہ سے آسمان زمین پیدا کرنے  
سے پہلے ۱۲ منہ سے بندھوؤں کی قدیم کتابوں سے بھی بنی ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں نہا پانی ہی پانی اور نارایں مینی پروردگار کا تخت پانی  
پر تھا۔ پانی میں سے ایک بخار نکلا جس سے ہوا پیدا ہوئی۔ ہواؤں کے آپس میں ٹٹنے سے آگ پیدا ہوئی۔ پانی کی تپوٹ اور سردی سے زمین کا مادہ  
بناد اللہ اعلم ۱۲ منہ سے خلقت کے پڑھاؤ انار کا ۱۲ منہ سے کسی کا اتالی ہوتا ہے کسی کا ادا رہا ایک قوم کا چڑھاؤ اس کے ہاتھ میں ہے ۱۲ منہ۔



حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَيْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمَوَاتُ يَمِينَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حُمَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا مِمَّنْ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَقَالَ أَبُو أَلِيانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ -

س ۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَرْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُوذَا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَبْسُكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إصْبَحٍ وَالْأَرْضِ صَبِيحًا عَلَى إصْبَحٍ وَالْجِبَالِ عَلَى إصْبَحٍ وَالشَّجَرِ عَلَى إصْبَحٍ وَالْخَلَائِقِ عَلَى إصْبَحٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ نَوَاحِذَهُ ثُمَّ قَامَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَأَى

قاسم بن یحییٰ نے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سے آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن پروردگار (ساتوں) زمینوں کو ایک مٹھی میں لے لے گا۔ اور (ساتوں) آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے پھر فرمائے گا۔ (سچا) بادشاہ میں ہوں۔ اس حدیث کو سعید بن داؤد بن ابی زبیر نے امام مالک سے روایت کیا۔ اور عمرو بن حمزہ نے کہا۔ میں نے سالم سے سنا۔ کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور ابو الیمان نے کہا (یہ حدیث اوپر گزری چکی ہے) ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی۔ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ زمین کو ایک مٹھی میں لے لے گا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا۔ انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے منصور بن معتمر اور سلیمان اعش دونوں نے بیان کیا۔ انہوں نے ابراہیم بن شعیب سے انہوں نے عبیدہ سلیمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی (نام نامعلوم یا یہودیوں کا عالم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگیا محمد اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر درختوں کو ایک انگلی پر۔ ساری خلقت کو ایک انگلی پر اٹھائے گا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے (مبارک) دانت کھل گئے اور آپ نے یہ آیت (سودہ زمری) پڑھی۔ ان لوگوں نے اللہ کا مقربہ جیسے چاہیئے تھا۔ ویسا نہیں جانا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے

س ۱۰۷۱ - اس کو دارقطنی اور لا کالی نے وصل ۱۲ سے اس کو امام مسلم اور ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ سے جب تو اس کے لیے شریک ٹھہرائے اولاد ثابت کی۔ ان حدیثوں کے لیے مٹھی اور انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے۔ امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ تعجب سے ہاتھ پر مٹھنا

فِيهِ فَضِيلٌ بْنُ عِيَّازٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
ابْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
فَضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصَدَّقًا  
بِهِ -

۱۰۷۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ  
قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ  
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ  
الْبَكْتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ  
السَّمَوَاتِ عَلَى أَصْبَحٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى أَصْبَحٍ وَ  
النَّجْمِ وَالنَّوْمِ عَلَى أَصْبَحٍ وَالْخَلَائِقِ عَلَى أَصْبَحٍ  
ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ خَايَتُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْكَ حَتَّى بَدَأَتْ  
نَوَاجِدُكَ تَقُولُونَ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ -

باب ۵۳۵ قول النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہ اس حدیث میں فضیل بن عیاض نے منصور بن منقر سے انہوں نے  
ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود  
سے اتنا بڑھا یا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اس  
کی بات پر تعجب کئے اور اس کے قول کی تصدیق کر کے (اس کو  
امام مسلم نے وصل کیا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد  
نے کہا ہم سے اعمش نے کہا۔ میں نے ابراہیم شعی سے سنا وہ کہتے  
تھے میں نے علقمہ بن قیس سے وہ کہتے تھے علقمہ بن مسعود بیان  
کرتے تھے۔ اہل کتاب میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ ابو القاسم  
اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درخت  
اور گیہی مٹی کو ایک انگلی پر اور خلقت کو ایک انگلی پر روک لے گا ہمارے  
لے گا، پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ عبد اللہ نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یہی کرتا ہنسے  
کہ آپ کے دانت کھل گئے۔ پھر یہ آیت پڑھی مَا قَدَرُوا  
اللہ حق قدرہ -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ تعالیٰ سے

(بقیہ حواشی صفحہ سابقہ) ہنسے اور اس یہودی کے کلام کی تصدیق کرنے کے لیے ابن خزیمہ کی روایت میں ہے۔ تصدیقاً بقولہ اب بعضوں  
نے جو کہا ہے کہ انگلی کا ذکر صحیح حدیثوں میں نہیں ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ اس حدیث کے سوا مسلم کی ایک حدیث میں ان قلب  
ابن آدم ہیں اصبعین من اصابع الرحمن۔ اسی طرح بعضوں نے جو کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی کی جمالت پر ہنسے آپ  
کا ہنسنا گویا انکار تھا اس کے کلام کا یہ بھی غلط ہے۔ امام حافظ ابن خزیمہ نے اس قول کو خوب رد کیا ہے۔ اور ابن صلاح نے کہا ہے  
کہ اگر آپ کی ہنسی کا مطلب انکار ہوتا تو راوی لوگ یہ کیسے کہتے تصدیقاً لہ یا تصدیقاً بقولہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے یہ  
بعید تھا کہ آپ لوگوں کو اللہ کی ذات اور صفات کے مقدمہ میں باطل اور غلط خیال پر قائم رکھتے اور اوپر ایک صحیح حدیث میں گنہگار  
ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری زمین کو قیامت کے دن ایک روٹی کی طرح اپنے ہاتھ سے اُلٹ پلٹ کر لے گا۔ ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ۱۸۸) لہ حافظ ابن صلاح نے کہا جب ثقہ راویوں کے نقل سے یہ لفظ ثابت ہو یعنی تصدیقاً لہ اور شیخین یعنی بخاری مسلم دونوں  
اسی پر متفق ہوں تو یہ مثل متواتر کے ہوگا۔ اور اس کا انکار کرنا ثقہ راویوں کو مضعون کرنا ہے اور صحیح حدیث کو رد کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ  
ایسی جماعت اور دلیری سے بچائے ۱۲ منہ۔

وَسَكَ لَا تَخْصُ أَخِيرُ مِنَ اللَّهِ -

وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ  
لَا تَخْصُ أَخِيرُ مِنَ اللَّهِ -

۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ

وَسَاءِ إِدْكَابِ الْمُغِيرَةِ عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ سَأَيْتُ حَلَامَ

أَهْمَ آفِي لَهْرَاتِنَا بِالسَّيْفِ غَيْرِ مُصَفِّهِ

فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَكَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ

وَاللَّهِ لَأَنَا أَغَيْرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمَنْ

أَجَلَ غَيْرَةَ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ

الْحَدْرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ

بَعَثَ الْمُسْتَشْرِينَ وَالْمُسْتَذِرِينَ وَلَا

أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْمَلَأَ مِنْ

اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ

یوم کوئی غیرت دار نہیں ہے

در عبد الملک بن عمر نے کہا انہوں نے عبد الملک سے لا شخص ایگر  
من اللہ کے معنی وہی ہیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ

نے کہا ہم سے عبد الملک بن عمر نے انہوں نے وارد سے جو غیرہ

بن شعبہ کے منشی تھے۔ انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے

کہا سعد بن عبادہ (الفار کے رئیس) نے کہا اگر میں اپنی جو کچھ پاس غیر

مروے کو پاؤں تو تلوار کی دھار سے ماروں (اس کا کام ہی تمام کر دوں گا)

یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی۔ آپ نے (الفاری)

سے فرمایا تم کو سعد کی غیرت (اور حمیت) پر تعجب آتا ہو گا۔ خدا

کی قسم میں سعد سے زیادہ غیرت دار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ سے

بھی زیادہ غیرت دار ہے۔ اور غیرت ہی کی وجہ سے اس نے پیشتر

کے چھپے اور کھلے سب کام حرام کر دیئے ہیں۔ اور اللہ سے زیادہ

کسی کو محبت قائم کرنا عہد کا کوئی موقع باقی نہ رکھنا پسند نہیں ہے۔

اس لیے اس نے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا جو (مومنوں) کو خوش خبری

اور کافروں کو ڈراوا دینے والے تھے۔ اور کسی کو اپنی تعریف ہونا اللہ

سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ اور اس لیے اس نے سب بہشت کا

سے غلط ہے اور صحیح روایتوں کا ذکر نا اور حدیث کے اماموں پر طعن کرنا زیبا نہیں۔ باوجود ممکن ہونے تاویل کے کہ میں کہتا ہوں۔ تاویل

کی کوئی ضرورت نہیں۔ شخص کے لیے جسم لازم ہو نا ضروری نہیں بلکہ شخص ایک فرد کو کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرد ہے۔ اس کے علاوہ

ہماری شریعت میں کوئی ایک دلیل بھی اس امر کی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم نہیں ہے۔ یا جسم ہے۔ اور جسم کا اطلاق جیسے پروردگار پر درست

نہیں ایسے ہی جسم کی نفی بھی درست نہیں اور پچھلے متکلمین نے جو اللہ کے تنزیہ میں یہ برحقایا ہے کہ وہ جسم نہیں ہے۔ یہ ان کی تراشی

ہوئی تنزیہ ہے۔ شرعی تنزیہ نہیں ہے۔

سے تاکہ آخرت میں اس کے بندوں کو کوئی عذر کا موقع نہ رہے۔

سے اپنے نیک بندوں کے لیے جو اس کی تعریف کرتے ہیں۔

الْحَيَّةُ

بَاب ۵۳۹ كُلُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ

شَهَادَةٌ

وَسَمِعَ اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلِ اللَّهُ  
وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
النُّفُوسَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَتُهُ مِنْ  
صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ  
إِلَّا وَجْهَهُ -

۱۰۷۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ  
ابْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَكَمَ لِرَجُلٍ أَمَحَكَ مِنَ النُّفُوسِ  
شَيْءٌ قَالَ نَعُو سَوْسَةٌ كَذَا وَسَوْسَةٌ  
كَذَا الْمُسَوِّمَاتُ سَمَاهَا -

بَاب ۵۴۰ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ  
عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ -

وندہ کیا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ انعام) میں فرمایا اے پیغمبر ان سے پوچھ

کس شے کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نیکی شے فرمایا جیسے آگے ارشاد ہوتا

ہے۔ قل اللہ شہید ہستی و بیکتہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قرآن کو شے فرمایا سالانہ قرآن اللہ کا کلام اس کی ایک صفت ہے

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ قصص) میں فرمایا ہر شے ہلاک ہونے

والی ہے مگر اس کا منہ نہ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا۔ کہا ہم کو

امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے

انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک شخص (نام نامعلوم) سے فرمایا تیرے پاس قرآن میں سے کوئی

شے ہے۔ وہ کہنے لگا جی ہاں ثلاثی سورہ ثلاثی سورۃ کئی سورتوں کا اس

اس نے نام لیا۔

بَاب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ ہود) میں فرمانا اس کا عرش پانی

پر تھا۔ (یعنی تخت) اور سورۃ توبہ میں فرمایا وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

۱۱۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو نے بھی عبد الملک بن عمر سے روایت کیا ہے۔ اس کو داری نے وصل کیا اس میں یوں ہے اللہ سے زیادہ

کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے ۱۲ منہ ۵۵ عربی میں شے کہتے ہیں موجود کو اللہ تعالیٰ موجود ہے بلکہ درحقیقت وجود اسی کا وجود ہے

تو وہ شے بھی ہو۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا جو اللہ کو شے نہیں کہتے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں۔ اللہ شے ہے مگر اور

اشیاء کی طرح نہیں ہے۔ جو بے وقوف اللہ کو شے نہیں کہتے۔ ان سے پوچھنا چاہیے جب اللہ شے نہ ہوا۔ تو معاذ اللہ لا شے ہوگا۔ اس لیے کہ ارتقاء

تفصیل میں محال ہے اور لا شے کہتے ہیں۔ معدوم ٹھہر۔ تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔ وہ تو موجود ہے اور موجود بھی کیسا موجود حقیقی کس

کے وجود کے مقابل کسی کا وجود نہیں ہے۔ پناہ بندی و پستی توئی۔ ہمہ نیستند آنچه ہستی توئی ۱۷ منہ ۵۵ اور جب صفت شے

ہوئی تو موصوف بطریق ادنیٰ شے ہوگا ۱۲ منہ ۵۵ تو معلوم ہوا کہ پروردگار کا منہ بھی ایک شے ہے ۱۷ منہ

۵۵ جیسے آگے باب کی حدیث میں آتا ہے ۱۲ منہ ۵۵ جب اس نے کہا یا رسول اللہ اگر اس عورت کی آپ کو خواہش نہیں تو مجھ سے اس

کا نکاح کر دیجیے ۱۲ منہ ۵۵ اس باب کی حدیث میں امام بخاری نے عرش کا اور اللہ کے عرش پر مہرے کا اثبات کیا اور جمہیہ کا رد کیا جو اسکا

علی العرش کے منکر ہیں ان کا پیشوا جہم ابن صفوان لکھتا تھا۔ اور مجھ سے ہو سکتا تو میں استوا کی آیتیں معصوم میں سے چھیل دلتا

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ  
ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَا عَلَى  
الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ  
الْحَبِيبُ يُقَالُ حَبِيبٌ مَجِيدٌ  
كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَا جِدَ مُحَمَّدٌ  
مِنْ حَمِيدٍ -

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْزَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ  
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصْبٍ  
قَالَ إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا  
الْبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا لَبَّيْنَاكَ فَاعْطِنَا  
فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ  
اقْبَلُوا الْبَشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَوْ  
يَقْبِلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جُنَّتْ لَكِ  
لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ  
أَوَّلِ هَذَا أَلَا هُمْ مَا كَانَ قَالَ كَانَ

ابو العالیہ نے کہا۔ استوی الی السماء یعنی آسمان کی طرف چڑھ گیا، بلند  
ہوا سو وہ (جو سورۃ بقرہ میں ہے) اس کا معنی بنایا۔ اور مجاہد  
نے کہا اس کو فریابی نے وصل کیا، استوی علی العرش یعنی عرش پر  
بلند ہوا۔ اور ابن عباس نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے تفسیر میں  
وصل کیا) (مجید) کے معنی (ذوالعرش المجید) میں بزرگی والا۔ اور  
ودود کا معنی (جو سورۃ بروج میں ہے) محبت رکھنے والا عرب لوگ  
کہتے ہیں۔ حبیب مجید۔ مجید ماہد سے نکلا ہے (یعنی بزرگی والا اور  
محمود حمید سے نکلا ہے یعنی تعریف کیا گیا)۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں  
نے اعمش سے انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے صفوان بن  
حز سے انہوں نے عمران بن حصیب سے انہوں نے کہا میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ اتنے میں بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے۔  
آپ نے فرمایا بنی تمیم کے لوگو تم خوشخبری قبول کرو۔ انہوں نے کہا آپ ہلکو  
دہشت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ کچھ دلاویئے۔ اس کے بعد کچھ یمن کے  
لوگ آئے۔ آپ نے فرمایا۔ یمن والوں تم تو بھی خوشخبری قبول کرو۔ بنی تمیم  
والوں نے تو نہیں قبول کی اور دنیا کے طالب ہوئے۔ انہوں نے کہا  
یا رسول اللہ ہم کو یہ خوشخبری قبول لا اور بدل منظور ہے۔ ہم تو آپ کے  
پاس اس لیے آئے ہیں کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور دیر در یافت کریں کہ عالم  
کی ابتداء پیدا کون کیوں ہوئی؟ آپ نے فرمایا ایسا ہوا اللہ تعالیٰ موجود تھا۔

۱۔ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی عرش پر بیٹھا استوی کا سب سے صحیح معنی یہی ہے۔ اور معتزلہ اور حمیہ نے کہا استوی کا معنی نور  
زبردستی سے غالب ہوا ہم کہتے ہیں اس کا مقابل کون تھا۔ جس پر وہ زور بردستی سے غالب ہوا۔ اور ہم نے خاص اس صفت یعنی  
صفت استوی کے بیان میں ایک حدیث کا کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے المنتہی الی الاستوی ۱۲ منہ ۱۵ اس نسخہ میں یوں ہی ہے اور صحیح بخاری میں وہ معلوم  
ہوتا ہے جس میں یوں ہے وحید میں محمود سے نکلا ہے مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ حمید اور حمید گود ووزن فعیل کے وزن پر ہیں۔ مگر حمید بمعنی اسم  
فاعل اور حمید بمعنی اسم مفعول ہے ۱۲ منہ ۱۵ ہم تو دنیا کی طلب میں آئے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ دیا کا مال ۱۲ منہ ۱۵ اشتری لوگ ابو موسیٰ کی قوم  
والے ۱۲ منہ ۱۵ اہل اللہ اور نیک بندوں کے پاس جانے کا اصل مقصد خدا کی طلب ہونا چاہیئے۔ اگر دنیا کی طلب منظور ہے۔ تو تجارت،  
زراعت اور دیگر دنیا کے دھندوں میں مشغول ہوں اہل اللہ کے پاس جا کر پھر دنیا کی خواہش کرنا د بقیہ بر صغیر آئندہ ہ  
۲۔ عرش پر بیٹھے کا ذکر ترمذی و حدیث میں چونکہ نہیں ہے اس لیے استوی علی العرش کے معنی صرف یہی ہوں گے کہ عرش پر برابر ہا کیونکہ استواء مستوی ہونے سے نہیں ہے  
(عبد الصمد بن یحییٰ)

اللَّهُ وَلَوْ يَكُنْ شَيْءٌ عَقِبَهُ وَكَانَ  
عَاشٍ عَلَى السَّمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكُتِبَ  
فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ ثُمَّ آتَانِي  
سَاجِدٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَذْرَاكَ  
نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَأَنْطَلَقْتُ  
أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ  
دُونَهَا وَيَا أَيُّهَا اللَّهُ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا  
قَدْ ذَهَبَتْ وَلَوْ أَقْبَرُ

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ  
عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
يَمِينَ اللَّهِ مَلَأْنِي لَا يَغِيضُهَا  
نَفَقَةٌ سَحَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
أَسْرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ  
لَوْ يَنْقُصُ مَا فِي يَمِينِهِ

اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا تخت پانی پر تھا۔ پھر آسمان اور  
زمین پیدا کئے اور نیکے کے مقام (یعنی لوح محفوظ) میں ہر چیز  
کو لکھا۔ جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھی (عمران کہتے ہیں۔  
آپ یہی بیان کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی (نام نامعلوم)  
آیا اور کہنے لگا۔ عمران (بیٹھا کیا ہے) تیری اونٹنی چل دی میں یہ سن  
کر اس کے دھونڈنے کو چلا دیکھا تو وہ (اتنی دور چل دی ہے،  
(چمکتی رہتی اس کے بھی پرے نکل گئی ہے۔ خدا کی قسم مجھ کو یہ  
آرزو رہی اونٹنی چل رہی تو چل دیتی۔ مگر میں آنحضرت کے پاس  
سے نہ اٹھتا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ بن ابی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الرزاق  
بن ہمام نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے ہمام بن  
منیہ سے کہا ہم سے ابو ہریرہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت  
سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دامن ہاتھ  
بھرا ہوا ہے۔ کوئی خرچ اس میں جو خزانہ ہے اس کو کم نہیں کرتا  
رات اور دن فیض کا چشمہ اس میں سے جاری ہے۔ بتلاؤ تو  
آسمان زمین جب سے بنے ہیں۔ اس نے (اب تک) کتنا کچھ خرچ  
کیا ہو گا اگر اس پر بھی جو خزانہ اس کے داہنے ہاتھ میں تقادہ کم نہیں ہوا  
(بلکہ جوں کا توں ہے) اس کا تخت پانی پر ہے اس کے  
دوسرے ہاتھ میں بھی فیض (یعنی جود

بقیہ حواشی صفحہ سابقہ، بڑی کم فعیلی اور بد بختی ہے۔ ہمارے زمانہ میں مرید اور مرشد دونوں بگڑ گئے مرید تو اس لیے مرید  
ہوتے ہیں کہ پیر صاحب کی بدولت دنیا کے فوائد حاصل کریں حکومت اور عہدہ ملے دنیا و آبرو حاصل ہو پیر صاحب ایسے  
مریدوں کی فکر میں رہتے ہیں جس سے خوب خوب نذریں ہاتھ آئیں۔ رات دن علوے ماندے پر ہاتھ چلے۔ اسے لعنت  
خدا پر پری مریدی ہے یا مکاری اور دنیا طلبی ہے۔ ایسے پیر اور ایسے مرید دونوں سے بھاگنا چاہیے۔ اگلے اہل اللہ کے پاس  
اگر کوئی شخص دنیا طلبی کی نیت سے آتا تو اس کو نکال کر باہر کرتے اور کہتے فقیروں کے پاس تمہارا کیا کام ہے امیروں اور نوابوں  
کے پاس عاؤں ۱۱ منہ ۵۵ عالم کی خلقت سے پہلے حبشہ سے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) پہلے اس نے پانی پر تخت بنایا  
۱۲ منہ ۵۵ مراب جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ ۱۳ منہ ۵۵ یہ مرزے مرزے کی باتیں ابتدائے آفرینش عالم کی  
ستارہ بتا ۱۲ منہ ۵۵

وَعَدَّ شَاءَ عَلَى الْمَاءِ وَيَسِدُّ الْأُخْرَى  
الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَ

يَخْفِضُ - ۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ

زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ

زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكُمُ

هَذَا قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَعُ عَلَى

أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ

زَوْجُكُمْ أَهَالِيكُمْ وَزَوْجَتِي

اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ

سَمَوَاتٍ وَ عَنْ ثَابِتٍ

اور عطا ہے یعنی راولیوں نے فیض کے بدل قبض نقل کیا ہے

یعنی دوسرے ہاتھ سے ہا نہیں قبض کرتا ہے یعنی بعض لوگوں

کو بڑھاتا ہے ترقی دیتا ہے، بعضوں کو گرتا ہے (نزل کرتا ہے)

سم سے احمد بن سیار مروزی نے نقل کیا ہم سے محمد بن

ابی بکر مقدسی نے ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت

بنانی سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا زید بن حارثہ

اپنی بی بی (حضرت زینب) کا شکوہ کرتے آئے کہ وہ مجھ سے

بذربانی کرتی ہیں مجھ کو حقیر سمجھتی ہیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ان سے فرماتے تھے ارے مرد خدا اللہ سے ڈر اپنی بی بی کو

رہنے دے اس کو طلاق نہ دے، حضرت عائشہ کہتی ہیں اگر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے

تو اس آیت کو چھپاتے انس کہتے ہیں بی بی زینب آنحضرت

کی دوسری بی بیوں پر غرغریا کرتیں - تم کو تمہارے لوگوں نے

بسیا ہا - اور مجھ کو تو اللہ تعالیٰ نے سات

آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر اسے بیاہ

دیا یہ اور اسی سند سے ثابت بنانی

۱۰۷۵ گویا اپنے ہاتھ سے تمام مخلوقات کو نعمتیں اور غذا میں دے کر پرورش کرتا ہے - بایں ہاتھ سے فنا کرتا ہے کہ جو ہندو مشرک اعتقاد رکھتے ہیں -

کہ برہما الگ ذات ہے - جو پیدا کرتا ہے - اسی طرح بطن پالتا ہے - مہا دیوتا ہے - یہ بالکل غلط ہے - جو الخالق و

ہوالمی و هوالمیت جل شانہ ۱۲ منہ ۱۰ و تخفی فی نفسہ ما للہ صمدیہ و تخشی الناس واللہ الحق ان تخشاکہ

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر عتاب فرمایا کہ دل میں اور کچھ اور زبان پر اور کچھ یہ پیغمبروں کی شان نہیں - ہوا

یہ تھا کہ آپ زبان سے تو زید کو یہ نصیحت کر رہے تھے - کہ اپنی بی بی کو رہنے دے اس کو مست چھوڑ دے کہہ رہے تھے نہیں میرا اس کا

گزر نہیں ہو سکتا - میں طلاق دے دیتا ہوں - آپ طلاق سے منع کرتے تھے - مگر آپ کے دل میں بی بی زینب کی محبت آگئی

تھی - چونکہ وہ قریش کی شریف زادی اور بڑی حسین اور جمیل تھیں - دل میں آپ کے یہ تھا کہ اگر زید طلاق دے دے گا

تو میں ان سے نکاح کروں گا - یہ امر عوام کے متق میں کچھ گنہ نہیں ہے - لیکن پیغمبروں کی شان بڑی ہوتی ہے - ان کو اتنی سی

بات پر بھی تنبیہ کی گئی - حضرت عائشہ صدیقہ کا مطلب یہ ہے - کہ اس آیت میں ایک شرم کی بات مذکور ہے - اگر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپا رکھتے عام لوگوں کو نہ سناتے لیکن آپ نے نہیں چھپایا - بلکہ اترتے ہی

سنارہ - معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی اور جس نے ایسا گناہ کیا اس کا گناہ غلط ہے -

۱۲ منہ ۱۰ فرمایا ہم نے تیرا نکاح زینب سے کر دیا - اسی لیے آپ نے زنان سے عقد کیا نہ کچھ بس ایک ہی ایسا ان کے پاس چلے گئے ان سے صحبت کی ۱۲ منہ

وَتَخْفَىٰ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي شَانِ زَيْنَبَ وَ زَيْنَبُ بِنْتُ حَارِثَةَ -

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ مَخِيٍّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحُجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأُطْحُو عَلَيْهَا يُؤْمِدُ خُبْرًا وَلَحْمًا وَكَأَنَّهُ تَغْفِرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ -

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ سَاحَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي -

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَتَدَخَّلَ الْجَنَّةَ هَاجِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ النَّبِيُّ وَلَدَيْهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ

سے مروی ہے۔ یہ آیت (سورہ الزاب کی) ادخنی فی نفسك ما اللہ مبدیہ وتخشى الناس نزلت فی شان زینب اور زینب بن حارثہ کی شان میں اتری ہے۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے حجاب کی آیت (یہاں الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی جو سورہ الزاب میں ہے) زینب بنت جحش ام المؤمنین کے باب میں تری آپ نے ان کے ولیمہ کا کھانا کیا۔ گوشت روٹی لوگوں کو اس دن کھلایا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں پر فخر کرتی تھیں کہتی تھیں اللہ نے میرا نکاح آسمان پر سے کر دیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب خلقت پیدا کر چکا تو اس نے عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا میرا رحم میرے غضب کے آگے بڑھ گیا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والدہ فلیح بن سلیمان نے کہا مجھ سے ہلال نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز درست سے ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کو بہشت میں لے جاوے خواہ اس نے اپنے مالک سے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا نہ کی ہو۔ وہیں رہا ہو جہاں پیدا ہوا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اس کی خبر کر دیں۔ (انکو



بَذَلَكَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ  
أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ  
كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا  
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمْ  
اللَّهَ فَسَلُّوهُ أَلْفًا دُونَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ  
الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهَا  
عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ نَهَارُ  
الْجَنَّةِ

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي دَسْرٍ قَالَ  
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَلَمَّا خَابَتِ  
الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا دَسْرٍ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ  
تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُوا قَالَ فَأَتَاهَا تَذْهَبُ تَسْكُنُ فِي الْمَجْدِ  
فَيُودُنُ لَهَا وَكَأَنَّهَُا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ  
جَيْتُ جَعْتُ فَتَنْطَلِعُ مِنْ مَخْرِبِهَا تَوْفَرًا  
ذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا فِي قِدَاعَةِ عَبْدٍ اللَّهِ

نوحی خبری دے دیں آپ نے فرمایا اور سنو! بہشت میں اوپر تلے  
سو درجے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں  
کے لیے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر درجے میں دوسرے درجے تک  
اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان زمین میں ہے پھر جب تم  
اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فرودس مانگو وہ بہشت کا بیچا بیچ اور  
سب سے بلند درجہ ہے یا بہشت کا عمدہ ترین اور بلند ترین  
درجہ ہے۔ اس کے اوپر اللہ کا عرش ہے۔ اور فرودس ہی سے بہشت  
کی سب سے نیچی جگہ ہیں۔ (ان کا منبع دیں ہے)

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو معاویہ نے  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تمیمی سے انہوں نے اپنے  
والد دینار بن شریک سے انہوں نے ابو ذر غفاری سے انہوں نے  
کہا میں مسجد میں گیا دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہیں  
جب سورج ڈوبنے لگا تو آپ نے فرمایا ابو ذر تو جانتا ہے یہ سورج  
کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔  
آپ نے فرمایا یہ جاکر سجدے کی اجازت مانگتا ہے اس کو اجازت ملتی ہے  
اس وقت آگے بڑھ جاتا ہے ایک دن ایسا ہو گا اس سے یوں کہا  
جائے گا جہاں سے آیا ہے اور وہی لوٹ جائے گا وہ لوٹ کر کچھ پیچھے سے  
نکلے گا اور پورب کی طرف چلے گا، اس کے بعد آپ نے سورۃ لیس کی یہ  
آیت پڑھی۔ خَلَقَ صَاحِبُ الدُّنْيَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ كِيَانَهُ هِيَ

۱۔ اگر بہشت کے درجے بطور دائرہ کے ہوں۔ تب تو فرودس بیچا بیچ اور بلند ترین درجہ ہو سکتا ہے۔ اگر اور طرح پر ہوں تو واسطے سے عمدہ ترین  
مراد ہوگی۔ ابن خزیمہ کی روایت میں یوں ہے۔ کہ کسی پانی کے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ اور تمہارا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں ہے ۱۲۔ مشر  
۲۔ یہ حدیث اوپر گزری چکی ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے۔ کہ سورج حرکت کرتا ہے اور زمین ساکن ہے جیسے اگلے فاسفہ کا قول تھا اور ممکن  
ہے حرکت سے مراد یہ ہو کہ ظاہر میں جو سورج حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر اس صورت میں لوٹ جانے کا لفظ ظار غیر چسپان ہو  
دوسرا طریق اس حدیث میں یہ ہوتا ہے۔ کہ طلوع اور غروب سورج کا باعتبار اختلاف اقلیم اور بلدان تو ہر آن میں ہو رہا ہے پھر لازم آتا ہے  
سورج ہر آن میں مسجد ہر آن میں ہے اور اجازت طلب کر رہا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر آن میں وہ ایک ملک میں طلوع و غروب کرتا رہا ہے۔  
اور ہر آن میں اللہ تعالیٰ کا مسجد گزار اور طالب علم ہے اس میں کوئی استبعاد نہیں سجدے سے یہ سجدہ عقوڑے مراد ہے۔ (بقیہ بر صفحہ آئیندہ)

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ  
بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ  
أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى  
أَبِي بَكْرٍ فَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ  
أَخِي سُوْرَةَ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ  
الْأَنْصَارِيِّ لَوْ أَحَدُهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ  
لَقَدْ جَاءَ كُورَسُ سَوَّلٍ مِّنَ الْفَيْسُكُوْحَتِ  
خَاتِمَةَ بَرَاءَةٍ

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْلَيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا وَقَالَ مَعَ أَبِي  
خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا  
وَهْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَتَابِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ  
الْأَرْضِ قَدَرُ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن سعد  
سے کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہوں نے عبید بن سباق  
سے کہ زید بن ثابت نے کہا۔ دوسری سند اور لیث بن سعد نے  
کہا۔ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب  
سے انہوں نے ابن سباق سے ان سے زید بن ثابت نے بیان کیا  
کہ ابوبکرؓ نے مجھ کو بلا بھیجا دیں گیا پھر سارا قصہ جو اوپر گزر چکا بیان  
کر کے انہوں نے کہا میں نے قرآن کی حاجتا تلاش شروع کی سو  
تو یہ کہ اخیر کی یہ آیت لفتلجاء کو رسول من انفسکو اخیر  
سورۃ تک یعنی سب العرش العظیم تک کسی کے پاس نہ ملی  
ایک ابو خزیمہ کے پاس رکھی ہوئی ملی گویا یاد رہتوں کو تھی

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے  
یونس سے پھر یہ حدیث نقل کی اس میں یوں ہے۔ ابو خزیمہ انصاری  
کے پاس یہ آیت ملی۔

ہم سے معقل بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے  
انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں  
ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے  
لا الہ الا اللہ العظیم الحکیم۔ لا الہ الا اللہ سب العرش  
العظیم۔ لا الہ الا اللہ سب السموات ورب الارض  
وسب العرش العظیم۔

بقیہ تراشی صفحہ سابقہ) جیسے آدمی سجدہ کرتا ہے۔ بلکہ سجدہ قدری اور صلی یعنی اطاعت اور خداوندی دوسرے روایت میں ہے کہ وہ عرش کے تلے  
سجدہ کرتا ہے۔ یہ سب بالکل صحیح سے معلوم ہوا پروردگار کا عرش بھی کر دی ہے اور سورج ہر طرف سے اس کے تلے واقع ہے۔ کیونکہ عرش عالم کے  
اوپر اور تمام عالم کو محیط ہے اب یہ اشکال رہے گا۔ کیا خداوند رب تعالیٰ تخت العرش میں حق کی کیا سمجھ رہیں گے اس کا جواب یہ ہے کہ حق  
بیان تبیل کے لیے ہے یعنی وہ اس لیے پل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ عرش کے تلے موجود اور طبع ادا اور خداوندی رہے ۱۲ منہ مشور قرآن مستقر کیا ہے ۱۲ منہ  
مواشی صفحہ ۱۱) ۱۲ باب کی مناسبت یہ ہے کہ اس میں عرش عظیم کا ذکر ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ بعض روایتوں  
میں العظیم الحکیم ہے ۱۲ منہ

۱۰۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْحَقُونَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ بِقَاتِلَةٍ مِنْ  
قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُحِثَ فَإِذَا مُوسَى  
أَخَذَ بِالْعَرْشِ -  
بَابُ ۳۵ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى تَعْرُجُ  
الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ -

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ  
الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعُثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لِرَجُلِهِ أَعْلَوْ لِي عَلَى هَذَا النَّجْلِ  
الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبْرُ مِنَ السَّمَاءِ  
وَقَالَ هَذَا الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ  
الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ السَّلَاسِكَةُ

ہم سے محمد بن یوسف فرمائی ہے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
ثوری نے انہوں نے عمر بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ  
بن عمار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے  
دھیر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا ایک دیکھوں گا موسیٰ بنی  
عمرش کا ایک پایہ پڑے (کھڑے) ہیں اور عبدالعزیز ماجشون نے  
عبداللہ بن فضل سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسلمہ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا میں نے  
پہلے ہوش میں آؤں گا ایک دیکھوں گا موسیٰ بنی ہوش ہوئے ہیں۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ معارج میں) فرمانا فرشتے اور روح  
اس پاک پروردگار تک ایک دن میں چڑھتے ہیں۔

اور سورۃ فاطر میں فرمانا پاکیزہ کلمہ یعنی (لا الہ الا اللہ) اس پاک پروردگار  
تک چڑھ جاتا ہے اور ابو جمرہ (نصر بن عمر بن ضعی) نے ابن  
عباس سے روایت کی ابو ذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
پیغمبری کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم  
(جھاؤ) اس پیغمبر کی خبر لادو جو کہتا ہے مجھ پر آسمان سے خبر آتی ہے  
اور مجاہد نے کہا اس کو فرمائی ہے وصل کیا، نیک عمل پاکیزہ کلمے کو  
اٹھا لیتا ہے اللہ تک پہنچا دیتا ہے، بعضوں  
نے کہا ذوالمعارج سے یہی مراد ہے

۱۵ اس باب میں امام بخاری نے اللہ جل جلالہ کے علو اور فوقیت کے اثبات کے دلائل بیان کئے ہیں۔ اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ  
جست فوق میں ہے اور اللہ کو اوپر سمجھنا ہر انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ جاہل سے جاہل شخص جب معصیت کے وقت دعا کرتا ہے تو کہتا ہے  
اور پورا شاکر فریاد کرتا ہے مگر جب یہ اور ان کے اتباع نے غلات طریقت و برکات فطرت انسانی و فوقیت رحمان کا انکار کیا ہے۔ چنانچہ یہ منقول ہے کہ جیم  
نار میں بھی جیسے رحمان ربی اللہ کی بجائے سمعان ربی الاسفل کہا کرتا تھے اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ حدیث اور یہ اصول دیکھ کر  
۱۲ منہ سے یہی نہیں فرمایا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اسے اور نیک عمل سے دین کے فرائض اور آیت کا مطلب ہے کہ جو شخص اللہ کے  
فرائض اور اس کے اس کا ذکر مقبول ہو گا۔ اللہ تک پہنچے گا۔ اور جو فرائض اور آیت اس کا ذکر واپس کر دیا جائے گا۔ پروردگار تک پہنچے گا۔  
پائے گا ۱۲ منہ سے

تَصَحُّحُ إِلَى اللَّهِ -

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنِ الْأَعْمَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَنْعَا قَبُونَ فَيَكُونُوا مَلَائِكَةً بِاللَّيْلِ وَ  
مَلَائِكَةً بِالنَّهَارِ وَيَجْمَعُونَ فِي صَلَاةِ  
الْعَصَا وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ  
يَأْتُوا فَيَكُونُ نَيْسًا لَهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُلِّ قَوْلٍ  
كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَا هُوَ  
وَهُوَ يَصَلُّونَ وَ آتَيْنَاهُ وَهُمْ يَصَلُّونَ  
وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ  
بِعَدْلِ تَمَازُجٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ  
إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا  
بِمِيزَانٍ تَوَازَى بِهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَى  
أَحَدُكُمْ فَلَوْ لَا حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَ  
رَوَاهُ وَرَمَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى  
اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ -

کہ وہ پاک پروردگار فرشتوں والا ہے۔ جو اس کی طرف چڑھتے  
رہتے ہیں۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک  
نے انہوں نے ابو زناد سے انہوں نے ارج سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے فرشتے تمہارے پاس  
باری باری آتے رہتے ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور فجر اور عصر کے وقت  
دن اور رات دونوں کے فرشتے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ بعد اسکے ہر فرشتے  
رات کو تمہارے پاس رہ چکے تھے وہ پڑھ جاتے ہیں پروردگار سے پوچھتا  
ہے۔ حالانکہ وہ خوب ہانپتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس اعمال میں چھوڑا  
وہ کہتے ہیں رب ہم انکے پاس سے نکلے (یعنی فجر کے وقت اس وقت بھی  
وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے (یعنی عصر کے وقت  
اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ امام بخاری نے کہا خالد بن مخلد  
کہا۔ ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے عبد اللہ بن دینار  
انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کمائی میں سے ایک کھجور برابر خیرات  
نکالے اور اللہ کی طرف وہی خیرات چڑھتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو  
تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے اور اس کی پرورش اس طرح  
سے کرتا رہتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے بچے کی پرورش کرتا ہے یہاں  
تک کہ وہ خیرات (جو کھجور کے برابر تھی) پہلا برابر ہو جاتی ہے اس حدیث  
کو ورقاء بن عمر نے بھی عبد اللہ بن دینار سے روایت کیا۔ انہوں نے  
سعید بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی  
علیہ وسلم سے اس میں بھی یہ فقرہ ہے کہ اللہ کی طرف وہی خیرات  
چڑھتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو۔

۱۔ جو امام بخاری کے شیخ ہیں۔ اس کو ابو بکر جوزقی نے جمع بین الصحیحین میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا امام بخاری کی غرض اس سند کے  
لانے کی یہ ہے کہ ورقاء اور سلیمان دونوں نے روایت میں اتنا اختلاف ہے کہ ورقاء اپنا شیخ شیخ سعید بن یسار کو بیان کرتا ہے اور سلیمان (باقی صفحہ ۷۳۰)

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَكَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوهُمْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سَابُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَالَمِينَ الْكَرِيمُ۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْوٍ أَوْ ابْنِ نَجْوٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُ هَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْوٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بُعِثَ إِلَى وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُ هَيْبَةٍ فِي ثَوْبَيْهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثَوْبًا أَحَدَ بَيْنِي مُجَاشِعَ بْنَ وَبَيْنَ عُبَيْدَةَ بْنَ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عُلْفَةَ بْنَ عَلَاسَةَ الْغَامِرِيِّ ثَوْبًا أَحَدَ بَيْنِي كَلَابَ وَبَيْنَ زَيْدَ الْخَيْلِ الطَّافِي ثَوْبًا أَحَدَ بَيْنِي بَهَانَ فَتَقَفْتُ فَرَأَيْتُ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِ صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَ يَدْعَانَا قَالَ إِنَّمَا أَتَقَفُهُمَا قَبْلَ

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن زریق نے کہا ہم سے سعید بن ابی غزویر نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرب اور سختی کی حالت میں ان کلموں سے دعا کرتے تھے: لا الہ الا اللہ العظیم الحکیم۔ لا الہ الا اللہ رب السموات العرش العظیم۔ لا الہ الا اللہ سب السحاب۔

ہم سے قبیسہ بن عقبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد سعید بن مسروق سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی نعم سے یا ابو نعیم سے یہ شک قبیسہ راوی کو ہوئے۔ انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے جب وہ یمن میں تھے۔ آنحضرتؐ یکس سوئے کا ایک ٹکڑا بھیجا۔ آپ نے کیا کیا وہ سونا چار شخصوں میں تقسیم کر دیا۔ دوسری سند اور مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے جب وہ یمن میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکس سوئے کا ایک ٹکڑا بھیجا۔ آپ نے کیا کیا وہ سونا افرغ بن سابس خنظلی کو بنی مجاشع میں سے تھا اور عبید بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاش عامری کو جو بنی کلاب میں سے تھا۔ اور زید خیل طائی کو جو بنی نہمان میں سے تھا۔ ان چار آدمیوں کو تقسیم کر دیا۔ یہ حال دیکھ کر قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آنحضرتؐ کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ بخند کے رئیسوں کو تو دیتے ہیں۔ مگر ہم کو نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ مال بخند والوں کو دیا ہے۔ تو ایک مصیبت کیلئے

(بقیہ حواشی سفر سابقہ) ابوالحکم کو سب باقی باتوں سے اتفاق ہے ۱۲ منہ: (حواشی صفحہ ہذا) ۱۵ حالانکہ ہمارا حق کہیں زیادہ ہے۔

سَجَلٌ عَاكِزٌ الْغَنَيْنِ سَاقِ الْجَبِينِ كَثُ  
الْجَبَةِ مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ مَخْلُوقُ الدَّائِسِ  
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا  
عَصَيْتُهُ فَيَا مَتَّى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا  
تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ سَاجِدٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ  
أَسَاكَ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَلَّى قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَنْ  
ضُضِضِي هَذَا قَوْمًا يَقْتُلُونَ الْقَتْلَانِ  
لَا يُجَاوِزُ حَنَا جِرْهُو يَمُوتُونَ مِنْ  
الْإِسْلَامِ مُرُوقَ الشَّهْرِ مِنَ الرَّمِيَةِ  
يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ  
أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَيْنٍ أَدْسَاكُمْ  
لَا تَمْلِكُكُمْ قَتْلَ عَادٍ -

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ  
وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَ  
الشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا

لیے میں ان کا دل ہلاتا ہوں۔ اتنے میں ایک شخص آن پہنچا عبداللہ  
ذوالنورین صومس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں پیشانی اور پٹھی ہوئی دامن بہت  
گھنی ہوئی گلے بھوسے ہوئے سر گھٹا ہوا دمرو دیکھنے لگا محمد خدا سے  
ڈرو۔ آپ نے فرمایا اگر میں اللہ کا رسول ہو کر اس کی نافرمانی کروں گا  
تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا۔ وہ تو زمین والوں پر محمد کو امین  
جانتے ہیں جب تو اس نے مجھ کو پیغمبر اور اپنا نائب بنا کر بھیجا اور تم  
میرا اعتبار نہیں کرتے ایک شخص مسلمانوں میں سے دخالد بن ولید  
یا عمرو بن خطاب، کہنے لگے یا رسول اللہ حکم ہو تو اس کی گردن اڑا دیں  
آپ نے اجازت نہ دی جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا۔  
دکھت اس کی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن کے  
صرف لفظ پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا  
یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکاری جانور  
میں سے باز نکل جاتا ہے اس میں کچھ گناہیں رہتا، یہ کجبت کیا کریں گے  
مسلمانوں کو تو ماریں گے دیکھیں گے تم کافر ہو گئے اور بت پرستوں کو  
چھوڑ دیں گے۔ ان پر جہاد نہیں کریں گے، اگر میں نے کہیں ان کا زنا  
پایا تو عادی قوم کی طرح ان کو نیست و نابود کر دوں گا۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے  
انہوں نے اعش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے  
والد ریزید بن شریک سے انہوں نے ابو ذر غفاری سے انہوں نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو پوچھا والشمس  
تجری لمستقر لہا (جو سورۃ یس میں ہے) آپ نے فرمایا سورج کا مستقر

۱۰ تاکہ وہ اسلام پر قائم رہیں ابھی تو نو مسلم ہیں اور تم لوگ تو پرانے مسلمان ہو ۱۲ منہ ۱۱ عاذا اللہ خدا اس علیہ سے پناہ میں رکھے ہاتھ اٹھایا  
آدی اجداد پر ایمان مہار ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۱ کیونکہ سچ کر نہیں بڑھنے کے ان کے دل پر کچھ اثر نہ ہو گا ۱۲ منہ ۱۱ یہ حدیث اور کئی بار گزر چکی  
اس باب میں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس کے دوسرے طریق میں یوں ہے جو کتاب الفارسی میں گزرا کہ میں اس پاک پروردگار کا مین ہوں جو  
آسمان میں یعنی آسمان کے اوپر عرش پر ہے۔ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس طریق کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ ۱۱

تَحْتَ الْعَرْشِ -

بَاب ۵۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

رُجُوعًا يَوْمَئِذٍ نَّاسُهَا إِلَى سَائِهَا  
نَظَرًا -

۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَدُوٍّ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهَشِيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

قَتِيْبٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَا

إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ رَأَيْتُمَا

سَتَرُونَ سَائِهَا كَمَا تَرَوْنَ

هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَاهِيَانِ فِي رُؤْيِيهِ

فَإِنْ اسْتَطَعْتُمَا أَنْ لَا تُغْلِبُوهُ عَلَى صَلَواتِهِ

فَبَلَّ طُلُوعُ الشَّمْسِ وَصَلَواتُهُ قَبْلَ

غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَفْعَلُوا -

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

عَامِرُ بْنُ يُوْسُفَ الْيَرُبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَرَّاهُ

عرش کے تلے ہے

باب اللہ تعالیٰ کا سورۃ قیامت میں فرمایا کچھ منہ

اس دن تروتازہ اور خوش و خرم ہوں گے اپنے پروردگار کو دیکھ  
رہے ہوں گے۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے

اور شمیم نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن

ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بکلی سے انہوں نے کہا ہم

آنحضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپ نے جو دعویٰ رات کے چاند

کو دیکھا۔ فرمایا تم ضرور یعنی مرنے کے بعد آخرت میں، اپنے پروردگار کو

اس طرح اپنے علف، دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے

دیکھنے میں کوئی اثر چن یعنی کشمکش نہیں ہوگی اب اگر تم سے ہو سکے

تو ایسا کرو کہ سورج نکلنے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے یعنی فجر کی

اسی طرح سورج ڈوبنے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے یعنی عصر کی

یہ دونوں نمازیں تم سے فوت نہ ہونے پائیں۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عامر بن یوسف

یربوعی نے کہا ہم سے ابو شراہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے

۱۵ اب کی سب حدیثوں سے امام بخاری نے علو اور فوقیت باری تعالیٰ کی اور اس کے لیے جہت فوق ثابت کی۔ جیسے اہل حدیث کا مذہب ہے

اور ابن عباس کی روایت میں جو رب العرش ہے۔ اس سے بھی یہی مطلب نکالا۔ کیونکہ عرش تمام اجسام کے اوپر ہے اور رب العرش عرش اور پر ہوگا

اور تعجب ہے ابن سیر سے کہ انہوں نے امام بخاری کے مشرب کے خلاف یہ کہا کہ اس باب سے ابطال جہت مقصود ہے اگر امام بخاری کی یہ عزم

ہوتی تو وہ معبود اور عز و کی آئیں اور علو کی حدیثیں اس باب میں کیلائے معلوم نہیں کہ فلاسفہ کے چوزوں کا اثر ابن میز اور ابن حجر اور ایسے علماء

حدیث پر کیونکر پڑ گیا جو اثبات جہت کی دلیلوں سے انکا مطلب سمجھتے ہیں۔ یعنی ابطال جہت ان ہذا شنی عجاب ۱۲ منہ ۱۵ یہ تشبیہ روایت

کی ہے ساتھ روایت کے جیسے چاند کی روایت ہر شخص کو بے دقت اور تکلیف کے معبر ہوتی ہے اسی طرح آخرت میں پروردگار کا دیدار بھی ہر

مومن کو بے دقت اور تکلیف حاصل ہوگا۔ اب قسطلانی نے جو معلوک سے نقل کیا کہ اس کی روایت بلا جہت ہوگی تمام جہات میں کیونکہ وہ

جہت سے پاک ہے۔ یہ عجیب کلام ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور منشا ان خیالات کا وہی تقلید ہے فلاسفہ اور پچھلے متکلمین کی کیسے اتنے

نے یا اس کے رسولؐ نے کہا فرمایا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہ جہت یا جمیست سے پاک اور منزہ ہے۔ یہ دل کی تراشی ہوئی باتیں ہیں

۱۲ منہ - ۵۵ اس باب میں امام بخاری نے دیدار الہی کا اثبات کیا جس کا جہیمہ اور معتزلہ اور واقف نے انکار کیا ہے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ عَيَانًا -

۱۰۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ  
بْنُ كَثِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ  
قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ  
رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَمَا تَرُونَ هَذَا  
تَضَامُونَ فِي سُرُوتِهِ -

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَّ نَرَى  
رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَضَامُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ  
الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تَضَامُونَ  
فِي الشَّمْسِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ فَارْكَبُوا تَرَوْكُمْ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ

شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَلْيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ  
الشَّمْسَ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ  
الْقَمَرَ وَيَتَّبِعْ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوْغِيبَ  
الطَّوْغِيبَ وَيَتَّبِعْ هَذِهِ الْأُمَمُ  
تَتَّبِعُهَا أَوْ مَنَّا فَيَقُولُهَا شَكَّ

انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریدہ بن حازم سے انہوں  
نے جریر بن عبد اللہ بخلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تم اپنے پروردگار کو کھلا ضرور انکھوں دیکھو گے (حجاب اللہ جانیگا)  
ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے بیان کیا ہم سے حسین بن علی صفی نے  
انہوں نے زائدہ سے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے قیس بن ابی  
حازم سے کہا ہم سے جریر بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں شب کو ہم پر برآمد ہوئے اور فرمایا تم اپنے  
پروردگار کو قیامت کے دن ادراپنی آنکھوں سے اس طرح دیکھو گے  
جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی اڑھین  
دکشمش نہ ہوگی۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ اسی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن زید  
لیثی سے انہوں نے ابوبکر بنیہ سے انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کیا یا رسول  
کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا جاؤ تم کو چودھویں  
رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ  
آپ نے فرمایا جس وقت سورج سات ہوا بر نہ ہو۔ اس کے دیکھنے میں  
تم کو کوئی اڑھین ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ نے  
فرمایا بس اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے ہو گا یہ کہ اللہ تم قیامت  
کے دن سب لوگوں کو دوسوں ہوں یا کافر مشرک اکٹھا کرے گا اسکے بعد فرائے  
گاہ دیکھو دنیا میں جو جس کو پوجتا تھا۔ اس کے ساتھ ہو جائے جو شخص سورج  
کو پوجتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہو جائے جو شخص چاند کو پوجتا تھا وہ چاند  
کے پیچھے لگ جائے جو شخص تھوں شیطانوں کو پوجتا تھا وہ ان کے ہمراہ  
ہو جائے (یہ سن کر ہر قوم اپنے مسبود کے ساتھ چل دے گی) اور  
اس امت کے لوگ رہ جائیں گے۔ ان میں وہ لوگ  
بھی ہوں گے جو (بڑے)

لے بے تعین بے مشقت بے ہجوم ۱۲ منہ



اَبْرَاهِيْمَ فَيَايَهُوَاللهُ فَيَقُولُ اَنَا سَابِقُ  
فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانَا حَتَّى يَأْتِيَنَا سَابِقًا  
فَاذْجَا عَادَرْنَا عَمَانًا لَا نَبِيَّ يَهْوُ اللهُ  
فِي مَوَاتِنِهِ الَّتِي يَعْبُدُونَ فَيَقُولُ اَنَا  
سَابِقُ فَيَقُولُونَ اَنْتَ سَابِقًا فَيَتَّبِعُونَكَ  
وَيُضَاهِبُ الْقَهَاطُ بَيْنَ ظَهْمَايَ جَهَنَّمَ  
فَاَكُونُ اَنَا وَامَّتِي اَوَّلَ مَنْ يُخْرِجُهَا  
وَلَا يَنْتَكِلُوْهُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعَوَى  
الرُّسُلُ يَوْمَئِذٍ اَللَّهُمَّ سَلِّ وَسَلِّوْهُ  
فِي جَهَنَّمَ كَلَالِيْبٍ مِّثْلَ شَوْحِ  
السَّحَدَانِ هَلْ سَأَيْتُوا السَّعْدَانِ  
قَالُوا نَعُوْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَارْتَحَا

دوسرے کے، شفاعت کرنے والے ہیں۔ یا ایہ لو! جو دنیا میں منافق تھے لہ  
خیر پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا۔ اور فرمائے گا۔ میں تمہارا خدا ہوں وہ  
کہیں گے (اللہ کی پناہ) ہم تو اسی جگہ ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا  
مالک تشریف لائے تشریف لاتے ہی ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ  
اس صورت میں تجلی فرمائے گا تشریف لائے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں اور  
فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے بیشک تو ہمارا خدا ہے اور اس کے  
ساتھ سہو جائیں گے اور صراط کا پل دوزخ کی پشت پر نصب کیا جائے گا۔  
آنحضرتؐ فرماتے ہیں سب سے پہلے میں پار ہوں گا میری امت کے لوگ پار ہوں  
گے۔ اس وقت پیغمبروں کے سوا کوئی بات نہیں کر سکتے گا اور پیغمبر بھی یہی  
کہیں گے۔ یا اللہ! یا نبیو! یا اللہ! یا نبیو! اور دوزخ میں سعدان کے کانٹوں  
کی طرح آنکڑے رکھوڑے ہوں گے۔ تم نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے۔  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جی ہاں دیکھا ہے۔ (اس کی کوئی خم ہوئی ہے)

۱۵ لیکن بظاہر مسلمان گنتے جاتے تھے۔ ابراہیم بن سعد کو شک ہے کونسا لفظ کہا ۱۲ منہ ۱۵ ایک اور صورت میں اس صورت کے سوا جس میں پہلے اس کو دیکھ  
چکے تھے ۱۲ منہ ۱۵ قطلانی نے بیان فلاسفہ اور مجاہدین کی تقلید کر کے آنے کی تاویل کی اور کہا اللہ تعالیٰ کے آنے سے اس کے کسی فرشتے کا آثار نہ رہے یا آثار وہ  
آتا ہے جس میں حرکت اور انتقال نہ ہو یہ بالکل غلط تاویل ہے بخلاف فرشتہ اگر آثار وہ یہ کیسے کہتا انار بلکہ جیسے آگے مذکور ہے اور اللہ تعالیٰ پر حرکت اور ایک  
مکان سے دوسرے مکان میں جانا یہ کس دلیل کی دوسرے منع ہے۔ اس کی مخلوق تو یہ قدرت رکھیں اور وہ نہ رکھے معاذ اللہ ان لوگوں کے دل میں  
شیطان کے اغوا سے کیسے کیسے دھوکے تم گئے ہیں۔ کیا ہمارا پروردگار معاذ اللہ مجبور یا اپنا بیچ ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت نہیں کر سکتا۔  
تو وہ ایسی جلد حرکت کر سکتا ہے کہ کوئی مخلوق اس قدر جلد حرکت نہیں کر سکتی اور دم بدمیں آسمان سے زمین زمین سے آسمان پر وہاں سے عرش پر جاسکتا  
ہے حالانکہ یہ ہزاروں برس کی راہ ہے۔ اسے لوگوں غور و فکر کو کیا ضبط ہو گیا ہے تمہاری روح یا لگاؤ تو دم بدمیں آسمان تک پہنچ سکتی ہے باوجودیکہ وہ  
پروردگار کی ادنیٰ مخلوق ہے اور خالق کریم کو اس کی قدرت نہ ہو وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکتا ہو۔ یہ کیسی وحشی بات ہے حافظ امین سے جو بڑے محدث  
ہیں کسی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ جب نہ ول فرماتا ہے اس وقت عرش اس سے خالی ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں خالی ہو جاتا ہے مطلب حافظ صاحب  
کا یہ حاکم نزول سے اس کا حقیقی معنی یعنی اترنا بلا تاویل سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسی عجیب ہے کہ وہ نزول بھی فرماتا ہے اور عرش پر بھی رہتا ہے  
یہ امر کہ ایک وقت میں دو جگہ نہیں رہ سکتی ان چیزوں میں محال ہے جو مخلوق کی طرح ممکن رکھتی ہیں خالق کریم کی شان بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔  
وللہ المثل الاعلیٰ ۱۲ منہ ۱۵ سبحان اللہ کیا عمدہ وقت ہوگا جو لوگ اللہ کی محبت میں عرق ہیں ان کو نہ قیامت کا ڈر اور نہ دہان کے احوال کا نہ  
موت کا نہ موت کی سختیوں کا۔ وہ تو کہتے ہیں خدا کے جلد سرا جائیں ابھی قیامت آجائے اپنے محبوب پروردگار کی قدم بوسی نصیب ہو  
معاذ اللہ راہ دوزخ و عیش باقیامت کا ریت۔ کار عاشق جز نما شای رخ دلدار نیست ۱۲ منہ ۱۵ کہیں دوزخ میں نہ گر پڑیں۔

معاذ اللہ کیا سخت اور ہولناک وقت ہوگا ۱۲ منہ ۱۵

۔ منجسبہ ۔

مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ  
مَا قَدَرًا عَظِيمًا إِلَّا اللَّهُ تَخَفُفُ النَّاسِ  
بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ الْمُؤْتِقُ بَقِيَ  
بِعَمَلِهِ أَوْ الْمُؤْتِقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ  
الْمُخْذَلُ أَوْ الْمَجَازِيُّ أَوْ نَحْوُهَا -  
ثَوِيحُ حَتَّى إِذَا فَسَّخَ اللَّهُ مِنَ  
الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَآرَادَ أَنْ يُخْرِجَ  
بِرَحْمَتِهِ مَنْ آوَدَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ  
الْمَلَائِكَةُ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ  
مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ  
أَلَدَ اللَّهُ أَنْ يُرَحِّمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيُخْرِجُوهُ مِنَ النَّارِ  
بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّاسُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا  
أَثَرُ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ أَنْ  
تَأْكُلَ أَثَرُ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ  
النَّارِ قَدْ آمَنَ حَشَوُا فَيَصِيبُ عَلَيْهِمْ  
مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَبْتَلُونَ تَحْتَهُ كَمَا  
تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَبِيلِ السَّيْلِ  
ثَوِيحُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ  
وَيَبْقَى سَاجِدٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ  
عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ  
دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ سَابِ  
أَصْرَفَ وَجْهِي عَنِ النَّارِ

آپ نے فرمایا بس اسی کاٹنے کی طرح وہاں آنکڑے ہوں گے۔ مگر  
اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ یہ  
آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے موافق ایک لیں گے دوزخ  
میں گھسیٹ لیں گے، کوئی تو اپنے (برے) عمل کی وجہ سے بالکل  
ہی تباہ ہو جائے گا جیسے کافر مشرک کوئی جہل چلا کر گرجا نیگا کسی  
کو تکلیف پہنچے گی (لیکن پتہ چائے گا) یا کچھ ایسا ہی کلمہ نہ فرمایا راوی  
کو شک ہے۔ غیر پیر اس کے بعد اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گا۔ (دوبار  
میں بیٹھے گا) جب لوگوں کا فیصلہ کر چکے گا۔ تو اپنی رحمت سے  
بعض دوزخیوں کے لیے جن کو دوزخ سے نکالنا چاہئے گا فرشتوں  
کو یہ حکم دے گا۔ دیکھو جن لوگوں نے دنیا میں میرے ساتھ شرک  
نہیں کی تھی، بلکہ موعود تھے، ان کو دوزخ سے نکال لو یہ وہ لوگ  
ہوں گے۔ جن پر کلمہ گویوں یعنی لا الہ الا کہنے والوں میں سے اللہ  
تعالیٰ رحم کرنا چاہے گا۔ فرشتے دوزخ میں جا کر ان لوگوں کو  
سمجھدے کے نشاںوں سے پہچان لیں گے۔ کیونکہ دوزخ کی آگ  
سارے بدن کو کھائے گی۔ پر سمجھدے کے مقام یعنی پیشانی ناک  
ہتھیلیاں وغیرہ سالم رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے وہ دوزخ پر حرام  
کو دیئے ہیں۔ یہ لوگ کائے کوٹنے کی طرح دوزخ سے نکلیں  
گے۔ پھر ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا۔ تو اس پانی کے  
پڑتے ہی ایسے آگ آئیں گے جیسے دانہ بیبا کے کوڑے  
کپڑے میں دس زور سے، اگتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ سب  
بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا لیکن ایک شخص رہ جائے  
گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا۔ یہ شخص تمام دوزخیوں کا آخری  
شخص ہو گا جو بہشت میں جائیں گے۔ جو سب بعد بہشت میں جائیگا

۱۔ حدیث کی حدیث میں ہے۔ یہ شخص نبی اسرائیل میں لایا گیا کفن چور ہو گا اور وار قطنی نے عزاب مالک میں نکالا۔ کہ وہ حبشہ کا ایک شخص ہو گا  
سبیل نے کہا اس کا نام ہناد ہو گا ۲۳ منہ

فَاتَمَّ قَدْ تَشَبَّيْتُ رَايَحَهَا وَاحْرَقَنِي  
ذَكَائُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ رَجْمًا شَاءَ أَنْ  
يَدْعُوهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ  
إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي  
غَيْرًا فَيَقُولُ لَا وَعَمَّا تَكْ لَا  
أَسْأَلُكَ غَيْرًا وَيُعْطِي سَأَلَهُ مِنْ  
عَهْدِهِ وَمَوَاقِيقَ مَا شَاءَ فَيَصِفُ  
اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِذَا أَقْبَلَ  
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ  
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُسَكَّتْ ثُمَّ يَقُولُ  
أَيُّ سَأَلَ قَدِمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ  
فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أُعْطِيتَ  
عَهْدُكَ وَمَوَاقِيقُكَ أَنْ لَا  
تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ  
أَبَدًا وَبَيْتِكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ  
فَيَقُولُ أَيُّ سَأَلَ وَ يَدْعُو اللَّهَ  
حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ  
أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرًا  
فَيَقُولُ لَا وَعَمَّا تَكْ لَا أَسْأَلُكَ  
غَيْرًا وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ  
عَهْدِهِ وَمَوَاقِيقَ فَيَقْدِمُهُ

وہ عرض کرے گا پروردگار اتنا احسان کر میرا منہ دوزخ کی طرف سے  
پھیرا دے۔ اس کی بدبو نے میرا ناک میں دم کر دیا ہے اس کی لپٹ  
نے مجھ کو جلاؤ والا ہے اور جو دعائیں اللہ چاہے گا وہ کرتا رہے گا  
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ اچھا خیر اگر  
میں تیری یہ درخواست قبول کر لوں تب تو دوسری اور درخواست  
کرے گا۔ آدمی کی عادت میں یہ داخل ہے، وہ کہے گا نہیں تیری  
عزت کی قسم اب میں تجھ سے کوئی اور درخواست نہیں کرنے کا اور  
جیسے جیسے اللہ کو منظور ہوں گے ویسے مضبوط عہد و پیمان کرے  
گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ کی طرف سے اس کا منہ پھرا کر  
بہشت کی طرف اس کا منہ کر دے گا جب وہ بہشت کو دیکھے  
گا۔ تو جب تک جہنمی مدت تک، اللہ کو منظور ہے۔ خاموش  
رہے گا۔ پھر عرض کرے گا۔ پروردگار اتنا احسان کر مجھ کو  
بہشت کے دروازے پر ڈال دے۔ پروردگار فرمائے گا۔  
ارے تو نے کیا کیا عہد و پیمان دیکھے زور کے ساتھ کئے تھے  
کہ اب میں کبھی کوئی اور درخواست نہیں کرنے کا۔ ارے آدم زاد  
تو بھی کیا دغا باز ہے۔ وہ کہے گا بیشک پروردگار میں نے یہ قول  
قرار کیا تھا۔ پر اللہ سے دعا کرتا رہے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ ارشاد  
فرمائے گا۔ اب میں تیری یہ درخواست بھی منظور کر لوں تب تو  
کوئی اور درخواست کرے گا۔ وہ عرض کرے گا پروردگار نہیں  
تیری عزت کی قسم اب اور کوئی درخواست نہیں کرنے کا۔ اور جیسے  
جیسے اللہ کو منظور ہیں۔ ویسے ویسے قول قرار بڑی سختی کے ساتھ

۱۵ اس کو شرم آئے گی کہ اتنا جلد اپنا اقرار کیسے توڑوں ۱۲ منہ ۱۵ خیر بہشت میں نہیں گیا تو نہیں گیا۔ دروازے ہی پر پڑا ہوا  
گایا اللہ مدد تے تیرے کرم اور رحم کے ہم گناہگاروں کے لیے تو ہی معراج ہے کہ بہشت کے دروازے ہی پر پڑے رہیں بہشتوں کی  
کفش برداری کیا کریں۔ تو اپنے فضل و کرم سے بچاؤ ۱۲ منہ ۱۵ مدد تے اس کے رحم و کرم کے ہم کیا ہمارا قول و قرار کیا ۱۲ منہ  
۱۵ اب کے خطا ہوئی اب نہیں ہوگی ۱۲ منہ ۱۵

إِلَىٰ بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَىٰ بَابِ  
الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَىٰ  
مَا فِيهَا مِنَ الْحَبَرَةِ وَالسُّورِ فَيَقُولُ  
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكَتَ ثَوْبُ قَوْلُ  
أَيِّ سَابٍ أَدْخِلِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ  
اللَّهُمَّ أَلَسْتُ قَدْ أَعْطَيْتَ عَهْدَكَ  
وَمَا وَثَّقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ  
مَا أُعْطِيتَ فَيَقُولُ وَبَيْتُكَ يَا  
ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَمَكَ فَيَقُولُ أَيُّ  
سَابٍ لَا أَكُونُ أَشَقَىٰ خَلْقِكَ فَلَا  
يَزَالُ يَدْعُو حَتَّىٰ يَصْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ  
فَإِذَا صَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ ادْخُلِ  
الْجَنَّةَ فَلَمَّا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهَا  
تَمَنَّهُ فَسَأَلَ سَابَهُ وَتَمَنَّىٰ حَتَّىٰ  
إِنَّ اللَّهَ لَيَذْكُرُهَا يَقُولُ كَذًا  
وَكَذًا حَتَّىٰ انْقَطَعَتْ رِبَا الْأَمَانِي  
قَالَ اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ  
مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَالْبُؤْسَعِيُّ

کرے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے دروازے پر  
پہنچا دے گا۔ جو نہی بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا۔ اور  
بہشت اس پر نمود ہوگی۔ تو وہاں کی آرائشیں چین لذتیں خوشیاں  
دیکھ کر جب تک اللہ کو منظور ہے خاموش رہے گا۔  
(بہشتیوں کو دیکھ کر ترستار ہے گا) آخر نہ رہا جائے گا۔ کہہ  
اٹھے گا۔ پروردگار مجھ کو بہشت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ  
فرمائے گا۔ وہ رے آدمی تو نے کیا کیا افراسد و پیمان کئے تھے  
کہ اب کوئی اور درخواست نہیں کرنے کا۔ ارے تیری خبر لینی  
کیا دعا باز نکلا۔ وہ عرض کرے گا۔ بیشک (میں نے سب کچھ قول  
قرار کئے تھے) مگر کیا میں ہی ایک تیرے تمام (موعد) بندوں  
میں سے بد نصیب ہوں پھر برابر دعا اور گریہ زاری کا تار باندھ  
دے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر منس دے گا پھینستے ہی  
حکم صادر ہوگا۔ چل جا بہشت میں جا جب وہ بہشت میں جائے  
گا۔ تو پروردگار فرمائے گا۔ اب کچھ آرزوئیں تو کرو۔ وہ جو اس  
کے دل میں آئے گا مانگے گا۔ پروردگار اس کو یا دعا لاتا جائے  
گا۔ یہ بھی تو مانگ یہ بھی تو مانگ یہاں تک کہ اس کی سب  
آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اس وقت پروردگار فرمائے گا۔ یہ سب  
تجھ کو دیا اور اتنا ہی اور عطا رہا بن یزید راوی کہتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ

لے سب کو بہشت ملے چین اڑائیں۔ میں ترستار ہوں ۱۲ منہ ۱۲ سہمان اللہ نے قسمت اس شخص کی کہ ملک اس کو دیکھ کر منس دے گا۔ جب پروردگار  
ہنس دیا تو بیکر ہے ساری نعمتیں مائیں سلطان و غیرہ نے اپنی عادت کے موافق اپنی عین تائیل کی ہے کہ ہنسے سے اس کا لازم رضا مندی مراد ہے۔  
میں کہتا ہوں یہ تاویل فاسد ہے ہنسنا پروردگار کی ایک علیحدہ صفت ہے۔ رضا مندی دوسری چیز ہے۔ افسوس ان لوگوں نے اتنا نہ سوچا کہ اگر  
ہنسے سے رضا مندی مراد ہو تو رضا مندی سے بھی ہنسنا مراد ہو سکتا ہے۔ پھر جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ رضی اللہ عنہم ورضوانہ وہاں اگر کوئی یہ  
منہ کرے۔ کہ اللہ ان سے ہنستا رہے گا۔ اور وہ اللہ سے ہنستے رہیں گے۔ تو کیا کہو گے اس کو منظور نہ کرو گے۔ پس  
معلوم ہوا کہ رضا اور ایک صفت ہے اس کا استعمال اپنے موقع پر ہوا ہے۔ اور ہنسنا ایک دوسری صفت ہے۔ اس کا استعمال  
اپنے موقع پر ہوا ہے۔ ایک کو دوسرے پر لے جانا تو نادانی اور ناہمی ہے۔ افسوس یہ لوگ سننے اور دیکھنے کی تو اس کے لازم  
یعنی علم کے ساتھ تعبیر نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں سچ اور بھر علم کے سوا علیحدہ صفتیں ہیں۔ اور صفت کی تاویل کرتے ہیں۔ اس کا  
لازمی منہ رضا مراد لیتے ہیں۔ اور لغت اور عقاب سکیم دونوں کا خلاف کرتے ہیں۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

الْحَذَرِيُّ مَعَ ابْنِ هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ  
 حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا أَحْدَثَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
 أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ  
 مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْحَذَرِيُّ وَعَشْرَةٌ  
 امْتَلَأَ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا  
 حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ  
 قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْحَذَرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ  
 ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ امْتَلَأَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
 قَدْ لَكَ الرَّجُلُ أَخْرَاهُ الْجَنَّةَ دَخَلَ الْجَنَّةَ -  
 ١٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
 اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 أَبِي هَلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ يَسَافٍ  
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحَذَرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ هَلْ  
 تَنْهَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا  
 كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَاتَّكُمُ  
 لَا تَنْهَارُونَ فِي رُؤْيَا سَابِكُو يَوْمَئِذٍ إِلَّا  
 كَمَا تَنْهَارُونَ فِي سَائِرِ يَمَانِكُمْ قَالَ  
 يَبْكُونُ مِنْهُ لَيْذَ هَبْ كُلُّ قَوْمٍ  
 إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ  
 أَصْحَابُ الصَّلَيبِ مَعَ صَبَالِهِمْ وَ  
 أَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَ

نے جب یہ حدیث بیان کی تو ابو سعید خدری صحابیؓ بیٹھے ہوئے تھے وہ چپ چاپ سنتے رہے۔ ابو ہریرہؓ کی کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ جب ابو ہریرہؓ نے یہ آخر کا فقرہ بیان کیا۔ پروردگار فرمائے گا۔ یہ سب تجھ کو دیا۔ اور اتنا ہی اور تو ابو سعیدؓ کہنے لگے ابو ہریرہؓ اور اس کا دس گنا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے تو یہی آپ کا قول یاد رکھا ہے۔ یہ سب تجھ کو دیا اور اتنا ہی اور ابو سعیدؓ نے کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرتؐ سے اس حدیث کو یوں یاد رکھا ہے۔ یہ سب تجھ کو دیا اور اس کا دس گنا اور غیر ابو ہریرہؓ نے کہا یہ شخص وہ ہو گا۔ جو سب ہشتیوں کے بعد بہشت میں جائے گا۔

ہم سے سچائی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطار بن یسر سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے مالک کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا بھلا جب آسمان صاف ہو۔ تو تم کو چاند سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ ہم نے کہا نہیں آپ نے فرمایا۔ بس اسی طرح تم کو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیدار میں بھی کوئی تکلیف نہیں ہونے کی۔ اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی چاند سورج کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔ اس کے بعد یوں فرمایا قیامت کے دن ایک منادی ہوگی۔ دیکھو ہر گروہ اپنے اس معبود کی طرف جائے۔ جس کو وہ دنیا میں پوجا کرتا تھا اس منادی ہونے پر رسول (صلیب) پوجنے والے نصاریٰ صلیب

۱۲ منہ ۳۵ یعنی بہشت کے لوازم سلمان عیش و عشرت تو مانگ ۳۱ منہ ۷۵ سب ان اللہ تو وہ دانا ہے کہ سیری نہیں دینے سے تجھے لذت خورد سے بھر مانگ سکھایا مگر کو ۱۲ منہ ۶

أَمْعَابُ كُلِّ إِلَهَةٍ مَعَ إِلَهَتِهِمْ  
 حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ  
 اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَ عِبْرَاتٌ  
 مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ تَوْ يُؤْتَى  
 بِجَهَنَّمَ تَعْرَضُ كَأَنَّهُمْ سَرَابٌ  
 يُفْقَالُ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ  
 قَالُوا لَنَا نَعْبُدُ عَزِيزِ بْنِ اللَّهِ يُفْقَالُ  
 كَذَبْتُمْ لَوْ كُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا  
 وَلَدٌ فَمَا تَزِيدُونَ قَالُوا تَزِيدُ  
 أَنْ تَسْتَقِينَا يُفْقَالُ أَشْرَكُوا فَيَسْأَلُونَ  
 فِي جَهَنَّمَ تَوْ يُفْقَالُ لِلنَّصَارَى مَا  
 كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا  
 نَعْبُدُ الْمَسِيحَ بْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ  
 كَذَبْتُمْ لَوْ كُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ  
 وَلَا وَلَدٌ فَمَا تَزِيدُونَ فَيَقُولُونَ  
 نَزَّلَنَا أَنْ تَسْتَقِينَا فَيُقَالُ أَشْرَكُوا  
 فَيَسْأَلُونَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ  
 كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ  
 فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْسِبُكُمْ  
 وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ  
 فَاسْمِعْنَا هُوَ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنْهَا  
 إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا  
 يُنَادِي لِلْحَقِّ كُلِّ قَوْمٍ بِمَا

کے ساتھ اور پوجنے والے اپنے تئوں کے ساتھ اور ہر ایک معبود  
 والے اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ ہو جائیں گے نہ صرف  
 وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں خدا پرست تھے خواہ نیک  
 ہوں یا گناہگار اور کچھ بچے ہوئے یہود اور نصاریٰ اس  
 کے بعد دوزخ کو سامنے لائیں گے۔ وہ اس چمکتی رہتی کی طرح  
 معلوم ہوگی۔ جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اب یہودیوں  
 سے پوچھا جائے گا۔ تم دنیا میں کس کو پوجتے تھے۔ وہ کہیں گے  
 حضرت عزیز کو جو خدا کے فرزند تھے۔ ان کو جواب ملے گا تم جھوٹے  
 ہو۔ اللہ کی تو نہ کوئی جو دور ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ خیر اب  
 تم چاہتے کیا ہو کہو۔ وہ کہیں گے ہم کو پانی پلاؤ حکم ہو گا یہودی اسی  
 چمکتی رہتی کی طرف جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے چلیں گے، دوزخ  
 میں جا کر گر پڑیں گے۔ اب نصاریٰ سے پوچھا جائیگا کہ تم دنیا میں  
 کس کی پرستش کرتے تھے۔ وہ کہیں گے خداوند مسیح کی جو  
 اللہ کے فرزند تھے جواب ملے گا تم جھوٹے ہو اللہ کی تو نہ کوئی  
 جو دور ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد (بیٹا بیٹی) ہے اب تم کیا  
 چاہتے ہو کہو وہ کہیں گے ہم کو پانی پلاؤ حکم ہو گا۔ اچھا اس رہتی  
 کی طرف جاؤ (یہودی جاتے ہی) دوزخ میں گریں گے اب وہی لوگ  
 رہ جائیں گے جو خالص اللہ کے پوجنے والے تھے۔ ان میں اچھے  
 برے سب طرح کے لوگ ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا تم لوگ  
 یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو اور لوگ تو سب چل دیئے۔ وہ  
 کہیں گے (چل دیئے تو اچھا ہوا) ہم دنیا میں ان سے الگ رہے  
 جہاں ان کے زیادہ محتاج تھے بات یہ ہے کہ ہم نے ایک  
 منادی سنی، ہر گروہ اس معبود سے مل جائے جس کو وہ دنیا میں

۱۵ جیسے قز پوجنے والے قزوں کے ساتھ شدے تعزیرے جھنڈے علم پوجنے والے ان کے ساتھ ۱۲ منہ ۱۵ تو آج ہم کو ان  
 کے ساتھ رہنے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ ۱۵

كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَتَّبِعُ مَا نَحْنُ  
قَالَ فَيَا أَيُّهَا الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ  
غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي سَأَدَا فِيهَا  
أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ إِنَّا سَابِقُكَ  
فَيَقُولُونَ أَنْتَ سَابِقُ فَلَا يَكْلَمُهُ إِلَّا  
الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ  
آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّائِ  
فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ  
كُلُّ مُؤْمِنٍ وَبَيْنَهُ مَنْ كَانَ  
يَسْجُدُ لِلَّهِ سَابِقًا وَ سَمْعَةٌ يَذْهَبُ  
كَيْمَا يَسْجُدُ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ لَا طَبَقًا  
وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ  
بَيْنَ ظَهْرِهِ جَهَنَّمُ قُلْنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَذْحِظَةٌ  
مَنْزِلَةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفٌ وَكَلَالِيبُ  
وَخَسَكَةٌ مُفْلَطَحَةٌ لَهَا  
شَوْكَةٌ عَقِيفَاءُ تَكُونُ  
بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ  
عَلَيْهَا كَالنَّطْرِفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالزَّيْجِ  
وَكَاجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالتَّرِكَابِ

پوجا کرتا تھا۔ اسی انتظار میں کھڑے ہیں۔ وہ آئے تو اس کے ساتھ  
چلے جائیں گے، اس کے بعد کیا ہوگا۔ پروردگار اس صورت کے  
سوا جس صورت میں یہ لوگ اس کو پسند دیکھ چکے ہوں گے۔  
ایک دوسری صورت میں نمودار ہوگا۔ اور فرمائے گا (ادھر آؤ)  
میں تمہارا معبود ہوں۔ جب اس کو پہچان لیں گے، تو کہیں گے۔  
بیشک تو ہمارا معبود ہے۔ اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا۔ صرف  
پیغمبر بات کریں گے۔ وہ ارشاد فرمائے گا تم اپنے معبود کو کس  
نشانی سے پہچانتے ہو۔ عرض کریں گے ساق (یعنی پنڈلی) کی  
نشانی سے۔ پھر پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا۔ اور ہر مومن اس  
کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑے گا۔ اور جو شخص دنیا میں ربا  
(دکھلاوے) کے لیے اور لوگوں کو سنانے کے لیے سجدہ کرتا تھا  
(اس کے دل میں ایمان نہ تھا) وہ بھی سجدہ کرنا پڑے گا لیکن  
اس کی پیٹھ کی ہڈیاں جڑ کر ایک تختہ ہو جائیں گی۔ (وہ سجدہ نہ  
کر سکے گا) اس کے بعد میں ملوٹ کو لائیں گے۔ اور روزخ کی پشت  
پر رکھیں گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ یہ پل ملوٹ کیا چیز ہے۔  
آپ نے فرمایا۔ ایک پہلوان گرنے کا مقام ہے۔ اس پر نسیان  
ہیں۔ آٹکڑے ہیں چوڑے چوڑے کانٹے ہیں۔ ان کا سر  
خم دار سدان کے کانٹوں کی طرح جو نجد کے ٹک میں ہوتے  
ہیں۔ مسلمان اس پر سے پلک مارنے کی طرح اور بکلی کی طرح  
اور آدمی کی طرح اور نیز گھوڑوں کی طرح ساندھنیوں کی طرح

۱۵ ہم دنیا میں ایک اکیلے پروردگار کو پوجا کرتے تھے۔ شرک سے بیزارتھے ۱۲ حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے اپنے  
بندوں کو ہدایت دی ہے کہ اس دن پروردگار اپنی نورانی پنڈلی کھولے گا۔ تو بندے ہی عرض کریں گے کہ ہمارے پروردگار کی نشانی پنڈلی  
کھولنا ہے۔ بعضوں نے پنڈلی سے ایک عظیم الشان نمودار دیا ہے۔ لیکن یہ تاویل ہے۔ اور اہل حدیث کا محقق مذہب وہی ہے کہ  
جیسے بیدار و عبر اور عین وغیرہ سے معانی ظاہرہ مراد ہے۔ ویسے ہی ساق سے بھی عوامی معنی پنڈلی مراد ہے۔ بلاشبہ اور تمثیلی کے اور اس کی حقیقت  
اللہ ہی بخانتا ہے ۱۲ نہ ۱۵ سبحان اللہ کیا خوشی ہوگی جب اپنے ملک کے قدم دیکھیں گے ۱۲ نہ ۱۵ اس پل مراد کا ذکر تفسیر میں بھی ہے۔ یعنی یا رسول  
کتاب میں اس کا نام چنیور پل لکھا ہے ۱۲ نہ ۱۵

فَنَاجٍ مَّسْكُوٍّ وَنَاجٍ مَّخْدُوشٍ وَ  
مَكْدُوشٍ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ حَتَّى  
يَمَّا أَخْرَهُهُ يُصْحَبُ سَحَابًا فَمَا  
أَنْتَوُ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشِدَةً فِي الْحَقِّ  
قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ  
الَّتَجَبَّاسُ وَإِذَا سَأَلُوا أَهْلَهُ قَدْ نَجَّوْا  
فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا  
كَانُوا يَسْمَلُونَ مَعَنَا وَيُسِرُّونَ مَعَنَا  
وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى  
أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ  
مُنْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ  
وَيُحْصَمُ اللَّهُ صُورُهُ عَلَى النَّارِ  
نِيْلًا تَوَسَّهُوا وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ  
فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى الْأَصْفِ  
سَأْتِيهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَمَّ قُلُوبُهُمْ  
ثَوَّ يَعْوَدُونَ فَيَقُولُونَ أَذْهَبُوا  
فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مُنْقَالَ  
نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ  
مَنْ عَمَّ قُلُوبُهُمْ يَعْوَدُونَ فَيَقُولُونَ  
أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ  
مُنْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ  
فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَمَّ قُلُوبُهُمْ  
فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَوْ تَصَدَّقْتُ

گزر جائیں گے۔ بعضے تو صبح سلامت وہاں سے بچ کر نکل جائیں گے  
بعضے کو زخمی ہو کر چیل چھوڑ کر بعضے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ اخیر  
شخص جو بے صراط سے پار ہو گا۔ اس کو کھینچ لیجئے کہ پار کریں گے  
تم لوگ آج کے دن اپنا حق کھلے بندہ جتنا تقاضا اور مطالبہ  
مجھ سے کرتے ہو۔ اس سے زیادہ مسلمان لوگ اللہ سے  
تقاضے اور مطالبہ کریں گے۔ یعنی جب خود نجات پا جائیں  
گے تو اپنے بھائی مسلمانوں کو دوزخ سے نجات دلانے کے  
لیے بار بار پروردگار سے عرض کریں گے کہ میں نے پروردگار یہ  
لوگ ہمارے مسلمان بھائی تھے۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے  
تھے۔ روزے رکھتے تھے دوسرے نیک اعمال کیا کرتے  
تھے۔ ان کو بھی دوزخ سے نجات عطا فرما، پروردگار فرمایا  
اچھا بھائی جس شخص کے دل میں ایک اشرافی برابر ایمان ہو اس کو  
دوزخ سے نکال لو اللہ تعالیٰ ان گنہگار مسلمانوں کے منہ دوزخ  
پر حرام کر دیتا۔ جب یہ نیک مسلمان ان کو نکالنے وہاں آئیں گے  
تو دیکھیں گے بعضے تو پاؤں تک آگ میں ڈوبے ہوں گے  
بعضے آدھی پنڈلیوں تک خیر جن جن لوگوں کو یہ نیک مسلمان  
پہچانے گے ان کو نکال لیں گے پھر دوبارہ پروردگار کے پاس  
حاضر ہوں گے (اور عرض معروض کریں گے) حکم ہو گا اچھا بھائی  
جس کے دل میں آدھی اشرافی برابر ایمان ہو اس کو بھی نکال لو وہ ایسے  
لوگوں کو بھی نکال لیں گے پھر لوٹ کر پروردگار پاس حاضر  
ہوں گے (عرض معروض کریں گے) حکم ہو گا اچھا بھائی جس کے  
دل میں چوتھی برابر بھی ایمان دیکھو۔ اس کو بھی نکال لو وہ آج جن  
جن کو چاہیے نکال لیں گے ابو سعید خدریؓ نے کہا اگر تم مجھ کو

۱۔ یعنی درجہ بدرجہ جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ اس درجہ بدرجہ پار ہو جائیں گے جیسے آنکھ کی چمپک یا بیل کی چمک پیران سے انکو اندھ کی طرح چہ ان سے انکو  
گھوڑوں کی طرح پیران سے انکو تیز اونٹوں کی طرح ۱۲ منہ۔



فَأَقْرَعُوا إِنَّا اللَّهُ لَا يُظْلَمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا نِيَشْفَعُ الْبَتُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَ الْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ اِمْتَحَشُوا فَيُلْقُونَ فِي نَارِ بَنَوَى الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَسْبَوْنَ فِي حَاقَتِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ سَأَى تَمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَجْمَعُونَ كَأَنَّهُمْ اللَّوْلُو فَيَجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عِتْقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ دَغَابِعَ عَمَلٍ عَمِلُوا وَلَا خَيْرَ قَدْ مَوَّهَ فَيَقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَاءٌ دَغَابِعُ مَعَهُ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ

محب کو سچا نہیں سمجھتے۔ تو قرآن کی یہ آیت (جو سورۃ نساء میں ہے) پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرنے کا۔ بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اس کو دو ناکہ دے گا۔ عرض پیغمبر اور فرشتے اور رنیک مسلمان سب اپنے اپنے درجہ اور محل پر شفاعت کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا۔ اب خاص میری شفاعت باقی رہی اور دوزخ میں سے ایک مٹھی نکال لے گا۔ یہ لوگ جہنم کو کولہ مورہے ہوں گے لیکن بہشت کے سرے پر جو آب حیات کی نہر ہے اس میں ڈال دیئے جائیں گے۔ اس نہر کے دونوں کناروں پر ایسے بھروسے جیسے بھیا کے کچرے کوڑے میں دانہ (خوب زور سے) ابھرتا ہے۔ تم نے دیکھا ہو گا یہ دانہ کبھی پتھر کے نزدیک اُگتا ہے کبھی درخت کے نزدیک پھر جس پر دھوب پڑتی ہے وہ تو سبز رہتا ہے اور جو سایہ میں ابھرتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ عرض یہ لوگ اس نہر میں سے جب نکلیں گے تو موتی کی طرح چمکتے چمکتے ان کی گردنوں پر نہر کو دی جائے گی۔ کہ یہ اللہ کے ارادے سے ہوئے غلام ہیں پھر وہ بہشت میں جائیں گے تو بہشتی کہیں گے یہ لوگ اللہ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے نہ کوئی عمل کیا نہ کوئی ثواب کا کام کر کے آگے بھیجا۔ اب ان لوگوں سے ارشاد ہو گا تم نے جو نعمتیں (بہشت میں) دیکھیں وہ سب کو اور اتنی ہی اور لو اور حجاج بن منہال نے کہا جو امام بخاری کے

۱۵ جب سب کی شفاعت ختم ہو چکے گی ۱۲ منہ ۱۵ بلکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو آزاد کر دیا ۱۲ منہ ۱۵ اس میں اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ جو لوگ اپنے خاص مٹھی سے نکالے گا۔ یہ کون لوگ ہوں گے۔ بعضوں نے کہا جنہوں نے توحید اور رسالت کو مانا ہو لیکن باطل اعمال خیر نہ کئے ہوں۔ بعضوں نے کہا مراد وہ عباد ہیں جو مومن رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے کسی پیغمبر کو نہیں مانا لیکن یہ قول ضعیف ہے۔ چونکہ درجہ بہشتی آیتوں اور حدیثوں سے کافروں کا دوزخ میں اہلا بار رہنا ثابت ہے۔ مطلقاً نے کہا اس حدیث سے یہ صحت نکلا کہ اس امت کے گنہگار لوگ دوزخ میں جائیں گے پھر شفاعت سے نکالے جائیں گے اور صحیح مذہب میں ہے اور اس پر بہت سے نفوس دلالت کرتے ہیں۔ بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس امت کے گنہگار لوگ جو مومن ہوں گے وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے لیکن یہ قول غلط ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ان گنہگار مسلمانوں کا مذہب کافروں اور مشرکوں کی طرح کا نہیں ہو گا۔ ان کا سارا بدن نہیں جلنے کا۔ نہ آگ میں عرق ہوں گے (باقی بر صغیر آئندہ)

حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى  
يُهْتَمُوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لِمَ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى  
سَرِيكَ فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ  
آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ  
خَلَقَكَ اللَّهُ بِبَيْدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ  
وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ  
أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لَتَشْفَعَنَّ لَنَا  
عِنْدَ سَرِيكَ شَيْءٌ يُرِيحُنَا مِنْ  
مَكَانِنَا هَذَا قَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ  
هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي  
أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نَهَى عَنْهَا  
وَلَكِنْ اتُّوْا نَوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ  
اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نَوْحًا  
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ  
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَ سَرِيَّةٍ  
بَعَثَ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ اتُّوْا إِبْرَاهِيمَ  
خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ  
إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ  
وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ  
وَلَكِنْ اتُّوْا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ

شیخ ہیں اہم سے ہام بن یحیی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قتادہ بن دعاس  
نے انہوں نے انس بن مالک سے کہ انحضرتؐ نے فرمایا۔ قیامت کے  
دن ایسا نذر لوگ (گرم میدان میں) اڑکے اڑکے ملول ہو جائیں گے۔  
آخر صلیح کر کے، کہیں گے۔ پہلو بٹائی اپنے مالک کے پاس کسی کی  
سفارش تو یہی کہ اُمیں نہا کہ اس تکلیف سے نجات پائیں آخر سب ملکر  
آدم پیغمبرؑ کے پاس آئیں گے۔ ان سے کہیں گے آپ آدم ہیں سب لوگوں  
کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا پتھر ناس اپنے ہاتھ سے بنایا آپ  
کو بہشت میں بسایا۔ اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا۔ ہر چیز کا  
نام آپ کو بتلایا۔ (ہر زبان میں بات کرنا سکھلایا) اب ہماری پروردگار  
کے پاس کچھ سفارش کیجئے۔ ہم اس تکلیف سے نجات پائیں (دھوپ  
میں جل رہے ہیں پسینے میں غرق ہیں) وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں  
اور اپنے گناہ کو یاد کریں گے جو انہوں نے اس درخت میں سے کھا لیا تھا  
جس کا کھانا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا۔ مگر تم ایسا کرو نوحؑ پیغمبر کے  
پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو انہی شریعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ  
نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا۔ آخر یہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس  
آئیں گے ان سے عرض کریں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں  
اپنا گناہ یاد کریں گے جو انہوں نے ناولانستہ اپنے بیٹے (کنعان)  
کے سفید میں معروضہ کیا تھا۔ مگر تم ایسا کرو ابراہیمؑ پیغمبر کے پاس جاؤ  
وہ اللہ کے خلیل ہیں پھر سب لوگ ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے وہ  
بھی یہی کہیں گے۔ میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنے تین چھوٹے  
جو انہوں نے دنیا میں بولے تھے۔ ان کو یاد کریں گے۔ مگر تم ایسا  
کر و موسیٰؑ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ (ایسے شان، ولے بند سے ہیں۔

بقیہ حاشی صفر سابقہ) بلکہ اعضائے محمود اور حسنہ وغیرہ محفوظ رہیں گے اور روزِ جزا میں جاتے ہی یہ بے ہوش ہو جائیں گے مگر سچائیں گے اور سچائی  
حدیث میں اس کی حرمت ہے تو ان کا عذاب بھی ہو گا کہ ان کے بدن کچھ کچھ حصے جلیں گے اور بہشت میں فوراً داخل ہونے سے رکے رہیں گے جسے زبردیا  
قید کی جوتے ہیں۔ برصفت کفار کے ان کے موت نہ ہوگی۔ تاہم خوب عذاب کی تکلیف چکیں ۱۲ منہ

الشُّرَكَاءَ وَكَلِمَهُ وَقَرَابَهُ نَجِيًّا قَالَ  
فَيَأْتُونَ مُوسَىٰ يَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكَ  
وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ  
النَّفْسَ وَلَكِنْ أَتَوْتُ عِيسَى عَبْدَ  
اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللَّهِ رُوحُ  
كَلِمَتِهِ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى يَنْتَوُونَ  
لَسْتُ هُنَاكَ وَلَكِنْ أَتَوْتُ مُحَمَّدًا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفِيرًا  
لِللَّهِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا  
تَأَخَّرَ فَيَأْتُونَ فَيَسْتَدِينُ عَلَى سَابِقِ  
فِي دَارِهِ فَيُؤْذِنُ لِي عَلَيْهِ فَاذْأَرَانِيهِ  
وَقَعْتُ سَاجِدًا يَدْعُونِي مَا شَاءَ اللَّهُ  
أَنْ يَدْعُونِي يَقُولُ أَسْأَلُكَ مُحَمَّدٌ وَتِلْ  
تُسَمِّعُ وَأَسْأَلُكَ تَسْمَعُ وَاسْأَلُكَ تُعْطِ  
قَالَ فَأَسْأَلُكَ سَأْسِئُ نَأْتِي عَلَى  
سَابِقِ يَسْأَلُكَ وَتَحْيِيْدُ يُعَلِّمُنِيهِ  
فَيَحْدِثُ لِي حَدًّا أَنَا خَرَجْتُ فَادْخُلْهُمْ

جن کو اللہ تعالیٰ نے توراۃ عنایت فرمائی۔ ان سے بات کی نزدیک  
کر کے ان سے سرگوشی کی۔ یہ سن کر سب لوگ موسیٰ کے پاس آئیں گے  
وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنا وہ گناہ یاد کریں گے جو ایک  
قبلی کا خون ان کے ہاتھ سے ہو گیا تھا۔ مگر تم اب کرو عیسیٰ پیغمبر کے پاس  
جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کے روح خاص اس کے  
کلمہ خاص ہیں۔ یہ سن کر سب لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے  
وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں۔ تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس جاؤ۔ وہ رایے شان والے ابندے ہیں۔ جہکے اگلے پچھلے گناہ  
سب اللہ تعالیٰ نے بخشت دیئے ہیں۔ آنحضرت فرماتے ہیں۔ یہ  
سن کر سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں پروردگار کے در و دروت  
یعنی عرش معلیٰ اجا کر اذن چاہوں گا۔ مجھ کو اذن ملے گا میں پروردگار  
کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ پروردگار جب تک اس کو  
منظور ہوگا۔ مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دیگا۔ اس کے بعد فرمائے گا  
محمد اپنا سر اٹھا کہ تیرا کتنا ہم سنیں گے سفارش کر گیا تو ہم مانگے مانگے کا تو  
ہم دیں گے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اس ارشاد پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا  
اور اپنے پروردگار کی وہ تعریف اور شان کروں گا جو اس وقت مجھ کو سکھلا  
گیا میری سفارش شروع کروں گا۔ لیکن میری سفارش کے لیے ایک حد ضرور

۱۔ اور عرض کریں گے سب درجہ آئے۔ اب آپ ہی کا وہ باقی ہے جو سید کی مدنی العربی۔ دل و جان پر قدایت پر عجب خوش لفظی۔ ماہرہ تشنہ لبانیم  
و خوش آب حیات۔ رسم فرما کہ زہر میگو۔ بد تشنہ لبی۔ اور تیرے آئیں یہ عرض کرے گا۔ سید سی انت حبیبی و طیب القلب اس وعید آمدہ بہشت ہے درمان  
طیب۔ یہاں یہ اعراض نہ ہوگا۔ کہ جب مسلمان لوگ یہ حدیث سن چکے ہیں۔ اور جان چکے ہیں کہ درجہ سے پیغمبر سب جواب دے دیں گے۔ تو چون ان کے پاس  
کیوں جائیں گے کیونکہ ایسا نذر لوگ حضرت آدم کے وقت سے قیامت تک کے سب یہ ملاح کریں گے اور اگلے پیغمبروں کی امت کے لوگ اس حدیث سے  
واقف نہ ہوں گے دوسرے قیامت کا دن ایسا ہوں گا جو گا۔ کہ اس وقت کوئی بات یاد نہ رہے گی۔ جیسے لوگ ملاح دیں گے۔ اس پر عمل کریں گے۔  
۲۔ مزہ بعضوں نے کہا پروردگار کے گھر سے بہشت مراد ہے۔ اور امانت تشریف کے لیے ہے جیسے کہتے ہیں میت اللہ مصباح واسے نے کہا  
کہ ترجمہ یوں ہے میں اپنے مالک سے اجازت چاہوں گا۔ جب میں اس کے گھر یعنی جنت میں ہوں گا میں کہتا ہوں کہ سب تادیلات غاصد ہیں  
اور مہمان گھر سے مراد خاص وہ مقام ہے۔ جہاں پروردگار اس وقت تجلی فرما ہوگا۔ وہ کیا ہے عرض معلیٰ اور عرش معلیٰ کو صماہ نے  
خدا کا گھر کہا ہے۔ ایک صماہی فرماتے ہیں دکان مکان اللہ علی وارفع ۱۲ منہ ۲۰

الْجَنَّةِ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ فَأَخْرَجَ فَأَخْرَجَهُم مِّنَ النَّارِ وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعَادُوا فَاسْتَأْذَنُوا عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا سَأَلْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ أَرْفَعُ مُحَمَّدٌ وَقُلُ يُسْمَعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ وَوَسَلُ تَعْطُ قَالَ فَأَسْأَلُ سَأَلِي فَأَنْتَبِي عَلَى سَأَلِي يَنْتَابُ وَتَحْمِيدُ يَعْلَمِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَأَخْرَجَ فَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرَجَ فَأَخْرَجَهُم مِّنَ النَّارِ وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعَادُوا فَاسْتَأْذَنُوا عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا سَأَلْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ أَرْفَعُ مُحَمَّدٌ وَقُلُ يُسْمَعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ وَوَسَلُ تَعْطُ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَنْتَبِي عَلَى رَبِّي يَنْتَابُ وَتَحْمِيدُ يَعْلَمِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا

کردی جائے گی۔ میں پروردگار کے در دولت سے نکل کر ان لوگوں کو دروزخ سے نکال کر، بہشت میں لے جاؤں گا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی سنا آنحضرتؐ نے فرمایا میں ان لوگوں کو بہشت میں داخل کر کے پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور در دولت پر پہنچ کر اذن مانگوں گا۔ مجھ کو اذن ملے گا میں اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک وہ چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا اور کہہ ہم نہیں گئے سفارش کر ہم مانیں گے۔ مانگ ہم دیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور پروردگار کی وہ دہ سنا اور تشریف کروں گا۔ مجھ کو سکھلائے گا۔ پھر سفارش شروع کروں گا۔ لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں وہاں سے نکل کر دروزخ پر جا کر ان لوگوں کو نکال لوں گا اور بہشت میں داخل کروں گا۔

قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ جب میں ان کو دروزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر چکوں گا اس وقت پھر لوٹ کر تیسری بار اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا۔ اور در دولت پر پہنچ کر اذن چاہوں گا۔ مجھ کو اذن ملے گا۔ میں اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک اس کو منظور ہے۔ وہ مجھ کو سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا اس کے بعد فرمائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھا کہہ کیا کہتا ہے ہم نہیں گئے سفارش کرتا ہے تو کر ہم مانیں گے۔ مانگتا ہے تو مانگ ہم دیں گے۔ میں اس ارشاد پر سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی اس کی عنایت اور فرارش شاہانہ کے شکریہ میں، وہ دہ سنا اور تشریف کروں گا مجھ کو سکھلائے گا۔ پھر سفارش شروع کروں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر

لے یہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بارگاہ خداوندی میں معلوم کرنا چاہیے۔ کہ تین تین بار آپ اجازت چاہیں گے۔ اور آپ کو اجازت دی جائے گی۔ اتنا قریب کسی پیغمبر کو حاصل نہیں ہے۔ حضرات موفیہ نے فرمایا ہے حقیقت محمدیہ تمام حقائق سے بالاتر اور باعلیٰ مرتبہ الوہیت سے نزدیک ہے۔ بعد از خدا بزرگ قویٰ کو قصہ حضرت محمدؐ منہ ذہن مترجم کا یہ ذاتی خیال ہے درجہ چہ نسبت خاک ذابا عالم پاک عبدالصمد یلوی

فَاخْرَجْنَا دُخْلَهُمُ الْجَنَّةَ قَالَتْ اذْكُرْ  
وَقَدْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ فَاخْرَجْنَا دُخْلَهُمُ  
مِنَ النَّارِ وَاَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى  
مَا يَبْقَى فِي النَّارِ اِلَّا مِنْ حَبْسَةٍ  
اَلْقَاهُ اَنْ اَمَى وَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ  
قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى اَنْ  
يُبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا اَقَالَ  
وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ  
نَبِيِّكُمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۸۔ حَكَّ ثَنِيَّ عَبْدُ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ  
اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ  
صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَبَحَهُمْ  
فِي قَيْسِيَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ اُصْبِرُوا حَتَّى تَلْتَقُوا اللهَ  
وَرَسُولَهُ فَاَنَّى عَلَى الْحَوْضِ

۱۰۹۹۔ حَكَّ ثَنِيَّ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ اَبِي جَدِّجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ  
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَهَجَّدَ مِنْ  
الْكَيْلِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ

کر دی جائے گی۔ میں وہاں سے نکل کر دوزخ پر جاؤں گا اور بہشت میں  
لے جاؤں گا۔ قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے سنا آنحضرتؐ نے  
فرمایا جب میں ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نکال کر بہشت میں  
داخل کر چکوں گا۔ تو اب دوزخ میں وہی لوگ رہ جائیں گے جو قرآن  
کے رو سے ہمیشہ دوزخ ہی میں رہنے کے لائق ہیں یعنی کافر اور  
مشرک پھر انسؓ نے یہ حدیث بیان کر کے (سورۃ نبی اسرائیل کی آیہ ۳۷  
پر) صلی علی ان یشک ربک مقاما محمودا کہنے لگے مقام محمود  
یہی ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کیا تھا۔

ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے  
میرے چچا یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے والد نے انہوں  
صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انس  
بن مالک نے بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا  
بھیجا۔ جب انہوں نے کوٹ کی تقسیم پر ناراضگی ظاہر کی تھی۔ اور ایک ڈیرے میں  
ان سب کو اکٹھا کیا۔ فرمایا دیکھو اس وقت تک صبر کئے رہو کہ تم تمہارے  
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رقیامت کے دن حوض کوثر پر ہوں گا۔

مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان ثوری نے  
انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے  
طاووس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے۔ تو فرماتے یا اللہ مالک ہمارا  
تجربہ ہی کو ساری تعریف بخجی ہے۔ تو آسمان زمین کا تھامنے والا اور

۱۔ حد کے اندر لوگ ہوں گے ان کو وہاں سے نکال کر ۱۲ منہ تو مقام محمود وہ ریح الشان درجہ ہے۔ جو خاص ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
کو عنایت ہوگا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ اس مقام پر اگلے اور پچھلے سب رشک کریں گے۔ اب جس جاہل فقیر نے اپنے  
پرورش کی تعریف میں یہ کہا ہے۔ کہ مقام محمود ان کا ایک اونٹنے مقام ہے۔ وہ بڑا بے ادب اور سخت مزاحم لائق ہے۔  
اس کے پرورش تو کیا بڑے بڑے پیغمبر اس مقام کو نہیں پہنچ سکیں گے ۱۲ منہ تو مقام باب کی مطابقت اس سے نکل کر فرمایا تم اللہ سے مل جاؤ۔  
یعنی اللہ کا دیدار تم کو حاصل ہوگا ۱۳ منہ ۲

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ  
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ  
الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ  
مَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَ  
وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْحَنَّةُ حَقٌّ  
وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ  
دِيكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ مَصَرَّتْ  
وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا  
أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ  
بِهِ مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزَّبَيْرِ عَنْ هَؤُلَاءِ  
قِيَامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِيَامُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
وَقَرَأَ عَمْرُو الْقِيَامُ وَحَدَّثَهُمَا مَذْحَجٌ -

۱۱۰۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
خَبِثَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنُكُونُ مِنْ أَحَدٍ  
إِلَّا سَبَّكُمُ سَابَّةٌ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ  
تَرْجَمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ -

۱۱۰۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو  
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ

قائم رکھنے والا ہے۔ تجھی کو تعریف سمجھتی ہے۔ تو آسمان زمین کا مالک ہے  
اور ان کا جو آسمان زمین کے درمیان رہتے ہیں تجھ ہی کو تعریف سمجھتی  
ہے۔ تو آسمان اور زمین کا اور ان کا جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے۔  
روشن کرنے والا ہے۔ تو سچا تیرا قول سچا تیرا وعدہ سچا۔ تجھ سے ملنا  
سچ بہشت سچ دوزخ سچ قیامت سچ ہے۔ یا اللہ میں تیرا تابعدار بن  
گیا۔ تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیرے ہی پاس اپنا بھروسہ لانا  
ہوں۔ تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ میرے اگلے پچھلے کچھ کچھ  
سب گناہ بخش دے۔ وہ گناہ بھی بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ  
جانتا ہے۔ امام بخاری نے کہا قیس بن سعد اور ابوالزبیر نے اس  
حدیث میں ہاؤس سے بجائے قیم السموات کے قیام السموات نقل  
کیا ہے۔ اور مجاہد نے کہا اس کو فریابی نے وصل کیا (قیوم کے معنی  
ہر چیز کو قائم رکھنے والا۔ اور حضرت عمرؓ نے (آیت الکرسی میں)  
اللہ لا الہ الا اللہ هو الحی القیوم پڑھا ہے۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابوسامہ  
نے کہا مجھ سے اعشٰش نے انھوں نے عثیم بن عبد الرحمن سے انھوں  
نے مدی بن عاتق سے انھوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ ضرور بات کرے گا۔ وہ بھی  
اس طرح کہ بیچ میں کوئی مترجم نہ ہوگا۔ نہ حجاب (بلکہ ہر مومن اللہ  
تعالیٰ کو بے حجاب دیکھے گا)

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد العزیز  
بن عبد الصمد نے انھوں نے ابو عمران سے انھوں نے ابو بکر بن عبد اللہ  
بن قیس سے انھوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انھوں نے

۱۔ ترجمہ باب نہیں سے نکلا ہے ۱۲ منہ ۱۱۰۱ قیام مبالغہ کا صیغہ ہے معنی وہی ہے یعنی خوب عقاسنے والا۔ قیس کی روایت کو مسلم اور  
ابوداؤد نے ابوالزبیر کی روایت کو امام مالک نے موطائی میں نقل کیا۔ ۱۲ منہ ۱۱۰۰ کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقا میں ہر آن اپنے  
مالک کی محتاج ہیں۔ ۱۲ منہ ۱۱۰۱

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
جَنَّتَانِ مِنْ فَضِيَّةٍ أُنِيتَهُمَا وَمَا فِيهِمَا  
وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ أُنِيتَهُمَا وَمَا فِيهِمَا  
وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيَّ  
سِرِّيهِمْ إِلَّا سَادَاءُ الْكَبَرِ عَلَى وَجْهِهِ  
فِي جَنَّتِ عَذِيذٍ -

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي عَيْنٍ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي  
رَاشِدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْتَطَحَ  
مَالَ أَهْرِيٍّ مَسْلُومٍ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللَّهَ وَ  
هُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثَوَقَرَأَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصْدَقَهُ مِنْ  
كِتَابِ اللَّهِ حَلَّ وَكَلَّمَ إِنْ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ  
بِعَهْدِ اللَّهِ وَإِيمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ  
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ. الْآيَةُ -

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سَفِينُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَالٍحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ سَاجِدٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں دو باغ چائیکہ  
کے ہیں۔ ان کے برتن اور سب سامان چاندی کے اور دو باغ سوئے  
کے ہیں۔ ان کے برتن اور سب سامان سونے کے اور جنتہ العدن  
میں لوگوں اور اللہ پاک کے دیکھنے میں کوئی چیز حائل نہ ہوگی  
فقط ایک بندگی کی چادر حائل ہوگی جو پروردگار کے منہ پر پڑی  
ہوگی یہ

ہم سے عبد اللہ بن زہیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن اعین اور جامع بن ابی راشد  
نے انہوں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود  
نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ کو  
قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مارے تو وہ جب قیامت کے  
دن، اللہ سے ملے گا۔ اللہ اس پر غصے ہوگا عبد اللہ بن مسعود  
نے یہ حدیث بیان کر کے (سورہ آل عمران کی) یہ آیت پڑھی۔  
ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنًا قلیلًا  
اولئک لا خلاق لہم فی الآخراۃ ولا یشکرہم اللہ۔  
انترتک

ہم سے عبد اللہ بن مسندی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوصالح  
سامان انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمیوں سے قیامت کے دن  
اللہ تعالیٰ بات تک نہیں کرنے کا نشانہ پرستہفت کی نگاہ ڈالے گا۔

۱۔ جب پروردگار کو منظور ہوگا اس پاد کو اپنے منہ سے ہنسا دے گا۔ اور بہشتی اس کے دیدار سے شرف ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ جنتہ العدن  
خاص پروردگار کا در دولت ہے۔ اور تمام محابوں کے پر سے ہے۔ جنتہ العدن میں جب آدمی پہنچ گیا۔ تو اس نے سارے محابوں  
کو طے کر لیا۔ اگر یہ بزرگی تھی پاد پروردگار پر نہ پڑی رہتی تو ہر وقت اس کا دیدار ہوتا رہتا ۱۲ منہ ۱۲ حدیث اور گزر چکی ہے باب کی مطابقت اس سے  
نکلی تھی اللہ و جہیز غرضبان ۱۲ منہ ۱۲ ترجمہ باب یہیں سے نکلا ۱۲ منہ ۱۲

ایک تو وہ شخص جو کسی چیز کی نسبت بھوٹی قسم کھائے۔ کہ مجھ کو اس کی اتنی قیمت ملتی تھی۔ سالانہ اتنی قیمت نہ ملتی ہو بلکہ کم دوسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد بھوٹی قسم کھائے اس لیے کہ کسی مسلمان کا مال (ناحق) مارے۔ تیسرے وہ شخص جو بچا ہوا اپنی ضرورت سے زیادہ اپنی روک رکھے (کسی کو پینے یا پلانے نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائے گا میں بھی آج اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں۔ جیسے تو نے وہ بھی ہونی چیز روک رکھی۔ جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔

ہم سے محمد بن شنف نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے ابو بکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ گھوم گھما کر پھر اصل حالت پر آگیا۔ جس حالت پر اس دن تھا۔ جس دن اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کئے تھے۔ دیکھو سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے۔ ان مہینوں میں چار ادب والے مہینے ہیں۔ تین تو پے درپے ذیقعد اور ذوالحجہ اور محرم اور ایک الگ یعنی مضر کا رجب ہے جو جمادی الاخر اور شعبان کے بیچ میں پڑتا ہے۔ بتلاؤ یہ مہینہ کونسا مہینہ ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا بیشک ذیحجہ کا مہینہ ہے

حَلَفَ عَلَى سَلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرِمِمًا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَاجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالَ أَهْرَئِي مُسْلِمٍ وَرَاجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَا يَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا لَا مَنَعَتْ فَضْلَ مَا لَوْ تَعَمَلُ بِذَلِكَ

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حَرَمٌ ثَلَاثُ مَنَازِلٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ وَرَجَبٌ مَعَهُ الذِّي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ أَمَى شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُسَيِّبُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى

۱۱۔ بلکہ اللہ نے بنایا تھا۔ یعنی پانی ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کی شرح اور گزارش کی ہے یہاں اس کو اس لیے لائے کہ اس میں پروردگار نے غصے کا ذکر ہے۔ رجب اس لیے کہ مضر اس مہینے کا بہت ادب کرتے تھے۔ تو یہ مہینہ انہی کی طرف منسوب ہو گیا۔



قَالَ أَيْ بَلَدَ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَ  
رَسُولُهُ أَعْلَمُوا فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا  
أَنَّهُ سَيَسِيئُ بِهِ بَغْيٍ أَسْمٍ قَالَ  
الْيَسَّ الْبَلَدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ  
هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا فَسَكَتَ  
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسِيئُ بِهِ بَغْيٍ  
أَسْمٍ قَالَ الْيَسَّ يَوْمَ الْتَحَى قُلْنَا بَلَى  
قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَآمَوَالَكُمْ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضُكُمْ  
عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ  
هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ  
هَذَا وَتَسْتَلْفُونَ رَبَّكُمْ فَيَسَّ لَكُمْ  
عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا  
بَعْدِي ضَلَالًا لَا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ  
سِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ  
الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مِّنْ يَّبْلُغُهُ  
أَنْ يَكُونَ أَدْعَى مِنْ بَعْضٍ مِّنْ  
سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَ  
قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغَتْ  
أَلَا هَلْ بَلَغَتْ -

پھر فرمایا یہ کون سا شہر ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول  
خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم  
سمجھے آپ اس شہر کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا یہ  
مکہ کا شہر نہیں ہے۔ ہم نے کہا۔ بے شک مکہ کا شہر ہے۔  
آپ نے فرمایا اچھا یہ دن کون سا دن ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور  
اس کا رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپ خاموش ہو رہے  
ہم سمجھے آپ اس کا نام کچھ اور رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا  
یہ یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے کہا بے شک یوم النحر ہے آپ  
نے فرمایا دیکھو تمہارے خون اور مال محمد بن سیرین نے کہا میں سمجھتا  
ہوں البوکہ نے یہ بھی کہا۔ تمہاری عزتیں اور آبروئیں آپس  
میں ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس  
شہر اس مہینے میں اور تم (ایک دن) ضرور اپنے پروردگار سے ملو  
گے۔ وہ تمہارے اعمال کی تم سے پرسش کرے گا۔ تو ایسا  
نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر گمراہ بن جاؤ  
دیکھو جو لوگ اس وقت موجود ہیں وہ میری یہ حدیث ان لوگوں  
کو سنائیں۔ جو موجود نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس کو ایک  
بات پہنچائی جاتی ہے۔ وہ اس سے زیادہ یاد رکھتا ہے جس نے  
خود سنی ہوئی ہے محمد بن سیرین حدیث کے اس فقرے کو بیان کر  
کے کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اس  
کے بعد آپ نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو میں نے (خدا کا حکم تم کو)  
پہنچا دیا۔ دیکھو (خدا کا حکم میں نے تم کو پہنچا دیا۔

۱۷۲ باب بیہ سے نکلتا ہے ۱۲۷ منہ سے بہت سے پچھلے حدیث کے سننے والے الگوں سے زیادہ حافظ ہوئے۔ چنانچہ آخری ناز  
میں امام بخاری اور امام مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابی اور ابن ماجہ اور دارمی حدیث کے بڑے بڑے حافظ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے ہزاروں  
لاکھوں حدیثوں کو یاد رکھا۔ اور صحیح حدیثوں کو ضعیف حدیثوں سے جدا کیا اللہ ان کو جزائے خیر دے ۱۲۷ منہ :

**بَاب ۵۲۳ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى**  
**إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ -**  
**۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ**  
**حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي**  
**عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ بَعْضِ بَنَاتِ**  
**النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ**  
**إِلَيْهِمَا ابْنَتُهُمَا فَأَرْسَلَتْ أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ**  
**وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى**  
**فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمَا**  
**فَاقْسَمَتْ عَلَيْهِمَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَمَّتْ مَعَهُمَا وَمُعَاذُ بْنُ**  
**جَبَلٍ وَابْنُ بَنِي كَعْبٍ وَعِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ**  
**فَلَمَّا دَخَلْنَا نَادَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقْلُقُ فِي**  
**صَدْرِهِ حَسِبْتُمْ قَالَ كَأَنَّهُمَا شَتَمَتْ**  
**فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا**  
**بِرَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ عِبَادَةِ الرَّحْمَاءِ -**  
**۱۱۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ**  
**بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ**  
**صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**

**بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَا سُورَةِ اَعْرَافِ مِیں اِیوں فَرَمَانَا اللّٰہ**  
**کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے۔**

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ماسم اخول نے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں نے اسامہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی حضرت زینبؓ کا بیٹا گزر رہا تھا انہوں نے آنحضرتؐ کو بلا بھیجا۔ آپ نے جواب میں یہ کہلا بھیجا اللہ ہی کا سب مال ہے۔ جو اس نے لیا اور جو دیا۔ اور ہر چیز کی ایک میعاد مقرر ہے۔ تو صبر کرو اللہ سے ثواب پاؤ۔ انہوں نے پھر قسم دے کر پھر آپ کو بلا بھیجا۔ آخر آپ اٹھے میں بھی اٹھا۔ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعبؓ اور عبادہ بن صامتؓ یہ سب آپ کے ساتھ چلے۔ جب صاحبزادی صاحبہ کے گھر پر پہنچے تو ان لوگوں نے کیا کیا بچہ کو لا کر آنحضرتؐ کے حوالے کر دیا۔ اس کی جان سینے میں ترپ رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پرانی مشک یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے۔ سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ روتے ہیں۔ آپ سے تعجب ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں بندوں پر رحم کرے گا جو دوسرے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

ہم سے عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ

۱۔ دوسری روایت میں ہے۔ یہ رحم اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کسی شخص کی معصیت اور تکلیف دیکھ کر دل کو رنج اور صدمہ ہونا ایک فطری بات ہے۔ اور جس شخص کا دل بے فکر کی طرح سخت ہو وہ کسی کی تکلیف پر رحم نہ کرے۔ تو یہ کوئی غریب کی بات نہیں ہے۔ بلکہ اس کو حق تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا بھی اس پر رحم نہ کرے ۱۲۔ منہ ۶

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى  
سَاحِلَيْهِمَا فَكَالَتِ الْجَنَّةُ يَا سَابِ  
مَا لَهَا لَا يَدُ خُلُوعًا إِلَّا ضَعْفًا  
النَّاسِ وَسَقَطَهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ  
يَعْنِي أَوْثَرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ سَاحِمَتِي  
وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ  
بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَرِجُلِي وَاحِدَةٌ  
مِنْكُمْ مِلْؤُهَا قَالَ فَا مَا  
الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلُمُ مِنْ  
خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنِّي يُنْشِئُ لِلنَّارِ  
مَنْ يَنْشَأُ فَيُلْقُونَ فِيهَا فَنَقُولُ  
هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعَ  
فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْنَلِي وَ يُرَدُّ  
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَ تَقُولُ قَطُّ  
قَطُّ قَطُّ

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ عَنْ تَدَاةَ عَنْ أَلَسِّ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُصِيبَنَّ  
أَقْوَامًا سَفَعُ مِنَ النَّاسِ بِذُنُوبِ أَصَابُوا  
عَقُوبَةً ثُمَّ يَدْخُلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ  
بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يَقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
پروردگار کے سامنے دوزخ اور بہشت دونوں میں جھگڑا ہوا۔  
بہشت نے کہا پروردگار میرا کیا حال ہے۔ مجھ میں وہی لوگ آ  
رہے ہیں۔ جو دنیا میں کمزور ناناواں مفلس محتاج تھے۔ اور  
دوزخ کہنے لگی مجھ میں تو وہ لوگ آ رہے ہیں جو بڑائی کرنے  
والے تھے۔ (یعنی دنیا کے متکبر مغرور) اس وقت اللہ تعالیٰ  
نے بہشت سے فرمایا۔ تو میری رحمت ہے۔ اور دوزخ سے  
فرمایا تو میرا عذاب ہے۔ میں جس کو چاہتا ہوں۔ اس کو تیزی  
وجہ سے عذاب دیتا ہوں۔ اور تم دونوں میں سے ہر ایک  
کی بھرتی ہونے والی ہے۔ بہشت کی تو اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ  
اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرنے کا۔ اور دوزخ کی اس  
طرح سے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے گا  
دوزخ کے لیے پیدا کرے گا۔ وہ اس میں ڈالی جائے گی۔ اس  
کے بعد دوزخ کہے گی۔ اور کچھ مخلوق ہے (میں ابھی خالی ہوں)  
تین بار ایسا ہی ہو گا۔ آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا  
اس وقت بھر جائے گی۔ ایک پر ایک اُلٹ کر سمٹ جائے گی  
کہنے لگے گی بس بس بس میں جھڑکی۔

ہم سے حفص بن عمر حاضی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہشام  
دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگوں پر ان کے گناہ کی  
وجہ سے دوزخ میں جہنم کا ایک دھبہ رہ جائے گا یہ ان کے گناہ  
کی سزا ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے ان کو  
بہشت میں بے جائے گا۔ ان کو لوگ جہنمی کہا کریں گے۔ جہانم نے کہا

۱۱۔ ترجمہ باب میں سے بخلا ۱۲ منہ ۱۵ اس لیے جو نیک بندے ہیں وہ فرشتہ اپنی نیکی کا بدلہ پائیں گے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی لوگ اس میں جھوٹے جائیں  
گے۔ وہ کہے گی اور میں اور میں ۱۲ منہ ۱۵

قَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا  
أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**باب ۵۴۲** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ  
يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا -  
۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ  
اللَّهَ يَصْبِغُ السَّمَاءَ عَلَى أَصْبَحٍ وَالْأَرْضَ  
عَلَى أَصْبَحٍ وَالْجِبَالَ عَلَى أَصْبَحٍ وَالشَّجَرِ وَالْأَنْبَاءَ  
عَلَى أَصْبَحٍ وَسَأَلْتُ الْخَلْقَ عَلَى أَصْبَحٍ ثُمَّ يَقُولُ  
بَيِّدُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَبَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا  
قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ -

**باب ۵۴۵** مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلْقِ وَهُوَ  
فَعَلَ السَّابَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمَّا هُوَ فَالْوَلَدُ  
بِصِفَاتِهِ وَفِعْلُهُ وَأَمَّا هُوَ فَهُوَ الْخَالِقُ  
هُوَ الْمَكُونُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ يَفْعَلُهُ  
وَأَمَّا هُوَ وَتَخْلِيفُهُ وَتَكْوِينُهُ فَهُوَ مَفْعُولٌ  
مَخْلُوقٌ مَكُونٌ -

یہ حدیث ہم سے قتادہ نے بیان کی۔ کہا ہم سے انس نے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیر روایت کتاب الزقاق میں موصولاً  
گزر چکی ہے

باب اللہ تعالیٰ کا سورۃ فاطر میں، یہ فرمانا آسمانوں اور  
زمینوں کو اللہ ہی تھامے ہوئے ہے۔ وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے  
ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ  
روضاع لشکری نے انہوں نے سلیمان اعش سے انہوں نے ابراہیم  
نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے  
انہوں نے کہا یہود کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آیا۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا، وہ کہنے لگا یا محمد رقیاست کے دن  
اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو  
ایک انگلی پر اور درخت اور ندیوں کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو  
ایک انگلی پر رکھیکا۔ پھر ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمائے گا میں بادشاہ  
ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔ اور یہ آیات  
پڑھی۔ وما قدر اللہ حق قدرہ (جو سورۃ زمر میں ہے)

باب ۱۔ آسمان اور زمین اور دوسری مخلوقات کے پیدا کرنے  
کا بیان۔ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک فعل ہے۔ اور اس کا حکم  
ہے تو پروردگار اپنے صفات اور افعال اور امر اور کلام سمیت  
خالق ہے۔ سب کا پیدا کرنے والا اس کے صفات اور  
افعال اور امر اور کلام اس کی ذات کی طرح، مخلوق نہیں ہیں لیکن  
جو چیزیں اس کے فعل یا امر یا خلق یا تکوین سے بنی ہیں وہ سب مخلوق  
اور مکون ہیں۔

۱۔ اس طریق کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ قتادہ کا سماع انس سے ثابت کر س ۱۲ منہ ۱۵ یہ باب لا کر امام بخاری نے اس  
کا مذہب ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے صفات خواہ ذاتیہ ہوں جسے علم قدرت خواہ غایبہ ہوں جیسے خلق ترزق کلام نزول استغفار وغیرہ۔ یہ سب غیر مخلوق  
ہیں مادہ معتزلہ اور جبریتہ کا رد کیا۔ امام بخاری نے یہ سادہ خلق افعال العباد میں لکھا ہے کہ قدر یہ تمام افعال کا خالق بشر کو جانتے ہیں (بقیہ بر صغیر آئینہ)

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالْبَتُّ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةً لَا نَظَرَ كَيْفَ صَلَوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ قَدْ فَلَمَّا كَانَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَوَقًا مَن فَنَوَقَتَا وَاسْتَوَى ثُمَّ صَلَّى أَحَدَايَ عَشْرَةَ سَاعَةً ثُمَّ أَذِنَ يَدُلُّ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى سَاعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ -

باب ۵۴۶ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُسْلِمِينَ -

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہ محمد کو شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کرب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ کے پاس رہ گیا اس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی کے پاس تھے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ مکیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز پڑھتا تھا، کیونکہ پڑھتے ہیں خیر آپ نے دعاء کی نماز کے بعد، تھوڑی دیر اپنی بی بی ام المومنین میمونہ سے باتیں کیں۔ اس کے بعد سورہ ہے۔ جب آخری تہائی حصہ رات کا آن پہنچا۔ یا اس کا کوئی حصہ باقی رہا۔ اس وقت (نیند سے اٹھ کر) بیٹھ گئے۔ اور آسمان کی طرف دیکھا سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی ان فی خلق السموات والارض ان لا الہ الا انت تک اس کے بعد کھڑے ہوئے۔ سو اکیس رکعتیں پڑھیں پھر بلالؓ نے صبح کی اذن دی۔ آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنت کی) پڑھیں۔ پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز لوگوں کو پڑھائی۔

باب ۵۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا (سورہ والصفات میں) فرمانا، ہم تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے باب میں یہ فرما چکے ہیں کہ ایک روز ان کی مدد ہوگی اور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا۔

بقیہ حواشی صفحہ سابقہ اور جبر بہ تمام افعال کا خالق اور فاعل خدا کو کہتے ہیں۔ اور جہنم کہتے ہیں فعل اور مفعول ایک ہے۔ اسی وجہ سے کلمہ کن کو بھی مخلوق کہتے ہیں۔ اور سلف اہل سنت کا یہ قول ہے کہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور مخلوق ہمارے افعال ہیں۔ واللہ تعالیٰ کے افعال تو اللہ کی صفات ہیں۔ اللہ کی ذات صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق ہیں۔ (حواشی معنی ہذا) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیدائش اور اس میں غور کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ نے ان کو بھی قدیم کہا ہے۔ اور اشعریہ اور معتزلین اہل حدیث کہتے ہیں کہ صفات فعلیہ جیسے کلام نزول استواء کوین وغیرہ یہ سب حادث ہیں اور ان کے حدوث سے پروردگار کا حادث لازم نہیں آتا۔ اور یہ قاعدہ فلاسفہ کا باندھا ہوا کہ حوادث کا عمل بھی حادث ہوتا ہے۔ محض لغو اور غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر روز ہزاروں کام کرتا ہے فرمایا کل یوم موتی شان پر کیا اللہ تعالیٰ حادث ہے۔ ہرگز نہیں وہ قدیم ہے۔ اب جن لوگوں نے صفات فعلیہ کو بھی قدیم کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ اصل صفت قدیم ہے مگر اس کا تعلق حادث ہے مثلاً خلق کی صفت قدیم ہے لیکن زید سے اس کا تعلق حادث ہے اس طرح صفت استواء قدیم ہے۔ مگر عرض سے اس کا تعلق حادث ہے ۱۲ منہ ۱۲ باب لا کہ امام بخاری نے اس طرٹ اشارہ کیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَايِدَ بْنَ وَهَبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَارْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُونُ رَأْسًا مِثْلَهُ فَيُؤَدَّنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتَبُ سَازِقُهُ وَاجَلُهُ وَعَمَلُهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ لِعَمَلٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب خلقت کو پیدا کر چکا۔ تو اس نے اپنے عرش کے اوپر ایک کتاب میں یوں لکھا میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اعش نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا۔ کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا آپ سچے تھے۔ آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ تھا۔ تم میں سے ہر شخص کا نطفہ اس کے ماں کے پیٹ میں پالیس دن یا پالیس رات جمع رہتا ہے۔ پھر ایک چلہ کے بعد وہ ایک خون کی چٹکی بن جاتا ہے۔ پھر ایک چلہ کے بعد گوشت کا چمب ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے۔ اس کو چار باتوں کا حکم ہوتا ہے اس کی روزی اس کا عمل اس کی عمر اس کی نیک بختی یا بد بختی لکھنے کا پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ (یعنی روح انسانی جس کو نفوس نامطہ کہتے ہیں) اور (تم میں سے کوئی ساری عمر بدبختیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں اور بدبختی میں ایک ہاتھ کا فاسد رہ جاتا ہے۔ اس وقت

بقیمہ حواشی صفحہ سابقہ (۱) کہ صفات افعال جیسے کلام وغیرہ قدیم نہیں ہیں۔ درہ ان میں سبقت اور تقدم اور تاخر کو نہ مہرکتا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ۱۲) ۱) معلوم ہوا کہ رحم اور غفۃ دونوں صفات انسانی ہیں۔ جب تو ایک دوسرے سے آگے ہو سکتا ہے۔ آیت سے کلام کے قدیم نہ ہونے کا اور حدیث سے رحم اور غفۃ کے قدیم نہ ہونے کا اثبات کیا ۱۲ منہ۔

۱) یہ روح حیوانی پر سوار ہے۔ اسی روح کی وجہ سے آدمی دوسرے جانوروں سے ممتاز ہے اور اسی روح کی وجہ اس کے لیے عذاب ثواب رکھا گیا ہے۔ موت کیا ہے اس روح کی سواری کا بدلا جانا۔ موت سے روح حیوانی تو تحلیل اور فنا ہو جاتی ہے لیکن روح انسانی اس سواری کو چھوڑ کر دوسری سواری لیتی ہے۔ وہ فنا نہیں ہوتی بدستور باقی رہتی ہے۔ البتہ نفع صدور کے وقت بے ہوش ہو جائے گی۔ پھر دوسرے نفع پر ہوش میں آجائے گی۔ اور کہے گی ہم کی میٹھی نیند سو رہے تھے۔ کسی نے ہم کو جگا دیا ۱۲ منہ ۴

فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ  
النَّارَ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ  
أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُمَا  
بَيِّنَةٌ إِلَّا دِرْهَامٌ فَيَسْئَلُ عَلَيْهِ  
الْكَتَبُ فَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
فَيَدْخُلُهَا

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى  
حَدَّثَنَا عُمَارُ بْنُ ذَرِّسٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا  
جُبَيْرُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ  
مِمَّا تَزُورُونَا فَخَزَلْتُ وَمَا نَتَنَزَّلُ  
إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا  
وَمَا خَلْفَنَا إِلَىٰ إِنْجِرٍ أَلَا يَتَذَكَّرُ لَهَا  
كَانَ الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

اللہ کا لکھا جو اس کی پیدائش کے وقت لکھا گیا تھا، پورا ہوتا ہے  
اور وہ دوزخیوں کا سا کام کر کے دوزخ میں جاتا ہے اور کوئی تم  
میں سے (ساری عمر) دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے -  
جب اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس  
وقت اللہ کا لکھا اس پر پورا ہوتا ہے وہ بہشتیوں کا سا کام کر کے  
بہشت میں جاتا ہے۔ تو اعتبارِ زمانہ کا ہے،

ہم سے خلا بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن ذر نے  
کہا میں نے اپنے والد (ذری بن عبد اللہ) سے سنا وہ سعید بن  
جبر سے نقل کرتے تھے۔ وہ ابن عباس سے کہ انحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے فرمایا تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے  
ہو۔ اس سے زیادہ کیوں نہیں آیا کرتے اس وقت یہ آیت  
(سورہ مریم) کی اتنی۔ ہم فرشتے تو جب تیرے پروردگار کا حکم ہوتا  
ہے۔ اسی وقت اترتے ہیں۔ (رس حکم نہیں آسکتے، اسی کا  
ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو  
ان کے پیچ میں ہے۔ اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں) انحضرت  
نے حضرت جبریل سے جو فرمایا تھا۔ اس کا جواب اس آیت  
میں آتا ہے

ہم سے یحییٰ بن جعفر یا یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے  
وکیع بن جراح نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی

۱۲ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل کی کہ اللہ کا لام حادث ہوتا ہے کیونکہ جب نطق پر چار مینے گزرتے ہیں۔ اس وقت فرشتہ  
بھیجا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان چار باتوں کے کھنے کا اس کو حکم دیتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث اور آیت سے امام بخاری نے یہ  
ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کا لام اور حکم حادث ہوتا ہے۔ کیونکہ فرشتوں کو وقتاً فوقتاً ارشادات اور احکام صادر ہوتے رہتے ہیں اور  
رد ہوا ان لوگوں کا جو اللہ کا لام قدیم اور ازلی جانتے ہیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ اللہ کا لام مخلوق نہیں ہے بلکہ اس کی ذات کی طرح غیر مخلوق  
ہے۔ باقی اس میں آواز ہے حروف ہیں۔ جس لغت میں منظور ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں کلام کرتا ہے۔ یہی اعتقاد ہے اہل حدیث  
کا اور جن تکلمین نے اس کے خلاف اعتقاد قائم کئے ہیں۔ وہ آپ بھی بہک گئے دوسروں کو بھی بہکا گئے۔ ضلوا فاضلوا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْتِيَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مَشِيٌّ عَلَى عَصِيْبٍ خَمًّا بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الشَّوْجِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسَلُّوهُ عَنِ الشَّوْجِ فَسَلُّوهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصِيْبٍ ذَاتَا خَلْفَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ فَقَالَ وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّوْجِ قُلِ الشَّوْجُ مِنْ أَمْرِ سَابِقٍ وَمَا أَوْدَيْتُمْ مِنَ الْعِلْوِ إِلَّا قَلِيلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسَلُّوهُ

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجَهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَ تَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ

سے انہوں نے علقہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا۔ آپ ایک کھجور کی لکڑی پر بیٹھا دیکھتے چل رہے تھے۔ اتنے میں چند یہودیوں پر سے گزر رہا وہ آپس میں کہنے لگے ان سے پوچھو روح کیا چیز ہے بعضوں نے کہا نہ پوچھو۔ آخر انہوں نے پوچھا ہی سہی۔ آنحضرت یہ سنتے ہی اس لکڑی پر بیٹھا دے کر کھڑے ہو رہے۔ میں آپ کے پیچھے تھا میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آرہی ہے۔ تھوڑی دیر میں آپ نے سورہ نبی اسرائیل کی یہ آیت سنائی۔ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ روح کیا چیز ہے کہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے۔ اور تم نہ دے کو دیکھو بہت علم ملا ہے نہیں، تھوڑا ہی سا علم ملا ہے۔ اب آپس میں یہودی کہنے لگے۔ کیونکہ تم نے نہیں کہا قناعت پوچھو۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ آنحضرت سے امام مالک نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے اس کو اللہ کے کلام کا جو اس نے قرآن میں فرمایا ہے دل سے، یقین ہو۔ تو اللہ اس کا منامن ہے یا تو اس کو شہادت کا درجہ دے کر بہشت میں لے جائے گا۔ یا اپنے گھر کو ثواب

۱۔ اگر تم نے نہ مانا پوچھ ہی کر چھوڑا۔ اب روان کی پیغمبری کا ایک اور ثبوت ہو گیا انہوں نے آپس میں صلاح کی تھی۔ اگر یہ روح کی کچھ حقیقت بیان کریں۔ تب تو معلوم ہو جائے گا۔ یہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں۔ کیونکہ حکیموں نے اپنی عقل کے موافق روح کی تفسیر کی ہے اور پیغمبروں نے روح کی حقیقت بیان نہیں کی۔ اس کا حکم اللہ ہی پر رکھا ہے۔ روح اللہ کا ایک حکم ہے۔ یعنی ایک ارشاد ہے اس ارشاد کی مدت ختم ہونے ہی آدمی وہی رہتا ہے۔ وہی آنکھ دہی ناک وہی جسم گروہ عمدہ جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کو دیا تھا جس کی وجہ سے اس کو بہت سی فزرت بہت سا اختیار تھا۔ وہ نکل جاتا ہے اب آدمی لنگر پتھر کی طرح بے حس اور بے ارادہ رہ جاتا ہے جیسے ایک آدمی سرکار کی طرف سے مجبوریت ہو ایک ہی ایسا مجبور ہی جسے مائے اس میں سے کیا چیز کم ہو گئی جس سے اس کا اختیار جو رعایا پر تھا مٹا رہا۔ نہ اس کا رعب و اب رعایا کے دلوں پر باقی رہا روح کی تعلیم میں مثال ہے ۱۲ منہ ۴



الَّذِي خَدَّجَ مِنْهُ مَعَ مَا كَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ - ۱۱۱۵  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ  
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي  
 وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ  
 رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ  
 حِمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَ  
 يُقَاتِلُ رَمِيَاءَ فَأَيُّ ذَلِكَ فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ  
 لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا  
 فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ  
 حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
 عَنْ قَبِيصٍ عَنِ الْمُخَيْرِقِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ  
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى  
 النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ أَهْلُ اللَّهِ -

اور لوٹ کا مال دلا کر مع الخیر لوٹا لائے گا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
 نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے  
 ابو موسیٰ اشعرثی سے انہوں نے کہا ایک شخص (الاتقی بن ضمیرہ)  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پوچھنے لگا یا رسول اللہ بعض  
 آدمی اپنی عزت بچانے کے لیے حمیت اور غیرت کی وجہ سے  
 لڑتا ہے۔ بعضا بہادری کی وجہ سے بعضا کھلانے اور مٹانے  
 کی نیت سے تاکہ لوگوں میں تعریف ہو تو ان میں سے کون  
 لڑتا اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔ آپ نے فرمایا جس لڑائی سے یہ  
 غرض ہو کہ اللہ کا بول بالا ہو۔ وشرک اور کفر دہ جائے اللہ  
 کی راہ میں لڑنا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا دوسرہ نحل میں یہ فرمانا ہم توجب

کوئی چیز بنانا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہو جاوہ ہو  
 جاتی ہے۔

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم  
 بن حمید نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس  
 بن ابی حازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا میں  
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت  
 میں سے ایک گروہ حق پر غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا امر  
 آئے (یعنی قیامت کا حکم صادر ہو)

۱۱ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس میں اللہ کے کلام کا ذکر ہے ۱۲ منہ ۱۵ باقی ان لڑائیوں میں سے  
 کوئی لڑائی اللہ کی راہ میں نہیں ہے۔ اسی طرح اگر مال و دولت یا حکومت یا ملک کے لیے لڑے وہ بھی اللہ کی راہ میں لڑنا  
 نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ اور سورہ یس میں یوں فرمایا - ۱۲ انہا امسوا اذا املد شیطاٰن ان یقول لہ کن فیکون  
 مطلب اس باب سے امام بخاری کا یہ ہے کہ قول اور امر دونوں سے ایک ہی چیز مراد ہے یعنی حق تعالیٰ کا کلمہ کن فرمانا -  
 یونہی نے کہا اللہ نے سب مخلوق کو کلمہ کن سے پیدا کیا۔ اگر کن بھی مخلوق ہو تا تو مخلوق کا مخلوق سے پیدا کرنا لازم آتا ۱۲ منہ ۱۵

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا  
عُمَيْرُ بْنُ هَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعْوِيَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ  
يَأْتِيهَا اللَّهُ مَا يَشَاءُ مِنْ كَذِّبٍ لَهُ  
وَلَا مَنْ خَالَفَهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلُ اللَّهِ  
وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ  
يُحَاظٍ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ  
بِالشَّكْرِ فَقَالَ مُعَاذِيَةُ هَذَا  
مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّ سَمِعَ مُعَاذًا  
يَقُولُ وَهُوَ بِالشَّكْرِ -

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَسِبٍ حَدَّثَنَا  
نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
مُسَيْلَمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ  
سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا عَطَيْتُكَهَا  
وَلَنْ تَعُدَّ وَأَهْلُ اللَّهِ فِيكَ وَ  
لَنْ أَدْبُرْتَ لِيَحْمِلَنَّكَ  
اللَّهُ -

ہم سے حمیدی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ولید بن مسلم نے  
کہا ہم سے عبدالرحمن بن زید بن جابر نے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی  
نے انہوں نے معاذ بن ابی سفیان سے سنا دیکھتے تھے میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے  
میری امت کا ایک گروہ برابر اللہ کے حکم پر قرآن حدیث پر  
 قائم رہے گا۔ کوئی ان کو جھٹلائے اور ان کا خلاف کرے۔ تو  
ان کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا۔ اور  
وہ اسی حال میں ہوں گے۔ قرآن حدیث پر چل رہے ہوں گے  
یہ سن کر مالک بن یحنا مر نے کہا میں نے معاذ بن جبل سے سنا  
وہ کہتے تھے یہ گروہ شام کے ملک میں ہوگا۔ اس وقت مدینہ  
نے کہا مالک بن یحنا مر یہ کہتا ہے۔ کہ اس نے معاذ سے سنا  
کہ یہ گروہ شام کے ملک میں ہوگا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر  
دی۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی حسیب سے کہا ہم سے نافع بن جبر  
نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب مسیلہ  
کذاب اپنے ساتھیوں کو لئے ہوئے مدینہ میں آیا تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہوئے فرمایا اگر تو یہ لکڑی  
کا ٹکڑا (جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں تھا) مجھ سے مانگے تو مجھ  
میں نہیں دینے کا۔ اور اللہ نے جو حکم میرے باب میں دے  
رکھا ہے۔ تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو اسلام سے  
پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ہلاک کرے گا۔

۱۔ چہ جائے کہ میں اپنے بعد تجھ کو خلیفہ کروں سیلہ کی یہ درخواست تھی ۱۲۷ سنہ ۱۷ مسیلہ کذاب نے یہاں میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور بہت سے لوگ  
اس کے پیرو ہو گئے تھے وہ بڑا شیعہ باز آدمی تھا لوگوں کو شیعہ سے دیکھا کر قلام میں بے ایمانیا وہ مدینہ آیا اور آنحضرت سے یہ درخواست کی اگر آپ اپنے بعد مجھ کو خلیفہ  
جائیں تو میں مع اپنے ساتھیوں کے آپ کا نائب رہ جاؤں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ خلافت تو میری چیز ہے میں ایک چوڑی لکڑی کا ٹکڑا بھی تجھ کو نہیں دینے کا تو یہ اپنے  
ساتھیوں کو لیکر چلا گیا اور مدینہ کے ملک میں اس کی جماعت بہت ہو گئی آنحضرت نے وفات پائی ابوبکر صدیق کی خلافت میں سیلہ اور اس کے ساتھیوں پر شکوک تھے اس میں بہت

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْتَشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حُرُوثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوا عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هَلَا تَسْأَلُوهُ أَن يَخْبِي فِيهِ بَشَرٌ تَكْفُرُ بِهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنْسَأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ فَقَالَ وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هَكَذَا فِي قِيَامِنَا -

۵۲۸۔ كَانَ النُّجَاجُ مِدَادًا لِكَلِمَتِ رَبِّي لَنَفِدِ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنفَدَ كَلِمَتُ سَرَاتِي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مِدَادًا وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرٍ أَفْلاَحًا وَالْبَحْرُ يَمْدُكُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةَ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے عبد الواحد بن زیاد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں مدینہ کے ایک کھیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں چند یہودیوں پر سے گرا ہوا وہ آپس میں کہنے لگے ان سے روح کو پوچھو۔ بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری لگے اس پر دوسروں نے کہا نہیں ہم ضرور پوچھیں گے آخر ان میں کا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا ابوالقاسم بتلاؤ تو روح کیا چیز ہے آپ خاموش ہو رہے ہیں سمجھ گیا آپ پر وحی آ رہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی دیشلونک عن السراح قل السراح من اہم ربی وما اوتونم العلوا الا قلیلا۔ اعمش نے کہا ہم نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے عبد اللہ بن مسعود کی قرأت یہی ہے مشہور قرأت میں وما اوتینکم ہے )

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ کہف میں، فرمانا اے پیغمبر کہدے اگر میرے مالک کی باتیں لکھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی ہو جائے تو میرے مالک کی باتیں ختم نہ ہوں اور سمندر تمام ہو جائے گوا تناسی ایک اور سمندر ہم اس کی مدد کو لائیں اور سورہ لقمان میں، فرمانا اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان سب کے قلم بنائے جائیں اور سمندر روشنائی بنے اس کے بعد سات سمندر اور اتنی ہو جائیں روشنائی نہیں جب بھی اللہ کی

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ سیر کوئی انار واسقہ کیا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی ہوا مسیلمہ ہلاک ہوا اس کے ساتھی سب تتر بتر ہو گئے تھے میں اب بھی کہیں شازہ نادر سیریلہ کے پیرو باقی ہیں ان کو صادقہ کہتے ہیں سیریلہ نے دوکن میں چھوڑیں جن کو وہ کتاب آسانی کہتا تھا ایک نادر بنی اول ثانی ایک نادر بنی ثانی سیریلہ نے کئی باتوں میں برخلاف شریعت اسلامی حکم دیا تھا مثلاً اگر میں چل کر اس نے نہ نکال دیا تھا لفظ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَبِّكَوَاللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّذَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّازِكِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِهِ وَقَدْ يُقِي كَلِمَتَهُ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْكَعَ إِلَى مَسْكِنَةٍ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ۔

باب ۵۴۹ فِي الْمَشِيَّةِ وَالْإِسَادَةِ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى تَوَتَّى الْمَلِكُ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُولَنَّ لشيءٍ إني فاعلٌ ذَلِكَ عَدَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ

باتیں ختم نہ ہوں اور سورہ اعراف میں، فرمایا ہے شک تمہارا مالک اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر تخت پر بیٹھ گیا رات سے دن کو دھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات دن کے پیچھے لگی دوڑی آرہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا وہ سب اس کے حکم کے تابعدار ہیں سن لو اسی کی خلقت ہے اسی کا حکم پڑتا ہے بڑی برکت والا ہے اللہ جو سارے جہان کا مالک ہے سحر کا معنی تابعدار کیا ہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے صرف اسی وجہ سے نکلے کہ اس کو اللہ کے کلموں کا یقین ہو اور اس کی یہی نیت ہو۔ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو اللہ اس کا ضامن ہے۔ یا تو شہادت کا درجہ دے کر اس کو بہشت میں لے جائے گا۔ یا ثواب اور لوٹ کا مال دے کر اس کو ریح النجی اس گھر کو لائے گا۔

باب مشیت اور ارادہ کا بیان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سورہ انفطرت میں، فرمایا تم کو پر نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ نہ چاہے (اور سورہ آل عمران میں) فرمایا تو جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور (سورہ کہف میں) فرمایا کسی بات کو مست کہہ کل میں اس کو کروں گا مگر یہ شرط لگا کر اگر اللہ چاہے اور (سورہ قصص میں) فرمایا تو جس کو چاہے اس کو راہ پر نہادے۔

لہٰذا ان آیتوں کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ امر ممکن میں داخل نہیں جب تو فرمایا لاہ الخلق والامر اور دوسری آیتوں اور حدیثوں میں کلمات سے وہی ادا امر اور ارشادات الہی مراد ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس باب کے لائق تھے امام بخاری کی غرض یہ ہے یہ مشیت اور ارادہ دونوں کو ثابت کریں دونوں ایک ہی ہیں امام شافعی سے یہی نقل انہوں نے کہا مشیت اللہ کا ارادہ ہے کہ وہی نے ان دونوں میں فرق کیا ہے قرآن کی آیتوں سے دونوں کا ایک مطلب ثابت ہوتا ہے

يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ نَزَلَتْ فِي  
أَبِي طَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ  
الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ  
الْعُسْرَ -

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكَ اللَّهُ  
فَاعْزِمُوا فِي الدَّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ  
إِنْ شِئْتُ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا  
مُسْتَكْبِرَ لَهُ -

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ الْحَبِيبِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ  
بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
طَهَّرَهُ وَطَهَّرَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمُ الْاَنْصِلُوا  
قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا

لگا سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جس کو چاہتا ہے  
راہ پر لگاتا ہے۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد  
سے نقل کیا (یہ روایت کتاب التفسیر میں موصولاً گزر  
چکی ہے) یہ آیت ابوطالب کے باب میں اتری  
اور (سورۃ بقرہ میں) فرمایا اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا  
ہے۔ اور تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا۔

ہم سے محمد بن مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے  
عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبد العزیز بن  
مصیب سے۔ انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو قطعی طور  
سے مانگو (یعنی فلاں چیز ہم کو عنایت فرما یوں نہ کہو اگر تو  
چاہے تو ہم کو دے) کیونکہ اللہ پر کوئی بکر کرنے والا نہیں (پھر شیت  
کا نید لگانا لغو ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن خریزہ انہوں  
نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسماعیل  
بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن عبد الحمید نے انہوں نے  
سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن  
شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام سے  
ان سے امام حسینؑ نے بیان کیا ان سے حضرت علیؑ نے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے اور حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف  
لائے ان سے فرمایا تم نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد کی نماز حضرت علیؑ نے  
نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات یہ ہے، ہماری جانبیں اللہ تعالیٰ کے  
ہاتھ میں ہیں وہ جب ہم کو اٹھانا چاہے گا اٹھائے گا حضرت علیؑ نے  
کہتے ہیں جب میں نے یہ کہا تو یہ جواب سن کر آنحضرتؐ ٹوٹ گئے

۱۔ بیان زید کا لفظ جو ارادہ سے نکلا ہے ۱۲ منہ ۵ تو ہر کام اپنے ارادے سے کرتا ہے اس ۱۲ منہ ۵

بَعَثْنَا نَاظِرًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَوْ يَرْجِعُ إِلَى  
شَيْءٍ تَحَرَّيْتُمْ عَنْهُ وَهُوَ مَذْمُومٌ يَصْرِفُ الْخَدَّةَ  
وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا  
فَلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ  
الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَغِيثُ  
وَرِاحُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تَكْفُرُهَا  
فَإِذَا سَكَنَتْ اعْتَدَلَتْ وَكَذَا لَكَ  
الْمُؤْمِنُ يَكْفُؤُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ  
كَمَثَلِ الْأَسَازَةِ مِمَّا مَعْتَدَلَتْ حَتَّى  
يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ عَزَمَ

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا الْحَكُومُ بْنُ نَافِعٍ  
أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

کچھ جواب نہیں دیا پھر جب آپ پیڑھ موڑ کر جا رہے تھے اس  
وقت میں نے سنا اپنی ران پر ہاتھ مارنے جاتے تھے اور  
یہ آیت پڑھ رہے تھے جو سورۃ کہف میں ہے، وکان الانسان  
اکثر شئے جدلا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے فلیح بن سلیمان  
نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن  
کی مثال کھیتی کے نرم پودے کی سی ہے جدھر کی ہوائی ہے ادھر  
اس کے پتے جھکتے ہیں وہ بھی جھک جاتا ہے پھر جب ہوا ختم ہوتی  
ہے تو سیدھا ہو جاتا ہے یہی حال مسلمان کا ہے بلاؤں اور  
مصیبتوں سے وہ جھک جاتا ہے پھر ایمان کی وجہ سے صبر کر کے  
سیدھا ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال شمشاد کے درخت کی سی ہے  
وہ سخت اور سیدھا ہی رہتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس کو  
جڑے اکیر ڈالتا ہے

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ کو سالم عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر کھڑے

تھے جس جہاں کافر پر مصیبت آنی پھر نہیں بچتا بلکہ دنیا سے چلتا ہوتا ہے کیونکہ اس کو ایمان نہیں اور اللہ کے فضل و کرم پر کھردرہ نہیں مصیبت  
آتے ہی اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے کم بخت خدا کی رحمت سے غافل ہو جاتا ہے اور دنیا سے چل بستا ہے اس حدیث کا مجھ کو متواتر تجربہ ہو چکا ہے  
کاظمیاد جہاں دنیا پرست اپنی دولت و اقبال پر مغرور رہتے ہیں یہاں تک نہیں ہوتے کہ جہاں ان کے اقبال کا زمانہ ختم ہوا کوئی بلا آئی۔  
وہیں جان دے دیتے ہیں یا تو رنج کے مارے خود جاتے یا خود کشی کر لیتے ہیں مومن پر ہزاروں مصائب آتے ہیں مگر وہ خدا سے پھر  
بھولنے کی امید رکھ کر صبر کیے رہتا ہے اور اسی امید پر اس کی زندگی قائم رہتی ہے ان مع العسر یسر أسہ رسیہ شکر تکہ ایام غم بخوابد ماندہ  
بن اناس خود میری نسبت بیٹھے دشمنوں نے یہ خیال کیا تھا کہ زوال عمدہ اور فقدان معاش اور کثرت اخراجات وغیرہ سے ان کا زندہ رہنا  
مشکل ہے مگر اللہ تعالیٰ نے سب کام آسان کر دیے جب میں عمدہ پر مامور تھا اس سے بھی زیادہ مجھ کو مشغول اور غمی اور مال دار کردیا تھا۔

فلک فضل اللہ یوتیہ من یشاد اور اسی عظیم الشان قدرت مجھ سے متعلق کی جس کا فیض اور ثواب قیامت تک باقی رہے گا کسی دشمن کے مٹانے  
مٹ نہ سکے گا تمام دنیا داروں کی اور دنیا دار بار شاہوں کی یا دگاریں مٹ جائیں گی مگر میری یادگار قیامت تک لازحل اور مستحکم ہے فاللہ  
ہوالعلیٰ وہم یحیی الموتی وہو علیٰ شئی قدير ۱۲ منہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا كَلِمَةُ  
عَلَى الْمَذْهَبِ إِنَّمَا بَقَاؤُهُ كَمَا سَلَفَ قَبْلَهُ  
مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيَّنَّ صَلَواتُ الْعَصْرِ إِلَى  
غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوَرَةِ التَّوْرَةَ  
فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا  
قَبْرَاطًا قَبْرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْأَنْجِيلِ  
الْأَنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَواتُ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا  
فَأَعْطُوا قَبْرَاطًا قَبْرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ الْقُرْآنَ  
فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَعْطِيَهُ  
قَبْرَاطِينَ قَبْرَاطِينَ قَالَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ  
رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقْلُ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْدًا  
قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْ مِّنْ أَجْرِكُمْ شَيْئًا  
قَالُوا لَا فَقَالَ فَبِذَلِكَ فَضَّلِي أَوْ تَبَيَّنَ  
مِنَ أَشْأَائِهِ

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُسَدِّقُ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِ  
عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ  
قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُوكُمْ عَلَى أَنْ  
لَّا تَشْسُ كُفْرًا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَشْرَفُوا  
وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا  
تَأْكُلُوا مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكُمْ

تھے فرماتے تھے تمہاری دینی تم مسلمانوں کی، عمر دنیا میں بقا،  
اگلی امتوں کے مقابل ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج  
ڈوبے تک ہوا یہ کہ توراۃ والوں کو توراۃ ملی انہوں نے دوپہر  
دن تک اس پر عمل کیا پھر عاجز ہو گئے (دن پورا نہ کر سکے) آخر  
ایک فیراط ان کو مزدوری ملی اس کے بعد انجیل والوں کو انجیل  
ملی انہوں نے دوپہر سے عصر کی نماز تک اس پر عمل کیا اس کے  
بعد عاجز ہو گئے (سارا دن پورا نہ کر سکے) ان کو بھی ایک ایک  
فیراط کی مزدوری ملی پھر تم کو قرآن دیا گیا تو تم نے سورج  
ڈوبے تک اس پر عمل کیا (کام پورا کر دیا) تم کو دو درقراط مزدوری  
کے لئے اب توراۃ دارے کہنے لگے پروردگار ان مسلمانوں  
نے کام تو کم کیا اور ان کو مزدوری زیادہ ملی پروردگار نے فرمایا  
پھر تم کو کیا کیا میں نے تمہارا کچھ حق دیا رکھا انہوں نے کہا نہیں  
حق تو ہمارا پورا ملا، پروردگار نے فرمایا پھر یہ میرا فضل ہے  
میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد سندہی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام  
بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے بخبری انہوں نے زہری  
سے انہوں نے ابودریس (عائد اللہ) سے انہوں نے عبادہ  
بن صامت سے انہوں نے کہا میں نے اور کئی آدمیوں کے  
ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اپنے فرمایا میں تم  
سے ان شرطوں پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک  
نہ کرو گے چوری نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون نہ کرو گے کوئی بہتان  
اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے اٹھا کر کھڑا

اس روایت میں اتنا ہے کہ توراۃ والوں نے یہ کہا اور ان وقت مسلمانوں کے وقت سے زیادہ ہونے میں کچھ شبہ نہیں جس روایت میں یہ ہے کہ  
یہود اور نصاریٰ دونوں نے یہ کہا اس سے حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ عمر کی نماز کا وقت دو غل سایہ سے شروع ہوتا ہے اگرچہ استدلال صحیح  
نہیں ہے اور اس روایت کے الفاظ پر تو استدلال کا کوئی عمل ہی نہیں ہے ۱۲۳۰

وَأَسْجَلُكُمْ وَلَا تَعْمِدُوا فِي مَعَادِيكُمْ  
فَمَنْ قَفَى مِنْكُمْ فَاجْزَأَ عَلَى اللَّهِ  
وَمَنْ أَصْلَبَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاجْزَأْ  
بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهْرًا  
وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ  
إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ  
غَفَرَ لَهُ

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
كَانَ لَهُ سِتْرُونَ أَمْهَرَاءَ فَقَالَ لَا طُوقَ لِي  
الْلَيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْيَحْمِلْنَ كُلُّ أَمْهَرَاءٍ  
وَلْتَلِدَنَّ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
نَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ  
مِنْهُمْ إِلَّا أَمْهَرَاءَ وَلَدَتْ شَقِيقًا غُلَامًا  
قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ  
كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَشَنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ أَمْهَرَاءٍ  
مِنْهُمْ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُرْوَةَ يَبْعُودُ  
فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهْرًا إِنْ  
شَكَوْا لَكَ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهْرًا

نہ کرو گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم  
میں سے ان شرطوں کو پورا کرے اللہ اس کو ثواب دے گا اور جو  
کوئی ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور دنیا ہی میں اس  
کی سزا مل جائے (مذہبی پر مباح ہے) تو یہی اس کی کفارہ اور  
پاکیزگی ہوگی (گناہ معاف ہو جائے گا) اگر دنیا میں سزا  
نہ ملے، اللہ اس کا گناہ چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ  
کا اختیار ہے یہاں اس کو عذاب دے چاہے اس کا گناہ مجتہد ہے۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن  
خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین  
سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت سلیمانؑ پیغمبر کی ساتھ  
بی بیائیں تھیں۔ انہوں نے کہا میں آج شب کو اپنی سب عورتوں  
پاس ہواؤں گا اور ہر عورت حاملہ ہو کر ایک بچہ جسے گی جو  
گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ خیر انہوں  
نے ایسا ہی کیا رات کو اپنی سب بی بیوں کے پاس گئے (ان سے  
صحبت کی) پھر کوئی عورت نہ جینی (کسی کو حمل نہ رہا) ایک عورت  
جینی وہ بھی ادھورا بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر  
سلیمان انشاء اللہ کہتے تو ہر عورت کو پیٹ رہ جاتا اور اس کا بچہ  
پیدا ہوتا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتا۔

مجھ سے محمد بن سلام (یا محمد بن ثقفی) نے بیان کیا کہ ہم  
سے عبد الوہاب بن عبد الحمید ثقفی نے کہا ہم سے خالد خدا نے  
انہوں نے عمرہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار (تیس بن ابی سارم  
ایاس اس کے پوچھنے کو تشریف لے گئے وہ بیمار سے بیمار  
تھا، آپ نے فرمایا کچھ فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تجھ کو گناہوں سے



بَلْ هِيَ حَتَّى تَفُورًا عَلَى شَيْخٍ  
كَبِيرٍ نَزِيرًا الْقُبُورَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَعُولًا

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا  
هَشِيمٌ عَنْ حَصْبَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي جَحِينٍ تَامِرًا عَنِ  
الْمَصْلُوقَةِ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَ حُكَّاحِينَ شَاءَ وَ  
سَادَّهَا جِينَ شَاءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَ  
تَوَضَّؤْا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ  
فَقَامَ فَصَلَّى

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
وَالْأَعْرَجِ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي  
أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ  
الْمُسْلِمِينَ وَرَاجِلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ  
الْمُسْلِمُ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُحَمَّدًا  
عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قِسْمٍ يَقْسِمُ بِهِ فَقَالَ  
الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى

پاک کر دے گی ریا تو اچھا ہو جائے گا، وہ کیا کہنے لگا واہ واہ یہ  
تو بخار ہے جو ایک بڑے بوڑھے شخص پر زور مار رہا ہے اس  
کو قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا آپ نے فرمایا ہاں تجھ کو ایسا خیال  
ہے تو ایسا ہی ہو گا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو مشیم بن بشیر نے  
خبر دی انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے عبد اللہ  
بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وہ قصہ  
بیان کیا جب لوگ سو گئے تھے اور صبح کی نماز قضا ہو گئی تھی۔  
تو کہا کہ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانیں جب  
تک چاہا ہر رک رکیں اور جب چاہا چھوڑ دیں (تم باگ اٹھے)  
ان لوگوں نے حاجت پوری کی اور وضو کیا اتنے میں سورج پورا نکل آیا  
اور سفید ہو گیا اس وقت آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

ہم سے یحییٰ بن قزاعہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد  
نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن  
اور عبد الرحمن بن ہریرہ راوی سے دوسری سند امام بخاری نے  
کہا اور ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے  
میرے بھائی عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں  
محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ  
بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب سے کہ ابوسلمہ نے کہا کہ ایک  
مسلمان (حضرت ابوبکر صدیق) اور یہودی (فخامس) میں تکرار ہوئی  
مسلمان کہنے لگا قسم اس پر دروگر کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ کو  
سارے جہان والوں پر لیا یہودی کہنے لگا قسم اس پر دروگر  
کی جس نے حضرت موسیٰ کو سارے جہان والوں پر چن لیا

سہ جہان کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری بات نہیں مانتا تو جیسا تو سمجھتا ہے ویسا ہی ہو گا اور اس کا حکم  
پورا ہو کر ہے گا پھر دوسرے دن شام بھی نہیں ہونے پان لفظی کہ دنیا سے گزر گیا ۱۲ منہ یہ قصہ باب الاذان میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ

عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَمَحَ الْمَسْلُومَ عِنْدَ ذَلِكَ  
فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ  
بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَهْوَاةٍ وَأَهْمَالِ الْمَسْلُومِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْبَرُونِي  
عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفْتَقُ فَكَذَا مُوسَى  
بِاطْشُ بِجَانِبِ الْحَاشِ فَلَا أَدْرَأُ  
أَكُنَ فِيمَنْ صَبَقَ فَأَقَى قَبْلِي أَوْ  
كَانَ مِمَّنِ اسْتَنْجَى اللَّهَ -

۱۱۳۰۔ حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا شعب بن  
عن قتادة عن أبي بن مارية قال قال  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ  
يَأْتِيهَا الدَّجَالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْمِلُونَهَا فَلَا  
يَقْبَلُهَا الدَّجَالُ وَلَا الطَّاغُوتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ -  
۱۱۳۱۔ حدثنا أبو أيمن أخبرنا  
شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْمَانِ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَارِيدُوا أَنْ شَاءَ اللَّهُ -

جن لیاسین کر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو ایک طمانچہ  
رسید کیا یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مزید کرنے  
کو گیا اور سارا قصہ جو اس میں اور مسلمان میں گزرا تھا آپ  
سے بیان کیا آپ نے فرمایا مسلمانوں دیکھو مجھ کو موسیٰ سے  
مت برعادت قیامت کے دن (پہلا مور چھونکنے پر) لوگ  
بے ہوش ہو جائیں گے پھر دوسرا مور چھونکنے پر سب  
پہلے میں ہوش میں آؤں گا کیا دیکھوں گا موسیٰ پیغمبر (مجھ سے  
پہلے) عرش کا کونا تھا مے کھڑے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ  
بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا وہ ان لوگوں میں  
داخل ہیں جن کا اللہ نے اس آیت میں اشتناؤ کیا۔

ہم سے اسحاق بن عینی نے بیان کیا کہ ہم کو یزید بن ہارون  
نے خبر دی کہ ہم کو شعب بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے  
انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ پر آئے گا دیکھو گا تو وہاں فرشتے  
پیرہ دے رہے ہیں تو اگر خدا نے چاہا مدینہ میں دجال نہ آ  
سکے گا نہ طاعون۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بن خیر دی  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان  
کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہر پیغمبر کو ایک ایک دعا ایسی ملی ہے جس کے قبول کرنے کا  
اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے میں خدا چاہے تو اپنی یہ دعا

۱۵ یعنی موسیٰ رضی اللہ عنہ نے دو یہ آپ نے تو اسع کی راہ سے فرمایا یا مطلب یہ ہے کہ اس طرح سے فضیلت نہ درود کہ حضرت موسیٰؑ  
کی توہین تھے یا یہ واقعہ پہلے کا ہے جب تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ سنہ ۱۵ تصدق من  
فی السموات ومن فی الارض شاء اللہ (جو سورہ زمر میں ہے) باب کا مطلب اس سے نکلا کہ آیت میں الامن شاء اللہ کا لفظ  
ہے اللہ کی مشیت و مقرر ہے الامن شاء اللہ سے جبرائیل میکائیل اسرافیل عزرائیل رضوان خازن بہشت مالک خازن دوزخ طالعون عرش  
ملازمین یہ بے ہوش نہ ہوں گے ۱۲ سنہ ۱۵

أَنْ أَخْبَنِي دَعْوَتِي شَفَاعَتِي لَأَمْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ -  
۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا يَسْرُوفُ بْنُ صَفْوَانَ

بْنِ جَبْرِيلَ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَاكُحُ سَرَايِنِي  
عَلَى قَلْبٍ فَتَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ  
فَتَزَعَهُ ذُلُوبًا أَوْ ذُلُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ  
ضَعْفٌ فَوَاللَّهِ يُغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ  
فَاسْتَحَالَتْ عَمَّا بَلَغُوا أَهْمَ عَيْنَيْهَا  
مِنَ النَّاسِ يَفْهَرُ فِرَاسُهَا حَتَّى  
ضَمَّ النَّاسُ حَوْلَهَا بِعَظَنَ -

۱۱۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بَرْقِيذَ عَنْ أَبِي بَرْقَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَسَرَّاهُ قَالَ جَاءَهُ  
السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ أَشْفَعُوا -  
فَلْتَجْعَلُوا وَيَقْبِضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ -

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھوں گا۔  
ہم سے سیر بن صفوان بن جبیل نے بیان کیا کہا ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہریؒ سے انہوں نے  
سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا  
معاذ خباب میں کیا دیکھتا ہوں ایک کنویں پر کھڑا ہوں میں نے  
اس میں سے جتنا اللہ کو منظور تھا اتنا پانی نکالا پھر پانی کا ڈول  
دیر سے ہاتھ سے ابو بکر صدیقؓ نے لے لیا انہوں نے ایک  
یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ سے اٹھان کو بٹھے  
پھر وہ ڈول عمر بن خطابؓ نے ابو بکر کے ہاتھ سے لے  
لیا ان کے لینے ہی وہ یا تو ڈول تھا یا چرسہ ہو گیا جس سے کھیت  
سیختے ہیں، میں نے عمر کا ساتھ زور شخص نہیں دیکھا جو ان کی  
طرح پانی نکالت ہوتا پانی نکالا کہ لوگ اپنے جانوروں کو سیراب  
کے کھٹلانے کی جگہ لے گئے۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ  
نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے  
ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس سب  
کوئی سائل یا کوئی احتیاج والا آتا تو آپ صحابہ سے فرماتے  
تم بھی اس کی سفارش کرو تم کو تو اب ملے گا اور اللہ کو تو جو منظور  
ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ جعفی نے دیا یحییٰ بلخی نے بیان  
کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے سعید سے انہوں نے ہمام سے

۱۔ ترجمہ باب میں سے نکلا کیونکہ حدیث میں مشیت کا ذکر ہے ۱۲ منہ تم کو نیک کام میں سفارش کرنے کا یا کسی مسلمان کی کاربرد  
کے لیے سفارش کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ مطلب حاصل ہو یا نہ ہو یا اللہ کا اختیار ہے باب کا مطلب حدیث کے اس لفظ سے  
علا و یقضی اللہ علی لسان رسولہا شاء ۱۲ منہ ۱۰

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلِيَعْرِضْهُمْ مَسْغَلَتُهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ.

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمَّا وَحَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَمَامًا هُوَ وَالْحِمْزُ بْنُ قَيْسٍ ابْنِ حِصْنِ الْفَرَسِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهْوَجَهُمَا فَمَسَّ بِهِمَا أَفِيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَنَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَامًا سَأَيْتُ وَأَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لَقِيَةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَرَجَى إِنِّي مُوسَى بَنِي عَبْدِ نَكِحَ فَنَسَّكَ مُوسَى

انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی یوں نہ کہے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے مجھ کو روزی دے، بلکہ قطعی طور سے مانگے یا اللہ مجھ کو بخند دے رحم کر روزی دے، اس لیے کہ اللہ تو وہی کام کرتا ہے جو چاہتا ہے اس پر زبردستی کرنے والا کوئی نہیں ہے

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حفص عمر بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حریز بن قیس بن حصن فراری سے اس میں جھگڑا کیا کہ موسیٰ علیہ السلام جن صاحب سے جا کر ملے تھے وہ غضر تھے یا اور کوئی اتنے میں ابی بن کعب صحابیؓ اور میرے اس ساتھی میں یہ بحث ہو رہی ہے کہ موسیٰؑ نے جن صاحب سے ملاقات کی خواہش کی تھی وہ کون تھے کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے یہ قصہ سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰؑ بنی اسرائیل کے سرداروں (یا جماعت) میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم اپنے سے بڑھ کر بھی کسی عالم کو جانتے ہو انہوں نے کہا نہیں حضرت موسیٰؑ کا یہ کہنا جناب احدیت کو ناگوار ہوا، وحی آئی تجھ سے بڑھ کر عالم ہمارا ایک بندہ غضر موجود ہے حضرت موسیٰؑ نے پروردگار سے درخواست کی مجھ کو اس بندے سے ملا دے اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے

السَّيْلَ إِلَىٰ لُقَيْمَ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحَوْتَ  
أَيْمًا وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحَوْتَ  
فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى  
يَنْتَبِعُ أَتَى الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَيَ  
مُوسَى لِمُوسَى أَسَأَيْتَ إِذْ أَوَيْتَ إِلَى الصَّخْرَةِ  
فَكَفَى نَيْبَتُ الْحَوْتَ وَمَا أَسْكَبْتَهُ إِلَّا  
الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكَرَ فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا  
كُنَّا نَبِيعُ فَأَرْتَدَّ عَلَىٰ أَثَارِهِمَا قَتْمَةً فَوَجَدَا  
خَضِرًا أَوْكَانَ مِنْ شَجَرٍ مَا قَصَّ اللَّهُ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الثَّوْمَرِيِّ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ عَذَابُ  
نَارٍ عَلَى الْكُفَرِ بِحَيْثُ كُنَّا حَيْثُ  
نَقَا سَمُوا عَلَى الْكُفَرِ بِرَيْدِ الْمُحْصَبِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمِّي وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَاصِرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَهْلَ الْأَطْلَفِ فَلَوْفَقَتْهَا فَقَالَ أَنَا قَاتِلُونَ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَقَلُ

میں لٹانی مفرز کیا اور فرمایا جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے وہیں لوٹ  
اٹو بندہ تجھ سے ملے گا تو حضرت موسیٰ دریا میں اسی مچھلی کے  
نشان پر جا رہے تھے اتنے میں موسیٰ کے خادم (یوشع) نے  
کہا سنو تو جب ہم صخرے کے پاس ٹھہرے تھے تو تم سو گئے  
تھے، تو میں مچھلی کا قصہ ہی کہنا بھول گیا اور یہ شیطان ہی کا کام  
تھا اس نے مجھ کو مچھلی کی یاد بھلا دی حضرت موسیٰ نے کہا  
واہ واہ ہم تو اسی نگر میں تھے یہ آخر دونوں باتیں کرتے ہوئے  
اپنے قدموں کی نشانی پر لڑے، کیونکہ آگے بڑھ گئے تھے وہاں صخرے سے  
طلاقات ہوئی پھر وہ قصہ گزرا جو اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ انہوں  
نے زہری سے دوسری سند اور احمد بن صالح نے کہا ابو امام  
بناری کے شیخ تھے، ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان  
کیا کہ مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں  
نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوسریث سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کل ہم نہ اچا سے تو بنی  
کنانہ کے ٹیکرے (محصب) پر اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں  
نے کافر بننے کی (ادب) ہاشم اور بنی مطلب سے ترک معاملہ کر لیا  
قسم کھائی تھی۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالعباس  
(سائب بن فروخ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمر ثمالی سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹلٹ والوں کو گھیر لیا اس کو فتح نہیں کیا  
آزاد کرنے فرمایا کل نہ لپا بہ تو ہم مدینہ کو لوٹ چلیں گے اس پر سلمان بوہ وہ ہم پر بیچ کیے

۱۔ کہ مچھلی گم ہو جائے وہیں تو حضرت طلاقات ہوئی ۱۲۷۷ اس حدیث کی سند اب سے اس طرح ہے کہ اس میں حضرت خضر اور موسیٰ کے قصے کی طرف اشارہ  
ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے اور قرآن میں حضرت موسیٰ کا یہ قول اسی قصہ میں مذکور ہے سبحانی ان شاء اللہ صابر الدکا اقصیٰ ۱۳۱۱

وَلَوْ نَفَعْتُمْ قَالَ فَاعْذُوا عَلَيَّ الْقِتَالِ  
فَعَدُّوا فَا مَاتَهُمْ جَمَاعَاتٌ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ  
عَدَاكَ إِن شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ  
فَتَبَسَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ ۵۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَشْفَعُ  
الشَّفَاعَةُ عِنْدَكَ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى  
إِذَا فُتِنَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ  
رَبُّكَ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ  
وَلَوْ يُفْلُ مَاذَا خَلَقَ سَابِكُو قَالَ  
جَلَّ ذِكْرُكَ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ  
عِنْدَكَ إِلَّا بِإِذْنِهَا وَقَالَ مُسَادِقُ

لوٹ جائیں آپ نے فرمایا ایسا ہے تو میری ساری لڑائی شروع کیجیجی کو  
مسلمان ہونے لگے لیکن (تلفیع نہیں ہوا) مسلمان زخمی ہوئے پھر آپ نے  
فرمایا صبح کو خدا چاہے تو ہم مدینہ میں لوٹ جائیں گے اس پر مسلمان خوش  
ہوئے اب کسی نے یہ نہیں کہا ہم بغیر فتح کئے کیسے جائیں، یہ حال  
دیکھ کر آنحضرت مسکرائے۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ سبأ میں) فرمانا اور خدا کے پاس معاش  
کام نہیں آتی مگر جس کو وہ حکم دے جب ان کے ایسے فرشتوں  
کے، دل سے گجرا ہٹ جاتی رہتی ہے تو آپس میں کہتے  
ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا دوسرے کہتے ہیں حق فرمایا  
(بہار شاد ہوا) اور وہ بلند ہے بڑا تو فرشتوں نے یوں کہا پروردگار  
نے فرمایا یوں نہیں کہا پروردگار نے کیا بنایا کیا پیدا کیا علیہ اور آیۃ الکرسی  
میں، فرمایا کون ایسا ہے جو اس کے بن حکم یعنی بن اجازت

لے قلم والوں نے اندر سے تیرا سے مسلمانوں کے تیرہاں تک نہیں پہنچتے تھے ۱۲ سنہ ۵۵ باب لا کر امام بخاری نے معجزہ اور  
تسلیم کا رد کیا معجزہ کہتے ہیں کہ اللہ کا کلام معادلاتہ مخلوق ہے اور مخلوقات کی طرح تسلیں کہتے ہیں کہ اللہ کے کلام میں نہ حروف میں نہ اشارت  
ہیں بلکہ اللہ کا کلام عبارت ہے ایک کلام نفسی سے جو ایک صفت ازلی ہے اس کی ذات سے قائم ہے اور سکوت کے معنی ہے اسی کلام  
سے اگر عربی میں تعبیر کر تو وہ تورا ہے میں کہتا ہوں یہ ایک لغوی خیال ہے جو تسلیں نے ایک قاعدہ فاسدہ کی بنا پر باندھا ہے انہوں نے یہ تصور کیا  
کہ اگر اللہ تعالیٰ کے کلام میں حروف اور اصوات ہوں اور ہر وقت جب اللہ چاہے اس سے صادر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ حواریت کا عمل ہو جائے گا اور  
جو حوادث کا علاج ہو گا وہ حادثہ ہوتا ہے قاعدہ فاسدہ یہ قاعدہ خود ایک ڈھکوسلا ہے اور یعنی علی الفاسد فاسد ہے ایک ذات قدیم ناعل مختار سے نئی نئی  
باتیں صادر ہونا اس کے حدوث کو تسلیم نہیں بلکہ اس کے کمال پر وال ہیں اور بخاری شریعت اور نیز اگلی شریعتیں سب اس بات سے ہمیں ہوتی  
ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے اس وقت کلام کرتا اور فرشتے اس کا کلام سننے ہیں اس کے حکم کے موافق تعمیل کرتے ہیں حضرت موسیٰ نے اس  
کا کلام سنا جس میں آواز تھی اللہ تعالیٰ ہر روز ہر آن سننے احکام صادر فرماتا ہے نئی مخلوقات پیدا کرتا ہے کیا اس سے اس کے قدیم  
اور ازلی ہونے میں کوئی فرق آیا ہرگز نہیں آیا خود غلامانہ جنہوں نے اس قاعدہ فاسدہ کی بنا ڈالی ہے وہ کہتے ہیں عقل فعال قدیم ہے حالانکہ ہزار ہا  
حوادث اور اشیا اس سے صادر ہوتے ہیں غرض سب کلام میں ہزاروں آدمی گمراہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے جادو مستقیم سے منہ موڑ کر وہی  
تاویلات اختیار کی ہیں اور اپنی دانست میں یہ لوگ بڑے عقیدہ دار دانشمند بنے ہیں حالانکہ محض بے عقلی ہیں اللہ تعالیٰ جو ہر شے پر قادر اور تمام  
کلمات سے سوزن ہے اور اس نے اپنے ایک اونی مخلوق انسان کو کلام کی طاقت دی ہے وہ تو کلام نہ کر سکے نہ اپنی آواز کسی کو سننا  
سکے اور اس کی مخلوق فرشتہ سے جب چاہیں باتیں کیا کریں یہ کیا نادانی کا خیال ہے صبح مذہب اہل حدیث اور محققین  
حنابلہ کا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے اور جس زبان میں چاہے کلام فرماتا ہے اور قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں  
اس کے کلام میں اور ازلی اور غیر مخلوق میں اس کے کلام میں حروف اصوات ہیں وہ جب چاہتا ہے کلام کرتا  
ہے ۱۲ سنہ ۵۵



الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيُّ وَحَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا قَالَ سُفْيَانُ  
قَالَ عُمَرُو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ  
قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَوْ قُلْتُ  
لِسُفْيَانَ إِنَّ السَّائِبَ سَأَوِي عَنْ  
عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
يَرْفَعُهُ أَهْلًا قَدْ أَفْتَرَاهُ قَالَ  
سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عُمَرُو فَلَا  
أَدْرَأَنِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَهْلًا قَالَ  
سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا .

۳۹۱۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ  
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا أَدْنَى اللَّهِ لَشَيْءٍ مِمَّا أَدْنَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَعِشُ بِالْقَهْرِ قَالَ

تو وہ مقرب فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ پورے دو روز گارنے کیا ارشاد  
فرمایا وہ کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا وہ بلند بڑا ہے علی بن مدینی نے  
کہا اور ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ عمرو بن دینار نے  
عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث روایت کی  
سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو نے میں نے عکرمہ سے سنا  
وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا علی بن مدینی نے  
کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کیا عمرو بن دینار نے  
یوں کہا میں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے  
کہا ہاں علی نے یہ بھی کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا ایک  
آدمی نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے مرفوعاً یوں روایت کی ہے کہ آیت میں فزع (یعنی جیسے شہر  
قرات ہے، سفیان نے کہا عمرو بن دینار اس آیت میں اسی طرح  
پڑھتی تھی اب میں یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے یہ قرات عکرمہ سے  
سنی یا نہیں سفیان نے کہا ہم بھی یوں پڑھتے ہیں (یعنی فزع) ہم بھی  
یوں ہی پڑھتے تھے (یعنی فزع) لہ

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ  
بن عبد الرحمن نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ کہتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنا  
متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن  
پڑھنا متوجہ ہو کر سنتا ہے جو خوش آوازی سے اس کو پڑھتا  
ہے۔ ابو ہریرہؓ کے ایک ساتھی نے کہا اس حدیث میں

لہ اور ابن عامر نے فزع پڑھا ہے بہ صیغہ معروۃ بمعنوں نے فزع پڑھا ہے اسے حملہ سے جب ان کے دلوں  
کو فراغت حاصل ہو جاتی ہے مطلب وہی ہے کہ ڈر جاتا رہتا ہے ان سندوں کو بیان کر کے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ  
اوپر کی روایت جو عن عن کے ساتھ ہے وہ منقول ہے ۱۲ منہ ۴



صَاحِبُ لَيْلٍ يُدِينُ بَيْنَهُمَا بَابُ -

۱۱۴۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ

غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَ

سَعْدَيْكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ

يَأْمُرُكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دَرَجَتِكَ بَعَثْنَا إِلَى النَّارِ

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غُرَّتْ عَلَى امْرَأَةٍ

مَغْرَمَاتٌ عَلَى حَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَهْرَأَ

سَابِقُ أَنْ يُشِيرَ بِهَا بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ -

بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ

جِبْرِيلَ وَرَبِّ آدَمَ اللَّهُ الْمَلَكُ وَقَالَ مَعَهُ

وَأَنَّكَ لَتَلْقَى الْفُرْقَانَ أَيْ يَلْقَى عَلَيْكَ وَ

تَلْقَاكَ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَ

مِثْلَهُ فَتَلْقَى آدَمَ مِنْ سَابِقِهِ

تَفْنِي بِالْقُرْآنِ يَرْمَعُ هُيْ كَرِ اس کو پکار کر پڑھتا ہے

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد

نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابوصالح (ذکوان) نے

انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آدم سے

فرمائے گا آدم وہ عرض کریں گے حاضر ہوں تیری خدمت کے

لیے مستعد ہوں پھر بلند آواز سے ان کو پکارے گا اللہ تجھ کو یہ

حکم دیتا ہے تو اپنی اولاد میں سے دروز کا لشکر نکال۔

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابواسامہ

نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو اتنی رشک اپنی کسی سوکن پر

نہیں آتی جتنی حضرت خدیجہؓ پر آئی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو

حکم دیا کہ خدیجہؓ کو بہشت میں ایک گھر کی بشارت دیں۔

باب اللہ تعالیٰ کا حضرت جبریلؑ سے بات کرنا اور فرشتوں

کو پکارنا معمر بن مثنیٰ (ابو عبیدہ) نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے رسوۃ

نمل میں (فرمایا) اے پیغمبرؐ تجھ کو قرآن اس کی طرف سے ملتا ہے جو

حکمت والا خبردار ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن تجھ پر ڈالا جاتا ہے

اور تو اس کو لیتا ہے جیسے (سورۃ بقرہ) فرمایا فتلَقَ آدَمَ مِنْ رَبِّهِ کلمات

لے بظاہر اس حدیث کا تعلق باب سے معلوم نہیں ہوتا کہ امام بخاری نے اذن کے معنی اجازت دینے کے سمجھے نہ

متوجہ ہو کر سننے کے اور اسی لیے وہ اس حدیث کو اس باب میں لائے ہیں کہتا ہوں امام بخاری کا مطلب اس حدیث کے یہاں

لانے سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا متوجہ ہو کر سننا اس حدیث سے ثابت ہو اور سننا بھی ایک صفت ہے مخلوق

کا جیسے بونا پھر سننے کا تو اقرار کرتے ہیں یعنی حق تعالیٰ کے سماع کے قائل اور کلام کا انکار کرتے ہیں۔ یہ نرسی ہسٹ دھری

ہے ۱۲ منہ :-

۱۳ یہاں سے اللہ کے کلام میں آواز ثابت ہوئی اور ان ناولوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں نہ آواز ہے نہ حروف ہیں معاذ اللہ

کلام اللہ کے لفظوں کو کہتے ہیں یہ اللہ کے کلام نہیں ہیں کیونکہ الفاظ اور حروف اور اصوات سب حادث ہیں امام احمد نے فرمایا یہ کج بحث

لفظیہ جہیہ سے بدتر ہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ کا کلام صرف نفسی اور قدیم نہیں ہے بلکہ وقتاً فوقتاً وہ کلام کرتا

رہتا ہے چنانچہ حضرت خدیجہؓ کو بشارت دینے کے لیے اس نے کلام کیا ۱۲ منہ :-

کَلِمَاتٍ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَبِي عُبَيْدٍ  
أَبِي هُمَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ  
وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا مَنَادَى  
جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا  
فَأَحَبَّهُ فَيُحِبُّ جِبْرِيلُ ثَوْنًا دُعَى  
جِبْرِيلُ فِي سَمَاءٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ  
فُلَانًا فَأَحَبَّهُ فَيُحِبُّ أَهْلُ السَّمَاءِ  
وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبِيلُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ -

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْصَجِ عَنْ  
أَبِي هُمَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَايَنُ فِيكُمْ  
مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ  
يَجْمَعُونَ فِي صَلَوةِ الْحَمْدِ وَصَلَوةِ الْقِيَامِ  
ثَوْنًا مِنَ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ  
وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادَتِي فَيَقُولُونَ  
تَرَكْنَاهُ وَهُوَ يَصْلُونَ وَأَتَيْنَاهُمْ

یعنی آدمؑ نے اپنے پروردگار سے ہند کیلے حاصل کئے ان کا استقبال کرنے والے  
مجرے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد  
نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے  
والد سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب  
کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو یہ بشارت ہے (آواز  
دیتا ہے، دیکھو اللہ نفل شخص سے محبت رکھتا ہے تو بھی  
اس سے محبت رکھ پھر جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں  
اس کے بعد جبریل سارے آسمان میں منادی کر دیتے ہیں دیکھو اللہ  
کو نفل شخص سے محبت ہے تم سب بھی اس سے محبت رکھو  
پھر سارے آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے اور زمین  
کے لوگوں میں بھی وہ شخص مقبول ہو جاتا ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے  
انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کے فرشتے  
باری باری تمہارے پاس آتے رہتے ہیں اور عصر اور فجر کی نماز  
میں رات اور دن دونوں کے فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں پھر جو  
فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے  
ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم  
نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں ہم نے ان  
کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ان کے پاس گئے تھے

۱۔ اس میں تعلق کے سننے آگے جا کر ملنے میں استقبال کرنے کے ہیں چونکہ آنحضرتؐ وحی کے انتظار میں رہتے اس وقت وحی اترتی تو گویا آپ  
وحی کا استقبال کرتے اس قول کو امام بخاری نے یہ نکالا کہ اللہ کے کلام میں حروف اور الفاظ ہیں ورنہ پیغمبر لوگ اس کو کیسے لے سکتے سورہ بقرہ  
کی آیت میں صاف کلمات کا لفظ ہے یعنی آدمؑ نے جو الفاظ سیکھے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے تھے ۱۲ منہ اللہ اس کی تعظیم اور محبت  
سب کے دل میں سما جاتی ہے مراد یہ ہے کہ زمین میں جو نیک لوگ ہیں ان کے دلوں میں اس کی محبت سما جاتی ہے مزید کہ نساۃ ثانیہ میں فرماتا ہے  
کے دلوں میں وہ تو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں اللہ کا دوست ہو گا اس کے بھی دشمن ہوں گے کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے ۱۲ منہ

وَهُوَ يَصْلُوهُ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَنْدَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ  
الْمَعْرُوفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ  
فَيَسْتَأْذِنُ أَسَاءَ مِنْ مَمَاتٍ لَا يَتَّبِعُكَ بِاللهِ  
شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَانْ  
سَأَقَ وَانْ زَفَى قَالَ وَانْ سَأَقَ  
وَانْ سَأَقَ -

بَاب ۵۵۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَنْزَلْنَا  
رِجْلَهُ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ قَالَ  
مُجَاهِدٌ يَنْزِلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ  
بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ  
السَّابِعَةِ -

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي  
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْلَا إِذَا  
أَدْبَيْتَ إِلَى فِئَا إِلَيْكَ فَقُلْ اللَّهُمَّ اسْكُنْ  
نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجِّهْهُنَّ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ

اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے

مجھے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غدر نے کہا  
ہم سے شعبہ نے انہوں نے کبڑے واصل سے انہوں نے  
معمر بن سواد سے انہوں نے کہا میں نے ابو ذر سے سنا  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبریل  
میرے پاس آئے مجھ کو یہ خوشخبری دی کہ جو شخص سر جابائے گاہ اللہ کے  
ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو بلکہ موحد ہو تو ایک نہ ایک دن وہ  
بہشت میں جائے گا میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو انہوں  
نے کہا گو زنا اور چوری کرتا ہو۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ نسا میں فرمانا اللہ تعالیٰ نے  
اس قرآن کو جان کر اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہ ہیں۔ اور مجاہد نے  
کہا اس کو فریابی نے وصل کیا، یہ جو سورہ طلاق میں فرمایا ان  
ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کے حکم اترتے رہتے ہیں  
یعنی ساتویں آسمان سے لے کر ساتویں زمین تک۔

ہم سے مسدود بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص  
اسلام بن سلیم نے کہا ہم سے ابواسحاق ہمدانی نے انہوں نے  
براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اے غلام نے (یعنی براء بن عازب سے) جب تو دوسوے کے لیے  
اپنے لباس پہن جائے تو یوں کہہ یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد  
کردی اور اپنا منہ تیری طرف کر لیا اور اپنا کام سب تجھ کو

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کلام کرتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے  
مشکل ہے بعضوں نے کہا دوسری آیت میں یہ ہے کہ وما تنزل الامام ربک تو معترف جبریل اسی وقت اترے تھے جب اللہ کا حکم ہوتا تھا  
اس لیے یہ بشارت جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی باقر النبی تھی گویا اللہ نے حضرت جبریل سے فرمایا کہ مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ بشارت دے پس باب کے مطابق حاصل ہو گئی تھی ۱۲ منہ ۱۵ اس باب میں امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ قرآن اللہ کا اتارا ہوا کلام  
ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کو یہ کلام سنا تا کہ اور جبریل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو یہی قرآن یعنی الفاظ اور معانی اللہ کا کلام ہیں اسی کو  
اللہ نے اتارا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مخلوق نہیں ہے جیسے جہیمہ اور معز نے گمان کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ -

فَوَضَّيْتُ أَهْوَىٰ إِلَيْكَ وَالْجَاثُ  
ظَهَرَتْ إِلَيْكَ سَاعِبَةٌ وَرَهْبَةٌ إِلَيْكَ  
لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ  
أَمَنْتُ بِكَتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ  
الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتُّ فِي لَيْلَتِكَ  
مِتُّ عَلَىٰ أَنْفِطَرَةٍ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ أَجْرًا  
۱۱۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ  
مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَمِّ بِحَبْلِ الْحَسَابِ أَهْلِي الْأَحْزَابِ  
وَأَنْزِلْ بِهَمِّ زَادَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۱۲۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ  
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا قَالَ  
أَنْزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُتَوَلِّيًا بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ  
الْمُشْرِكُونَ فَسَبُّوا النَّبِيَّ وَمَنْ أَنْزَلَ  
وَمَنْ جَاوَبَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُ  
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ  
حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ وَلَا تُخَافُ بِهَا

سونپ دیا اور اپنی پیٹھ پر تیرے فضل و کرم کے عبور سے پرٹیک دی یہ سب  
تیرے ثواب کی امید وار اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھ سے بھاگ  
کر یا بچ کر جانے کا ٹھکانا بجز تیرے ہی پاس کے اور کہیں نہیں ہے  
میں اس کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے اتارا اور اس پیغمبر پر جس کو  
تو نے بھیجا جب تو یہ دعا پڑھ کر سوئے گا پھر اگر اسی رات کو مر جائے گا  
تو اسلام پر مرے گا اور اگر عقیقہ یا صبح ہوئی تو ثواب کمائے گا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی  
اوفی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق  
کے دن فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے۔ جلدی سبب لینے  
والے کن کافروں کی فوجوں کو بھگا دے ان کا پاؤں و گلا دے حمیدی  
نے اس کو یوں روایت کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ ہم  
سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے عبد اللہ بن اوفی سے سنا  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیر سے  
انہوں نے ابوبشیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس  
سے یہ جو سورہ بنی اسرائیل کی آیت ہے اور نماز نہ اتنی چلا کر پڑھنا اتنی آہستہ  
یہ اس وقت ان ہی جب آپ مکہ میں پھپھ کر بسر کرتے تھے پھر جب  
آپ قرآن پکار کر پڑھتے اور مشرک سننے تو قرآن مجید کو برا بھلا کہتے  
اسی طرح اس کو جس نے قرآن اتارا دینے میر علیؑ کو اسی طرح اس  
کو جو قرآن لے کر آیا دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
تب اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا اور نماز نہ اتنی چلا کر پڑھ کر مشرکوں کے  
کان تک آواز نہ بوائے اور نہ اتنی آہستہ کہ اپنے اصحاب کو بھی

۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے ۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے ۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے  
۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے ۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے ۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے  
۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے ۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے ۱۲۷ ترمذی باب میں سے نکلتا ہے

عَنْ أَمْعَاكَ فَلَا تَسْمَعُوهُ وَابْتَغِ بَيْنَ  
ذَلِكَ سَبِيلًا أَسْمَعُوهُ وَلَا تَجْهَرُوا حَتَّى  
يَأْخُذُوا عِنْدَكَ الْقُرْآنَ -

**۵۵۵۵** قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُ  
أَنْ يَبْدَلُوا كَلَامَ اللَّهِ لِقَوْلٍ  
فَصَلِّ حَقًّا وَمَا هُوَ بِاللَّهِزْلِ  
بِالْغَيْبِ -

**۱۱۴۸** حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ كَيْسَبُ الدَّهْرِ  
وَإِنَّا الدَّهْرُ بِيَدَيْ آدَمَ أَقْلِبُ  
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ -

**۱۱۴۹** حَدَّثَنَا أَبُو بَعْرِ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمُ لِي وَإِنَّا  
أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَآكُلُهُ  
وَشُرَّاهُ مِنْ أَجْلِي وَالْقَوْمُ جُنَّةٌ وَ  
لِلصَّائِغِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةُ حِينَ يَقْطُرُ

اجو تیرے مقدمی ہوں انہ سناؤ دے اور بیچ بیچ کا رستہ اختیار کر لے  
مطلب یہ ہے کہ اتنی آواز سے پڑھ کر تیرے اصحاب سن لیں اور قرآن  
سیکھ لیں چلا کر نہ پڑھ -

**باب** اللہ تعالیٰ کا سورہ فتح میں فرمانا یہ گنوار لوگ چاہتے ہیں  
اللہ کا کلام بدل والیں یعنی اللہ نے جو وعدے حدیبیہ کے مسلمانوں  
سے کیے تھے کہ ان کو بلا شرکت غیرے ایک لوٹ ملے گی اور سورہ طارق اور  
ایسا قرآن فیصلہ کرنے والا کلام ہے وہ کچھ معنی لگائی نہیں ہے -

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا  
ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تم ارشاد فرماتا ہے آدم کا بیٹا مجھ کو تکلیف دیتا ہے وہ کیا کرتا ہے  
زمانہ کو برا کہتا ہے اس کو کاٹتا کوستا ہے، حالانکہ زمانہ دیکھا کر  
سکتا ہے، میں زمانہ کا پیدا کرنے والا ہوں سارا کام میرے ہاتھ  
میں ہے میں رات اور دن کو الٹ پلٹ کرتا ہوں -

ہم سے ابونعیم (نفس بن دکن) نے بیان کیا کہ ہم سے  
اعمش نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا اللہ فرماتا ہے روزہ خاص  
میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار اپنی خواہش  
کی چیزیں (پان تباکو جماع وغیرہ) کھانا پینا سب میری (رضامندی)  
کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ (درحقیقت) اگنا ہوں کی سپرے  
روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو افطار کے وقت

۱۔ اس باب کے لائن سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا کلام کچھ قرآن سے خاص نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب  
چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے بحسب ضرورت اور موقع کلام کرتا ہے چنانچہ صلح حدیبیہ میں جب مسلمان بہت زخمی ہوئے  
اپنے پیغمبر کے ذریعہ سے ان سے یہ وعدہ کیا گیا کہ ان کو بلا شرکت غیرے ایک لوٹ ملے گی یہ بھی اللہ کا کلام تھا اسی طرح  
باب کی حدیثوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کلام نقل کئے ہیں وہ سب اسی کے کلام ہیں ۱۲ سنہ  
رحمہ اللہ تعالیٰ ۶

وَقَرَّحَهُ حِينَ يُلْقَى سَابَهُ وَلَخْلُوفُ  
فَرِ الصَّائِرِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ  
رِيحِ الْمِسْكِ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ  
هَتَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا  
أَيُّوبُ يَعْتَمِلُ عَمَلًا يَنْحَرُ عَلَيْهِ  
سَجَلٌ جَدَاوٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْفَى  
فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى سَابَهُ يَا أَيُّوبُ  
أَلَمْ أَكُنْ أَعْبَيْتُكَ عَمَّا تَرَى  
قَالَ بَلَى يَا سَابُ وَلَكِنْ لَا غِنَى  
فِي عَنْ بَرَكَاتِكَ

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا خُطَّابٌ

ہوتی ہے (دنیا میں) اور ایک خوشی (آخرت میں) اس وقت ہوگی  
جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اور روزہ دار کی منہ کی باس اللہ کو  
مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند معلوم ہوتی ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد سند نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن  
نے کہا کہ ہم کو عمر نے خبر دی انہوں نے ہمارے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا ایوب بیغیر ہنگے کنارے تھکاتے  
میں سوئے کی ٹڈیوں کا دل ان پر گرا آسمان سے ہن برسے  
وہ کیا کرنے لگے اپنے کپڑے میں بٹورنے لگے اس وقت اللہ تعالیٰ  
نے ان کو پکارا (آواز دی) ایوب کیا میں تجھ کو (مال دار بنا کر) ان  
ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کر دیا ہے انہوں نے عرض کیا کیوں  
نہیں بیشک تو نے مجھ کو بے پروا (مالدار) کیا ہے مگر تیرے  
(فصل و کرم اور) برکت سے بھی میں کہیں بے پروا ہو سکتا ہوں  
ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے امام

سبحان اللہ شریعت اسلامی بھی کیسا سچا فلسفہ اور سچی حکمت ہے انسان کی عمدہ زندگی یہی ہے کہ اس کی اوقات خوش اور غمی میں گزریں ہر  
وقت ہر کام میں اس کو فرحت اور لذت تازہ ملے اگر خوش نہ ہو تو ہفت اقلیم کی سلطنت بھی ایک بلائے جان ہے بات یہ ہے کہ جس کام کو آدمی  
میشہ کرتا رہے اور اس کی عادت کرے تو پھر اس کی خوشی مٹ جاتی ہے انسان کی بڑی خوشی دنیاوی خوشیوں میں کھانے پینے جماع کرنے کی ہے  
جیب کوئی شخص روزانہ ان کاموں کو کرتا رہے تو وہ عادت کے طور پر کرنے لگتا ہے اس کو مطلق خوشی ان کاموں میں نہیں آتی اور زندگی سے  
جو مقصود ہے وہ فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کر کے یہ چاہا کہ اپنے بندوں کی یہ خوشی بھی از سر نو قائم کر دے آخرت کے  
فوائد روزے میں ہیں وہ فوائد کہ رہے یہ فائدہ کہ از سر نو آدمی کو کھانے پینے اور جماع میں فرحت تازہ اور لذت بے اندازہ ملنے لگے کیا کم سے کم  
سے توجہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو اللہ کا کلام فرمایا اس لئے کہ ہماری مال دار بنوں بادشاہ ہفت اقلیم  
ہو جاؤں جب بھی تیرا محتاج رہوں گا سبحان اللہ حضرت ایوب نے کیا عمدہ جواب دیا کہ پروردگار اور خوش ہو گیا ہمارے مالک خداوند  
ہم تو ہمیشہ تیرے در کے جھیک سکتے ہیں ہم تجھ سے جھیک مانگنا چھوڑ دیں یہ نہیں ہو سکتا تو ساری دنیا کی بادشاہت دے جب ہاتھ  
کر تجھے اور مانگیں گے ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا آقا ہے بندے کا کام یہی ہے کہ ہر وقت اپنے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلاتا جھیک مانگتا  
ہوں پر ان کو لڑنا عاجزی کرتا پتلا رہے یا اللہ ہم کو ایسی مالدار سے بچائے رکھ جس کے شر میں ہم تجھ کو بھول جائیں تیرے سامنے ہاتھ پھیلاتا جھیک مانگتا  
چھوڑ دیں ہم ایسی مالدار سے مطلق ہمت پسند کرتے ہیں ہم کو نہ تو روپیہ سے اتنی خوشی ہوتی ہے نہ مال سے دولت سے نہ دنیا کے دوسرے سامان اور  
شوکت سے جتنی خوشی ہم کو اس میں ہے کہ آزمائشات میں اظہارِ قیہ سامنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں تجھ سے مالک دے ہوں تیرے قدموں پر گر رہے ہوں بار بار  
تیرے قدموں میں چپے نہر دکھ رہے ہوں بس یہ خوشی ہم کو کافی اور وفاقی ہے ۱۲۰۰

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ -

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ نَادَى ابْنُ الْأَعْرَابِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَبِهَذَا الْإِسْلَامِ قَالَ اللَّهُ أَفَقُّ أَفَقُّ عَلَيْكَ -

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُضَيْبٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي نُصَيْفَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أُنْتُكَ بِأَنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَوْ إِنَاءٌ فِيهِ شَرَابٌ فَأَقْرِئْهَا مِنْ شَرِبَهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ قَصَبٍ لَا صَعْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ

مالک نے انہوں نے ابن ابی شہاب سے انہوں نے ابو عبد اللہ مسلمان اغر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا مالک بلند برکت والا ہر رات کو نزدیک والے آسمان پر اس وقت اترتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے اور یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں کوئی مانگنے والا ہے میں اس کو سرفراز کروں کوئی اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہے میں اس کو بخش دوں -

ہم سے ابو ایمن نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو انزاد نے ان سے اعراج نے بیان کیا اس نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم دنیا میں گوسب امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں سب سے آگے رہیں گے اور اسی سند سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کے بندوں پر اپنا روپیہ خرچ کر میں بھی اپنا روپیہ تجھ پر خرچ کروں گا -

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن ققاع سے انہوں نے ابو زرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے (حضرت جبریل نے آنحضرت سے کہا) یہ خدیجہ ہیں جو کھانے یا پانی کا برتن تمہارے پاس لے کر آئیں ہیں ان کو پروردگار کی طرف سے سلام کہو اور بشارت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو غول دار موقوف کا بنا ہوا ہے نہ اس میں غل شور سے نہ کوئی رنج اور تکلیف ہے بلکہ عین ہی عین ہے -

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَعَدَدْتُ  
لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ  
وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ -  
١٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَدِيحٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ  
الْزَّيْلَقِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدِيحٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ  
الْأَقْلُوفِيُّ أَنَّ طَارِئًا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ  
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ  
قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ  
الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ  
وَالْيَبْيُوتُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسَلَّمْتُ  
وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ  
وَبِكَ خَافْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي  
مَا كُذَّمْتُ وَمَا أَخْشَيْتُ وَمَا أَسْرَمْتُ وَمَا  
أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

٥٤ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْزَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ

میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ بہشت کی نعمتیں ،  
تیار کر رکھی ہے جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ کسی  
آدمی کے خیال پر گزرس ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے  
کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی کہا مجھ کو سلیمان احول نے ان کو طاؤس  
بیان نے انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے ۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے  
تو یہ دعا کرتے یا اللہ تجھ کو تعریف سمجھتی ہے تو آسمانوں  
اور زمین کا ور ہے اگر تو نہ ہوتا تو نہ آسمان ہوتے نہ زمین  
تجھی کو تعریف سمجھتی ہے تو آسمانوں اور زمین کا تھا منے والا ہے  
تجھی کو تعریف سمجھتی ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے  
اور ان چیزوں کا جو آسمان زمین کے درمیان ہیں تو سچا تیرا وعدہ  
سچا تیرا کلام سچا ۔ تجھ سے ملنا سچ بہشت سچ یہ پیغمبر سے قیامت  
سچ ہے یا اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا تجھ پر ایمان لایا تجھ پر  
ہی بھروسہ کیا تیرے ہی طرف میں رجوع ہوا تیرے ہی سامنے  
اپنا جھگڑا پیش کرتا ہوں تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں میرے  
اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے تو ہی میرا  
معبود ہے رترے سوا میں کسی کا یو یا نہیں کرتا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے عیدہ اللہ  
بن عمر بن نفیر نے کہا ہم یونس بن یزید اہلی نے کہا میں نے  
زہری سے سنا کہ میں نے عروہ بن زہیر اور سعید بن مسیب اور  
علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن مسعود سے ان سبھوں نے  
حضرت عائشہؓ سے طوفان کا قصہ نقل کیا جب طوفان لگا  
والوں نے یہ طوفان لگا یا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی یا کہا منی



عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْأَرْضِ مَا قَالُوا قَرَأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَ كُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَأَتِي وَحْيًا يُبْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَرُ مِنْ أَنْ يُنْكَلُوا اللَّهَ فِي بَرَأَتِي وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يُرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبْرِئُنِي اللَّهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَاتِ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ -

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُخْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْمُنْذَرِ دَعَا الْأَعْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَسَاءَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَالْتَوُّهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجَلِي فَالْتَوُّهَا كَلِمَةً حَسَنَةً فَإِذَا أَسَاءَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَالْتَوُّهَا كَلِمَةً حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَالْتَوُّهَا بِمِثْلِهَا أَمْثَلُهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ -

۱۱۵۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ سَلَالٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اتاری زہری کہتے ہیں ان چاروں شخصوں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا جو انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا حضرت عائشہ کہتی تھیں خدا کی قسم بات یہ تھی مجھ کو کبھی یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی کے لیے وحی اتارے گا جو قیامت تک برہمی جلائے گی، میں اپنے دل میں اپنی شان اس سے کہیں حقیر جانتی تھی کہ اللہ جل شانہ (اتنا بڑا بادشاہ) میرے مقدمہ میں ایسا کلام کرے جس کو لوگ (قیامت تک پڑھتے رہیں)۔ بلکہ مجھ کو یہ امید تھی کہ آنحضرت کوئی خواب ایسا دیکھیں گے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو اس طوفان سے پاک کر دے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں (سورہ نور کی) اتاریں (برابر دس آیتیں ان الذین جاوروا بالانک سے اخیر تک)۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو الزناوہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا کوئی بندہ گناہ کا قصد کرے تو ابھی اس پر یہ گناہ مست لکھو جب تک وہ اس کو کرے نہیں اگر کڑا تب اتنا ہی لکھو (ایک گناہ کے بدل ایک گناہ) اور اگر مجھ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے نہ کرے تو ایک نیکی اس کے لیے لکھو اور اگر میرا کوئی بندہ نیکی کرنا چاہے تو اسی وقت ایک نیکی اس کے لیے لکھ لو گواہی اس نے وہ نیکی نہ کی ہو اگر کڑا ہے تب تو دس ویسی ہی نیکیاں اس کے لیے لکھو سات سو نیکیوں تک (سبحان اللہ کیا عنایت ہے)۔

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے معاویہ بن ابی مزرہ سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا كَرَّمَ مِنْهُ قَامَتِ السَّجُودُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَازِئِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَهْلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مِنْ قِطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا سَابَّ قَالَ فَذَلِكَ لَكَ ثَوَّ قَالَ أَبُو هَارِيْرَةَ فَمَنْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَكِّبُوا أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَسْرَاحَ مَكُوْ-

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَلَّتْنَا سَعِيدٌ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِمًّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَانَتْ فِي وَمُؤْمِنِي فِي۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّدَادِ عَنِ الْأَعْمَاجِ عَنْ أَبِي هَارِيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاؤَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاؤَهُ۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَاجِ عَنْ أَبِي هَارِيْرَةَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہوا تو ناظرہ کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا کہتا ہے شعیر اس نے کہا میں اس لیے کھڑا ہوں تیری پناہ چاہتا ہوں کوئی مجھ کو توڑے نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے میں بھی اس کو جوڑوں اور جو کوئی تجھ کو کاٹے میں بھی اپنا فضل اس سے کاٹ دوں اس پر رحم نہ کروں) ناٹے نے عرض کیا پروردگار میں اس پر راضی ہوں فرمایا میں نے یہ تجھ کو دیا اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے یہ آیت (سورہ محمد کی) پڑھی اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم ہی کرو گے ملک میں فساد مچاتے پھر گے ناٹے توڑ دے گے۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن غلبہ بن مسعود سے انہوں نے زید بن خالد حبشیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مینہ برسا اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج صبح کو میرے بند چکے تو کافریں کو میری رحمت ہم سے اسعیل بن ابی اوس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے (یعنی جب موت سامنے آجاتی ہے زندگی سے ناامیدی ہوتی ہے) میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جو کوئی میرا ملنا نا پسند کرتا ہے میں اس سے ملنا پسند کرتا ہوں ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

لے یہ حدیث اور کتاب التفسیر میں گزری ہے دوسری روایت میں یوں ہے ناٹے نے پروردگار کی کمر مقامی عبد اللہ بن عمر کی روایت میں امام احمد کے پاس یوں ہے ناٹے نے فصیح تنقیہی ہوئی زبان سے یہ گفتگو کی ترجمہ باب اس سے نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ناٹے سے کلام فرمایا ۱۴ سنہ یہ روایت محقق ہے اور افضل طور سے گزری ہے لہذا تودہ ہے جو کہتے ہیں مستند کی گردش سے پانی پڑا اور موسیٰ وہ ہے جو کہتے ہیں اللہ کے فضل سے اور رحمت سے پانی پڑا ۱۴ سنہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
قَالَ اللَّهُ أَنَا عَبْدُ ظَنِّ عَبْدِ بِي.

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي الْمُنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ قَالَ سَجِلٌ لَوْ يَعْلُ خَيْرٌ قَطُّ  
فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَأَوْسِلُوا نِصْفَهُ  
فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ  
لَيْسَ قَدَرُ اللَّهِ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَنَّهُ  
عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ  
الْعَالَمِينَ فَأَمَّا اللَّهُ الْبَحَّا فَجَمَعَ  
مَكْرِبِهِ وَأَمَّا الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ  
ثُمَّ قَالَ لَوْ فَعَلْتَ قَالَ مَنْ خَشِيَكَ  
وَأَنْتَ أَعْلُو فُغْفِرَ لَهُ -

١١٦ ۛ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ  
 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّادُ بْنُ  
 إِسْحَقَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
 بْنَ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
 قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرَأَيْتُهَا  
 قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ سَرَبَ أَذْنَبْتُ  
 وَرَأَيْتُهَا قَالَ أَصْبَلْتُ فَأَغْفِرْ لِي فَقَالَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے موافق سلوک کرتا ہوں۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہنا حج سے امام  
مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے  
ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص  
نے دینی اسیر کیل میں سے جو کفن چور تھا، اس نے کوئی زینہ کبھی نہیں  
کی تھی مرتے وقت یہ وصیت کی کہ مرے بعد اس کو جلاؤ ان اور راکھ  
آدھی خشکی میں آدھی دریا میں بکھر دینا خدا کی قسم اگر کہیں خدا نے  
مجھ کو پکڑ پایا تو ایسا عذاب کرے گا کہ دیا عذاب سارے جہان  
میں کسی کو نہیں کرنے کا آخر اللہ تعالیٰ نے دریا کو سکھ دیا اس نے  
اس کے بدن کے سب اجزا جو اس میں گئے تھے اکٹھا کرے پھر پھینک  
کو حکم دیا اس نے سب اجزا کو جو اس میں پھیل گئے تھے اکٹھا کیا پروردگار  
نے اس کو سامنے کھڑا کیا، پوچھا کیوں تو نے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا  
تیرے ڈر سے اور تو خوب جانتا ہے اللہ نے اس کو بخش دیا۔

ہم سے احمد بن اسحاق سمراری نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے سنا کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بندے نے گناہ کیا دیا میں نے کہا ایک گناہ کیا، اب پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا پروردگار نے (اس کی یہ دعا سن کر) ارشاد فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بیخشتا ہے اور گناہ پر

۱۷ کیونکہ میں نے عمر بھر گناہ ہی کیے ایک بھی نیکی نہیں کی ۱۲ سنہ ۱۵ جب وہ مر گیا اور اس کی راکھ نکل اور دریا میں بکھیر دی گئی ۱۲ سنہ ۱۶ کوئٹہ و نقض گور  
گنہگار و سار و سوحہ مقابل حیدر کے یہ مغفرت و عتاب کی برای امید ہے آدمی کو چاہیے کہ مشرک سے ہمیشہ بچتا رہے اور توحید پر قائم رہے اگر مشرک پر مراء  
مغفرت کی امید باطل نہیں ہے ۱۲ سنہ ۱۶

رَبِّهِ اَعْلُو عَبْدِي اَنَّ لَكَ رَبًّا يَغْفِرُ  
الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَاتُ لِعَبْدِي  
ثَوَمَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ تَوَاَصَابُ  
ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ  
اَوْ اَصَبْتُ اَخْرَجَا غَفِرَةً فَقَالَ اَعْلُو عَبْدِي  
اَنَّ لَكَ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ  
غَفَاتُ لِعَبْدِي ثَوَمَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ  
ثَوَا اَذْنَبَ ذَنْبًا وَرَبُّكَ قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا  
قَالَ قَالَ سَابَّ اَصَبْتُ اَوْ اَذْنَبْتُ اَخْرَجَا  
فَاغْفِرَا لِي فَقَالَ اَعْلُو عَبْدِي اَنَّ  
لَكَ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ  
بِهِ غَفَاتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ  
مَا شَاءَ

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ سَاجِدًا فِيمَنْ سَلَفَ اَوْ  
فِيمَنْ كَانَ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ كَلِمَةً يُعْنَى اَعْطَا

پکڑتا بھی ہے (سزا بھی دیتا ہے) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر  
تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھیرا ہا اس کے بعد گناہ  
کیا دیا یوں کہا، ایک گناہ کیا اب پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار  
مجھ سے اور گناہ ہو گیا بلکہ تو بخش سے پروردگار نے یہ دعا سن کر فرمایا  
میرا بندہ یہ سمجھتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ  
پر سزا بھی دیتا ہے اچھا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر  
تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھیرا ہا اس کے بعد  
گناہ کیا دیا یوں کہا ایک گناہ اور کیا اب پروردگار سے عرض کرنے لگا  
پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا دیا یوں کہا ایک اور گناہ ہو گیا اس کو بخش  
پروردگار نے فرمایا میرا بندہ یہ مانتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو  
گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے جاؤ میں نے اپنے بندے کو  
تین بار بخش دیا اب وہ جیسے چاہے اعمال کرے میں تو اس کی  
معفرت کر چکا۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہ مجھ سے معتمر بن سلیمان  
نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ  
بن عبد الغافر سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اپنے اگلے زمانہ کے ایک شخص کا ذکر کیا یوں فرمایا تم سے پہلے جو  
لوگ گزر چکے ہیں نبی اسرائیل، ان میں کا ایک شخص زنا ماسعلوم، مرنے لگا آپ  
ایک کلمہ فرمایا وہ یہ کلمہ تھا اللہ نے اس کو مائل اور اولاد سب کچھ دیا تھا

لے دیا یوں کہا مجھ سے ایک اور گناہ ہو گیا ۱۲ منہ تلے یعنی اب وہ جتنے گناہ کرے بشرطیکہ ان سے نادم ہوتا جائے اور استغفار کرتا جائے تو اس کو کچھ  
ضرر نہ ہو گا اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ مالک کو ہمت پسند ہے ایک حدیث میں ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ  
ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش چاہیں یعنی استغفار کریں اکثر علماء نے کہا ہے کہ استغفار کی تین شرطیں ہیں گناہ سے الگ ہونا  
نادم ہونا یعنی پچھتا نا اگے کے لیے یہ نیت کرنا کہ اب نہ کروں گا اس نیت کے ساتھ اگر پھر وہ گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے دوسری حدیث میں ہے  
اگر ایک دن میں نہ بارہوی گناہ کرے لیکن استغفار کرتا رہے تو اس نے اصرار نہیں کیا اصرار کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر نادم ہوا اور اس کے پھر کرنے  
کی نیت رکھیں اگر گناہ کے پھر کرنے کی نیت ہو اور حرف زبان سے استغفار کرے تو ایسا استغفار کسی کام کا نہیں بلکہ اگر غداً یا کادھر سے چن چن کر ابو فراتی  
ہیں ہم لوگوں کا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے ۱۲ اسنہ

حَضَرَاتِ الْوَفَاةُ قَالَ لَبَنِيهِ اَيَّ اَيِّ كُنْتُ  
لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ اَيِّ قَالَ فَاَتَاكُمْ لَوَيْتَبْرُ  
اَوْ لَوَيْتَبْرُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ اَوْ اَنْ يَقْدِرَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبُهُ فَاَنْظُرُوا اِذَا مِتُّ  
فَاَحْدُ قُرُونِي حَتَّى اِذَا اصْرَمْتُ فَحَمَمًا  
فَاَسْحَقُونِي اَوْ قَالَ فَاَسْحَكُونِي فَاِذَا  
كَانَ يَوْمٌ رِيحٌ عَارِصِفٍ فَاَذْروني فِيهَا  
فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاَحْذَرُوا مَا يَنْفَعُهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي  
فَفَعَلُوا ثُمَّ اَذْروهُ فِي يَوْمٍ عَارِصِفٍ  
فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَاِذَا هُوَ  
رَجُلٌ قَاتِلُهُ قَالَ اللَّهُ اَيُّ عَبْدِي  
مَا حَمَلَكَ عَلَى اَنْ فَخَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ  
مُخَافَتُكَ اَوْ قَاتِي مِّنْكَ قَالَ فَمَا  
تَلَا فَاَلَا اَنْ رَّحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ  
مَرَّةً اُخْرَى فَمَا تَلَا فَاَلَا غَيْرَهَا فَخَلَّتْ  
بِهِ اَبَا عَثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلِيمَانَ  
غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ فِيهِ اَذْروني فِي الْبَحْرِ اَوْ لَمَّا خَلَّتْ  
۱۱۶۵ - حَكَتَا مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْقَرُ  
وَقَالَ لَوَيْتَبْرُ وَقَالَ خَلِيفَةُ  
حَدَّثَنَا مَعْقَرُ وَقَالَ لَوَيْتَبْرُ  
يَنْتَبِرُ فَنَسَرَا قَتَادَةُ لَوَيْتَبْرُ  
بِدَاخِرٍ -

خیر جب موت آن پہنچی اس وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا دیکھو میں  
تمہارا کیا باپ تھا انہوں نے کہا بہت اچھا باپ کہنے لگا دیکھو میں نے  
کوئی شیعہ کی اللہ کی درگاہ میں نہیں بھیجی ہے اور اگر کہیں اللہ نے مجھے  
پکڑ پایا تو (سخت) عذاب کرے گا تم کیا کرنا جب میں مر جاؤں  
تو میری لاش ہلا ڈالنا جب جل کر کوئلہ ہو جائے اس وقت خوب  
پیسنا اور جس دن زور کی آندھی ہو اس دن یہ راکھ آندھی میں اڑا دینا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم پروردگار کی اس شخص نے  
اپنی اولاد سے یہی عہد لے لیا آخر انہوں نے اس کے مرے بعد  
ایسا ہی کیا جلا کر راکھ کر ڈالا پھر آندھی کے دن یہ راکھ اس میں اڑا  
دی اللہ تعالیٰ نے کن کا لفظ فرمایا تو وہ شخص انوراً سامنے کھڑا تھا  
دکن فرماتے ہی پھر کیا دیر ہے پروردگار نے اس سے پوچھا میرے  
بندے یہ تو نے کیا کیا اس نے کہا اے پروردگار تیرے دریا  
تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ اس کے  
رحم کیا دوسری بار راوی نے یوں کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو سوا اس کے  
رکاس سے پوچھا اور کوئی سزا نہیں دی سلیمان نے کہا میں نے یہ  
حدیث ابو عثمان ہندی سے بیان کی انہوں نے کہا میں تم سے حدیث  
کو سلمان فارسی سے سنا اس میں یوں ہے جس دن تیرا آندھی ہو اس دن  
سمندر میں میری راکھ بکھیر دینا یا کچھ ایسا ہی بیان کیا -

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معمر بن سلیمان  
نے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں لم یتبرہ ہے - اور خلیفہ بن خباط  
(امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے معمر نے بیان کیا پھر یہی حدیث  
نقل کی اس میں لم یتبرہ ہے (راے معمر سے) قتادہ نے اس کے معنی  
یہ کیے ہیں یعنی کوئی نیکی آخرت کے لیے ذخیرہ نہیں کی -

۱۵ اپنے بیٹوں پر بہت شفقت کرنے والا ۱۲ منہ ۱۵ ہیں سے ترجمہ باب نعت ہے ۱۲ منہ ۱۵ اگلی روایت میں شک کے ساتھ قتادہ بن زائد  
مسئلہ سے ۱۵ یلم یتبرہ (راے معمر سے) ۱۲ منہ ۱۵

بَابُ مَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ -

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّسْتِ  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّسَائِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ  
سُفِّعَتْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ  
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ  
تَوَأْمًا أَوْ قَالَ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ أَنْظَرُوا إِلَى  
أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ  
بْنُ هِلَالٍ الْغَنَوِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا  
نَحْنُ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى  
النَّسَائِيِّ بَنِي مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَهُ بَنَاتُ  
إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ  
فَإِذَا هُوَ فِي قَصَبَةٍ فَوَافَقَنَا لَا يُصَلِّي  
النَّصْبِي فَاسْتَأْذَنَّا فَادْخُلْنَا وَهُوَ  
قَاعِدٌ عَلَى فَمَا أَشَبَّ فَقُلْنَا لَتَأْتِ

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَافِيَاةً كَيْفَ دُنِ بَعِيرٍ أَوْ دُوسَرٍ لَوْ كُنْ  
سے باتیں کرنا۔

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہ ہم سے احمد بن  
عبداللہ ربیع نے کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے  
حمید طویل سے کہا میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا قیامت کے دن میری  
شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا پروردگار جس  
کے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہو اس کو بھی بہشت میں  
فرما دیے درخواست منظور ہوگی ایسے لوگ سب بہشت میں  
پہنچا دیے جائیں گے پھر میں عرض کروں گا پروردگار جس کے دل  
میں ذرا سا بھی کچھ ایمان ہو اس کو بھی بہشت میں لے جاؤں گے  
میں گویا میں آنحضرت کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید  
نے کہا ہم سے معبد بن ہلال غنوی نے انہوں نے کہا ہم بصرہ  
کے کئی لوگ اکٹھا ہوئے اور انس بن مالکؓ پاس گئے اپنے ساتھ  
ثابت کو بھی لیتے گئے تاکہ وہ ان سے شفاعت کی حدیث ہم کو  
سنانے کے لیے پوچھیں انسؓ اپنے محل میں تھے اتفاق سے  
ہم اس وقت پہنچے جب انسؓ شفاعت کی نماز پڑھ رہے تھے  
ہم نے اندر آنے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی اس  
وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا ابھائی، دیکھو  
اور کوئی بات نہ پوچھنا شفاعت کی حدیث پوچھنا آخر انہوں نے

۱۱۶۷ - حدیث کے دامن سے بھی کم ہو ۱۲۷۷ - آپ انگلیوں کو جو ذکر یہ اشارہ کرتے تھے کہ اتنا ذرا سا ایمان بھی ہو اس حدیث کی مطابقت باب سے  
مشکل ہے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ بَعِيرُ الرَّسَالَةِ سے بات کریں گے مگر یہ کہاں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے کلام کرے گا اور شاید امام بخاری  
نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابو نعیم نے مستخرج میں نکالا اس میں یوں ہے مجھ سے کہا جائے  
گا دینے پروردگار فرمائے گا جس کے دل میں ایک جو برابر ایمان ہے یا رائی برابر ایمان ہے یا کچھ بھی ایمان ہے اس کو تو دوزخ سے نکال  
سکتا ہے ۱۲۷۸ - حدیث کے دامن سے بھی کم ہو ۱۲۷۹ - جو دوزخ میں تھا بصرہ سے چھ میل پر ۱۲۸۰

لَا نَسْأَلُهُ عَنْ تَفْثِي أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ  
الْشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ هُوَ لَا  
إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ جَاءُواكَ  
يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ مَا بَعَثَ النَّاسُ  
بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ  
اسْتَفْعَ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا  
وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يَا بَرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ  
الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ  
لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يَمُوسَى  
فَيَأْتِيهِمْ اللَّهُ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ  
لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يُعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ  
اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ  
لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيَأْتُونَ فَيَقُولُ أَنَا لَيْسَ بِي شَافِعٌ عَلَى رَبِّي فَيَقُولُونَ  
لِي وَلِيهِمْ مَعَامِلَهُ أَحْمَدُهُ لَهَا لَا تَحْزَنْ لِي الْآنَ نَأْخُذُ  
بِكَ الْخَامِلَةِ وَآخِرُ لَسْجِدًا فَيَقَالَ يَا  
مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يَسْمَعُ لَكَ وَسَلْ تَقَطَّ  
وَأَسْفَعُ تُشْفَعُ فَاذْكُرْ يَا رَبِّ أُمِّي أُمِّي فَيَقَالَ  
أُطْلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ

انہوں نے کہا ابو حمزہ! بصرہ سے تیرے بھائی آئے ہیں تجھ سے  
مدیث شفاعت پوچھتے ہیں پس اس نے کہا ہم سے حضرت محمد صلی  
علیہ وسلم نے بیان کیا قیامت کے دن ایسا ہوگا سب لوگ بے قرار  
ہو جائیں گے ایک تو گرمی دوسرے هجوم، آخر سب مل کر آدم  
پیغمبر پاس جائیں گے کہیں گے اپنے پروردگار سے ہماری کچھ  
سفارش کرو اس تکلیف سے نجات ملے، وہ کہیں گے میں اس  
لائی نہیں تم ایسا کرو ابراہیم پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں یہ  
سن کر سب لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں  
اس لائی نہیں تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے کلیم ہیں  
یہ سن کر سب لوگ موسیٰ پیغمبر پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے  
میں اس لائی نہیں تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے روح  
اور اس کا کلمہ ہیں یہ سن کر وہ سب لوگ عیسیٰ پیغمبر پاس آئیں  
گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائی نہیں تم ایسا کرو حضرت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ آخر یہ سب لوگ میرے پاس آئیں  
گے میں کہوں گا بے شک میں اس کام کو کروں گا۔ اور میں اپنے  
پروردگار پاس جا کر اذن مانگوں گا پھر کو اذن ملے گا اور اس وقت  
ایسا ہوگا کہ پروردگار میرے دل میں ایسے ایسے تعریف کے  
کلمے ڈال دے گا جو اس وقت مجھ کو یاد نہیں ہیں میں ان کلموں  
سے اس کی تعریف کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا۔ (شفاعت  
کا اذن مانگوں گا، ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھا تو جو کے گا ہم سنیں گے  
تو مانگے گا ہم دیں گے سفارش کرے گا تو ہم مان لیں گے کہ

۱۔ یعنی اللہ نے ان سے کلام کیا ہے باب کا مطلب یہیں سے نکلنے ہے ۱۲ سنہ ۵۷۷ھ

آزین باد برہمت مردانہ تو ۱۲ سنہ یعنی شفاعت کا اذن ہے جو قیامت کے دن آپ کر لے گا جیسے قرآن میں ہے پروردگار کے پاس کسی کی  
سفارش فائدہ نہ دے گا مگر میں کو پروردگار اذن دے گا یعنی سفارش کرنے کی اجازت دے گا اب جو لوگ کہتے ہیں کہ شفاعت کا اذن آپ  
کو ہو چکا ہے وہ بے وقوف ہیں ان حدیثوں سے غافل ہیں ان سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر کر اللہ کی بے حد  
تقریریں کر کے یہ اذن حاصل کریں گے ۱۲ سنہ ۵۷۷ھ

مُتَقَالٌ شَعِيرَةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلَقُ  
فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُ بِنَتِكَ الْمَحْمَدِ  
ثُمَّ أَخْرُكُ سَاجِدًا أَقِيْقَالُ يَا مُحَمَّدُ  
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ وَسَلْ  
تُعْطُ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ  
أُمْتِي فَأَقِيْقَالُ أَنْطَلِقُ فَأَخْرِجْ مِنْهَا  
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مُتَقَالٌ ذَرْبَةً أَوْ  
خَرْدَلَةً مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ  
ثُمَّ أَعُوذُ بِمَا حَمَدَكَ بِنَتِكَ الْمَحْمَدِ ثُمَّ  
أَخْرُكُ سَاجِدًا أَقِيْقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ  
رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ وَسَلْ تُعْطُ  
وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمْتِي  
أُمْتِي فَيَقُولُ أَنْطَلِقُ فَأَخْرِجْ مَنْ  
كَانَ فِي قَلْبِهِ آدَنِي آدَنِي آدَنِي مُتَقَالٌ  
حَبَّةٌ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ  
مِنَ النَّاسِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَكَلِمًا  
خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنْسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ

اس وقت میں عرض کروں گا پروردگار میری امت پر رحم کر میری امت  
پر رحم کر سکھ ہوگا اچھا با اور جس کے دل میں جو بار بھی ایمان ہو  
اس کو دوزخ سے نکال دے میں جا کر ایسا ہی کروں گا پھر لوٹ کر  
پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا اور یہی تعریفیں کر کے سجدے  
میں گر پڑوں گا ارشاد ہوگا محمد سر اٹھا کہہ جو کہے گا۔ ہم سنیں گے۔  
جو مانگے گا ہم دیں گے سفارش کر ہم منظور کریں گے میں عرض  
کروں گا اچھا با اور جس کے دل میں چوتھی بارائی کے دانے برابر  
بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال دے میں جا کر ایسا ہی کروں گا  
پھر لوٹ کر پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور یہی تعریفیں کر  
کے سجدے میں گر پڑوں گا ارشاد ہوگا محمد سر اٹھا کیا کہتا ہے ہم سنیں  
گے مانگے جو مانگے گا وہ دیں گے سفارش کر ہم منظور کریں  
گے میں عرض کروں گا پروردگار میری امت پر رحم کر پروردگار  
میری امت پر رحم کر سکھ ہوگا اچھا با اور جس کے دل میں  
لالی کے دانے سے بھی کم بہت کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ  
سے نکال دے میں جا کر ایسا ہی کروں گا یہ معبد کہتے  
ہیں جب ہم یہ حدیث سن کر انہی نے اپنے  
گے پاس سے نکلے میں نے اپنے

سے سبحان اللہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل و جگر ہوگا کہ ایسے سخت وقت ایسے بڑے شہنشاہ کے سامنے جو جلال اور غضب میں ہوگا  
اپنی امت کے لیے عرض کریں گے دوسرے پیغمبروں کا تو یہ سال ہو گا ان کو اپنی اپنی فکر پڑے گی نفسی نفسی کہہ رہے ہوں گے مسلمانو دیکھو اللہ تعالیٰ  
کا شکر کرو اس نے تم کو ایسا پیغمبر عنایت فرمایا جس کو اپنے نفس سے زیادہ تمہارا خیال ہے آپ اپنی ذات کے لیے غما میں اپنے عزیز و اقرباء کے لیے ایک  
کلمہ بھی نہ فرمائیں گے سجدے سے کرا رہا ہے اپنی گنہگار امت کے بچانے کی فکر کریں گے ایسے رحیم کریم دل سوز تیر خواہ شفیق پیغمبر کو ہم چھوڑ کر دوسرے  
لوگوں کی بات سنیں اور آپ کی حدیث پر عمل نہ کریں تو خیال کریں چاہیے ہم کیسے ناکرے ناکرے انکسوام احسان فراموش ہوں گے نہیں جب آنحضرت کو  
جاکر یہودی کا اتنا خیال ہے کہ اپنے ذات کی فکر نہیں کر رہا ہے تو ہم کو لازم ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان دال نہ کریں اگر سارا عالم ایک  
طرف ہو سارے جہان کے یہودی ملائکہ بات کہیں اور آنحضرت کا ارشاد اس کے خلاف ہو تو ہم آنحضرت کے ارشاد پر عمل کریں گے اور سب یہودی  
ملاؤں کی بات جو لے میں جو نکلیں گے ہم کو ان سے مطلب ہی کیا ہے پہلے اپنے پیغمبر کو راضی رکھنے کی ہم کو فکر کن چاہیے ان چیلے چار پلوں کی کیا فکر ہے  
یہ تو خود بخود جب پیغمبر صاحب ہم سے راضی ہوں گے راضی اور غرض ہو جائیں گے کیا تم نے نہیں سنا کہ کو بیابا ہے وہی سناں اور اگر پیغمبر صاحب  
ہم سے ناراض ہوئے تو پھر ان کی رضا مندی ہم نے کر لیا کریں گے پھر میں جو نکلیں گے یا ناک میں ڈالیں گے ۱۳ سنہ ۱۱۱ھ بمطابق اب دوزخ میں دھکی  
لو کہ وہ جائیں گے جو مشرک یا کافر تھے ان میں دراصل ایمان نہ تھا ۱۲ سنہ ۱۱۱ھ





فَيَقُولُ وَعَسَىٰ فِي وَجْهٍ لَّيٍّ  
وَكَبِيرٍ يَأْتِي وَعَظَمَتِي  
لَا خَيْرَ جَنٍّ مِنْهَا مَنْ قَالَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ  
وَأَحَدَ أَهْلِ النَّارِ خُذُوا مِنْ النَّارِ  
سَاجِلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ سَابِعُ  
ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةِ مَلَأَى  
فَيَقُولُ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلْ ذَلِكَ  
يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مَلَأَى فَيَقُولُ  
إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرًا مِثْلًا

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا  
عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا رَبَّكُمْ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ

عرض کروں گا پروردگار مجھ کو ان لوگوں کے بھی دوزخ سے نکالنے کی  
اجازت دی جنہوں نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ کہا ہو پروردگار کا نام  
گامیری عزت اور جلال اور بزرگی کی قسم ایسے (مومن) لوگوں کو میں  
خود دوزخ سے نکالوں گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔

ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ  
سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں  
نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدہ سلمانی سے انہوں نے  
عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا سب کے بعد جو شخص بہشت میں جائے گا وہ سب کے بعد  
دوزخ سے نکلے گا وہ ایک شخص ہو گا جو گھٹنوں کے بل گستاخاں دوزخ  
سے نکلے گا پروردگار اس سے فرمائے گا وہیں سے باب کا مطلب  
نکلتا ہے (اے جا بہشت میں جاوہ عرض کرے گا پروردگار بہشت  
تو دیا کل ٹھنا ٹھنسا بھری ہوئی ہے اس میں خالی جگہ کہاں  
ہے، تین بار پروردگار اس سے یہی فرمائے گا اے جا بہشت میں جا  
آخر پروردگار فرمائے گا اے تیرا گھر تو دس دنیا کے برابر ہے اتنا وسیع  
ہے اور فرشتوں کو حکم ہو گا اس کو اس کا گھر بتلا دو۔

ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا کہ ہم کو عیسیٰ بن یونس نے  
خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے خيثمة بن عبد الرحمن سے  
انہوں نے عبدی بن حاتم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم لوگوں میں ہر شخص سے اللہ رقمہ و قباست کے دن بات  
کرے گا وہ بھی بلا واسطہ اپنی ذات سے کوئی مترجم درمیان میں نہیں

۱۱۔ مومن ہوں گے انہوں نے دوسرے کوئی نیک اعمال نہ کئے ہوں گے دوسری روایت میں یوں ہے ان لوگوں کا ایمان تھا راکام نہیں یہ میرا کام ہے  
اب بعضوں نے کہا مردودہ لوگ ہیں جو توحید اور رسالت دونوں کو ماننے میں ایمان کے ثمرات یعنی فرائض وغیرہ بجا نہ لائے ہوں اللہ تعالیٰ نے  
کہا مردودہ لوگ ہیں جو صرف توحید الہی کے معترف تھے اور رسالت کا مضمون ان کو نہیں پہنچا اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو بھی دوزخ سے  
نکال دے گا جب مشرک ان پر طعن کریں گے کہ ہم تم برابر رہے تم بھی دوزخ میں ہم بھی دوزخ میں تمہاری توحید تم کو کیا کام آئی  
۱۲۔ من رحمہ اللہ تعالیٰ

تَرْجَمَانٍ فَيَنْظُرُ أَيْسَرُ مِنْهَا فَلَا يَرَى إِلَّا  
مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَرَ مِنْهُ  
فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
فَلَا يَرَى إِلَّا النَّاسَ تَلْقَاءُ وَجْهَهُ فَاثْقُلُوا  
النَّاسَ وَلَوْ شِئْتَ ثَمَرَةً قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عُمَرُو  
بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ كُنْتُمْ طَيْبَةً  
۱۱۶۰ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا جَدِيرٌ عَنْ مَنْعَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ قَالَ جَاءَ  
حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّمَا إِذَا كَانَ  
يَوْمُ الْقِيَمَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ  
عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إصْبَعٍ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ  
وَالثَّرَى عَلَى إصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إصْبَعٍ  
تَوْبَهُنَّ مِنْ تَوْبِقُولٍ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ  
فَلَقَدْ سَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِضَحِكِهِ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ تَجِبًا وَتَصِلُ  
لِقَوْلِهِ تَوَقَّالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا  
قَدَّرَ اللَّهُ حَقَّقَ قَدِيمًا إِلَى قَوْلِهِ يَشْرَكُونَ  
۱۱۶۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْزَنٍ أَنَّ  
سَاجِدًا سَأَلَ أَبَانَ عَمَّا كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْجَعْرِ

نہ ہو گا وہ دابہ نہ طرف تو جو اعمال اس نے دنیا میں کئے تھے وہی دکھلائی دیں گے بائیں طرف دیکھے گا تو یہی اعمال دکھلائی دیں گے آگے دیکھے گا تو دوزخ منہ کے سامنے ہوگی اس لیے لوگو خیرات کر کے دوزخ سے بچاؤ کرو گو کہ جو کائنات ہی جو ایش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے خبیثہ سے یہی حدیث نقل کی ان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگر کچھ خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات ہی کہہ کر لے

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے مسعود بن معتمر سے انہوں نے ابی اسحق مثنیٰ سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا یہودیوں کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ آیا اور کہنے لگا قیامت کے دن اللہ ساتوں آسمانوں کو ایک انگلی پر اور ساتوں زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور خلقت کو ایک انگلی پر رکھے گا پھر انگلیوں کو ہلکا کر فرمائے گا میں بلاشک ہوں میں بادشاہ ہوں اور عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس عالم کی بات سن کر، جسے بیان تک کہ آپ کے راسخ کھل گئے آپ نے اس کی بات سے تعجب کیا اس کی کلام کی تصدیق کی پھر (سورہ زمر کی) یہ آیت پڑھی وما قدر اللہ حق قدرہ اخیر آیت یشرکون تک

ہم سے مدد کرنے بیان کیا کہا ہم سے ابوعمرانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صفوان بن محرز سے ایک شخص و نام نامعلوم نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سرگوشی کے باب میں کیا سنا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بند سے

۱۷۔ اپنے نیکی دوزخ سے بچاؤ یعنی سائل کا دل خوش کر دو اگر تمہارے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تو نرمی سے اس کو جواب دو کہ بھائی تم دوسرے کسی وقت آکر تو میں تم کو روک گایا اٹھو دعا کرو جو کچھ مقدور ہو تو تمہاری ضرورت خدمت کروں گا بعضوں نے کہا اچھی بات یہ ہے کہ دروازے ہوئے شخصوں میں میل کروا دے ۱۲ منہ ۱۵۰ قرعہ باب ہمیں سے بخلا ۱۲ منہ ۴

قَالَ يَدُّنَا أَحَدُكُمْ مِّن رَّبِّهِ حَتَّى  
يَضْمَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعْلَتَ كَذَا  
وَكَذَا فَيَقُولُ نَعُو وَيَقُولُ عَمِلْتُ  
كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعُو فَيَقْبَرُهُ ثُمَّ  
يَقُولُ إِنِّي سَأَلْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا  
أَنَا أَغْنِي هَٰلِكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ  
حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا  
صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُصَمَاءَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

قیامت کے دن کرے گا انہوں نے کہا ایسا ہو گا دنیا مت کے دن  
تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائے گا پروردگار اپنا  
پروردگار پر ڈال دے گا تاکہ دوسرے مشرکوں سے اس کی گفتگو نہ ہو  
پھر اس سے فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا تھا وہ کہے گا  
بے شک پروردگار میرے فرمائے گا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا  
تھا وہ کہے گا بیشک پروردگار غرض اسی طرح سب گناہوں کا اس  
سے اقرار کر لے گا اس کے بعد فرمائے گا میں نے تیرے گناہ  
دنیا میں چھپائے رکھے اور آج تجھ کو بخشنے دیتا ہوں اور آدم بن  
ابی ایاس نے کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا کہ ہم سے قنادی نے  
کہا ہم سے صفوان بن عمرو نے انہوں نے کہا میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

بَاب ۵۴۹ قَوْلُهُ وَكَلَّمَا  
مُوسَى تَكَلَّمَ

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُورٍ حَدَّثَنَا  
الَلَيْثُ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ  
حَدَّثَنَا حَبِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسا میں) فرمانا اللہ نے موسیٰ سے  
بول کر باتیں کیں تھیں

ہم سے یحییٰ بن مکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد  
نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا ہم سے  
حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے

ابن ابی بوقت ظاہر ہے اب کہاں گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ کا کلام ایک قدیم نفسی صفت ہے نہ اس میں آواز ہے نہ حروف ہیں فرمایا یہ قدیم صفت  
موقع وقوع کیونکہ حادث ہوتی رہتی ہے اگر کہیے اس کا تعلق حادث ہے جیسے سمع اور بصر وغیرہ ہیں تو وہاں سمع اور بصر ذات الہی کا اثر ہے اس لیے  
تعلق حادث ہو سکتا ہے یہاں تو کلام اس کی صفت ہے اس کا غیر نہیں ہے اگر اس کے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں تو پھر پیغمبروں نے اس کا کلام کیونکر سنا  
اور متواتر حدیثوں میں جو آئی ہے کہ اس نے دوسرے لوگوں سے بھی کلام کیا اور خصوصاً موسیٰ سے آخرت میں کلام کر کے گا تو یہ کلام جب اس میں آواز اور حروف  
نہیں ہیں کیونکہ جو کچھ میں آیا اور آئیں گے اس سے اس سے کہ یہ لوگ اتنے غلط تھے کہ اور اتنا علم پروردگار پروردگار سے وقت کی چال چلے اور معلوم نہیں کیا کیا  
تلاوت کرتے ہیں اس قسم کی تاویلیں درحقیقت صفت کلام کا انکار کرنا ہے پھر میرے سے یوں نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کلام میں نہیں کرتا جیسے عبد بن درہم مردود کرتا تھا ۴۳  
تھ اس مسئلے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ صفوان سے قنادی کی سماع کی تصریح ہو جائے اور انقطاع کا احتمال رفع ہو جائے جو کہ قنادی کے دلس میں  
اور پہلی سند میں صفوان ہے ۴۳ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر کیا جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کلام حقیقتہً کلام نہ تھا بلکہ معنی مجازی پر لادہ گئے معنی کسی  
فرشتے یا درخت نے موسیٰ سے کلام کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس میں بات کہنے کی قوت پیدا کر دی تھی یہ عجیب سقیما نہ خیال ہے اگر ایسا ہوتا تو پھر موسیٰ کی  
مفصلیت کیا ہوتی ہرگز بغیر موسیٰ کی طرح ہے کیونکہ ہم جس سے کلام کرتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے کلام کی قوت پیدا کر دی ہے اس آیت میں کلام اللہ  
کے بعد پھر تخلیلا فرما کر اس کی تاکید کی یعنی خود اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے بلا واسطہ میرے باتیں کیں اور اسی لیے حضرت موسیٰ کو کلام اللہ کہتے ہیں اور ان  
کو دوسرے پیغمبروں پر اسی وجہ سے افضلیت حاصل ہوئی ۱۲۲ سند ۵۴۹

ابن ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 قَالَ اخْتَبَعَ اٰدَمُ وَمُوسٰی فَقَالَ مُوسٰی  
 اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَخْرَجْتَ ذَرِیَّتَكَ مِنَ  
 الْجَنَّةِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوسٰی الَّذِیْ  
 اَصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ  
 ثُمَّ تَلَوْنِیْ عَلٰی اَمْرِیْ قَدْ قَدَّرَ عَلٰی قَبْلِ  
 اَنْ اُخْلَقَ فَحَبَّ اٰدَمُ مُوسٰی۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبِرَاهِیْمَ  
 حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
 اَنَسٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ  
 فَيَقُولُونَ لَوْ اَسْتَشْفَعْنَا اِلٰی سَابِقَا  
 فَبَرِیْجِنَا مِنْ مَّكَانِنَا هَذَا فَبِیْأَنَّ  
 اٰدَمَ فَيَقُولُونَ لَمَّا اَنْتَ اٰدَمُ الْبَشَرِ  
 خَلَقَكَ اللّٰهُ بَیْدًا وَاسْجَدَ لَكَ الْمَلَائِكَةُ  
 وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَیْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا  
 اِلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یَبْرِیْجَنَا فَيَقُولُ لَمَّا کُنْتُ  
 هُنَا لَوْ قَدْ کَرِهْتُ خَطِیْئَتَهُ الّٰتِیْ اَصَابَ۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ  
 حَدَّثَنَا سُلَیْمٌ عَنْ شَرِیْکِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ  
 اَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبْنَ مَالِکٍ یَقُولُ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ میں بحث ہوئی  
 موسیٰ نے کہا تم ہی وہ آدم ہو جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنی اولاد  
 کو بہشت سے نکالا آدم نے کہا تم ہی وہ موسیٰ ہو کہ اللہ نے تم کو  
 اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا (تم سے بلا واسطہ باتیں کیں اور  
 پھر تم مجھ کو راسا علم اور اتنی تفصیلت رکھ کر) اس کام پر ملامت  
 کرتے ہو جو میری پریشانی سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا عرض  
 آدم بحث میں، موسیٰ پر غالب آئے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے  
 انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں کو اکٹھا  
 کرے گا وہ وہاں کی تکلیف سے تنگ اگر کہیں گے ہم کسی کی سفارش  
 تو جس اپنے مالک پاس کر لیں کہ اس تکلیف سے ہم کو نجات دے  
 آخر سب مل کر آدم کے پاس جائیں گے ان سے کہیں گے آپ  
 آدم میں سارے آدمیوں کے باپ اللہ تعالیٰ نے آپ کا پندہ خاص  
 اپنے ہاتھ سے بنایا اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھلائے آپ سے  
 بطور کریم پر کون نہر بان ہوگا ہماری سفارش پر درگاہ پاس لیجئے  
 کہ اس تکلیف سے ہم کو نجات دے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں  
 اور اپنی خطایاؤں کے جو ان سے ہو گئی تھیں۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے  
 سلیمان ابن بلال نے انہوں نے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر  
 سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے

۱۔ موسیٰ اس کا کچھ جواب نہ دے سکے ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث مختصر ہے اور امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی  
 طرف اشارہ کیا جو کتاب التفسیر میں گزر چکا ہے اس میں یہ ہے حضرت آدم نے کہا تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں اللہ تم  
 نے ان سے کلام کیا ان کو تورات عنایت فرمائی اور آپ کتاب التوحید میں بھی گزرا اس میں یوں ہے موسیٰ پاس جاؤ وہ اچھے  
 بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات عنایت فرمائی اور ان سے بول کر یاقین کیا ان دونوں طریقوں میں باب کا مطلب  
 صاف ظہور ہے ۱۲ منہ ۱۵

لَيْلَةَ أُسْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْكُتَيْبَةِ إِنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفْيٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَلَا أَدْرِي أَنَّهُ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ أَخْرَجُهُمْ خُذْ وَخَيْرُهُمْ كَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَلَوِيَ هُوَ حَتَّى أَتَوْا لَيْلَةَ أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَلَيْهِ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ عَلَيْهِمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَوِيَ كَلِمَةً حَتَّى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَيْتِ زَهْرَةَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمُ جَبْرِيلُ فَشَقَّ جَبْرِيلُ مَا بَيْنَ ثَحْبِرَةٍ إِلَى لَيْتِهِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَعَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَهْرَةَ بَيْدَهُ حَتَّى انْفَى جَوْفَهُ ثُمَّ آتَى بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ ثَوْبٌ مِّنْ ذَهَبٍ مُحْشُورٍ آيْمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَاهُ صَدْرَهُ وَكَغَادِيدَ لَا يَعْزِي عُرْوَتِ خَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ

جس رات آپ کو کہے کی مسجد میں معراج ہوا اس کا قصہ یہ ہے کہ آپ پر وحی آنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے لیکن پہلا فرشتہ کہنے لگا ان تینوں میں وہ کون ہے اس میں نبی کا فرشتہ بولا جو ان تینوں میں بہترین پچھلا فرشتہ بولا جو بہترین انہی کو رہے اپنے ساتھ سارے چلو اس رات کو اتنا ہی واقعہ ہوا آنحضرت نے ان فرشتوں کو نہیں دیکھا پھر اس کے بعد ایک رات کو دوبارہ وہ فرشتے آئے بلکہ اس وقت آنحضرت کی یہ حالت تھی کہ آپ کا دل بیدار تھا آنکھیں بظاہر سو رہی تھیں کیونکہ آپ کا دل نہیں سوتا تھا اور تمام پیغمبروں کا یہی حال ہے ان کی آنکھ سو تی ہے اور دل بیدار رہتا ہے انہیں سونا خیر ان فرشتوں نے آنحضرت سے کوئی بات نہیں کی آپ کو اٹھایا اور زمزم کے کنوئیں پر سے گئے جبریل نے یہ کام اپنے ذمے لیا آپ کا پیٹ سینہ سے لے کر گلے تک چمڑا لایا اور سینے اور پیٹ کو تمام انسانی خواہشوں اور آلائشوں سے خالی کیا اور اپنے ہاتھ سے زمزم کے پانی سے دھویا آپ کا پیٹ خوب صاف پاک کیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک آئنا بیکھا تھا جو ایمان اور حکمت سے مالا مال تھا حضرت جبریل نے کیا کیا آپ کا سینہ اور حلق کی رگیں سب اس سے بھر دیں بعد اس کے سینہ سے دیا اور آپ کے لے کر پہلے نزدیک والے آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں دروازہ میں ایک دروازے پر دستک دی آسمان والے فرشتوں نے پوچھا کون

لے آپ میں تھے ایک طرف حضرت حمزہؓ دوسری طرف جعفر بن ابی طالبؓ تھے ۱۲ منہ ۱۵ منہ جس کے لیے معراج کا حکم ہوا ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ میں یہ ذکر نہیں کہ دوبارہ جو یہ فرشتے آئے تو کتنی مدت کے بعد آئے اور ظاہر یہ ہے کہ دوبارہ اس وقت آئے جب آپ پیغمبر ہو چکے تھے آپ پر وحی آنے کی وحی ۱۲ منہ اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو معراج کو خواب کی حالت میں کہتے ہیں معاذ اللہ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن جمہور اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ آپ کو معراج بیداری کی حالت میں ہوا اور نہ مشرکین جھٹلاتے کیوں اور شریک راوی نے غلطی کی جو خواب کی حالت میں اس کو بیان کیا وہ اس روایت کے ساتھ منفر دے سے منافق نے کہا شریک منفر دہنیں سے بلکہ کثیر بن غنم نے اس کی متابعت کی اس روایت کو سعید بن جبیر اموی نے کتاب المغازی میں کچھ لکھا بعضوں نے کہا آپ کو معراج دوبارہ ہوا تھا ایک بار صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بار بیداری میں اب کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ

إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ يَابَانَ  
أَبُو بَكْرٍ فَتَنَادَا أَهْلَ السَّمَاءِ مَنْ  
هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ  
قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ  
نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَاهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ  
بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُوا أَهْلَ السَّمَاءِ  
بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى  
يَعْلَمَهُ هُوَ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا  
آدَمَ فَقَالَ لِمَا جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ  
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ نَعْلَمُ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ مَدْعَاً  
مَرْحَبًا وَاهْلًا يَا بَنِي نَعْمَ الْإِبْنُ  
أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا  
بَيْنَهُمَا يَنْظُرَانِ فَقَالَ مَا هَذَا  
النَّهْمُ إِنْ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْبَيْتُ  
وَالْقَمَرَاتُ عُنْصُورُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ  
فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ بَيْنَهُمَا اخْرَجَ عَلَيْهِ  
فَضًّا مِنْ لَوْلُورٍ وَزَبْرَجِدٍ فَضَرَبَ  
يَدًا فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ قَالَ مَا هَذَا  
يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوثَرُ الَّذِي  
خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَّجَ إِلَى السَّمَاءِ  
الَّتِي نَبِيَّةٌ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلُ  
مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مِنْ هَذَا قَالَ  
جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ

جبریل نے کہا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے  
کہا محمد ہیں آسمان والوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں جبریل نے  
نے کہا ہاں انہوں نے کہا خوب اچھے آئے اپنے لوگوں میں آئے  
آسمان والے فرشتے آپ کے تشریف لانے سے خوش ہو رہے تھے بات  
یہ ہے کہ آسمان کے فرشتوں کو اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی جو ان نظام اللہ  
زمین میں کرنا چاہتا ہے جب تک اللہ ان کو خبر نہیں کرتا خیر آنحضرتؐ  
پہلے آسمان میں حضرت آدمؑ سے ملے جبریل نے بتلایا یہ تمہارے  
باپ آدمؑ ان کو سلام کرو آنحضرتؐ صلی اللہ نے ان کو سلام کیا انہوں نے  
جواب دیا اور کہا اور پیر سے بیٹے تم اپنے لوگوں میں آئے کیا اچھے  
بیٹے ہو آپ نے پہلے ہی آسمان میں روہتی ندیاں دیکھیں جبریل نے  
پوچھا یہ کون سی ندیاں ہیں انہوں نے کہا یہ نیل اور فرات ندیوں کی  
جو زمین پر ہیں، جڑیں پھر جبریل آپ کو اسی آسمان میں پھرانے  
لگے ایک اور ندی دیکھی جس پر زمرہ اور موتی کا ایک بنا ہوا تھا۔  
آنحضرتؐ نے اس ندی پر ہاتھ مارا دیکھا تو اس کی مٹی نرمی مشک ہے  
دیا خوشبودار مشک ہے آپ نے پوچھا جبریل یہ کون سی ندی ہے  
انہوں نے کہا یہ تو کوثر کی ندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے  
چھپا رکھی ہے اس کے بعد جبریل آپ کو دوسرے آسمان پر چڑھا  
گئے وہاں بھی فرشتوں سے وہی جواب سوال ہوا جو پہلے آسمان پر  
ہوا تھا انہوں نے پوچھا کون جبریل نے کہا جبریل انہوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں  
انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں  
انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے واہ وہ خوب اچھے آئے اپنے  
لوگوں میں آئے پھر جبریل آپ کو تیسرے آسمان پر چڑھائے گئے  
وہاں بھی ایسا ہی جواب سوال ہوا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر ہوا  
تاکہ چوتھے آسمان پر چڑھائے گئے وہاں بھی یہی سوال جواب ہوا

۱۷ یعنی کسی مغرب فرشتے کی معرفت جیسے حضرت جبریل کے وغیرہ کے ذریعہ سے ۱۲ منہ ۶

لَيْبِهِ قَالَ نَعُوْا قَالُوْا هَٰذَا حَبَابٌ وَّاهْلًا نَّوْ  
عَرَجَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوْا لَهُ  
مِثْلَ مَا قَالَتْ الْاُولٰٓئِ وَالثَّانِيَةُ نَوَّ  
عَرَجَ بِهِ اِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوْا لَهُ مِثْلُ  
ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ  
فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ  
السَّادِسَةِ فَقَالُوْا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ  
عَرَجَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوْا  
لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيْهَا اَنْبِيَاءُ  
قَدْ سَمَّاهُمْ فَادْعَيْتُمْ مِنْهُمْ اَرْبَعِيْنَ رِ  
ثَآئِيَةً وَّهَٰذَا وَنَ فِي الرَّابِعَةِ وَ  
اٰخَرُ فِي الْخَامِسَةِ لَوْ اَحْفَظْتُ اَسْمَاءَ اٰبَرٰهِيْمَ  
فِي السَّادِسَةِ وَمُوسٰى فِي السَّابِعَةِ  
يَتَفَضَّلُ كَلَامَ اللّٰهِ فَقَالَ مُوسٰى رَبِّ  
لَوْ اَخْلَقْتَ اَنْ يُدْرِكَ عَلَى اَحَدٍ ثُمَّ عَلَا  
بِهِ فَوْقَ ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ  
حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةٌ اُمْتَتْهُ وَذَنَ  
الْجَبَّارِ رَبَّ الْعِزَّةِ فَنَدٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ  
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَدْعٰى اللّٰهُ فَمَقَا  
اَوْحٰى اِلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً عَلَى اٰمَنَتِكَ كُلِّ  
يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوسٰى فَاَحْبَسَهُ  
مُوسٰى فَقَالَ يَا مُحَمَّدٌ مَا ذَا عَهْدِ اِلَيْكَ رَبُّكَ  
قَالَ عَهْدُ اِلَى خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ  
قَالَ اِنْ اٰمَنَتِكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَاَرْجِعْ

پھر پانچویں آسمان پر پہنچاے گئے وہاں بھی ایسا ہی سوال جواب ہوا  
پھر چھٹے آسمان پر پہنچاے گئے وہاں بھی ایسی ہی گفتگو رہی پھر ساتویں آسمان  
پر وہاں بھی ایسی ہی گفتگو ہوئی ہر آسمان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک ایک پیغمبر سے ملے آپ نے ان کے نام بیان فرمائے لیکن مجھ کو  
یوں یاد رہا کہ اور اس پیغمبر دوسرے آسمان پر ملے اور ہارون پیغمبر جوتے  
آسمان پر اور پانچویں پر کون سے پیغمبر ملے مجھ کو یاد نہیں رہا چھٹے آسمان  
پر حضرت ابراہیمؑ ملے اور ساتویں آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے  
 ملاقات ہوئی چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے (دنیا میں)  
کلام کیا تھا اس وجہ سے ان کو یہ فضیلت ملی حضرت موسیٰ نے  
آنحضرتؐ کو دیکھ کر بارگاہ الہی میں یوں معروض کیا پروردگار مجھ کو یہ گمان  
نہ تھا کہ مجھ سے بھی زیادہ کسی پیغمبر کا مرتبہ بلند ہوگا حیراس کے بعد  
حضرت جبریلؑ آنحضرتؐ کو اور اوپر لے گئے اللہ تعالیٰ ہی اس کمال  
مہلتا ہے بیان تک کہ آپ سدرۃ المنتہیؑ تک پہنچے اور پروردگار  
نیچے اتر کر آپؐ کو ایک ہو گیا آپ میں اور اس میں دو کمان برابر یا اس  
سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اس وقت پروردگار نے جو آپؐ کو وحی بھیجی اس  
میں ہر دن رات میں پچاس نمازوں کا آپ کی امت کو حکم دیا گیا۔  
آپ وہاں سے نیچے اتر کر حضرت موسیٰؑ تک پہنچے اسے حضرت موسیٰؑ  
آپؐ کو روک لیا پوچھا محمدؐ یہ تو کو پروردگار نے تم کو کیا حکم دیا آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن میں پچاس نمازیں پڑھنے کا یہ سن کر  
حضرت موسیٰؑ نے کہا واہ واہ تمہاری امت بھلا کہیں پچاس نمازیں  
پڑھ سکے گی پھر پروردگار پاس لوٹ ہوا اس سے تخفیف کراؤ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰؑ کی رائے سن کر حضرت  
جبریلؑ کی طرف دیکھا آپ ان کی صلاح چاہتے تھے انہوں نے  
کہا ہاں راجح بہتر ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو لوٹ کر بائیں آنحضرتؐ



فَلْيَخَفَ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَالتَفَتُ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَبْرِئِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ  
 فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جَبْرِئِيلُ أَنْ تَعْمُرَ  
 شَيْئًا فَعَلَّابَةً إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانُهُ  
 يَا رَبِّ خَفِيفٌ عَنَّا فَإِنْ أُمِّتِي لَا تَسْتَطِيعُ  
 هَذَا فَوَضَعَ عِنْدَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ تَوَرَّجَعَ  
 إِلَى مَرْسِي فَأَخْتَبَسَهُ فَلَمَّا نَزَلَ يُرِيدُ مَرْسِي  
 إِلَى رَبِّهِ حَتَّى مَارَتْ إِلَى خَمْسٍ صَلَوَاتٍ  
 تَوَرَّجَعَ خَمْسَةَ مَوْسَى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَا  
 مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي  
 عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا أَفْضَعُوا فَنَزَلُوا  
 فَأَمَّنَكَ أَضْعَفُ أَجْسَادُ أَذْهَبُوا وَأَبْدَانَا  
 دَابَّاهَا دَعَا أَسْمَاءُ فَارْجِعْ فَلْيَخَفْ عَنْكَ  
 رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفَتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِلَى جَبْرِئِيلَ لِيَشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكِلُ ذَلِكَ  
 جَبْرِئِيلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ  
 أُمِّتِي ضَعِيفَةٌ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ  
 فَخَفَّفَ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ مُحَمَّدٌ قَالَ لِيَبْكُ وَتَسْعَدُكَ  
 قَالَ إِنَّهُ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلَ لَدُنِّي كَمَا قَضَيْتُ  
 عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرٍ  
 امْتَا لَهَا فَنَهَى خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسُ  
 عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى مَوْسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ  
 فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ امْتَا لَهَا  
 قَالَ مَوْسَى قَدْ وَاللَّهِ سَأَلْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

جبریل علیہ السلام کو اور پڑھا ہے کہ اور آپ نے اسی مقام پر کمرے سے نکل کر  
 یہ معروضہ کیا پروردگار ہم لوگوں پر کچھ تخفیف کر دے میری امت سے  
 پچاس نمازیں ہر روز نہیں ہو سکیں گی اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں  
 تخفیف کر دیں (چالیس رہ گئیں) پھر آنحضرت حضرت موسیٰ پاسبان  
 کر آئے انہوں نے آپ کو روک لیا اسی طرح برابر تخفیف کے لیے  
 بار بار آپ کو پروردگار پاس لواتے رہے آخر پچاس کی پانچ نمازیں  
 رہ گئیں حضرت موسیٰ نے جب بھی آنحضرت کو روکا کہنے لگے محمد میں سے  
 بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھونا چاہیں (صرف دو  
 نمازیں صبح اور شام کی) لیکن یہ بھی ان سے نہ ہو سکیں انہوں نے  
 چھوڑ دیں اور تمہاری امت نبوی اسرائیل سے بھی جسی کمزوری اور دلی  
 ناتوانی اور بدنی ناپاقتی اور بینائی اور شنوائی کا نصف رکھتی ہے سہ  
 جہاں پھر اپنے پروردگار پاس لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار جبریل کی صلاح لینے کے لیے ان کی طرف  
 دیکھتے اور جبریل اس بات کو ناپسند کرتے آخر پانچویں بار وہ پھر آنحضرت  
 کو لے گئے آپ نے عرض کیا پروردگار میری امت کے جسم اور دل اور کان اور  
 اور بدن سب ضعیف اور ناتوان ہیں ان پر تخفیف کر ارشاد ہوا۔

محمد آپ نے عرض کیا حاضر محفل تیری خدمت کے لیے مستعد ہوں  
 فرمایا میری بات نہیں بدلتی لوح محفوظ میں تجھ پر پچاس نمازیں فرض  
 کی گئی تھیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پانچ نمازوں کی  
 جو تیری امت پر فرض ہوئیں وہی پچاس نمازیں ہوئیں جیسے لوح  
 محفوظ میں لکھی گئی تھیں یہ سن کر آنحضرت لوٹے حضرت موسیٰ پاسبان  
 آئے انہوں نے پوچھا کیوں تم نے کیا کیا اپنے فرمایا پروردگار نے  
 ہم پر سب تخفیف فرمائی ہر نیکی کے بدل دس نیکیوں کا ثواب عطا فرمایا  
 حضرت موسیٰ کہنے لگے رقم جان میں نے تو خدا کی قسم بنی اسرائیل سے

لے جہاں پہلے کمرے ہوئے تھے اور اللہ نے آپ پر وہی بھیجی تھی سہ اس سے پانچ نمازیں ہر روز کیجیے بخبر سکیں گی ۱۲۷

عَلَىٰ آدْنِي مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ اسْرَجَعْ إِلَىٰ رَبِّكَ  
فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ اَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَىٰ قَدْ وَابِلَتْ عَنَّا  
اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ اِلَيْهِ  
قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقِظْ وَ  
هُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ -

باب ۵۵۵ کلام الرب مع اهل الجنة  
۱۱۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ رَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ  
بْنِ اسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا  
أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَيْسَ بِكَ رَبَّنَا وَ  
سَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ  
تَرْضَيْنَهُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَاهُ يَا رَبَّ  
قَدْ أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ

پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھوانا چاہیں تو ان سے نہ ہو سکا انہوں نے  
چھوڑ دیں دیکھو دعائی اچھڑاوا اور پروردگار سے اور تخفیف کرو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوئی مذکی قسم اب تو مجھے  
شرم آتی ہے میں کہی ہمارے پروردگار پاس باجکا اس وقت  
جبریل نے کہا اب اللہ کا نام لے کر زمین پر اترو اس کے بعد  
آنحضرت مسجد حرام ہی میں تھے جاگ اٹھے

باب اللہ تعالیٰ کا بہشتیوں سے باتیں کرنا  
ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ  
بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے زید بن اسلم سے انہوں  
نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے  
گا بہشتیو وہ عرض کریں گے حاضر تیری خدمت کے لیے  
مستعد ساری بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں سے فرمائے  
گا اب تم خوش ہوئے وہ عرض کریں گے بھلا اب بھی خوش نہ ہوں  
گے تو نے ہم کو وہ عنایت فرمایا جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا  
اس وقت فرمائے گا اب میں تم کو وہ نعمت دیتا ہوں جو

لے جاگ اٹھے کا مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے بعد ان کو اپنی جگہ سو گئے ہوں گے یا جاگ اٹھے سے یہ مراد ہے کہ وہ حالت  
معراج کی جاتی رہی اور پھر حالت بشریت میں آ گئے ہر حال محدثین نے شریک کی اس روایت پر بحث طعن کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی دقتیں  
منکر ہوئی ہیں اسی شریک نے یہ بیان کیا ہے کہ معراج سوئے میں ہوا باقی سب روایتوں میں بیداری میں مذکور ہے حافظ نے کہا شریک نے  
اس روایت میں دس جگہ دوسرے سے نقل زائدوں کا خلاصہ کیا ہے ایک تو بغیروں کے مقاموں میں دوسرے اس میں معراج نبوت سے پہلے ہوا ہے  
یہ کہ معراج خواب میں ہوا جو ہے یہ کہ مدبرۃ الممتنی ساتوں آسمانوں کے اوپر سے ملائکہ وہ ساتوں یا چٹے کسان میں ہے یا نجوی یہ کہ نیل اور فرات کا  
منبع پہلے آسمان میں ہے ملائکہ وہ ساتوں آسمان میں چٹے معراج کے وقت شوق صدر ہونا ساتوں نہ کوثر کا پہلے آسمان پر ہونا ملائکہ وہ بہشت میں  
انجوی وہی قدسی سے اللہ تعالیٰ کا نزدیک آنا مراد ہے ملائکہ یہ جبریل کے باب میں ہے نجوی یہ کہ یا نجوی بار کے بعد اپنے ٹوٹا موقوف کر دیا  
ملائکہ دوسری روایتوں میں تو بار ٹوٹا مذکور ہے دوسری پانچ نمازوں کا حکم ہونے کے بعد پھر ٹوٹا دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ آب پانی  
کے بعد نہیں ٹوٹے اور فرمایا مجھ کو شرم آتی ہے ۱۲ منہ ملے بھٹی لوگ تو بہشت میں عرض کریں گے مگر میں دنیا ہی میں جب اپنی حالت میں  
غور کرتا ہوں تو بے اختیار دل سے یہ نکلتا ہے یا اللہ تو نے مجھ کو وہ وہ نعمتیں عطا فرمائیں جو اس ملک میں تو کسی کو مجھو غنہ نہیں دے گے یعنی حسن  
جمال صحت و عافیت قوت جہانی اولاد علم دین شرافت و نسب حدیث ذہن جفاشی خوش نویسی زود نویسی دنیاوی علوم و فنون مقبولیت و تقاضا  
تواہد و فناء اور تو نگری شہرت اور ناموری ۱۲ منہ

أَلَا أُعْطِيكَوْا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ  
يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ  
فَيَقُولُ أَجَلَ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا  
أَسْخَطَ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ  
حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَحْدِثُ وَعِنْدَهُ  
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّمْعِ فَقَالَ لَهُ  
أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي  
أُحِبُّ أَنْ أُرَدَعَ فَأَسْرَعَ وَبَدَأَ فَنَبَّأَ دَسَا  
الطَّرَافَ نَبَاتَهُ وَأَسْتَوَاؤُهُ وَاسْتَحْصَا شَرَاهُ  
وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ  
اللَّهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ  
لَا يَشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجِدُ هَذَا إِلَّا قَرَشِيًّا  
أَوْ أَنْصَارِيًّا فَاسْتَأْذَنُوا أَصْحَابَ زَمْعٍ  
فَمَا تَكُونُ فَلَكَسْنَا بِأَصْحَابِ زَمْعٍ  
فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان حب نعمتوں سے افضل سے وہ عرض کریں گے پروردگار ان  
ابہشت کی نعمتوں سے افضل کوئی نعمت ہوگی فرمائے گا وہ نعمت  
میری رضامندی ہے اب میں تم پر اپنی رضامندی اتارنا ہوں اس کے بعد  
میں کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے فلیح بن سلیمان نے  
کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے کہنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے اصحاب سے  
باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی شخص نام نامعلوم  
بھی بیٹھا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا ایک ہشتی شخص نے اپنے مالک سے  
یہ درخواست کی پروردگار تو اجازت دے تو میں ربشت میں لکھیتی کروں  
پروردگار نے فرمایا ارے (تجھ کو لکھیتی کی کیا ضرورت ہے ابشت میں تو مجھے  
جو تو چاہے وہ موجود ہے اس نے عرض کیا بیشک مگر میرا دل لکھیتی کرنا چاہتا  
ہے خیر اس نے جلدی سے لکھیتی کا سامان کیا زمین تیار کی اور بیج  
ڈالا ایک پلک مارتے ہیں مولے اگ آئے بڑھ گئے سیدھے ہو  
گئے کٹنے کے لائق ہو گئے اناج کا ڈھیر بھی گھریاں میں پہاڑوں کی  
طرح لگ گیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ارے آدم زادے  
اب لکھیتی بھی لے آدمی کا پیٹ کسی طرح نہیں بھرنا یعنی اس کی ہوس  
نہیں بجھتی، یہ سن کر وہ دیہاتی شخص کھٹے لگایا رسول اللہ یہ شخص جس  
نے لکھیتی کی درخواست کی قریش قبیلے کا ہو گا یا انصار میں کا بھی لوگ  
ذراعت پیشہ ہیں باقی ہم لوگ ذراعت پیشہ نہیں ہیں بلکہ سپاہی  
پیشہ ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے

۱۔ اس پر سب نعمتیں تصدیق میں غلام کے لیے اس سے بڑھ کر خوش کسی چیز میں نہیں ہوتی جتنی اس میں ہوتی ہے کہ اس کا مالک اس سے راضی ہو  
اسی لیے قرآن میں درمیری نعمتوں کے بعد فرمایا حدیث من اللہ اکبر مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہ فرمایا کرتے تھے ہم کو تو نہ حور کی ہوس ہے  
نہ قصور کی ہمارے پاس حور ان بہشتی بھی آئیں گی تو ہم ان سے یہ کہیں گے بی بیو ذرا قرآن تو سنو ہم تو اپنے مالک کا کلام پڑھتے ہیں سب چیزوں سے  
زیادہ لذت آتی ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتا اور سماع سے محتر زربہتے دوسرے صوفیوں نے اس کا صلیب پوچھا انہوں نے کہا غنا  
اور سماع میں مجھ کو لذت ہی نہیں آتی قرآن شریف کی تلاوت میں مجھ کو عید لذت آتی ہے ۱۳ منہ ۱۴ یعنی بددی جن کو اصحاب القبال کہتے ہیں ۱۴ منہ ۱۵





وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ كَمَا تَقْدِرُ رَأْفًا  
قَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلَ الْمَلَائِكَةُ  
إِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَدَا بِلِسَالِ  
الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمُ الْمُبْلَغِينَ  
الْمُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ وَإِنَّمَا لَهُ  
لِحِفْظِهَا عِنْدَنَا وَالَّذِي جَاءَ  
بِالصِّدْقِ الْقَدَرُ وَصَدَقَ بِهِ  
الْمُؤْمِنُونَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا  
الَّذِي آتَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الدَّنِيبِ  
أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ  
بِنْدًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنْ ذَلِكَ  
لِعَظِيمٍ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ ثُمَّ أَنْ  
تَقْتُلَ وَلَكَ تَخَاتُ أَنْ يَطْعَمَ  
مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَارِيَ  
بِحِلْيَةٍ جَارِدٍ

(سورہ فرقان میں) فرمایا اسی پروردگار نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر ایک انداز سے  
اُس کو درست کیا اور مجاہد نے کہا (سورہ حجر میں جو ہے) تنزل الملائکۃ  
الابالہی اس کا معنی کہ فرشتے اللہ کا پیغام اور اُس کا عذاب لے کر اترتے  
ہیں اور (سورہ احزاب میں) جو فرمایا سچوں سے اُن کی سچائی کا حال  
پر سچے یعنی پیغمبروں سے جو اللہ کا حکم پہنچاتے ہیں اور (سورہ حجر میں)  
فرمایا ہم قرآن کے نگہبان ہیں (مجاہد نے کہا) یعنی اپنے پاس اُس  
کو فریابی نے وصل کیا اور (سورہ زمر میں) فرمایا اور جو شخص سچی  
بات لے کر آیا یعنی قرآن اور جس نے اُس کو سچا جانا یعنی مومن جو  
قیامت کے دن پروردگار معرض کرے گا تو نے مجھ کو یہی قرآن دیا تھا  
میں نے اُس پر عمل کیا ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریہ بن عبد الحمید  
نے انہوں نے منصور بن معمر سے انہوں نے ابو داؤد شعیب بن مسلمہ سے  
انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک سب سے  
بڑا گناہ کون سا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تو اللہ کا برابر والا کسی اور  
کو ٹھہرائے حالانکہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا میں نے کہا خیر یہ تو بڑا گناہ  
ہو اب اس سے اتر کر کون سا بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اپنی اولاد  
کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ وہ کھانے پینے میں تیرے ساتھ شریک  
ہوں گے میں نے کہا پھر اُس سے اتر کر کون سا بڑا گناہ ہے  
آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جو رو سے زنا کرنا ہے

لے اس میں نہ ہوا اس کے افعال سب آگئے ۱۲ منسلک اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منسلک یہ بھی ایک قرات ہے مشہور قرات یوں ہے ما نزل الملائکۃ ۱۲ منسلک  
اُن کا ترا اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے ۱۲ منسلک معلوم ہوا کب بندے کا کام ہے جب تو پیغمبروں کو سچا فرمایا ۱۲ منسلک اس کو طبری نے مجاہد سے نقل کیا تو تصدیق کو بند  
کی طرف منسوب کیا معلوم ہوا بندے کو بھی دخل ہے ورنہ اُس کو سزا جزا کیوں ملتی اور حمید اور جبرہ کا رد ہوا جو بندے کو مجبور محض جانتے ہیں انہوں نے یہ غرض نہیں  
کیا کہ ہمارے افعال یعنی اضطراری ہیں جیسے رخصت کی حرکت بعضے اختیار ہی جیسے اپنی خواہش سے کوئی عضو ہلانا اگر بندہ بالکل مجبور محض ہو تو دونوں طرح کے  
افعال یکساں نہ ہوتے ۱۲ منسلک امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ قدر یہ اور مستزاد جو بندے کو اپنے افعال کا خالق کہے ہیں وہ گویا اللہ کا  
برابر والا بندے کو بناتے ہیں تو ان کا اعتقاد بہت بڑا گناہ ہوا معاذ اللہ ۱۲ منسلک







لَمْ يُشَبَّ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ  
الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَعَيَّرُوا  
فَكُتِبُوا بِأَيْدِيهِمْ قَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
لَيْسَتْ رُؤُوسُ بَدَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا وَلَا يَنْهَاهَاكُمْ  
مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا  
وَاللَّهِ مَا سَأَلْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ  
عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

بَاب ۵۶۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَحْدِثْ  
بِهِ لِسَانَكَ وَفِعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا  
ذَكَرَنِي وَتَحَوَّكْتُ فِي شَفَعَاتِهِ

۱۱۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ  
لَتَعَالَى لَا تَحْدِثْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنْ

بدل ڈالادہ کیا کرتے ہاتھ سے ایک کتاب (مضمون بدل بدل کر)  
لکھتے اور کہتے یہ بعینہ وہی کتاب ہے جو اللہ کے پاس سے اتری  
(اسی کے مطابق ہے) ان کی غرض دنیا کا تھوڑا سا مول کمانا ہوتا تھا  
کو جو خدا نے قرآن حدیث کا علم دیا ہے کیا وہ تم کو اس سے منع نہیں  
کرتا کہ تم دین کی باتیں اہل کتاب سے پوچھو قسم خدا کی عجیب حال ہے  
ہم نے ایک یہودی یا نصرانی کو مسلمانوں سے قرآن کی باتیں پوچھتے  
نہیں دیکھا یہ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مزمل میں) فرمانا اسے پیغمبر (وحی  
اترے وقت) اپنی زبان نہ بھایا کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (اس  
آیت کے اترنے سے پہلے) وحی اترتے وقت ایسا کرنا اور ابو ہریرہؓ  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے  
میں اپنے بندے کے اس وقت تک ساتھ ہوں جب تک وہ میری  
یاد کرتا رہے اپنے ہونٹ (میری یاد میں) بھاتا رہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو حواری نے انہوں  
نے موسیٰ بن ابی عالیثہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے  
ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ مزمل میں) فرمایا لا تحزک بہ  
لسانک تو ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا  
اترنا ایک سخت بار ہوتا تھا آپ اپنے دونوں ہونٹ بھاتے رہتے تھے

۱۱۸۱ - حدیث میں ہے کہ تم ان سے پوچھتے ہو حالانکہ اگر وہ تم سے پوچھتے تو ایک بات تھی کہ تم تمہاری کتاب محفوظ اور نہی ہے - ۱۲ - منہ - ۱۱۸۱  
امام احمد اور امام بخاری نے خلق افعال العباد میں اس کو وصل کیا ۱۱۸۱ - اس حدیث سے علماء ظاہر کی تائید ہوتی ہے کہ ذکر وہی معتبر ہے جو زبان سے  
کیا جائے اور جب تک زبان نہ ملی حرف دل سے یاد کرنا اقبلہ کے لائق نہیں ہے اس کو ذکر نہیں کہنے کے جزوی نے حصص حصین میں بھی ایسا ہی لکھا ہے -  
لیکن حضرات صوفیہ نے ذکر قلبی پر بہت زور دیا ہے یہی کتا ہوں بہتر ہے کہ زبان سے آہستہ آہستہ ذکر کیا جائے بخیر و قلب سب سے افضل ہے اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا وَاذْكُرْ فِي نَفْسِكَ تَفَرُّدًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ اور ذکر جہری جو بعض صوفیہ نے ابتدائی حالات میں تجویز کیا ہے وہ بہتر نہیں ہے خلاف سنت ہے  
اور ایک حدیث میں اس کی مخالفت وارد ہے البیہقن ذکر کا جو اذنی ثابت ہے جیسے اذان وغیرہ ان میں جہر کرنا منع نہیں اور اگلی درویشوں کے اتباع پر  
پیغمبر صاحب کی سنت کا اتباع مقدم ہے بخاری میں یا حبشی یا سہروردی یا قشندی سب اسی بارگاہ کے غلام اور اسی باغ کے ایک ادنیٰ  
خوش چین ہیں ۱۱۸۱ - رحمہ اللہ تعالیٰ ۛ

التَّزْوِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفْقِيهِ  
فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَحَرَّكُمْ مَا لَكَ كَمَا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَحَرُّكُهُمَا  
كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ  
شَفْقِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا وَجَلَّ لَا تُحَرِّكَ  
بِهِ لِسَانَكَ لَتُعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْكَ  
جَمْعَهُ وَقِرَانَهُ قَالَ جَمْعُهُ فُضِّلَ  
ثُمَّ تَقَرُّوهُ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَأَتَيْتُمْ  
قُرَّاءَهُ قَارَأَ فَأَسْمَعُ لَهُ وَأَنْصِتُ  
ثُمَّ إِنَّ عَلَيْكَ أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جَبْرِيلُ قَرَأَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ-

(حضرت جبریل کے ساتھ ہی ساتھ پڑھتے جاتے تھے ایسا نہ ہو  
بھول جائیں) ابن عباسؓ نے سعید سے کہا میں اپنے ہونٹ ہلا کر  
تم کو یہ بتاتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہونٹ ہلاتے  
تھے اور سعید نے موسیٰ سے کہا میں تم کو ہونٹ ہلا کر بتاتا ہوں  
جس طرح ابن عباسؓ نے ہونٹ ہلا کر محمد کو بتلائے تھے پھر سعید  
نے اپنے ہونٹ ہلائے ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت ایسا ہی کرتے تھے  
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لا تحرک بہ لسانک  
لتعمل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یعنی تمہاری سینے میں قرآن کا جادینا  
اور اُس کو پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم (جبریلؑ) کا زبان  
پر اُس کو پڑھ چکیں اُس وقت تم اُس کے پڑھنے کی پیروی کرو  
مطلب یہ ہے کہ جبریلؑ کے پڑھتے وقت کمان لگا کر سنتے رہو  
اور خاموش رہو یہ ہمارا ذمہ ہے ہم تم سے دیا ہی پڑھو ادیں  
گئے ابن عباسؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت  
کیا کرتے جب حضرت جبریلؑ آتے (قرآن سناتے) تو آپ  
کمان لگا کر سنتے رہتے جبریلؑ جب چلے جاتے تو آپ  
لوگوں سے اُسی طرح پڑھ کر سنا دیتے جیسے جبریلؑ نے آپ کو پڑھا کر سنا دیا تھا

یعنی اس طرح پڑھو جس طرح جبریلؑ کا زبان پر تم نے پڑھ کر تم کو سنایا اسلئے یہ حدیث پہلے پارے شریعت کتاب میں گزر چکی ہے۔ یہاں امام بخاری  
اس کو اس لیے لائے کہ قرآن کی قرأت اسی وقت صحیح اور درست ہوگی جب زبان سے اُس کو پڑھے اگر مرنے دل میں تصور کرے تو وہ  
قرأت نہیں کہلائے گی۔ تلاوت کا ثواب اس میں ملے گا۔ بعضوں نے کہا امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ اُس شخص کا رد کریں جو قرآن کی قرأت  
یعنی ان الفاظ کو جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں۔ غیر مخلوق کہتا ہے کیونکہ یہ الفاظ چاہتے ہیں افعال سب مخلوق خداوندی ہیں تو قرأت حادث  
اور مخلوق ہے۔ اور مقدور یعنی قرآن غیر مخلوق ہے۔ اور اللہ کا کلام ہے۔ میں کہتا ہوں۔ امام بخاری کا یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ وہ لفظ جو  
ہماری زبان سے نکلتے ہیں۔ اسی طرح وہ نقش قرآن کے جو ہم اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں۔ حادث اور مخلوق ہیں۔ اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے مگر جس زبان  
میں یہ بات امام بخاری نے کہی تھی اس وقت جمیعہ اور معتزلہ کا بڑا زور تھا جو قرآن کو مخلوق کہتے تھے اور اہل حدیث ان کا دھڑا دھڑا کر رہے تھے  
چنانچہ پڑھے رد کرنے والے ان کے امام احمد بن حنبل تھے۔ اس لیے اس وقت اماموں نے یہ کہنا بھی بڑا جانا کہ قرآن کے لفظ جو ہم اپنی زبان سے  
نکالتے ہیں۔ وہ مخلوق ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ رفتہ رفتہ کوئی قرآن کو مخلوق کہنے لگے۔ امام احمد نے ایسا کہنے والوں کو بھی برا کہا۔ اور فرمایا یہ لفظی کم ہمت  
جمعیہ سے بدتر ہے۔ اور محدثین کی ذہنی جو بڑے محدث اور امام بخاری کے شیخ تھے۔ اس کلام پر امام بخاری کو مطلع کیا کہ بدیہی ہیں۔ جو لفظ اللہ  
کو مخلوق کہتے ہیں۔ محدثین کی ذہنی کو ناقص کا دھوکا ہو گیا۔ اور امام بخاری کو یہ سبب انہوں نے بدنام اور ملعون کیا یہاں تک کہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَاب ۵۶۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاسْمُ قَوْلِكُمْ أَوْاجْهَرُ وَإِنَّهُ عَلَيْكُمْ بِذَاتِ الْقَصْدِ وَدِرَاكٍ يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ يَنْخَافُونَ يَتَسَاءَرُونَ۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوهَا قَالَ تَزَكَّيْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ مَفْعُصًا بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ أَيْ بِقُرْآنِكُمْ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تَخَافُوهَا عَنْ أَصْحَابِكُمْ فَلَا تَسْمَعُ مِنْهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

بَاب ۵۶۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (سورہ ملک میں) یوں فرمائے تم آہستہ بات کرو۔ یا پکار کر (دونوں وہ سنتا ہے) وہ تو دونوں تک کا خیال جانتا ہے کیا وہ ان چیزوں کو نہیں جانتا جو اس نے پیدا کیں (جو قرآن میں آیا ہے۔ اس کا معنی چپکے باتیں کرتے ہیں)

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن البشیر سے کہا کہ ابو البشیر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے یہ جو اللہ تعالیٰ نے (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمایا اپنی نمازیں نہ چلا کر زور سے قرائت کرنے بالکل آہستہ یہ اس وقت انرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مشرکوں کے ڈر سے) مکہ میں چھپے رہتے۔ جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے (مشرک کم ہمت) اس کو سن کر قرآن کو اور قرآن کے اتارنے والے (جبریل) اور لانے والے (نحزرت محمد) سب کو برا کہتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ کو یہ حکم دیا کہ نمازیں قرآن انا پکار کر بھی نہ پڑھ کہ مشرکوں تک اس کی آواز نہ پہنچے۔ وہ قرآن کو برا کہیں۔ نہ اتنا آہستہ پڑھ کہ تیرے اصحاب بھی (جو مقتدی ہوں) نہ سہیں۔ بلکہ بیچ میں ایک رستہ اختیار کر لے۔

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

بقیہ ماثیہ صفحہ سابقہ امام بخاری کو ہمارے نکلنے پڑا اور لوگوں نے ان پر طبع کیا حالانکہ امام بخاری کا یہ مطلب نہ تھا کہ قرآن شریف کے الفاظ مخلوق ہیں۔ معاذ اللہ قرآن شریف کے الفاظ اور معنی دونوں غیر مخلوق ہیں۔ اور اللہ کا کلام ہیں۔ بلکہ بخاری کا مطلب تھا کہ وہ الفاظ جو ہماری زبان سے سنتے ہیں۔ وہ تو ہمارا ایک نقل ہیں۔ بندوں کے افعال خود بندوں کی طرح سب مخلوق الہی ہیں۔ ان کے مخلوق ہونے میں کیا شک ہے امام بخاری نے اس تقریر کے لیے اور اپنے اور بعض رفق کرنے کے لیے ایک خاص رسالہ اس باب میں لکھا جس کا نام ہے خلق افعال العباد حقیقہ کے نزدیک الفاظ قرآن کلام الہی نہیں ہیں بلکہ معنوں قرآن کلام الہی ہے۔ اور تقدیم ہے۔ اس صورت میں قرآن کا ترجمہ کہلائے گا۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے۔ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ قُرْآنًا غَیْبًا أَوْ بِلُغَةٍ غَیْبَةٍ لَقُلْنَا بِالْعَرَبِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ۔ انہوں نے قرآن کو بھی راوی نے انجیل کہا۔ میں کہتا ہوں یہ دونوں استدلال فاسد ہیں اور یہاں تفصیل کا موقع نہیں ہے۔ ۱۲۰۰ حواشی صفحہ ہمارے ہماری زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں۔ وہ اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے وہ ان کو بخوبی جانتا ہے منہ

قَالَتْ تَزَكَّتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَلَا يَجْهَرُ  
بَصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافَتْ بِهَا فِي  
الدُّعَاءِ۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدِيحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْسَ مَخَافَتِي لِمَنْ يَتَخَفَتُ يَا لِقُرَّانِ وَرَأَدَ  
عَبْدُهُ يَجْهَرُ بِهِ۔

بَاب ۵۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَلَّ أَمَانَةُ اللَّهِ الْقُرْآنَ قُلُوبُهُمْ  
بِهِ أَنَا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَسَجُلٌ يَقُولُ  
لَوْ أَوْتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا أَفَعَلْتُ كَمَا  
يَفْعَلُ قَبْلِي اللَّهُ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ

انہوں نے کہا یہ آیت (سورۃ نبی اسرائیل کی) ولا تجهر لصلواتک ولا تخافت  
بہا دعا کے باب میں اتاری ہے۔ (یعنی دعا نہ بہت چلا کر  
مانگے نہ بہت آہستہ)

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عاصم  
نے خبر دی کہ ہم کو ابن جریج نے کہا ہم کو ابن شہاب نے انہوں  
نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ  
پڑھے۔ وہ ہم مسلمانوں کے طریق پر نہیں ہے۔ ہم ابو ہریرہؓ کے سوا  
دوسرے لوگوں نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کہا ہے یعنی اس کو پکار کر پڑھتے  
بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک وہ شخص جس  
کو اللہ نے قرآن دیا ہے۔ وہ اس کو رات اور دن ہر وقت پڑھا  
کرتا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے۔ اگر میں بھی وہی دیا جاتا جو یہ دیا  
گیا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے۔ یعنی رات دن پڑھتا  
رہتا تو قرآن پڑھتے رہتا اس کا فعل ہو گا اور بندوں نے

لہ بعضوں نے من تم یغنی بقراۃ کے یہ معنی کیا ہے۔ جس کو قرآن سے غنا اور تو نگری نہ پیدا ہو۔ وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے مطلب یہ ہے  
کہ قرآن اور حدیث جب مل جائے۔ اب کسی کتاب کی حاجت نہیں سب سے یہ پرواہ ہو جائے۔ یا قرآن جس کو حاصل ہو وہ دنیا داروں سے بے پرواہ  
ہے۔ ان کی خوشامد نہ کرے۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے اس کو بڑی دولت دی ہے۔ ایک صاحب نے مجھ سے یہ کہا کہ جو تم نے تفسیر حمیدی لکھی ہے۔ اس کا ایک  
نسخہ بادشاہ وقت کو بھی دو میں نے کہا تفسیر حمیدی اس شہنشاہ عالی جاہ کے فرمان کی شرح ہے جس کے تمام بادشاہ وقت ایک ادنی غلام  
ہیں میں کیوں دوں کیا میں ان کا محتاج ہوں۔ ان کو سوا بآخر میں ہو تو وہ مشکوٰۃ دیکھیں۔ اگر نہیں مشکوٰۃ تونہ مشکوٰۃ میں حق تعالیٰ نے مجھ  
کو اتنا غنی اور بے پرواہ کر دیا ہے کہ مجھ کو کسی دنیا دار رئیس یا نواب یا بادشاہ کی امداد کی ضرورت نہیں ایک صاحب ترجمہ قرآن یا ترجمہ صحیح بخاری  
مطبوعہ دیکھ کر عیش عیش کرنے لگے۔ واہ کیا عمدہ ترجمہ ہے۔ اور طبع بھی کیسا عمدہ ہے۔ کہنے لگے اگر آپ درخواست کرو تو حکومت سے آپ  
کو مدد بھی ملے گی۔ میں نے کہا حکومت اپنی مدد اپنے پاس ہی رکھ چھوڑے حکومت کو بہت سے اخراجات درمیش ہیں۔ میں حکومت کی مدد کا محتاج نہیں  
مجھے عامہ مسلمین کی مدد کافی ہے۔ آپ میں کسی خیال میں یہ کتاب دو بارہ سو بارہ پھر چھپا چاہتی ہیں الحمد للہ الامام عابدہ ۱۲۰ھ اگلی  
حدیث اور اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ قرآن کے الفاظ جو ہم زبان سے نکالتے ہیں۔ وہ ہمارے افعال ہیں۔ اور ہمارے افعال مخلوق ہیں  
اور دلیل اس کی یہ ہے۔ کہ ان الفاظ کی قرأت کو سر اور جگر سے موصوف کرتے ہیں اسی طرح نعتی سے اور اس سے اس کا مخلوق ہونا نکلتا ہے۔ ابن  
مبیر نے کہا بے شک امام بخاری کا یہ کہنا اعتقاد صحیح ہے لیکن سلف نے قرآن کے الفاظ کی نسبت جو ہماری زبان سے نکلتے ہیں یہ کہنا درست نہیں رکھا کہ  
مخلوق میں ایسا نہ ہو آدمی بدعتوں میں شریک ہو جائے جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں۔ اور امام بخاری سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا جو مجھ سے بول نقل کرتا ہے۔ باقی صفحہ آخر پر

هُوَ فَعَلَهُ فَقَالَ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ  
وَأَلْوَانِكُمْ وَقَالَ جَلِّ ذِكْرَهُ وَافْعَلُوا  
الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جُوَيْرٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَحْسَدُوا لَآلِ فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ  
إِنَاءَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءُ  
الَّيْلِ وَآتَاءُ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ  
أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ  
كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ إِنَاءَهُ اللَّهُ مَالًا  
فَهُوَ يُقْفِئُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ  
أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ  
مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ إِنَاءَهُ اللَّهُ  
الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءُ اللَّيْلِ وَآتَاءُ  
النَّهَارِ وَرَجُلٌ إِنَاءَهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ

سب فعل مخلوق میں اور اللہ تعالیٰ نے (سودہ روم میں) فرمایا اس  
کی قدرت کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کو پیدا کرتا ہے اور  
تمہاری زبانوں اور رنگوں کا علیحدہ علیحدہ ہونا اور (سودہ حج میں)  
فرمایا اور نیکی کرتے رہو تاکہ تم مرا دو کو پہنچو۔

ہم اسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں  
نے ائمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشتہ نہ ہونا چاہیے مگر  
دو شخصوں پر ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ نے قرآن دیا ہے۔ وہ  
اس کو رات اور دن کے اوقاف میں پڑھا کرتا ہے۔ اب دوسرا  
شخص رشتہ کرنے والا یوں کہے اگر مجھ کو بھی وہ (یعنی قرآن) دیا جاتا  
جیسے اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی ایسا ہی کرتا۔ دوسرے وہ شخص جس  
کو اللہ نے (دنیا کا مال و دولت) دیا ہے۔ وہ اس کو حاجی کاموں میں خرچ  
کرتا ہے۔ اب دوسرا شخص یوں کہے اگر مجھ کو بھی وہ مال و دولت دیا جاتا  
جو اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اس میں بھی کرتا (اسی طرح نیک کاموں میں  
خرچتا تو اس میں کو اس میں کوئی قناعت نہیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے کہ زہری نے سالم سے روایت کی انہوں نے اپنے والد اسم انہوں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رشتہ نہ ہونا چاہیے  
مگر دو آدمیوں دو آدمیوں ایک تو اس پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا  
سے۔ وہ رات دن کے اوقات میں اس کو نمازیں کھڑے ہو کر پڑھا کرتا  
ہے دوسرے وہ شخص جس کو اللہ نے روپیہ پیسہ دیا ہے وہ رات

بعینہ حاشیہ صفحہ سابقہ کریں نے کہا فعلی بالقرآن مخلوق وہ چھوٹا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے صرف یوں کہا تھا کہ ہمارے افعال مخلوق  
میں۔ ۱۲ منہ سے اس باب کو اگر بھی امام بخاری نے وہی ثابت کیا کہ بندوں کی قرأت ان کا ایک فعل ہے۔ اور بندوں کے سب افعال مخلوق  
خداوندی ہوتے ہیں۔

حواشی صفحہ ہذا

۱۔ وہ بھی اس میں آگے ۱۲ منہ سے تو نیکی میں قرآن کی تلاوت بھی آگئی وہ بھی ایک فعل ہے۔ جو مخلوق ٹھیکری ۱۲ منہ  
۲۔ جن میں روپیہ خرچ کرنا چاہیے۔ یعنی نیک کاموں میں ۱۲ منہ ۴

يُؤْفِقُهُ إِنَّا وَآلَهُ لَكُلِّ وَآفَاكُمَا لَتَمَّاسَمَعَتْ  
سُفَّيْنِ مَدَامَا لَتَمَّاسَمَعُهُ يَذْكُرُ الْخَبْرُ  
وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ -

**باب ۵۶۸** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ  
وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَةَ اللَّهِ وَقَالَ  
الرَّهْرِيُّ مِنْ اللَّهِ الرِّسَالَةُ وَعَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا  
السَّيِّئُ وَقَالَ لِيَعْلَمَنَّ قَدْ أَبْلَغُوا  
رَسُولَهُمْ وَقَالَ أَبْلَغُوا رَسُولَهُ  
رَبِّي وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَحَدَّثَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى  
اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ  
إِذَا أَتَيْتُكَ حَسَنُ عَمَلٍ أَمْرِي ثَقِيلٌ  
اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ  
وَالْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخْفُوكَ أَحَدٌ  
وَقَالَ مَعْمَرٌ ذَلِكَ الْكِتَابُ هَذَا الْقُرْآنُ

اور دن کے اوقات میں اس کو خرچ کرتا رہتا ہے علی بن عبد اللہ نے  
کہا میں نے اس حدیث کو سفیان بن عیینہ سے سنی ہے انہوں نے اس کی جگہ  
ہم کو زہری نے خبر دی باوجود اس کے حدیث صحیح (اور متصل ہے) ہے  
**باب** اللہ تعالیٰ کا (سورۃ مائدہ میں) فرمانا اے پیغمبر میرے  
کی طرف سے جو کچھ پر انرا اس کو دے (کھٹکے) لوگوں کو پہنچا دے اگر تو ایسا  
نہ کرے تو تو نے (جیسے) اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا اور زہری نے کہا،  
(اس کو حمیدی اور خطیب نے وصل کیا) اللہ کی طرف سے رسالت پیغمبر  
بھیجا ہے۔ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام پہنچایا  
ہے اور اس پر اس کا ماننا (تسلیم کرنا) ہے (اور سورۃ جن) میں فرمایا اس  
لیے کہ وہ یعنی پیغمبر جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا  
اور (سورۃ اعراف میں) فرمایا (نوح) اور یہودی زبان پر) میں تم کو اپنے مالک  
کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور کعب بن مالک جب آنحضرت کو چھوڑ کر رخصت  
توبہ میں) پیچھے رہ گئے تھے (یہ حدیث) اور آپ کی بار موصلا گذر چکی ہے  
انہوں نے کہا عنقریب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام کو دیکھ لیں گے  
اور حضرت عائشہ نے کہا جب تجھ کو کسی کا کام اچھا لگے تو بول کہ عمل کیے  
جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارا کام دیکھ لیں گے کسی کا  
رنیک عمل تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے اور معمر (ابو عبیدہ) نے کہا

سے بلکہ یوں کہ زہری نے کہا ۱۲ منہ کی حدیث سفیان زہری کے فی صدور میں سے تھے تو ان کی روایت صحاح پر مبنی ہوگی۔ اور اسماعیل کی روایت میں اس کی مراد حدیث اس میں یوں  
ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا اس سے زہری نے بیان کیا ۱۲ منہ کی حدیث پیغام میں سے جب کچھ چھایا نہیں پہنچایا تو کیا پیغام ہی نہیں پہنچایا اس باب سے عرض امام بخاری کی ہے  
کہ اللہ کا پیغام یعنی قرآن فی غلوک ہے۔ لیکن اس کا پہنچانا اور اس کا سنانا پیغمبر صاحب کا فعل ہے جب تو فرمایا وہ ان تم تغفل اور بشر کا فعل غلوک ہے تو قرآن کا سنانا  
پر مبنی نہیں ہے سب غلوک ہوں گے ۱۲ منہ کی حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حشر میں اس کو قبول کر لینا اتمام حجت کا ہے جو خدا کے لئے ہے پیرائے ہے  
تو کعب نے اس کا نام عمل کیا اور اس کا فعل ہے جو غلوک ہے ۱۲ منہ کی حدیث اس کو امام بخاری نے غلوک العباد میں ذکر کیا ۱۲ منہ کی حدیث اس کو اچھا شخص سمجھے یہ حضرت عائشہ نے ان کو  
کے باب میں فرمایا تھا پر بخاری نے اس کے بڑے قاری تھے۔ اور بڑے قاری گر عثمان سے باقی ہو گئے۔ ان کے قتل پر مستند ہوئے حضرت عائشہ کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی  
ایک کچھ اچھی بات دیکھ کر یہ اعتقاد نہ کر لینا چاہیے کہ وہ اچھا شخص ہے جب تک اس کے دوسرے اعمال کو نہ جانے کہ قرآن اور حدیث کے موافق نہیں یا نہیں اس کے عمل  
میں اللہ اور رسول کا محبت ہے یا نہیں ہمارے زمانہ میں اکثر بے وقوف جاہل اور فاسق درویشوں کی ایک آدھ اچھی بات دیکھ کر جلدی سے ان کے معتقد ہو جاتے ہیں ان کو  
وہی سمجھتے ہیں کہ یہ عمل اللہ کے وقوف ہے۔ مسیح پستے وہی ہونے کے لیے یہ ضرور کہ علم دین قدر ضرورت رکھتا ہو اور اس کا اعتقاد اور عمل درون حدیث اور اللہ کی مطابقت ہو  
اور نہ شخص ہرگز وہی نہیں ہو سکتا یہ ایسا ایسا آدم زندقہ بہت ہیں ہر دینے نابالغ دوست نہ اس ان کے لانے سے امام بخاری کی خبر یہ کہ حضرت عائشہ کو ایک کلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

هَدَىٰ لِلْمُتَّقِينَ بَيَانٌ وَقِدَالَةٌ كَقَوْلِهِ  
تَعَالَىٰ ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ هَذَا حُكْمُ  
اللَّهِ لَا رَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي  
هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتَّىٰ إِذَا  
مُخِذٌ فِي الْفَلَكَ وَجَوْنٌ بِهِمْ يَعْنِي  
بِكُمْ وَقَالَ أَنَسُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهُ حَرَامًا إِلَىٰ قَوْمِهِ  
قَالَ أَتَوْا مُنَوِّفًا بَلَّغُوا سَأَلَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ  
يُحَدِّثُهُمْ

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْقَطَفِيُّ حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْكُومِيُّ  
وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ  
قَالَ الْغُبَيْرَةُ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ رَسُولِهِ أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَىٰ الْجَنَّةِ  
۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُرُوقٍ  
عَنْ حَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ  
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا  
وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَدَنِيُّ

(سورۃ بقرہ میں) یہ جو فرمایا ذلک الکتاب لا ینب فیہ تو کتاب سے مراد قرآن  
ہے۔ وہ ہدایت کرنے والا یعنی راہ بتانے والا سچا راستہ سوچ جانے والا  
پرہیزگاروں کو (علیہ دوسری جگہ (سورۃ ممتحن میں) قرآن یا یہ اللہ کا حکم ہے  
اس میں کوئی شک نہیں یعنی بلا شک یہ اللہ کی اتاری ہوئی آیتیں ہیں۔  
یعنی قرآن کی نشانیاں (مطلب یہ ہے کہ دونوں آیتوں میں ذلک ہذا مراد  
ہے۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے سورۃ یونس میں جوین ہم سے جوین یکم  
مراد ہے اور انس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں  
حرام بن طحان کو ان کی قوم بنی عامر کی طرف بھیجا حرام نے ان سے جا کر  
کہا کیا تم مجھ کو امان دیتے ہو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تم کو  
پہنچا دوں اور ان سے بائیں کرنے لگے

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن  
جعفر رقی سے کہا ہم سے معمر بن سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن عبد اللہ  
ثقفی نے کہا عبد اللہ مرنی اور زیاد بن جہیر نے انہوں جہیر بن حبیہ سے  
کہ مغیرہ بن شعبہ نے کہا (ایران کی فوج کے سامنے) ہمارے پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اللہ کے اس پیغام کی خبر دی ہے کہ جو  
کوئی ہم میں سے کافروں کے مقابلہ میں مارا جائے گا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے کہا بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری  
نے خبر دی انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں عامر شعبی سے انہوں  
نے مشرق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ  
سے یہ بیان کرے کہ آنحضرت نے وحی میں سے جو کچھ چھپا لیا دوسری سند  
اور محمد بن یوسف فریابی نے (یاد دوسرے کسی محمد نے) کہا ہم سے ابو عامر

سہ ذلک زمان عرب میں اشارہ بعید کے واسطے ہے۔ مگر ان دونوں آیتوں میں فالک سے مراد ہے جو اشارہ قریب کے واسطے آنا ہے۔ زمانہ  
رس تو غیر حاضر کی جگہ غائب کی ضمیر رکھ دی۔ ایسے ہی ان دو آیتوں میں بجائے اسم اشارہ کا استعمال کیا اس آیت کو یہاں بیان کرنے  
کو مناسبت یہ ہے کہ تبلیغ اور پیغام رسانی بھی ایک عام ہدایت ہے۔ ۱۲۰ منہ سے یہ حدیث اور کتاب المغازی میں موصولاً  
گزر چکی ہے۔ ۱۲۰ منہ سے اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے اگر برچہ مارا وہ شہید ہو گئے ۱۲۰ منہ سے عام لوگوں  
سے بیان نہیں کیا۔ ۱۲۰ منہ ۴

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي  
خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا  
مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تَصَدِّقْهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ  
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا  
بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَى الدُّنْيَا الْكِبَرُ  
عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ نِدًّا وَهُوَ  
خَلْقَكَ قَالَ ثُمَّ أَمَى قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْسُلَ  
وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ  
ثُمَّ أَمَى قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ نَصْدًا بَيْنَهُمَا وَالْكَافِرُ لَا  
يَدْعُوَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ  
النَفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا  
يُزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ الْآيَةُ۔

بَاب ۵۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ فَأْتُوا

عقدی نے بیان کیا کہ، ام سے شعب بن حجاج نے انہوں نے اسماعیل  
بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے کہے کہ حضرت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے جو کچھ چھپا رکھا تو ہرگز اس کو  
سچامت جان (وہ جھوٹا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسے  
پیغمبر جو تجھ پر نیرے مالک کی طرف سے انرا اس کو بے شک ہے پہنچا  
دے اخیر آیت تک (تو آنحضرت حکم خداوندی کے خلاف کیونکر  
کر سکتے تھے)۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ، ام سے جریر نے  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن  
شرحبیل سے عبد اللہ بن مسعود نے کہا ایک شخص نے (خود عبد اللہ  
بن مسعود نے) آنحضرت سے پوچھا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک  
کوئی لسانہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ اللہ نے تو تجھ کو پیدا کیا  
ہے اور تو اس کے برابر والا کسی اور کو ٹھہرائے (معاذ اللہ کتنی بڑی ملک حرمانی  
ہے) اس نے پوچھا پھر اس سے انکر کون سا بڑا لسانہ ہے آپ نے فرمایا کہ تو نبی  
اولاد کو اس کے در سے مار ڈالے کہ وہ میرے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوگی۔  
اس نے پوچھا پھر اس سے انکر کون سا بڑا لسانہ ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ اپنے پڑوسی  
کی جوڑ (جس کا بڑا اتنی ہوتا) توڑنا کرے پھر اللہ تعالیٰ نے اس تصدیق  
میں (سورۃ فرقان کی) یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے خدا کو  
نہیں پکارتے (اس کی عبارت نہیں کرتے) اور جس جان کو مارنا اللہ نے  
حرام کیا ہے اس کو مانتی نہیں اور نہ انہیں کرتے کوئی ایسا کرے گا وہ لانا ہے پھر جانے گا  
بَاب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ عمران میں) یوں فرمانا اے پیغمبر

اے یا آتام جو دوزخ کا نالہ ہے اس میں رہا ہے گا۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب ۳۳ اس طرح ہے کہ آنحضرت کی تبلیغ و قسم کی  
حق ایک توبہ کہ خاص قرآن کی جو آیتیں اتریں وہ آپ کے ساتھ نہ رہتے۔ دوسرے قرآن سے جو آپ باتیں نکال کر بیان کرتے پھر اللہ تعالیٰ آپ سے  
استنباط اور ارشاد کے مطابق قرآن میں صحت وہی اترتا ۱۲۰ منہ ۱۲۰



بِالتَّوْرَةِ فَاتْلَوْهَا وَقُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ  
فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ  
فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيَ الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا  
بِهِ وَقَالَ أَبُو سَرِيحٍ يَتْلُونَهُ يَتَّبِعُونَهُ  
وَيَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ يُتْلَى  
يُقْرَأُ أَحْسَنُ التَّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ  
الْقُرْآنَ لَا يَمْسُهُ لَا يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعُهُ  
إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ  
إِلَّا الْمُؤَقِّنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ  
حَمَلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ كَفَرُوا سَاءَ مَا يَحْكُمُ  
الْجَمَارُ يَحْمِلُ أَفْسَاسًا ابْنُ سَاءٍ مَثَلُ  
الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بآيَاتِ اللَّهِ وَآلِهِ  
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَسَمَّى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ  
عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ  
أَخْبَرَنِي بِأَنَّهُ جِي عَمِلَ عَمَلَتَهُ رَفِي  
الْإِسْلَامَ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَمْرًا جِي  
عِنْدِي أَتَى لَمْ أَتْطَهَّرْ إِلَّا صَكَيْتُ  
وَسَمِعْتُ أَمِّي الْعَمَلُ أَفْضَلُ قَالَ

کہ دے اچھا توراۃ لاؤ اس کو پڑھ کر سناؤ اگر تم سچے تورو اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا حدیث آگے موصول آتی ہے توراۃ دے  
توراۃ دے بیٹے گئے انہوں نے اس پر عمل کیا انجیل دے انجیل دے  
گئے انہوں نے اس پر عمل کیا تم قرآن لے گئے تم نے اس پر عمل کیا اور ابوہریرہ  
(مسعود بن مالک تابعی) نے کہا یتلونہ حق تلاوت کا معنی یہ ہے کہ اس کی  
پیروی کرتے ہیں۔ اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ویسا عمل کرتے ہیں تو  
تلاوت ایک عمل پھیری اعراب لوگ کہتے ہیں یعنی پڑھا جاتا ہے  
اور کہتے ہیں فلاں شخص کی تلاوت یا قرأت اچھی ہے اور قرآن میں سورۃ  
واقفہ میں ہے لَا یَسْمَعُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ یعنی قرآن کا مزہ وہی پائیں گے اس کا  
فائدہ وہی اٹھائیں گے جو کفر سے پاک یعنی قرآن پر ایمان لائے ہیں اور  
قرآن کو اس کے حق کے ساتھ وہی اٹھائے گا جس کو آخرت پر یقین  
ہوگا کہ چونکہ سورۃ جمعہ میں فرمایا ان لوگوں کی مثال جن پر توراۃ اٹھائی گئی  
پھر انہوں نے اس کو نہیں اٹھایا (اس پر عمل نہیں کیا) ایسی ہے جیسے  
گدھے کی مثال جس پر کتابیں لدی ہوں جن لوگوں نے اللہ کی آمیتوں  
کو جھٹلایا ان کی ایسی ہی بری گت ہے اور اللہ ایسے شریر لوگوں کو راہ پر  
نہیں لگاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان دونوں کو  
عمل فرمایا (جیسے جبریل کی حدیث میں اوپر گند چکا) ابوہریرہؓ نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا تم مجھ سے اپنا وہ زیادہ  
امید کا عمل بیان کرو جس کو تم نے اسلام کے زمانہ میں کیا ہو۔ انہوں  
کہا یا رسول اللہ میں نے اسلام کے زمانہ میں اس سے زیادہ امید کا کوئی  
کام نہیں کیا ہے کہ میں نے جب وضو کیا تو اس کے بعد درختیہ وضو کی

۱۔ اس باب پر فرض ہے کہ تلاوت ایک عمل ہے اور عمل عامل کا ایک فعل ہوتا ہے۔ تو تلاوت مخلوق ہوئی اور قرأت مجھ دی تلاوت ہے۔ تو وہ بھی مخلوق ہوگی  
۲۔ مندرجہ یعنی اس کو پڑھا یا پڑھا تو قرأت ایک فعل ہوئی اور فعل مخلوق ہے ۱۲۔ مندرجہ اس کو سنیان تورات نے اپنی تفسیر میں مندرجہ کیا ۱۳۔ مندرجہ فلاں  
شخص کی بری ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن کے سوا دوسری چیز ہے۔ ورنہ قرآن کو اچھا برا نہیں کہہ سکتے ۱۴۔ مندرجہ ایمان کو عمل کرنے کے لیے دی گئی ۱۵۔  
مندرجہ مطلب امام بخاری کا یہ کہ لا یمسہ میں جو کس کا نقل آیا ہے اس کے معنی یہ ہے کہ ایک کتاب کو اس طرح اٹھانا یعنی پڑھنا اور یاد کرنا کہ اس پر عمل کرے اس کے  
حکموں کی پیروی کرے جن باتوں وہ کتاب میں منع کرے اس سے باز رہے اور اس سے عام ہے کہ تلاوت اس کو بھی کہیں کہیں کوئی ایک کتاب پر چھلکی اس پر عمل نہ کرنا اور مندرجہ

إِن سَأَلَ يَأْتِيهِ دَسُّ سَوَّلِهِ ثُمَّ إِذَا جَاهَدَ  
ثُمَّ حَبَّ مَبْرُوءٌ -

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا  
سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ  
سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ  
إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْقَى أَهْلَ التَّوَرَةِ  
التَّوَرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ لَهَا زَمَانُهَا  
ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيْرًا كَمَا قِيْرَ طَا  
ثُمَّ أَوْقَى أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا  
بِهِ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا  
فَأَعْطُوا قِيْرًا كَمَا قِيْرَ طَا ثُمَّ أَوْقَى  
الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى غَوِيَتِ الشَّمْسُ  
فَأَعْطِيَتْ قِيْرًا طَيِّبًا قِيْرَاطِينَ فَقَالَ  
أَهْلُ الْكِتَابِ هَؤُلَاءِ أَقَلُّ مَتَاعًا عَمَلًا وَأَكْثَرُ  
أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ  
شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أَوْتِيَهُ  
مَنْ أَشَاءَ -

دوسرے (یعنی) نماز پر بھی (یہ حدیث) اور پر موصولاً گذر چکی (اور آنحضرتؐ سے  
پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول  
پر ایمان لانا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر وہ حج جس کے بعد گناہ نہ ہو  
ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی  
کہ ہم کو یونس بن یزید ملی نے انہوں نے نہری سے کہا مجھ کو سالم  
نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تمہارا دنیا میں رہنا اگلی امتوں کے مقابل ایسا ہے جیسے  
عصر کی نماز سے لے کر سورج ڈوبے تک یہودیوں کو نذرانہ دی گئی (انہوں  
نے صبح سے لے کر آدھے دن تک اس پر عمل کیا اس کے بعد تھک کر کام  
چھوڑ دیا (دن پورا نہیں کیا ان کو (اجرت کا) ایک ایک قیراط ملا پھر  
انجیل والوں (نصاری) کو انجیل دی گئی انہوں نے (دوپہروں سے  
لے کر عصر کی نماز ہو چکنے تک اس پر عمل کیا اس کے بعد تھک کر کام  
چھوڑ دیا (ان کو بھی (اجرت کا) ایک ایک قیراط ملا پھر تم مسلمانوں کو  
قرآن دیا گیا۔ (تم نے عصر کی نماز سے لے کر سورج ڈوبے تک کام  
کیا اور کام پورا کر لیا) تم کو اجرت کے دو دو قیراط ملے۔ اب کتاب کا  
یہود اور انصار سے کہنے لگے ان مسلمانوں نے کام تو تھوڑا کیا۔ اور  
اور مزدوری ہم سے زیادہ پائی (ہم کو ایک ایک قیراط ملا ان کو دو دو  
قیراط ملا اللہ نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری (جو بھیری تھی) کچھ  
دیا یا انہوں نے کہا نہیں تب اللہ نے فرمایا پھر میرے احسان میں  
تمہارا کیا اجارہ ہے۔ میں جس پر چاہوں کروں۔

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرآن کی قرأت ایک عمل ہے کیونکہ نمازیں قرأت ضروری ہیں۔ اور بلال نے اس کو عمل کا ۱۳۱۱  
۲۔ یہ حدیث اور کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲۱۱ منہ سے مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ جب دین کے تمام کام یہاں تک کہ ایمان جس میں  
نقدیق قطعی بھی ایک چیز ہے عمل ہوئے تو قرآن کی قرأت بھی ایک عمل ہوگی اور عمل سب مخلوق ہیں۔ تو قرأت بھی مخلوق ہوگی جو تباری کا ایک فعل ہے  
۱۳ منہ سے یعنی بہ نسبت یہود اور نصاریٰ دونوں کے ملا کہ مسلمانوں کا وقت بہت کم تھا جس میں انہوں نے کام کیا۔ کیونکہ کہاں صبح سے لے کر  
عصر تک کہ ان عصر سے سورج ڈوبے تک اب حنفیہ کا یہ استدلال نہیں پہلے گا۔ کہ عصر کا وقت دو مثل ساہرے شروع  
ہوتا ہے ۱۲ منہ رحم اللہ تعالیٰ

**باب ۱۰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل فرمایا کسے**  
اور آنحضرت نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز  
نہ ہوگی ۱۰

مجھ سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شیعہ بن حجاج نے انہوں نے ولید بن غیرار سے دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عباد بن یعقوب نے بیان کیا کہ ہم کو عباد بن عوام نے خبر دی انہوں نے سلیمان بن شیبانی سے غیرار سے انہوں نے ابو عمر (سعد بن ایاس سے) انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے ایک شخص (خود عبد اللہ بن مسعود) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور مال باپ سے اچھا سلوک کرنا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

باب امّہ لغائی کا دسویں سال سائل میں افریقا اور انسانوں کا  
کا گچا بنایا گیا جہاں اس پر کوئی مصیبت آئی رونے پینے لگتا ہے اور  
جب روپیہ مسیح ملا لڑجھل بن جاتا ہے۔ ہوا کا معنی ہے صبرا۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا انہوں نے ایام حسن بصری سے کہا ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ مال آیا آپ نے چند لوگوں کو اس میں سے دیا چند لوگوں کو نہیں دیا پھر آپ کو خبر پہنچی کہ جن کو نہیں دیا وہ خفا ہو گئے آپ نے فرمایا لوگوں میں ایک شخص کو دنیا کا مال دیتا ہوں ایک کو نہیں دیتا حالانکہ جس کو نہیں دیتا میں اس سے زیادہ چاہتا ہوں جس کو دیتا ہوں میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دل میں

بَا ٥٦٧ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ لِالصَّلَاةِ  
لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ -

١١٩١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْوَلِيدِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ  
عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِيزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرِو  
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا  
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَىُّ الْأَعْمَالِ  
أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قَهَرَهَا وَرَبُّ الْوَالِدَيْنِ  
تَمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

بَابُ ٥٦٤ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا الْإِنْسَانُ  
خَلَقَ هَلُونًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا  
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا هَلُوًّا أَصْبَحُوا

١١٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمِينِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
ابْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نَعْلٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي  
فَاعْطَى قَوْمًا وَمَنْعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ  
عَتَبُوا فَقَالَ إِنِّي أُعْطِيَ الرَّجُلَ وَإِدْعُ  
الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي  
أُعْطَى أُعْطِيَ أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

سنہ اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے۔ گویا دہری اسکے باب کا مضمون ہے ۱۲ منہ سنہ یہ حدیث آگے آتی ہے نماز میں قرأت بھی ہوتی ہے تو وہ بھی عمل ہوئی ۱۲ منہ سنہ یہ حدیث اوپر موصول گذر چکی ہے، اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ جب بغیر قرأت فاتحہ کے نماز درست نہ ہوئی تو نماز کا جزو اعظم قرآن ہوا انھضت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں نماز کو عمل فرمایا تو قرأت بھی ایک عمل ہوگی ۱۲ منہ سنہ اس باب کے یہاں لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے۔ ویسے ہی اس کے صفات اور اخلاق کا بھی وہی خالق ہے اور جب صفات اور اخلاق کا بھی خالق خدا ہوا تو اس کے افعال کا بھی خالق وہی ہوگا۔ اور معتز لہر دہڑا ۱۲ منہ ۶

مَنْ الْجَزَعِ وَالْهَلَكِ وَاجْلُ أَقْوَامًا إِلَى  
مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغَنَى وَالْخَيْرِ  
مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَعْلَبٍ فَقَالَ عَمْرُو وَمَا أَحَبُّ  
أَنْ لِي بِكَلِمَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبَّ التَّعَمُّ -

**باب ۵۶۸ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَايَتِهِ عَنْ تَرَاتِهِ -**  
۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ التَّيْمِ الْأَخْطَرُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ  
تَرَاتِهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى شَيْءٍ  
فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ ذِمَّةً أَوْ إِذَا تَقَرَّبَ مِثْلُ  
ذِمَّةٍ أَوْ تَقَرَّبَتْ مِنْهُ بَاعًا قَلْدًا أَوْ تَارْفٍ  
مَشِيًّا أَتَيْنَتْهُ هَرَّةٌ وَلَهُ -

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ  
الشَّيْخِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِثْلُ شَيْءٍ أَوْ تَقَرَّبَتْ  
مِنْهُ ذِمَّةً أَوْ إِذَا تَقَرَّبَ مِثْلُ ذِمَّةٍ أَوْ  
تَقَرَّبَتْ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بَوْعًا وَقَالَ مَعْتَمِرٌ  
سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ تَرَاتِهِ  
عَزَّ وَجَلَّ -

بے صبری اور حرص پاتا ہوں اور بعض لوگوں کو کان کے دلوں میں  
اللہ نے جو بے پرواہی اور بھلائی رکھی ہے اس کے پھر کچھ چھوڑ دینا  
ہوں کچھ نہیں دینا ایسے عمدہ لوگوں میں سے عمر بن تغلب بھی ہے عمرو  
بن تغلب کہتے ہیں یہ کلمہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت  
فرمایا اس کے بدلہ اگر لال لال اونٹ مجھ کو ملے تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔  
**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار**  
**سے روایت کرنا۔**

مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو زید سعید  
بن ربیع نے کہا ہم سے شعب بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے  
انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا پروردگار نے جب  
کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ہاتھ بھر اس سے  
قریب ہو جاتا ہوں اور جب کوئی بندہ ایک ہاتھ مجھ سے قریب  
ہوتا ہے تو میں ایک باہم اس سے قریب ہو جاتا ہوں جب وہ چلتا  
ہو یا میری طرف آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کی طرف جاتا ہوں  
ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قنطان سے انہوں  
نے سلیمان بنی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ ابو ہریرہ نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ آپ  
نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) - جب کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت  
قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب  
وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک باہم قریب ہوتا ہوں  
یا ایک بوع اور معتمر بن سلیمان نے کہا (اس کو امام مسلم نے نقل کیا)  
میں نے اپنے والد سلیمان سے سنا کہ میں نے انس سے سنا انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں

سہ غرض یہ ہے کہ اس عمل سے کہیں زیادہ ثواب دیتا ہوں ۱۲۸ حدیث درویش معنی بام میں یعنی دروزن ہاتھ چھو کر بے پرواہی سے کہ ۱۲۸ منہر بھی حیثیت نقل کی جو اوپر ہے۔

۱۱۹۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ تَرِيكُمُ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَكُلُّوْهُ فَمِ الصَّائِمِ أَحَبُّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَجِيحِ الْمَسْكِ -

۱۱۹۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ رُزَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ تَرِيكِهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ -

۱۱۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ الْمُرِّي تَابَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَوَجَّعَ فِيهَا تَالِ ثُمَّ قَرَأَ مَعُويَةَ يُجَلِّي قِرَاءَةَ ابْنِ مُعْقِلٍ وَقَالَ لَوْ لَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زید نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ تمہارے پروردگار سے روایت کرتے ہیں پروردگار نے ارشاد فرمایا ہر گناہ ایک کفارہ کچھ سے وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے اور روزہ خاص میرے لیے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کو منہ کی باس اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو عطر ہے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے زید بن زریع نے انہوں نے سعید بن ابی مردبہ سے روایت کی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے پروردگار سے روایت کی پروردگار نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیئے میں یونس بن مثنیٰ پیغمبر سے افضل ہوں آپ نے یونس کو ان کے والد مثنیٰ کی طرف نسبت دی ہے

ہم سے احمد بن ابی سرج نے بیان کیا کہ ہم کو شابر بن سوار نے خبر دی کہ ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا کہ انہوں نے معاویہ بن قرة سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا آپ سورۃ فتح یا سورۃ فتح کی آیتیں پڑھ رہے تھے اور آواز دھردھرا کر دہلے پست آواز سے بھربھرا آواز سے شعبہ نے کہا یہ حدیث بیان کر کے معاویہ نے اس طرح آواز دھرا کر قرأت کی جیسے عبد اللہ بن مغفل کرتے تھے اور معاویہ نے کہا اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ

اس حدیث کی شرح اور تفسیر میں اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص اپنے تئیں حضرت یونس سے افضل نہ کہے دوسرے یہ کہ مجھ کو یونس پیغمبر صاحب کو یونس سے افضل نہ کہے دوسری صورت میں یہ مطلب ہو گا کہ اس طور سے افضل نہ کہے کہ حضرت یونس کی خفایت نہ کی جائے یا اس وقت کی حدیث ہے جب آپ کو نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ منہ ۶

عَلَيْكُمْ لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعَ ابْنُ مُعْقِلٍ  
يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
لِمَعْلُومَةٍ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ  
۱۱۱ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

بَاب ۵۶۹ مَا يَجُزُّ مِنْ تَقْسِيرِ التَّوْرَةِ  
وَعَوِيْهَا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَعَبْرِيَّةِ  
لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَأْتَلَوْهَا  
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْنُ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سُوَيْفِيٍّ بْنُ حَرْبٍ  
أَنَّهُ قُلُ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللَّهِ  
التَّوْحِيدِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولِ  
إِلَى هَرَقْلَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ  
سَوَاءٍ بَيْنُنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا يَهْدِي

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ  
التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيَقْرَأُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ  
لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ

جمع ہو جائیں گے اور تم پر هجوم کریں گے تو میں اسی طرح آؤں دوسرا  
کر قرأت کرتا جیسے عبد اللہ بن معقل آنحضرت کی طرح آؤں دوسرا  
تھے شعبہ نے کہا میں نے معاویہ سے پوچھا ابن معقل کیونکر آؤں  
دوسرا تھے انہوں نے کہا آ آ آ تین بار (مدشد کے ساتھ)

بَاب تَوْدَةِ شَرِيفِ يَادِ دُوسَرِی آسَمَائی کِتَابُوں مِثْلًا قِرَآنِ شَرِیفِ  
کی تفسیر (اور ترجمہ) عربی زبان یا دوسری کسی زبان میں کرنا اس کی  
دلیل ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے اسے پیغمبر کہہ دے توراۃ لاؤ  
اس کو پڑھو اگر سچے ہو۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابو سفیان  
صخر بن حرب نے بیان کیا کہ ہر قتل بادشاہ روم نے اپنے ترجمان  
کو بلوایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوا یا اس کو پڑھا اس میں  
یہ لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے  
رسول کی طرف سے ہر قتل کو معلوم ہوا کہ خط کا مضمون تھا  
اویہ آیت لکھی تھی کتاب والو اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں  
یکساں مانی جاتی ہیں۔ اخیر آیت تک سہ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم  
کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے  
ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ  
کیا کرتے تھے توراۃ عبرانی زبان میں پڑھتے اور اس کا ترجمہ عربی زبان  
میں کر کے مسلمانوں کو سمجھاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال  
دیکھ کر فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا بلکہ یوں کہو ہم اللہ پر  
ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہماری طرف اتری،

سہ اس باب سے امام بخاری نے ان بے وقوف کو روک دیا جو آسمانی کتابوں یا دوسری کتابوں مثلاً حدیث کی کتابوں کا ترجمہ دوسری زبان میں کرنا  
نہیں جانتے اور اس آیت سے اس پر اس طرح استدلال کیا کہ توراۃ اصلی عبرانی زبان میں تھی اور عربوں کو لا کر سنانے کا جو حکم دیا تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہو گا  
کہ عربی میں ترجمہ کر کے سناؤ کیونکہ عرب لوگ عبرانی زبان نہیں سمجھتے تھے اور ترجمہ اور تفسیر کے جو اہل عرب مسلمانوں کا اجماع ہے ۱۲ منہ سہ یہ حدیث  
شروع کتاب میں موصلاً گزری ہے اس حدیث سے امام بخاری نے ترجمہ کا جو ازکا لایا کیونکہ آنحضرت نے ہر قتل کو عربی زبان میں خط لکھا حالانکہ آپ  
جاتے تھے کہ ہر قتل عربی میں سمجھتا اس لیے اس نے ترجمان کو بلوایا تو گویا آپ نے ترجمہ کی اجازت دی ۱۲ منہ کو

تَكَذَّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا  
 ۱۱۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
 عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُمِّي  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ أُمْرَةٍ  
 مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَى فَقَالَ لِلْيَهُودِ مَا  
 تَصْنَعُونَ بِهِمَا قَالُوا نُسَخِّمُهُمْ وَجُوهَهُمَا  
 وَنُخْزِمُهُمَا قَالَ فَأَتُوا بِالْتُّورَةِ فَاتْلَوْهَا  
 إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا فَقَالُوا  
 لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ يَا أَعْوَرُ اقْرَأْ  
 فَقَرَأَ حَتَّى أَتَى إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا  
 فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ  
 فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ التَّرْجُمِ  
 تَلَوْهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا التَّرْجُمَ  
 وَلَكِنَّكُمْ تَكْتُمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا  
 فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَافِي عَلَىهَا  
 الْحِجَارَةَ-

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اخیر آیت تک (جو سورۃ بقرہ میں ہے) ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن علی نے انہوں نے ایوب سے انہوں سے قافع سے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائے گئے۔ انہوں نے زنا کی تھی آپ نے یہودیوں کو چھانم لوگ زنا میں کیا سزا دیتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں اور لگدھے پر الٹا سوار کر کے ان کو زیل کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر سچے ہو تو توراۃ لاکر سناؤ توراۃ لے کر آئے اور اپنے میں ایک شخص (عبداللہ بن صوریہ) سے جس کو پسند کرتے تھے کہنے لگے ارے کانے پڑھ کر سناؤ وہ کہنا تھا اس نے کیا توراۃ پڑھنی شروع کی اور ایک مقام پر اپنا ہاتھ اس پر رکھ لیا (لگا آگے پیچھے کی آیتیں پڑھنے) اس وقت عبداللہ بن سلام نے کہا خدا اپنا ہاتھ تو اٹھا ہاتھ جو اٹھایا تو نیچے رحم کی آیت چمکتی ہوئی نکلی اب کیا کہنے لگا محمد توراۃ میں تو نیشک رحم ہے لیکن ہم اس کو چھیاتے رہے آخر آپ نے حکم دیا وہ یہودی مرد اور عورت دونوں سنگسار کیے گئے ابن عمر نے کہا رحم کرتے وقت میں نے دیکھا مرد اس عورت کو پتھروں کی مار سے بچا رہا تھا۔

بَابُ أَخْبَرَتْ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَايَ فَرَمَانَا جَوْ فَرَأَنَ كَا جِيدَ حَافِظَ

لے اس حدیث سے حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ قرآن کا فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں بھی پڑھنا درست ہے اور اگر کوئی بے قدر کجی نماز میں دوسری زبان میں قرآن پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی لیکن اجماعیہ کے نزدیک اگر دوسری زبان میں پڑھے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ اگر عاتق ہو عربی زبان میں تلاوت نہ کر سکتا ہو تو نماز کے باہر دوسری زبان میں تلاوت کر سکتا ہے۔ لیکن نماز کے اندر ایک ایسی حالت میں یہ حکم ہے کہ سب ان اور الحمد للہ باور کوئی کلمہ مکرر نہ کر پڑھے یہ اس کی کفایت کرے گا اسی طرح جو کوئی نو مسلم ہو اور عربی قرآن نہ پڑ سکے تو اس کا ترجمہ پڑھے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ اگر ال کتاب صحیح ہو پس تو ان کی کتاب کا ترجمہ بھی وہی ہوگا جو اللہ کی طرف سے اتلا۔ امام بیہقی نے کہا اللہ کا کلام باخفوت لغات مختلف نہیں ہوتا تاہم بعض جاہل حنفی مذہب رکھ کر پھر ترجمہ قرآن کو جائز کہتے ہیں۔ ان کو یہ خبر نہیں کہ ان کے امام نے تو بلا عندیکہ بھی نماز میں ترجمہ پڑھنا جائز رکھا ہے۔ تو غیر نماز میں ترجمہ کرنا بطریق اولی جائز ہو گا۔ ۱۲ منہ ۱۲ مرد کا نام معلوم نہیں ہوا عورت کا نام بسرہ بعضوں نے کہا ہے۔ ۱۲ منہ ۱۲ بازار میں اس طرح پھرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبرانی زبان نہیں جانتے تھے۔ پھر جو آپ نے حکم دیا کہ توراۃ لاکر سناؤ تو گویا ترجمہ کرنے کی اجازت دی ۱۲ منہ رحم اللہ تعالیٰ

الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكَرَامِ  
الْبَرَكَةِ وَرَتَبُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِهِمْ

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَدْنَى  
اللَّهُ لَشَيْءٍ مَا أَدْنَى لِنَبِيِّ حَسَنِ الْقُرْآنِ  
يُحْكِمُ بِهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
عُمَرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ  
وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ وَعُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا  
لَهُمَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ مَا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثٍ  
كُلِّفَتْهُ مِنَ الْحَدِيثِ مَا لَمْ تَصْطَحِبْ  
عَلَى فَرَأَيْتُ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنَّ بَرِيْقَةَ  
وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنَّ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ  
أَخْلَقُ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحَيَّا يُنْزِلُ  
لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقُّرَ مَنْ  
أَنْ يَنْكَلِمَ اللَّهُ فِيَّ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا

ہو (یا بے تکلف تلاوت کرتا ہو) وہ (قیامت کے دن) لکھنے والے  
مشتوں کے ساتھ ہوگا جو عزت دار اور خدا کے تابع رہیں اور یہ فرمایا کہ  
قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں  
نے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہارث سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن یحییٰ سے انہوں  
نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا اس  
پیغمبر کا قرآن پڑھتا ہے جو خوش آواز ہو اور پکار کر پڑھ رہا ہو۔

ہم سیدہ بنی بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں  
نے یونس بن یزید علی سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر  
اور سعید بن مسیب اور طلحہ بن دقاس یثی اور عبد اللہ بن عبد اللہ نے حضرت  
عائشہؓ پر جو طوفان لگایا تھا اس کا قصہ سنایا اور ان میں سے ہر ایک نے  
اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا (غیر بر قصہ اور پر مذکور ہو چکا ہے)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں (روتے روتے) اپنے بھونے پر پڑ رہی تھی  
کو اس کا یقین تھا چونکہ میں بے گناہ ہوں اللہ تعالیٰ میری پاک دامنی ضرور  
غالب کرے گا میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ (اتنی دھوم دھام سے) قرآن  
کی آیتیں میرے باب میں اتریں گی جو قیامت تک پڑھی جائیں گی میں اپنی  
حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ اللہ جل شانہ میرے باب میں قرآن اتارے جس  
کی تلاوت کی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور کی) یہ دس آیتیں  
اتاریں، ان الذین جاءوا

۱۲۰۱۔ حدیث بخاری سے پڑھو اس کو ابو داؤد نے وصل کیا اس باب کے لانے سے بھی امام بخاری کی یہی غرض ہے کہ تلاوت  
یا حفظ کی طرح پڑھے کوئی چیز کوئی غیر یہ کوئی خوش آواز کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ تلاوت اور حفظ یہ تباری کی صفت ہے اور مخلوق  
ہے ۱۲۰۲۔ صاحب تیسیر القاری نے ان کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ ان میں دیا سالانہ یہ ترجمہ غلط ہے حدیث کا مطلب ہی اس  
ترجمہ پر سمجھیں نہیں آتا ۱۲۰۳۔



بِإِلَافِكَ الْعَشْرَ الْإِيَّاتِ كُلِّهَا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ أَمْرًا عَنْ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ

فِي الْعِشَاءِ وَالنَّهْيِ وَالرَّيْثُونَ فَمَا سَمِعْتُ

أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا

هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بَعْكَه وَكَانَ يَرْفَعُ

صَوْتَهُ قَادًا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سُبُوحَ الْقُرْآنِ

وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَوْتِكَ وَلَا تُخَافُكَ

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ

أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَدَرَنِي أَنَّهُ قَالَ لَكَ إِنْ أَمَرَكَ

نَحْبُ الْعَمِّ وَالْبَادِيَةِ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَاءٍ

أَوْ بَكَدِيَّتِكَ فَإِذَا نَتَّ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ

بِالنَّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَدِّينَ

يَحْنُ وَلَا لَأْسَ وَلَا شَيْءَ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

افریق (قرآن اس کے کرم و رحم کے)

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے مسور بن کدام نے انہوں

نے مدی بن ثابت سے کہا میں نے براہین عازب سے سنا وہ کہتے

تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عشا کی نماز

میں سورہ والنتین پڑھ رہے تھے میں نے کوئی شخص آپ سے بڑھ

کر خوش آواز یا عمدہ قرأت کرنے والا نہیں دیکھا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم نے انہوں

نے ابوبشر سے انہوں نے یعبد بن حیر سے انہوں نے ابن عباس

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مشرکوں کے در سے)

مکہ میں چھپے رہتے اور جب قرآن بلند آواز سے پڑھتے تو مشرک لوگ

قرآن کو اور اس کے لانے والے دونوں کو برا کہتے آخر اللہ تعالیٰ

نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا وَلَا تَجْهَرْ بِصَوَاتِكَ وَلَا تُخَافُكَ

(یہ حدیث اوپر گزری چکی ہے)

ہم سے اسماعیل بن ابی اریس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک

نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی معصوم سے

انہوں نے اپنے والد سے کہ ابوسعید خدری صحابی نے اُن سے کہا میں

دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہنا بکریاں پالنا بہت پسند ہے تو ایسا کرو

جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کی آذان دو تو خوب بلند آواز

سے دو اس لیے کہ خوف کی آواز جہاں تک کوئی سنے گا بن ہو یا آدمی

یا اور کوئی وہ قیامت کے دن اس کا گواہ بنے گا ابوسعید نے کہا میں نے

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

سہ اس باب کی پہلی حدیث میں قرآن کو اچھی آواز سے زینت دینے کا دوسری حدیث میں اس کی تلاوت کا غیری حدیث میں قرآن کی صلی

خوش آوازی کا جو بھی حدیث میں قرأت بلند یا پست آواز سے کرنے کا پانچوں حدیث میں آذان بلند آواز سے دینے کا بیان ہے ان سب

حدیثوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرأت اور چیرہ قرآن اور چیرہ قرأت ان صفات سے متصف ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ

وہ قاری کی صفت اور مخلوق ہے، بر خلاف قرآن کے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے ۱۲۴

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهِيَ أَسُفٌ فِي حَجَرِي  
وَأَنَا حَائِضٌ۔

باب ۵ قول اللہ تعالیٰ فاقروا  
ما تيسر من القرآن۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْأَكْبَشُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي  
عُرْوَةُ أَنَّ السَّوْدَةَ بِنْتَ مَخْرَمَةَ وَجَدَتْ  
بْنِ عَبْدِ الْقَارِ حَدَّثَتْهَا أَنَّهُمَا سَمِعَا  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ  
بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَوَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمَعْتُ  
لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ  
كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أَسْأَلُهُ فِي  
الصَّلَاةِ فَتَصَدَّقْتُ حَتَّى سَلَّمْتُ فَلَبِثْتُ  
بِرَدِّ آثِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ  
الَّتِي مَعَكُمْ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَ  
عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى  
حُرُوفٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا فَقَالَ أَرْسَلَهُ أَقْرَأْنَا

ہم سے قبیسہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے  
منصور سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کرتے  
اور آپ کا (بارگاہ) سر میری گود میں ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نزل میں) فرمانا بتنا تم سے آسانی  
کے ساتھ ہو سکے انا قرآن پڑھو (یعنی نمازیں)  
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یث نے انہوں  
نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر  
نے بیان کیا ان سے سوسد بن خرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاسی نے  
ان دونوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ہشام  
بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
زندگی میں کان لگا کر جو سنتا ہوں کیا دیکھتا ہوں وہ ایسی قرآنیں اس  
میں پڑھ رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں  
پڑھائی تھیں میں قریب تھا غامد ہی میں ان پر چل کر بیٹھوں لیکن میں صبر  
کیے رہا بسبب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادر ان کے گلے  
میں ڈالی (ایسا نہ ہو چل دیں) اور پوچھا تم کو یہ سورت کس نے پڑھائی  
جو میں نے ابھی تم کو پڑھتے ہوئے سنی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اور کس نے میں نے کہا (واہ واہ) کیا جھوٹا ہے آنحضرت  
نے تو خود مجھ کو یہ سورت دوسری طرح پڑھائی ہے تم جیسا  
پڑھتے ہو اس طرح نہیں آخر میں ان کو گھینٹا ہوا آنحضرت کے پاس  
لے گیا اور میں عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورہ فرقان اور طرح پڑھتے  
ہیں آپ نے مجھ کو اس طرح نہیں پڑھائی آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ  
دے پھر ان سے فرمایا ہشام پڑھو انہوں نے اس قرأت سے پڑھی  
بس طرح میں سن چکا تھا آپ نے فرمایا۔ (صحیح ہے).....

هَتَامَ فَقَدْ أَلْقَاهُ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ  
أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأُ فَقَالَ  
كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أُنْزِلَ  
عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَأُوا مَا تَكْسِرُونَ مِنْهُ

**باب ۵** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ  
يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ  
مُدْكِرٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كُلُّ مُبْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ  
يَقَالُ مُبْسَرُهُ هَيْئًا وَقَالَ جُهَاذُ  
يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِبَلْسَانِكَ هَوْنًا  
قَرَأَهُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ لِبُؤُوتٍ  
وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ  
فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ قَالَ هَذَا مِنْ  
طَالِبِ عِلْمٍ فَبَعَانَ عَلَيْهِ

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ عُمَرَ أَنَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا  
يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ مُبْسَرٍ  
لِمَا خُلِقَ لَهُ

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

یہ سورت اسی طرح اتری پھر مجھ سے فرمایا عمرؓ اب تو پڑھیں گے  
وہ قرأت سنائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھائی تھی  
آپ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح اتری ہے دیکھو  
یہ قرآن عرب کی سات بولیوں پر اتارا گیا ہے جو تم سے آسانی کے ساتھ  
ہو سکے اس طرح پڑھو۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا (سورہ قمر میں) فرمانا ہم نے تو قرآن کو  
(سمجھنے یا یاد کرنے کے لیے) آسان کر دیا ہے، لیکن کوئی نصیحت  
لینے والا بھی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ حدیث  
آگے آتی ہے) ہر شخص کے لیے وہی امر آسان کیا جائے گا جس کے  
لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ میسر یعنی تیار کیا گیا۔ (آسان کیا گیا)

مجاہد نے کہا (اس کو فرمائیے وصل کیا) ولقد یسرنا القرآن للذکر  
کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نیری زبان میں آسان کر دیا یعنی  
اس کا پڑھنا سمجھنا آسان کر دیا اور مطر ولاق نے کہا (اس کو فرمائیے  
وصل کیا) ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مذکر  
کا مطلب یہ ہے کوئی شخص جسے جو علم کی خواہش رکھتا ہو پھر اللہ  
ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن سعید نے کہا  
ہم سے یزید بن ابی یزید نے کہا مجھ سے مطر بن عبد اللہ نے انہوں نے  
عمران بن حصین سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر میں کرنے والوں کو عمل  
کرنے سے نادمہ ہی کیا آپ نے فرمایا نہیں ہر آدمی جس امر کے لیے پیدا کیا  
گیا ہے اس کو دے دیا ہی کام آسان کر دے جائیں گے

مجرب بن ہشام نے بیان کیا کہ

اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرأت اور پیڑ ہے قرآن اور پیڑ ہے اس لیے قرأت میں اختلاف ہو سکتا ہے جیسے عمر اور  
ہشام کی قرأت میں ہوا کہ قرآن میں اختلاف نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۱۲ منہ جو کہ آیت میں یسرنا کا ذکر تھا اس لیے ان کی مناسبت سے اس حدیث کو  
بیان کر دیا اس میں مدبر کا لفظ ہے دونوں کا مصدر ایک ہے یعنی یسر ۱۲ منہ ۱۲ منہ جب اللہ تعالیٰ نے پیڑ سے ہر بات تقدیر میں رکھ دی ہے  
۱۲ منہ ۱۲ منہ تقدیر کا لفظ اور لولہ ہو گا ۱۲ منہ ۱۲ منہ ہشت کے لیے یاد و درج کے لیے ۱۲ منہ ۱۲ منہ تو اچھے عمل نشانی ہیں سن  
ما قبلت کی ۱۲ منہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔



وَتَعْمَلُ مَا كَتَبْنَا وَأَوْحَىٰ إِلَيْنَا هَذَا الْقُرْآنَ لِأَنَّكُمْ بِهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هَذَا الْقُرْآنَ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ

۱۲۰۹- وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيْطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَافِجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ عَظُمَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ خَيْرِي عَصِيٍّ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ -

۱۲۱۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَمْعِيلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ

معنی نہیں ہیں وان کتاب عن درجہ میں دراست سے تلاوت مراد ہے وایہ (جو سورہ عات میں ہے) یاد رکھنے والا تعہد یعنی یاد رکھے اور یہ (سورہ یونس میں) ہے، وادھی الیٰ ہذا القرآن لانہ سورہ کہ تو کم سے خطاب مکہ والوں کو ہے من بعدہ سے دوسرے تمام جہاں کے لوگ ان سب کو یہ قرآن ڈرانے والا ہے امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے معمر نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (سیمان) سے سنا انہوں نے قنادہ سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلقت کا پیدا کرنا کھڑا ہو چکا (یا جب خلقت پیدا کر چکا تو اس نے اپنے پاس ایک کتاب لکھ کر رکھی اس میں یوں ہے میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یا میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے مجھ سے محمد بن ابی غالب نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن اسمعیل بصری نے کہا ہم سے معمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے قنادہ نے بیان کیا ان سے ابو رافع نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے خلقت پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصے

سہ بلکہ ان کے دل تراشے ہوئے۔ ابن عباسؓ نے اگلی کتب سماوی میں تحریف لفظی کا انکار کیا ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ابن عباسؓ کے کلام سے یہ نکلا کہ قرآن کے ایسے معنی کرنا جو حجاب اور تباہی سے اور نہیں ہیں درحقیقت تحریف ہے اللہ چاہے رکھے قطعی نے کہا بعض لوگ تحریف لفظی کے قائل ہیں اور اسی لیے موجودہ توراۃ اور انجیل کی عزت نہیں کرتے حالانکہ اس پر یہ انوار ہیں ہوتا ہے کہ باوجود تحریف لفظی مسلم ہونے بھی ان میں بہت کچھ کلام الہی باقی ہے بعضوں نے کہا اہم اچھا ہے کہ ان کتابوں کا مطالعہ اور ان میں اشتغال باثر نہیں ملاحظہ کرنے کا صحیح ہے کہ ان کا مطالعہ مکروہ تہذیبی ہو گا نہ حرام اور الٰہی ہے کہ جو شخص مضبوط الایمان ہو اور وہ اس لیے ان کا مطالعہ کرے کہ اہل کتاب کا رو کرے اس کے لیے ملاحظہ جائز ہے اور اگلے علماء نے یہود اور نصاریٰ کو جواب دینے کے لیے قید و حدود مثالیہ لکھے لیکن جو مضبوط الایمان نہ ہو اس کے لیے ملاحظہ درست نہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ سلہ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لوح محفوظ پر عرض کے پاس ہے حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صفات افعال جیسے رحم اور غضب وغیرہ یہاں پر درجہ قدیم میں سابقہ اور سابقہ نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ سلہ اگلی روایت میں یہ گزرا کہ خلقت پیدا کرنے کے بعد یہ کتاب لکھی تو دونوں میں اختلاف ہوا اس کا جواب یوں دیا ہے کہ لفظی اختلاف سے ہی مراد ہے کہ خلقت پیدا کرنا تھا ان لیا اریہ مراد ہو کہ پیدا کرنا تھا بھی موافقت اس طرح ہو گئی کہ اس حدیث کے پیدا کرنے سے پہلے کتاب لکھنے سے مراد ہے کہ کتاب لکھنے کا ارادہ تو اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت پیدا کرنے سے پہلے تھا ۱۲ منہ ۔

إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَمَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ مِنْهُ فَهُوَ مُكْتَسِبٌ لَهَا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَانُوا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَمَا تَعْمَلُونَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ وَيَعَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيَا مَا خَلَقْتُمْ ۝ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى الْكِلَ الْهَارِ يُطَلَبُ مِنْهُ خَبِيرَاتٌ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مَسْجَرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَلَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بَيْنَ اللَّهِ الْخَلْقُ مِنَ الْأَهْلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ

وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَابُو هُرَيْرَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَجَاءٌ فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ جَزَاءُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفَدُ عَبْدُ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَنًا بِحِمَلٍ مِّنَ الْأَهْلِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَا مَرُّهُمْ بِالْإِيْمَانِ وَالشَّهَادَةِ

بڑھ گئی اور وہ کتاب پروردگار کے پاس عرض ہے ۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا (سورۃ الصافات میں) فرمانا اللہ نے تم کو

پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو سلم اور (سورۃ قمر میں فرمایا) ہم نے ہر چیز کو انداز سے پیدا کیا اور موت بنانے والوں سے قیامت کے دن

(ٹھٹھے کے طور پر) یہ کہا جائے گا تم نے جو پیدا کیا اب اس میں جان بھی

ڈالو اور (سورۃ اعراف میں) فرمایا ہے شک تمہارا مالک اللہ ہے جس نے آسمان

اور زمین چھ دن میں بنائے پھر آسمان زمین بنا کر وہ تخت پر چڑھا رات

سے دن کو ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات دن کے پیچھے دوڑ

آ رہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بھی اسی نے بنایا سب اس

کے حکم کے تابع ہیں کن لو اسی نے سب کچھ بنایا اسی کا حکم پلتا ہے

بڑی برکت والا ہے اللہ جو سارے جہاں کا مالک ہے سفیان بن عیینہ

نے کہا اللہ تعالیٰ نے امر کو خلق سے جدا کیا تب تو لیل فرمایا اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

تو اس کا کلام ہے (وہ مخلوق نہیں ہے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایمان کو بھی عمل فرمایا ابو ذر اور ابو ہریرہ نے کہا (یہ دونوں حدیثیں

اور پر متفق اور ایمان اور حج میں موصو لا کر چکی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا ایمان باللہ اور

جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ تعالیٰ نے (مشتبہوں کے حق میں) فرمایا جزاء بما

کانوا یعملون (عمل میں ایمان بھی ہے) اور عبد القیس کے لہجہ میں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم کو دین کی چند جامع اور

کلی باتیں بتلایے اگر ہم ان پر عمل کریں تو بہشت میں جائیں پھر آنحضرت

نے ان کو ایمان اور توحید کی شہادت اور نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا

سہ اس سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ بندہ اور بندے کے افعال دونوں اللہ تعالیٰ کے مخلوق ہیں کیونکہ خالق اللہ کے سوا اور

نہیں ہے فرمایا میں خالق یہ اللہ اور امام بخاری خلق افعال الہام میں یہ حدیث لائے ہیں ان اللہ یمنع کل صانع ومنعہ یعنی اللہ ہی ہر کام کرے اور اس کی

کارگیری کو نہ لگے اور وہ ہر معتزل اور قدریہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں ۱۲ منہ رحمۃ اللہ سہ ہر چیز میں بندے کے افعال بھی آگئے ۱۲ منہ سہ حالانکہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا اللہ ہے ۱۴ منہ سہ اس کو ابن ابی سائیم نے کتاب الرد علی الجہمیہ میں وصل

وَلَقَامَ الصَّلَاةَ وَرَأَيْتَا الرُّكُوعَ  
فَجَعَلَ ذَٰلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقِسْمِ التَّيْمِيِّ عَنْ  
سَهْدِمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ  
جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَّارِخَاءَ  
فَكَثُرَتْ عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَّبَ  
إِلَيْهِ الطَّعَامَ فَبِهِ لَحْمٌ جَوَابٌ وَعِنْدَهُ  
مَرَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَاتِبٌ مِّنَ الْمَوْلَى  
فَدَعَا لَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي سَأَيْتُهُ يَأْكُلُ  
شَيْئًا فَقَدَرْتُه فَحَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ  
فَقَالَ هَلُمَّ فَلَا أَحَدٌ شَكَ عَنْ ذَٰلِكَ  
إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسَحِمُهُ قَالَ  
وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ  
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْشٍ  
إِذْ فَسَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْمَنَ النَّفَرِ  
الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرْنَا لَنَا بِخَمْسٍ وَدَعَا  
الذَّبَّارَى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا  
حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا  
ثُمَّ حَمَلْنَا نَحْمِلُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب چیزوں کو عمل میں  
داخل کیا۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم  
سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو طالبہ  
قاسم ثیمی سے انہوں نے زہدیم سے (جو جریم قبیلے کے ہے) انہوں نے کہا  
جریم اور اشعر قبیلے والوں میں دوستی اور برادری تھی تو ہم ابو موسیٰ  
اشعریؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں کھانا ان کے سامنے لایا گیا جس میں  
مرغ کا گوشت تھا اتفاق سے وہاں ایک شخص بنی تیم اللہ قبیلے کا بھی  
بیٹھا تھا وہ عرب کے غلام لوگوں سے معلوم ہوتا تھا غیر ابو موسیٰؓ  
نے اس کو بھی کھانے کے لیے بلایا وہ کیا کہنے لگا میں نے  
مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا اس لیے مجھ کو نفرت پیدا ہوئی میں نے  
قسم کھائی اب مرغی نہیں کھاؤں گا ابو موسیٰؓ نے کہا ارے آکر کھانے  
میں شریک ہو۔ میں تجھ سے قسم کا علاج بھی کرتا ہوں ہو یا یہ کہ میں ہند  
اشعریؓ لوگوں کے ساتھ آنحضرتؐ کے پاس آیا ہم لوگ آپ سے سواری  
مانگتے تھے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تم کو سواری نہیں دوں گا میرے  
پاس سواری داری نہیں ہے۔ (ہم لوگ خاموش ہو کر لوٹ گئے)  
پھر آیا ہوا کہ آپ کے پاس لوٹ کے اونٹ آئے آپ نے پوچھا ارے  
یہ اشعریؓ لوگ کہاں گئے (جو ابھی سواری مانگتے تھے) پس پانچ سفید  
کوبان والے عمدہ اونٹ ہم کو عنایت فرمائے ہم اونٹ لے کر چلے ہوئے  
رستے میں ہم لوگوں نے آپس میں کہا ارے بھائی غضب یہ ہم لوگوں نے  
کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی ہم کو سواری نہیں دینے  
کے فرمایا تھا میرے پاس سواری نہیں ہے پھر ہم نے غفلت میں آپ سے  
اونٹ لے لیے آپ کو قسم یاد نہیں دلائی خدا کی قسم ہماری کبھی جھلائی نہیں ہوگی

نہ لہذا آپ کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہونے کی صاف پابندی ہوں ۱۲ منہ سہ کیونکہ ہم نے اللہ کے رسولؐ کو دھوکا دیا

۱۲ منہ رحم اللہ تعالیٰ :

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ وَاللَّهُ لَا يَفْلَحُ أَبَدًا  
فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَعَلَّمَنَا لَهُ فَقَالَ لَسْتُ  
أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِيَّايَ  
وَاللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى عَذَابَهَا  
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَعَلَّمَنَا  
۱۲۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو جَهْمَةَ الصَّبْعِيُّ قُلْتُ لِرَبِّ بْنِ عَبَّاسٍ  
فَقَالَ قَدِيمٌ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرٍ وَ  
إِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُمِ حُومٍ  
فَمَنْ نَأْجِزُ مِنَ الْأَهْلِ إِنْ عَنَّا بِهِ خَلْنَا  
الْجَنَّةَ وَتَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ  
أَمْرُكُمْ يَأْزِجُ وَأَنْفَاكُمْ عَنْ أَمْرِهِمْ أَمْرُكُمْ  
بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْعُونَ مَا  
الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَتَعْطَا  
مِنَ الْمَعْتَمِ الْحُمُسِ وَأَنْفَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ تَشْرِكُوا  
فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالطَّرُوفِ الْمَرْفُتَةِ وَالْحَنْمَةِ  
۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَيْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

یہ گفتگو کر کے ہم پھر آپ کے پاس لوٹ کر آئے ہم نے عرض کیا آپ نے  
فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی (تو میری قسم نہیں ٹوٹی) بلکہ اللہ تعالیٰ  
نے تم کو سواری عنایت فرمائی اور میرا تو خدا کی قسم یہ حال ہے اگر کسی بات  
کی قسم کھاتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو کام بہتر  
معلوم ہوتا ہے وہ کرتا ہوں اور تم کا کفارہ دے دیتا ہوں ۱۲۱۲

ہم سے عمر بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے  
... کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے ابو جہرہ ضبی نے انہوں نے  
کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا (کوئی حدیث ہم سے بیان کر دو) انہوں نے  
کہا ایسا ہوا عبد القیس قبیلے کے ایچی (چودہ نفر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آئے (جس سال مکہ فتح ہوا) اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم میں  
اور آپ میں مضر قبیلے کے کافر شامل ہیں ہم آپ کے پاس صرت حرام بیہوش میں  
آسکتے ہیں تو ہم کو کھالی دین کی جامع اور مقرر باتیں بتلا دیجئے اگر ان پر  
عمل کریں تو بہشت میں جائیں اور جو لوگ ہمارے پرے (اپنے ملک  
میں) ہیں ان کو بھی ان پر عمل کرنے کے لیے کہیں آپ نے فرمایا میں تم کو  
چار باتوں کا حکم کرتا ہوں ایمان باللہ کا تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے  
... وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے  
لائی نہیں اور نماز کا اندر نہ کھڑے کا اور ٹوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ  
... (امام کے پاس) داخل کرنے کا اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں کدو  
کی بنی اور مکڑی کے کریدے برتن اور دغنی سانی برتنوں اور سبز لاکھی  
برتن میں مت پیار کرو ۱۲۱۳

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یث نے انہوں نے  
نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

سنا کہ آپ نے ایسی قسم کھائی تھی باوجود اس کے آپ نے ہم کو اورٹ دیا ۱۲۱۴ - حدیث کئی بار اور گورچھی ہے یہاں امام بخاری اس  
کو اس لیے لائے کہ بندے کے انفال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے جب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا میں نے تم کو سواری عنایت دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی  
۱۲۱۴ - حدیث یہ حدیث اوپر کی بار گورچھی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں ایمان کو عمل فرمایا تو ایمان اور افعال کی طرح مخلوق الہی ہو گا کہ بندے کی ایک صفت ۱۲۱۴





وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالْتَمَرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ  
وَلَا رِيحُ لَهَا وَمِثْلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ كَمِثْلِ الرَّجُلِ جَانَةٍ مِنْ نَجْمٍ طَيِّبٍ طَعْمُهَا  
مُرٌّ وَمِثْلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ  
كَمِثْلِ الْخَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَارِيحُ لَهَا  
۱۲۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ  
مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَزَنَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ  
أَبْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ  
الزُّبَيْرِ أَنَّ سَمْعَةَ عَمْرٍو ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ  
عَاشَتْهُ رَضَا سَأَلَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ  
لَيَسُوءُ بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنَّهُمْ  
يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ  
مِنْ الْحَقِّ يَحْطِفُهَا الْجَنَّةُ فَيُفْقَرُ رُوحُهَا  
فِي أَذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ  
فَيَخْلُطُونَ فِيهِ أَكْثَرُ مِنْ ثَمَرَةِ كَذِبَةٍ  
۱۲۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
بْنِ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدٍ يَحَدِّثُ  
عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْحَدَّادِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کجور کی مثال ہے مزرہ تو عمدہ لیکن خوشبو بالکل نہیں اور اس ناسق کی مثال جو  
قرآن پڑھتا ہے (اس کے لفظ طے لیتا ہے پراس پر عمل نہیں کرتا) ایسی ہے  
جیسے درنا مردہ خوشبو تو اچھی مگر مزرہ کڑوا اس ناسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا  
ایسی ہے جیسے اندرائن کا پھل (گنہگار) مزرہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی  
نہیں (سب سے بدتر یہ ہے)

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن یوسف  
نے کہا ہم کو عمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند امام  
بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عتبہ بن  
خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید ابلی نے انہوں نے ابن شہاب سے  
کہا مجھ کو یحییٰ بن عروہ بن زہیر نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زہیر سے  
سنا انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا چند آدمیوں (برید بن کعب اور ان  
کی قوم کے لوگوں) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے پوچھا  
آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے) لوگوں نے  
مرض کیا یا رسول اللہ یعنی بات تو ان کی جو وہ کہتے ہیں سچ نکلتی ہے آپ  
نے فرمایا وہ بات سچی ہے جس کو جن (شیطان فرشتوں سے سنی کر)  
اٹھاتا ہے اور اپنے درست کے کان میں مرغی کی طرح کڑوا کر ڈال  
جاتا ہے پھر وہ اس میں سو جھوٹ سے زیادہ (اپنی طرف سے) ملا تے ہیں  
(اور لوگوں سے بیان کرنے میں)

ہم سے ابوالنعمان (محمد بن فضل مدوسی) نے بیان کیا کہ ہم سے مہدی  
بن میمون آزادی نے کہا میں نے محمد بن سیرین سے سنا انہوں نے ابوسعید  
خدیجی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کچھ  
لوگ میرے بعد مشرق کی طرف سے نکلیں گے سلعہ وہ

سلعہ جو عرب کے ملک میں اس زمانہ میں ہوا کرتے تھے جنوں سے نقلی ترسکتے تھے آئندہ کی بات بتلانے کا دعویٰ کرتے تھے ۱۲ منہ سلعہ اس حدیث کی  
باب سے مناسبت یہ ہے کہ ان میں بھی شیطان کے ذریعہ سے اللہ کا کلام اٹھاتا ہے۔ لیکن اس کا بیان کنایہ کی تلاوت کرنا برا ہے منافق کی تلاوت کی  
طرح اسی طرح شیطان کی تلاوت کرنا حالانکہ فرشتے جو اسی کلام کی تلاوت کرتے ہیں وہ اچھی ہے تو معلوم ہوا کہ تلاوت متلو کے مناسبت ہے ۱۲ منہ  
سلعہ یعنی عراق میں سے جو مدینہ سے مشرق کی طرف ہے مراد خارجی لوگ ہیں جو حضرت علی کی خلافت میں نکلے ۱۲ منہ ۛ

(بظاہر مسلمان ہوں گے) قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلوں کے نیچے نہیں اترنے کا یہ لوگ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکاری جانور میں سے پار نکل جاتا ہے) پھر دین میں داخل نہیں ہوں گے (کفر ہی پران کا خاتمہ ہوگا) یہاں تک کہ تیر اپنے چلہ پر پھر پوٹ آئے گے لوگوں نے پوچھا حضرت ان کی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا یا یوں فرمایا تینہ۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا سورۃ انبیاء میں فرمانا اور قیامت کے دن ہم خشک تر از روئیں رکھیں گے اور آدمیوں کے اعمال اور اقوال ان میں توڑے جائیں گے مثلاً مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) قطاس کا لفظ (جو قرآن میں آیا ہے) رومی لفظ ہے اس کا معنی ڈنڈی (طبری نے کہا تر از روئیں) کہتے ہیں قطب الکر مقطع کا مقطع کے معنی عادل اور منصف اور (سورۃ یٰسین میں) جو قاسطون کا لفظ آیا ہے وہ قاسط کی جمع ہے مردان عالم اور گنہگار ہیں۔

ہم سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قنقاع سے انہوں نے ابو ذر عہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کھے ایسے ہیں جو خداوند کریم کو بہت پسندیں زبان پر ہلکے ہیں (قیامت کے دن) اعمال کے تر از روئیں جو جمل اور روزنی ہوں گے وہ کیا ہیں

قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِّن قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ  
يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ تَرَاقِيَهُمْ  
يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ  
مِنَ الزَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى  
يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى قُوَّةِ قَبْلَ مَا سَيَمَّا هُمْ  
قَالَ سَيَمَّا هُوَ التَّحْقِيقُ أَوْ قَالَ السَّيِّدُ

**باب** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ  
نَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ وَآثَافَ  
بَنِي آدَمَ وَقَوْلُهُمْ يُوزَنُونَ وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ هَذَا الْقِسْطُ السُّوْدُ  
بِالْوُضْئَةِ وَيُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ  
الْمُقِيسِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَنَا الْقَاسِطُ  
فَهُوَ الْجَائِزُ

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ  
بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي سُرُجَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ

سہ یہ حال ہے تو ان کا دین میں پھر آتا بھی ایسا ہی ہے ۱۲ منہ سہ یعنی ہمیشہ سر منڈے رہنا صحابہ میں جی یا کسی ضرورت سے سر منڈا تھے ہمیشہ سر منڈے رہنا سنت کے خلاف ہے۔ ۱۲ منہ سہ اس کا معنی بھی سر منڈانا ہے یا خوب گھوٹانا کہ کھوٹی تک نہ رہے ۱۲ منہ سہ امام بخاری نے اس باب میں میزان یعنی اعمال توڑنے کا اثبات کیا اہل سنت کا اس پر اجماع ہے اور معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ افعال اور اقوال خود توڑے جائیں گے یا ان کے دفتر بعضوں نے کہا دفتر بعضوں نے کہا قیامت میں اعمال و اقوال مجسم نظر آئیں گے۔ نعم ان کے خود لٹنے سے کیا مانع ہے میزان کے ثبوت میں بہت سی آیتیں اور حدیثیں ہیں جیسے داؤد بن یونسؑ اور نوحؑ ثلث موازین وغیرہ ۱۲ منہ رحم اللہ تعالیٰ

إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ لَقِيَتَانِ  
فِي أُمْنِيٍّ إِنْ سَبَّحَانَ اللَّهَ وَحَمَدَهُ سَبَّحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

تَحَرُّجُ الْجَنَّةِ الثَّلَاثُونَ وَبِهِ كَمُلُ الْكِتَابِ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ كَاتِبٍ

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر ہر بن موزبان ہو جائے تو بھی تیری اس نعمت عظمیٰ کا شکر مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا کہ تو نے ایک عرصہ قلیل میں اس کتاب عظیم النصاب کے ترجمہ اور شرح سے فراغت بخشی جو بعد تیری کتاب پاک کو دنیا کی تمام کتابوں سے زیادہ افضل اور زیادہ صحیح ہے۔ اس کتاب مستطاب کا ترجمہ جامدی الاولیٰ ۳۲۱ھ ہجری کو شروع ہوا تھا۔ اور تمام ہوا دوسری ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ ۳۳۳ھ کو ماہ ولادت ولید بن ابی امیہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اس حساب سے کل مدت تالیف اکیس ماہ ۲۶ یوم ہوتی ہے۔ یا اللہ اس ترجمہ اور شرح کو محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرما لے کیونکہ میں نے یہ سب محنت اور مشقت اس عالم پیری اور ناتوانی میں خاص تیری ہی رضامندی کے لیے اٹھائی ہے۔ تو ہر ایک کی نیت سے خوب واقف ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ علاوہ ان بارہ سندوں کے جو مقدم کتاب میں لکھی گئی ہیں مترجم کو ایک سند مولانا مولوی محمد نذیر حسین صاحب نورا اللہ مرقدہ سے بھی حاصل ہوئی ہے۔ مولانا نے مرحوم اس کتاب کو مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب سے روایت کرتے ہیں۔ وہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے باقی رہی سند ہے۔ جو گیارہویں سند میں مقدمہ کتاب میں بیان ہوئی ہے۔ یا اللہ ان سب بزرگوں کے طفیل سے گناہ گار مترجم اور اس کے والدین اور بھائی بہنوں عزیز واقربا اور تمام مومنین اور مومنات کو بخش دے خاص کر ان مومنین اور مومنات کو جو اس ترجمہ کو پڑھیں پڑھائیں سنیں سنائیں آمین یا رب العالمین اور خاص کر میرا شیخ احمد فرزند شیخ محمد الہی مرحوم کو جنہوں نے اس کتاب کے

۱۔ اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے تراجم و کائنات کیا اور آخر کتاب میں اس حدیث کو اس لیے بیان کیا کہ مومن کے معاملات جو دنیا سے منقطع تھے۔ وہ سب وزن اعمال پر ختم ہوں گے اس کے بعد یا دفعہ میں چند روز کے لیے جانا ہے۔ یا بہشت میں ہمیشہ کے لیے امام بخاری کے کمال کو ملاحظہ فرمائیے۔ اپنی کتاب کو شروع کیا انا الاعمال بالنیات سے اور ختم کیا اس حدیث پر۔ انا الاعمال بالنیات اس لیے شروع کیا کہ عمل کی مشروعیت نیت سے ہوتی ہے۔ اور نیت ہی پر ثواب ملتا ہے اور اس حدیث پر ختم کیا کیونکہ وزن اعمال کا اتنا ہی نتیجہ ہے۔ غرض انہوں نے اپنی اس کتاب میں عجیب و غریب لطائف اور ظرائف رکھے ہیں جو غور کے بعد دلالت کرتے ہیں۔ ان کی کمال عقل اور فہم اور ذہن اور بارکی انتباہ پر اللہ ان کو جزا دے۔ وہ ہم فقہ میں امام الفقہاء اور ہم حدیث میں امیر المومنین تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا رزق میں اور حشر میں اور رزق و رضوان میں میں ساتھ کرے۔ آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ یا اللہ میں اس کتاب کی اردو تحریر کو تیری ہی مدد سے ختم کیا اور بطریق اہل پاک کتاب۔ تیرے ہی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اگرچہ میرے گناہ بے شمار ہیں۔

طبع اور اشاعت میں بڑی کوشش فرمائی اور خطیر کا صرفہ گوارا کیا یا اللہ ان کی تجارت میں برکت  
 دے اور ان کے والد کو مرتبہ عالیہ عطا فرما جنہوں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ اشاعت حدیث میں  
 صرف کیا۔ آمین یا رب العالمین فقط

## تاریخ ابتداء ترجمہ از مترجم

لقب جس کو ملا تیسیر باری  
 ہوا السام کہ شیح بخاری

ہو اس ترجمہ کا جب آغاز  
 دعا کی میں نے یا رب اس کی تاریخ

## تاریخ اختتام ترجمہ از مترجم

تو حالت ذوق کی تھی مجھ پر طاری  
 اور دھڑھکا فیض ربانی بھی جاری  
 عجب دل کش ہوئی تیسیر باری

ہوئی کامل جب یہ شرح بخاری  
 اور دھڑھکی فکر تاریخ تمامی  
 خدا آئی بریدہ کر سر کفہ